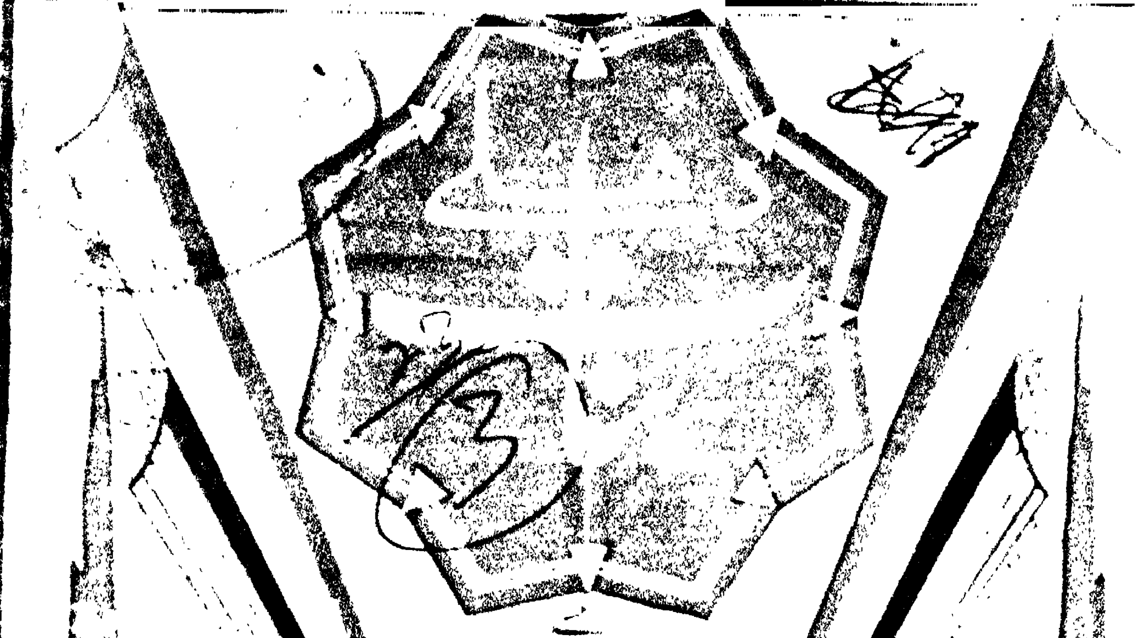
L/ 1 D.1927

REGD.No L.2222



حضرت علامہ راشد الخیریؒ نے

۱۹۲۷ء

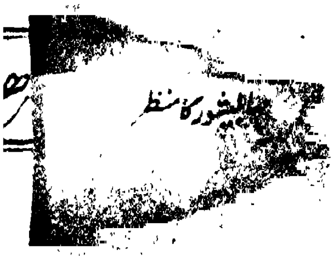
میں

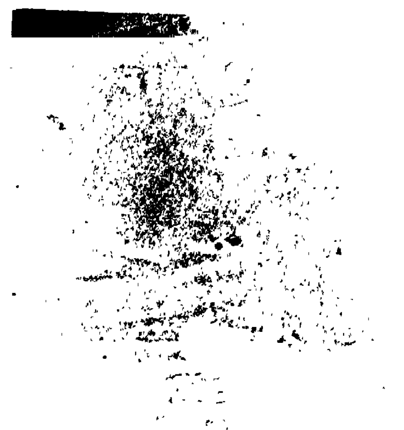
جاری

کیا

ایڈیٹر: رازق الخیری

دلچسپ تصویریں







بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ـوں کا سب سے پرانا اور باتصویر رسالہ

بنات
(یعنی بچیاں)

بنات کا سالانہ چندہ صرف ۲ر
بذریعہ وی پی صرف ۲؍۳
غیر ملکوں سے چار شلنگ
مستقل خریدار دن کو سالگرہ نمبر
بالکل مفت نمونہ فی پرچہ ۳؍

فہرست مضامین ماہ اپریل ۱۹۴۰ء

جلد ۲۵ نمبر ۱

...الرحمٰن پرنٹر پبلشر محبوب المطابع دہلی میں چھپ کر دفتر عصمت دہلی سے شائع ہوا



بہت سی بناتی بہنیں جو اسکولوں میں پڑھتی ہیں سالانہ امتحان میں پاس یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ ایک تو ان کی محنت ٹھکانے لگی دوسرے ان کی ام اب ان سے اور زیادہ محبت کریں گے کہ دیکھو ہماری بیٹی کتنی اچھی ہے۔ دل امتحانوں میں چھپا چھپ پاس ہوتی چلی جاتی ہے۔ خدا جلدی وہ دن لائے ہو کر تعلیم سے فارغ ہو۔ لیکن تعلیم کے ساتھ ایک بات اور ہے اور وہ بہت ض بھلا بتاؤ تو کیا؟ تعلیم کے ساتھ ساتھ دوسری ضروری چیز کونسی ہے؟ تم نے ٹھیـ "تربیت"! ہاں ٹھیک ہے۔ اب یہ سمجھو کہ تعلیم تو استانیوں کے سپرد ہوتی ہے ا باپ کے۔ مگر جس طرح پڑھنے میں استانی کے علاوہ تمہیں بھی محنت کرنی پڑ ماں باپ کے علاوہ تمہیں بھی یہ خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ انھوں نے جن بچے کی تمہیں ہدایت کی ہے انھیں بھول کر نہ کرو۔ اور جو باتیں کرنے کے لئے کہا مثلاً جھوٹ نہ بولو۔ کوئی قصور ہو جائے تو سچ کہہ کر آئندہ کے لئے توبہ کر لو نہیں کروں گی۔ بڑوں سے ادب سے پیش آؤ چھوٹوں سے محبت کرو اور ان کرو۔ برابر والوں سے لڑا جھگڑا نہ کرو۔ مدرسہ کا کام وقت پر کرو۔ روز کا کر لیا کرو۔ کسی کو ستاؤ نہیں۔ صاف ستھری رہو۔ نماز پڑھنی نہ بھولو۔ کسی بڑ ہو رہی ہوں تو گستاخی سے جواب نہ دو۔ وغیرہ وغیرہ۔ اچھی بیٹیاں ان تمام باتوں رکھتی ہیں۔ اسی لئے کوئی ان سے یہ نہیں کہتا "تم بات کرنے کے لائق نہیں تم دوسری اچھی لا

اسلامی جواہر ریزے

از

مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیری رحمتہ اللہ علیہ

ب حنین کی لڑائی ختم ہو چکی اور وقت نے فتح کا سہرا مسلمانوں کے سر پہ باندھا تو دو عورتیں
سلام صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا ہم ہوزان کی عورتیں
آپ کی رضاعی والدہ حلیمہ سعدیہ جن کا آپ نے دودھ پیا ہماری بزرگ تھیں اگر آج انھوں
سی بادشاہ کو دودھ پلایا ہوتا تو ہمارا بڑا احترام ہوتا۔ اس لڑائی میں جو عورتیں
رہوئی ہیں ان میں سے بہت سی آپ کی خالائیں اور پھوپیاں ہیں اور حق رکھتی
لہ آپ ان پر رحم کیجئے۔
چ سرورِ کائنات نے فرمایا تم ظہر کے بعد مسلمانوں کی جماعت کے سامنے میری ماں حلیمہ سعدیہ
ہیر دھ مجھ کو یاد دلانا چنانچہ وہ دونوں عورتیں چلی گئیں اور وقت مقررہ پر حاضر ہوئیں۔
رہے مسلمان سب موجود تھے کہ دونوں عورتوں نے آکر وہی درخواست کی۔
تھا۔ ان کی تقریر ختم ہونے کے بعد وہ رسول برحق جو انسانیت کا پورا نمونہ تھا کھڑا ہوا
جھگاہ واز بلند فرمایا:۔
حلہ کر عبدالمطلب کی اولاد میں جس قدر بچے اور عورتیں گرفتار ہو کر حصہ میں آئی ہیں وہ آزاد کئے
قائم ہو گئیں۔ اتنا سننے ہی مسلمان جو اپنی شمع پر پروانہ تھے بالاتفاق کہنے لگے کہ ہم نے اپنے اپنے حصہ
اچھا آدام قیدی آزاد کئے۔
ہوزان کے تمام قیدی اس طرح آزاد ہو گئے مگر یہ نبوت کی شان تھی کہ صرف اپنا ہی حصہ

عطا فرمایا۔ اور دوسروں کو مجبور نہ کیا۔ مگر دل چونکہ یہ چاہتا تھا کہ سائل عورتیں حلیمہ کے دودھ کا واسطہ دے رہی ہیں اس لئے ان میں سے ایک بھی قید نہ رہے۔ اس خواہش کی تکمیل جس کی تہ میں دودھ کا احترام تھا اس طرح پوری کی۔

احزاب کی لڑائی ہو رہی ہے دشمن کی طاقت بہت زیادہ ہے مسلمانوں نے دشمن کی کثرت کو دیکھ کر اپنے اہل و عیال کو ایک قلعہ میں محفوظ کر دیا ہے اور خود لڑائی کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ ایک یہودی راستہ کا سراغ لگانے کے واسطے قلعہ کے دروازہ تک پہونچ گیا رسول کی پھوپی بی بی صفیہ کی نظر اس پر پڑی دربار نبوی کے شاعر حسان بن ثابت اس وقت خود کی حفاظت پر موجود تھے بی بی صفیہ نے ان کو اطلاع دی مگر ان کی ہمت نہ پڑی مجبور ہو ایک لٹھ لے کر باہر نکلیں اور اس وقت تک ہاتھ نہ روکا جب تک یہودی کا دم نہ نکل اس کے بعد آپ نے حسان سے فرمایا کہ جاؤ وہ مرگیا اس کے ہتھیار لے آؤ مگر وہ اب بھی چنانچہ آپ نے خود اس کے ہتھیار کھولے اور اس کا سر کاٹ کر یہودیوں میں پھینک د

خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق کا زمانہ ہے اور قیصر روم کے پاس امیر المومنین کا ایلچی جا امیر المومنین کی بیوی ام کلثوم نے بھی ملکہ روم کی خدمت میں کچھ تحائف بھیجے جس کے جو میں ملکہ نے ایک بیش بہا موتیوں کا ہار بی بی ام کلثوم کی خدمت میں بھیجا۔

نماز ظہر کے بعد امیر المومنین اور بی بی ام کلثوم دونوں گھر میں کھڑے ہیں ام کلثو ہاتھ میں موتیوں کا ہار ہے اور امیر المومنین فرما رہے ہیں:- یہ ہار تمہاری ملکیت نہیں۔ مسلمانوں کا مال ہے کیونکہ ملکہ نے تم کو امیر المومنین کی بیوی سمجھ کر بھیجا ہے۔

بی بی ام کلثوم نے بہت شاداں و فرحاں وہ ہار امیر المومنین کی خدمت میں پیش کر مسلمانوں کی ملکیت بن کر بیت المال میں داخل ہوگیا:

(سہ ۲۲۶)

لندن

لندن دنیا کا سب سے بڑا شہر ہے جہاں ایک کروڑ کے لگ بھگ آدمی بستے ہیں۔ بہنو! آؤ ایک دن کے لئے وہاں کی سیر کر آئیں۔

اوفوہ کتنی بھیڑ اور غل غپاڑہ ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص نچلا نہیں بیٹھتا۔ سب اپنی اپنی دھن میں لگے ہوئے ہیں۔ لیکن یہ لندن ہمیشہ سے ایسا نہ تھا۔ عیسا ہوں کے آنے سے پہلے جولیس سیزر کے حملے کے وقت دریائے ٹیمز کے کنارے کنارے چھوٹے چھوٹے بدنما گھر بنے ہوئے تھے جن میں انگلستان کے اصلی باشندے برٹین رہتے تھے۔ آپس میں لڑنا جھگڑنا ان کا کام تھا۔ انگلستان کے قبیلوں کی ان ہی لڑائی جھگڑوں سے موقع پاکر جولیس سیزر نے وہاں حملہ کر دیا۔ اور انگلستان میں رومن سلطنت قائم ہوگئی۔ خیر۔ بات سے بات نکل آتی ہے۔ اچھا آداب سو رہیں۔ کل صبح سے اُٹھ کر لندن کی سیر کریں گے۔ ہاں!

ارے بہن نجمہ! تم اتنے سویرے جاگ گئیں۔ یہ تم کھڑکی سے نیچے کیوں جھانک رہی ہو؟ اچھا تم سوتی نہیں ہو گی اس وقت شور ہو رہا ہے اور نیند کیوں نہیں آتی ہے۔ سنو بات یہ ہے کہ ابھی تو سورج بھی نہیں نکلا اور پو پھٹنے کے وقت یہاں کی چوڑی اور خوبصورت سڑکوں پر تم کو بھدی بھدی دیہاتی گاڑیاں جن میں لدو گھوڑے جتے ہوتے ہیں نظر آئیں گی۔ یہ گاڑیاں لندن کے آس پاس کے گاؤں سے تازہ مکھن۔ دودھ۔ گوشت۔ سبزی اور مچھلی وغیرہ لندن کی بڑی بڑی منڈیوں میں بیچنے کے لئے لاتی ہیں۔ بھئی دیکھو ان کے پہیوں کی چرخ چوں کتنی بری لگ رہی ہے۔ توبہ۔ اس وقت سارا شہر پڑا سو رہا ہے مگر لندن کے سارے مزدور منڈیوں میں آکر جمع ہو گئے ہیں۔ آٹھ نو بجے تک ان منڈیوں کا حد سے زیادہ شور وغل

اور کام تریب قریب ختم ہو جائے گا۔ اور سڑکوں پر بسیں ٹریم کاریں اور موٹریں چلنا شروع ہو جائیں گی جن میں بے چارے مرد اور عورتیں اپنے اپنے دفتروں اور دوکانوں کو جلدی جلدی جا رہی ہوں گی۔ اچھا اب یہاں کھڑے ہو جائیں۔ نو بج گئے نا ہ لو اب اسکول کے بچوں کی باری آتی ہے۔ دیکھو کیسے ننھے ننھے پیارے پیارے بچے کتابیں اٹھائے اپنے اسکولوں کو بسوں اور ٹریم کاروں پر بیٹھے اسکولوں کو جا رہے ہیں۔ یہاں سب بچے چاہے وہ امیر ہوں یا غریب خوشی سے پڑھنے جاتے ہیں۔ ہمارے ہندوستان کی طرح نہیں کہ سو میں سے چار پڑھیں گے اور وہ بھی رو رو اور مر مر کے۔ اچھا بہن۔ دس بجے کے بعد عورتیں اپنے گھر کے کام کاج سے فرصت پا کر سودا سلف خریدنے نکلتی ہیں۔ دوپہر کے وقت تم لندن کے اس حصے میں جاؤ۔ جس کا نام ویسٹ اینڈ ہے۔ وہاں بڑی بڑی دوکانیں اور عالی شان تھیٹر اور سینما گھر بنے ہیں۔ وہاں کبھی نہیں عورتیں ہی ملیں گی جو لندن کے تمام حصوں سے دوپہر کا فالتو وقت گزارنے کے لئے وہاں آ کر خریداری وغیرہ کرتی ہیں۔ پانچ بجے شام تک لندن کے سارے ریلوے اسٹیشن کاروباری آدمیوں سے بھر جائیں گے جو دفتروں اور دوکانوں سے گھروں کو لوٹ رہے ہوں گے۔

بی نجمہ اور سلمہ ابھی اب چار پی کر باہر چلیں گے۔ اوفوہ شام کا وقت یہاں کتنی چہل پہل کا ہوتا ہے۔ خاص کر پکیڈلی اور ویسٹ اینڈ میں تو سارا لندن سمٹ کر آ گیا ہے۔ رات کے دو بجے تک یہ رونق اور گہما گہمی کم ہو جاتی ہے اور جب سڑکیں بالکل سنسان ہو جاتی ہیں تو خاکروب پانی کی بالٹیاں اور لمبے لمبے برش لے کر سڑکیں دھونے اور صاف کرنے کے لئے آ موجود ہوتے ہیں اور صبح کے چار بجے تک لندن کی تمام سڑکیں آئینے کی طرح صاف شفاف ہو جاتی ہیں۔ ابھی بے چارے خاکروب اپنے کام سے فارغ ہوتے ہی ہیں کہ دیہاتوں سے بھری بھدی گاڑیاں جن کے پہیوں کی آواز پر ہم صبح ناک بھوں چڑھا رہے تھے منڈیوں کو جانا شروع ہو جاتی ہیں لیکن بہن سچ پوچھو تو اگر یہ گاڑیاں ایک دن نہ

کوہستانِ شملہ کی بچیاں

یہ تو آپ جانتی ہی ہیں کہ گرمیوں میں شملہ کو ہندوستان میں سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ اور پھر یہ ہے بھی بہت صحت افزا مقام۔ اس لئے بہت سے لوگ گرمیوں میں یہاں آجاتے ہیں۔ تاکہ میدانوں کی شدت کی گرمی سے بچ سکیں۔ چنانچہ یہاں پنجابی۔ سندھی۔ پٹھان۔ بنگالی۔ مدراسی۔ بہاری۔ انگریز۔ اینگلو انڈین وغیرہ نظر آتے ہیں۔ شملہ کا شہر تو چھوٹا سا ہے۔ لیکن اس کے گرد اور بہت سے چھوٹے چھوٹے گاؤں ہیں جن میں پہاڑی لوگ رہتے ہیں۔ آج میں انھیں پہاڑی گاؤں میں رہنے والی بچیوں کے متعلق کچھ بتاؤں گا۔

ان پہاڑی علاقوں میں پردے کا رواج بہت کم ہے۔ اور کوئی لڑکی کسی سے پردہ نہیں کرتی۔ البتہ شادی ہو جانے کے بعد تھوڑا بہت پردہ ضرور کرتی ہیں۔ جوان لڑکیاں بالکل بے پردہ رہتی ہیں۔ اور بچپن سے ہی اپنی گایوں وغیرہ کے چرانے کے لئے پہاڑیوں پر لے جاتی ہیں۔ وہاں گھاس وغیرہ کاٹتی ہیں اور اپنے سر پر اٹھا کر گھر لاتی ہیں۔ جتنا کام پہاڑی عورتیں کرتی ہیں اتنا پہاڑی مرد نہیں کرتے۔ چھوٹی چھوٹی بچیاں بھی اپنے ماں باپ کے کام میں مدد دیتی ہیں۔ مثلاً آلو بوتی ہیں۔ کھیت جوتتی ہیں جنگل سے لکڑیاں وغیرہ لاتی ہیں۔ صبح اٹھ کر دودھ وغیرہ بلوتی ہیں۔ اور ڈھور ڈنگر کی نگہبانی کرتی ہیں۔

شملہ کی پہاڑی بچیوں کا رنگ عموماً گورا۔ قد چھوٹا۔ اور جسم مضبوط ہوتا ہے۔ وہ چوڑی دار پاجامے اور مردانہ قسم کے کرتے پہنتی ہیں۔ اور اکثر آدمیوں کی طرح سروں پر پگڑی باندھ رکھتی ہیں۔ پاؤں میں سادہ سی جوتی ہوتی ہے۔ کبھی کبھی ننگے پیر بھی رہتی ہیں۔

جب کبھی شملہ کے کسی گاؤں میں میلہ ہوتا ہے تو وہاں پہاڑی لڑکیاں اور عورتیں جوق در جوق جاتی ہیں۔ وہ میلوں کی بہت شوقین ہوتی ہیں اور ان میں عموماً سیاہ پاجامے، اور

پوری آستینوں کے کرتے پہن کر جاتی ہیں۔ وہ اس پر عموماً سبز واسکٹ بھی پہنتی ہیں اور سر پر گلابی دوپٹہ اوڑھتی ہیں۔ میلے عموماً اس وقت ہوتے ہیں۔ جب کہ موسم بدلتے ہیں۔

پہاڑی لڑکیوں کے نام اکثر "و" پر ختم ہوتے ہیں۔ مثلاً "دیوکو"۔ مورتو، صورتو، پربھو، پچھو، صحبو، وغیرہ ہوتے ہیں۔

پہاڑی لوگ بہت ملنسار۔ شریف اور مہمان نواز ہوتے ہیں۔ اور جب کبھی کوئی مہمان ان کے پاس آتا ہے تو وہ بہت خاطر کرتے ہیں۔

ان پہاڑیوں میں دو باتیں بہت عجیب ہیں۔ پہلی تو یہ کہ جب بچہ پیدا ہونے لگتا ہے تو زچہ کو اس کوٹھری میں رکھا جاتا ہے جس میں مویشی ہوں۔ نہ معلوم کیوں؟ وہ کہتے ہیں کہ اس طرح بھوت پریت اپنا اثر نہیں کر سکتے۔ لیکن اب رفتہ رفتہ یہ رواج دور ہو رہا ہے۔

دوسری عجیب بات یہ ہے کہ چھوٹے بچوں کو چشموں کے پاس لٹا دیا جاتا ہے اور ان کے سروں پر چشمے کا ٹھنڈا پانی ڈالا جاتا ہے۔ اور جب تک بچہ دو تین سال کا نہیں ہوتا۔ تب تک پانی ڈالتے رہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس سے بچہ کسی بیماری کا شکار نہیں ہوتا۔ لیکن اب یہ رواج بھی دور ہو رہا ہے۔

کوہستان (پہاڑ) شملہ کی بچیاں عموماً ان پڑھ ہیں۔ لیکن اب وہ تھوڑا بہت پڑھنے لگی ہیں۔ اور شلوار وغیرہ بھی پہننے لگی ہیں اس کے علاوہ اب وہ ذرا بناؤ سنگھار میں بھی دلچسپی لینے لگی ہیں۔ ورنہ عموماً بہت سادہ اور شریف ہوتی ہیں۔ لیکن مردوں کی طرح بے دھڑک بات چیت کرتی ہیں۔

آئندہ کبھی ہم تمہیں کوہستان شملہ کی اور بھی عجیب و غریب باتیں بتائیں گے جنھیں پڑھ کر تم بہت حیران ہو گی۔

چاند شرما (شملوی) گورنمنٹ کالج

بنات کا تحفہ: آپ اپنی تمام سہیلیوں کے نام اور مکمل پتے ہمیں بھیج دیجیے تاکہ ہم انھیں آپ کی طرف سے بنات کا نمونہ تحفتہً بالکل مفت بھیج دیں۔

منیجر بنات دہلی

کہانی

سربیا

ملک سربیا (SERBIA) کا نام توسب نے سنا ہوگا۔ میں آپ کو اس کے بارے میں ایک سبق آموز کہانی سناتی ہوں سربیا یورپ کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔ یہ چھوٹا سا ملک جنگ عظیم سے پہلے خود مختار تھا۔ لیکن جنگ کے بعد یعنی ۱۹۱۸ء میں سربیا۔ مونٹینگرو کے ساتھ ملا دیا گیا۔ اور اب یوگوسلاویہ کے نام سے مشہور ہے ؛

بہت مدت کی بات ہے، جب دنیا بالکل جوان تھی۔ کہ دنیا کے سب ملکوں کے آدمیوں نے یہ فیصلہ کیا کہ دنیا کی سب چیزیں آپس میں تقسیم کرلیں۔ میں ابھی کہہ چکی ہوں کہ دنیا نوجوان تھی۔ اس لئے اس وقت ہر نسل کے صرف دو شخص موجود تھے یعنی ایک مرد اور ایک عورت۔ جب یہ فیصلہ ہوگیا کہ سب چیزیں تقسیم ہو جانی چاہئیں تو ہر نسل کے مرد اور عورت ایک مقرر جگہ پر آکر جمع ہوئے۔ سب سے پہلی باری اٹلی والوں کی تھی۔ انھوں نے کہا "ہم عقل اور علم لیں گے"۔ پھر انگریزوں کی باری تھی انھوں نے کہا "ہم سمندر لیں گے" پھر ترک بولے "ہم کھیت لیں گے" ؛

روس والوں نے کہا "ہم جنگل اور کانیں لیں گے" ؛

اب سربیا کی باری آئی۔ سربیا والوں نے کہا "ہم نے ابھی اچھی طرح نہیں سوچا کہ ہم کیا لیں گے"۔ چونکہ وہ تیار نہ تھے اس وجہ سے فرانس نے اپنی باری لیتے ہوئے کہا "ہم دولت اور لڑائی لیں گے"۔ جرمن بولے "ہم علم موسیقی اور شراب لیں گے"۔ پھر جاپانیوں کی باری آئی۔ انھوں نے کہا "ہم علم نقاشی اور پھول لیں گے"۔ اب سربیا والوں سے پھر پوچھا گیا مگر انھوں نے وہی جواب دیا "ہم نے ابھی اچھی طرح نہیں سوچا کہ ہم کیا لیں گے"۔ چونکہ یہ اب بھی تیار نہ تھے اس وجہ سے اوروں نے اپنی اپنی باری لی۔ یہاں تک کہ سب اچھی اچھی چیزیں تقسیم

ہگو نہیں اور سربیا والوں کے لئے سوائے غریبی اور ہچکچاہٹ کے کچھ بھی نہ بچا ؛

یہ سب چیزیں جو ہر نسل کے سب سے پہلے آدمیوں نے پسند کیں۔ آج تک اسی نسل کے ساتھ ساتھ چلی آرہی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہی وجہ ہے کہ سربیا غریب ملک ہے۔ اور آج تک اس ملک کے آدمی ہر کام کرنے سے پہلے ہچکچاتے ہیں۔ ہمیں اس کہانی سے سبق حاصل کرنا چاہیے کہ جب کبھی کسی اچھے کام کرنے کا موقع ملے تو اس کو کرنے میں ہرگز کوشش دریغ نہ کریں۔ ورنہ کہیں سربیا والوں کی طرح آخیر میں پچھتانا نہ پڑے ؛

جمیلہ اسداللہ

بڑے کان



لومڑی (اپنے بچے سے) بیٹا! اب تم شیخی نہ بگھارنا کہ میرے کان سب سے بڑے ہیں۔ ذرا تم اس جانور کو تو دیکھو۔

غلام مجتبیٰ قمر (ببدر شریف)

پانچویں قسط

ہماری زبان کے بڑے آدمی

مظہر - تاباں - سودا - درد - سوز - میر تقی

(پچھلے مہینے سے آگے)

درد:- خواجہ میر نام - درد تخلص اور دہلی وطن تھا - اُن کے والد خواجہ محمد ناصر عندلیب تخلص کرتے تھے - پیری مریدی کے باعث ان کا خاندان دہلی میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا - مرزا سودا کی طرح یہ بھی ہماری اُردو شاعری کے اپنے رنگ میں بے بدل شاعر تھے - ان کی شاعری کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ غزل کے رنگ میں تصوف کے عام اور خاص مضمون ہوتے تھے جن کو صوفی لوگ اپنے عقیدے میں عبادت الٰہی کے مسئلے کہتے ہیں - یہ بڑے مستقل مزاج بزرگ اور خدا رسیدہ شاعر تھے - جب دلّی اُن کے زمانے میں تباہ ہوئی تو بڑے بڑے خاندان اپنے اپنے گھر چھوڑ کر کہیں کے کہیں چلے گئے مگر یہ اپنے اُسی بزرگوں کے دیے ہوئے بوریے پر بیٹھے رہے - ہزاروں حادثے ان کی زندگی میں پیش آئے مگر یہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوئے ؛

ہماری اردو زبان پر ان کا بڑا احسان ہے ان کا نام بڑے ادب سے لیا جاتا ہے - صوفی لوگ ان کو اپنا بہت بڑا پیشوا مانتے ہیں اور شاعر ان کو اردو شاعری کا چوتھا ستون کہتے ہیں - ان کی اردو اور فارسی زبان میں بہت سی کتابیں لکھی ہوئی ہیں ؛

انھوں نے نہ کسی کی تعریف قصیدے کی صورت میں لکھی اور نہ برائی کی صورت میں ہجو - یہ نہایت سنجیدہ - قانع اور نیک فقیر تھے کوچہ چیلان میں اب بھی انھیں کی بنائی ہوئی بارہ دری "خواجہ میر درد" کے نام سے مشہور ہے - انھوں نے اپنے وطن دہلی میں ۱۱۹۹ھ میں ۲۴ صفر

جمعہ کے دن ۸۶ برس کی عمر میں انتقال کیا۔

کلام کا نمونہ:-

زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے
ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے
تر دامنی پہ شیخ ہماری نہ جائیو
دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں
یہ انفیاں چل رہا ہے چل چلاؤ
جب تلک بس چل سکے ساغر چلے

سوز:- سید محمد میر نام۔ سوز تخلص پرانی دہلی کے رہنے والے تھے۔ اُن کے والد سید ضیاء الدین تیر اندازی میں ماہر تھے۔ یہ پہلے میر تخلص کرتے تھے مگر حضرت میر تقی کا تخلص میر زیادہ مشہور دیکھ کر اپنا تخلص سوز کر لیا۔ یہ تو ان کی منصف مزاجی تھی ورنہ اُن کا کمال شاعری سب شاعروں سے انوکھا ہے۔ ان کی غزلیں چھوٹے اور خوبصورت لفظ، سیدھے سادے مضمون، انداز بیان میں تاثیر، طرز ادا میں سادگی اور بے ساختہ پن ہوتا ہے۔ خوشنویسی اور تیر اندازی میں بھی بہت مشہور تھے۔

شاہ عالم کے زمانے میں دہلی تباہ ہوئی تو یہ لکھنؤ گئے۔ قسمت کی گردش وہاں بھی ساتھ گئی۔ چار و ناچار لکھنؤ سے مرشدآباد آئے۔ کچھ دن بے سروسامانی کے ساتھ بسر کئے اور پھر لکھنؤ کا رخ کیا۔ اب کے قسمت کا ستارہ چمکا اور لکھنؤ کے نواب آصف الدولہ ان کے شاگرد ہو گئے۔ مگر زندگی نے وفا نہ کی اور ۱۲۱۲ھ میں انتقال کیا۔

ان کا یہ شعر کتنا پیارا ہے ؎

نہ بھائی مجھے زندگانی نہ بھائی
مجھے مار ڈالو۔ مجھے مار ڈالو

میر تقی:- اس بزرگ شاعر کا نام سید محمد تقی تخلص میر اور وطن اکبرآباد ہے۔ والد کا نام میر عبداللہ۔ میر صاحب خان آرزو کے شاگرد اور سوتیلے بھانجے تھے۔ والد کے انتقال کے بعد کم سنی میں ہی دہلی آ گئے تھے۔ شاعری کا شوق خان آرزو کی تربیت نے حد سے بڑھا دیا تھا۔ ترقی کرتے کرتے اپنے زمانے کے تمام شاعروں میں مشہور بلکہ ممتاز ہو گئے۔ ان کو غزل گوئی سے قابل رشک اور خداداد لگاؤ تھا۔ غزل میں نئے نئے خیالات۔ سیدھی سیدھی ترکیبیں میٹھے میٹھے محاورے اور پیارے پیارے لفظ ہوتے ہیں دوسرے شاعروں کے برخلاف

ان کے کلام میں سچائی اور حقیقت ہوتی ہے ہر شعر اور مصرعہ درد و اثر میں ڈوبا ہوا مصیبت اور پریشانی کی جیتی جاگتی تصویر نظر آتا ہے۔ ان کی تمام عمر مصیبتوں میں بسر ہوئی حالانکہ اس وقت لاکھوں ان کے قدردان تھے۔ مگر ان کی بد دماغی اور نازک مزاجی نے کسی کو قدردانی کا موقع نہ دیا۔ اپنے کمال فن اور ہنرمندی پر بڑا ناز تھا۔ کبھی کسی سے سیدھے منھ بات نہ کرتے تھے۔ اپنے زمانے کے امیروں، بادشاہوں اور شاعروں کی طرف نظر اٹھانا بھی ان کو پسند نہ تھا۔ کیوں نہ ہو؟ آخر خدائے سخن تھے جس قدر بھی اپنے شاعرانہ کمال پر ناز کرتے کم تھا۔

دلّی سے تنگ آکر لکھنؤ پہونچے۔ نواب آصف الدولہ نے دو سو روپے تنخواہ مقرر کردی مگر نازک مزاجی کی بدولت ملازمت چھوڑ گھر بیٹھ رہے۔ کچھ مدّت اسی طرح مصیبت اور فاقوں میں گذری۔ نواب آصف الدولہ کے انتقال کے بعد نواب سعادت علی خاں تخت پر بیٹھے۔ ایک خلعت فاخرہ اور ایک ہزار روپیہ میر صاحب کو بھیجا جو بڑی حجت کے بعد قبول کیا اور کبھی کبھی نواب مرحوم کے دربار میں جانے لگے عمر کا آخری زمانہ آرام اور فراغت سے گذرا۔ انھوں نے اپنے زمانے کے پونے تین شاعر مانے ہیں۔ یعنی ایک خود دوسرے سودا۔ آدھے میر درد اور پاؤ میر سوز۔

مرزا سودا سے ان کے اکثر مقابلے رہے ہیں جیسی بلند رتبہ ان کی غزل ہے ویسا ہی دھوم دھام کا سودا کا قصیدہ ہے۔ یہ دونوں شاعری کے مکمل استاد ہیں۔

ہندوستان کے تمام شاعروں میں میر صاحب کو یہ خصوصیت حاصل تھی کہ لوگ تحفے کے طور پر ان کی غزلیں دلّی سے اپنے اپنے وطن بھیجا کرتے تھے۔ انھوں نے نوّے برس کی عمر پائی اور سنہ ۱۲۲۵ھ میں انتقال کیا۔

نمونہ کلام

سارے عالم پر ہوں میں چھایا ہوا
مستند ہے میرا فرمایا ہوا

مت پڑا رہ دیر کے ٹکڑوں پہ میر
اٹھ کے چل کعبے خدا رزّاق ہے

فقیرانہ آئے صدا کر چلے
میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے

مسعود حسن شہاب دہلوی

کیسا اچھّا میرا خدا ہے

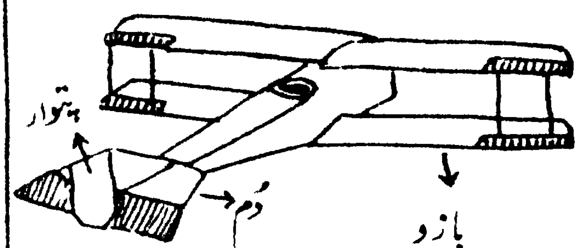
سب کا مالک، سب کا داتا ۔۔ سب کا والی، سب کا مولا
سب کو روزی دینے والا ۔۔ سب کی خبر ہے لینے والا
سب کی بگڑی بناتا ہے وہ ۔۔ کام سبھوں کے آتا ہے وہ
اس کے سب ہیں وہ ہے سب کا ۔۔ اس کے ہوتے کس کا کھٹکا؟
چاند زمیں اور سورج تارے ۔۔ اس نے بنائے ہیں یہ سارے
جھیل اور دریا آگ اور پانی ۔۔ سب دیتے ہیں اس کی نشانی
اونچے پہاڑ اور بہتے دریا ۔۔ سب اس کی ہیں ادنیٰ مایا
ہوا بنائی کیسی اچھّی؟ ۔۔ ہم کو جو ہے زندہ رکھتی
ہرے بھرے ہیں پیڑ اگائے ۔۔ پھول اور پھل پھر ان میں لگائے
خواہ غریب ہو خواہ امیر ۔۔ اس کے در کے سب ہیں فقیر

اس کی رحمت سب پہ سدا ہے
کیسا اچھّا میرا خدا ہے

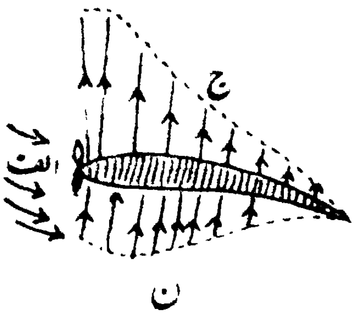
شجاعت سندیلوی۔ لکھنؤ

سائنس

ہوائی جہاز



شکل نمبر (۱)



شکل نمبر (۲)

آئیے آج اس سوال پر غور کریں کہ ہوائی جہاز (شکل نمبر ۱) اس قدر بھاری ہونے کے باوجود آسمان پر کس اصول پر اڑتا ہے؟ اور اس قدر تیز رفتار کیوں ہے؟

دیکھئے جب ہلکی چیز نیچے گرتی ہے۔ تو ہوا نیچے کی جانب سے رکاوٹ پیدا کرتی ہے۔ ہوائی جہاز بھی ہوا کی اس روک تھام کا اپنے پَر اور دُم سے مقابلہ کرتا ہے۔ اگر ہوائی جہاز میں آگے بڑھنے کی طاقت نہ ہو تو ہوا میں اس کا اڑنا ناممکن ہو جائے۔ یہ طاقت اسے پنکھے اور دونوں بازوؤں سے حاصل ہوتی ہے۔

یہ پنکھے جو ہوائی جہاز کے آگے ہوتے ہیں۔ پٹرول کے انجن کے ذریعے سے نہایت تیزی کے ساتھ گھومتے ہیں اور ہوا کو آگے سے پیچھے کی جانب پھینکتے ہیں۔ (شکل نمبر ۲۔ الف) اس لئے اس ہوا کا دباؤ جہاز کے نیچے کی طرف سے اوپر کو بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کے اوپر بہت کم۔ (شکل نمبر ۲ میں ن کی جگہ پر ہوا کا بہت زیادہ دباؤ ہے اور ج کی جگہ پر بہت کم) اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ہوا جہاز کا تمام بوجھ سنبھال لیتی ہے اور اسے نیچے نہیں گرنے دیتی۔ اور چونکہ پنکھا اپنی تیز گردش (چکر) سے ہوا

تو چیرتا پھاڑتا رہتا ہے۔ اس لئے جہاز نہایت تیز رفتاری کے ساتھ آگے بڑھتا رہتا ہے ؛

بڑے سے بڑے ہوائی جہاز کی ہوا میں اڑان قائم رکھنے کے لئے کم سے کم ۵۰ میل فی گھنٹہ رفتار ہونی چاہیئے۔ اگر اتنی رفتار نہ رہے تو جہاز کا سنبھالنا مشکل ہو جائے اور گرنے کا ڈر رہے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ رفتار کا اندازہ فی گھنٹہ ۳۰۰ سے ۴۰۰ میل تک کیا جاتا ہے ؛

ایچ۔ ای۔ ظفر (بمبئی)

یہ کس کی تصویر ہے ؟

(ہندسوں سے تصویر بناؤ)

نیچے ہندسوں میں ایک تصویر بنی ہوئی ہے۔ آپ ان ہندسوں کو ملاتے ہوئے پنسل کھینچتی جائیے جب ہندسے ختم ہو جائیں گے تو آپ کو خود معلوم ہو جائے گا کہ یہ کس کی تصویر ہے ؛



جہاں آرا بیگم (بنگال)

لغت کیسے دیکھیں؟

عقیلہ گاؤدی

عقیلہ بہت ہوشیار اور ذہین لڑکی ہے۔ لیکن نہ معلوم کیوں وہ ایک بار اپنے بھائی سے پوچھنے لگی کہ بھائی صاحب یہ ستارے دن کو کہاں چلے جاتے ہیں" وہ بولے "عقیلہ تم بڑی گاؤدی ہو" عقیلہ نے پوچھا گاؤدی کسے کہتے ہیں" وہ کہنے لگے "عقیلہ تم تو بالکل گاؤدی ہو"

عقیلہ کی کچھ سمجھ میں نہ آیا۔ دوڑی دوڑی امی کے پاس گئی۔ بولی "امی گاؤدی کسے کہتے ہیں" امی نے جواب دیا "تمہیں" ۔ عقیلہ ابا کے پاس گئی اور ان سے بھی یہی سوال کیا انھوں نے کہا "تم بھی بہت گاؤدی ہو اتنا بھی نہیں جانتیں"۔

عقیلہ کو کچھ کچھ خیال تو ہو گیا تھا کہ گاؤدی کے کیا معنی ہو سکتے ہیں لیکن اسے ابھی اطمینان نہیں ہوا تھا۔ کیونکہ اس سے پہلے سب گھر والے اسے عقل مند کہا کرتے تھے۔ اب اس نے گھر میں کسی اور سے دریافت کرنا مناسب نہیں سمجھا کیونکہ اس طرح اس کی بات خراب ہوتی تھی لیکن اس نے سوچا کہ اپنے سے بڑے بھائی سے پوچھ لیا جائے، وہ برابر کے ہیں دو تین سال کا فرق کیا، ان سے پوچھنے میں کیا حرج ہے۔ کسی کو پتہ بھی نہیں چلے گا۔ عقیلہ ان کے پاس پہونچی اور لاپروائی سے پوچھا "چھوٹے بھائی گاؤدی کسے کہتے ہیں؟" وہ حضرت بھی آخر عقیلہ کے بھائی تھے۔ لاپروائی سے بولے "عقیلہ کو" عقیلہ جھنجلا ہی تو گئی۔ "مجھے بے وقوف بناتے ہو؟ دیکھو کسی دن تمہارا ایسا مذاق اڑاتی ہوں" اور یہ واقعہ ہے کہ عقیلہ کبھی کبھی ان کا خوب خوب مذاق اڑاتی ہے۔

لیکن دراصل وہ گاؤدی بالکل نہ تھی۔ فوراً خیال آیا کچھ دن ہوئے بھائی صاحب نے لغت دیکھنے کا طریقہ بتایا تھا اور یہ کہ اس میں سب لفظوں کے معنے مل جاتے ہیں۔ چپکے سے ان کی کتابوں کی میز کے پاس گئی۔ اور فرہنگ (وہ کتاب جس میں سب لفظوں کے معنے

دیے ہوتے ہیں) نکالی پھر اس میں سے لوٹ پلٹ کر گت کی تختی نکالی۔ اب اس کے بعد قاعدہ بھول گئی۔ دل میں کہنے لگی کہ اس تختی میں تو بہت سے الفاظ ہیں یہ کہاں تک تلاش کروں گی لیکن پھر گھر والوں اور خاص طور سے چھوٹے بھائی کے بنانے کا خیال آیا۔ اور پھر لے کر بیٹھی اور دل میں سوچا کہ اب تو میں اس لفظ کو نکال کر ہی اٹھوں گی۔ شروع سے الفاظ دیکھنا شروع کئے۔ اتفاق سے جلدی ہی سے مل گیا دیکھا تو معنی دیے ہیں "احمق بے وقوف" بہت غصہ آیا، لیکن خوش بھی ہوئی، کیونکہ یہ پہلا موقع تھا جب اس نے لغت میں کسی لفظ کے معنی دیکھے تھے۔ سوچنے لگی کہ اب جب کوئی مشکل لفظ آئے گا تو کسی سے بھی اس کے معنی نہ پوچھوں گی۔ لغت نکالی اور دیکھ لیا۔

عقیلہ نے خیال کیا کہ اپنے اس کارنامے سے بھائی صاحب کو بھی آگاہ کرنا چاہئے لغت ہاتھ میں لے کر پیچھے چھپائی اور بھائی کے پاس پہونچی۔ بولی کہ "بھائی صاحب ہمیں گاؤدی کے معنی معلوم ہو گئے" بھائی نے پوچھا کیا ہیں؟ بولی "بے وقوف" بھائی کو مذاق سوجھا، عقیلہ کو چھیڑنے میں سب گھر والوں کو لطف آتا ہے۔ بولے "تمہیں غلط معلوم ہوا، گاؤدی کے معنی عقلمند ہیں، اسی لئے تو میں نے تمہیں گاؤدی کہا تھا" عقیلہ بولی "بس بھائی صاحب بس اب آپ مجھے نہیں بنا سکتے" اور جھٹ لغت کھول کر سامنے رکھ دی۔ بھائی کو بھی تعجب ہوا۔ کہنے لگے "تم نے یہ کیسے جانا" بولی "ہم نے اپنی عقل سے نکالا"

لیکن چونکہ عقیلہ لغت دیکھنے کا پورا قاعدہ بھول چکی تھی اس لئے اسے خیال ہوا کہ آئندہ پھر کبھی کوئی لفظ دیکھنے کی ضرورت ہوئی تو دقت پڑے گی۔ کچھ سوچ کر بھائی صاحب سے کہنے لگی کہ "بھائی صاحب ہمیں تو لغت دیکھنا خوب آتا ہے، اب ذرا آپ کا بھی امتحان لیں کہ آپ نے جو قاعدہ ہمیں بتلایا تھا وہ آپ کو بھی یاد ہے یا نہیں۔ ذرا شروع سے لے کر آخر تک پورا قاعدہ بیان تو کر جائیے"

بھائی صاحب سمجھ گئے کہ کیا بات ہے، کچھ مسکرائے اور پھر کہنے لگے "دیکھو لغت میں الفاظ اسی ترتیب سے دیے ہوتے ہیں

جب اردو کے پہلے قاعدہ میں حروف، پہلے وہ الفاظ جو الف سے شروع ہوتے ہیں یعنی جن کا پہلا حرف الف ہے، پھر ب سے شروع ہونے والے الفاظ، پھر پ والے، پھر ت والے، پھر ٹ والے، اور اسی ترتیب سے ے والے تک۔"

"ٹھیک" عقیلہ نے کہا "اب آگے چلئے۔"

"اب یہ دیکھنا چاہئے کہ لفظ کا دوسرا حرف کیا ہے۔ کیونکہ دوسرے حرفوں کی ترتیب بھی الف، ب، ت، کے مطابق ہوتی ہے۔ یعنی مثلاً ب کی تختی میں سب سے پہلے وہ الفاظ ملیں گے جن کا دوسرا حرف الف ہوگا، پھر وہ جن کا دوسرا حرف ب ہوگا اسی طرح "ے" تک، اب تم ذرا لغت کھول کر دیکھو تو تمہیں خود معلوم ہو جائے گا۔"

عقیلہ نے لغت کھول کر ب کی تختی نکالی۔

"یہ دیکھو" بھائی صاحب نے کہا "اس میں پہلا لفظ باپ ہے اور اسی طرح دور تک وہ الفاظ چلے گئے ہیں جن کا دوسرا حرف الف ہے"

بھائی صاحب نے کئی ورق لوٹ کر دکھائے۔ جب ایسے الفاظ ختم ہو جاتے ہیں تو وہ شروع ہوتے ہیں جن کا دوسرا حرف ب ہے۔ اسی طرح ....

"ٹھیک" عقیلہ نے جملہ پورا کرتے ہوئے کہا

"ٹھیک" بھائی صاحب بولے "اب اگر جو لفظ تم دیکھ رہی ہو اس میں تین حرف ہوں، تو تیسرے حرف کی ترتیب بھی بالکل اسی طرح ہوتی ہے۔ لغت کھول کر ب کی تختی میں سب سے پہلے لفظ "با" ہے۔ اس میں کوئی تیسرا حرف ہے ہی نہیں۔ اس کے آگے دیکھو "جابجا" کا لفظ ہے اس میں تیسرا حرف "ب" ہے اور الف کو چھوڑ کر ویسے بھی سب حرفوں میں پہلا حرف یہی ہے۔ یہ دیکھو ذرا نیچے وہ الفاظ شروع ہوتے ہیں جن کا تیسرا حرف "ت" ہے۔ ب کے بعد ہی آتا ہے نا؟"

"نہیں تو ب کے بعد پ آتا ہے" عقیلہ نے کہا، وہ بہت خوش تھی کہ اس نے بھائی صاحب کی غلطی پکڑ لی۔

"ہاں ٹھیک" بھائی صاحب بولے "ب کے بعد پ آتا ہے۔ فرض کرلو کوئی ایسا لفظ ہوتا جس کا تیسرا حرف پ ہوتا تو وہ ان الفاظ سے پہلے آتا۔ اسی ترتیب سے باقی سب الفاظ ملیں گے۔ اسی طرح اگر کوئی لفظ چار حرفوں کا ہے

تو اس کے چوتھے حرف کو بھی اسی الف، ب، ت، کی ترتیب سے ڈھونڈنا چاہئے۔ یہ سب تم خوب سمجھ گئیں؟"

عقیلہ: "جی ہاں سمجھ گئی ..... لیکن واہ! میں تو یہ سب پہلے ہی سے جانتی تھی۔ یہ تو صرف آپ کا امتحان لے رہی تھی"

بھائی صاحب: "شکریہ، اب میں بھی تھوڑا سا آپ کا امتحان لوں؟"

عقیلہ: "ضرور"

بھائی صاحب: "آپ کو اپنے نام کے معنے بھی معلوم ہیں؟"

عقیلہ: "جی نہیں"

بھائی صاحب: "بھئی واہ، اپنے نام کے بھی معنی نہیں معلوم۔ اچھا ذرا دیکھ کر بتلاؤ تو"

عقیلہ: (لغت کھول کر) "اچھا دیکھئے، یہ پہلی "ع" کی تختی، دوسرا حرف میرے نام کا "ق" ہے۔ یہ "ع" اور الف والے الفاظ ہیں، یہ "ع" اور "ن" والے، (ورق الٹ کر) یہ "ع" اور "د" وال، یہ "ع" اور "ر" (ورق لوٹ کر) یہ "ع" اور "ظ" اور یہ، اور یہ "ع" اور "قاف"۔ اور لیجئے یہ عقیلہ۔

"عقیلہ معنی عقلمند"

"عقیلہ نے ایک دم شور مچا دیا، عقیلہ معنی عقلمند، میں عقلمند ہوں، میں عقلمند ہوں"

پھر اس نے سارے گھر والوں کے نام کے معنے دیکھ کر بتلائے، واقعی وہ عقیلہ ہے"۔

ریاض الاسلام بی اے

ابابیل

(صفحہ ۲۴ کا باقی مضمون) آپ کو ابابیلیں دکھائی دیتی ہیں۔ اگر آپ غور سے دیکھیں تو ان کی شکلیں بھی کچھ کچھ انسانی شکلوں میں ملتی جلتی نظر آتی ہیں۔ چونکہ ان کا اصلی وطن قطب شمالی ہے اس لئے اگرچہ وہ بہت جگہ پھیل گئی ہیں مگر ان کے غول شمال کی طرف اڑتے دکھائی دیتے ہیں اور مشہور ہے کہ وہ پھر پھرا کر قطب شمالی میں جا کر گھونسلہ بناتی ہیں۔ آنسہ ابراہیم (مدراس)

نیک لڑکی

ہدایت کریں گر تمہارے بزرگ ٭ نظر نیچی کر کے ادب سے سنو
کسی کا ہو شکوہ کہ تکلیف ہو ٭ ضرورت نہیں گر کسی شے کی ہو
مناسب ہو موقع، مزاج ان کا بھی ٭ تو پھر والد و والدہ سے کہو
کسی کام کو گر کہیں تم سے وہ ٭ خوشی سے کہو اور انجام دو
اگر مبتلا ہوں وہ تکلیف میں ٭ خدا سے دعا مانگو، خدمت کرو
وہ غصّے میں گر کڑوی باتیں کہیں ٭ جواب ان کی باتوں کا ان کو نہ دو
بڑے فائدے لکھنے پڑھنے میں ہیں ٭ سبق جب پڑھو دل لگا کر پڑھو
بُری چیز ہیں شور و غل، کھیل کود ٭ پرے کھیلنے کودنے سے رہو
نہ بیٹھو بُری لڑکیوں میں کبھی ٭ ہمیشہ بری صحبتوں سے بچو
رہو اتنی بشّاش اور کم سخن ٭ خوشی تم سے حاصل ہو ماں باپ کو
بتائے اگر نیک باتیں کوئی ٭ سنو ہی نہیں، تم عمل بھی کرو
اگر کام سے تم کو فرصت ملے ٭ محبّت سے ہمجولیوں میں رہو

یہی نیکیاں سیکھنے کا ہے وقت
غرض ہر طرح نیک لڑکی بنو

شہاب دہلوی

تاج محل اور گول گنبد

ہندوستان کے شمال وجنوب میں شاہانِ مغلیہ اور عادل شاہیہ کی زبردست اسلامی حکومتیں تھیں۔ یہ بادشاہ اپنی بہادری اور شان وشوکت کے لئے سارے میں مشہور تھے۔ ان بادشاہوں کو خوبصورت اور عالی شان عمارتیں بنوانے کا بڑا شوق تھا۔ ان عمارتوں میں سے تاج محل (آگرہ) اور گول گنبد (بیجاپور) دنیا کے بے نظیر عجوبوں میں شمار ہوتے ہیں۔

تاج محل آگرہ

تاج محل آگرے میں ہے۔
یہ بندرگاہ بمبئی سے کوئی ۶۰۰ میل کے فاصلے پر شمال مشرق کی طرف واقع ہے۔
اسے شاہجہاں بادشاہ نے بنوایا تھا۔
شمالی ہند میں سلاطین مغلیہ کی قدیم اور بہترین یادگار ہے۔
اس کو تیار ہوئے تقریباً ۳۰۰ برس ہوئے مگر یہ عمارت جوں کی توں صحیح وسالم ہے۔
یہ روضہ سفید سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے جس میں پچی کاری کا کام ہے۔ ایسی خوبصورت اور عالی شان عمارت دنیا میں کہیں نہیں۔ اس روضے میں شاہجہاں بادشاہ اور اس کی بیگم ممتاز محل کے مزار ہیں۔

گول گنبد بیجاپور

گول گنبد بیجاپور میں ہے۔
یہ بمبئی بندرگاہ سے تقریباً ۲۴۰ میل کے فاصلے پر جنوب مشرق میں واقع ہے۔
اسے سلطان محمد عادل شاہ نے بنوایا تھا۔
دکھن میں سلاطین عادل شاہیہ کی بہترین یادگار ہے۔
اس کو تیار ہوئے قریباً ۳۰۰ سال ہوئے یہ بھی ویسی ہی صحیح وثابت ہے۔
یہ گنبد بڑے بڑے پتھر، گچ سیمنٹ اور دوسرے مسالحوں سے تعمیر کیا گیا ہے اس کی برابر وسیع گنبد تمام روئے زمین پر نہیں۔ اس گنبد میں سلطان محمد عادل شاہ اس کی ملکہ عرش بی بی اور پوتے اور رانی رنبھا کے تعویذ ہیں۔

(ایچ۔ آئی۔ مومن)

کہانی

ابابیل

ابابیل ایک قسم کا پرندہ ہے۔ کہتے ہیں کہ جہاں ابابیلیں زیادہ ہوتی ہیں وہاں سانپ بہت آتے ہیں۔ کیونکہ ابابیل سانپ کی مرغوب غذا ہے۔ آپ نے قرآن شریف میں بھی اس کی بابت پڑھا ہوگا۔ یہ وہی پرندہ ہے جس نے خدا کے حکم سے نمرود کے لشکر کو کنکروں سے مار کے تباہ کیا تھا۔ اس کے متعلق ایک دلچسپ قصہ مشہور ہے جو بناتی بہنوں کی دلچسپی کے لئے پیش کرتی ہوں۔ مگر یہ نہ سمجھ لیجئے گا کہ یہ سچا ہے:-

آپ اسکیمو سے واقف ہوں گی۔ یہ قوم قطب شمالی میں بستی ہے جہاں آٹھ مہینے سورج نہیں دکھائی دیتا اور رات دن برف جمی رہتی ہے۔ یہ قوم خانہ بدوش ہوتی ہے۔ کیونکہ وہاں کسی قسم کے اناج وغیرہ کی پیداوار نہیں ہوتی اور ان لوگوں کی گذر اوقات صرف مچھلی اور جنگلی ہرنوں کے گوشت پر ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ اس کی وجہ سے ایک جگہ قیام نہیں کرتے۔ بلکہ جہاں زیادہ شکار کی امید ہوتی ہے وہیں ٹھہر جاتے ہیں۔ ان کی پسند کی غذا یہاں کی ایک بڑی مچھلی ہے۔ جس کو وہ والرس کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ اسی سمندر میں وہیل (ایک مشہور مچھلی جو بہت بڑی ہوتی ہے) بھی ہوتی ہے۔ یہ لوگ اس کا بھی شکار کرتے ہیں۔ مچھلی کا گوشت کھاتے ہیں اور اس کی کھال جو اچھی خاصی موٹی ہوتی ہے اس کے کپڑے بناتے ہیں۔ اس کے باریک ریشوں سے تاگے اور اس کے تیز نوک دار کانٹوں سے سوئی کا کام لے کر اپنا لباس سیتے ہیں۔ اس کی چربی سے چراغ کا کام لیتے ہیں۔ چونکہ یہ خوب جلتی ہے اس لئے اس کو جلا کر اس سے روشنی کر لیتے ہیں۔ اور برف کی کھوؤں اور چٹانوں میں گھر بنا کر رہتے ہیں۔ غرض ان لوگوں کی زندگی بڑی عجیب وغریب گزرتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اس اسکیمو قوم کے کسی زمانہ میں دو بچے تھے

ایک لڑکا اور ایک لڑکی۔ یہ قطب شمالی میں رہتے تھے۔ کیونکہ وہاں بڑے بڑے درخت نہ ہوتے تھے اس وجہ سے پرندوں کے گھونسلے کہیں دکھائی نہ دیتے تھے۔ ان بچوں نے کبھی اپنی عمر میں کسی پرندہ کا گھونسلا نہ دیکھا تھا۔ ایک دن اتفاق سے اپنی نانی کے ہمراہ یہ لوگ شمالی قطب سے پیدل سفر کرتے ہوئے پاس کی پہاڑی پر چڑھ گئے جہاں دریائی پرندوں کے ایک جوڑے نے گھونسلا بنا رکھا تھا۔ ان بچوں کے لئے یہ چیز بڑی عجیب و غریب تھی۔ دونوں گھونسلہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ لیکن پرندے انھیں دیکھ کر وہاں سے اڑ گئے۔ دونوں گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے گھونسلے کے پاس آئے اور اس کو دیکھنا شروع کیا۔ لڑکی نے کہا "کیسا عمدہ گھر ہے۔ اگر ہم بھی ایسا ہی گھر بنا کر اس میں رہنے لگیں تو کیا اچھا ہو!" لڑکا یہ سن کر خوشی سے اچھل پڑا اور کہنے لگا "ہمیں ضرور ایسا گھر بنانا چاہیئے"۔ چنانچہ دونوں بہن بھائیوں نے تنکے جمع کر کے اس پرند کے گھونسلہ کی مانند اسی پہاڑ کی گھاٹی میں ایک گھونسلا بنا لیا۔

اور دونوں اس میں چڑھ کر بیٹھ گئے۔ نیچے دریا بہتا تھا۔ اور بلندی پر سے انھیں بہت دور دور کا نظارہ نظر آتا تھا جسے دیکھ کر یہ بہت خوش ہوتے تھے۔ لڑکی نے کہا "ادھر اس طرف دیکھو شاید یہ وہی دنیا ہے جس کا ذکر نانی اماں کیا کرتی تھیں"۔ لڑکے نے کہا "مجھے تو سوائے پانی کے کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ کیا اچھا ہوتا کہ ہمارے پر بھی ہوتے۔ پھر تو ہم اڑ کر ساری دنیا دیکھ آتے"۔ یہ سن کر لڑکی خوشی سے اچھل پڑی اور کہنے لگی "واقعی اگر ایسا ہوتا تو ہم ساری دنیا کی سیر کر آتے"۔ لڑکا بھی جوش سے کود پڑا۔ گھونسلہ ان دونوں بچّوں کا وزن نہ سہار سکا۔ جب دونوں بچّے اچھل پڑے تو ان کے بوجھ سے گھونسلہ پہاڑی پر سے پانی میں آ رہا اور یہ دونوں بچّے ہوا میں اڑ کر ابابیلوں میں تبدیل ہو گئے اور دنیا کی سیر کے لئے خوشی سے اڑتے چلے گئے۔ کیونکہ اس وقت وہ والرس مچھلی کی کھال سے بنے ہوئے تنگ کپڑے پہنے ہوئے تھے اور ان کے پاؤں کھلے تھے لہٰذا وہ مکمل چڑے کے بن گئے جیسے کہ اب (باقی مضمون صفحہ ۳۰ پر دیکھئے)

باغ کی سیر

آؤ آؤ باغ میں جائیں ۞ باغ میں جائیں جی بہلائیں
چل کر دیکھیں پھول رنگیلے ۞ پھول رنگیلے نیلے پیلے
نیلے پیلے رنگ برنگے ۞ کپڑے پہنے پھر بھی ننگے
اچھے اچھے پیارے پیارے ۞ جیسے ہوں آکاش پہ تارے
گہرے گہرے ہلکے ہلکے ۞ رنگ ہم ان کے دیکھیں چل کے
باغ کی کیاری کیاری دیکھیں ۞ کلیاں پیاری پیاری دیکھیں
دیکھیں پھولوں کی رنگینی ۞ سونگھیں خوشبو بھینی بھینی
میٹھے میٹھے میوے چکھیں ۞ کچھ کھائیں کچھ جیب میں رکھیں
جیب میں رکھ کر گھر کو لائیں ۞ ابا اور اماں کو کھلائیں
آؤ سنیں چڑیوں کا گانا ۞ بلبل اور کوئل کا ترانا

ان کی بولی شان خدا کی
شان نہیں پہچان خدا کی

مس انیس فاطمہ

صفائی

بہت سی بہنیں اس سے ناواقف ہیں کہ مکان کو صاف اور ستھرا رکھنے سے کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ اور اس کو گندا رکھنے سے کیا کیا نقصانات، ہندوستان میں لوگ کثرت سے بیمار رہا کرتے ہیں۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو ان میں نصف لوگ ایسے ہوں گے جو مکان کی خراب آب وہوا اور اس کی گندگی کی وجہ سے بیمار ہو جاتے ہیں۔ مکان کو صاف نہ رکھنا حقیقت میں اپنی جانوں پر خود ظلم کرنا ہے۔ اور خدا کی عطا کردہ نعمتوں کو ٹھکرانا ہے۔ گھر کی عام صفائیاں بھی بہت سے گھروں میں نظر نہیں آتیں، اگر ان لوگوں کے گھروں کو غور سے دیکھا جائے تو شاید تمام محلے کا کوڑا انھیں کے گھر ملے گا۔ بعض طبیعتیں تو ایسی گندی ہیں کہ گھروں میں آٹھ آٹھ دن جھاڑو نہیں دی جاتی۔ مکان کے کونے کونے میں کوڑے کا ڈھیر ہوتا ہے۔ ان کے پاخانے وغیرہ بھی صاف نہیں ہوتے۔ جس سے مکھیوں اور مچھروں کی تعداد بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے اور وہ تمام زہریلے مچھر اور مکھیاں کل محلے میں پھیل پھیل کر لوگوں کو کاٹ کاٹ کر اور ان کے کھانے پر بیٹھ بیٹھ کر بیماریاں تقسیم کرتے ہیں۔ انسان کی تندرستی اور زندہ رہنے کے لئے ہوا ضروری اور لازمی چیز ہے اگر قدرت ایک منٹ کے لئے بھی ہوا کو روک دے تو انسان کا زندہ رہنا مشکل ہو جائے۔ اسی طرح ان مکانوں میں جن میں ہم رہتے ہیں اگر صاف اور تازہ ہوا نہ پہونچے تو ہمارا زندہ رہنا مشکل ہو جائے۔ ہوا میں ایک قسم کی گیس ہوتی ہے جسے آکسیجن کہتے ہیں۔ یہ ہمارے خون میں ایک طرح کی گرمی اور تیزی پیدا کر دیتی ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو ہم ضرور بیمار پڑ جائیں۔ اگر آپ ایک ایسے کمرے میں رہتی ہوں جس میں تازہ ہوا نہیں آتی اور آپ کی باہر نکلی ہوئی سانسیں اس میں جمع ہوتی ہوں تو آپ سانس کے ذریعہ

وہی خراب ہوا جو زہریلی ہوتی ہے پھر اندر رہ جائیں گی جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ کو طرح طرح کی بیماریوں کا شکار بننا پڑے گا۔ اس لئے سوتے وقت اپنے کمرے کے کل دروازے اور کھڑکیاں بند نہ کیجئے۔ بلکہ تازہ ہوا آنے کے لئے انھیں کھلا چھوڑ دیجئے۔ مکان کی صفائی اور تازہ ہوا کے ساتھ ساتھ روشنی کا بھی معقول انتظام ہونا چاہئے جس جگہ روشنی نہیں پہونچتی وہ جگہ مرطوب رہتی ہے اور اس سے طرح طرح کی بیماریوں کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ خصوصًا ملیریا بخار تو ایسی ہی جگہوں میں بہت ہوتا ہے جو مرطوب ہوتی ہیں۔ اس لئے مکان کی کم از کم سال میں دو مرتبہ قلعی (سفیدی) کرانا ضروری ہے۔ پاخانوں اور گھر کی نالیوں کی صفائی بہت ضروری ہے تاکہ اس میں کیڑے وغیرہ نہ پڑنے پائیں۔ پاخانے کا نقص دور کرنے کے لئے فنائل کا استعمال مفید ہے ؛

جہاں تک ممکن ہو سکے کھانے پینے کی چیزوں کو نہایت احتیاط سے ڈھانک کر رکھنا چاہئے۔ تاکہ اس میں مکھیاں یا دوسرے کیڑے مکوڑے نہ جانے پائیں ؛

مکان کی صفائی کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے جسم کی صفائی کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ بدن کی صفائی کے لئے ضروری ہے کہ ہم روزانہ غسل کریں اور صابن سے اپنے بدن کو خوب ملیں۔ ہمارے بدن میں سوئی کی نوک کی مانند ہزاروں سوراخ ہوتے ہیں جنھیں مسامات کہتے ہیں۔ اگر یہ مسامات میل سے بند ہو جائیں تو خراب مادّہ اندر سے پسینہ کی شکل میں نہ نکلے گا۔ جس سے ہمارا بیمار ہو جانا یقینی ہے۔ ہمیں چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے صاف کپڑے پہنیں اور صاف رہنے کی حتی الامکان کوشش کریں۔ کیونکہ صاف ستھرے لوگوں سے ہر شخص محبت کرتا ہے اور میلے کچیلے رہنے والوں کو کوئی اپنے پاس بٹھانا پسند نہیں کرتا۔ اور سب سے بڑی اور اہم چیز یہ ہے کہ صحت قائم نہیں رہتی ؛

محمود علی (حیدر آباد دکن)

ہندوستان کے چند عام پھول

گلاب:- باغوں کی زینت و سجاوٹ گلاب سے ہے۔ بغیر گلاب کے پودے کے باغ خوبصورت نہیں کہلایا جاسکتا۔ اس کی دل پسند خوشبو دماغ کو معطر کردیتی ہے۔ اسی وجہ سے اسے "پھولوں کی ملکہ" کہا جاتا ہے۔ گلاب کے پودے میں سارے سال پھول لگتے ہیں۔ اس کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں۔ سرخ۔ سفید۔ لال۔ پیازی۔ زرد۔ وغیرہ۔ سہیلیوں وغیرہ کو تحفہ دینے کے لئے گلاب کا ایک غنچہ (کلی) کافی ہوتا ہے۔

بیلا:- یہ بھی ایک عمدہ قسم کا پھول ہوتا ہے۔ اس کی بھینی بھینی خوشبو دماغ کو تازہ کرتی ہے۔ یہ عموماً موسم گرما اور موسم بہار میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کی رنگت سفید ہوتی ہے۔ گرمیوں میں اس کے گجرے بازاروں میں فروخت ہوتے ہیں جنھیں ہر کوئی پسند کرتا ہے۔ لڑکیاں اس کے گجرے ہاتھوں اور گلے میں پہنتی ہیں۔

چمپا:- اس خوبصورت پھول کا درخت بلند ہوتا ہے اور اس کی خوشبو بہت تیز ہوتی ہے۔ یہ موسم گرما میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کی شکل انسانی انگلیوں کے مشابہ ہوتی ہے۔ اور اس کی رنگت سنہری ہوتی ہے۔

سورج مکھی:- اس کی خوشبو کچھ زیادہ نہیں ہوتی ہے۔ اس کے سب سے بڑے پودے کی لمبائی تین گز ہوتی ہے۔ اس پھول میں سب سے زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ یہ اپنا رخ سورج ہی کی طرف رکھتا ہے۔ اسی لئے اس کا نام سورج مکھی ہوا۔ اس کے متعلق ایک کہانی بنات میں چھپ چکی ہے۔ اس کا رنگ زرد ہوتا ہے۔

ہارسنگار:- یہ موسم خزاں میں ہوتا ہے اور اس کی خوشبو ہلکی ہوتی ہے۔ اس کی ڈنڈیاں زرد اور

پتیاں سفید ہوتی ہیں۔ اس کی ڈنڈیوں کو سکھا کر عموماً رنگ کا کام لیتے ہیں۔ اور کھانے وغیرہ میں بھی ملاتے ہیں۔ جو بازاری رنگوں سے بہت بہتر ہے۔

جیا:۔ اس کی خوشبو کچھ اتنی عمدہ نہیں ہوتی۔ لیکن اس کا گہرا سرخ رنگ لوگوں کے دلوں کو موہ لیتا ہے۔ اور اس کی شکل بھی خوبصورت ہوتی ہے۔

کنول:۔ یہ پھول بہت خوبصورت ہوتا ہے تالابوں وغیرہ میں پیدا ہوتا ہے اس کی سب سے بڑی خاصیت یہ ہے کہ اور پھول تالاب میں سڑ جاتے ہیں۔ لیکن اس پر پانی اثر نہیں کرتا۔ عام طور پر خوشنما گلابی یا دودھ کی طرح سفید ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ نیلے اور زرد رنگ کے بھی کنول ہوتے ہیں۔ موسم خزاں میں ان کی بہار آتی ہے۔ کنول کے پھول کو ہندو اور بدھ بہت پاک سمجھتے ہیں اور اس کی پوجا کرتے ہیں۔ کشمیر کے شاہی باغوں میں اس کا دلفریب منظر قابل دید ہے۔ کیا آپ نے کبھی روپیہ کے پچھلے طرف بھی غور سے دیکھا ہے؟ اس میں بھی کنول کی تصویر ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سی قسمیں ہیں مثلاً گیندا۔

صالحہ عبدالحکیم قادری (کلکتہ)

قیمتی باتیں

بُری صحبت سے بچو۔ امانت میں خیانت نہ کرو۔ فقیروں کو کبھی نہ جھڑکو غصہ سے بچو۔ جھوٹ نہ بولو۔ والدین کی خدمت کرو۔ اپنے مذہب پر پوری طرح قائم رہو۔ وعدہ خلافی نہ کرو۔ دوسروں سے ہمدردی کرو۔ استاد کی عزت کرو۔ بزرگوں کا کہنا مانو۔ غرور نہ کرو۔ حسد نہ کرو۔ کسی شخص پر جھوٹا الزام نہ لگاؤ۔

انیس احمد مینائی

دو رُخی تصاویر

بناتی بہنوں کی دل چسپی کے لئے آج چند دو رخی تصویریں پیش کرتی ہوں۔ انھیں آپ ایک رُخ سے دیکھیں تو ایک قسم کی معلوم ہوں گی اور رسالہ پلٹ کر دیکھیں تو بالکل مختلف ہو جائیں گی ؛

نمبر ایک۔ ایک مسخرے کی تصویر ہے جس کو الٹ کر دیکھنے سے عرب کی تصویر نظر آئے گی نمبر(۲) میں ایک پگڑ باز بوتل سے دودھ پی رہا ہے۔ مگر اس کو الٹیں تو بجائے گنوار کے ایک انگریز دودھ پیتا نظر آئے گا۔ نمبر(۳) ایک ملکہ کی تصویر ہے جس کو الٹنے سے بادشاہ نظر آئے گا یہ کل آٹھ تصویریں ہیں۔ ان میں سب سے دلچسپ نمبر(۷) ہے۔ یہ ایک بوڑھے جوڑے کی تصویر ہے جس کو الٹنے سے ایک جوان جوڑا نظر آتا ہے۔ جوان سے بوڑھا ہوتا آپ نے دیکھا ہوگا اس تصویر میں بوڑھے سے جوان ہوتے دیکھئے ؛

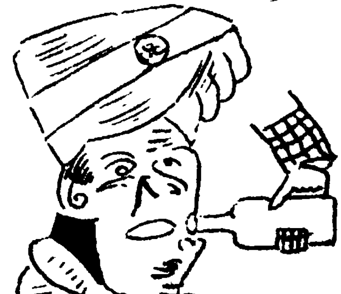
ب۔ن۔ آنسہ ابراہیم

نمبر(۱) مسخرہ



گنوار

نمبر(۲)



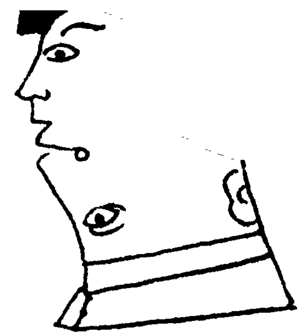
نعمان کی ملکہ

نمبر(۳)



عورت

نمبر (۵)



بنگالی بابو

نمبر (۴)



نمبر (۷) بوڑھا جوڑا



نمبر (۸) مغرور بادشاہ



مرد

نمبر (۶)



ایک حرفی کہانی

ق کا قافلہ

بقرعید کا دن ہے قربانی کے لئے بکرے وقت پر عمدہ قسم کے مل گئے اس لئے باقر بیگ نے دنبوں کا قصد موقوف کر دیا۔ آج ہی ان کی لڑکی بلقیس بیگم کی شادی کی تقریب ہے۔ قوال بھی بلائے گئے ہیں۔ نماز کے بعد قربانی ہوئی۔ اور مردانہ میں قوالی شروع ہو گئی۔ گیارہ بجے کے قریب برات آئی۔ باقر بیگ کے سالے مقصود بیگ نے استقبال کیا۔ وقت مقررہ پر قاضی نے قول و قرار لے کے مقبول بیگ کا عقد بلقیس بیگم کے ساتھ قرآت سے پڑھایا۔ مقبول بیگ نے قاضی سے قلم لے کے دستخط کئے۔ عقد کے بعد کھانا آیا۔ باقر خانی۔ قاز کا قورمہ۔ قربانی کا گوشت۔ مٹر قیمہ۔ ترش قلیہ۔ چقندر کی قاشیں۔ قلاقند۔ بادام کی قتلیاں۔ اور شکر قند کی فرنی کھانے کے بعد مقرب بیگ اندر گئے۔ قمر جہاں نے قفل ان کے قریب لا کے بند کیا۔ عاقلہ بیگم نے قرمزی دوشالہ اور عقیلہ بیگم نے عقیق کی انگوٹھی دی۔ دولہن کے جوڑے میں مقیش اور قیطوں کا لاجواب کام دیکھ کے سب کی عقل دنگ ہو گئی۔ چڑھاوے میں یاقوت کی انگوٹھی۔ قرآن مجید کی ہیکل۔ نقشین کٹورے آئے۔ شام کے قریب چائے کے ساتھ قندہاری انار۔ قوامی سویاں۔ ملائی کی قفلیاں دی گئیں۔ دولہن رخصت ہو کر اقبال منزل میں آگئی۔ سب نے ریڈیو پر بقرعید کا پروگرام سن کر قہقہے لگائے۔ پھر سب اپنی اپنی قیام گاہ کو گئے۔ تقریب کی خوشی میں اقبال بیگ اور مقرب بیگ نے قومی انجمنوں اور فقیروں کو کھانا تقسیم کیا۔ بری رسموں اور لغویات سے قطعی پرہیز کیا ؛

مسز سید الطاف حسین (مظفر نگر)

میرے چند شوق

دستکاری:- دستکاری میں مجھے کارچوب کا کام اور کروشیا اور مخملی ربن کا کام بہت پسند ہے۔

خانہ داری:- خانہ داری میں بہت دلچسپی لیتی ہوں۔ مثلاً کھانے پکانے کا بے حد شوق ہے۔

موسیقی:- موسیقی مجھے بہت پسند ہے تھوڑا بہت ہارمنیم بجا لیتی ہوں۔ ستار کا بھی بے حد شوق ہے ؛

رقیہ نقی (حیدرآباد دکن)

مطالعہ:- مجھے پڑھنے لکھنے کا بہت ہی شوق ہے۔ اور میں زیادہ تر عصمت چغتائی۔ عظیم بیگ چغتائی۔ شوکت تھانوی۔ اور صادق الخیری کے افسانے پڑھتی ہوں۔

خط کتابت:- کا بھی مجھے بے حد شوق ہے جب کوئی مجھے خط لکھتا ہے تو میں فوراً جواب دیتی ہوں۔ دستکاری میں کروشیا۔ موتی کا کام۔ تارکشی کا کام۔ کراس اسٹیچ ورک اون کا کام جانتی ہوں۔ موسیقی سے بھی مجھے بڑی دلچسپی ہے۔ نیز کھانا پکانے کا مجھے بے حد شوق ہے اور تھوڑا بہت جانتی بھی ہوں ؛ شمس النساء فرحت۔

مانو یا نہ مانو:- (۱) افریقہ میں بعض ایسے جنگلی قبائل ہیں جن کے ہونٹ تنور کی بڑی روٹی کے برابر ہوتے ہیں۔ (۲) چین کا ایک بوڑھا اکڑدادا ہے اس کے ۶۵ سگڑ پوتے موجود ہیں۔ (۳) اگر چین کے باشندے ساری دنیا کے گرد ایک قطار میں کھڑے ہو کر چل پڑیں تو وہ کبھی نہ رکیں اور پھر بھی ملک کی آبادی کا ۳/۴ حصہ باقی موجود رہے۔ (۴) تبت میں ایک آدمی کے دو سینگ ایسے ہی موجود ہیں جیسے مینڈھے کے۔ (۵) ایک جنگلی کے ۱۵۔ انچ لمبے کان ہیں ؛

سید ابن حسن شارق (دہلوی)

دلچسپ معلومات

چار ٹانگوں والی مُرغی: مصر میں ایک شخص کے پاس ایک عجیب مرغی ہے۔ اس کا جسم تو مرغی جیسا ہے لیکن شکل جدا ہے۔ اس کی چار ٹانگیں ہیں جن سے وہ بے تکلف چلتی پھرتی ہے۔ مرغی کے مالک نے اس کو اپنی روزی کمانے کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔

ریگستانوں میں دنیا کا سب سے بڑا ریگستان صحرائے افریقہ ہے۔

کتب خانوں میں دنیا کا سب سے بڑا کتب خانہ ہیلیوتھ کا نیشنل د فرانس ( ) ہے۔ جس میں ایک ارب سے زیادہ کتابیں موجود ہیں۔

مچھر کے منہ میں بائیس دانت ہوتے ہیں۔

طوفانی بادل چھتیس ۳۶ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتے ہیں۔

آواز سات سو بینتالیس ۷۴۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے حرکت کرتی ہے۔

پارلیمنٹ کے ایوان (کمرہ) کی صرف اگلی دیوار ہی میں ایک سو پندرہ ۱۱۵ کھڑکیاں ہیں۔

حیرت انگیز موٹر کار: جان کا بزنے ایک نئی موٹر ایجاد کی ہے۔ جو ایک گھنٹے میں دو سو ساٹھ ۲۶۰ میل طے کرتی ہے۔ کار کی چند خصوصیات یہ ہیں:

(۱) یہ کار ایک گیلن میں ایک سو میل سے کچھ اوپر سفر کرتی ہے۔

(۲) پوری رفتار کے وقت اس کے ٹائروں کا چکر ایک انچ بڑھ جاتا ہے۔

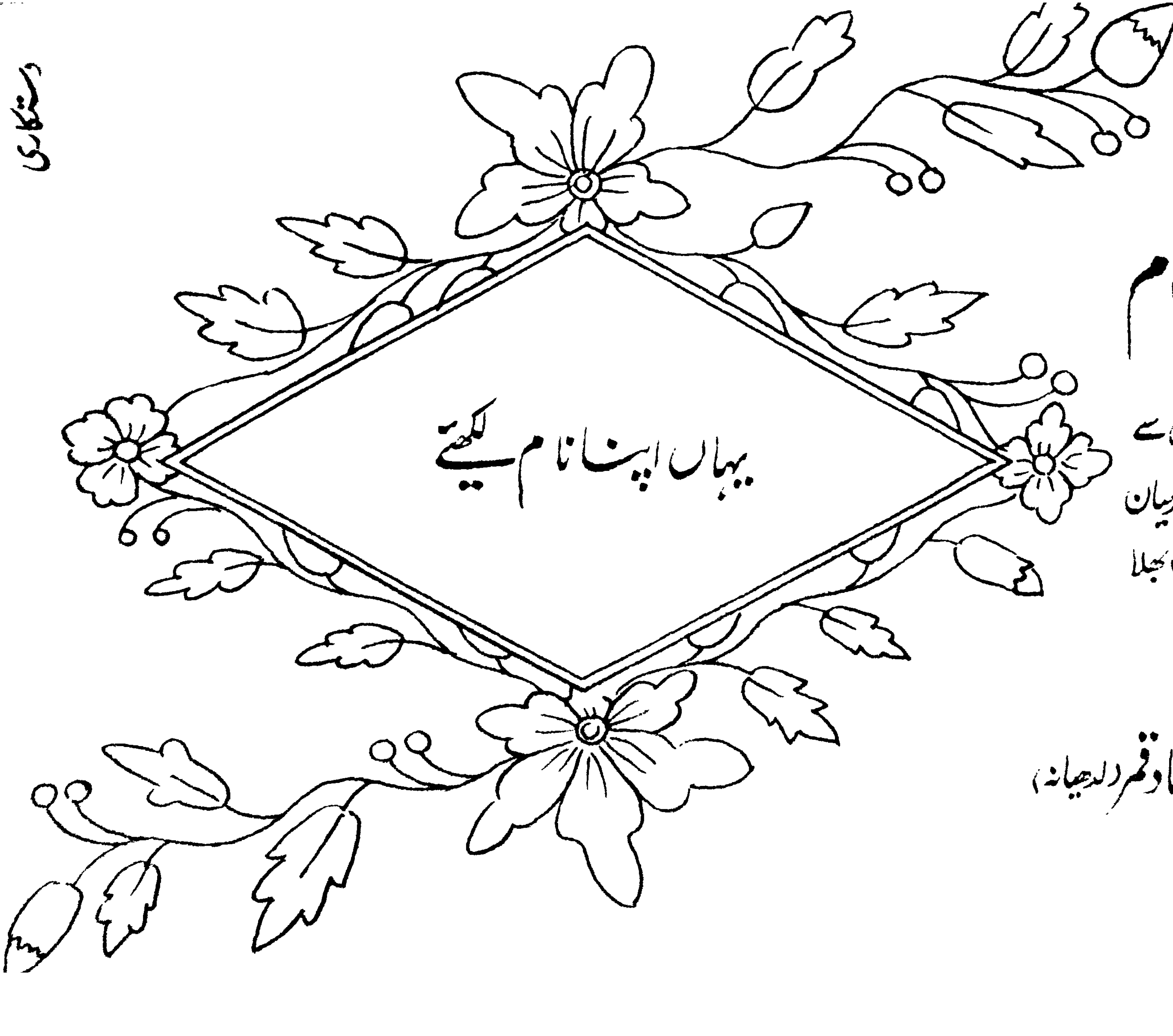
(۳) اس کے پہیے ایک سیکنڈ میں چھیالیس بار گھومتے ہیں۔

(۴) ایک منٹ میں اس کے ٹائروں کی گرمی ابلتے ہوئے پانی کی گرمی کے برابر ہو جاتی ہے۔

انگلستان میں شاہی خاندان کے بعد سب سے بڑا اعزاز والا عہدہ کنٹربری کے لاٹ پادری کا ہے۔

سید محمد عباس (دسوسر)

دستکاری



بیل میں نام

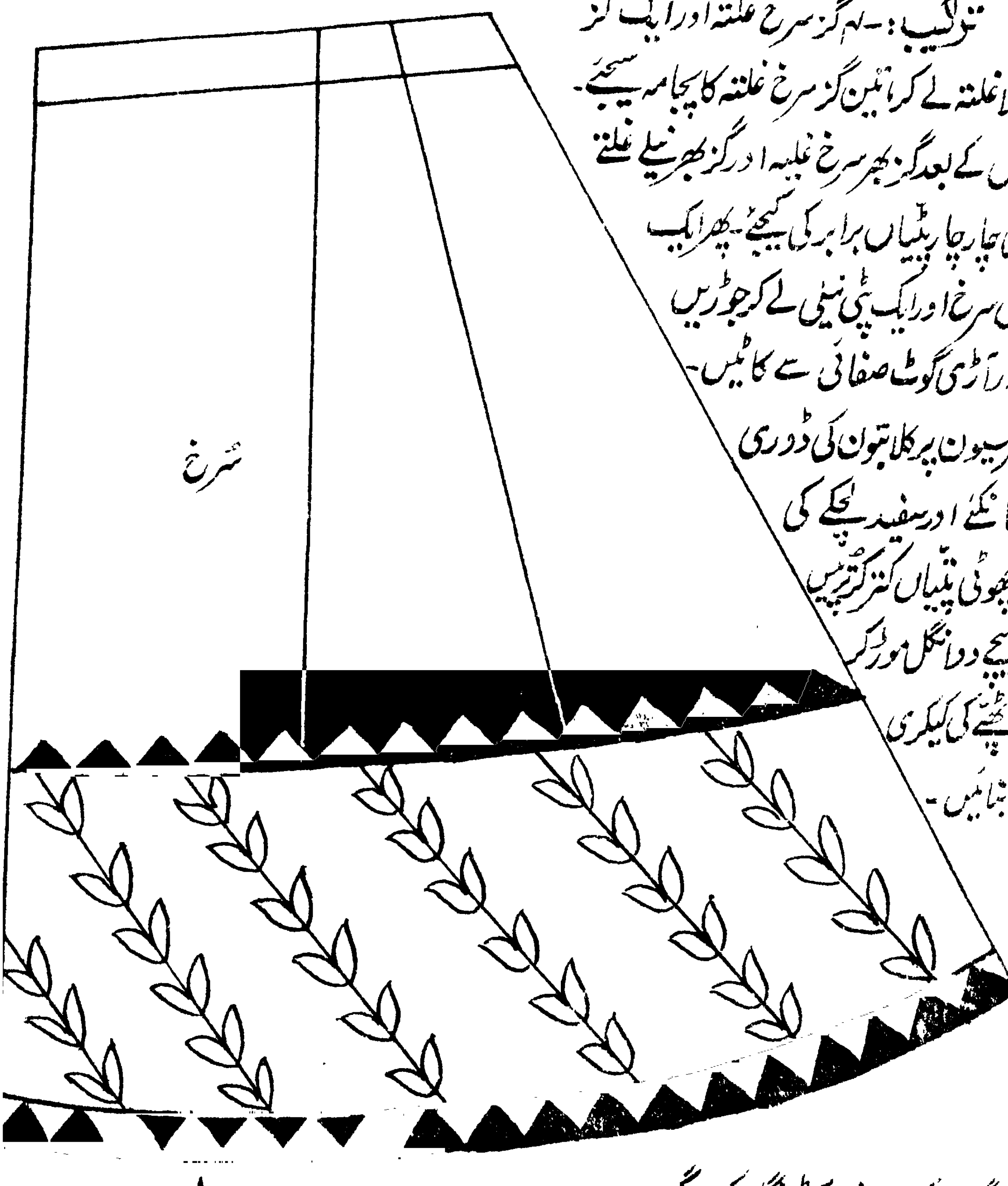
اپنی پسند کے رنگوں سے
تکیہ کے غلاف کے درمیان
میں کاڑھئے۔ بہت بھلا
معلوم ہو گا:

شمشاد قمر (لدھیانہ)

خوبصورت ڈھیلا پجامہ

ترکیب :- ۲ گز سرخ غلتہ اور ایک گز نیلا غلتہ لے کر تین گز سرخ غلتہ کا پجامہ سیجئے۔ اس کے بعد گز بھر سرخ غلبہ اور گز بھر نیلے غلتے کی چار چار پٹیاں برابر کی کیجئے۔ پھر ایک پٹی سرخ اور ایک پٹی نیلی لے کر جوڑیں اور آڑی گوٹ صفائی سے کاٹیں۔

ہر سیون پر کلابتون کی ڈوری ٹانکئے اور سفید لچکے کی چھوٹی پتیاں کتر کتر کر نیچے دو انگل موڑ کر ٹھپے کی لکیری بنائیں۔



گوٹ ایک بالشت آٹھ انگل کی ہوگی :

رفیعہ نازلی (دہلی)

سہیلی بوجھ پہیلی

(۱) لال محل کی لال ہی رانی
بوجھ سہیلی میری کہانی

(۲) دو نگینے، عجیب نرالے
آدھے سفید اور آدھے کالے

(۳) ابھی یہاں اور ابھی وہاں
دیکھو جدھر، جائے وہاں

(۴) بات نہ مانیو میری جھوٹ
جب لوں نام تو جائے ٹوٹ

چاند تنرما۔

(۵) وہ کون سی چیز ہے جس کی ہم بڑی آرزو کرتے ہیں لیکن جب ہمیں وہ مل جاتی ہے تو ہم فوراً اس کی طرف سے بے خبر ہو جاتے ہیں؟

(۶) وہ کیا شے ہے جس میں جتنا دودھ ڈالو، غائب ہو جاتا ہے؟

(۷) وہ کون سا لفظ ہے جس کو تمام دنیا غلط بولتی ہے؟

تارا چند بوس (دربنانہ)

(ان پہیلیوں کے جوابات صفحہ ۴۹ پر دیکھئے)

ذرا ہنسئے

چار پانچ دوست بیٹھے ہوئے گپیں ہانک رہے تھے کہ شیخ بھدی نے کہا "بھائیو! پار سال میں جنگلوں کی سیر کرنے گیا۔ ایک دفعہ شام ہو گئی اور میں جوں ہی مغرب کی نماز کے لئے وضو کرنے بیٹھا۔ تو اتنے میں ایک شیر ببر میری طرف لپکا۔ اور میں نے بس آؤ دیکھا نہ تاؤ جھٹ لوٹا اٹھا کر جو مارا تو بس الٹے بھاگا کہ پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔" اتنے میں شیخ چیلو نے جو افیم کے نشے میں تھے۔ سر اٹھا کر جواب دیا۔ "بھائیو۔ بھائی بھدی نے جو کچھ کہا سچ ہے۔ پار سال میں بھی سیر کے لئے اسی جنگل میں گیا تھا۔ ایک پہاڑی سے اتر رہا تھا کہ سامنے سے ایک شیر ببر دوڑتا ہوا آیا۔ میں نے جھٹ اس کی مونچھیں پکڑیں اور اس کی پیٹھ پر سوار ہو گیا۔ مگر جب اس کی مونچھوں کو میں نے پکڑا تھا۔ تو وہ بھیگی ہوئی تھیں۔ اور میں متعجب تھا۔ اب معلوم ہوا کہ بھائی بھدی نے اسے لوٹا مارا تھا۔"

صالحہ عبدالحکیم قادری

ہنڈکلیا

قیمہ دار ٹنڈے:- پہلے ٹنڈوں کو چھیل کر ان پر سے ایک ایک چکتی کاٹ لو اور اندر سے تمام بیج نکال ڈالو۔ اس کے بعد قیمہ کو حسب معمول پکا کر آدھے قیمہ میں ادرک اور پیاز کے لچھے اور سبز کتری ہوئی مرچیں ملا کر ٹنڈوں میں بھر دو۔ پھر اوپر سے کٹی ہوئی چکتی رکھ کر کچے دھاگے سے باندھ دو۔ اب دیگچی میں آدھا قیمہ بچھا کر اوپر ٹنڈے رکھ دو اور باقی قیمہ اوپر سے ڈال کر گلنے کے لئے تھوڑا سا پانی ڈال کر آگ پر رکھو گل جائیں تو گرم مصالحہ ڈال کر اتار لو۔ نہایت لذیذ ہونگے۔

مسز شریف الحسن اسرائیلی (سنبھل)

انناس کی کھیر:- ایک عمدہ قسم کا انناس اچھی طرح سے چھیل لیں اور بیچ میں سے دو حصہ کر کے اسے ناریل کی کھرنی سے اچھی طرح سے کھرچ ڈالیں پھر اس کا رس نکال کر پھینک دیں۔ اب اس رس نکلے ہوئے حصہ کو گھی میں اندازاً کر کے ہلکا سرخ بھون لیں اور دو سیر دودھ اور ڈھائی پاؤ چینی میں ڈال دیں اور اچھی طرح ہلائیں تاکہ گٹھلیاں پڑنے نہ پائیں۔ جب خوب گاڑھا ہو جائے تو اس میں کشمش اور پستہ و بادام کی ہوائیاں مناسب طور پر کتر کر ڈال دیں۔ اور تھوڑی دیر تک ہلائیں۔ پھر اس میں الائچی کے دانے سفوف کر کے ڈال دیں اور اتار لیں۔ جب ذرا ٹھنڈا ہو جائے تو گلاب کا عرق چھڑک دیں۔ لیجئے بہت ہی لذیذ کھیر تیار ہے۔

صالحہ عبد الحکیم قادری (کلکتہ)

دمیدا پاک:- چیزیں:- بادام ایک سیر سفید وصلی آدھ پاؤ پستے آدھ سیر۔ الائچی دو تولہ۔ زعفران ایک تولہ۔ ماوی دو سیر۔ گھی دو سیر۔ شکر ڈیڑھ سیر۔

ترکیب:- سوائے شکر کے باقی تمام چیزوں کو ملا دیجئے۔ اور آگ پر رکھ کر ہلائیے جب سرخی مائل ہو جائے تو شکر ڈال دیجئے اور ہلائیے۔ دس منٹ کے بعد اتار لیجئے اور ایک چوڑے برتن میں ڈال دیجئے۔ دس منٹ ہوا میں رکھ کر ٹکڑے کر لیجئے اور کھائیے۔

صغیرا بائی حسن علی (بمبئی)

یہ مضمون نہیں چھپیں گے

قصہ مچھلی راجہ (بلیا) ایک نائی اور لکڑہارا (سرہند) چار بہرے ۔ پہیلیاں لو بھول (آگرہ) بے رحم ظالم بھائی (بنگلور) ردین چٹرجی (آگرہ) خرگوش (پشاور) میں کیا چاہتی ہوں (نظم ۔ سورت) ہندوستان میں اسلام کا پہلا قدم (اوجین) سچ (نئی دہلی) طریقہ امتحان (گوالیار) اپنے آپ کو ذلیل کرنا (عظیم آباد) حسابی جادو (نئی دہلی) دل کا بندسہ بوجھو (فتح پور) حسابی کھیل (سنگھرام پور) رومال کا کونہ (پرتاب گڑھ) پہیلیاں (۲۲۳ ۳) تکیے کے غلاف کے واسطے سوئٹ ڈیس (بلاری) شربت عن اناس وغیرہ (رامپور) نمکین سویاں (بنگلور) سائیکل بناؤ (نئی دہلی) موڑ لڈو (فریزر ٹون) کویٹ کی جیلی (فریزر ٹون) پہیلیاں (فیض آباد) جواب دیجئے (دہلی) پہیلی (دہلی) لطیفے (لاہور) ہنستے ہنستے ہونٹ پھٹ گیا ۔ (کھگول) پہیلی بوجھ پہیلی (بانکوڑا) ہاجرہ عزیزہ جینتی رہوڈ موضع مونڈیا) حضرت بی بی فاطمۃ الزہراؓ (بلیا) ہمت (جونپور) شکر گزار جانور (باقی) چوہے کا وعدہ (بدایوں) رحم کرنا (رام نگر) خط (۹۲۳) کہانی (۲۴۱۱) باجے کا بھوت (بلیا) بہادر لڑکا (بلیا) خط (شاکرہ) نیکی کا بدلہ (پشاور) گلدستہ مضامین (کالکا) تاج محل (آگرہ) آسمان علم کے درخشندہ ستارے (حیدرآباد دکن) بچوں کی دعا (کلکتہ) مغربی سوئیاں (بنگلور) دنیس کا سوداگر (مدراس) پلنگ (ہاوڑہ) بچوں کی دعا (۳۱۱۶)

آپ کا خریداری نمبر

جن بہنوں اور بھائیوں کے خریداری نمبر نیچے لکھے ہوئے ہیں اپریل کے پرچہ کے ساتھ ان کا سالانہ چندہ ختم ہوتا ہے ۔ مہربانی فرما کر اگلے سال کا چندہ صرف ڈیڑھ روپیہ بذریعہ منی آرڈر خریداری نمبر لکھ کر روانہ فرمائیے ورنہ مئی کا بنات وی پی حاضر ہوگا ۔ ہمیں امید ہے کہ آپ اسے ضرور وصول کر لیں گی ۔

۹۵ - ۹۹ - ۳۶۷ - ۴۴۶ - ۵۶۶ - ۸۳۳ -
۸۸۴ - ۹۱۷ - ۹۳۲ - ۱۰۲۶ - ۱۳۱۵ -
۱۳۱۷ - ۱۳۳۱ - ۱۳۳۳ - ۱۳۴۷ - ۱۵۳۸ -
۱۸۳۶ - ۱۸۳۹ - ۱۸۴۰ - ۱۸۴۳ - ۱۸۴۶ -
۱۸۵۰ - ۱۸۶۱ - ۱۹۵۱ - ۲۲۱۳ - ۲۲۲۳ -
۲۲۲۶ - ۲۲۳۹ - ۲۲۴۶ - ۲۲۶۵ - ۲۲۷۲ -
۲۲۷۶ - ۲۲۷۷ - ۲۲۸۲ - ۲۲۸۴ - ۲۲۸۵ -
۲۲۶۸ - ۲۲۸۸ - ۲۲۸۹ - ۲۲۹۲ - ۲۳۰۴ -
۲۳۱۱ - ۲۳۱۵ - ۲۳۱۸ - ۲۴۰۵ - ۲۷۴۲ - ۲۸۰۵ -
۲۸۱۸ - ۲۸۲۱ - ۲۸۲۴ - ۲۸۲۵ - ۲۸۲۶ - ۲۸۲۷ -
۲۸۲۸ - ۲۸۳۰ - ۲۸۳۱ - ۲۸۳۲ - ۲۸۳۴ -
۲۸۳۵ - ۲۸۳۸ - ۲۸۴۰ - ۲۸۴۱ - ۲۸۴۲ - ۲۸۴۴ -
۲۸۴۶ - ۲۸۵۰ - ۲۸۵۱ - ۲۸۵۳ - ۲۸۵۷ - ۲۸۵۹ -
۲۸۶۱ - ۲۸۶۵ - ۲۸۶۷ - ۲۸۶۸ - ۲۸۶۹ - ۲۸۷۱ -
۲۸۷۳ - ۲۸۸۰ - ۲۸۸۲ - ۲۸۹۲ - ۲۹۱۸ - ۲۹۴۸ -
۲۹۵۲ - ۲۹۵۴ - ۳۱۷۰ ؛

منیجر

ہنڈکلیا

قیمہ دار ہنڈے:۔ پہلے ہنڈوں کو چھیل کر ان پر سے ایک ایک چکلتی کاٹ لو اور اندر سے تمام بیج نکال ڈالو۔ اس کے بعد قیمہ کو حسب معمول پکا کر آدھے قیمہ میں ادرک اور پیاز کے لچھے اور سبز کتری ہوئی مرچیں ملا کر ہنڈوں میں بھر دو۔ پھر اوپر سے کٹی ہوئی چکلتی رکھ کر کچے دھاگے سے باندھ دو۔ اب دیگچی میں آدھا قیمہ بچھا کر اوپر ہنڈے رکھ دو اور باقی قیمہ اوپر سے ڈال کر گلنے کے لئے تھوڑا سا پانی ڈال کر آگ پر رکھو۔ گل جائیں تو گرم مصالحہ ڈال کر اتار لو۔ نہایت لذیذ ہونگے۔

مسز شریف الحسن اسرائیلی سنبھل

اناس کی کھیر:۔ ایک عمدہ قسم کا اناس اچھی طرح سے چھیل لیں اور بیچ میں سے دو حصہ کر کے اسے ناریل کی کھرنی سے اچھی طرح سے کھرچ ڈالیں پھر اس کا رس نکال کر پھینک دیں۔ اب اس رس نکلے ہوئے حصہ کو گھی میں اندازکر کے ہلکا سرخ بھون لیں اور دو سیر دودھ اور ڈھائی پاؤ چینی میں ڈال دیں اور اچھی طرح ہلائیں۔ تاکہ گٹھلیاں پڑنے نہ پائیں۔ جب خوب گاڑھا ہو جائے تو اس میں کشمش اور پستہ و بادام کی ہوائیاں مناسب طور پر کتر کر ڈال دیں۔ اور تھوڑی دیر تک ہلائیں۔ پھر اس میں الائچی کے دانے سفوف کر کے ڈال دیں اور اتار لیں۔ جب ذرا ٹھنڈا ہو جائے تو گلاب کا عرق چھڑک دیں۔ لیجئے بہت ہی لذیذ کھیر تیار ہے۔

صالحہ عبدالحکیم قادری (کلکتہ)

دمیدا پاک: چیزیں:۔ بادام ایک سیر سفید چھلے ہوئے آدھ پاؤ۔ پستے آدھ سیر۔ الائچی دو تولہ۔ زعفران ایک تولہ۔ ماوی دو سیر۔ گھی دو سیر۔ شکر ڈیڑھ سیر۔

ترکیب:۔ سوائے شکر کے باقی تمام چیزوں کو ملا دیجئے۔ اور آگ پر رکھ کر ہلائیے جب سرخی مائل ہو جائے تو شکر ڈال دیجئے اور ہلائیے۔ دس منٹ کے بعد اتار لیجئے اور ایک چوڑے برتن میں ڈال دیجئے۔ دس منٹ ہوا میں رکھ کر ٹکڑے کر لیجئے اور کھائیے۔

صغرا بائی حسن علی (بمبئی)

یہ مضمون نہیں چھپیں گے

قصہ مچھلی راجہ (بلیا) ایک نانی اور لکڑہارا (سرہند) چار بہرے۔ پہیلیاں لو بھول (آگرہ) بے رحم ظالم بھائی۔ (بنگلور) رودبن چڑچی (آگرہ) خرگوش (پشاور) میں کیا۔ چاہتی ہوں (نظم۔سورت) ہندوستان میں اسلام کا پہلا قدم (اوجین) سچ (نئی دہلی) طریقہ امتحان (گوالیار) اپنے آپ کو ذلیل کرنا (عظیم آبادی) حسابی جادو (نئی دہلی) دل کا بندسہ بوجھو (فتح پور) حسابی کھیل (سگھرام پور) رومال کا کونہ (پرتاب گڑھ) پہیلیاں (۲۲۴۳) تکئے کے غلاف کے واسطے سوئٹ ڈریس (بلاری) شربت عن الناس۔ وغیرہ (امبور) نمکین سویاں (بنگلور) سائیکل بناؤ۔ (نئی دہلی) موٹر لڈو (فریزر ٹون) کویٹ کی جیلی (فریزر ٹون) پہیلیاں (فیض آباد) جواب دیجئے (دہلی) پہیلی (دہلی) لطیفے (لاہور) ہنستے ہنستے ہونٹ پھٹ گیا۔ (کھگول) پہیلی بوجھ پہیلی (بانکوڑا) ہاجرہ عزیزہ جیتی رہو (موضع مونڈیا) حضرت بی بی فاطمۃ الزہراؓ (بلیا) ہمت (جونپور) شکر گزار جانور (باتی) چوہے کا وعدہ (بدایوں) رحم کرنا (رام نگر) خط (نمبر ۹۴۳) کہانی (نمبر ۲۴۱۱) باجے کا بھوت۔ (بلیا) بہادر لڑکا (بلیا) خط (شاکرہ) نیکی کا بدلہ (پشاور) گلدستہ مضامین (کالکا) تاج محل (آگرہ) آسمان علم کے درخشندہ ستارے (حیدرآباد دکن) بچوں کی دعا (کلکتہ) مغربی سوئیاں (بنگلور) ونیس کا سوداگر۔ (مدراس) پلنگ (باڑہ) بچوں کی دعا (نمبر ۳۱۱۶)

آپ کا خریداری نمبر

جن بہنوں اور بھائیوں کے خریداری نمبر نیچے لکھے ہوئے ہیں اپریل کے پرچہ کے ساتھ ان کا سالانہ چندہ ختم ہوتا ہے۔ مہربانی فرما کر اگلے سال کا چندہ صرف ڈیڑھ روپیہ بذریعہ منی آرڈر خریداری نمبر لکھ کر روانہ فرمائیے ورنہ مئی کا بنات وی پی حاضر ہوگا۔ ہمیں امید ہے کہ آپ اسے ضرور وصول کرلیں گی۔

۹۵-۹۹-۳۶۷-۴۴۶-۵۶۶-۸۳۳-
۸۸۴-۹۱۷-۹۳۲-۱۰۲۶-۱۳۱۵—
۱۳۱۷-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۴۷-۱۵۳۸-
۱۸۳۶-۱۸۳۹-۱۸۴۰-۱۸۴۳-۱۸۴۶-
۱۸۵۰-۱۸۶۱-۱۹۵۱-۲۲۱۳-۲۲۲۳-
۲۲۲۶-۲۲۲۹-۲۲۴۶-۲۲۶۵-۲۲۷۲-
۲۲۷۶-۲۲۷۷-۲۲۸۲-۲۲۸۴-۲۲۸۵-
۲۲۶۸-۲۲۸۸-۲۲۸۹-۲۲۹۲-۲۳۰۴-
۲۳۱۱-۲۳۱۵-۲۳۱۸-۲۴۰۵-۲۷۴۲-۲۸۰۵-
۲۸۱۸-۲۸۲۱-۲۸۲۴-۲۸۲۵-۲۸۲۶-۲۸۲۷-
۲۸۲۸-۲۸۳۰-۲۸۳۱-۲۸۳۲-۲۸۳۴-
۲۸۳۵-۲۸۳۸-۲۸۴۰-۲۸۴۱-۲۸۴۲-۲۸۴۴-
۲۸۴۶-۲۸۵۰-۲۸۵۱-۲۸۵۲-۲۸۵۷-۲۸۵۹-
۲۸۶۱-۲۸۶۵-۲۸۶۷-۲۸۶۸-۲۸۶۹-۲۸۷۱-
۲۸۷۳-۲۸۸۰-۲۸۸۲-۲۸۹۲-۲۹۱۸-۲۹۴۸-
۲۹۵۲-۲۹۵۴-۳۱۷۰ ؛

منیجر

مجلسِ بنات

مس محی الدین (حیدرآباد دکن) نے "میرے چند شوق" کے عنوان سے جو مضمون لکھا تھا۔ اس میں انھوں نے یہ بھی لکھا تھا کہ وہ حیدرآباد دکن کے ٹکٹ غیر ممالک کے ٹکٹوں سے تبدیل کرنا چاہتی ہیں۔ میں ان کو غیر ممالک کے ٹکٹ حیدرآباد کے ٹکٹوں کے بدلے دے سکتی ہوں۔ میرا پتہ یہ ہے:۔ جمیلہ اسد اللہ۔ امپیریل لائبریری۔ کلکتہ۔

میری بہن صابرہ خاتون چھٹی کلاس میں دوسرے نمبر میں پاس ہوئی ہیں۔ بہنیں دعا کریں کہ وہ آئندہ بھی کامیاب ہوں۔ شاکرہ خاتون۔ آردی۔

انشاء اللہ بیگم صاحبہ مرحومہ (جنہوں نے حضرت علامہ راشد الخیری کے قائم کردہ مدرسے تربیت گاہِ بنات میں تعلیم پائی تھی) کے دونوں صاحبزادے سید مظفر الحسن و سید مناظر الحسن جو ماں کا سایہ اٹھ جانے کے بعد سے گورنمنٹ انڈسٹریل اسکول دہلی میں تعلیم پا رہے ہیں سالانہ امتحان میں اچھے نمبروں سے کامیاب ہوئے۔ خدا ان کی عمر اور تعلیم میں برکت دے۔ منور جہاں بیگم (دہلی)

بناتی بہن مس رابعہ بیگم (مظفرپور) خریداری ۲۴۳۶ عمر ۱۴ سال مندرجہ ذیل بہنوں سے خط و کتابت کرنا چاہتی ہیں:—

زیب عثمانیہ صاحبہ۔ گوہر اقبال حور صاحبہ اور مس سعیدہ بانو۔ اگر ان بہنوں کو منظور ہو تو اپنے پتے ایڈیٹر بنات کی معرفت رابعہ بیگم کے پاس بھیج دیں۔

بناتی بہنوں کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ میر[ے]
حسن ابن ضیا علوی صاحب کو اس سال مسلم ی[ونیورسٹی]
نے اوّل انعام مبلغ ۵۰ روپیہ کا آل انڈیا
کے مقابلہ میں عطا کیا ہے۔ میں بھائی جان ا[ور]
محترم والدین کی خدمت میں مبارک باد پی[ش]
خدا بھائی جان کو ہمیشہ اس سے بہتر کامیاب[ی]
سعیدہ ظہیرہ فاطمہ علوی (ال[ہ]

میری آرزو ہے کہ میں بہن جمیلہ ا[سد اللہ]
کی سہیلی بنوں۔ اگر بہن صاحبہ کو منظور ہو تو
خط لکھیں:۔ مس زرہی سرفراز خاں جیپ[ی]
صوبہ سرحد۔ میری عمر پندرہ سال ہے۔
زرہی سرف[راز]

بناتی بہنوں کو یہ خوش خبری س[نائی]
میری دونوں بہنیں عزیزہ حمیرا نازلی (
شیخ عبدالغفور صاحب) اور رازقہ نا[زلی]
مولانا رازق الخیری صاحب ایڈیٹر ع[صمت]
چوتھی جماعت میں پاس ہوگئی ہیں۔ یہ دو[نوں]
میری اسکول دہلی میں پڑھتی ہیں اور ماشا[ء اللہ]
ہونہار، ذہین اور محنتی ہیں۔ عطیہ امت[ہ]

پہیلیوں کے جواب:

(۱) منہ ا[ور] آنکھیں
خاموشی (۵) نیند (۶) چھلنی (۷) غلط

مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ کی تصنیف

نام کتاب	مختصر کیفیت	قیمت
بنات صالحہ	یا صالحات دلی کی بیگماتی زبان میں بہترین اخلاقی اصلاحی سبق آموز ناول ایک لڑکی کے حالات علامہ مغفور کی سب سے پہلی مگر نہایت مقبول تصنیف	۸/
صبح زندگی	نسیمہ بیگم کی پیدائش سے شادی تک کے حالات نہایت مؤثر پیرایہ میں۔ لڑکیوں کی تربیت پر بے مثل کتاب ہے۔ کئیں دفعہ شائع ہو چکی ہے	۸/
شامِ زندگی	نسیمہ بیگم کی شادی سے موت تک کے واقعات یہی وہ تصنیف ہے جس نے مصنف مرحوم کو قوم سے مصورِ غم کا خطاب دلوایا تھا۔ نئیں دفعہ چھپی ہے	۸/
شبِ زندگی	نسیمہ بیگم کی موت کے بعد کے حالات اصلاح نسواں کے سلسلہ میں ناشرین یعنی بہترین تصنیف کہی جاتی ہے دو حصے ہیں بڑھ کر قیمت عہ مکمل	
طوفانِ حیات	قبیح رسوم شرک و بدعت وغیرہ دور کرنے کے لئے بے مثل اصلاحی ناول قصہ بے انتہا دلچسپ، واقعات اس قدر درد انگیز کہ ہچکی بند ہو جائے۔	
جوہرِ قدامت	دو لڑکیوں کی مفصل زندگی۔ جن میں ایک دورِ قدیم کی پرستار ہے اور ایک دورِ جدید کی دلدادہ۔ یہ کتاب بتائیگی کہ عالم نسواں پچاس سال پہلے کیا جوہر رکھتا تھا	
منازل السائرہ	ایک لڑکی کی پیدائش سے موت تک تمام واقعات نہایت دلچسپ پیرایہ میں یہ کتاب یونیورسٹیوں کی بڑی جماعتوں کے کورس میں داخل ہے دونوں حصے یکجا ہیں	
نوحہ زندگی	بیوہ کے نکاح ثانی کے متعلق مصور غم علیہ الرحمۃ کی معرکۃ الآرا تصنیف۔ بعد دلچسپ سبق آموز نہایت مؤثر ہے تیسری دفعہ چھپا ہے۔	۲
خدائی شیطانی	امت شیطانی کے اٹھ کیرکٹر نہایت سبق آموز اور نتیجہ خیز۔ بعض واقعات اس قدر درد انگیز کہ آنسو نکل پڑیں بعض کیرکٹر دلچسپ کہ ہنسی ضبط نہ ہو	۲
روحوں کے اعمالنامے	ایک شیطان کی مغفرت کے لئے سات روحیں پیش کی جاتی ہیں ہر روح کے حالات نتیجہ خیز ہیں آخری روح کے حالات پڑھ کر سنگدل بھی آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتا	۸
دلی میں میلہ	یا غدر کی ماری شہزادیاں۔ لال قلعہ کی رہنے والیوں کی آپ بیتی۔ دل ہلا دینے والی کہانیاں کہ بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں آخری صفحہ دلی کا آخری سال	۲
ستونتی	اس فسانہ میں دکھایا ہے کہ ہوکے لئے شریف بیوی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہو سکتی واقعات دلچسپ اور درد انگیز ہی نہیں سبق آموز بھی ہیں۔	
دودھ	محروم وراثت لڑکی کا دردناک بھرا افسانہ جو صرف اس لئے کہ لڑکی ہے ، بزرگ پدری کی حقدار حقیقی بھائی اور باپ کے ہاتھوں وہ تکلیفیں اٹھاتی ہے کہ کلیجہ کو	۷
نشیرِ عصمت	خلع اور ارتداد پر اس سے بہتر افسانہ شائع نہیں ہوا کئی جگہ نہایت درد انگیز ہے۔ کئی موقعوں پر ظرافت وہنسی سے لبریز	۵
بنت الوقت	ہماری مستورات کی تعلیم و تربیت کا مرقع۔ وقت کا اندھا دھند ساتھ دینے والی ایک ناعاقبت اندیش لڑکی کا انجام	۸
طربِ مغرب	غیر مسلم مدارس میں مسلم لڑکیوں کا تعلیم پانا کہاں تک جائز ہے۔ اس بحث پر مشہور افسانہ۔ مغربی تقلید کے درد ناک نتائج آٹھواں ایڈیشن بھی ختم کے قریب ہے۔	۸
ملکی کا راز	تین مختلف الخیال لڑکیوں کا سبق آموز اور درد بھرا افسانہ۔ پانچویں دفعہ شائع ہوا ہے۔	۲
افسانۂ سعید	اس فسانہ میں محسنِ نسواں حضرت علامہ مغفور نے سعید جیسی بیوہ کے نکاح ثانی کو بے سود ثابت کیا ہے۔ بے انتہا سبق آموز اور دلچسپ ہے۔	۸
نانی نخی	ایک نہایت ہی مزیدار پر لطف مزاحیہ کہانی جس کے بڑھاپے پر ہنسی آتی ہے نانی نخی نے بڑھاپے میں وہ سوانگ بھرے ہیں کہ بس پڑھنے ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔	
منازلِ ترقی	اس افسانہ میں دکھایا گیا ہے کہ انسان ترقی کی دھن اور لیڈری کے شوق اور دولت کے نشہ میں غریب رشتہ داروں پر کیسے کیسے ظلم ڈھاتا ہے۔	
لہو کا کرتہ	ایک بدنصیب ماں اپنے جوان بچہ کی بدولت وہ وہ مصیبتیں اٹھاتی ہے کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ اور پڑھ کر بے اختیار آنکھ سے آنسو نکل پڑتے ہیں۔	
پیاری سرگزشت	نیتن اور جدت کی دلدادہ ایک انگریزی خاتون کی کہانی اسی کی زبانی مغربی معاشرت کا کامیاب مرقع یورپین میاں بیوی کے تعلقات کا فوٹو۔	
بہارِ عالم	ایک افسانے میں چار افسانے حیات انسانی پر پرندوں کی بحث۔ چند نسوانی کمزوریوں کا خاکہ کھینچا گیا ہے۔ پلاٹ نہایت دلچسپ	

مختصر افسانوں اور نظموں کے مجموعے

جوہرِ عصمت	مظلوم بیوی کا پاک جذبہ۔ بجنور کی دلہن۔ اگلی محبتیں۔ بیگناہ کا قتل۔ عدل جہانگیری۔ بلبل کی شہادت وغیرہ ۱۳ سبق آموز افسانوں کا مجموعہ۔ چھٹا ایڈیشن زیر طبع	۸

مجلسِ بنات

مس محی الدین (حیدرآباد دکن) نے "میرے چند شوق" کے عنوان سے جو مضمون لکھا تھا۔ اس میں انھوں نے یہ بھی لکھا تھا کہ وہ حیدرآباد دکن کے ٹکٹ غیر ممالک کے ٹکٹوں سے تبدیل کرنا چاہتی ہیں۔ میں ان کو غیر ممالک کے ٹکٹ حیدرآباد کے ٹکٹوں کے بدلے دے سکتی ہوں۔

میرا پتہ یہ ہے:۔ جمیلہ اسد اللہ۔ امپیریل لائبریری۔ کلکتہ۔

میری بہن صابرہ خاتون چھٹی کلاس میں دوسرے نمبر میں پاس ہوئی ہیں۔ بہنیں دعا کریں کہ وہ آئندہ بھی کامیاب ہوں۔ شاکرہ خاتون۔ آروی۔

انشاء اللہ بیگم صاحبہ مرحومہ (جنہوں نے حضرت علامہ راشد الخیری کے قائم کردہ مدرسے تربیت گاہ بنات میں تعلیم پائی تھی) کے دونوں صاحبزادے سید مظفر الحسن و سید مناظر الحسن جو ماں کا سایہ اٹھ جانے کے بعد سے گورنمنٹ انڈسٹریل اسکول دہلی میں تعلیم پا رہے ہیں سالانہ امتحان میں اچھے نمبروں سے کامیاب ہوئے۔ خدا ان کی عمر اور تعلیم میں برکت دے۔ منور جہاں بیگم (دہلی)

بناتی بہن مس رابعہ بیگم (مظفر پور) خریداری ۲۰۴۹ عمر ۱۴ سال مندرجہ ذیل بہنوں سے خط و کتابت کرنا چاہتی ہیں:۔

زیب عثمانیہ صاحبہ۔ گوہر اقبال حور صاحبہ اور مس سعیدہ بانو۔ اگر ان بہنوں کو منظور ہو تو اپنے پتے ایڈیٹر بنات کی معرفت رابعہ بیگم کے پاس بھیجدیں۔

بناتی بہنوں کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ میرے بھائی جان حسن ابن ضیا علوی صاحب کو اس سال مسلم یونیورسٹی علیگڈھ نے اول انعام مبلغ ۵۰؎ روپیہ کا آل انڈیا مضمون نگاری کے مقابلہ میں عطا کیا ہے۔ میں بھائی جان اور اپنے محترم والدین کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ خدا بھائی جان کو ہمیشہ اس سے بہتر کامیابیاں عطا کرے۔

سعیدہ ظہیرہ فاطمہ علوی (الہ آباد)

میری آرزو ہے کہ میں بہن جمیلہ اسد اللہ (کلکتہ) کی سہیلی بنوں۔ اگر بہن صاحبہ کو منظور ہو تو اس پتہ پر مجھے خط لکھیں:۔ مس زری سرفراز خاں جیف آف مردان۔ صوبہ سرحد۔ میری عمر پندرہ سال ہے۔

زری سرفراز

بناتی بہنوں کو یہ خوش خبری سناتی ہوں کہ میری دونوں بہنیں عزیزہ حمیرا نازلی (بنت مولانا شیخ عبدالغفور صاحب) اور رازقہ نازلی (بنت مولانا رازق الخیری صاحب ایڈیٹر عصمت و بنات) چوتھی جماعت میں پاس ہوگئی ہیں۔ یہ دونوں کوئین میری اسکول دہلی میں پڑھتی ہیں اور ماشاء اللہ بہت ہونہار، ذہین اور محنتی ہیں۔ عطیہ امۃ الغفور (دہلی)

پہیلیوں کے جواب: (۱) منہ اور زبان (۲) آنکھیں (۳) نگاہ (۴) خاموشی (۵) نیند (۶) چھلنی (۷) غلط۔

مصوّرِ غم حضرت علّامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ کی تصنیف

نام کتاب	مختصر کیفیت
بنات ِالنعش	یا ملکات دلّی کی بیگماتی زبان میں بہترین اخلاقی واصلاحی سبق آموز ناول ایک لڑکی کے حالات علامہ مغفور کی سب سے پہلی مگر نہایت مقبول تصنیف
صبح زندگی	نسیمہ بیگم کی پیدائش سے شادی تک کے حالات نہایت موثر پیرایہ میں۔ لڑکیوں کی تربیت بے مثل کتاب ہے۔ کئی دفعہ شائع ہو چکی ہے
شامِ زندگی	نسیمہ بیگم کی شادی سے موت تک کے واقعات۔ یہی وہ تصنیف ہے جس نے مصنف مرحوم کو قوم سے مصورِ غم کا خطاب دلوایا تھا۔ تیسری دفعہ چھپی ہے
شبِ زندگی	نسیمہ بیگم کی موت کے بعد کے حالات اصلاحِ نسواں کے سلسلہ میں ماشرہ میں یہی بہترین تصنیف کہی جاتی ہے۔ دو حصے ہیں ہر حصہ کی قیمت عہ ۔
طوفانِ حیات	تعلیم رسوم شرک و بدعت وغیرہ دور کرنے کے لئے بے مثل اصلاحی ناول۔ قصہ بے انتہا دلچسپ، واقعات اس قدر درد انگیز کہ ہچکی بندھ جائے۔
جوہرِ قدامت	دو لڑکیوں کی مفصل زندگی۔ جن میں ایک دورِ قدیم کی پرستار ہے اور ایک دورِ جدید کی دلدادہ۔ یہ کتاب بتائے گی کہ عالمِ نسواں پچاس سال پیچھے کیا جوہر رکھتا تھا
منازل السائرہ	ایک لڑکی کی پیدائش سے موت تک تمام واقعات نہایت دلچسپ پیرایہ میں یہ کتاب یونیورسٹیوں کی بڑی جماعتوں کے کورس میں داخل ہے دونوں حصے یکجا ہیں
نوحۂ زندگی	بیوہ کے نکاح ثانی کے متعلق مصورِ غم علیہ الرحمۃ کی معرکۃ الآرا تصنیف۔ بےحد دلچسپ سبق آموز نہایت موثر ہے۔ چوتھی دفعہ چھپا ہے۔
تمغۂ شیطانی	امت شیطانی کے اٹھ کیرکٹر نہایت سبق آموز اور نتیجہ خیز۔ بعض واقعات اس قدر درد انگیز کہ آنسو نکل پڑیں۔ بعض کیرکٹر اتنے دلچسپ کہ ہنسی ضبط نہ ہو
ستارۂ صبح / روحِ انجمن / عمالنامہ	ایک شیطان کی مغفرت کے سات سات روحیں پیش کی جاتی ہیں ہر روح کے حالات نتیجہ خیز ہیں۔ آخری روح کے حالات پڑھ کر سنگدل بھی آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتا
بیلا میں میلا	یا غدر کی ماری شہزادیاں۔ لال قلعہ کی رہنے والیوں کی آپ بیتی۔ دل ہلا دینے والی کہانیاں کہ بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جرمنی میں اس کا ترجمہ ہو رہا ہے
ستونتی	اس فسانہ میں دکھایا ہے کہ ہوا کے لئے شریف بیوی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہو سکتی۔ واقعات دلچسپ اور درد انگیز ہی نہیں سبق آموز بھی ہیں۔
موودہ	محروم وراثت لڑکی کا درد و غم بھرا افسانہ۔ جو صرف اس لئے کہ لڑکی ہے اور زرکہ پدری کی حقدار حقیقی بھائی اور باپ کے ہاتھوں وہ تکلیفیں اٹھاتی ہے کہ کلیجہ کو آتا ہے
تفسیر عصمت	خلع اور ارتداد پر اس سے بہتر افسانہ شائع نہیں ہوا۔ کسی جگہ نہایت درد انگیز ہے۔ کئی موقعوں پر ظرافت و ہنسی سے لبریز
بنت الوقت	ہماری مستورات کی تعلیم و تربیت کا مرقع۔ وقت کا اندھا دھند ساتھ دینے والی ایک ناعاقبت اندیش لڑکی کا انجام
سراب مغرب	غیر مسلم مدارس میں مسلم لڑکیوں کو تعلیم پانا کہاں تک جائز ہے۔ اس بحث پر مشہور افسانہ۔ مغربی تقلید کے درد ناک نتائج۔ تیسرا اڈیشن بھی ختم کے قریب ہے۔
انگوٹھی کا راز	تین مختلف الخیال لڑکیوں کا سبق آموز اور درد بھرا افسانہ۔ پانچویں دفعہ شائع ہوا ہے۔
فسانۂ سعید	اس فسانہ میں محسنِ نسواں حضرت علامہ مغفور نے سعید جیسی بیوہ کے نکاح ثانی کو بے سود ثابت کیا ہے۔ بےحد سبق آموز اور دلچسپ ہے۔
ولائتی تتلی	ایک نہایت ہی مزیدار پرلطف ظرافت بھری کہانی جس کے پڑھنے پر ہنسی آتی ہے۔ بی تتلی نے بڑھاپے میں وہ سوانگ بھرے ہیں کہ بس پڑھنے ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔
منازل ترقی	اس افسانہ میں دکھایا گیا ہے کہ انسان ترقی کی دھن اور لیڈری کے شوق اور دولت کے نشہ میں غریب رشتہ داروں پر کیسے کیسے ظلم ڈھاتا ہے۔
بچہ کا کرتہ	ایک بدنصیب ماں اپنے جوان بچہ کی بدولت وہ وہ مصیبتیں اٹھاتی ہے کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ اور پڑھ کر بے اختیار آنکھ سے آنسو نکل آتے ہیں
وڈیا کی سرگذشت	فیشن اور جدت کی علاوہ ایک انگریزی خاتون کی کہانی اسی کی زبانی مغربی معاشرت کا کامیاب مرقع۔ یورپین میاں بیوی کے تعلقات کا فوٹو۔
چہار عالم	ایک افسانے میں چار افسانے حیات انسانی پر پرندوں کی بحث۔ چند نسوانی کمزوریوں کا خاکہ کھینچا گیا ہے۔ پلاٹ نہایت دلچسپ

مختصر افسانوں اور نظموں کے مجموعے

جوہرِ عصمت	مظلوم بیوی کا پاک جذبہ۔ بجنور کی دلہن۔ اگلی محبتیں۔ بیگناہ کا قتل۔ عدل جہانگیری بلبل کی شہادت وغیرہ ۱۳ سبق آموز افسانوں کا مجموعہ۔ چھٹا ایڈیشن [illegible]

سیلاب اشک پرستار محبت۔ بلوچن کے تین رنگ۔ طلاق کا سفید بال۔ سرچ اکبر۔ بدل گیا بدن۔ یہ تقدیر بگڑ۔ ثریا کا تخیل ۷ درد انگیز باتصویر افسانے قیمت عمہ

ان اشک رواج کی چوکھٹ پر مظلوم عورتوں کی قربانیاں دل ہلا دینے والے بارہ افسانوں کا مجموعہ نہایت درد انگیز اور عبرت ناک عمہ

نی عشق ایک نہایت ہی پرلطف افسانہ جسے پڑھ کر ہنسی ضبط کرنا ناممکن ہے۔ اس کے ساتھ ہم اور افسانے جو مزاحیہ بھی ہیں اور دردناک بھی ۱۰

دانی زندگی ہم افسانے ہیں جن میں دکھایا گیا ہے کہ ماں بیوی بیٹی بہن ہر حیثیت میں عورت ایسی ایسی قربانیاں کرتی ہے کہ غور کرے تو مرد حیرت میں رہ جائے۔ ۸

دستہ عید عید اور رمضان کے متعلق بارہ مضمونوں اور افسانوں کا مجموعہ۔ تاثر اور نتیجے کے اعتبار سے ہر وقت پڑھنے کی چیز ہے۔ ۸

دادِ قفس حضرت علامہ مغفور کی درد واثر میں ڈوبی ہوئی ان نظموں کا مجموعہ جنہیں پڑھ کر دل دردمند تڑپ اٹھتے ہیں۔ چھٹی مرتبہ چھپا ہے ۱۰

یفتارِ قفس اس مجموعہ میں بھی بہت موثر نظمیں ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ حضرت مصور غم علیہ الرحمۃ کو جذبات نگاری میں کس درجہ کمال حاصل تھا۔ ۷

تاریخ، سیر، ادب و انشا

آمنہ کا لال اردو زبان میں مولود شریف کی بہترین کتاب جس میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں جو خلاف عقل کہا جا سکے۔ اس میں علامہ مغفور کا بہترین لٹریچر ہے

ستیدہ کا لال اردو زبان میں مکمل تاریخ شہادت جس میں واقعہ کربلا سے پہلے اور بعد کے مفصل حالات ہیں۔ نثر میں مصور غم نے جو مرثیے لکھدیے صدیوں ان کا جواب نہ نکلے گا

امت کی مائیں رسول اکرم صلعم کی بیویوں کے مقدس حالات زندگی کثرت ازدواج پر نہایت معقول بحث یہ کتاب مردوں اور عورتوں کو دین و دنیا کا راستہ بتاتی ہے۔

الزہرا اردو زبان میں جگر گوشۂ رسول خاتون جنت حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا کی بہترین سوانح عمری۔ آخر میں واقعہ کربلا کا مختصر بیان۔ نو دفعہ چھپی ہے۔

وداعِ خاتون مشہور ادیبہ محترمہ خاتون اکرم کی جوانمرگی پر قدردان خسر کے خون کے آنسو۔ یہ کتاب بتائے گی کہ بہو کسے کہتے ہیں۔

قلبِ حزیں ان چھوٹے چھوٹے لطیف ادبی مضامین کا مجموعہ جن میں حضرت علامہ مغفور نے شاعری کی ہے طرز بیان اتنا پیارا کہ بار بار پڑھئے۔

وداعِ ظفر یا نوبت پنج روزہ۔ بہادر شاہ بادشاہ دہلی کے آخری تاریخ جشن۔ ستر سال پہلے کی دلی کی جھلک قلعہ کی بہاریں شاہی جھگھٹے۔ میلوں ٹھیلوں کے رنگ

امین کا دم واپسیں شہنشاہ ہارون الرشید اور ملکہ زبیدہ خاتون کے لختِ جگر شہزادہ امین الرشید کے دردناک قتل کے حالات اور پھر مصور غم کے قلم سے۔

تاریخی ناول

جو شادی شدہ خواتین مطالعہ کرسکتی ہیں۔ مگر کنواری بچیاں نہ منگائیں

یاسمینِ شام امیر المومنین حضرت عمر فاروق کے زمانہ خلافت کی اسلامی لڑائیاں یرموک، انطاکیہ بیت المقدس وغیرہ کی لڑائیاں وہ تھیں جن میں مسلمان عورتوں نے دشمنوں کے د

عروس کربلا کربلا کا واقعہ یوں ہی کچھ کم دردانگیز نہیں۔ اس پر مصور غم رحمۃ اللہ علیہ کے قلم نے قیامت ڈھا دی ہے بلحاظ درد واثر مصنف کے تاریخی ناولوں میں بہت ممتاز ہے

محبوبہ خداوند شمالی افریقہ کے مسلمانوں کی ایک قلیل جماعت نے خلیفہ سوم کے زمانہ میں عیسائیوں کی ٹڈی دل فوج پر کس طرح فتح پائی صلیب وہلال کے معرکے اسلام و عیسائیت کی

اندلس کی شہزادی مسلمانوں کے زمانے کے اسپین کا دلاویز محبت کا افسانہ جو بتائے گا کہ مسلمانوں نے کس طرح فتح پائی اور کس طرح اپنے اعمال سے فنا ہوئے۔

درِ شہوار ایران۔ مازندران۔ سیستان کی ہولناک لڑائیوں کا مرقع۔ مندرجہ بالا چاروں تاریخی ناولوں کی طرح یہ بھی محبت کا دلچسپ افسانہ ہے

منظرِ طرابلس تسخیر طرابلس کے لئے مسلمانوں کا جوش۔ ایمانی حضرت زبیر کی عوام کی بے مثل شجاعت اور ایثار محبت کے آتشکدہ میں بے گناہ لڑکی کی قربانی

شہیدِ مغرب طرابلس۔ مراکش میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے مقابلے۔ مسلمان عورتوں کی ناموس اسلام پر قربانیاں۔ ہندوستان میں شدھی اور ارتداد کا اثر

سودائے نقد یہ تاریخی نہیں مگر محبت کا افسانہ ہے جس سے معلوم ہوگا کہ جوان بیٹی کی شادی نہ کرنا سوسائٹی پر کیا اثر ڈالتا ہے حقیقی ماں کے ہاتھوں جوان

شہنشاہ کا فیصلہ عہد عباسی کے بغداد کا دلچسپ افسانہ ایک شخص اپنی بیوی کا نکاح ایک اور شخص سے کرتا ہے ایک مصیبت زدہ ماں کا بیگناہ بچہ واجب القتل ٹھیرتا

فتحِ کمال ترکوں اور اتحادیوں کی ہولناک اور خونریز لڑائیاں مصطفیٰ کمال پاشا کے حیرت انگیز کارنامے اور محبت کا لطیف افسانہ

۱۵/۱۰/۱۰ ۳

حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ کے مضامین کے جدید مجموعے

پہلا سٹ

		قیمت
قرآنی قصے	ان نبیوں اور پیغمبروں کے حالات جن کا قرآن مجید میں ذکر ہے۔ علامہ مغفور کی مخصوص اور موثر طرز تحریر میں۔	
گدڑی میں لعل	عورتوں کو سگھڑ، ہنرمند، کفایت شعار اور منتظم بنانے کے لئے خانہ داری کے متعلق دلنشین پیرایہ میں بے بہا مضامین۔	
نالۂ زار	عورتوں کی مظلومیت کا مرقع، ان کے مصائب و آلام کی دردانگیز داستانیں، وہ مضامین جو لٹریچر میں غیر فانی درجہ رکھتے ہیں۔	۲ ۸
عروس مشرق	مغربی تہذیب کے زہریلے اثر سے مشرقی خواتین کو محفوظ رکھنے کے لئے علامہ مغفور کے معرکۃ الآرا مضامین	
بزم رفتگاں	دردناک اور بے مثل مرثیے جو ملک و قوم کی چند نامور خواتین و باکمال بزرگوں کی یاد میں لکھے گئے۔ با تصویر	
سیاحت ہند	ہندوستان کے مختلف شہروں اور قصبوں کی تعلیم یافتہ خواتین و حضرات کا تذکرہ، مختلف صوبوں کے معاشرتی حالات، عورتوں کی تعلیم کے متعلق علامہ مرحوم کے خیالات بھی ہیں۔	۶
گرداب حیات	عورتوں کی اصلاح و حمایت میں متعدد چھوٹے چھوٹے سبق آموز و پر اثر افسانوں کا دلآویز مجموعہ	
دادا لال بجھکڑ	اور چار نہایت ہی پر لطف مزاحیہ لیکن نتیجہ خیز قصے، ننھی عشو اور ننھی منی سجی کے سالگرہ کی کتاب	
بے فکری کا آخری دن	اور دوسرے مضامین لڑکیوں کے لئے جنہیں پڑھ کر وہ کنوارپنے کی قدر کریں گی اور اپنے فرائض سمجھنے لگیں گی۔	۲

دوسرا سٹ

احکام النسواں	عورتوں کے متعلق قرآن مجید کے احکام اور ان کی تفسیر عام فہم، صاف ستھری زبان میں۔ مرتبہ رازق الخیری۔	
دعائیں	حضرت علامہ مغفور کی آخری تصنیف، سوز و گداز اور درد و اثر میں ڈوبی ہوئی اردو زبان میں نظم و نثر کی دعائیں۔	
دلی کی آخری بہار	نصف صدی پہلے کی تہذیب، تعلقات، ملنساری و محبت کی پردرد کہانیاں اور بربادی دلی کے جگر خراش افسانے	
محسن حقیقی	سرور کائنات صلعم کی مقدس زندگی کے چند متفرق واقعات اور مجالس میلاد کے متعلق اسلامی مضامین	۱
چمنستان مغرب	خانہ داری، تاریخ، معاشرت، ادب وغیرہ پر خواتین کے مطلب کے چند بہترین انگریزی مضامین کے عام فہم ترجمے	
مسلی ہوئی پتیاں	دلی کی ٹکسالی زبان میں چند خطوط جن کا ایک ایک لفظ نشتر کی طرح کلیجہ کے پار ہو جاتا ہے	۱
داستان پارینہ	چند تاریخی مضامین (باتصویر) جن میں افسانہ سے زیادہ دلچسپی اور دلآویزی ہے۔	
بلبل بیمار	لڑکیوں کی تربیت، تعلیم اور پردہ پر طبقہ نسواں کے سب سے بڑے حامی نے تہائی صدی تک غور و فکر کر کے جو نسخے تجویز فرمائے تھے ان کا مجموعہ	
حور اور انسان	عصمت و تمدن میں جب ۲۵ سال ہوئے جو معرکۃ الآرا افسانے شائع ہوئے تھے ان میں سے آٹھ افسانے	
بساط حیات	حیات انسانی کے متعلق جانوروں کا مشاہدہ، چار سبق آموز و موثر افسانے	
نشیب و فراز	آٹھ عورتوں نے اپنی اپنی زندگی کا کوئی اہم واقعہ یا مشاہدہ بیان کیا ہے۔	
یادگار تمدن	تمدن حقوق نسواں کی حمایت میں پہلا اور آخری پرچہ تھا۔ اس کے متعلق مضامین ہیں طرز بیان بے انتہا دلآویز	۱

تیسرا سٹ

مسلمان عورتوں کے حقوق	حقوق نسواں کی حمایت میں علامہ مغفور کے معرکۃ الآرا مضامین جن کی رسالہ عصمت میں شائع ہو کر دھوم مچ گئی تھی	
زیور اسلام	مسلمان لڑکیوں اور عورتوں کے لئے نہایت موثر اور دلچسپ مذہبی مضامین کا قیمتی مجموعہ	
خدائی راج	اردو کے سب سے پہلے مختصر افسانہ نگار کے آخری بے مثل افسانوں کا دلآویز مجموعہ جو اردو افسانہ نگاری میں غیر فانی درجہ رکھتا ہے۔	
ساجن موہنی	شوہر کا دل کس طرح تسخیر کیا جا سکتا ہے۔ اس موضوع پر بے بہا دستور ہے۔	
شادی کا انتخاب	لڑکی لڑکے کی شادی کے وقت کیا باتیں ضرور دیکھنی چاہئیں۔	
فریب ہستی	مسلمان گھرانے اندر ہی اندر کس طرح کھوکھلے ہو رہے ہیں۔ اور ان کی درستی کی کیا تدابیر ہیں۔ اس بحث پر مفید مضامین	۱
بکھری ہوئی پتیاں	مختلف موضوعوں پر علامہ مغفور کے متفرق مضامین جن میں حضرت معدوح کی مختلف ادبی حیثیتیں نظر آتی ہیں۔	

ملنے کا پتہ

دفتر عصمت کوچہ چیلاں دہلی

حضرت علامہ راشد الخیری کی مشہور و مقبول تصانیف

لڑکیوں کی انشا

خطوط کتابت سکھلانے کو اردو زبان میں بہترین کتاب۔ جس میں خطوں کے ذریعہ لڑکیوں کو بتایا گیا ہے کہ میکے کی زندگی انھیں کس طرح بسر کرنی ہے اور سسرال میں جا کر ان کی ذمہ داریاں کیا ہیں۔ ایک عورت کی حیثیت سے انھیں کیا کیا فرائض انجام دینے ہیں۔ اور زندگی دشوار گذار منزلوں اور کٹھن راستوں کو وہ کس طرح کامیابی کے ساتھ طے کر سکتی ہیں۔ اس میں پچاس کے قریب زنانہ خطوط ہیں۔ مگر معمولی خطوط نہیں۔ حیات انسانی کے وہ راز ہیں جن کو پڑھ کر بے اختیار جی چاہتا ہے کہ الفاظ کو اٹھا کر آنکھوں پر رکھ لیجئے۔ ایک دریا لطافت ہے کہ بہ رہا ہے۔ ایک سلسلہ بے نظیر ہے کہ خواتین ہی کو نہیں مردوں کو بھی درس دے رہا ہے۔ ایک نشتر ہے کہ کلیجہ میں گھس رہا ہے۔ لکھنے کے ڈھنگ پڑھنے کے رنگ رہنے کا طریقہ جینے کا طرز سب ہی اس میں موجود ہے۔ زبان ایسی پیاری کہ اردو لٹریچر کی شاید ہی کوئی کتاب اس کا مقابلہ کر سکے۔ دہلی کے قلعہ معلی کی ٹکسالی کوثر سے دھلی ہوئی بیگماتی بامحاورہ نہایت شستہ اور میٹھی زبان کا لطف ہر ہر سطر میں ملیگا۔ ایک ایک خط بار بار پڑھنے کو بے اختیار دل چاہتا ہے۔ حضرت علامہ مغفور کی یہ وہی تصنیف ہے جس کا صرف ایک اعلان ہوتے ہی ایک تاجر نے تمام جلدیں اکٹھی خرید لی تھیں۔ اور پھر ہزاروں کی تعداد میں متعدد ایڈیشن شائع کئے تھے۔ عرصہ دراز کے بعد پھر دفتر عصمت دہلی سے شائع ہوئی ہے۔

ضخامت سو صفحوں کے قریب

قیمت ۱۲؍

سوکن کا جلاپا

ناشاد و نامراد محمودہ کا افسانۂ غم۔ وہ کتاب جس کا عالم نسواں منتظر تھا۔

وہ قصہ جس کی رسالہ عصمت میں شائع ہو کر دھوم مچ گئی تھی اور کتابی صورت میں آنے کے بعد جس کے متعدد ایڈیشن ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو کر اور ہاتھوں ہاتھ نکل گئے۔ ایک بے گناہ لڑکی پر ساس نے سوکن لا بٹھائی اور غم نصیب مصیبت زدہ لڑکی نے ماں باپ کی لاج رکھنے کے لئے ساس کی زیادتیاں، شوہر کے مظالم غرض سب اذیتیں ہنس کھیل کر صبر و شکر سے برداشت کیں۔ یہاں تک کہ ان غموں میں گھل گھل کر جان دیدی۔ درد و اثر اور سوز و گداز میں ڈوبا ہوا مصور غم کا بہت مشہور و مقبول افسانہ ہے۔

قیمت ۵؍

گوہرِ مقصود

یعنی خیالستان کی پری اور لال کی تلاش۔ حضرت علامہ راشد الخیری مرحوم کے دو بہت مشہور قصے جن کا رسالہ عصمت میں شائع ہونا تھا کہ رسالہ کے خریداروں کی تعداد میں سینکڑوں کا اضافہ ہو گیا تھا۔ کتابی صورت میں بھی یہ متعدد مرتبہ شائع ہو چکے ہیں۔ پہلا قصہ ملک خیالستان کی ایک پری کا ہے۔ جو مدت تک ادھر ادھر پھرتی اور بار بار کوشش کرنے کے بعد دنیا کا بہترین تحفہ لانے میں کامیاب ہوتی ہے دوسرا قصہ ایک دکھیاری ماں کا ہے جو گمشدہ بچے کی تلاش میں جنگلوں پہاڑوں میں ماری ماری پھری۔ دونوں قصے اس قدر دلچسپ اور درد انگیز ہیں کہ ہر لفظ کلیجہ کے پار ہو جاتا ہے۔

قیمت ۶؍

سنجوگ

مصور غم رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و معروف تصنیف۔ ایک تعلیم یافتہ سلیقہ شعار سمجھدار، مگر کرموں جلی اور نصیبوں کھوٹی مصیبت زدہ اور مظلوم لڑکی کی درد انگیز داستان جس کا نکاح والدین نے سوچ سمجھ کر نہ کیا اور فریقین کی طبیعتوں کا اندازہ نہ لگایا۔ بلکہ دولت و ثروت کی قربانگاہ پہ اپنے جگر کے ٹکڑے کو بیدردی سے ذبح کر دیا۔ اس لڑکی کو سسرال میں کیا کیا تکلیفیں پہنچیں۔ شوہر کے ہاتھوں کیا کیا اذیتیں برداشت کیں۔ سوسائٹی کی پابندیاں اور زیادتیوں کو کس طرح سہتی رہی اور آخر کس طرح دنیا سے گئی یہ واقعات اس قدر دردناک ہیں کہ ہچکی بندھ جاتی ہے اس کتاب کا فقرہ فقرہ تیر ہے اور سطر سطر نشتر۔ قیمت صرف ۱۰؍

ملنے کا پتہ عصمت بک ڈپو۔ دہلی

مصوّرِ غم حضرت علّامہ راشد الخیری رح کی مشہور و مقبول تصانیف

قطراتِ اشک

آنسوؤں کے بادشاہ حضرت علامہ راشد الخیری مرحوم کی افسانہ نگاری اور مضمون نگاری کے دورِ اول کے بہترین نمونے دیکھنے ہوں تو یہ کتاب ملاحظہ فرمائیے اس میں علامہ مرحوم کے وہ مستغنی عن التعریف مضامین جمع کئے گئے ہیں، جو مخزن، عصمت، تمدن، کہکشاں وغیرہ میں شائع ہو کر قبولیت عام اور شہرت دوام حاصل کر چکے ہیں۔ دریائے مقصود۔ بدنصیب کا لال۔ لواریعود سارس کی تارک الوطنی۔ عصمت و حسن۔ ساون کی چڑیاں مظلوم کی فریاد۔ نند کا خط۔ چاندنی چوک کا جنازہ۔ جھوجے کی یاد وغیرہ وغیرہ وہ مضامین اور افسانے ہیں جنہوں نے پڑھنے والوں کو جادو نگار مصنف کی تحریر کے اثر و تاثیر کا قائل کر دیا تھا۔ اور جو ادبی رنگینیوں اور طرزِ تحریر کی دلآویزی کے باعث بار بار پڑھے جاتے ہیں۔ اور جن پر آنکھیں آنسوؤں کے موتی نچھاور کرتی اور دل خراجِ تحسین ادا کرتا ہے۔ ضخامت دو سو صفحوں کے قریب قیمت صرف ۱۲؍

ماہِ عجم

مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیری رحمۃ اللہ علیہ کا بے نظیر تاریخی ناول فاروق اعظم کے عہدِ مبارک میں سلطنت ایران پر قابو پانے کے لئے مسلمانوں کے بے مثل جنگی کارنامے۔ فرزندانِ ایران کا سر فروشانہ مذہبی جوش۔ ایرانیوں کا پروانہ وار وطن پر قربان ہونا۔ اسلام اور نصرانیت کی لڑائیاں۔ کفر و ایمان کے معرکے۔ قرنِ اولیٰ کے مسلمانوں کی ولولہ خیز جانبازیاں معلوم کرنی ہوں تو ماہِ عجم ملاحظہ فرمائیے۔ حسن و عشق کے جذباتِ لطیفہ کی حقیقت طرازیاں دیکھنی ہوں تو یہ تاریخی ناول پڑھئے۔ جو اپنے رنگ میں بے مثل تسلیم کیا جاتا ہے۔ ملکہ ایپلا کا دردناک افسانہ ناممکن ہے کہ آپ پڑھیں اور آنکھ سے آنسو نہ گریں۔ مشرق کے تاریخی ناولوں میں اس پایہ کی ٹریجڈی دوسری نہیں۔ اردو ادب اس پر جس قدر ناز کرے کم ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں بار بار چھپا ہے۔ کنواری لڑکیاں نہ منگائیں۔

قیمت صرف ۱۲؍

شاہین و درّاج

مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیری مرحوم کا وہ معرکۃ الآرا تاریخی ناول جس نے مصنف کی سحر نگاری کا بڑے بڑے ادیبوں کو قائل کر دیا تھا جو قسط وار رسالہ مخزن میں شائع ہوا اس قدر مقبول ہوا کہ صرف اس ناول کی وجہ سے دو ماہ میں مخزن کے کئی سو جدید خریدار ہو گئے تھے یہ علامہ مغفور کا سب سے پہلا تاریخی ناول ہے جس میں محبت کے جذباتِ لطیفہ کو نہایت لطف اور رنگینی سے بیان کیا گیا ہے۔ بلحاظ زورِ قلم اور جذبات نگاری ہندوستان کے ناولوں میں یہ قصہ بہت نمایاں درجہ رکھتا ہے۔

شاہین و درّاج مصورِ غم رحمۃ اللہ علیہ کی بہت مشہور ٹریجڈی ہے۔ قصہ کی دلآویزی کی یہ کیفیت ہے کہ شروع کرنے کے بعد ختم کئے بغیر کتاب چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ کئی بار شائع ہو چکا ہے۔

قیمت ۸؍

اسی رنگ میں مصوّرِ غم کے دوسرے مشہور ناول

- **عروسِ کربلا** — کربلا کے درد انگیز واقعات بقلم مصورِ غم کا قلم قیمت ۱۲؍
- **یاسمینِ شام** — حضرت عمر فاروق رضؓ کے زمانہ کی اسلامی لڑائیاں ۱۲؍
- **محبوبۂ خداوند** — حضرت عثمان رضؓ کے زمانہ کا اسلام اور خونریز لڑائیاں قیمت ۱۲؍
- **شہنشاہ کا فیصلہ** — عہدِ عباسی کے بغداد کا نہایت دلچسپ افسانہ ۴؍
- **منظرِ طرابلس** — تسخیر طرابلس کے لئے مسلمانوں کی جانبازیاں ۵؍
- **درِ شہوار** — ایران۔ افغانستان سیستان کی ہولناک لڑائیاں ۸؍
- **تیغِ کمال** — اتاترک مصطفیٰ کمال کے حالات اور جنگ ٹرکی و یونان ۱۰؍
- **سودائے نقد** — ایک دلآویز نتیجہ خیز افسانہ ۵؍

ملنے کا پتہ:- **عصمت بک ڈپو دہلی**

وداعِ راشد

از رازق الخیری۔ سائز ۲۲×۱۸/۸ ۔ ۸۰ صفحات۔ علامہ مغفور کے دو فوٹو۔ کاغذ سفید لکھائی چھپائی موزوں قیمت ۸

مولانا عبدالماجد دریابادی کی رائے۔ مصوّرِ غم راشد الخیری مرحوم کے نام اور کام سے کون ایسا بدنصیب پڑھا لکھا ہوگا جو ناواقف ہو۔ یہ اُن کی زندگی کا آخری باب اُن کے جانشین اور صاحبزادے رازق الخیری صاحب کے قلم سے ہے، داستانِ موت کسی کی بھی ہو موثر و دلگداز ہوتی ہے، اور پھر جب اُس کی موت کی کہانی ہو جس نے اپنی عمر ہی نذرِ موت، غم و الم کی مصوری کے لئے وقف کر دی تھی اور داستان گو بھی کون؟ باپ کا عاشقِ زار بیٹا۔ در نظاہر ہے کہ صفحہ صفحہ میں سطر سطر میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوگا۔ مضمون مرحوم کے انتقال پر فروری ۱۹۳۶ء کے خصمت میں نکل گیا تھا۔ اب کتابی صورت میں شائع ہوا ہے۔ اور اس قابل تھا بھی کہ مستقل صورت میں محفوظ رکھا جاتا۔ بالکل آخری گفتگو بالکل آخری منظر۔ نظر کی پتلی کا آخری بار پھرنا اور پھر تھم جانا۔ ۴۵ سال کی بیاہی ہوئی دلہن کے سہاگ کا اُجڑنا اور اُس کا کپکپاتے ہوئے ہاتھوں سے عاشقِ زار شوہر کے منہ چہرہ پر دوشالا باندھنا۔ ان ساری تفصیلات کا نظر کے سامنے آ جانے کے بعد کون ایسا سنگدل ہے جس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نہ جاری ہو جانے لگیں؟
اردو شریجڈی کے بادشاہ کی کتابِ زندگی کا خاتمہ یوں ہی ہونا بھی چاہیے تھا کہ وہ خود ایک ادبی ٹریجڈی کا تحفہ دنیا کو دے جائے

صدق لکھنؤ

مولانا رازق الخیری نے اپنے والد ماجد مولانا راشد الخیری مرحوم کی زندگی کے آخری ایام کے چند واقعات کا آئینہ پیش کیا ہے۔ مولانا مرحوم کی علالت، رحلت، تجہیز و تکفین اور افرادِ خاندان پر ہندوستان کے سب سے بڑے حزن نگار کی موت کے تاثرات کو اس قدر دردناک انداز میں بیان کیا گیا ہے گویا خود مولانا مرحوم اس کتاب کے مصنف ہیں۔ مولانا رازق الخیری نے ایک مخلص نویس نوعِ انسانی کے سچے ہمدرد اور خادمِ خلق کی زندگی کے آخری لمحات کو جس انداز میں پیش کیا ہے وہ عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے بہت کافی ہے۔

وکیل۔ امرتسر

مولانا راشد الخیری مرحوم کی ساری زندگی غمناک واقعات کو سپردِ قلم کرنے میں گذری ہے۔ اسی لئے مولانا کو مصورِ غم کہا جاتا ہے لیکن مولانا کی تمام غمناک تصانیف سے زیادہ وہ دردناک داستان ہے جو خود مولانا مرحوم کی زندگی کا ایک جزو ہے۔ اور جسے مولانا مرحوم کے بڑے صاحبزادے مولانا رازق الخیری نے "وداعِ راشد" کے نام سے شائع کیا ہے۔

وداعِ راشد مصورِ غم مولانا راشد الخیری کی اس دردناک زندگی کا مرقع ہے جسے "آخری وقت" کہا جاتا ہے۔ اس دردناک مرقع میں علامہ مرحوم کی علالت، مرض الموت، دمِ واپسیں، تجہیز و تکفین کے حالات نہایت پُر اثر انداز میں لکھے گئے ہیں

"کل کون کہہ سکتا تھا کہ وہ مولانا راشد الخیری جو اپنے غمناک اندازِ تحریر سے ہمارے آنسو بہایا کرتے تھے، ایک دن وہ خود ایک ایسا دردناک افسانہ بن جائیں گے جس کو ہم "وداعِ راشد" کی صورت میں پڑھیں گے۔ اور روئیں گے "وداعِ راشد" مولانا کی بہترین یادگار ہے لکھائی چھپائی نہایت اچھی۔ **دین دنیا دہلی**

"رازق الخیری صاحب نے اپنی صاف ستھری اور آسان زبان میں سچے پاکیزہ جذبات کی دردناک تصویر کھینچ کر رکھدی ہے۔ واقعات کو اس دلدوز اور موثر انداز میں بیان کیا ہے کہ بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکل آتے ہیں" **شاہکار لاہور**

"علامہ مرحوم کی آخری علالت، دمِ واپسیں اور تجہیز و تکفین تک کے جملہ حالات اس قدر مفصل موثر لکھے ہیں کہ پڑھنے والے کی آنکھوں کے آگے سینما کے فلم کی طرح نظر آنے لگتے ہیں۔ مولانا رازق الخیری نے اپنے عظیم المرتبت والد کا چھوٹا طرزِ تحریر گویا ورثہ میں پایا ہے۔ حزن نگاری کے بادشاہ کے آخری وقت کا بیان نہایت رقت انگیز ہے اور یہ مضمون بہت قابلِ قدر ہے" **ساقی۔ دہلی**

عصمت کی کہانی

از رازق الخیری۔ ۹۰ صفحات سائز ۲۲ × ۱۸ - چکنا سفید کاغذ علامہ مرحوم کے دو فوٹو لکھائی چھپائی موزوں۔ قیمت ۸ مر

"مولانا رازق الخیری ہندوستان کے پہلے مدیر اور اول شخص ہیں جنہوں نے اس چیز کی کوشش کی کہ ہندوستان کو اپنے مشہور نسوانی رسالہ عصمت کی تاریخ سے باخبر کر دیں

ہندوستان میں کسی اخبار یا رسالہ کا جاری کرنا اور پھر اسے قائم رکھنا اور چلانا اتنا دشوار کام ہے جس کا عام لوگ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ مولانا رازق الخیری نے رسالہ عصمت کی ۲۸ سالہ زندگی پر روشنی ڈال کر بتا دیا ہے کہ علمی اداروں کے لئے ہندوستان کی سرزمین کس قدر غیر موزوں ہے "عصمت کی کہانی" پڑھنے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ اس مشہور رسالہ کو زندہ رکھنے کے لئے مولانا راشد الخیری مرحوم نے کیسی کیسی تکلیفیں برداشت کیں۔ لیکن اس کے باوجود آپ اردو شریف اور عورتوں کے مظلوم طبقہ کی خدمت کرتے رہے۔ کاغذ طباعت اور کتابت نہایت اعلیٰ"

دین و دنیا - دہلی

اس کتاب میں رسالہ عصمت کے اجرا سے کر ۱۹۳۶ء تک اٹھائیس برس تک کے تمام حالات بڑے عمدہ انداز میں بیان فرمائے گئے ہیں۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت علامہ راشد الخیری مرحوم نے خدمت طبقہ نسواں کے مقصد اہم و اعظم کو سامنے رکھ کر جو جلیل القدر کام شروع کیا تھا۔ اس کی انجام دہی میں انہیں بار بار کتنی پریشانیاں کرنی پڑیں لیکن انھوں نے قربانیوں میں کبھی تامل نہ فرمایا۔ اور اپنی زندگی کے آخری لمحہ تک اس اصل مقصد کے لئے مجاہدانہ سعی و جہد کرتے رہے۔

انقلاب - لاہور

یہ رسالہ عصمت دہلی کی اٹھائیس سالہ زندگی کی کہانی جناب رازق الخیری صاحب کی زبانی ہے۔ عصمت اس وقت ہندوستان کا اتنا مقبول و مشہور ماہانہ ہے کہ شاید ہی کوئی پڑھا لکھا ہو جو اس سے نا واقف ہو۔ اس کتاب میں علامہ مرحوم کے قابل و نامور جانشین جناب رازق الخیری صاحب نے اس کی اٹھائیس سالہ دور زندگی کے تمام پہلوؤں کو محنت و صداقت سے پبلک کے پیش نظر کیا ہے۔ کہ کن کن مصائب و تکالیف کو برداشت کر کے اس کو اس درجہ پہنچایا گیا ہے۔

مرحوم کی یادگار میں ان کے قابل و نامور فرزند جناب رازق الخیری صاحب اس کو پہلے سے بھی بہتر صورت و حالت میں نکال رہے ہیں اس کی تدریجی ترقی کی مفصل کیفیت اس کتاب سے بخوبی ظاہر ہوتی ہے۔

سرگذشت - علی گڑھ

عصمت دہلی کو زنانہ رسالوں میں جو وقعت اور بلند مرتبہ حاصل ہے۔ وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ اس کی ۲۸ سالہ حیات اس کے مقبول عام ہونے کی زبردست دلیل ہے۔ "عصمت کی کہانی" پڑھ کر انسان سینکڑوں سبق سیکھ سکتا ہے۔

حمایت اسلام - لاہور

"داستان عصمت" کا مطالعہ دلچسپی اور عبرت سے خالی نہیں ہے۔

زمزم - لاہور

یہ کتاب مشہور زنانہ رسالہ عصمت دہلی کی اٹھائیس سالہ زندگی کے حالات کا نچوڑ ہے۔ جسے مولانا رازق الخیری نے اپنے مخصوص اور دلکش انداز میں بیان کیا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے آج سے پینتیس برس پیشتر کی اردو صحافت کی تصویر آنکھوں کے سامنے آ جاتی ہے۔

وکیل - امرتسر



تصانیف مصوّر غم حضرات علامہ

دفتر عصمت کی مشہور و...

کھانے پکانے کی کتابیں

- عصمتی دستر خوان — عما ر
- مشرقی مغربی کھانے — عما ر
- عصمتی ہند کلب — ۸ ر
- ناشتہ — ۱۰ ر
- بچوں کے کھانے — ۸ ر
- بیماروں کے کھانے — ۱۰ ر
- ذائقہ کھانے — ۶ ر

زنانہ دستکاری کی کتب

- عصمتی کروشیا — عمر
- عصمتی کشیدہ (عمر، گلزار درخشاں) — عمر
- گلدستہ کشیدہ عمر گلشن زہرہ — عہر
- چمنستان خیاطی (سوئی کا کام) — عمر
- گلستان خیاطی — عمر
- موتیوں کا کام — عما ر
- سلمہ ستارہ کا کام — عما ر
- اونی کام سلائیوں سے — عمر
- جالی کا کام — عمر
- تار کشی کا کام — عمر
- گلدستہ تارکشی — عمر
- کراس اسٹیچ ورک — عمر
- چوبیسواں رات ایجنسی نمبر — عمر
- شمیم سوزن کاری — عمر
- خواتین کی دستکاریاں — ۸ ر
- کاغذ کی ... کا کام — ۸ ر
- وصلی کا کام — ۸ ر

دلچسپ زنانہ کتب

- پردہ و تعلیم — ۱۲ ر
- خواتین اندلس — ۶ ر
- خیابانِ نسواں — ۱۲ ر
- انشاء سلمیٰ — ۶ ر

زنانہ افسانے و گیت

- افسانۂ حرم — ر
- دامن باغباں — عمر
- دیہاتی گیت — ۱۰ ر

تصانیف محترمہ خاتون اکرم

- نال بہشتیں — عمر
- گلستانِ خاتون (افسانے) — عہر
- پیکر وفا — ۸ ر
- نکھری بیٹی — ۶ ر

تصانیف محترمہ صغرا ہمایوں مرزا

- مشیر نسواں یا زہرہ — عہر
- سرگذشت ہاجرہ — ۱۰ ر
- تحریر النسا — ۱۲ ر
- موہنی — ۱۰ ر

تصانیف محترمہ ملقیس بیگم (و-۱)

- خانہ داری کے تجربات — ۱۲ ر
- مفید نسواں — ۸ ر

تصانیف محترمہ حجاب امتیاز

- ادب زریں — ۸ ر
- نغمات موت — ۶ ر

تصانیف محترمہ آمنہ نازلی

- دولت یا قربانیاں (افسانے) — ۸ ر
- تاریخی لطیفے — ۸ ر
- عقل کی باتیں — ۸ ر
- ہنسی کی باتیں — ۸ ر

عورتوں کی خاص کتابیں

- زچہ خانہ (۲ حصے) — عہر
- سنگھار خانہ — عما ر

تصانیف مولٰنا سیماب اکبرآبادی

- زنانہ لبستہ — عمر
- آفتاب زندگی — ۶ ر
- شباب زندگی — ۶ ر

تصانیف ...

- دودھ کی قیمت (افسانے)
- روحانی شادی (ڈراما)

تصانیف رازق الخیری

- وداعِ رات
- عصمت کی کہانی

نامور خواتین کے افسانے و ناول

- انوری بیگم
- جان باز
- غیرت کی پتلی
- شہید وفا
- چاند رخ
- فیروزہ

کچھ اور مفید کتابیں

- صنعت و حرفت
- تندرستی ہزار نعمت
- بچوں کی تربیت
- آئینہ موتی
- کپڑے کی چھپائی
- پھول پھلواری

بچوں کے لئے کہانیاں

- جاپانی کہانیاں
- مزیدار کہانیاں
- بچوں کی دنیا
- مختصر دنیا
- شہزادی نیلوفر

عصمت بک ڈپو دھلی

مطبوعہ ...

[illegible]ی کی مفید کتابیں

اپنے موضوع پر بہترین تسلیم کی جا چکی ہیں

(۵) موتیوں کا کام

موتیوں کے کام کا شوق لڑکیوں میں روز بروز ترقی کر رہا ہے مگر یہ کام ایسا ہے کہ جب تک بتانیوالا نہ ہو سمجھ میں نہیں آتا اور جب اشارہ مل جائے تو بآسانی کیا جا سکتا ہے یہ کام بھی نہایت دلچسپ [illegible] غریبوں کے لئے روزی کا ذریعہ ہو سکتا ہے تو امیروں کے لئے دل بہلانے کا۔ ان ہی باتوں کو پیش نظر رکھکر یہ مفید کتاب دستکاری کی ماہر ۲۷ عصمتی بہنوں نے تیار کی ہے [illegible] دعوی کیا جا سکتا ہے کہ موتیوں کے کام کی ایسی مفید کتاب ہندوستان بھر میں نہیں چھپی۔ اس میں مندرجہ ذیل ۲۰۶ نمونے ہیں۔

۳۱ جھالریں	۲۵ قسم کی بیس	۴۴ [illegible]
۴ جالیاں	۱۱ [illegible]	۱۳ [illegible]
۸ خوان پوش	۸ [illegible]	۲۵ [illegible]
۳ منی بیگ	۴ [illegible]	۹ حاشیہ [illegible]
کوس پوش بچے	۶ [illegible]	۷ سینڈیک [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

مثال کے طور پر صرف ان چند چیزوں کی فہرست پیش کیجاتی ہے

لیس		بیلیں	
[illegible]	مگھوکا لیس	گلاب کی بیل	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
بال کا لیس	کنگورے دار لیس	[illegible]	[illegible]
[illegible]	لکڑی دار لیس	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سادہ لیس	[illegible]	دامن کی بیل	[illegible]
[illegible]	لاکٹ لڑیاں	حاشیے کی	[illegible]
[illegible]	[illegible]	لیس بیل	[illegible]
[illegible]	[illegible]		

[illegible] موتیوں کے کام کی ماہر بہنوں کے نہایت کارآمد مضامین و ہدایات [illegible] ہر مسلسل ترکیب اور ضروری ہدایات ہر نمونہ کی اس قدر آسان لکھی گئی ہیں کہ [illegible] فائدہ اٹھا سکتی ہیں چنانچہ بعض ترکیبیں ۲۰۲ [illegible] صفحوں میں ہیں جو کہ آسانی سمجھ میں آ جاتی ہیں تمام نمونے نہایت [illegible] خوبصورت ہیں کسی نمونے کے سمجھنے میں دقت نہیں ہوتی موتیوں کے کام کا شوق رکھنے اور یہ کام سیکھنے والی لڑکیوں اور عورتوں کے لئے ایسی بہتر کتاب نہیں ملے گی۔ کاغذ خوب دبیز لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ [illegible] رنگ کا [illegible] خوبصورت۔ قیمت دو روپے [illegible]

(۱) عصمتی دستکاری	ان کتابوں کا اشتہار کسی دوسری جگہ ملاحظہ فرمایئے
(۲) سلمہ ستارہ کا کام	
(۳) [illegible] کی کتاب	

[illegible] کروشیا

کروشیا کی شوقین بہنوں کے لئے بہترین تحفہ

یہ کتاب فن کروشیا کی مشہور [illegible] صاحبہ نے ترکیبیں اور ہدایات لکھ کر مرتب کی ہے۔ مجلہ عصمت کی مشہور مضمون نگار محترمہ [illegible] صاحبہ کی رائے ہے یہ خوبصورت اور [illegible] کتاب بہت محنت سے مرتب کی گئی ہے۔ محترمہ [illegible] بیگم صاحبہ جن کے سلسلہ [illegible] کے کام کروشیا میں عصمت میں خوب مقبول ہو چکے ہیں [illegible] اس قدر صاف واضح اور آسان ہیں [illegible] نمونے بنانے میں بہت سہولت ہوتی [illegible] دوسرا ایڈیشن نہایت [illegible] قیمت [illegible]

مختصر فہرست عصمتی کروشیا		
مگھو نما کاری	قالین پوش	گول ٹوپی
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	خوبصورت [illegible]
خوش [illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
گاؤ [illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	گلدستے [illegible]

(۲) عصمتی کشیدہ

[illegible] کے نہایت اچھے اچھے نمونے دیے گئے ہیں [illegible] اور کارآمد باتیں اس قدر آسان [illegible] ہیں کہ چھوٹی چھوٹی بچیاں بھی سمجھ لیں [illegible] شروع کی گئی ہے یعنی نمونہ کس چیز کے [illegible] سکتا ہے اور کس کس رنگ میں ہونا چاہیے اور [illegible] احتیاط ضروری ہے۔ پھر نمونے شروع ہوتے ہیں میز پوش پلنگ پوش رومال کرسیوں کے [illegible] تکیوں کے غلاف پلنگ کی چادریں۔ [illegible] وغیرہ وغیرہ کے [illegible] کونوں کے لئے مختلف قسم کے پھولوں، بوٹوں، گلدستوں وغیرہ [illegible] خوبصورت نمونے ہیں ان کے بعد [illegible] مختلف قسم کی [illegible] نمونے ایک درجن سے زیادہ اس [illegible] مشہور عمارات کے خاکے [illegible] کیلئے یہ کتاب بہت کارآمد ہے [illegible] پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا اب دوبارہ چھپی ہے قیمت [illegible]

(۳) گلدستہ کشیدہ

عصمتی کشیدہ کا دوسرا حصہ [illegible] خوبصورت [illegible] مرتب [illegible]

اس کتاب کو تیار کرنے میں [illegible] دستکار بہنوں نے حصہ لیا ہے اور [illegible] مشہور [illegible] فاطمہ بیگم صاحبہ نے نہایت محنت و قابلیت سے کتاب کو مرتب فرمایا ہے۔

کتاب کے ۱۱ باب ہیں جن کی تفصیل یہ ہے

باب	خوبصورت [illegible]	۹ [illegible]
باب	مختلف قسم کے پھولوں [illegible]	۴۲
باب	مختلف [illegible] پھول	۳۳
باب	[illegible] چادروں وغیرہ کے [illegible]	۱۹
باب	غلاف تکیہ وغیرہ کے [illegible]	۱۸
باب	مختلف [illegible] کے پھول	[illegible]
باب	[illegible] پلنگ کی چادر [illegible] وغیرہ کی بیلیں	[illegible]
باب	[illegible]	۹
باب	[illegible]	۳
باب	قمیص کرتہ [illegible] کے گریبان	[illegible]
باب	[illegible]	۵

[illegible]

جو عورتیں مالی دقتوں سے پریشان ہیں جنہیں آمدنی کی کمی اور اخراجات کی زیادتی نے پریشان کر رکھا ہے وہ اگر ایک حلہ

(۴) خواتین کی دستکاریاں

[illegible] گھر پر خودداری و عزت کیساتھ [illegible] کر سکتی ہیں کیونکہ اس کتاب میں نادار اور غریب عورتوں کو نہایت کارآمد مشورے دے گئے ہیں اور بہت سے کاموں کی اس قدر تفصیل بیان کر دی ہے کہ [illegible] بغیر کسی کا احسان اٹھائے صرف اس کتاب کی بدولت مالی پریشانیوں کو بآسانی دور کر سکتی ہیں۔ خواتین کی دستکاریاں جہاں غریب عورتوں کو بہترین مشورہ دیتی ہیں وہاں امیر عورتوں کو بھی [illegible] بے شمار بنا [illegible] قیمت [illegible]

ملنے کا پتہ۔ منیجر عصمت دہلی

تصانیف مصوّرِ غم حضرت علامہ راشد الخیری کے علاوہ

دفترِ عصمت کی مشہور و مقبول کتابیں

کھانے پکانے کی کتابیں

- عصمتی دستر خوان — عار
- مشرقی مغربی کھانے — عار
- عصمتی ہنڈ کلب — ۸ر
- ناشتہ — ۱۰ر
- بچوں کے کھانے — ۸ر
- بیماروں کے کھانے — ۱۰ر
- ذائقہ کھانے — ۶ر

زنانہ دستکاری کی کتب

- عصمتی کردستیا — عہ
- عصمتی کشیدہ (عہ) گلزار درخشاں — عہ
- گلدستۂ کشیدہ عہ گلشن زہرہ — عہ
- چمنستان خیاطی (سوئی کا کام) — عہ
- گلستان خیاطی — عہ
- سوئیوں کا کام — عار
- سلمہ ستارہ کا کام — عار
- اونی کام سلائیوں کے — عہ
- جالی کا کام — عہ
- تارکشی کا کام — عہ
- گلدستۂ تارکشی — عہ
- کراس اسٹچ ورک — عہ
- جوہر نسواں راشد الخیری نمبر — عہ
- تعلیم سوزن کاری — عہ
- خواتین کی دستکاریاں — ۸ر
- لکڑی کا پاریک کام — ۸ر
- وصلی کا کام — ۸ر

دلچسپ زنانہ کتب

- پردہ و تعلیم — ۱۲ر
- خواتین اندلس — ۶ر
- خیابانِ نسواں — ۱۲ر
- انشاء سلمٰی — ۶ر

زنانہ افسانے و گیت

- افسانۂ حرم — ر
- دامن باغباں — عہ
- دیہاتی گیت — ۱۰ر

تصانیف محترمہ خاتون اکرم مرحومہ

- جمال ہمنشیں — عہ
- گلستان خاتون (افسانے) — عہ
- پیکر وفا — ۸ر
- بچھڑی بہن — ۶ر

تصانیف محترمہ صغرا ہمایوں مرزا

- مشیر نسواں یا زہرہ — عہ
- سرگذشت ہاجرہ — ۱۰ر
- تحریر النسا — ۱۲ر
- موہنی — ۱۰ر

تصانیف محترمہ بلقیس بیگم (و-۱)

- خانہ داری کے تجربات — ۱۲ر
- مفید نسواں — ۸ر

تصانیف محترمہ حجاب امتیاز

- ادب زریں — ۸ر
- نغمات موت — ۶ر

تصانیف محترمہ آمنہ نازلی

- دولت پرقربانیاں (افسانے) — ۸ر
- تاریخی لطیفے — ۸ر
- عقل کی باتیں — ۸ر
- ہنسی کی باتیں — ۸ر

عورتوں کی خاص کتابیں

- زچہ خانہ (۲ حصے) — عہ
- سنگھار خانہ — عار

تصانیف مولٰنا سیماب اکبرآبادی

- زنانہ بستہ — عہ
- آفتاب زندگی — ۶ر
- شباب زندگی — ۶ر

زنانہ نظمیں

- شمع خاموش — ۲
- آئینۂ جمال — ۲

تصانیف منشی پریم چند

- دودھ کی قیمت (افسانے) — ۶
- روحانی شادی (ڈراما) — ۶

تصانیف رازق الخیری

- وداعِ راشد — ۸
- عصمت کی کہانی — ۸

نامور خواتین کے افسانے و ناول

- انوری بیگم
- جاں باز
- غیرت کی پتلی
- شہید وفا
- چاند رخ
- فیروزہ

کچھ اور مفید کتابیں

- صنعت و حرفت
- تندرستی ہزار نعمت
- بچوں کی تربیت
- آئینہ موٹر
- کپڑے کی چھپائی
- پھول پھلواری

بچوں کے لئے کہانیاں

- جاپانی کہانیاں
- مزیدار کہانیاں
- بچوں کی دنیا
- مختصر دنیا
- شہزادی نیلوفر

عصمت بک ڈپو دھلی

[redacted]

زنانہ دستکاری کی مفید کتابیں

جو اپنے اپنے موضوع پر بہترین تسلیم کی جا چکی ہیں

(۱) عصمتی کروشیا

کروشیا کی شوقین بہنوں کے لئے بہترین تحفہ

یہ کتاب فن کروشیا کی مشہور [illegible] فاطمہ انور علی بیگم صاحبہ نے ترکیبیں اور ہدایات لکھ کر مرتب کی ہے۔ محترمہ عصمت کی مشہور مضمون نگار [illegible] صاحبہ کی [illegible] یہ خوبصورت [illegible] کتاب بہت محنت سے مرتب کی گئی ہے۔ محترمہ [illegible] بیگم صاحبہ جن کے سلسلہ مضامین رسالہ عصمت میں خوب مقبول ہو چکے ہیں [illegible] عصمتی کروشیا کے نمونے صاف واضح اور آسان ہیں [illegible] محترمہ [illegible] بیگم صاحبہ کروشیا کی سلسلے جو ہدایات دی گئی ہیں ان سے نمونے بنانے میں بہت سہولت ہوتی [illegible] دوسرا ایڈیشن نہایت آب و تاب کیساتھ [illegible] شائع ہو [illegible] قیمت [illegible] روپیہ

مختصر فہرست عصمتی کروشیا

گلو بند کالر کی	فارم [illegible]	گوٹا [illegible]
ڈاک بنگلہ	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
دستی بٹوہ	۱۱ [illegible]	۲ خوبصورت [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

(۵) موتیوں کا کام

موتیوں کے کام کا شوق لڑکیوں میں روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ مگر یہ کام ایسا ہے کہ جب تک بتانیوالا نہ ہو سمجھ میں نہیں آتا اور جب اشارہ مل جائے تو آسانی کیا جا سکتا ہے یہ کام جو بھی نہایت دلچسپ اور مفید غریبوں کے لئے روزی کا ذریعہ ہو سکتا ہے تو امیروں کے لئے دل بہلانے کا۔ ان ہی باتوں کو پیش نظر رکھ کر یہ مفید کتاب دستکاری کی ماہر ۲۷ عصمتی بہنوں سے تیار کی ہے اور دعوی کیا جا سکتا ہے کہ موتیوں کے کام کی ایسی مفید کتاب ہندوستان بھر میں نہیں چھپی۔ اس میں مندرجہ ذیل ۲۰۶ نمونے ہیں۔

۴۴ دستی کے پرس کڑے	۲۶ [illegible] کی بیس	۳۱ جھالریں
۱۳ عمدہ عمدہ زیور	۱۱ [illegible] وغیرہ	۲ جالیاں
۲۹ [illegible] بیلیں	۸ [illegible]	۸ خوان پوش
۹ حاشیہ کنارہ	۲ [illegible]	۲ [illegible]
۶ سینڈیک کے نمونے	۹ [illegible]	[illegible] پوش [illegible]
متفرق چیزیں [illegible]	[illegible]	[illegible] وغیرہ [illegible]

مثال کے طور پر صرف دو چیزوں کی فہرست پیش کی جاتی ہے

بیلیں		لیسیں	
۵ [illegible] بیلیں	گلاب کی بیل	[illegible]	[illegible]
آسان بیل	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سادی بیل	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دو [illegible] کی بیل	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
اور [illegible]	حاشیہ کی	لاکٹ [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] بیل	[illegible]	[illegible]
		[illegible]	[illegible]

پہلے موتیوں کے کام کی ماہرہ بہنوں کے نہایت کارآمد مضامین و ہدایات درج ہیں پھر مفصل ترکیب اور ضروری ہدایات ہر نمونہ کی اس قدر آسان لکھی گئی ہیں کہ نوشق بھی پورا فائدہ اٹھا سکتی ہیں چنانچہ بعض ترکیبیں [illegible] صفحوں میں ہیں جو کہ باآسانی سمجھ میں آجاتی ہیں تمام نمونے نہایت [illegible] اور خوبصورت ہیں کسی نمونے کے سمجھنے میں دقت نہیں ہوتی موتیوں کے کام کا شوق رکھنے اور یہ کام سیکھنے والی لڑکیوں اور عورتوں کے لئے اس سے بہتر ساتھی نہیں ملے گی۔ کاغذ خوب دبیز لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ [illegible] رنگ کا تصویر خوبصورت۔ قیمت دو روپے [illegible]

(۴) عصمتی دستکاری (۶) سلمہ ستارہ کا کام (۸) [illegible] کی کتاب	ان کتابوں کا اشتہار کسی دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیے۔

(۲) عصمتی کشیدہ

اس کتاب [illegible] کے نہایت اچھے اچھے نمونے دئے گئے ہیں [illegible] اور کارآمد ہدایتیں اس قدر آسان پیرایہ میں لکھی ہیں کہ چھوٹی چھوٹی بچیاں بھی سمجھ سکیں ہر نمونہ کی [illegible] کی گئی ہے یعنی نمونہ کس کس چیز کے لئے موزوں [illegible] اور کس کس رنگ میں ہونا چاہیئے اور [illegible] احتیاط ضروری ہے پھر نمونے شروع ہوتے [illegible] میز پوش پلنگ پوش، رومال، کرسیوں کے [illegible] تکیوں کے غلاف پلنگ کی چادروں [illegible] وغیرہ وغیرہ کے وسط اور کونوں کے لئے [illegible] قسم کے پھولوں، بوٹوں، گلدستوں وغیرہ [illegible] درجن خوبصورت نمونے ہیں۔ ان کے بعد [illegible] وضع کی دلاویز بیلیں پھر مختلف قسم کی [illegible] عمدہ عمدہ نمونے ایک درجن سے زیادہ اس کے بعد پرندوں اور چند مشہور عمارات کے خاکے [illegible] بچیوں کیلئے یہ کتاب بہت کارآمد ہے اور انہیں [illegible] کی پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا اب دوبارہ چھپی ہے قیمت [illegible]

(۳) گلدستہ کشیدہ

عصمتی کشیدہ کا دوسرا حصہ [illegible] خوبصورت [illegible] کتاب [illegible]

اس کتاب کی تیاری میں [illegible] دستکار بہنوں نے حصہ لیا ہے اور کشیدہ کاری کی مشہور ماہر محترمہ عذرا فاطمہ بیگم صاحبہ نے نہایت محنت و قابلیت سے کتاب کو مرتب فرمایا ہے۔

کتاب کے ۱۱ باب ہیں جن کی تفصیل یہ ہے

باب	خوبصورت [illegible] کا کچھ وغیرہ	۹ [illegible]
باب	مختلف قسم کے پھولوں کو [illegible]	[illegible] ۲
باب	مختلف وضع کے نئے پھول	۲۲ [illegible]
باب	میز پوش چادروں وغیرہ کے [illegible]	۱۹ [illegible]
باب	غلاف تکیہ وغیرہ کے خوشنما مرکز	۱۰ [illegible]
باب	مختلف وضع کے گول پھول	۱۱ [illegible]
باب	بیل [illegible] پلنگ کی چادریں ساری وغیرہ کی بیلیں	[illegible]
باب	[illegible] کی [illegible] وغیرہ	۸ [illegible]
باب	قمیص کے کف	۳ [illegible]
باب	قمیص کرتہ بلاؤز کے گریبان	۴ [illegible]
باب ۱۱	متفرق مثلاً [illegible] کے [illegible] بائیسکل کی گدی بٹوہ وغیرہ	۵ [illegible]

موتیوں کے کام کی طرح گلدستہ کشیدہ میں بھی پہلے نہایت کارآمد [illegible] کے متعلق [illegible] بعض ترکیبیں [illegible] نمونے [illegible] خوبصورت [illegible] گلدستہ کشیدہ [illegible] عصمتی کشیدہ [illegible] کاغذ [illegible] چھپائی [illegible] قیمت [illegible]

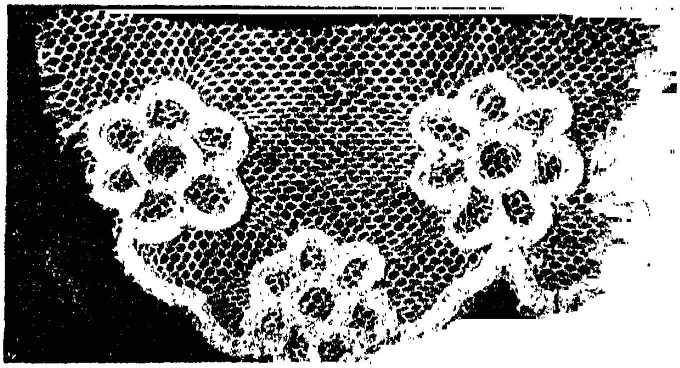
عورتیں مالی دقتوں سے پریشان ہیں جنہیں آمدنی کی کمی اور اخراجات کی زیادتی نے پریشان کر رکھا ہے وہ اگر ایک حلد

خواتین کی دستکاریاں

منگالیں تو گھر پر خود داری و عزت کیساتھ [illegible] کر سکتی ہیں کیونکہ اس کتاب میں نادار اور غریب عورتوں کو نہایت کارآمد پیشے بتائے گئے ہیں اور بہت سے کاموں کی اس قدر تفصیل بیان کی ہے [illegible] عورتیں بغیر کسی کا احسان اٹھائے صرف اس کتاب کی بدولت مالی پریشانیوں کو باآسانی دور کر سکتی ہیں۔ خواتین کی دستکاریاں [illegible] عورتوں کو بہترین مشورہ دیگی وہاں امیر عورتوں کو بھی [illegible] ہوشیار بنا دے گی قیمت [illegible]

ملنے کا پتہ۔ منیجر عصمت دہلی





جالی کا خوبصورت کام

ESTB [illegible] مئی ۱۹۳۰ء REGD. No. L [illegible]

ماہنامہ بنات

دہلی

The BANAT DELHI

ماہنامہ بنات

بنات دہلی

بچیوں کیلئے ماہوار رسالہ

جس میں دلچسپ اور مفید مضامین

سبق آموز نظمیں اور مزیدار

کہانیاں شائع ہوتی ہیں

بنات دہلی

ہر مہینہ کی مقررہ تاریخ کو

... ت د جو ہر ... کی طرح

نہایت پابندی وقت کیساتھ

... کوچہ پیلان دہلی سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر۔ رازق الخیری

... جس قدر مضامین شائع ہوتے ہیں ان کے حقوق محفوظ ہیں

چندہ سالانہ مع محصول ڈاک ... بذریعہ منی آرڈر ... بذریعہ وی پی ...

Price As. -/2/-

دلچسپ تصویریں

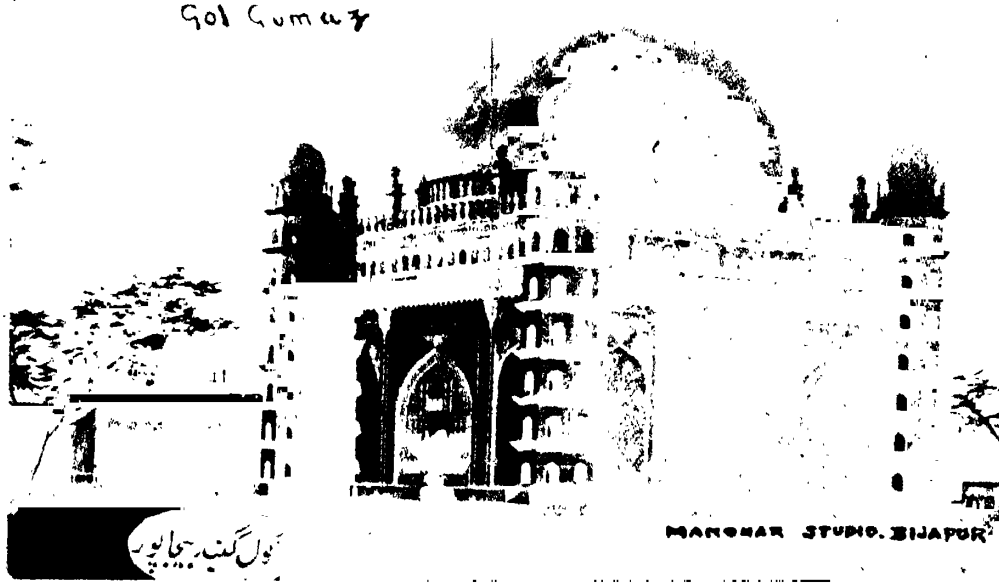
گانے کا شوق





اقبال بانو۔ انکی بیٹی۔ نواسی۔ نواسی کی بیٹی۔ نواسی کی نواسی
(مرسلہ بیگم حنیفہ اسلام کلکتہ)

Gol Gumaz



گول گنبد بیجاپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچیوں کا سب سے پرانا اور باتصویر رسالہ

بنات

(یعنی بچیاں)

بنات ہندوستان کے مختلف محکمات تعلیم مثلاً یوپی سی پی، برار پنجاب بہار، دہلی، بمبئی کیطرف سے زنانہ مدرسوں کے لئے سرکاری طور پر منظور ہے	بنات کا سالانہ چندہ صرف (عہ) ہندیہ وی پی صرف (عہ) غیر ملکوں سے چار شلنگ۔ مستقل خریداروں کو سالگرہ نمبر بالکل مفت ملتا ہے فی پرچہ ۔۔۔ ۲

تیرھواں ۱۳ سال	فہرست مضامین ماہ مئی ۱۹۴۰ء	جلد ۲۵ نمبر ۲

ضروری ہدایتیں

خریدار بہنیں اور بھائی چندہ ختم ہونے کے بعد صرف ڈیڑھ روپیہ (سال بھر کا چندہ محصول سمیت) منی آرڈر کے ذریعہ فوراً بھیج دیا کریں۔ چندہ ختم ہونے کی اطلاع ہر مہینے بنات میں دی جاتی ہے ؛

اگر آپ کو بنات جاری رکھنا نہیں ہو تو جب آپ کا چندہ ختم ہو اسی وقت دفتر کو اطلاع دے دیجئے کہ آئندہ پرچہ نہ بھیجا جائے۔ اگر آپ نے منی آرڈر سے چندہ نہیں بھیجا اور نہ انکاری خط لکھا تو اس کے یہ معنی ہونگے کہ آپ وی پی کا انتظار کر رہی ہیں۔ چنانچہ اسے آپ کو وصول کر لینا چاہیئے ؛

منی آرڈر میں کفایت ہے۔ وی پی منگانے میں چار آنے زیادہ اٹھتے ہیں ؛

بنات ہمیشہ ۲۰ تاریخ کو شائع ہو جاتا ہے اور کبھی ایک دن کی بھی دیر نہیں ہوتی۔ اس لئے اگر آپ کو کبھی رسالہ نہ ملے تو زیادہ سے زیادہ ۲۸ تاریخ تک انتظار کر کے دوبارہ منگا لیجئے۔ مفت بھیج دیا جائے گا۔ ۲۸ تاریخ کے بعد ۴ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جائے گا ؛

دفتر سے خط و کتابت کریں یا منی آرڈر بھیجیں یا پتہ بدلوائیں تو خریداری نمبر ضرور لکھیں جو ہر مہینے پتے کی چٹ پر آپ کے نام کے ساتھ لکھا ہوتا ہے۔ اگر آپ کو اپنے خط کے جواب کی ضرورت ہو تو جوابی کارڈ یا ایک آنہ کا ٹکٹ ضرور بھیجئے ؛

مضمون نگار بہنیں اور بھائی بنات کے لئے مضمون بھیجنے سے پہلے ان چند باتوں کو ہرگز نہ بھولیں :-

لمبے مضمونوں کے لئے کئی مہینوں تک جگہ نہیں نکلتی۔ نئے نئے موضوعوں پر عمدہ مضامین جلدی شائع ہو جاتے ہیں۔ مضمون کے نیچے اپنا پورا نام اور مکمل پتہ ضرور لکھئے ؛

کسی اور کا مضمون اپنے نام سے ہرگز نہ بھیجئے۔ اور نہ کسی کتاب یا رسالہ سے نقل کیجئے۔ البتہ دوسری زبانوں کے مفید اور دلچسپ ترجمے قبول کر لئے جاتے ہیں ؛

مضمون دفتر میں ہمیشہ مکمل بھیجنا چاہیئے۔ نامکمل مضمون ضائع کر دیا جاتا ہے۔ پہیلیوں معموں وغیرہ کے حل بھی ساتھ بھیجنے چاہئیں ؛

جب آپ کوئی مضمون بھیجیں تو اس کی نقل اپنے پاس ضرور رکھ لیں۔ کیونکہ کوئی مضمون واپس نہیں کیا جاتا۔ چاہے وہ چھپے چاہے نہیں ؛

بنات مضمون نگاروں کو انعامات بھی دیتا ہے اس لئے ہر بناتی بہن اور بھائی کو مضمون لکھنے کی مشق کرنی اور انعام حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر یہ معلوم کرنا ہے کہ آپ کا مضمون چھپے گا یا نہیں تو رسید کے لئے ار کا ٹکٹ بھیجئے ؛

مضمون ہمیشہ ایڈیٹر کے نام بھیجنے چاہئیں ؛

جو بہنیں اور بھائی اپنے رسالہ کے نئے خریدار بناتے ہیں اُن کے نام شکریہ کے ساتھ شائع ہوتے ہیں ؛ "بنات"



سکریٹری صاحب ٹیکسٹ بک کمیٹی دہلی نے اپنے خط ۵۷۴۴ مورخہ ۷ اپریل ۶۰ء کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ صوبہ دہلی میں جو زنانہ مدارس ہیں ان کی لائبریریوں اور ریڈنگ رومز کے لئے عصمت اور بنات کو منظور کیا گیا ہے ؂

بہت سی بناتی بہنیں ہمیں لکھتی ہیں کہ جس طرح پہلے بنات کا افسانہ نمبر چھپتا تھا اسی طرح اب بھی ایک نمبر ایسا چھپا کرے جس میں صرف کہانیاں ہی کہانیاں ہوں چنانچہ ہمارا ارادہ ہے کہ جولائی کا بنات "کہانی نمبر" کے نام سے نکالیں۔ لہذا بنات کی مضمون نگار بہنیں اس نمبر کے لئے جلدی ہمیں عمدہ عمدہ کہانیاں بھیجیں۔ چاہے خود لکھی ہوئی ہوں چاہے ترجمہ کی ہوئی۔ لیکن یہ خیال رہے کہ کسی ایسی کہانی کا ترجمہ نہ کیا جائے جس کا ترجمہ پہلے بنات یا کسی اور پرچے میں ہو چکا ہو کہانیوں کے ساتھ کی تصویریں بھی بھیجئے اور کوشش کیجئے کہ کہانی بہت آسان زبان میں ہو۔ لمبی کہانیوں کے لئے جگہ مشکل سے نکلے گی۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے دو تین صفحے کی لکھئے ؂

اس دفعہ سب کے سب مضمون عمدہ ہیں بناتی بہنیں اور بھائی بڑی محنت سے اپنے مضمون اور نظمیں لکھتے ہیں اسی لئے ان کی واہ واہ ہوتی ہے مسعود حسن صاحب ہماری زبان کے بڑے آدمیوں کا حال بڑے دلچسپ طریقے سے بتا رہے ہیں۔ عباس صاحب نے ہو اسٹر پر معلومات بڑھانے والا مضمون لکھا ہے۔ نزۃ العین صاحبہ بناتی بہنوں میں ابھی شریک ہوئی ہیں۔ یہ عصمت کی مشہور افسانہ نگار محترمہ نذر سجاد حیدر صاحبہ کی صاحبزادی ہیں۔ ظفر صاحب نے سائنس، صغیرا صاحبہ نے تاریخ اور آنسہ ابراہیم نے حساب پر دلچسپ مضمون لکھے ہیں مس صالحہ عبدالحکیم نے پچھلی دفعہ آپ کو ہندوستانی پھل گنوائے تھے اب کے پھل چکھا رہی ہیں۔ نظموں میں خدا کی حمد، میری سہیلی اور

تندرستی ہزار نعمت

از

مصور غم حضرت علامہ راشد الخیری رحمۃ اللہ علیہ

بیماری فقط تکلیف ہی نہیں روپیہ کی ضائع کرنے والی تکلیف ہے جو اکثر حالتوں میں محض ذرا سی لاپروائی یعنی گھر کی صفائی اور پورا خیال نہ کرنے سے پیدا ہوتی ہے شروع بہار میں گلے کے خراش کی عام شکایت لوگوں کو ہوتی ہے یا اسی قسم کی اور تکلیفیں موسم کے بدلنے پر شروع ہوتی ہیں لیکن اگر گھر والی گھر کی طرف اچھی طرح متوجہ ہو تو ان تکلیفوں میں بہت کچھ کمی ممکن ہے۔ دروازوں اور کھڑکیوں کو ہمیشہ اس خیال سے بند رکھنا کہ باہر کی گرد اندر نہ آنے پائے ایک قسم کی نادانی ہے۔ کیونکہ تازہ ہوا کو اندر داخل ہونے کا کوئی راستہ نہ ملے گا۔ کپڑوں کو بھی اس خیال سے کہ میلے نہ ہوں اتارتے ہی تہ کر کے رکھ دینا حفظِ صحت کے اعتبار سے درست نہیں۔ یاد رکھو کہ صحت کا دارمدار تازہ ہوا پر ہے۔ اس کو کمروں میں آنے دو اور کپڑوں میں رہنے دو۔ اگر کپڑے رات کو اتار کر کرسی پر پھیلا دو یا کھونٹی پر لٹکا دو تو صبح کے وقت ان میں بہت اچھی ہوا ہو گی۔ اگر موسم اچھا ہے اور آندھی نہیں ہے تو گھنٹہ دو گھنٹے کے واسطے کپڑوں کو باہر ہوا میں رکھ دو۔ خانہ داری کی تمام چیزوں پر گھر کی بیوی کو متوجہ رہنا چاہیئے۔ اور کسی کونہ میں سیل وغیرہ نہ ہونی چاہیئے۔ ہوا کو صاف کرنے کے واسطے اگر اس میں کوئی خرابی ہو تو کوئلہ بہت اچھی چیز ہے۔ ٹوکری میں رکھ کر لٹکا دینا کافی ہے۔ سیل کے کونہ میں چونہ جس پر پانی نہ پڑا ہو ڈال دینا چاہیئے تاکہ ہوا خراب نہ ہونے پائے۔ دس سیر پانی میں ایک یا دو ماشہ پھٹکری یا چونہ ملا کر بارہ گھنٹے کے قریب رکھ دیں اور پھر نتھار کر پئیں تو صحت کے واسطے بہت مفید ہے۔ گرمی اور برسات میں کھانے پینے کی چیزوں میں بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ دودھ ہمیشہ صاف شفاف برتن میں ڈھکا رہنا چاہیئے۔ گوشت پنیر مچھلی وغیرہ جس قدر دودھ سے دور رکھے جائیں اچھا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد فوراً پانی پینا مضر ہے۔ اور

چھٹی قسط

ہماری زبان کے بڑے ادیب

جرأت - حسن - انشاء

جرأت:- نام یحییٰ امان تخلص جرأت خاص دہلی کے رہنے والے۔ جعفر علی حسرت کے شاگرد۔ پہلے نواب محبت علیخاں بریلی کی سرکار میں ملازم تھے۔ پھر ۱۲۱۵ھ میں لکھنؤ پہونچے۔ مرزا سلیمان شکوہ کے ہاں ملازمت کرلی۔ افسوس یہ جوانی میں ہی اندھے ہوگئے تھے۔

جرأت کی تعلیم مکمل نہیں ہوئی مگر خداداد قابلیت اور ذہن و ذکاوت نے ان کو بلبلِ ہزار داستاں مشہور کیا۔ ان کی شاعری دلی جذبات کی تصویر۔ محاورات کی گھلاوٹ۔ زبان کے لوچ اور چٹخارے۔ بیان کی شوخی اور معاملہ بندی کے تیکھے پن وغیرہ کے اعتبار سے خصوصیت رکھتی ہے۔ ان کے شعر سن کر بڑے بڑے شاعر اچھل پڑتے تھے اور تڑپتے تھے۔ مگر ان ہی کے کلام سے بازاری زبان اور فحش بیانی نے بھی رواج پایا۔ جہاں تک ان کی استادی اور شاعرانہ کمال کا تعلق ہے ان کو ایک خاص طرز کا موجد اور بہت عمدہ شعر کہنے والا شاعر ماننا پڑتا ہے۔ انھوں نے لکھنؤ میں ۱۲۲۵ھ میں انتقال کیا۔ ان کے دو شعر سنو۔

چین اس دل کو نہ اک آن ترے بن آیا
دن گیا، رات گئی، رات گئی، دن آیا
جرأت کی غزل جس نے سنی اس نے کہا واہ
کیا بات ہے، کیا بات ہے، کیا بات ہے واللہ

حسن:- میر غلام حسن نام حسن تخلص۔ پرانی دلی کے رہنے والے تھے جوانی میں اپنے والد کے ہمراہ فیض آباد گئے اور نواب سرفراز جنگ کی سرکار میں ملازم ہوئے۔ کچھ مدت کے بعد لکھنؤ آگئے۔ دلی میں پہلے اپنے والد میر ضاحک دہلوی سے پھر خواجہ میر درد سے

تندرستی ہزار نعمت

از

مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیری رحمۃ اللہ علیہ

بیماری فقط تکلیف ہی نہیں روپیہ کی ضائع کرنے والی تکلیف ہے جو اکثر حالتوں میں محض ذرا سی لاپروائی یعنی گھر کی صفائی اور پورا خیال نہ کرنے سے پیدا ہوتی ہے شروع بہار میں گلے کی خراش کی عام شکایت لوگوں کو ہوتی ہے یا اسی قسم کی اور تکلیفیں موسم کے بدلنے پر شروع ہوتی ہیں لیکن اگر گھر والی گھر کی طرف اچھی طرح متوجہ ہو تو ان تکلیفوں میں بہت کچھ کمی ممکن ہے۔ دروازوں اور کھڑکیوں کو ہمیشہ اس خیال سے بند رکھنا کہ باہر کی گرد اندر نہ آنے پائے ایک قسم کی نادانی ہے۔ کیونکہ تازہ ہوا کو اندر داخل ہونے کا کوئی راستہ نہ ملے گا۔ کپڑوں کو بھی اس خیال سے کہ میلے نہ ہوں اتارتے ہی تہ کر کے رکھ دینا حفظِ صحت کے اعتبار سے درست نہیں۔ یاد رکھو کہ صحت کا دارومدار تازہ ہوا پر ہے۔ اس کو کمروں میں آنے دو اور کپڑوں میں رہنے دو۔ اگر کپڑے رات کو اتار کر کرسی پر پھیلا دو یا کھونٹی پر لٹکا دو تو صبح کے وقت ان میں بہت اچھی ہوا ہو گی۔ اگر موسم اچھا ہے اور آندھی نہیں ہے تو گھنٹہ دو گھنٹے کے واسطے کپڑوں کو باہر ہوا میں رکھ دو۔ خانہ داری کی تمام چیزوں پر گھر کی بیوی کو متوجہ رہنا چاہیئے۔ اور کسی کونہ میں میل وغیرہ نہ ہونی چاہیے۔ ہوا کو صاف کرنے کے واسطے اگر اس میں کوئی خرابی ہو تو کوئلہ بہت اچھی چیز ہے۔ ٹوکری میں رکھ کر لٹکا دینا کافی ہے۔ سیل کے کونہ میں چونہ جس پر پانی نہ پڑا ہو ڈال دینا چاہیئے کہ ہوا خراب نہ ہونے پائے۔ دس سیر پانی میں ایک یا دو ماشہ پھٹکری یا چونہ ملا کر بارہ گھنٹے کے قریب رکھ دیں اور پھر نتھار کر پئیں تو صحت کے واسطے بہت مفید ہے۔ گرمی اور برسات میں کھانے پینے کی چیزوں میں بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ دودھ ہمیشہ صاف شفاف برتن میں ڈھکا رہنا چاہیئے۔ گوشت پنیر، مچھلی وغیرہ جس قدر دودھ سے دور رکھے جائیں اچھا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد فوراً پانی پینا مضر ہے۔ اور

چھٹی قسط

ہماری زبان کے بڑے آدمی

جرأت ۔ حسن ۔ انشاء

جرأت :- نام یحییٰ امان تخلص جرأت خاص دہلی کے رہنے والے۔ جعفر علی حسرت کے شاگرد۔ پہلے نواب محبت علیخاں بریلی کی سرکار میں ملازم تھے۔ پھر ۱۲۱۵ھ میں لکھنؤ پہونچے۔ مرزا سلیمان شکوہ کے ہاں ملازمت کرلی۔ افسوس یہ جوانی میں ہی اندھے ہوگئے تھے۔

جرأت کی تعلیم مکمل نہیں ہوئی مگر خداداد قابلیت اور ذہن و ذکاوت نے ان کو بلبلِ ہزار داستاں مشہور کیا۔ ان کی شاعری دلی جذبات کی تصویر۔ محاورات کی گھلاوٹ۔ زبان کے لوچ اور چٹخارے۔ بیان کی شوخی اور معاملہ بندی کے تیکھے پن وغیرہ کے اعتبار سے خصوصیت رکھتی ہے۔ ان کے شعر سن کر بڑے بڑے شاعر اچھل پڑتے تھے اور تڑپتے تھے۔ مگر ان ہی کے کلام سے بازاری زبان اور فحش بیانی نے بھی رواج پایا۔ جہاں تک ان کی استادی اور شاعرانہ کمال کا تعلق ہے ان کو ایک خاص طرز کا موجد اور بہت عمدہ شعر کہنے والا شاعر ماننا پڑتا ہے۔ انھوں نے لکھنؤ میں ۱۲۲۵ھ میں انتقال کیا۔ ان کے دو شعر سنو۔

چین اس دل کو نہ اک آن ترے بن آیا
دن گیا، رات گئی، رات گئی، دن آیا
جرأت کی غزل جس نے سنی اس نے کہا واہ
کیا بات ہے، کیا بات ہے، کیا بات ہے واللہ

حسن :- میر غلام حسن نام حسن تخلص۔ پرانی دلّی کے رہنے والے تھے۔ جوانی میں اپنے والد کے ہمراہ فیض آباد گئے اور نواب سرفراز جنگ کی سرکار میں ملازم ہوئے۔ کچھ مدت کے بعد لکھنؤ آگئے۔ دلّی میں پہلے اپنے والد میر ضاحک دہلوی سے پھر خواجہ میر درد سے

اصلاح لیتے رہے۔ اودھ میں جاکر میر ضیاء الدین ضیاؔ اور میرزا محمد رفیع سوؔدا کے شاگرد ہوئے۔ لکھنؤ میں آئے تو اُن کے کلام نے شہرت پائی۔ ان کی غزل نہایت سادہ الفاظ اور پُر تاثیر خیالات کا آئینہ ہوتی تھی، ان کے قصیدے میں کوئی خصوصیت نہیں، ہاں مثنوی میں آج تک تمام ملک میں ان کا جواب پیدا نہیں ہوا۔ مثنوی "سحر البیان" عرف "بدر منیر" بہت مشہور اور خاص و عام میں نہایت مقبول ہے۔ اس مثنوی کے علاوہ انھوں نے اور بھی مثنویاں لکھیں مگر بدر منیر کا سا اندازِ بیان، واقعات کا تسلسل، الفاظ کی نشست، محاورے اور روزمرّہ کا لطف کسی مثنوی کو نصیب نہیں۔ اس مثنوی کے سینکڑوں مصرعے اور شعر ضرب المثل (کہاوت) ہوگئے ہیں۔ ان کا دیوان نایاب ہے۔ یہ معلوم نہیں کہ انھوں نے کتنی عمر پائی۔ محرّم کی پہلی تاریخ کو ۱۲۰۱ھ میں فوت ہوئے اور نواب قاسم علی خاں کے باغ کے پچھواڑے لکھنؤ میں دفن کئے گئے۔

نمونۂ کلام یہ ہے :-

کیا ہنسے اب کوئی اور کیا روسکے۔
دل ٹھکانے ہو تو سب کچھ ہوسکے۔

رہے جس میں خطرہ سدا نیستی کا
بس اے زندگی! ایسی ہستی سے گزرے

انشاء: سیّد انشاء اللہ خاں نام اور انشاؔ تخلص تھا۔ ان کے والد شاہی طبیب اور دربار کے امراء میں شمار ہوتے تھے۔ انشاء کے خاندان کی خوبیوں اور ان کے گھر کی خوش اسلوبیوں کو دلی اور لکھنؤ کے شرفا اور امراء مانتے تھے سیّد انشاء کے والد بھی شاعر تھے اور مصدرؔ تخلص تھا۔ شعر بہت جلد کہتے تھے۔ ان کی سخاوت، مروت، غیرت اور اخلاق، دوست، دشمن، سب کے ساتھ یکساں تھا۔ امیر بھی بہت تھے۔ اٹھارہ ہاتھی ان کی ڈیوڑھی پر ہر وقت جھومتے تھے۔ دہلی کی سلطنت کو زوال ہوا تو سیّد انشاء اپنے والد کے ساتھ مرشد آباد گئے۔ اعلیٰ درجہ کے امیرزادوں کی طرح انھوں نے تعلیم پائی اور تمام مروجہ علوم وفنون کے ماہر ہوئے۔

جب ہندوستان میں تباہی عام ہوئی تو انشاء مرشد آباد سے دلی میں آئے۔ شاہ عالم کا زمانہ ختم ہو چلا تھا۔ یہ خود بھی شاعر تھے اور

تیموریہ بادشاہوں کی طرح شاعروں کو خلعت عزت اور نگاہِ خسروانہ سے سرفراز کرتے تھے سید انشا بھی ان کے درباری شاعروں میں داخل ہوئے اپنے لطیفوں اور بذلہ سنجی سے بادشاہ کو اتنا گرویدہ کر لیا تھا کہ ایک پل ان کی جدائی بادشاہ کو گوارا نہ تھی۔ دہلی والوں کا خاصہ ہے کہ جب ان کے ہاں کوئی اہل کمال پیدا ہوتا ہے تو یہ ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں، سید انشاء بے چارے پر بھی ان کے ہمعصر شاہ ہدایت شکیبا، عظیم، منت، ممنون اور محب وغیرہ نے خوب لعن طعن کی اور بُرا بھلا کہہ کر دل کے بخار نکالے۔ مگر انشا جیسا شاعر، علوم وفنون سے آگاہ کب ان کی پرواہ کرتا تھا۔ اپنی لیاقت اور شاعرانہ کمال سے سب کے پرچے اڑا دیے۔ اس وقت انشاء کی شاعری کا عروج اور سلطنت مغلیہ کا زوال حد سے گذر گیا تھا۔ ادھر لکھنؤ میں آصف الدولہ کی قدر دانی اور سخاوت دُور دُور سے اہل کمال کو کھینچ رہی تھی۔ سید انشاء نے بھی ادھر کا رخ کیا اور جاتے ہی اپنے کمال فن اور علم وفضل کا سکہ بٹھا دیا۔ مرزا سلیمان شکوہ شاہ عالم کے بیٹے اپنے باپ دادا کے خانہ زادوں پر خاص شفقت رکھتے تھے۔ مصحفی، جرأت۔ مرزا قتیل جیسے اہل کمال مرزا سلیمان شکوہ کے دربار کی زینت تھے مرزا سلیمان شکوہ پہلے مصحفی سے اصلاح لیتے تھے۔ اب سید انشاء سے اصلاح لینے لگے سلیمان شکوہ ہر چند کہ ان کی خاطرداری اور اعزاز میں کبھی کوئی فرق نہ لاتے تھے۔ پھر بھی انشاء چاہتے تھے کہ ہماری شان کے شایاں قدر ومنزلت ہونی چاہئے چنانچہ نواب سعادت علی خاں کے دربار میں طلب ہوئے اور چند ہی دن میں ایسے شیر وشکر ہوئے کہ نواب سعادت علی خاں انھیں ایک پل جدا نہ ہونے دیتے تھے۔ اس عہدہ پر پہونچ کر انشاء نے ہزاروں آدمیوں کو بڑے بڑے عہدوں اور مرتبوں پر پہونچا دیا۔ زمانہ کی گردش یکساں نہیں رہتی۔ ایک دن ہنسی ہنسی میں نواب سے بدمزگی ہو گئی۔ نواب نے ان کو گھر سے نکلنے کی ممانعت کر دی اور یہ اسی طرح گھر میں گھسے اور گھلتے رہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک دن چل بسے۔ ۱۲۳۳ھ میں وفات پائی ٭ نمونہ کلام سے

نہ چھیڑ اے نکہتِ بادِ بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹکھیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں

آؤ بیٹھو گیت سُنائیں ؎ جس کا کھائیں اسی کا گائیں
اس کی صورت من میں دیکھو ؎ باغ میں دیکھو بن میں دیکھو
پھول کھلے ہیں پیارے پیارے ؎ کھیت کھڑے ہیں نیارے نیارے
پیڑ لگائے جنگل جنگل ؎ جنگل میں ہے کیسا منگل
رات سُلائی دن کو جگایا ؎ چاند کو بخشی سورج چھایا
جڑ دیئے اس نے چھت میں تارے ؎ کوئی گنے تو آکر سارے
آسماں کس کا کس کی زمیں ہے ؎ اس کے سوا تو کچھ بھی نہیں ہے
گھوڑے سواری کو ہیں بنائے ؎ پیاری گائے دودھ پلائے
سارے کام کی چیزیں دی ہیں ؎ اور یہ چیزیں سب کو ملی ہیں
دشمن کون ہے سب ہیں پیارے ؎ مال دھنی، ناتوں کے مارے
گاؤں کے بندے شہر کے بھائی ؎ ہندو۔ مسلم۔ سکھ۔ عیسائی
من میں بن میں ساتھ اسی کا ؎ دکھ میں خوشی میں ہاتھ اسی کا
کب ہے کسی کو ٹالنے والا ؎ جو ہے جہاں کا پالنے والا

آؤ یہ تم کو گیت سنائیں
جس کا کھائیں اسی کا گائیں

ایس۔ ایم جبریل (جبل پور)

نئی کہانی

مریم اپنی نانی کے پاس آکر کہنے لگی کہ "نانی اماں۔ نہ جانے آج کل آپ ہمیں کہانیاں کیوں نہیں سناتیں۔ پہلے تو روز شام کو ایک سے ایک عمدہ کہانی کہا کرتی تھیں۔" یہ سُن کر نانی مسکرائیں تو مریم نے پیارے اپنی باہیں انکے گلے میں ڈال دیں اور بولی "نانی اماں۔ آج ضرور سنائیے۔" مریم کا بھائی سلطان اسی وقت باہر سے آیا تھا "سنائیے" کا لفظ سُن کر وہ سیدھا نانی کے پاس آکر کہنے لگا "جی نہیں۔ آج ہماری پسند کی کہانی سنائیے گا۔ ان کی پسند کی آپ بہت سنا چکی ہیں۔" نانی بولیں۔ "اچھا بیٹا آج تمہاری ہی پسند سہی۔" سلطان صاحب نے اسی دن ایک نیا لفظ سیکھا تھا۔ "قتل کی واردات" یعنی کسی کو مار ڈالنا کہنے لگے "نانی اماں۔ کوئی قتل کی واردات سنائیے۔"

مریم سلیقے سے بیٹھ گئی چھوٹی بتو بھی سننے کو آگئی۔ کہانی شروع ہوئی:۔

نانی:۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بہت سے آدمیوں نے ایک سا کپڑا پہنا۔

سلطان:۔ جی! انھوں نے ڈھاٹے باندھے ہوں گے؟

نانی:۔ نہیں۔ انھوں نے اپنے منہ پر کپڑا نہیں باندھا بلکہ وہ لوہے کی ٹوپیاں پہنے تھے۔ ایک گھنے جنگل سے نکل کر وہ ہوشیاری کے ساتھ قدم بڑھانے لگے۔

سلطان:۔ جی! جھکے جھکے چلتے ہونگے؟

نانی:۔ نہیں وہ جھک کر نہیں چل رہے تھے بلکہ خوب سیدھے تن کر چل رہے تھے۔ وہ آگے بڑھ رہے تھے اور ان کے داہنے ہاتھ ایک پہاڑی پر پرانے قلعے کے کھنڈر تھے۔

سلطان:۔ رات کے سنّاٹے میں ٹھیک بارہ بجے! کیوں نانی اماں؟

نانی:۔ نہیں بیٹا۔ دن کی روشنی میں۔ چلتے وقت وہ آگے پیچھے تھے۔

بتو:۔ نہیں نانی۔ لاجا لانی۔

ننھی بتو کو یہ کہانی بالکل ناپسند تھی لیکن اس کی بات پر کسی نے دھیان نہیں دیا۔ نانی نے راجا رانی کی کہانی شروع نہیں کی اور وہی نئی کہانی ہوتی رہی۔

سلطان:۔ بالکل چپ چاپ چل رہے ہوں گے۔

نانی:۔ نہیں وہ تو خوب زور کی باتیں کر رہے تھے۔

سلطان:۔ نانی اماں۔ اس طرح تو وہ پکڑے جاتے۔

نانی:۔ انھیں کسی کا ڈر نہیں تھا۔ آگے بڑھ کر انھوں نے ایک گاؤں میں آگ لگا دی۔

سلطان:۔ بڑے بدمعاش تھے!۔

نانی:۔ جس وقت آگ لگ رہی تھی انھوں نے بیس ہزار آدمی جان سے مار ڈالے۔

سلطان:۔ بیس ہزار! یہ تو سمجھ میں نہیں آتا۔

نانی:۔ کیوں؟ سمجھ میں کیوں نہیں آتا مارنے والے تیس ہزار تھے۔

سلطان:۔ ہاں یہ کہئے لیکن نانی اماں یہ قتل کی واردات کہاں ہوئی؟ یہ تو آپ فوجوں کی لڑائی سنا رہی ہیں۔

نانی:۔ اور فوجی لڑائیوں میں قتل کی وارداتیں نہیں ہوتیں تو اور کیا ہوتا ہے؟

سلطان:۔ ہاں نانی اماں ٹھیک ہے:

عابدہ مسیح (بی۔اے)

جغرافیائی معموں کے جوابات

(۱) جھیل وکٹوریا۔ (۲) نہر سوئیز۔ (۳) ملک جاپان۔ (۴) کوہ ہمالیہ۔ (۵) براعظم ایشیا۔ (۶) بحیرۂ روم۔ (۷) مصر۔ (۸) سسلی۔

ریوٹر

اکثر اخباروں میں باہر کے ملکوں کی خبروں کے نیچے ریوٹر لکھا ہوتا ہے۔ کیا بتاتی بہنیں جانتی ہیں کہ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اور ریوٹر کے کیا معنی ہیں؟ آج ہم اس کے متعلق آپ کو کچھ بتاتے ہیں۔ بولیوس ریوٹر ایک شخص کا نام تھا جو ۱۸۱۶ء میں ایک معمولی گھرانے میں پیدا ہوا اور بعد میں اپنی ہمت اور کوشش سے دنیا کا ایک بڑا آدمی بن گیا۔ آج اخباری دنیا میں اس کا نام گونجا ہوا ہے۔ اور ہر پڑھا لکھا آدمی اس کے نام سے واقف ہے۔ اور ۱۹۱۶ء میں تو اس کی صد سالہ عظیم الشان یادگار بھی منائی گئی تھی۔ ریوٹر کو بچپن ہی سے خبریں سننے انھیں جمع کرنے۔ اور ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہونچانے کا شوق تھا۔ اُس زمانہ میں یہ ریلیں، ٹیلی فون، تار برقی وغیرہ کوئی چیز موجود نہ تھی۔ لیکن وہ سخت محنت سے کام لے کر خبروں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہونچانے میں مصروف رہتا تھا۔ ۲۳ برس کی عمر میں وہ جرمنی کے ایک شہر میں چلا گیا۔ اور یورپ کے مشہور مشہور شہروں کی خبریں جمع کر کے دوسرے شہروں کو بھیجنے لگا۔ آہستہ آہستہ اس کام میں اسے بہت مہارت حاصل ہو گئی۔ ۱۸۵۱ء میں جب کہ اس کی عمر ۳۵ سال تھی اس نے لندن کے ایک مشہور بازار میں ایک چھوٹا سا دفتر قائم کر لیا۔ وہاں وہ بازار کی خبریں، منڈیوں کے تجارتی بھاؤ کے حالات ایک جگہ سے دوسری جگہ پہونچایا کرتا تھا۔ آہستہ آہستہ اس کے کام میں ترقی ہونے لگی۔ اور اس کے دفتر کی شاخیں بڑھنے لگیں۔ یہاں تک کہ اس نے کئی دوسرے بڑے بڑے شہروں میں اپنے نامہ نگار مقرر کر دئے۔ اور ساتھ ہی اخباروں میں تازہ خبریں پہونچانے کی طرف توجہ کرنے لگا۔

اس زمانے میں بہت کم اخبار نکلتے تھے۔ انھوں نے ریوٹر پر بھروسہ نہ کیا۔ اور نہ اس کام کو تسلی بخش سمجھا لیکن اس کے

باوجود انھوں نے اس بات کا ضرور اقرار کر لیا کہ اخباروں میں خبریں چھپوانے کا یہ ایک نیا طریقہ ہے۔ اور کسی زمانہ میں بہت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ رپوٹر نے ان کی روکھی پھیکی باتوں کی پرواہ نہ کی۔ اور برابر اپنے کام کو ترقی دینے میں مشغول رہا۔ کچھ عرصہ بعد نپولین سوم نے ایک خاص سیاسی تقریر کی۔ رپوٹر نے اسے پورے کا پورا نقل کر لیا۔ اور اسی وقت اخباروں میں چھپنے کے لئے بھیج دی۔ چونکہ یہ تقریر بہت ضروری اور مشہور تھی اس لئے یورپ کا کوئی اخبار ایسا نہ تھا جس نے اس تقریر کو چھاپا نہ ہو۔ اس وقت دنیا میں سب سے بڑا اور مشہور اخبار "ٹائمز" تھا جو لندن میں چھپتا تھا۔ جس وقت رپوٹر نے یہ تقریر اس میں چھپی دیکھی تو اس کی خوشی کا ٹھکانا نہ رہا۔ اور اسے اپنی کامیابی نظر آنے لگی۔ اس خاص تقریر کے چھپ جانے کے بعد اخباروں کی نظروں میں رائیٹر کی قدر بڑھنے لگی۔ اب رائیٹر نے زیادہ محنت سے کام شروع کر دیا تھا۔ اور کئی مشہور مشہور اخباروں میں اس کے نام سے خبریں چھپنی شروع ہو گئیں۔ جب کبھی دنیا کی کوئی خاص نئی خبر ہوتی تھی۔ تو اس کے نیچے رائٹر کا نام نظر آتا۔ ریوٹر نے اپنے نامہ نگاروں اور خبر جمع کرنے والوں کی تعداد بڑھا دی تھی۔ اور دور دور تک ایجنسیاں بڑھا دی تھیں۔ چنانچہ اب اسے کافی نفع ہوتا تھا۔ اور اس کا کام دن دونی رات چوگنی ترقی پر تھا۔

حکومت انگلستان نے ریوٹر کی بڑی عزت کی اور اسے لارڈ کا خطاب دیا۔ ۱۸۹۹ء میں جنوبی فرانس کے ایک شہر میں ریوٹر کا انتقال ہو گیا۔ اور اس نے اپنے پیچھے اخبارات میں خبریں بھیجنے والی ایک ایسی مشہور کمپنی چھوڑی جس کی شہرت دور دور تک پھیلی ہوئی تھی۔ ریوٹر کی وفات کے بعد بھی اس کا کام اسی طرح چلتا رہا۔ جیسا کہ اس کی زندگی میں چلتا تھا۔ اور اس کی شہرت میں برابر ترقی ہونے لگی۔ آج ریوٹر کو مرے کئی سال گذر چکے ہیں لیکن اس کا نام اب تک زندہ ہے اور آج وہ دنیا کے چپے چپے میں مشہور ہے اور اس کی کمپنی کی شاخیں تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور دنیا کے ہر مشہور اخبار میں اس کی خبریں چھپتی ہیں۔ اور خبروں کے نیچے ریوٹر لکھا ہوتا ہے۔

سید محمد عباس (نرسنگھپور)

میری سہیلی

میری سہیلی پیاری پیاری ❊ سیدھی سادھی بھولی بھالی
اچھی اچھی باتیں بتائے ❊ دنیا بھر کے قصے سنائے
خاموشی سے سب سکھلائے ❊ شور و غل وہ کچھ نہ مچائے
اس کی صحبت میں جو بیٹھے ❊ اچھی اچھی باتیں سیکھے
لکھنا سیکھے، پڑھنا سیکھے ❊ کام سبھی وہ کرنا سیکھے
سب سے مل کر رہنا سیکھے ❊ سب کی خدمت کرنا سیکھے
عمل کرے جو باتوں پہ اس کی ❊ سارے جہاں میں ہو وہ اچھی
ابا اماں سب کو پیاری ❊ اپنے پرائے سب کی دلاری
چھوٹے بڑے سب اس کو چاہیں ❊ اس کی سنیں سب میٹھی باتیں
اچھا اچھا کام ہو اس کا ❊ دنیا بھر میں نام ہو اس کا
اپنے خدا کو بھولے نہیں وہ ❊ سچائی کو چھوڑے نہیں وہ
سب سے رکھے دل سے الفت ❊ بڑھے وطن کی اس سے زینت
جب نام اس کا ہم لیتے ہیں ❊ لب سے لب مل جاتے ہیں

جھوٹی نہیں ہے میری بات
تم بھی کہہ کر دیکھو "بنات"

شجاعت سندیلوی منشی کامل سی ڈی سی

دلچسپ جغرافیائی

(۱) میں ایک ایسی جھیل ہوں جو خط استوا کے بالکل قریب ہے۔ اور میرا نام انگلستان کی ایک مشہور سابق ملکہ کے نام پر ہے۔ بتاؤ میں وہ کونسی جھیل ہوں؟

(۲) میں ایک مشہور نہر ہوں جو ایک برِّ اعظم سے دوسرے براعظم کو جدا کرتی ہے۔ مگر میں نہر پاناما نہیں ہوں۔ تو پھر بتاؤ کہ میں کونسی نہر ہوں؟

(۳) میرا ملک جزیروں کا ذخیرہ ہے اور میں ایسی جگہ واقع ہوا ہوں جو "طلوع آفتاب کی سرزمین" کھلاتا ہے جس میں ہر وقت زلزلے آتے رہتے ہیں۔ بتاؤ میں کون سا ملک ہوں؟

(۴) میں دنیا میں سب سے اونچا پہاڑ ہوں جس پر برف کبھی نہیں پگھلتی اور جس سے بہت سی ندیاں بہتی ہیں۔ بتاؤ کہ میں کون ہوں؟

(۵) میں ایک ایسا براعظم ہوں جس سے بحر اوقیانوس چھوٹا ہے۔ اور بحیرہ روم پیار کرتا ہے۔ بحیرہ قلزم میرے قریب بہتا ہے۔ اور بحر ہند مجھے چھوتا ہے۔ بتاؤ کہ میں کون سا برّاعظم ہوں؟

(۶) میں ایک سمندر ہوں جو یورپ اور افریقہ کے درمیان بہتا ہے۔ بتاؤ کہ میں کون سا سمندر ہوں؟

(۷) میں براعظم افریقہ کا ایک شہر ہوں میرے درمیان دریائے نیل بہتا ہے۔ بحیرہ قلزم مجھے چھوتا ہے اور بحیرہ روم پیار کرتا ہے میرا ذکر مقدس کتابوں میں ہے۔ بتاؤ کہ میں کون ہوں؟

(۸) میں یورپ کا ایک شہر ہوں۔ میرا قیام بحیرہ روم میں ہے اور بحیرہ ایڈریا تک مجھے پیار کرتا ہے۔ بتاؤ کہ میں کون ہوں؟

(ان معموں کا جواب صفحہ ۱۰ پر دیکھئے)

محمد بن صالح محمد (مدراس)



جادو کا لفظ

آج ایلین کی دسویں سال گرہ تھی۔ لیکن وہ گھر کے احاطے کی دیوار پر اداس بیٹھی ہوئی تھی۔ خالہ مینگی سال گرہ کا تحفہ چار جوڑی خوبصورت ریشمی موزے لائی تھیں جو ایلین کو ایک آنکھ نہ بھائے۔ ادھر امی جان نے کہا کہ وہ اپنے چھوٹے بھائی کو کھلائے۔ وہ غصّے میں سب کچھ چھوڑ کر باہر آئی اور چپ چاپ دیوا ر پر ٹانگیں لٹکائے بیٹھ گئی۔ دیوار کی دوسری طرف کوئلے کی دوکان کے مالک بوبی بارکر کا خچر گھاس چر رہا تھا۔

ایلین کو اپنے آپ پر رونا آگیا اور اس نے اپنے دل میں کہا کہ میری پسندیدہ چیزیں مجھے کبھی نہیں ملتیں۔ حالانکہ ایک خچر تک اپنی من بھاتی چیز کبھی کبھی کھا لیتا ہے۔ خچر نے جیسے

اس کے دل کی بات سُن لی۔ وہ گھاس چرتے چرتے بولا "گاجریں!" ایلین خچر کو بولتا دیکھ کر بہت حیران ہوئی۔ اس نے پوچھا "کیا تم ابھی کچھ بولے تھے؟" خچر نے جواب دیا "ہاں۔ میں نے کہا تھا۔ گاجریں ـــ آہا ہا میٹھی میٹھی!!" "لیکن کیا تم کو گاجریں مل جاتی ہیں؟" ایلین نے پوچھا۔

"بہت کم۔ میرے مالک کو یہ سستا پڑتا ہے کہ مجھے اپنے گھر کے احاطے میں چرنے کے لئے چھوڑ دے" اس نے جواب دیا۔

ایلین بولی "مجھے گڑیاں اور پریوں کی کہانیوں کی کتابیں پسند ہیں۔ مگر وہ مجھے نہیں دی جاتیں ـــ میری بڑی خواہش ہے کہ میں ایک سچ مچ کی پری کو دیکھوں!"

یہ سن کر خچر نے بڑے بوڑھوں کی طرح سر ہلایا اور کہا "ہونہہ! فضولیات ہے۔ گاجر!"

ایلین نے پوچھا "کیا دنیا میں کوئی ایسی چیز بھی ہے جسے تم گاجر سے زیادہ پسند کرتے ہو؟"

"ہاں۔ وہ ایک خاص قسم کی گاجر ہے سرخ اور گول! وہ درخت میں لٹکتی ہے"

ایلین کو خچر سے باتیں کرنے میں کچھ لطف نہیں آرہا تھا۔ وہ دوسری طرف دیکھنے لگی۔ یکایک خچر ہنہناتا ہوا ایک طرف کو دوڑا۔ ایلین بھی بے اختیار اس کے پیچھے ہولی۔ ایک چھوٹے راستے پر سے ہوتے ہوئے کچھ دور جا کر وہ ایک سیب کے درخت کے نیچے رک گیا اور کہا "یہ ہے وہ خاص گاجر!" ایلین نے اپنے چاروں طرف دیکھا۔ وہ ایک بے حد خوبصورت باغ میں کھڑی تھی۔ ایک مشروم کے پاس اسے ایک ننھی سی پری نظر آئی۔ ایلین خوشی سے چلا اٹھی "ارے دیکھو پری!" لیکن خچر نے اس طرف توجہ نہ کی۔ وہ بہت اطمینان سے کھٹا سیب جسے وہ خاص گاجر کہتا تھا کھا رہا تھا۔ منہ چلاتے چلاتے بولا "اونہہ واہیات۔ تم کو ہر جگہ پریاں نظر آتی ہیں" اچھی طرح پیٹ بھر لینے کے بعد وہ گھاس پر دراز ہو کر قیلولہ کرنے لگا۔ ایلین ایک پتھر پر بیٹھی ہلکا ہلکا شور سن رہی تھی جو پریوں کے ناچنے اور ہنسنے کی آوازسے پیدا ہو رہا تھا۔ لیکن ایک پری کے سوا اسے دوسری پریاں نظر نہ آئیں۔ وہ آہستہ سے بولی "یہ پرستان ہے" خچر ایک چھینک لے کر بولا "دھتش۔

بے وقوف لڑکی یہ بوبی بار کر کے گھر کے پیچھے کا جنگل ہے"۔

(۲)

انسان اس جگہ کو بوبی بار کر کے پیچھے کا جنگل اور باغ ہی سمجھتے تھے۔ لیکن اصل میں یہ پرستان تھا۔ پریاں انسان کو نظر نہیں آتی تھیں۔

اس وقت پریاں باغ میں ناچ اور کھیل رہی تھیں۔ تھوڑی دیر میں تین پری زادے "ووود پرپل اسپاٹک اور ڈینڈ گولڈ اڑتے ہوئے باغ میں داخل ہوئے۔ یہ تینوں انسانوں کی بستی کی سیر کر کے آرہے تھے۔ ان کو دیکھتے ہی سب نے سوالوں کی بوچھاڑ کر دی بے چارے پرپل اسپاٹک کو جو پرستان کا محافظ تھا، کوٹوں، مفلروں۔ گرم پانی کی بوتلوں۔ موزوں اور ٹوپیوں میں لدا پھندا دیکھ کر شیلا چلا اٹھی "اے ہے! یہ تمہیں کیا ہوگیا" وہ بولا "اور کیا کرتا۔ یہ چیزیں تم سب کو دکھانے کے لئے لایا ہوں۔ انسان ان کو استعمال کرتے ہیں"۔

جب پریاں تینوں پری زادوں سے سب باتیں پوچھ چکیں تو کھانا شروع ہوا۔ طرح طرح کے میوے اور شہد رکھے ہوئے تھے۔ یکایک پرپل اسپاٹک چلایا "ارے۔ بدہضمی!"

سلینڈر گرین نے پوچھا "بدہضمی کیا؟"

"نزلہ۔ زکام۔ بخار۔ کھانسی۔ کھانے کے بیچ میں کبھی پانی نہ پیو۔ کھانے کے بعد ہمیشہ چورن کھایا کرو۔" پریاں اس کا مطلب نہ سمجھ سکیں کیونکہ پرستان میں یہ باتیں نہیں ہوا کرتی تھیں۔ "اگر تم نے وہ باتیں سنی ہوتیں جو انسان کھانے کی میز پر بیٹھ کر کرتے ہیں تو تم سمجھ لیتیں" اس نے جواب دیا۔

.... یکایک اس کی نظر خچر پر پڑ گئی جو کچھ دور پر گھاس پر لیٹا ہوا تھا۔ وہ اپنی پوری طاقت سے چلایا "انسان!" اس کی باریک سی آواز سب نے سن لی اور سب وہاں جمع ہوگئے۔ "کیا انسان ایسا ہوتا ہے؟" اسٹینڈوبل نے خچر کو دیکھ کر کہا۔ پتھر پر ایلین کو بیٹھا دیکھ کر وہ پھر چلایا "انسان! دو!" ایلین ان کو نہ دیکھ سکی کیونکہ اس نے جادو کا سیب نہ کھایا تھا۔ اور جب تک جادو کا سیب نہ کھایا جائے انسان پریوں کو نہیں دیکھ سکتا۔ یکایک ایلین کو ایک ننھا سا چڑیا کا بچہ نظر آیا۔ جو ابھی اڑ نہ سکتا تھا۔

وہ زمین پر پڑا ہوا تھا۔ ایلین کو اس پر بہت
رحم آیا اور اس نے اِدھر اُدھر اس کا گھونسلہ
تلاش کر کے بچے کو اس میں رکھ دیا۔ یکایک
اسے ننھی منّی پریاں اور پری زاد ایک گھیرا
باندھے کھڑے نظر آئے۔ وہ چلّانے لگی "ارے
پریاں۔ میاں خچّر دیکھو پریاں!" خچر نے سنی
ان سنی کر کے کہا "اونہہ۔ فضولیات!" تھوڑی
دیر میں ایلین پریوں سے مانوس سی ہوگئی اور
ان کے ساتھ کھیلنے لگی۔

"کیا تم انسان جادو کا لفظ جانتے ہو؟"
پریل اسپائک نے خچر سے پوچھا۔ خچر جسے اب
پریاں نظر آنے لگی تھیں نہایت لاپروائی سے
بولا "ہاں۔ بوئی بار کر جانتا ہے" اسے یہ
معلوم کر کے بہت غرور ہو رہا تھا کہ وہ انسان
سمجھا جا رہا ہے۔ پریاں ایلین اور خچر کو جنگل کی
سیر کرانے لے گئیں۔ جنگل بہت گھنا تھا اور
وہاں درختوں کی پریاں رہتی تھیں۔ چلتے
چلتے ایلین نے کہا "اب ہم اس سے آگے
نہیں جا سکتے۔ دیکھو لکھا ہے" سامنے
ایک بورڈ پر لکھا تھا۔

"م ے ر ا

بلین کین ساپ
یہاں سے آگے جانے والے کو سز
ملے گی۔ کیونکہ یہ جنگل میرا ہے

"اس کا کیا مطلب ہے؟" سلینڈ
گرین نے پوچھا۔ اس کا مطلب ہے کہ
جگہ مسٹر بلین کین ساپ کی ہے اور کو
اس میں نہیں جا سکتا" ایلین نے سمجھا
ہوئے کہا۔

"لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے؟" شی
نے پوچھا۔

"کیونکہ انھوں نے اسے خریدا ہے"
ایلین نے جواب دیا۔

فلیسی وہائٹ نے پوچھا "خریدنا کیسا
ہوتا ہے؟" "یعنی کہ جیسے کسی کے پاس
کوئی چیز ہے اور اس نے کسی دوسرے کو
وہ روپے کے بدلے میں دے دی"
ایلین نے سٹپٹاتے ہوئے کہا۔ سلینڈر گرین
بولی "اچھا اب سمجھی ہیں۔ اور وہ یہ خیال
کرتا ہے کہ وہ پرستان میں داخل ہو
سب کو نکال سکتا ہے۔ ہونہہ۔ بے وقوف
"ہاں ہاں۔ وہ ایسا کر سکتا ہے۔ پھر و

پرستان کو بھی خرید لے گا۔" ایلین نے کہا۔
یہ سن کر سب پریاں سکتے میں آگئیں۔ آخر اسپائک نے سوچتے ہوئے کہا "یہ بے چارہ انسان پرستان کے متعلق کچھ نہیں جانتا۔ مزا [illegible] گا اگر پرپل کر اسے "جادو کا لفظ" سکھا دیا جائے۔ پھر یہ پرستان کو خریدنے کا ارادہ نہ کرے گا۔"
"[illegible] ہے!" سب پریاں چلائیں۔
"کوئی جانتا ہے کہ انسان بلبین کن ساپ کہاں رہتا ہے؟" پرپل اسپائک نے پوچھا۔
ڈینڈی گولڈ چلایا "ہاں میں جانتا ہوں [illegible]س کا گھر۔" "چلو پھر وہیں چلو۔" ہو ددد [illegible] [illegible]ا ور ایلین کو جواب پریوں کے قد کے برابر [illegible]و چکے تھے اپنے بڑے بڑے مضبوط پروں پر [illegible]ٹھا لیا۔ اور سب نے "انسانوں کی بستی" کی [illegible]ف اڑنا شروع کر دیا۔ بستی میں پہونچ کر [illegible]ینڈی گولڈ ایک دو منزلہ مکان کے اوپر [illegible]ے گیا "[illegible] انسان بلبین کن ساپ یہاں [illegible]ہتا ہے۔"
"اب سوال یہ ہے کہ اندر کیسے جائیں" [illegible]پل اسپائک نے کہا۔ آخر سب چمن کے [illegible]ستے اندر چلے گئے۔ کمرے میں ایک بوڑھا سا آدمی آرام کرسی پر بیٹھا اخبار پڑھ رہا تھا۔ شیلا جو دوسروں کے دل کے خیالات معلوم کر سکتی تھی بولی "ارے یہ سوچ رہا ہے کہ لکڑی کی قیمت بہت بڑھ گئی ہے۔ مجھے کل ہی سے درختوں کو کٹوانے کا کام شروع کر دینا چاہئے۔" "اب کیا ہوگا؟ سارا جنگل تباہ ہو جائے گا۔ ہم درختوں کی پریوں کو موت سے کس طرح بچا سکتے ہیں؟" سلینڈ [illegible] نے پریشان ہو کر کہا۔ "تم ایسا کرو شیلا۔ کہ تھوڑے سے سنہرے خیالات اس کو دے دو۔"
شیلا نے کچھ اچھے خیالات جو اسے پریوں کی ملکہ نے تحفے میں دئے تھے بلبین کن ساپ کے دل میں رکھ دئے۔ پھر وہ سب پرستان کو واپس لوٹ آئے ۔

(۳)

پرستان کے پیچھے کے جنگل میں درختوں کی پریاں آپس میں باتیں کر رہی تھیں۔
"نارنگی کی پری" نے پوچھا "وہ انسان کیا کہہ رہے تھے؟" پیپل کی پری نے جواب دیا۔
"وہ کہہ رہے تھے کہ لکڑیوں کی قیمت بہت

بڑھ گئی ہے۔ کل سے کٹنے کا کام شروع ہو جائے گا۔" سب پریاں سسکیاں بھر کے رونے لگیں۔ جنگل میں اندھیرا چھا رہا تھا۔

اتنے میں پروں کی سرسراہٹ کے ساتھ ایک آواز آئی "ہنسو اور گاؤ!" ہوّ دوّد اُڑتا ہوا نیچے اترا۔ "اوفوہ! تم کتنی دیر تک باہر رہے!" ناسپاتی کی پری نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔ سب پریاں ہوّ دوّد کے گرد جمع ہوگئیں۔ اس نے کہا "اونہہ ۔ ابھی بہت وقت ہے۔ سب ٹھیک ہوجائے گا۔ ہنسو گاؤ اور ناچو!" اس کے ہنسنے سے درختوں کی سب پریاں ہنسنے لگیں "اچھا اب کام کی بات سنو" وہ بولا "انسان خچر! کیا تم گھوڑے سے باتیں کرسکتے ہو؟" "یقیناً!" خچر نے غرور سے کہا۔ اب وہ اپنے اصلی قد پر آگیا تھا۔ "اچھا تو تم انسان بلبن کن ساپ کے گھوڑے سے کہہ دینا کہ وہ اسے چھوڑ کر گھر بھاگ جائے۔ باقی میں نپٹ لوں گا" ہوّ دوّد نے کہا۔

چنانچہ جب بلبن کن ساپ اپنے ساتھی کے ساتھ جنگل میں تو خچر نے چپکے سے اس کے گھوڑے کے کان میں کچھ کہہ دیا جسے سنتے ہی وہ ہوا ہوگیا "ار۔ پکڑو پکڑو اسے!" ساپ چلّایا۔ اس کا ساتھی گھوڑے کے پیچھے بھاگا۔ اور وہ دونوں نظروں سے غائب ہوگئے۔ آخر ساپ نے ایک پتھر پر اپنا رومال بچھایا اور اس پر بیٹھ کر دونوں کا انتظار کرنے لگا۔ اتنے میں اسے اپنے سامنے ایک نہایت ہی سنجیدہ اور مسکین شکل کا خچر کھڑا نظر آیا۔ "اوہو۔ یہ خچر بڑے اچھے وقت آیا۔ اب میں اس پر ہی سوار ہوکر جاتا ہوں" یہ کہہ کر ساپ خچر پر سوار ہوگیا۔ اور اسے اپنے گھر کی طرف موڑنا چاہا۔ لیکن اس کی بجائے خچر الٹی طرف کو گھوم گیا۔ "اچھا۔ تو تم بھی اپنے قبیلے والوں کی طرح اڑیل اور ضدی ہو۔ خیر اس کا علاج بھی ہوا جاتا ہے" ساپ نے یہ کہہ کر ایک لکڑی اٹھائی اور اسے مارنے لگا۔ لیکن خچر مخالف سمت کو ہی چلا۔ ساپ نے اسے ہزار موڑنا چاہا پر وہ اسی طرح خراماں خراماں ایک طرف کو چلا جا رہا تھا۔ آخر غصّے سے ساپ نے اسے پھر لکڑی ماری اور چلایا "واپس مڑو او گدھے!"

"میں ایسا نہیں کرسکتا۔ کیونکہ میں پریوں کے کہنے کے مطابق عمل کر رہا ہوں" ناچیز نے کہا۔ یہ سُن کر سانپ کو بے حد تعجب ہوا۔ حیرت کے مارے اس کے ہاتھ سے لکڑی گر گئی اور اس کا غصہ اور بڑھ گیا۔ "گدھے باتیں کرنا سیکھ گئے۔ نیچی ذاتوں کی کوئی حد اور فرق ہی نہ رہا۔ پھر تم اسکول بھی جاتے ہوگے۔ ایہہ ؟" ناچیز تیزی سے دوڑنے لگا۔ جنگل میں زیادہ اندھیرا ہوتا جا رہا تھا۔ یکایک سانپ نے اپنے آپ کو زمین پر گرا پایا۔ ناچیز غائب تھا۔ "ذرا ابھی کچھ اور ہونا باقی ہے!" وہ چلایا۔ اس کا چہرہ غصّے سے سرخ ہو رہا تھا۔ "واپس آؤ۔ او گدھے! ہونہہ۔ پریوں کے متعلق باتیں کرتا ہے؟ اگر میں نے پکڑ پایا تو اچھی طرح سے پریاں یاد دلا دوں گا کمبخت گدھا" جنگل میں رات گزارنی مشکل تھی۔ وہ اس راستے پر چلنے لگا جدھر سے آیا تھا۔ بہت دیر تک چلتے رہنے کے بعد اس نے اپنے آپ کو وہیں پایا جہاں سے چلنا شروع کیا تھا۔ "اور نہ معلوم ہو گیا دنیا گول ہے۔ دو میل چلنے کے بعد پھر وہی۔ کمبخت" تین دفعہ وہ چلا اور تین دفعہ یہی ہوا۔ آخر وہ ایک جگہ بیٹھ گیا۔

(باقی اگلے مہینے میں پڑھئے)

قرۃ العین (لکھنؤ)

ڈاکٹری تھرمامیٹر

صفحہ ۲۵ کا باقی مضمون:۔

معلوم کرنے سے پہلے اس وقت تک جھٹکنا چاہئے جب تک کہ پارہ بلب (دب) تک نہ پہونچ جائے۔ پھر مریض کے بغل میں یا زبان میں ایک دو منٹ رکھنے کے بعد نکال لینا چاہئے۔ اور اسے آڑا پکڑ کر آنکھوں سے ۶ یا ۸۔ انچ دور رکھ کر درجۂ حرارت معلوم کرنا چاہئے۔

ایچ۔ اے۔ ظفر (بمبئی)

گھڑی

ٹک ٹک کی رٹ لگانے والی
وقت ہر اک کو بتانے والی
کام سبھوں کے آنے والی
آنے والی، جانے والی
کسی کے جیب اور ہاتھ میں رہتی
کہیں ہے یہ دیوار پہ لٹکی
ہر اک نازک اس کا پرزہ
ذرا سی غفلت پر ہے بگڑتا
جہاں ذرا بھی بگڑ ہے جاتی
وقت یہ ٹھیک نہیں بتاتی
نوکر، مالک، حاکم، افسر
حاجت مند ہیں اس کے اکثر
ہر اک جا ہے اس کی رسائی
جہاں گئے ہم، نظر یہ آئی
کیوں نہ گھڑی کو رکھے جوہر
وقت بتاتی ہے یہ دن بھر

جوہر چاندوڑی

اچھی باتیں

جھوٹ بولنا سب سے بڑا عیب ہے۔اور سچائی سب سے بڑی صفت۔

اگر تم چاہتی ہو کہ چھوٹے تمہارا ادب کریں۔ تو تم خود بڑوں کی عزت کرو۔ اور ان کی فرماں بردار رہو۔

جس روز تم نے نیکی کا کوئی کام نہیں کیا۔ سمجھو کہ اس دن کچھ بھی نہیں کیا۔

رات کو دیر تک جاگنے، اور صبح دیر تک سونے سے صحت اور عقل دونوں کو نقصان پہونچتا ہے۔

جو لوگ نیک باتیں پڑھ کر ان پر عمل نہیں کرتے وہ ان جاہلوں سے بھی برے ہیں جو پڑھ لکھ نہیں سکتے۔

کسی کام کو دل سے نہ کرنا۔ یا کسی کام کو ادھورا چھوڑنا۔ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کام نہ کرنا۔ اور کام سے جی چرانا ؛

چاند شرما (لدھیانہ)

جاپانی بچّوں کے تہوار

آج کل جاپان ایک ترقی کرنے والا ملک گنا جاتا ہے۔ مگر ۱۸۵۲ء تک جاپان پرانی لکیر کا فقیر تھا۔ جاپان کو ترقی اس طرح ہوئی کہ ۱۸۵۲ء میں کچھ امریکہ کے جنگی جہاز ساحل جاپان میں آئے۔ جو امریکن پہلے سے جاپان میں مقیم تھے ان کے ساتھ چونکہ اچھا سلوک نہ کیا جاتا تھا اس لئے جاپانیوں نے جب جنگی سامان دیکھا تو سوائے اس کے کچھ چارہ نہ تھا کہ ان کی ہر بات منظور کرتے۔ چنانچہ اس وقت سے جاپان نے غیر ملکوں کے ساتھ تجارت کرنی منظور کر لی۔ سب سے بڑا فائدہ جو کہ جاپانیوں کو ہوا وہ یہ تھا کہ انھوں نے مغربی حکومتوں کی طاقت کو خوب اچھی طرح دیکھا اور خود ان میں بھی اسی طرح کی طاقت اور ترقی حاصل کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ یہ کام آسان نہ تھا مگر ہمت سے کیا کچھ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ جاپان نے آہستہ آہستہ ترقی کرنی شروع کی۔ اگرچہ جاپان نے مغربی ملکوں کی نقل کی مگر اپنی قومیت اور مذہبی جوش میں کمی نہ آنے دی۔

جاپان میں بچوں کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے۔ ان کے تہوار بھی خاص ہیں۔ مارچ کی تین تاریخ کو ایک تہوار صرف بچیوں کے لئے منایا جاتا ہے۔ یہ گڑیوں کا میلہ کہلاتا ہے۔ اور ۰۰ ۴ سال سے برابر منایا جا رہا ہے۔ ہر گھر جس میں کہ لڑکیاں ہوں خوب اچھی طرح سجایا جاتا ہے۔ ایک کمرے میں گڑیاں رکھی جاتی ہیں۔ اس کمرے میں پرانی سے پرانی گڑیا بھی جو کہ عرصہ دراز سے وراثت میں ملتی چلی آئی ہو رکھی جاتی ہے۔ لڑکیاں اپنے ہاتھ سے مختلف قسم کے کھانے تیار کرتی ہیں اور دوسرا جتنا کام بھی ہو خود کرتی ہیں۔ سب کام ختم کرنے پر قیمتی لباس پہن کر گڑیوں کی دعوت کرتی ہیں۔ اور اپنی

سہیلیوں کو بھی شرکت کے لئے بلاتی ہیں۔ اس
تہوار سے مراد یہ ہے کہ لڑکیاں اپنے
ہاتھ سے کام کاج کرنا سیکھیں۔ اور سب
کام سلیقہ سے کریں تاکہ جب خود بڑی ہوں
تو ان کو ایسے کام کرنے میں تکلیف نہ ہو۔
جس طرح لڑکیوں کا تہوار ہوتا ہے
اسی طرح لڑکوں کا بھی ایک خاص تہوار
جس کو کہ "جھنڈوں کا میلہ" کہتے ہیں ہر سال
مارچ کی پانچ تاریخ کو منایا جاتا ہے تمام
گھر اور سڑکیں جھنڈوں سے سجائی جاتی ہیں
ہر ایک لڑکے کو قومی لیڈروں کے چھوٹے
چھوٹے بت اور پرانی تلواریں اور نیزے
وغیرہ دئے جاتے ہیں جس طرح کہ "گڑیوں
کا میلہ" لڑکیوں کو سلیقہ مند بنانے کے
لئے منایا جاتا ہے۔ اسی طرح "جھنڈوں
کا میلہ" لڑکوں میں ہمت اور قومی جوش
پیدا کرتا ہے اور بڑے ہو کر وہ ملک کے
لئے مفید ثابت ہوتے ہیں:

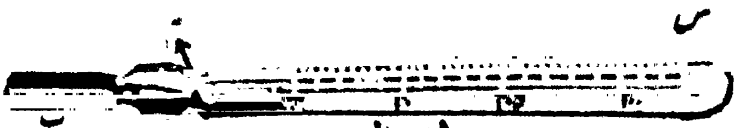
جمیلہ اسد اللہ (کلکتہ)

"آنکھ مچولی"

بچہ:- "ماں فرض کرو میں سوانگ بھر کر چمپا کا پھول بن جاؤں اور سامنے والے پیڑ کی سب سے اونچی ڈال پر جا بیٹھوں اور ہوا میں ہنستا ہوا جھوموں اور نئی نئی پتیوں پر ناچوں تو اماں کیا تم مجھے پہچان لوگی؟ جب تم ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک جاؤگی اور آواز دوگی "بیٹے!" میں سن ... چپکے چپکے ہنستا رہوں گا لیکن بولوں گا نہیں۔ پھر جب تم کام کر رہی ہوگی تو میں شرارتاً پھول کی پنکھڑیوں میں سے جھانک کر دیکھوں گا۔ اور اشنان کرنے کے بعد جب تمہارے خوبصورت لمبے لمبے بھیگے ہوئے بال کندھوں پر پ... ہوں گے اور تم چمپا کے درخت کے سایہ میں سے گزرتی ہوئی اسی دالان میں جاؤگی جہاں تم پوجا کیا کرتی ہو تو اس ... تمہاری ناک میں پھول کی مہک پہنچے گی لیکن ماں تم یہ نہ جانوگی کہ وہ مجھ میں سے آرہی ہے؟ دوپہر کو کھانے کے ... تم سامنے والی کھڑکی کے پاس بیٹھی ہوئی کتاب پڑھ رہی ہوگی اور پیڑ کا سایہ تمہارے بالوں اور گود میں کھیل رہا ہوگا ... اسی وقت میں اپنا چھوٹا سا سایہ تمہاری کتاب کے ورق پر اسی جگہ ڈالوں گا جہاں تمہاری نظر ہوگی لیکن ماں کیا تم تصور کر سکو... کہ یہ سایہ تمہارے پیارے بچے کا ہی ہے؟ شام کو چراغ ہتھیلی پر لئے ہوئے جب تم گائے کے پاس جا رہی ہوگی میں جھٹ ... [illegible] اور تمہاری خوشامد کروں گا کہ ماں مجھے کہانی سناؤگی ...

سائنس

ڈاکٹری تھرمامیٹر



شکل نمبر ۱

ڈاکٹری تھرمامیٹر (شکل نمبر ۱) پر صرف ۹۵ف سے ۱۱۰ف تک درج ہوتے ہیں (ف کا مطلب فارن ہائیٹ ہے۔ یہ درجے کا نام ہے اس میں یہی درجے استعمال ہوتے ہیں) یہ انسان کا درجۂ حرارت دیکھنے کے کام میں آتا ہے۔ اور انسان کا درجۂ حرارت ۹۵ف سے کم اور ۱۱۰ف سے زیادہ کسی صورت میں نہیں ہوتا۔ اچھی صحت والے انسان کا درجۂ حرارت ۹۸٫۴ف سے ۹۸٫۶ف کے قریب ہوتا ہے۔ کسی شخص کا درجۂ حرارت ۹۵ف سے کم اس وقت ہوتا ہے جب کہ وہ مر چکتا ہے۔ اور اگر کسی کا درجۂ حرارت ۱۱۰ف ہو جائے تو وہ بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ جس شخص کا درجۂ حرارت ۱۰۰ف ہو تو کہتے ہیں کہ حرارت ہو رہی ہے ۱۰۰ف سے ۱۰۴ف تک بخار کہلاتا ہے۔ ۱۰۴ف سے ۱۱۰ف تک تیز بخار رہتا ہے۔ جس میں انسان بہکنے لگتا ہے ۱۱۰ف سے اوپر بے ہوش ہو جاتا ہے۔ اور موت آجاتی ہے۔

تھرمامیٹر کے اندر والے سوراخ میں بلب (ب) سے ذرا اوپر ایک موڑ (م) کر دیا گیا ہے۔ یہ کیوں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر کسی شخص کا درجۂ حرارت لیا جائے اور تھرمامیٹر کو چند دنوں تک یونہی رکھا جائے تو اس کا پارہ نیچے کی طرف نہیں اترتا بلکہ اسی جگہ پر ٹھہرا رہتا ہے۔ یہ بات صرف موڑ (م) کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ پارہ حرارت کی وجہ سے اوپر چڑھ جاتا ہے۔ لیکن سوائے جھٹکے کے آسانی سے نیچے نہیں اترتا۔

اسے استعمال کرتے وقت (س) کی جانب سے پکڑنا چاہئے۔ اور درجۂ حرارت (باقی مضمون صفحہ ۲۱ پر دیکھئے)

تاریخ

سُلطان محمُود

سلطان محمود کا پایہ تخت شہر غزنی تھا۔ جو شہر کابل کے قریب واقع ہے سلطان محمود نے ہندوستان پر سترہ حملے کئے لیکن ان سترہ حملوں میں سے کسی میں پوری طور پر کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ سترھویں مرتبہ پوری تیاری کے ساتھ حملہ کیا۔ اور کامیاب ہوا۔ گجرات وغیرہ کو فتح کر کے جب اپنے دارالسلطنت غزنی کی طرف روانہ ہوا۔ اس وقت ہندوستان سے ایک ہندو بچہ کو اپنے ہمراہ (ساتھ) لے گیا۔ اور اپنے پاس نہایت محبت کے ساتھ رکھا۔ اور یہاں تک اس کے ساتھ مہربانی سے پیش آیا کہ ایک فوج کا حصہ اس کی خدمت میں مقرر کیا۔ اور وہ ایک حصہ کا حاکم بنا دیا گیا۔

اس وقت وہ نہایت غمگین ہو کر رونے لگا۔ سلطان نے رونے کا سبب دریافت کیا اور کہا کہ یہ موقع شکر گذاری کا ہے نہ کہ گریہ زاری (افسوس) کا۔ اس ہندو بچہ نے جواب دیا۔ کہ جب میں بچہ تھا اور گھر میں کسی وقت شرارت کرتا تھا۔ تو میری ماں مجھے ڈرایا کرتی تھی۔ کہ دیکھ تجھ کو محمود لے جائے گا۔ میں یہ نام سن کر سہم (ڈر جانا) جاتا تھا۔ اور دل میں کہتا تھا کہ خدا جانے محمود کیا آفت ہے اور کیسی بڑی بلا ہے جس سے میری ماں مجھے ڈراتی ہے۔ لیکن اب مجھے محمود سے کام پڑا تو معلوم ہوا کہ محمود ماں سے زیادہ شفیق اور باپ سے زیادہ مہربان ہے۔ یہ شفقت و عنایت تو کبھی میں نے اپنے ماں باپ میں بھی نہیں دیکھی جو آج آپ مجھ پر کر رہے ہیں۔ کاش! اس وقت میری ماں ہوتی۔ جو مجھے ڈرایا کرتی تھی اور آپ کی اس عنایت کو دیکھتی۔

اس تاریخی واقعہ سے سلطان محمود کی بندہ پروری کا اصلی ثبوت ملتا ہے۔ اور ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ وہ اپنے ماتحت اور غلاموں کے ساتھ کیسا اچھا سلوک کرتا تھا۔

صغیرا بائی حسن علی (بمبئی)

مکھی

دوپہر کا وقت تھا گرمی کے دن تھے۔ سب دالان میں سب بچے اپنے اپنے پلنگوں پر لیٹے ہوئے تھے۔ عطیہ کی ماں ایک طرف بیٹھی مشین پر ذکیہ کا فراک سی رہی تھیں کہ مٹھائی والے کی آواز آئی جمیل میاں فوراً اُٹھ بیٹھے۔ ماں نے پوچھا کیوں میاں کیا ہے۔ سوتے کیوں نہیں۔ جمیل بولا اچھی اماں ایک پیسہ دو تو مٹھائی لیں۔ وہ دیکھئے مٹھائی والا آواز دے رہا ہے ؛

ماں نے فراک اک طرف رکھ دیا اور بڑے پیار سے بیٹے کو نزدیک بلایا اور بولی "میرے لال اچھے بچے بازاری چیزیں نہیں کھاتے۔ میں تم کو گھر میں اس سے عمدہ مٹھائی بنا دوں گی۔ تم اب سو رہو"۔ جمیل بولا "نہیں اماں جان آپ کو معلوم نہیں۔ یہ مٹھائی بھی بہت عمدہ ہوتی ہے۔ پرسوں بھائی جان نے لی تھی مجھے بھی تھوڑی سی کھلائی" ؛

ماں نے خلیل میاں کو پکارا جو شرمندگی سے اپنا منہ چھپائے پڑے تھے۔ ماں کے آواز دینے پر اُٹھ آئے اور بولے "مدرسہ میں چھٹی کے وقت سب بچے مٹھائی خریدتے اور کھاتے ہیں"۔ ماں نے سب بچوں کو نزدیک بلا کر بٹھایا اور بولی "کیوں بچو تم کو کیا معلوم نہیں کہ یہ بازاری مٹھائی گندہ اور خراب ہوتی ہے تم نے دیکھا ہوگا کہ یہ پھیری والے جو خوانچہ میں مٹھائی لئے پھرتے ہیں ان پر یہ لوگ نہ تو کچھ صاف کپڑا وغیرہ ڈھانپتے ہیں اور نہ اس کو مکھی وغیرہ سے محفوظ رکھنے کا انتظام ہے جس کی وجہ سے اس مٹھائی پر کتنی ہی مکھیاں بیٹھی رہتی ہیں اور سڑک کا سارا گرد و غبار اس پر جم جاتا ہے۔ پھر ایسی غلیظ مٹھائی کو تم جیسے چھوٹے اور کم عقل بچے پیسوں سے خرید کر کھاتے اور بیماری جان بوجھ کر مول لیتے ہیں۔ بچو مکھی اور گرد کو اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھو۔ اس سے طرح طرح بیماریاں پیدا ہوتی ہیں" ؛

جمیل بولا "اتنی چھوٹی مکھی ہم سے کیا دشمنی کر سکتی ہے؟ ماں نے کہا "واہ میاں واہ چھوٹی چیز کو حقیر مت جانو۔ ابھی اسی ایک گندے کیڑے سے ہزار طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں"۔

ثریا نے پوچھا "وہ کس طرح۔ پہلے آپ بتا دیں پھر ہم بازاری چیزیں نہ خریدیں گے"۔

خلیل بولا "ہاں اور کیا؟ ہم کو تو خبر بھی نہیں کہ اس سے کیا کیا نقصان پہونچتے ہیں"۔

ماں بولی "دنیا میں جتنے زہریلے اور خونخوار جانور ہیں ان سب میں مکھی سب سے زیادہ خطرناک کیڑا ہے۔ یہ انسان کی سب سے بڑی دشمن ہے جس سے ہم سب کو ہمیشہ بچنا چاہئے۔ مکھی اس قدر گندی ہوتی ہے کہ شاید ہی کوئی دوسری چیز اس سے زیادہ غلیظ ہو۔ گندی اور سڑی ہوئی چیزیں اور غلاظت اس کو بہت پسند ہے۔ یہ اپنے انڈے جانوروں کی لید، سڑے ہوئے کوڑے کچرے یا مرے ہوئے جانوروں پر دیتی ہے۔ چند دن بعد انڈوں سے چھوٹے چھوٹے کیڑے نکل آتے ہیں اور اسی غلاظت پر رینگتے رہتے ہیں جس پر ان کی ماں نے انڈے دیے تھے۔ چند دنوں میں یہی کیڑے مکھیاں بن جاتے ہیں اور ان کی عادتیں بھی وہی ہوتی ہیں یعنی غلیظ سے غلیظ اشیاء پر بیٹھنا۔ دوسری بات یہ ہے کہ مکھیوں کی وجہ سے بیماریاں پھیلنے کا بہت اندیشہ ہے۔ کیونکہ مکھی دن بھر غلاظت پر بیٹھتی اور اڑتی ہے۔ یہ غلاظت وہ اپنی ٹانگوں میں لے آتی ہے اور ہمارے کھانے پینے کی چیزوں پر بیٹھ کر ان کو بھی گندہ کر دیتی ہے۔ بعض دفعہ یہ کسی خطرناک بیماری والے مریض کے تھوک یا کسی اور غلاظت پر بیٹھ کر اڑ جاتی ہے اور اپنی ٹانگوں میں اس بیماری کے کیڑے لے آتی ہے اور ہماری کھانے کی چیزوں میں پھیلا دیتی ہے جس کی وجہ سے وہی بیماری دوسروں کو بھی ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہم کو چاہئے کہ مکھی سے اپنی کھانے کی چیزوں کو بچا کر رکھیں۔ بازاری کھانے پینے کی چیزوں پر تم نے دیکھا ہوگا کہ مکھیاں بے حساب رہتی ہیں اب تم خود خیال کرو کہ ایسی مٹھائی کس قدر گندی ہوگی"۔

بچوں نے جب مکھی کے نقصانات سن لئے تو انھوں نے کہا کہ آئندہ ہم کسی خوانچہ والے سے مٹھائی وغیرہ نہ خریدیں گے۔

بیگم عبدالرحمٰن خاں (بمبئی)

ایک حسنی کہانی

پ کا پہاڑ

پشاور میں پیشکار پیر بخش پرانی وضع کے پابند پنشن یافتہ رئیس تھے۔ زراعت کی پیداوار کے علاوہ پنجاب میں ان کے گڑ کی تجارت بڑے وسیع پیمانہ پر چلتی تھی جس سے سالانہ پندرہ ہزار روپے پاتے تھے۔ کسی قسم کی پریشانی پاس نہ پھٹکتی تھی۔ روپے پیسے کی ریل پیل تھی۔ پانچوں بچوں کی شادیوں پر اپنے ارمان پورے کر چکے تھے ؛

پیشکار صاحب اپنی پہلوٹھی کی پوتی پری پیکر کو بہت پیار کرتے تھے۔ کیونکہ اس لڑکی کی پیدائش کے بعد ہی اس کے ماں باپ خدا کو پیارے ہوئے۔ پری پیکر کی دادی نے جو بڑی نیک بخت دیندار بیوی تھیں اسے پرورش کیا اور وہ ہاتھوں چھاؤں پل کر پندرہ برس کی ہوئی۔ دادی پوتی پر پروانہ وار نثار تھیں۔ اور اس کے پروان چڑھنے کی آرزومند چونکہ خود پردے کی بہت پابند تھیں اس لئے پوتی کو پردے میں پرائیویٹ پڑھا رہی تھیں۔ پری پیکر ہر سال پرشین (فارسی) کے امتحان میں پہلا پرائز (انعام) پاتی تھی ؛

اپریل کا مہینہ تھا گرمی پڑ رہی تھی پیشکار پیر بخش پہاڑ گئے ہوئے تھے بسنت پنچمی آئی اور پھاگن کا پر بہار موسم۔ سرسوں خوب پھولی ہوئی تھی۔ پری پیکر کی پھوپھیاں بھی پاس تھیں، سب نے مل کر آپس میں ایک پک نک دیسراکی ٹھیرائی۔ اور قرار پایا کہ پری پیکر پکوان پکائیں۔ دوپہر کے پہلے ہی پیغام بھیج دیا۔ پیر کے دن پو پھٹتے ہی پری پیکر کی سہیلیاں پالکی میں آ پہونچیں۔ سامان پہلے سے درست ہو چکا تھا پیپل کے پیڑ پر جھولے ڈالے۔ پٹاپٹ کی پٹڑی پڑی۔ پے درپے پینگ بڑھے۔ ہلکی ہلکی پھوار پڑنے لگی۔ لڑکیوں نے بسنتی چمپئی۔ پیلے۔ پیازی کپڑے پہنے۔ پاؤں میں پازیب

گلے میں چمپا کلی، اشتی لڑی پہنی، کسی نے ٹیپ
کسی نے سلیپر پہنا۔ پری پیکر نے پائینٹ دوپٹہ

[illegible]

سب نے ... پیلے رنگ اور پاکیزہ پوشاک میں

لڑکیاں پرستان کی پریاں معلوم ہوتی تھیں۔

آپس میں بڑا میل ملاپ تھا۔ پھرتی سے سارے کام پورے کر رہی تھیں تاکہ وقت سے پہلے کھانا پک جائے ؞

پیسٹری، پاپڑ، پکوان، پوریاں پکنے لگیں پیتل کے پتیلے میں پچ رنگی پلاؤ اور دو پیازا پری پیکر نے پکایا جس پر پستے کی ہوائی چھڑکی۔ کھانا بہت پرتکلف پکا تھا جسے سب نے پسند کیا۔ علاوہ کھانوں کے پکے پکے پھل بھی منگوائے ؞

پک نک کا پورا کھانا لڑکیوں نے پکایا۔ گو پسینے پسینے ہو رہی تھیں لیکن پک نک کی خوشی میں پھولے نہیں سماتی تھیں۔ کھانا اتنا زیادہ پکا تھا کہ پورے کنبہ کا پیٹ بھر گیا ؞

پورے دن بڑی چہل پہل رہی اور شام کے پانچ بجے سب کھاپی اپنے اپنے گھر واپس گئیں ؞

جہاں آرا بیگم بنت شاہ محمد حسن
(بنگال)

میرے چند شو[ق]

خانہ داری:- سب سے زیادہ دلچسپی میں گھر کے کام کاج میں لیتی ہوں۔ گھر کی صفائی کرنے میں اور نئی نئی چیزیں پکانے میں مجھے بہت لطف آتا ہے ؞

مطالعہ:- مطالعہ کا بھی مجھے بہت شوق ہے اسکول کی کتابوں کے علاوہ میں بچوں کے رسالوں کا بھی مطالعہ کیا کرتی ہوں۔ بنات۔ گلدستہ۔ رتن مجھے بہت اچھے لگتے ہیں اور میں انھیں شوق سے پڑھتی ہوں

دستکاری:- فرصت کے وقت میں سینے پرونے کا کام کرتی ہوں موتیوں کا کام مجھے بہت پسند ہے۔ کاڑھنے میں بھی دلچسپی لیتی ہوں اور کبھی کبھی بنا بھی کرتی ہوں سیر و تفریح اور نئے نئے کھیلوں کا بھی شوق ہے

موسیقی:- مجھے گانے بجانے کا بھی بہت شوق ہے اور میں تھوڑا تھوڑا گا بھی سکتی ہوں اور ہارمونیم بھی بجا لیتی ہوں ؞

چندر رانی (شملہ)

ہندوستان کے چند عام پھل

آم: اگر آپ سے کوئی سوال کرے کہ آپ پھلوں میں کون سے پھل کو پسند کرتی ہیں؟ تو یقینی آپ کہہ اٹھیں گی "آم"۔ جس طرح پھولوں کا گلاب بادشاہ ہے اسی طرح پھلوں کا بادشاہ آم ہے۔ اس کی لذت اور شیرینی تمام پھلوں سے بدا گانہ ہے۔ یوں تو آم قریبًا ہندوستان کے تمام شہروں میں پیدا ہوتا ہے۔ لیکن بنارس کے قرب و جوار میں جو آم ہوتے ہیں ان کی بات ہی جدا ہے۔ اس کی بہت سی قسمیں ہیں۔ مثلاً مالدہ۔ بمبئی۔ لنگڑا۔ کشن بھوگ۔ فصلی وغیرہ۔ یہ موسم گرما کا بہترین پھل ہے ؛

کٹھل: موسم گرما کا دوسرا پھل کٹھل ہے۔ یہ ہندوستانی پھلوں میں سب سے لمبا ہوتا ہے۔ گو یہ خوش ذائقہ اور مزیدار پھل ہے۔ لیکن معدہ کے لئے بہت ثقیل ہے ؛

لیچی: گرمیوں کا ایک اور پسندیدہ پھل ہے۔ یہ بھی تقریبًا ہندوستان کے ہر حصے میں ہوتا ہے۔ لیکن بہترین لیچی شمالی بہار میں ہوتی ہے۔ پکنے پر اس کا رنگ گلابی ہوتا ہے۔ مزے میں میٹھی اور لذیذ ہوتی ہے ؛

انناس: برسات کا بہترین پھل انناس ہے۔ یہ ایک پھول کی مانند کانٹوں میں ٹھنڈی سایہ دار جگہ میں پھلتا ہے اس کے باہر ایک قسم کے کانٹے ہوتے ہیں اس کا ذائقہ بہت عمدہ ہوتا ہے۔ بہترین انناس ضلع سلہٹ سے آتے ہیں ؛

امرود: اچھا پھل ہے۔ بچے عام طور پر امرود کے شوقین ہوتے ہیں، چاہے کچا ہو یا پکا۔ عام طور پر اس کا رنگ سبز ہوتا ہے۔ امرود تمام سال ہوتا ہے۔ بنارس اور الہ آباد کا امرود مشہور ہے۔ امرود کی جیلی بھی بنتی ہے ؛

توڑنے پر میٹھا اور ٹھنڈا پانی **ناریل:-** نکلتا ہے اور اس کے دو حصوں میں میٹھا گودا ہوتا ہے۔ اس کے متعلق یہ کہانی مشہور ہے۔ کہ ایک مسلم سپہ سالار نے شہنشاہ دہلی کے حضور میں بنگال کی تعریف اس طرح کی تھی "حضور عالی! بنگال ایک تعجب خیز زمین ہے۔ اللہ نے اس ملک میں ایک ایسا پھل عطا کیا ہے۔ کہ جس کے دو حصوں میں روٹی اور ایک گلاس ٹھنڈا پانی ہے"۔ گویا اس نے مغز کو روٹی سے اور اس کے دودھ کو ٹھنڈے پانی سے تشبیہ دی۔ اس کا مغز اور پانی دونوں مفید اور خوش ذائقہ ہوتے ہیں:

بیر بھی ہندوستان میں بکثرت **بیر:-** پیدا ہوتا ہے۔ اس کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں۔ کوئی بڑا تو کوئی چھوٹا۔ کسی کا مزا کھٹا تو کسی کا میٹھا ہوتا ہے۔ اس کی بہترین قسم جاڑے کے موسم میں بنارس کے اطراف میں ہوتی ہے۔ اس سے مختلف قسم کی چٹنیاں اور اچار وغیرہ تیار کئے جاتے ہیں:

کیلا سارے سال ملتا ہے۔ **کیلا:-** اس کی بھی مختلف قسمیں ہیں جس میں سے ہر اک کا مزہ اور ذائقہ جداگانہ ہے۔ یہ بھی اک مفید پھل ہے:

نارنگی سے بڑھ کر کوئی پھل **نارنگی:-** مفید نہیں ہے۔ یہ موسم سرما میں بازار میں آتا ہے۔ یہ سلہٹ دارجیلنگ اور ناگپور میں پیدا ہوتا ہے۔ بچہ ہو یا بوڑھا نارنگی کو ہر کوئی پسند کرتا ہے۔ کیونکہ علاوہ مزیدار ہونے کے یہ صحت کے لئے بھی بے حد مفید ہے:

ان سب پھلوں کے علاوہ اور بھی بہت سے پھل ہیں مثلاً گلاب جامن۔ بیل پپیتہ۔ وغیرہ۔ جو اپنی خصوصیات کی وجہ سے مشہور ہیں:

صالحہ عبدالحکیم قادری (کلکتہ)

دلچسپ حساب

ہمارے پاس آٹھ سیر دودھ ہے۔
ہم اس میں سے چار سیر دودھ علیحدہ
لنا چاہتے ہیں۔ مگر ہمارے پاس آٹھ سیر
لے پیمانے کے علاوہ صرف دو پیمانے اور
ں۔ ایک پانچ سیر کا دوسرا تین سیر کا۔
ب بتائیے کہ ان پیمانوں کے ذریعہ چار سیر
دودھ کس طرح ناپ کر علیحدہ کیا جائے؟
اگر آپ اس سوال کو اپنے آپ
ل نہ کرسکیں تو سنئے اس کی ترکیب
ہے:۔

آٹھ سیر میں سے پانچ سیر کا پیمانہ بھر لو
در پانچ سیر والے میں سے تین سیر کا
یمانہ بھر لو۔ اس طرح پانچ سیر والے میں
دو سیر دودھ بچ جائے گا۔ اب تین سیر والا
بھرا ہوا پیمانہ آٹھ سیر والے میں جس میں ۳ سیر
پہلے کا بچا ہوا ہے خالی کر لو اور پانچ سیر
الے میں جو دو سیر بچا رہ گیا ہے اُس کو
خالی شدہ تین سیر والے میں ڈال دو۔ اور
پانچ سیر والے خالی شدہ پیمانہ کو پھر سے
آٹھ سیر والے پیمانہ میں سے بھر لو۔ اب آٹھ سیر
والے میں ایک سیر۔ پانچ سیر والے میں پانچ سیر
اور تین سیر والے میں دو سیر دودھ ہوگا۔
اس کے بعد پانچ سیر والے برتن کا دودھ
تین سیر والے برتن میں جس میں پیشتر سے
دو سیر دودھ ہے ڈالو تو اس میں ایک سیر
کی گنجائش ہونے کی وجہ سے پانچ سیر والے
برتن میں لازماً چار سیر دودھ بچا رہ جائیگا۔
اب اس تین سیر والے کو آٹھ سیر والے
پیمانے میں جس میں ایک سیر دودھ ہے
خالی کر لو۔ اس طرح اب آٹھ سیر
والے برتن میں چار سیر اور پانچ سیر
والے برتن میں بھی چار سیر دودھ
رہ جائے گا۔ لیجئے وہ دودھ چار چار
سیر میں برابر تقسیم ہوگیا نا؟

ب۔ن۔ آنسہ ابراہیم (مدراس)

ہنڈکلیا

لذیذ حلوہ:- چیزیں۔ دھوئی ہوئی ماش کی دال پاؤ سیر۔ گھی۔ پاؤ سیر۔ دودھ تین چھٹانک۔ چینی۔ دو چھٹانک۔ مغز بادام ایک چھٹانک۔ مغز پستہ ایک چھٹانک کشمش سوا تولہ۔ الائچی خورد آدھا تولہ۔ مغز ناریل ایک چھٹانک۔

ترکیب:- دال میں دودھ ڈال کر دیگچی چولھے پر چڑھا دیں۔ جب دال گل جائے تو باریک پیس لیں۔ پھر دیگچی میں گھی ڈال کر پہلے کشمش تل لیں۔ اور نکال کر علیحدہ رکھ دیں۔ پھر الائچی کوٹ کر بقیہ گھی میں ڈال دیں۔ پھر پسی ہوئی دال ڈال دیں اور اس کو بھونیں یہاں تک کہ وہ سرخ ہو جائے۔ پھر اس میں کھانڈ۔ کشمش۔ بادام وغیرہ ڈال دیں۔ جب کھانڈ حل ہو جائے تو اتار کر کسی سینی وغیرہ میں جمائیں۔ خوشبو کے لئے کیوڑہ بھی ڈال لیں۔ چاندی کے ورق بھی لگا سکتے ہیں۔ ٹھنڈا ہو جانے پر قتلے کر لیں۔ یہ حلوہ نہایت لذیذ ہوتا ہے۔

ایم۔ حمیدہ بیگم (دبار موسٹی)

چنیا بادام کی لوز:- چنیا بادام۔ پاؤ سیر۔ شکر۔ پاؤ سیر۔ گھی۔ آدھ پاؤ۔ بالائی۔ دو چھٹانک۔ کیوڑہ۔

ترکیب:- پہلے چنیا بادام کو چھیلو۔ اس کے بعد گرم پانی میں ڈال کر ان نکلے ہوئے دانوں کو چھیل کر سفید کر لو۔ اس کے بعد دھوپ میں ڈال دو۔ اوپر سے باریک کپڑا ڈال دو۔ خشک ہونے کے بعد چولھے میں بھونو۔ جب سرخی آنے لگے تو اتار لو۔ بعد ازاں سل پر بغیر پانی کے باریک پیس لو۔ پسے ہوئے بادام میں بالائی اور گھی [illegible] سے سب سرخ بھونو۔ گاڑھا قوام کر کے دیدو۔ جب گھی چھوڑنے لگے تو اتار کر چلاؤ تاکہ زیادہ خستہ ہو جائے اور سینی میں انڈیل کر فوراً لوز کاٹ لو اور کیوڑہ چھڑک دو۔

خریدار ۲۰۸۲

آپ کا خریداری نمبر

جن بہنوں اور بھائیوں کے خریداری نمبر نیچے لکھے ہوئے ہیں مئی کے پرچے کے ساتھ ان کا سالانہ چندہ ختم ہوتا ہے۔ مہربانی فرما کر اگلے سال کا چندہ صرف ڈیڑھ روپیہ بذریعہ منی آرڈر خریداری نمبر لکھ کر روانہ فرمائے۔ یا اگر رسالہ جاری رکھنا منظور نہ ہو تو ۵؍ جون تک انکاری اطلاع دیجیے۔ اگر منی آرڈر یا انکاری اطلاع نہ آئی تو اس کے معنی ہیں کہ آپ وی پی کا انتظار کر رہی ہیں۔ چنانچہ جون کا بنات وی پی حاضر ہوگا۔ ہمیں امید ہے کہ آپ اسے ضرور وصول کریں گی ۱۰۴ - ۴۵۳ - ۴۵۷ -
۴۶۱ - ۴۸۵ - ۵۹۲ - ۵۹۹ - ۹۲۶ - ۹۷۲ -
۱۳۴۲ - ۱۷۴۵ - ۱۸۲۰ - ۱۸۶۳ - ۱۸۶۸ -
۱۸۷۰ - ۱۸۷۸ - ۱۸۸۵ - ۲۰۱۳ - ۲۲۷۸ - ۲۲۸۷
۲۲۹۳ - ۲۳۲۲ - ۲۳۲۶ - ۲۳۳۲ - ۲۳۳۳ -
۲۳۳۴ - ۲۳۳۹ - ۲۳۶۶ - ۲۳۶۸ - ۲۳۷۵ -
۲۳۸۳ - ۲۳۸۹ - ۲۳۹۳ - ۲۳۹۹ - ۲۴۰۷ -
۲۴۰۸ - ۲۸۳۷ - ۲۸۳۹ - ۲۸۴۳ - ۲۸۵۵ -
۲۸۵۸ - ۲۸۶۰ - ۲۸۶۳ - ۲۸۶۶ - ۲۸۷۰ -
۲۸۷۲ - ۲۸۷۴ - ۲۸۸۱ - ۲۸۸۳ - ۲۸۸۵ - ۲۸۸۶ -
۲۸۸۸ تا ۲۸۹۰ - ۲۸۹۴ - ۲۸۹۶ - ۲۸۹۹ - ۲۹۰۰ -
۲۹۰۴ - ۲۹۰۵ - ۲۹۱۳ - ۲۹۱۵ - ۲۹۱۶ - ۲۹۸۴ -
۲۹۹۹ - ۳۰۴۰ - ۳۰۸۵ - ۳۱۷۵ - ۳۲۲۰ -

منیجر

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳ سنہ ۱۹۴۰ء - عدالت منصفی شاہجہاں پور - ضلع شاہجہاں پور۔

محمد شفیع خاں ولد مدن خاں قوم پٹھان ساکن شاہجہانپور محلہ جیات پورہ - مدعی۔

بنام

عبدالمجید خاں وغیرہ - مدعا علیہم۔

عبداللطیف خاں ولد محمد سعید خاں قوم پٹھان وارد حال ڈرلنگ ماسٹر اسکول حضرت گنج لکھنؤ ساکن محلہ زرھی۔
عبدالحکیم خاں ولد محمد سعید خاں قوم پٹھان ساکن شہر لکھنؤ محلہ زرھی بہمراہی عبدالمجید خاں پیشکار انسپکٹر مدارس۔
مساۃ نفیسہ بیگم دختر محمد سعید خاں زوجہ مختار حسین خاں قوم پٹھان ساکن شاہجہاں پور محلہ بازیزخیل۔
مساۃ قادری بیگم بیوہ محمد سعید خاں قوم پٹھان وارد حال لکھنؤ محلہ زرھی بر مکان عبدالمجید خاں پیشکار انسپکٹر مدارس پسر خود
ذوالفقار علی خاں ولد عبدالعزیز خاں قوم پٹھان - مساۃ عائشہ دختر نابالغہ ذوالفقار علی خاں قوم پٹھان بولایت ذوالفقار علی خاں پدر خود } ساکنان حویلی محلہ بنگش ذوالفقار علیخاں ملازم محکمہ نہر

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت دخل کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۹ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۰ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے بخوبی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ اور کوئی شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔ آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ یکم ماہ مئی سنہ ۱۹۴۰ء جاری کیا گیا۔ دستخط حاکم بخط انگریزی۔

مہر عدالت

مجلس بنات

پچھلے مہینے کی مجلس بنات میں جو خبریں نے اپنی بہنوں کے پاس ہونے کی شائع کروائی تھی اس میں غلطی رہ گئی۔ میری چھوٹی بہن حمیرا نازلی سلمہا چوتھی جماعت میں نہیں بلکہ ساتویں پاس کرکے آٹھویں میں آئی ہے۔ خدا اسے ہمیشہ کامیابی عطا کرے۔

عطیہ امتہ الغفور (دہلی)

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب رسالہ "بنات" دہلی

مکرمی۔ السلام علیکم۔

"بنات" بابت اپریل کے صفحہ ۲۵ پر "باغ کی سیر" کے عنوان سے مس انیس فاطمہ صاحبہ کے نام سے جو نظم شائع ہوئی ہے وہ میری ہے اور بچوں کا تحفہ حصہ اول اور کئی رسالوں میں شائع ہو چکی ہے۔ مس انیس فاطمہ صاحبہ کا دوسروں کی نظم کو اپنے نام سے شائع کرانا ٹھیک نہیں ہے۔ اس بات سے جتنی تکلیف مجھے ہوئی ہوگی آپ اس کا اندازہ فرما سکتے ہیں۔

نیازمند: محمد شفیع الدین نیر۔

ہمیں افسوس ہے کہ ایک بناتی بہن نے ایسی بری حرکت کی۔ جو بہنیں دوسروں کے مضمون یا نظمیں اپنے نام سے چھپوا دیتی ہیں بنات میں ان کے مضمون پھر کبھی نہیں چھپتے۔ انیس فاطمہ صاحبہ کو سوچنا چاہئے کہ ایسا کرنے سے بجائے شہرت کے ان کی بدنامی ہوئی۔

ایڈیٹر

میں محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ (کلکتہ) اور محترمہ زیب عثمانیہ صاحبہ سے خط کتابت کرنا چاہتی ہوں۔ میری عمر ۱۵ سال ہے۔ اگر انھیں منظور ہو تو مجھے مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھیں۔

حمیدہ بیگم۔ بنت شیخ خدا بخش صاحب ہیڈ کلرک مقیم بارموسی۔ رئیس مملکت محمد اکرم خاں ڈاکخانہ بارموسی۔ حویلی خان حاکم خاں مرحوم۔

پہیلیوں کے جواب: (۱) بہرہ (۲) لاٹھی (۳) بجلی (۴) خر گدھا، بوز بکرا یعنی خربوزہ۔ (۵) پتنگ

تصانیف علامہ راشد الخیری مضامین جدید ہے

احکامِ نسواں

عورتوں کے متعلق احکامِ قرآن مجید اور ان کی تفسیر خواتین ہند کے محسن اعظم نے کئی سال تک ... بنا
ہیں یہ تفسیر اس غرض سے لکھی تھی کہ مسلمان عورتوں کو مسائل کے دریافت میں جو دقت محسوس ہوتی ہے وہ
رفع ہو۔ افسوس موت نے مہلت نہ دی کہ علامہ مغفور تفسیر کو کمل فرما دیتے۔ تاہم تمام احکام جو ... محترمہ
مانق الخیری صاحبہ نے جمع کئے ہیں۔ علامہ مغفور کی تفسیر کے علاوہ بہت سے احکام کی ضروری تشریح بھی
سلاست ستھری زبان میں ہے۔ کتاب نسوانی لٹریچر میں نہایت اہمیت رکھتی ہے اور ہر مسلمان خاتون کے پاس رہنی چاہیئے۔ قیمت ایک روپیہ عہ ر

محسنِ حقیقی

مسلمانوں کے آقا و مولا سردار دو جہاں سرورِ کائنات صلی اللہ

علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے چند متفرق واقعات
آمنہ کے لال کے قلم سے۔ اور اس قدر
پیرایہ میں کہ آنکھ سے آنسو نکل پڑیں۔ مجالس
کے متعلق چند اصلاحی مضامین بھی اس
میں ہیں۔ قیمت چھ آنے ۶ ر

قرآنی قصے

ان نبیوں اور رسولوں کے مقدس حالات

جن کا قرآن مجید میں ذکر ہے حضرت علامہ راشد الخیریؒ نے
یہ قصے مسلمان لڑکیوں کیلئے انکی سمجھ کے مطابق انہیں کی
زبان میں مگر اپنے خاص رنگ میں لکھے تھے۔ عورتوں
کیلئے نبیوں کے حالات میں بہترین کتاب ہے جس کا درجہ
باعتبار ادب نہایت بلند ہے قیمت ایک روپیہ عہ

گدڑی میں لعل

لڑکیوں اور عورتوں

کو سگھڑ مند کفایت شعار بننے اور کامیاب زندگی بسر کرنے
کیلئے خانہ داری کے متعلق نہایت مفید خوبصورت دلکش
پیرایہ میں۔ یہ کتاب نسوانی لٹریچر میں بیش بہا اضافہ ہے یہی وہ
مضامین ہیں جنہوں نے دس بیس سے کتنی عورتوں کی زندگی
کی زندگی میں انقلاب کرکے خوشگوار زندگی بنا دی قیمت عہ

دعائیں

علامہ مغفور کی سب سے آخری تصنیف۔ ہم اپنے
مقصد کی کامیابی کیلئے دعائیں تو مانگتے ہیں مگر یہ دعا
جانتے ہیں نہ دعا سمجھتے ہیں۔ مصور غم نے اپنے
رنگ میں اردو زبان میں نظم و نثر کی یہ دعائیں
لکھیں جو اس قدر سوز و گداز اور زود اثر ہیں
ہیں ایک ایک جملہ اور ایک ایک مصرعہ کلیجہ کے پار ہے
ان میں بیکسی دعائیں یتیموں کی دعائیں۔ سرگذشتیں
بچے عزیزوں کی دعائیں بھی ہیں۔ باعتبار ادب
یہ کتاب اس قدر بلند درجہ نہیں رکھتی قیمت ۸ ر

چمنستانِ مغرب

خانہ داری۔ تاریخ۔ معاشرت۔ ادب غرض ہر موضوع پر
جو خواتین کیلئے مفید ہو سکتا ہے انگریزی زبان کے چند منتخب
مضامین کے عام فہم ترجمے ہیں جن کی خصوصیت یہ ہے کہ حضرت
علامہ مغفور کا رنگ بھی ان میں جھلکتا ہے جنہیں پڑھ کر
ترجمہ کا گمان نہیں بلکہ طبعزاد کا دھوکہ ہوتا ہے مشرق
کے بہترین ادیب نے مغربی لٹریچر کو اردو زبان میں منتقل کیا تو
اس سلیقہ کے ساتھ کہ مشرق کی بیبیاں ادبی دلچسپی کا
لطف اٹھانے کے علاوہ خانہ داری اور ازدواجی زندگی میں
تجربہ کی باتوں سے بہت کچھ فائدہ اٹھا سکیں قیمت عہ ر

دلی کی آخری بہار

۶۰ برس پہلے دلی کیا تھی۔ مرد عورتیں بوڑھے بچے کس
طرح بے فکری اور سادگی کے ساتھ زندگی کا لطف اٹھاتے
تھے میلے ٹھیلے کس طرح مناتے اور سیر تفریح کس طرح
کی جاتی تھی۔ اس کا جواب اس کتاب میں ملیگا جو نصف صدی
پہلے کی معاشرت محبت تعلقات اور وضعداری کی دردناک
کہانیاں اور دلی کی بربادی کے جگر خراش افسانے ہیں جنھیں
علامہ مغفور نے انشا پردازی کمال سے نہیں لکھا قلعہ معلی
کی کوثر سے دھلی ہوئی بیگماتی زبان ہی نہیں لکھی بلکہ افسانہ
سنا کر ہزار دلوں کو تڑپا دیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ عہ ر

دلی کی بپتیاں

دلی کی بیگماتی زبان میں نادر خطوط
انشا کی معمولی کتاب نہیں ملت
انسانی کے وہ ماتم جنکو پڑھکے
بیساختہ جی چاہتا ہے کہ الفاظ کو آنسو
سمجھ کر پڑھیے حضرت مصور غم کا سب سے پہلا مضمون جو سنہ کے مخزن میں شائع ہوا
وہ بھی اس مجموعہ میں شامل ہے۔ قیمت چھ آنے ۶ ر

داستانِ پارینہ

حضرت مصور غم جامع حیثیات مصنف
تھے۔ اکثر مورخانہ حیثیت کے آگے
بڑے بڑے نقادوں کو گردن جھکانی

پڑی۔ اسلامی تاریخ کے ضخیم ناول دیکھ چکے اب تاریخی مضمونوں کا مجموعہ پڑھیے
اور دیکھیے کہ تاریخ میں افسانہ سرائی کر کے لطف پیدا کر دینا علامہ راشد الخیری جیسے انشا پرداز
مورخ کا کام تھا واقعات سب دیکھی ہیں مگر پیرایہ بیان بار بار پڑھنے پر مجبور کرتا ہے قیمت ۱۲ ر

۱

مجلسِ بنات

پچھلے مہینے کی مجلس بنات میں جو خبریں نے اپنی بہنوں کے پاس ہونے کی شائع کروائی تھی اس میں غلطی رہ گئی۔ میری چھوٹی بہن حمیرا نازلی سلمہا چوتھی جماعت میں نہیں بلکہ ساتویں پاس کر کے آٹھویں میں آئی ہے۔ خدا اسے ہمیشہ کامیابی عطا کرے۔

عطیہ امتہ الغفور (دہلی)

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب رسالہ "بنات" دہلی

مکرمی۔ السلام علیکم۔

"بنات" بابت اپریل کے صفحہ ۲۵ پر "باغ کی سیر" کے عنوان سے مس انیس فاطمہ صاحبہ کے نام سے جو نظم شائع ہوئی ہے وہ میری ہے اور "بچوں کا تحفہ" حصہ اول اور کئی رسالوں میں شائع ہو چکی ہے۔ مس انیس فاطمہ صاحبہ کا دوسروں کی نظم کو اپنے نام سے شائع کرانا ٹھیک نہیں ہے۔ اس بات سے جتنی تکلیف مجھے ہوئی ہوگی آپ اس کا اندازہ فرما سکتے ہیں۔

نیازمند: محمد شفیع الدین نیر۔

ہمیں افسوس ہے کہ ایک بناتی بہن نے ایسی بری حرکت کی۔ جو بہنیں دوسروں کے مضمون یا نظمیں اپنے نام سے چھپوا دیتی ہیں بنات میں ان کے مضمون پھر کبھی نہیں چھپتے۔ انیس فاطمہ صاحبہ کو سوچنا چاہئے کہ ایسا کرنے سے بجائے شہرت کے ان کی بدنامی ہوئی۔

ایڈیٹر

میں محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ (کلکتہ) اور محترمہ زیب عثمانیہ صاحبہ سے خط کتابت کرنا چاہتی ہوں۔ میری عمر ۱۵ سال ہے۔ اگر انھیں منظور ہو تو مجھے مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھیں۔

حمیدہ بیگم۔ بنت شیخ خدا بخش صاحب ہیڈ کلرک مقیم بارموسی۔ رئیس مملکت محمد اکرم خان ڈاکخانہ بارموسی۔ حویلی خان حاکم خاں مرحوم۔

پہیلیوں کے جواب:۔ (۱) بہرہ (۲) لاٹھی (۳) بجلی (۴) خر گدھا، بوزہ بکرا یعنی خربوزہ۔ (۵) پستہ

علامہ راشد الخیری کے مضامین جدید مجموعے

احکامِ نسواں

عورتوں کے متعلق احکام قرآن مجید اور ان کی تفسیر خواتین ہند کے محسن اعظم نے کئی سال تک رسالہ بنا
ہیہ تفسیر اس غرض سے لکھی تھی کہ مسلمان عورتوں کو مسائل کے دریافت میں جو دقت محسوس ہوتی ہے وہ
رفع ہو۔ افسوس موت نے مہلت نہ دی کہ علامہ مغفور تفسیر کو مکمل فرما دیتے تاہم تمام احکام جو حضرت
راشد الخیری صاحب نے جمع کئے ہیں علامہ مغفور کی تفسیر کے علاوہ بہت سے احکام کی ضروری تشریح بھی
صاف ستھری زبان میں ہے۔ کتاب نسوانی لٹریچر میں نہایت اہمیت رکھتی ہے اور ہر مسلمان خاتون کے پاس رہنی چاہیے ۔ قیمت ایک روپیہ عہ

حسنِ حقیقی

مسلمانوں کے آقا و مولا سردار دو جہاں فخر کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے چند متفرق واقعات مصنف آمنہ کے لال کے قلم سے اور اس قدر پُر اثر پیرایہ میں کہ آنکھ سے آنسو نکل پڑیں۔ مجالس کے متعلق چند اصلاحی مضامین بھی اس کتاب میں ہیں۔ قیمت چھ آنے ۶ر

قرآنی قصے

ان نبیوں اور رسولوں کے مقدس حالات جن کا قرآن مجید میں ذکر ہے حضرت علامہ راشد الخیریؒ نے یہ قصے مسلمان لڑکیوں کیلئے انکی سمجھ کے مطابق انہیں کی زبان میں مگر اپنے خاص رنگ میں لکھے تھے۔ عورتوں کیلئے نبیوں کے حالات میں بہترین کتاب ہے جس کا درجہ باعتبار ادب نہایت بلند ہے قیمت ایک روپیہ عہ

گدڑی میں لعل

لڑکیوں اور عورتوں کو سگھڑ مند کفایت شعار بننے اور کامیاب زندگی بسر کرنے کیلئے خانہ داری کے متعلق نہایت مفید مشورے دلکش پیرایہ میں۔ یہ کتاب نسوانی لٹریچر میں بیش بہا اضافہ ہے جن مضامین میں جنہوں نے دس بیس سے کام نہیں ہزاروں عورتوں کی زندگی میں انقلاب کرکے خوشگوار زندگی بنا دی قیمت عہ

دعائیں

حضرت علامہ مغفور کی سب سے آخری تصنیف۔ ہم اپنے مقاصد کی کامیابی کیلئے دعائیں تو مانگتے ہیں مگر نہ دعا مانگنی جانتے ہیں نہ دعا سمجھتے ہیں مصور غم نے اپنے مخصوص رنگ میں اردو زبان میں نظم و نثر کی یہ دعائیں لکھی تھیں جو اس قدر سوز و گداز اور زود اثر ہیں دل ہلا دیتی ہیں ایک ایک جملہ اور ایک ایک مصرعہ کلیجہ کے پار ہو جاتا ہے قرآن مجید کی دعائیں پیغمبروں کی دعائیں۔ سرکار نامدار، بیچے عزیزوں کی دعائیں لکھی ہیں۔ باعتبار ادب اردو کی کوئی کتاب اس قدر بلند درجہ نہیں رکھتی قیمت ۸ر

چمنستانِ مغرب

خانہ داری۔ تاریخ۔ معاشرت۔ ادب غرض ہر موضوع پر جو خواتین کیلئے مفید ہو سکتا ہے انگریزی زبان کے چند بہترین مضامین کے عام فہم ترجمے ہیں جن کی خصوصیت یہ ہے کہ حضرت علامہ مغفور کا رنگ بھی ان میں جھلکتا ہے جنہیں پڑھ کر ترجمہ کا گمان نہیں بلکہ طبعزاد کا دھوکہ ہوتا ہے مشرق کے بہترین ادیب نے مغربی لٹریچر کو اردو زبان میں منتقل کیا تو اس سلیقہ کے ساتھ کہ مشرقی بیبیاں ادبی دلچسپی کا لطف اٹھانے کے علاوہ خانہ داری اور ازدواجی زندگی میں تجربہ کی باتوں سے بہت کچھ فائدہ اٹھا سکیں قیمت عہ

دلی کی آخری بہار

۶۰ برس پہلے دلی کیا تھی۔ مرد عورتیں بوڑھے بچے کس طرح بے فکری اور سادگی کیساتھ زندگی کا لطف اٹھاتے تھے میلے ٹھیلے کس طرح منائے اور سیر و تفریح کس طرح کیجاتی تھی۔ اس کا جواب اس کتاب میں ملیگا جو نصف صدی پہلے کی معاشرت محبت تعلقات اور وضعداری کی دردناک کہانیاں اور دلی کی بربادی کے جگر خراش افسانے ہیں جنمیں علامہ مغفور نے انشا پردازی کا کمال ہی نہیں دکھایا قلعہ معلی کی کوثر سے دھلی ہوئی بیگماتی زبان ہی نہیں لکھی بلکہ افسانہ سنا کر ہزاروں کو تڑپا دیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ عہ

مسلی ہوئی پتیاں

دلی کی بیگماتی زبان میں نسوانہ خطوط انشا کی معمولی کتاب نہیں بلکہ حیات انسانی کے وہ مارے ہیں جنکو پڑھکے بیساختہ جی چلتا ہے کہ الفاظ کو اٹھا کر آنکھوں پر رکھ لیجئے حضرت مصور غم کا سب سے پہلا مضمون جو ۱۸۹۸ء کے مخزن میں شائع ہوا تھا وہ بھی اس مجموعہ میں شامل ہے۔ قیمت چھ آنے ۶ر

داستانِ پارینہ

حضرت مصور غم جامع حیثیات مصنف تھے۔ آپکی مورخانہ حیثیت کے آگے بڑے بڑے نقادوں کو گردن جھکانی پڑی۔ اسلامی تاریخ کے ضخیم ناول دیکھ چکے اب تاریخی مضمونوں کا مجموعہ پڑھئے اور دیکھئے کہ تاریخ میں افسانہ کا رنگ کیونکر بھرا جا سکتا ہے اور یہ علامہ راشد الخیری جیسے انشاپرداز مورخ کا کام تھا واقعات سب سچے ہیں مگر پیرایہ بیان ایسا ہے کہ پڑھ کر محسوس ہوتا ہے قیمت ۱۲ر

مجلسِ بنات

پچھلے مہینے کی مجلس بنات میں جو خبریں نے اپنی بہنوں کے پاس ہونے کی شائع کروائی تھی اس میں غلطی رہ گئی۔ میری چھوٹی بہن حُمیرا نازلی سلمہا چوتھی جماعت میں نہیں بلکہ ساتویں پاس کرکے آٹھویں میں آئی ہے۔ خدا اسے ہمیشہ کامیابی عطا کرے۔

عطیہ امتہ الغفور (دہلی)

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب سالہ "بنات" دہلی

مکرمی۔ السلام علیکم۔

"بنات" بابت اپریل کے صفحہ ۲۵ پر "باغ کی سیر" کے عنوان سے مس انیس فاطمہ صاحبہ کے نام سے جو نظم شائع ہوئی ہے وہ میری ہے اور بچوں کا تحفہ حصہ اوّل اور کئی رسالوں میں شائع ہو چکی ہے مس انیس فاطمہ صاحبہ کا دوسروں کی نظم کو اپنے نام سے شائع کرانا ٹھیک نہیں ہے۔ اس بات سے جتنی تکلیف مجھے ہوئی ہوگی آپ اس کا اندازہ فرما سکتے ہیں۔

نیاز مند: محمد شفیع الدین نیّر۔

ہمیں افسوس ہے کہ ایک بناتی بہن نے ایسی بُری حرکت کی۔ جو بہنیں دوسروں کے مضمون یا نظمیں اپنے نام سے چھپوا دیتی ہیں بنات میں ان کے مضمون پھر کبھی نہیں چھپتے۔ انیس فاطمہ صاحبہ کو سوچنا چاہئے کہ ایسا کرنے سے بجائے شہرت کے ان کی بدنامی ہوئی۔

ایڈیٹر

میں محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ (کلکتہ) اور محترمہ زیب عثمانیہ صاحبہ سے خط کتابت کرنا چاہتی ہوں۔ میری عمر ۱۵ سال ہے۔ اگر انھیں منظور ہو تو مجھے مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھیں۔

حمیدہ بیگم۔ بنت شیخ خدا بخش صاحب ہیڈ کلرک مقیم بارموسی۔ رئیس مملکت محمد اکرم خان ڈاکخانہ بارموسی۔ حویلی خان حاکم خاں مرحوم۔

پہیلیوں کے جواب: (۱) بہرہ (۲) لاٹھی (۳) بجلی (۴) خر (گدھا) بوز (بکرا) یعنی خربوزہ۔ (۵) پستہ

حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ کے مضامین جدید

احکام النسواں

عورتوں کے متعلق احکام قرآن مجید اور ان کی تفسیر خواتین ہند کے محسن اعظم نے کئی سال تک سارہ بنا ہم یہ تفسیر اس غرض سے لکھی تھی کہ مسلمان عورتوں کو مسائل کے دریافت میں جو دقت محسوس ہوتی ہے وہ رفع ہو۔ افسوس موت نے مہلت نہ دی کہ علامہ مغفور تفسیر کو مکمل فرما دیتے تاہم تمام احکام بڑی محنت سے مانق الخیری صاحب نے جمع کئے ہیں۔ علامہ مغفور کی تفسیر کے علاوہ بہت سے احکام کی ضروری تشریح بھی ہم اور صاف ستھری زبان میں ہے۔ کتاب نسائی لٹریچر میں نہایت اہمیت رکھتی ہے اور ہر مسلمان خاتون کے پاس رہنی چاہئے۔ قیمت ایک روپیہ عمر

محسنِ حقیقی

مسلمانوں کے آقا و مولا سردار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے چند متفرق واقعات حضرت آمنہ کے لال کے قلم سے۔ اور اس قدر مؤثر پیرایہ میں کہ آنکھ سے آنسو نکل پڑیں۔ مجالس میلاد کے متعلق چند اصلاحی مضامین بھی اس کتاب میں ہیں۔ قیمت چھ آنے ۶؍

قرآنی قصے

اُن نبیوں اور رسولوں کے مقدس حالات جن کا قرآن مجید میں ذکر ہے حضرت علامہ راشد الخیری نے یہ قصے مسلمان لڑکیوں کیلئے انکی سمجھ کے مطابق انہیں کی زبان میں مگر اپنے خاص رنگ میں لکھے تھے۔ عورتوں کیلئے نبیوں کے حالات میں بہترین کتاب ہے جس کا درجہ باعتبار ادب نہایت بلند ہے قیمت ایک روپیہ عصہ

گدڑی میں لعل

لڑکیوں اور عورتوں کو سگھڑ، کفایت شعار بننے اور کامیاب زندگی بسر کرنے کیلئے خانہ داری کے متعلق نہایت مفید خوبصورت دلنشیں پیرایہ میں۔ یہ کتاب نسائی لٹریچر میں بیش بہا اضافہ ہے ایسے مضامین ہیں جنہوں نے دس بیس سرکاری نہیں ہزاروں گھرانوں کی زندگی میں انقلاب کرکے خوشگوار زندگی بنادی قیمت عصہ

دعائیں

حضرت علامہ مغفور کی سب سے آخری تصنیف۔ ہم اپنے مقاصد کی کامیابی کیلئے دعائیں تو مانگتے ہیں مگر نہ دعا مانگنی جانتے ہیں نہ دعا سمجھتے ہیں مصور غم نے اپنے مخصوص رنگ میں اُردو زبان میں نظم و نثر کی یہ دعائیں لکھی تھیں جو اس قدر سوز و گداز اور زود اثر ہیں دل برما دیتی ہیں ایک ایک جملہ اور ایک ایک مصرعہ کلیجہ کے پار ہے قرآن مجید کی دعائیں پیغمبروں کی دعائیں۔ سرکار کی دعائیں اور اپنے عزیزوں کی دعائیں بھی ہیں۔ باعتبار ادب دعاؤں کی کوئی کتاب اس قدر بلند درجہ نہیں رکھتی قیمت ۸؍

چمنستانِ مغرب

خانہ داری۔ تاریخ۔ معاشرت۔ ادب غرض ہر موضوع پر جو خواتین کیلئے مفید ہو سکتا ہے انگریزی زبان کے چند مشہور مضامین کے عام فہم ترجمے ہیں جن کی خصوصیت یہ ہے کہ حضرت علامہ مغفور کا رنگ بھی ان میں جھلک رہا ہے جنہیں پڑھ کر ترجمہ کا گمان نہیں بلکہ طبعزاد کا دھوکہ ہوتا ہے مشرق کے بہترین ادیبوں نے مغربی لٹریچر کو اردو زبان میں منتقل کیا تو اس سلیقہ کے ساتھ کہ مشرق کی بیبیاں ادبی دلچسپیوں کا لطف اٹھانے کے علاوہ خانہ داری اور ازدواجی زندگی میں تجربہ کی باتوں سے بہت کچھ فائدہ اٹھا سکیں قیمت عمر

دلی کی آخری بہار

۶۰ برس پہلے دلی کیا تھی۔ مرد عورتیں بوڑھے بچے کس طرح بے فکری اور سادگی کیساتھ زندگی کا لطف اٹھاتے تھے میلے ٹھیلے کس طرح مناتے اور سیر تفریح کس طرح کی جاتی تھی۔ اس کا جواب اس کتاب میں ملیگا جو نصف صدی پہلے کی معاشرت محبت تعلقات اور وضعداری کی درد بھری کہانیاں اور دلی کی بربادی کے جگر خراش افسانے ہیں جن میں علامہ مغفور نے انشاپردازی کا کمال دکھایا ہے نہیں بلکہ قلعہ معلیٰ کی کوثر سے دھلی ہوئی بیگماتی زبان ہی نہیں لکھی بلکہ فسانہ سنا کر دردمندوں کو تڑپا دیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ عمر

مسلی ہوئی پتیاں

دلی کی بیگماتی زبان میں نادر خطوط انشا کی معمولی کتاب نہیں بلکہ انسانی کے وہ مار ہیں جن کو پڑھ کے بیساختہ جی چاہتا ہے کہ الفاظ کو آنکھوں پر رکھ لیجئے حضرت مصور غم کا سب سے پہلا مضمون جو سنہ کے مخزن میں شائع ہوا تھا وہ بھی اس مجموعہ میں شامل ہے۔ قیمت چھ آنے ۶؍

داستانِ پارینہ

حضرت مصور غم جامع حیثیات تھے۔ انکی مورخانہ حیثیت کے بڑے بڑے نقادوں کو گردن جھکا دی۔ اسلامی تاریخ کے ضخیم ناول دیکھ چکے اب تاریخی مضمونوں کا مجموعہ پڑھئے اور دیکھئے کہ تاریخ میں افسانہ کا لطف پیدا کرنا علامہ راشد الخیری جیسے انشاپرداز مورخ کا کام تھا واقعات سب سچے ہیں مگر پیرایہ بیان بار بار پڑھنے پر مجبور کرتا ہے قیمت عمر

شادی کا انتخاب

اس وقت اولاد کی شادی کا انتخاب مسلمانوں کے لئے نہایت اہم مسئلہ ہو کر کئی خاندان ایسے ہونگے جہاں والدین پریشان تھے کہ جوان لڑکیاں بیٹھی ہیں اور موزوں بر نہیں جڑتا۔ لڑکیاں اس معاملہ میں دم بخود ہیں اور والدین بھی حالات کے تحت جبر کرنے پر مجبور۔ لڑکیاں شادی کے وقت کیا کریں اسلام نے انکو کیا حق دیا ہر شادی کیوقت کن باتوں کو دیکھنا چاہئیے - علامہ مغفور نے پہلے پڑھنے سے قبل اس موضوع پر کتاب لکھنی شروع کی تھی لیکن موت نے کتاب کی تکمیل کی مہلت نہ دی جس قدر صفحے لکھے جا چکے تھے انکے ساتھ عصمت کے تیس سال کے فائل سے تلاش کر کے اس موضوع پر زیادہ تر زیادہ مضامین جمع کئے گئے ہیں قیمت آٹھ آنہ (۸)

عروسِ مشرق

یورپ کی اندھا دھند نقالی اور مغربی تہذیب کے زہر آلود اثر سے محفوظ رکھنے کے لئے تہائی صدی تک حضرت مصور غم نے اپنی مخصوص طرز میں بے بہا مضامین تحریر فرمائے تھے یہ ان کا مجموعہ ہے ان مضامین میں ان مشرقی خوبیوں کو جو روز بروز مٹ رہی ہیں اور جن پر ہندوستان کے بسنے والے ناز کرتے تھے مؤثر پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔ قیمت دس آنہ ۱۰/

بزمِ رفتگان

اُردو ادب کے غیر فانی مرثیے جو ملک کی مایہ ناز خواتین اور باکمال غمخوار واد باکی یاد میں لکھے گئے تھے اور جو مدن ادب کے بیش بہا جواہر پارے ہیں حضرت علامہ مغفور کا یوں تو ہر مضمون تاثیر سے لبریز ہوتا ہے مگر بزم رفتگاں کا ایک ایک فقرہ اور ایک ایک جملہ درد و اثر میں ڈوبا ہوا ہے۔ اُردو زبان میں نثر کے بہترین مرثیے بالخصوص ہیں۔ قیمت دس آنے ۱۰/

نالۂ زار

خواتین ہند کے محسن اعظم کے دردانگیز مضامین جن میں عورت کی مختلف حیثیت پر بحث کی گئی ہے۔ وہ معرکۃ الآرا مضامین ہیں جنھوں نے لٹریچر میں غیر فانی درجہ رکھتے ہیں نالۂ زار میں عورت کی مظلومیت کا مرقع اور ان کے مصائب و آلام کی دلدوز داستانیں ہیں جنھیں پڑھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے اور سنگدل سے سنگدل انسان کی آنکھیں نمناک ہو جاتی ہیں۔ قیمت بارہ آنے

زیورِ اسلام

مسلمان لڑکیوں اور عورتوں کیلئے نہایت مؤثر مذہبی مضامین جنکے مطالعہ سے انہیں معلوم ہوگا کہ انکی ہستی کتنی ہے اور آئندہ زندگی کو خطرات سے بچا کر ایک مسلمان کی حیثیت سے پُرلطف و باطمینان زندگی کس طرح بسر کیجاتی ہے خدا اور اس کے بندوں کے ان پر کیا حقوق ہیں اور انہیں دینی و دنیاوی فرائض کو خوش اسلوبی کیساتھ کس طرح انجام دینا چاہئیے خشک سے خشک موضوع کو اس قدر لطیف اور دلآویز پیرایہ میں بیان فرمایا ہے کہ محال ہے طبیعت ذرا اکتا جائے معمولی پڑھی لکھی عورتوں ہی کیلئے نہیں تہذیب جدید کی دلدادہ اور اعلیٰ تعلیم یافتہ خواتین کے لئے بھی اس مجموعہ میں گراں بہا اسلامی معلومات ہیں جو زندگی کو کامیابی کے ساتھ بسر کرنے میں مدد دیں گی۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

بے فکری کا آخری دن

اور دوسرے مضامین کنواری بچیوں کے لئے جن کا مقصد یہ ہے کہ ان میں اچھی عادات و خصائل پیدا ہوں۔ وہ اپنے فرائض کو سمجھنے لگیں خوشگوار زندگی گذارنے کی تیاری کر سکیں - اپنے والدین کو نعمت جانیں اور کنوار پنے کی قدر کریں - قیمت (۴ر)

بلبلِ بیمار

لڑکیوں کی تعلیم و تربیت اور پردے کے مختلف پہلوؤں پر طبقۂ نسواں کے سب سے بڑے نباض نے تہائی صدی تک غور و فکر کے بعد جو بیش بہا مضامین تحریر فرمائے تھے انکا بے انتہا قیمتی مجموعہ جسمیں خشک سے خشک موضوع کو نہایت دلآویز پیرایہ میں بیان فرمایا جو معصوم غم خدا داد قابلیت رکھتے تھے۔ پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل کو بڑی خوش اسلوبی سے حل فرمایا ہے - قیمت دس آنے ۱۰/

سیاحتِ ہند

ہندوستان کے مختلف شہروں اور قصبوں کا علامہ مغفور نے دورہ فرمایا تھا اور دورہ کے جو حالات عصمت و بنات میں تحریر فرمائے تھے وہ سب اس کتاب میں جمع کئے گئے ہیں۔ جو ہندوستان کے مختلف مقامات کی تعلیم یافتہ درد مند خواتین و حضرات کا تذکرہ ہے جس سے مختلف صوبوں کی معاشرت و تمدن سے واقفیت ہوتی ہے اور علامہ مرحوم کی طبیعت و عادات و خصائل کا پتہ چلتا ہے قیمت عمر

یادگارِ تمدن

تمدن حقوق نسواں کی حمایت میں پہلا اور آخری مردانہ رسالہ تھا اسکے ایڈیٹر کی حیثیت سے علامہ مغفور نے جو مضامین تحریر فرمائے تھے انکا مجموعہ ہے طرز بیان اس قدر دلآویز اور موثر ہے کہ بار بار پڑھنے کو دل چاہتا ہے انشا پردازی کا نمونہ ہے - قیمت ۶ر

مسلمان عورت کے حقوق

حقوق نسواں کی حمایت میں وہ مضامین جو ہزاروں انسانوں سے آنسو کا خراج حاصل کر چکے ہیں۔ جو عورتیں خانگی زندگی خوشگوار بنانے کے آرزومند ہیں۔ جو عورتیں معلوم کرنا چاہتی ہیں کہ اسلام میں ان کی کیا وقعت اور کیا درجہ ہے وہ اس مجموعہ کا مطالعہ کریں جس دل میں مسلمانوں کی بہتری اور ترقی کا درد ہے ممکن نہیں کہ وہ ان مضامین کو پڑھے اور نہ تڑپ اٹھے قیمت ۱۲/

ساجن موہنی

بہت سی بیبیاں باوجود کوشش کے شوہر کو خوش نہیں رکھ سکتیں۔ کیونکہ انہیں تمیز شوہر کے گُر ہی نہیں معلوم۔ میاں بیوی میں آئے دن لڑائی جھگڑے ہوتے رہتے اور زندگی میں بے لطفی پھیکاپن ہی نہیں ناخوشگواری بلکہ تلخی محسوس ہوتی ہے۔ اس مجموعہ کا مطالعہ نہ صرف شادی شدہ خواتین ہی کیلئے بے انتہا مفید ہے بلکہ اُن لڑکیوں کے لئے بھی جن کی عنقریب شادی ہونے والی ہے۔ قیمت چار آنے ۴؍

عالمِ نسواں

اُن ملکی اور غیر ملکی واقعات پر جو خواتین بالخصوص مسلمان عورتوں سے متعلق تھے۔ حضرت علامہ مغفور کا اپنے مخصوص پیرایہ میں تبصرہ۔ تحریک نسواں۔ بیداریٔ نسواں۔ آزادیٔ نسواں۔ حریت نسواں سے جنہیں ذرا بھی دلچسپی ہے وہ علامہ مغفور کے جنہوں نے تمام عمر عورتوں کی ترقی اور بہتری کی کوشش میں ختم کردی۔ ان گراں بہا خیالات کی قدر کریں گے

قیمت آٹھ آنے ۸؍

بکھری ہوئی پتیاں

مختلف موضوعات کے متفرق مضامین۔ اس مجموعہ میں وہ مضامین بھی شامل ہیں جو سابق گذشتہ مجموعوں میں مثلاً گودڑی میں لعل، بزم رنگیں، بے فکری کا آخری دن، عروس مشرق، گرداب حیات وغیرہ میں شامل ہونے سے رہ گئے تھے۔ انشائے لطیف اور کئی درد انگیز نظمیں بھی ہیں۔ گویا اس مجموعہ میں علامہ مغفور کی کئی مختلف حیثیتیں نظر آتی ہیں۔

قیمت ایک روپیہ چھ آنے (عہ؍)

فریبِ ہستی

وہ بہا مضامین جو اصلاحِ معاشرت اور اصلاح اخلاق کے متعلق ہیں اور جن کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ مسلمان گھرانے اندر ہی اندر گھن کی طرح کھوکھلے ہو رہے ہیں اور ان کی حالت درست ہونے کی کیا تدابیر ہیں۔ قیمت (۶؍)

افسانوں کے جدید مجموعے

خدائی راج اور دوسرے افسانے

اردو کے سب سے پہلے مفسر افسانہ نگار کے آخری افسانوں کا بیش مجموعہ جس میں حیات انسانی کی پیچیدہ سے پیچیدہ گتھیوں کو سلجھایا گیا ہے۔ اور جذبات نسوانی کی درد انگیز ترجمانی کی گئی ہے۔ پلاٹ، مکالمہ، کردار نگاری، مناظر نویسی۔ جذبات نگاری غرض ہر اعتبار سے یہ افسانے مشرق کے بہترین افسانوں میں سے ہیں۔ جن پر اردو ادب ہمیشہ فخر کرے گا۔

قیمت ایک روپیہ (عہ؍)

گردابِ حیات

حضرت مصورِ غم نے عورتوں کی اصلاح و حمایت میں چھوٹے چھوٹے نتیجہ خیز اور مؤثر افسانے عام فہم پیرایہ میں عصمت میں لکھے تھے ان میں سے ۲۵ افسانوں کا مجموعہ مرتب کیا گیا ہے۔ ان افسانوں نے بیسیوں عورتوں کو افسانہ نگار بنا دیا اور سینکڑوں عورتوں کی زندگی سنور گئی۔ قیمت ایک روپیہ (عہ؍)

بساطِ حیات

چار مختصر افسانوں کا مجموعہ حیات انسانی کے متعلق جانوروں کا مشاہدہ اور مطالعہ تمام افسانے دلآویز اور نتیجہ خیز ہیں یہ جانوروں کی زبانی معمولی انسانی کہانیاں۔ قصہ کے پیرایہ میں درستی اخلاق اور اصلاح معاشرت کے اسباق بے بہا ہیں۔

قیمت چھ آنے (۶؍)

حُور اور انسان

اب سے ۲۵ سال قبل رسالہ تمدن میں علامہ مغفور نے حقوق نسواں کی حمایت میں چند نہایت مؤثر اور درد انگیز افسانے تحریر فرمائے تھے۔ جنہوں نے تعلیم یافتہ مردوں میں ایک تہلکہ مچا دیا تھا۔ اس مجموعہ میں ان افسانوں کے علاوہ عصمت کے دورِ اول کے بھی چند مشہور افسانے ہیں۔ ان افسانوں کے عنوانات یہ ہیں:۔ حور اور انسان، پریوں کی محفل، ضمیر، شمع کا خون۔ انتہائے حمیت۔ ایک روح کی سرگذشت، سوکن کی نصیحت۔ ہر افسانہ سبق آموز ہے قیمت بارہ آنے (۱۲؍)

نشیب و فراز

آٹھ عورتوں نے اپنی اپنی زندگی کا کوئی اہم واقعہ یا مشاہدہ بیان کیا ہے۔ ہر افسانہ صد درجہ دلچسپ ہے۔ اور نسوانی زندگی کے کسی پہلو پر کافی روشنی ڈالتا ہے۔

قیمت چار آنے (۴؍)

دادا لال بھجکڑ

پانچ نہایت ہی پر لطف قصے جنہیں پڑھ کر ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جائیں ولایتی نثری اور نانی عشق کے سلسلہ کی نتیجہ خیز کتاب جس سے معلوم ہوگا کہ مصورِ غم ظرافت نگاری میں بھی انتہائی کمال رکھتے تھے۔ قیمت آٹھ آنے (۸؍)

حضرت علامہ راشد الخیریؒ کی معرکتہ الآرا تصانیف

حیاتِ صالحہ

علامہ مغفور کی سب سے پہلی تصنیف جس نے جادو نگار

مصنف کے کمال افسانہ نگاری کا ہندوستان بھر میں ڈنکا بجا دیا تھا۔ اس میں ایک نیک لڑکی کی زندگی کے وہ تمام واقعات نہایت ہی مؤثر پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں جو اکثر ہندوستانی گھروں میں پیش آتے ہیں۔ صالحات سے معلوم ہوگا کہ وہی باپ جو اولاد کا عاشق زار ہے بچوں کی جان کا دشمن اور خون کا پیاسا ہو جاتا ہے۔ صالحات بتائیگی کہ جاہل سوتیلی ماں کس طرح سوکن کے بچوں کی مٹی پلید کرتی ہے۔ صالحات سے معلوم ہوگا کہ نیک کوکھ کی لڑکیاں مصائب کا کیسے کیسے ایثار اور قربانیوں سے مقابلہ کرکے دنیا کو حیرت میں ڈالدیتی ہیں۔ قصہ کے ضمن میں آج سے چالیس سال پہلے کے گھرانوں کی معاشرت رسم و رواج وغیرہ نہایت دلچسپ طریقے سے بیان کئے گئے ہیں۔ زبان قلعہ معلیٰ کی کوثر سے دھلی ہوئی واقعات اس قدر مؤثر کہ کلیجہ کے پار ہو جاتے ہیں ۱۷۵ صفحات قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ

نوحۂ زندگی

وہ سنگدل باپ جس نے لڑکی کو اس گناہ پر کہ نکاح ثانی کیا عدالت سے حکم لیکر جیل خانہ پہنچا دیا اور ... ہے۔ وہ پتھر ماں جس نے نو مہینے پیٹ میں رکھا۔ اور پندرہ برس تک پرورش کیا۔ بیگناہ بچی کو یہ دیکھ کر کہ نکاح ثانی کے جرم میں قید کی مصیبتیں جھیل رہی ہے نہال نہال ہے نوحہ زندگی میں آپ کو ایک قبرستان ملیگا جس میں ایک عصمت کی لاج رکھنے والی بیوی اور غیرت پر قربان ہونیوالی ماں اپنے دو معصوم بچوں کو دائیں بائیں لئے گہری نیند سو رہی ہے۔ یہ وہی کتاب ہے جسے پڑھ کر کتنے ہی کنواروں نے بیواؤں سے نکاح کئے اور جن خاندانوں میں بیوہ کا نکاح گناہ سمجھا جاتا تھا ان میں کتنی ہی بیواؤں کے نکاح شرع کے مطابق ہوئے۔ کتاب نہیں ایک جادو ہے۔ جس کا ایک ایک لفظ دل کے پار ہو جاتا ہے۔ مصور غم کی مشہور و مقبول تصنیف ہے۔ اور آٹھ دفعہ چھپ چکی ہے۔ قیمت بارہ آنے (۱۲)

منازل السائرہ

حضرت علامہ راشد الخیریؒ کی بہت مشہور تصنیف ہے جو اردو کے چوٹی کے اصلاحی ناولوں میں شمار ہوتی ہے۔ ایک لڑکی کی پیدائش سے موت تک کے حالات نہایت ہی دلآویز پیرایہ میں لکھے گئے ہیں۔ واقعات اس قدر دلچسپ ہیں کہ کتاب ہاتھ سے نہیں چھوڑی جا سکتی۔ زبان قلعہ معلیٰ کی ٹکسالی کوثر سے دھلی ہوئی۔ بڑے بڑے نقادوں نے اس کا مطالعہ کرکے مصنف کی ناول نگاری کے کمال کا اعتراف کیا ہے۔ منازل السائرہ اردو کی ایک غیر فانی تصنیف ہے۔ جو اپنے رنگ میں بےمثل اور بےنظیر رہیگی۔ یہ یونیورسٹیوں کی اعلیٰ جماعتوں کے نصاب میں بھی شامل ہے۔ حال میں اس کا جدید ایڈیشن نہایت اہتمام سے شائع ہوا ہے۔ قیمت دو روپے (عہ)

جوہرِ قدامت

دو بہنوں کی پرلطف کہانی دو لڑکیوں کی مفصل زندگی

دو عورتوں کی جگر خراش داستان۔ جس میں ایک دور قدیم کی درخشندہ تصویر اور دوسری طرز جدید کی دلدادہ ہے۔ عالم نسواں آج سے پچاس سال پہلے کیا جوہر رکھتا تھا۔ مسلمان گھرانوں میں اس وقت کیسے کیسے لعل گدڑیوں میں چمکتے تھے اور مغربی رو کس سمت انہیں لیجا رہی ہے جوہر قدامت کے مطالعہ سے معلوم ہوگا۔ اوپر تلے کئی ایڈیشن نکل چکے ہیں۔ بعض اسکولوں اور کالجوں کے نصاب میں بھی داخل ہے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

طوفانِ حیات

قبیح رسوم اور شرک و بدعت مسلمانوں کو گھن کی طرح اندر ہی اندر کھوکھلا کر چکے ہیں۔ اس کتاب کی ہیروئن مشترکہ کی زندگی اس قدر دلچسپ ہے کہ پڑھنے کے بعد گھر میں لغو رسموں کا نشان تک باقی نہیں رہتا۔ شرک جو دنیائے نسواں پر عام طور سے قابض ہے طوفان حیات کے مطالعہ سے کوسوں دور بھاگ جاتا ہے۔ اور رسوم مروجہ خوفناک اژدہے کی صورت میں نظر آنے لگتی ہیں۔ انسان خدائے واحد کے آگے سر جھکا دیتا ہے۔ قصہ کی دلچسپی زبان کی سلاست کے متعلق کچھ کہنا فضول ہے واقعات اسقدر دلگداز ہیں کہ ہچکی بندھ جاتی ہے قیمت عہ

گرفتارِ قفس

روداد قفس کا دوسرا حصہ۔ یہ نظمیں اس قدر درد و اثر میں ڈوبی ہوئی ہیں کہ سنگدل سے سنگدل انسان کی آنکھ سے آنسو نکل پڑیں۔ قیمت چار آنے (۴ر)

شامِ زندگی کا انیسواں ۱۹ ایڈیشن

مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیری مرحوم کی اس غیر فانی تصنیف سے زیادہ گذشتہ چوتھائی صدی میں اور کوئی کتاب مقبول نہیں ہوئی۔ انیس ۱۹ دفعہ چھپ چکی ہے لیکن مانگ کا وہی حال ہے۔ جو شروع میں تھا۔ جو مرد چاہتے ہیں ان کی بیویاں ان کے مزاج کے موافق ہو جائیں شام زندگی ان کو ضرور پڑھواتے رہیں اور جو عورتیں تمنا رکھتی ہیں کہ ان کا گھر رشک جنت بن جائے وہ شام زندگی کو پڑھتی ہیں۔ اور اس کی مدد سے اپنے خاوند کا دل موہ لیتی ہیں۔ جنہیں اولاد کی تربیت کا خیال ہو ان کے لئے شام زندگی بہترین اتالیق ہے۔ شام زندگی میں قصہ کے طور پر ایک لڑکی کا حال لکھا ہے کہ اس نے شادی سے لیکر مرنے کے وقت تک کیونکر زندگی بسر کی۔ زندگی کے کسی شعبہ اور حیات کے کسی مرحلہ کو جس سے ہوکر عورت گذرتی ہے نظر انداز نہیں کیا۔ پھر پیرایہ اس قدر دلچسپ کہ چند صفحے دیکھ کر کتاب ہاتھ سے چھوڑ دیجئے تو ہم قیمت مع محصول واپس دینے کو تیار ہیں۔ اور موثر اتنی کہ قوم نے اسی کی وجہ سے مصنف کو مصورِ غم کا خطاب دیا تھا۔ ہر باب آنکھوں کو پرنم کر دیتا ہے۔ غرض شام زندگی بڑی ہی کامیاب کتاب ہے۔ کسی اعتبار سے کوئی عیب اس میں نہیں ملتا۔ محاسن ہی محاسن ہیں۔ ایک جلد طلب فرمالیجئے آپ کے تمام خاندان اور احباب میں پہنچ جائیگی عورت اور مرد سب اس پر شیدا ہو جاتے ہیں۔ تمہارے دکھے ہوئے دل کا علاج۔ تمہارے دل کا بہلاوا تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک شام زندگی اور صرف "شام زندگی" ہے۔ شام زندگی نے سینکڑوں حیوانوں کو انسان بنا دیا۔ لامذہبوں میں مذہبیت پیدا کر دی۔ اور گم گشتہ راہوں کو راہ پر لگا دیا جو شخص شام زندگی سے محروم ہے اور شام زندگی سے فائدہ حاصل نہ کرے اس کی تقدیر ہے۔ ورنہ شام زندگی نے دین و دنیا کی درستی کا سامان پیش کر دیا ہے۔ ضخامت ۸ جزسے اوپر بہترین قسم کا چکنا ولایتی کاغذ۔ اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

صبحِ زندگی

یہ شام زندگی کا پہلا حصہ ہے شام زندگی میں نسیمہ بیگم کی شادی سے موت تک کے حالات پڑھنے سے پہلے ذرا ان کا کنوارپنا بھی دیکھ لو۔ اس سے تمہیں پتہ لگے گا کہ ایک لڑکی کی پیدائش سے شادی تک کیونکر تعلیم و تربیت کرنی چاہیئے حضرت علامہ راشد الخیری رح اس قسم کے مضامین کو دلچسپ اور موثر بنا دینے میں جو ملکہ رکھتے تھے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ صبح زندگی لڑکیوں کی اتالیق بیویوں کی مشیر اور مردوں کے لئے لٹریچر کا بیش بہا خزانہ ہے۔ لڑکیوں کی تربیت پر اس سے بہتر کتاب نہیں لکھی گئی۔ قصہ اس قدر دلچسپ کہ شروع کرکے ختم کئے بغیر نہ رہا جائے۔ زبان اتنی شیریں کہ بار بار پڑھنے کو جی چاہے۔ صبح زندگی میں دردِ بیان کیف زبان اور زندگی کا سامان سب کچھ موجود ہے۔ اکیس ۲۱ مرتبہ چھپ چکی ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

شبِ زندگی

صبح زندگی میں نسیمہ کے بچپن اور جوانی کو دکھایا گیا ہے۔ شام زندگی میں اسے آخری منزل تک پہنچایا ہے۔ شب زندگی میں موت کے بعد حالات پڑھو جن سے معلوم ہوگا کہ نسیمہ نے دنیا میں وہ کون سے کام کئے تھے کہ حوریں استقبال کرتی ہیں۔ اور وہ کونسی دو عورتیں ہیں جنہیں ایک دوزخ میں خوش اور دوسری جنت میں بھی متعید ہے نسیمہ کی بہو وسیم دلہن کی جگر خراش داستان اور ساس کی سوکن نسترن کے مفصل بیان سے ممکن ہی نہیں کہ دل پر کچھ اثر نہ ہو۔ شب زندگی خود پڑھو اور اپنے بیوی بچوں کے سامنے نسیمہ کا پاک نمونہ پیش کرکے انہیں اس جیسا بناؤ کہ وہ کامیاب زندگی گذاریں۔ دنیا کے ساتھ دین بھی حاصل کریں۔ یہاں بھی اچھے بیج بوئیں اور وہاں بھی اچھے پھل کھائیں۔ اس کے چودہ ایڈیشن نکل چکے ہیں ضخامت ۸ جزو ولایتی چکنا کاغذ۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

شبِ زندگی حصہ دوم

بتائے گی کہ دنیا کی بدترین مخلوق وسیم دلہن کس طرح ایک خدا ترس اور نیک بی بی بن جاتی ہے۔ اور اس کے بچھڑے ہوئے لعل کس طرح اس سے ملتے ہیں۔ کتاب کی ہیروئن فاطمہ ساس اور شوہر کے تمام مظالم سہتی اور ایسی ایسی قربانیاں کرتی ہے کہ آپ دنگ رہ جائیں گے۔ اتنا دلکش پلاٹ ہے کہ اردو کی کسی کتاب میں ملنا ناممکن ہے۔ یہی وہ بے مثل کتاب ہے جو علامہ مرحوم نے اپنی بہو محترمہ خاتون اکرم کو رونمائی میں دی تھی۔ کاغذ لکھائی چھپائی نہایت عمدہ۔ اس کے بھی بارہ ایڈیشن نکل چکے ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) شب زندگی مکمل دونوں حصے دو روپے۔

(ب) حضرت مصور غمؒ کے مشہور اصلاحی معاشرتی افسانے

تمغۂ شیطانی

مدوجہد دلآویز اور سبق آموز افسانہ جس میں امت شیطانی کے آٹھ کیرکٹر دکھائے گئے ہیں ان لوگوں کے جو نیک انسان سمجھے جاتے تھے مگر انکے صرف ایک فعل سے جو بظاہر بہت معمولی بات تھی حلقۂ شیطانی میں داخل ہوئے جہاں ناک کٹے والی بہری۔ ملاجی۔ خانصاحب کے حالات پڑھ کر ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جاتے ہیں۔ وہاں شمس پیرجی شیرازی کے واقعات اس قدر دردانگیز ہیں کہ آنکھوں سے آنسو نکل پڑتے ہیں۔ قیمت بارہ آنے (۱۲)

سات روحوں کے اعمالنامے

دنیا کی سات عجیب و غریب روحیں ایک شیطان کی مغفرت کیلئے پیش کیجاتی ہیں جن کے مطالعہ سے کہیں ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑیں کہیں آنسو نکل آئیں آخری روح کے کارنامے اسقدر دردانگیز ہیں کہ ہچکی بندھ جائے قیمت ۸

غدر کی ماری شہزادیاں

یا بلیہ میں میلہ" ۱۸۵۷ء کے غدر کی لٹی ہوئی دلّی کی شہزادیوں اور بیگموں کی دل ہلا دینے والی کہانیاں کہ بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں باتصویر قیمت ۱۲

ستونتی

نہایت دلچسپ سبق آموز قصہ جسمیں ثابت کیا گیا ہے کہ مرد کیلئے بیوی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہو سکتی اور شریف عورت شوہر کیلئے سب کچھ قربان کرکے اور ایثار کے جوہر دکھا کر دنیا کو محو حیرت کر دیتی ہے۔ پانچ دفعہ چھپ چکی ہے۔ قیمت (۷)

موؤدہ

لڑکیوں کے ترکہ پدری کے متعلق علامہ مغفور کا نہایت موثر درد و غم سے بھرا افسانہ جس میں اس قدر درد و سوز و گداز ہے کہ پتھر سے پتھر دل بھی اس کو پڑھ کر پسیجتے ہی نہیں بلکہ موم ہو جاتے ہیں قیمت ۸

تفسیر عصمت

جوبلی نمبر عصمت کا مقبول دلآویز افسانہ عبداللہ کیرکٹر اس قدر پر لطف ہے کہ ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جاتے ہیں۔ اور واقعات اس قدر دردانگیز کہ بیساختہ آنسو نکل آتے ہیں۔ خلع اور ارتداد پر اس سے بڑھ کر موثر افسانہ آجتک شائع نہیں ہوا۔ قیمت پانچ آنہ (۵)

انگوٹھی کا راز

جدید ایڈیشن حضرت مصنف نے نظر ثانی اور بہت کچھ اضافہ کرکے شائع کیا گیا ہے یہ تین مختلف الخیال لڑکیوں کا سبق آموز افسانہ ہے رابعہ کا عبرت انگیز انجام اسلامی کی جگرخراش داستان اور صفیہ کی مشکلات انگوٹھی کا راز اس خوبی سے حل کرتا ہے کہ پڑھنے والے کو حیرت ہو جائے۔ بارِ پنجم قیمت (۶)

ولایتی ننھی

(باتصویر) نانی عشو کے جوڑ کا نہایت پر لطف افسانہ ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جاتے ہیں۔ بی ننھی نے بڑھاپے میں جو سوانگ بھرے ہیں وہ پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں قیمت ۶

منازل ترقی

اس عبرت انگیز افسانے میں دکھلایا گیا ہے کہ انسان ترقی کی دھن، لیڈری کے شوق اور دولت کے نشہ میں اخلاق انسانیت اور مذہب کو ترک کر غریب رشتہ داروں پر کیسے کیسے مظالم ڈھاتا ہے۔ ولی اور بشیرن دونوں میاں بیوی کے کیرکٹر نہایت دلچسپ ہیں۔ قیمت (۴)

بچہ کا کرتہ

ایک عاشق زار بدنصیب ماں اپنے جوان بچہ کی بدولت وہ وہ مصیبتیں اٹھاتی ہے کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے دنیا اس کی محبت اور ایثار کا وہ عبرت انگیز جواب دیتی ہے کہ آنکھ سے آنسو نکل پڑتے ہیں بہت موثر افسانہ ہے کئی بار چھپ چکا ہے۔ قیمت (۴)

ویڈیا کی سرگذشت

مگر وہ موتی وہاں بھی نہ تھا فیغن وجدت کی دلدادہ ایک انگریز عورت کی کہانی اسی کی زبانی مغربی معاشرت کا ایک نہایت کامیاب مرقع میاں بیوی کے تعلقات کا ہوبہو فوٹو قیمت ۴

چہار عالم

ایک دردانگیز افسانے میں تین چار سبق آموز افسانے حیات انسانی پر پرندوں پرندوں کی بحث ہندوستانی معاشرت کا یہ افسانہ گویا مرقع ہے چند نسوانی کمزوریوں کو دردناک پیرایہ میں بیان کیا ہے پلاٹ بیحد دلکش ہے۔ قیمت (۴)

بنت الوقت

ہماری مستورات کی تعلیم و تربیت کا بہترین مرقع وقت کا اندھا دھند ساتھ دینے والی ایک ناعاقبت اندیش لڑکی کا عبرت انگیز انجام چھ دفعہ چھپ چکی ہے۔ قیمت ۸

سراب مغرب

غیر مسلم مدارس میں لڑکیوں کا تعلیم پانا کہاں تک جائز ہے۔ اس بحث پر مشہور کتاب تقلید مغربی کے دردناک نتائج۔ پارشیز کا حشر ماں باپ کی ناعاقبت اندیشی اور لڑکی کی تباہی آٹھ مرتبہ چھپی ہے۔ قیمت ۸ کنواری لڑکیاں نہ منگائیں۔

فسانۂ سعید

بیوہ کا نکاح ثانی اسلام کا حکم ہے۔ مگر جس قابلیت سے حضرت مصور غم نے سعید کا نکاح ثانی ثابت کیا ہے وہ حق رکھتا ہے کہ ہر مسلمان اس کتاب کو پڑھے۔ سعید کی جگرخراش داستان دل ہلا دے گی۔ سوتیلے رشتوں پر موثر کتاب ہے۔ قیمت ۸

(ج) مختصر افسانوں کے مجموعے

جوہر عصمت

حضرت علامہ راشد الخیریؒ اردو کے پہلے مختصر افسانہ نگار تھے۔ مصور غم نے مختصر افسانوں میں جذبات نسوانی کی درد و اثر میں ڈوبی ہوئی صحیح ترجمانی نہیں جادو نگاری کی ہے۔ ناممکن ہے کہ سنگدل سے سنگدل انسان ان افسانوں کو پڑھ کر کلیجہ پکڑ کر نہ رہجائے۔ جوہر عصمت مصور غم کے ان ۱۲ مختصر افسانوں کا مشہور مجموعہ ہے (۱) مظلوم بیوی کا پاک جذبہ (۲) بصور کی دلہن (۳) آگلی مجتبیٰ (۴) فسانۂ تنویر (۵) بیگناہ کا قتل (۶) بھائی کا کینہ (۷) مامون الرشید کا دربار اور بیگم کی عیادت (۸) عدل جہانگیری (۹) بلبل کی

سیلابِ اشک

حضرت مصور غم کے سات دردانگیز افسانے (۱) پرستارِ محبت (۲) بلوچن کے تین رنگ (۳) طلاقن کا سفید بال (۴) ہیج اکبر (۵) عدل گلبدن (۶) بے قصور رکی (۷) ثریا کا تخیل سات افسانے کیساتھ زرکثیر صرف کرکے فوٹو بلاک کی تصاویر لگائی گئی ہیں۔ پانچ دفعہ چھپی ہے۔ قیمت ایک روپیہ عمر

طوفانِ اشک

یعنی رواج کی چوکھٹ پر مظلوم عورتوں کی قربانیاں۔ مؤثر اور سبق آموز کتاب جس میں یہ ۲ ا دل ہلا دینے والے افسانے ہیں۔ رواج کی بھینٹ۔ کلنگ کا ٹیکہ۔ بیوی کی چھنک۔ محروم وراثت۔ ستیلی ماں کا آخری وقت۔ توصیف کا خواب۔ اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے۔ تغیر عادت۔ میں نے کیا دیکھا۔ شہید معاشرت۔ طوفانِ اشک بارسوم قیمت ایک روپیہ

شہیدِ مغرب

طرابلس اور مراکش میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے مقابلے اسلام اور نصرانیت کے معرکے مسلمان عورتوں کی ناموس اسلام پر قربانیاں مسلمانوں کی ترقی کا راز تنزل کے اسباب شدھی اور تبلیغ کا اثر مندرجہ ذیل دردانگیز افسانے ہیں۔ سوڈانی ساحرہ عرب سیدانی میدان دلگداز شہید مغرب۔ سیاہ داغ۔ کلونتیاں طرابلس سے صدا۔ افراط و تفریط سیمونہ۔ ان کے مطالعہ سے حب وطنی، جوش ایمانی، بہادری، شجاعت، خودداری غیرت و حمیت کے شریفانہ جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ عمر

نسوانی زندگی

یوں تو حضرت علامہ مغفور نے ہر تصنیف میں عورت کی مختلف حیثیتیں دکھائی ہیں مگر اس کتاب میں خصوصیت کیساتھ ماں، بیوی، بیٹی، بہن کی ہر حیثیت علیحدہ علیحدہ دکھائی ہے۔ اور ثابت کیا گیا ہے کہ ہر حیثیت میں ایسا ایسا ایثار اور قربانیاں کر دکھاتی ہے کہ مرد حیرت میں رہ جاتا ہے۔ قیمت صرف ۸ر

نانی عشو

آپ کتنے ہی سنجیدہ کیوں نہ ہوں ناممکن ہے نانی عشو پڑھتے یا سنتے وقت آپکے پیٹ میں بل نہ پڑ جائیں۔ علامہ مغفور نے ہنسی کے مضامین بھی لکھے تو اس کمال کے کہ تمام ہندوستان میں ان کا ڈنکا بج گیا۔ نانی عشو کیساتھ ایسے ہی ظرافت آمیز مگر نتیجہ خیز افسانے نوب اور گلشن ریفائی سجدہ ندامت پڑھ کر بھی ایک موقع پر آپ کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑینگے تو دوسرے موقعہ پر ہنسی ضبط نہ ہو سکے گی۔

گلدستۂ عید

عید کی دعا۔ عید کی خوشی۔ ام جعفر کی عید۔ ترکی ملا کی عید وغیرہ ایسے ایسے سبق آموز افسانے اور مضامین عید کے متعلق ہیں کہ عید کی خوشی کس طرح میسر ہوتی ہے رمضان شریف میں کیا کرنا چاہئے اس کا جواب گلدستۂ عید سے ملیگا۔ جو ایک طرف بہترین علمی عیدی ہے تو دوسری طرف ہر وقت پڑھنے زندگی میں بہت سے مفید نتائج اخذ کرنے کی چیز ہے باتصویر قیمت (۸ر)

رودادِ قفس

حضرت علامہ مغفور کی دردو اثر میں ڈوبی ہوئی نظموں کا مجموعہ۔ مظلوم حسینہ۔ روضہ اقدس پر اسلم کا خط شوہر کے نام۔ ماں کا پیام۔ سرخاب کا دم واپسیں۔ التجائے تیم بچیوں کی فریاد۔ بچپن کی یاد۔ عید کا کرتہ۔ سہیلی کا خط وغیرہ وغیرہ مسلمان گھرانوں کے عبرت انگیز معاشرتی مناظر ہیں چھٹی مرتبہ چھپی ہے۔ قیمت ۱۰ر

(د) تاریخ و سیر۔ ادب و انشاء

آمنہ کا لال

اُردو زبان کا سب سے بہتر مولود شریف پڑھنے کی عمدہ چیز۔ عقیدت کی مجالس میلاد میں یہی کتاب پڑھی جاتی ہے اور وہ اپنی غیر مسلم سہیلیوں کو بڑے فخر کے ساتھ بلاتی ہیں۔ اور اعلیٰ تعلیم یافتہ مرد بڑے ذوق و شوق سے آمنہ کے لال کا مطالعہ کرتے ہیں۔ کیونکہ اس میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں جو خلاف عقل کہا جا سکے۔ نثر کے ساتھ ساتھ جا بجا نظم ہے۔ وہ بھی اس قدر مؤثر ہے کہ اہل دل تڑپ اٹھیں۔ کیونکہ تمام اشعار خود علامہ مغفور ہی کے ہیں۔ آمنہ کے لال میں علامہ راشد الخیری کا بہترین لٹریچر ہے۔ قیمت عمر

سیدہ کا لال

شہادت کی مکمل مفصل تاریخ حصہ اول مکمل تاریخ شہادت ہے امام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور جناب سیدہ کے فضائل سرور کائنات صلعم کی رحلت حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی خلافت۔ حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ حضرت علی رضی اللہ عنہم کی شہادتیں اور دردناک مرثیے۔ جنگ جمل جنگ صفین کا مکمل بیان۔ شیعہ سنی اختلاف کی ترقیاں۔ بنی امیہ کی کوششیں امیر معاویہؓ کی سیاست امام حسنؓ کی شہادت یزید کی حکومت کی پوری کیفیت۔ جس سے واقعہ کربلا کے صحیح اسباب ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔ دوسرا حصہ مراثی کربلا ہے۔ حضرت مسلمؓ ان کے بچوں اور حضرت حُرکی شہادت۔ بی بی زینبؓ کا میدان کربلا میں مثل ایثار۔ شہادت حضرت عباسؓ۔ حضرت قاسم۔ حضرت علی اکبر۔ کربلا کا ننھا شہید۔ بیمار صغرا کا قاصد۔ سیدہ کے لال کی شہادت۔ لٹا ہوا برباد سیدانیاں۔ ابن زیاد اور یزید کے دربار۔ شیعہ سنی اختلاف پر تبصرہ۔ قاتلان حسین کا انجام اور خدائی فیصلہ۔ یوں تو تمام کتاب اس قدر دردانگیز ہے کہ بغیر آنسو بہائے نہیں پڑھی جا سکتی مگر نثر میں جو مرثیے علامہ مغفور نے لکھے ہیں ان کی ایک ایک سطر کلیجہ کے پار ہو جاتی ہے۔ ادب لطیف کے علاوہ جو کتاب کی جان ہے شہادت کا اس قدر مفصل اور مکمل دردانگیز اور مؤثر بیان کسی کتاب میں نہیں۔ تعلیم یافتہ عورتیں اور مرد شیعہ ہوں یا سنی شہادت کی یہی کتاب پڑھتے ہیں یا مجلسوں میں پڑھواتے اور سنتے ہیں۔ ضخامت ۲۵۰ صفحے قیمت (عمہ ۱۲ر)

الزہرا

اُردو زبان میں جگر گوشۂ رسولؐ سیدۃ النساء حضرت بی بی فاطمہؓ کی بہترین سوانح عمری جو بتاتی ہے کہ میاں بیوی کو کس طرح رہنا چاہیئے۔ بچوں کی پرورش کس طرح کرنی چاہیئے۔ دنیا کے ساتھ دین کس طرح میسر آتا ہے۔ وفات دردانگیز کہ کلیجہ کٹ جائے۔ آخر میں واقعہ کربلا کا مختصر بیان اور مصور غم کا قلم۔ آٹھ دفعہ چھپی ہے۔ قیمت عمہ

قلبِ حزیں

چھوٹے چھوٹے نہایت لطیف ادبی مضامین کا دلآویز مجموعہ جذبات نسوانی کی دردانگیز ترجمانی ان مضامین میں علامہ مغفور نے شاعری کی ہے بہترین نظم نما نثر طرز تحریر تمنا بار ایک ایک فقرہ حفظ کر لینے کو جی چاہے قیمت ۸ر

امین کا دم واپسیں

شہنشاہ ہارون الرشید اور ملکہ زبیدہ خاتون کے لخت جگر شہزادہ امین الرشید کا دردناک قتل اسلامی تاریخ کا یوں ہی ایک دردانگیز واقعہ ہے اس پر مصور غم نے قصہ کے دلکش پیرایہ میں عبرت انگیز واقعات اپنے خاص رنگ میں لکھے ہیں قیمت ۱ر

نوبت پنج روزہ

شاہجہاں آباد اُجڑ چکا لیکن ... کے کارنامے سنا رہی ہیں اور شہر کے

در و دیوار اس وقت بھی اپنے نہالوں کا مرثیہ پڑھ رہے ہیں۔ آج سے نشر سال پہلے دلّی کیا تھی۔ بادشاہ کا جلوس۔ قلعہ معلّی کی بہاریں۔ شاہی جھگڑے۔ میلے تماشوں کے رنگ۔ دربار کی کیفیت۔ قطب صاحب کے مقبرے۔ پیر غیب۔ شاہ بُرج اور کوٹلہ کے جشن۔ شہر کی آبادی کی چہل پہل۔ ہندو مسلمانوں کی معاشرت۔ رمضان عید۔ سلونو۔ سالگرہ کے تزک و احتشام۔ شادی بیاہ کی رسوم۔ غرض دورِ گذشتہ کی بہار اگر دیکھنی ہو تو نوبت پنج روزہ یعنی وداع ظفر ملاحظہ فرمائیے جس میں آخری تاجدار مغلیہ کی پانچ نوبتیں اس قدر دردانگیز پیرایہ میں لکھی گئی ہیں کہ خلق کے آنسو رواں ہوں گے۔ پانچویں نوبت وہ ہے جب دلّی نے بادشاہ کو وداع کیا۔ غدر ۱۸۵۷ء کے واقعات مجبوروں کا ظلم۔ مظلوموں کی حالت زار۔ مردوں کی بربادی۔ عورتوں کی تباہی اور بادشاہ کے مصائب ناممکن ہے کہ آپ آنسو بہائے بغیر پڑھ سکیں۔ بادشاہ کی تصویر اور تیرہ رنگین تصویریں ہیں۔ قیمت ۸ر

وداعِ خاتون

یعنی وہ مضامین جو ادیبہ جلیلہ جنت مکانی محترمہ خاتون اکرم کی جواں مرگی پر لکھے گئے تھے جو بتائیں گے کہ ہوگئے کیسے تھے اور لڑکی شادی کے بعد کس طرح سسرال والوں کے دل کو فتح کر سکتی ہے ناممکن ہے کہ نہیں پڑھ کر آنسو کی جھڑیاں نہ شروع ہوجائیں۔ سو کتابوں کے پڑھنے کا وہ اثر ملا ہی نہیں ہو سکتا جو صرف اس ایک کتاب کے پڑھنے کا کیونکہ جو آپ بیتی ہے قیمت ۵ر

اسلامی تاریخ افسانہ کی طرز پر

عروسِ کربلا

علامہ مخترم کے تمام تاریخی ناولوں میں بلحاظ درد و اثر کے ممتاز ہے۔ کربلا کے تاریخی واقعات پہلے ہی کچھ کم دردانگیز نہیں۔ اس پر مولانا کے قلم گوہر ریز نے قیامت ڈھادی ہے۔ کئی جگہ ہچکی بندھ جاتی ہے۔ اس پر لطف یہ ہے کہ محبت کا دلآویز افسانہ ہے بہت مشہور کتاب ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوچکی ہے۔ اور آج بھی اسی طرح دھڑا دھڑ نکل رہی ہے۔ عروس کربلا کی طرز پر کئی مصنفوں نے ناول لکھے۔ مگر عروس کربلا عروس کربلا ہی ہے۔ ساتویں دفعہ چھپی ہے۔ قیمت ۱۲ر

مجبوبۂ خداوند

قرونِ اولیٰ کے پُرجوش دیا کبار مسلمانوں کی دلدوز خونچکاں بازیاں پڑھنے والوں کو مبہوت بنا دیتی ہیں۔ طرابلس کا مقدس خداوند کا رقیب شمالی افریقہ کی حسینہ سلمہ کو قابو میں کرنے کے لئے اپنے زمنی دھوکوں میں کیا کیا کرتب دکھاتا ہے اور مجبوبۂ خداوند کس طرح اپنی عزت بچا کر اسلام قبول کرتی ہے۔ یہ ایک راز ہے جو صرف کتاب مجبوبۂ خداوند کے مطالعہ سے حل ہوگا۔ حضرت عثمانؓ خلیفہ ثالث کے زمانہ میں اسلام اور عیسائیت کے معرکے لڑائیوں کے حالات جنکا ہر واقعہ کلیجہ کے پار ہوجاتا ہے چار دفعہ چھپی ہے قیمت ۱۲ر

دُرِّ شہوار

ایران ماژندران سیستان کی ہولناک لڑائیوں کا مرقع بہرام کے شجاعانہ کارنامے ملکہ پر احسانات شہزادی سبطورہ کی فراست اور بہادری اور عسیز کی مکاری اور فریب۔ قیمت صرف ۸ر

شہنشاہ کا فیصلہ

عہدِ عباسی کے بغداد کا ایک افسانہ ایک شخص اپنی بیوی کی شادی کن اسباب کے تحت میں ایک دوسرے شخص سے کرتا ہے۔ ایک مصیبت زدہ ماں کا بیگناہ بچہ کس وجہ سے واجب القتل ٹھہرایا جاتا ہے۔ اور ماں کی کیا کیفیت ہوتی ہے۔ ملکہ اپنے حصول مقصد کے لئے کیا کیا کوششیں کرتی ہے۔ اور آخر میں کس خوبی سے شہنشاہ کا فیصلہ دودھ کا دودھ پانی کا پانی الگ کردیتا ہے۔ یہ ایسے ایسے باب ہیں جو صرف پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ قیمت ۱۲ر

منظرِ طرابلس

تسخیر طرابلس کے لئے مسلمانوں کا جوش ایمانی۔ حضرت زبیر بن عوام کی بے مثل بہادری۔ ایثار و شجاعت، محبت کے آتشکدہ میں بے گناہ لڑکی کی قربانی۔ حقیقی بہن کے ہاتھوں بھائی کا قتل۔ مذہبی پیشوا کی سیاہ کاریاں۔ بطریقہ اور شہزادی کی کہانی اور فتح طرابلس کا منظر قیمت ۵

سودائے نقد

جس سے معلوم ہوگا کہ مرد کا نکاح ثانی اور اسلام میں عورت کی حیثیت کیا ہے یہ افسانہ بتلائے گا کہ جوان بیٹی کی شادی نہ کرنا سوسائٹی کا کیسا زبردست گناہ ہے۔ دو سگی بہنوں کی کوششیں حقیقی ماں کے ہاتھوں جوان بیٹے کا قتل۔ محبت کا جواب غرض نہایت دلچسپ پلاٹ ہے۔ قیمت ۵ر

یاسمینِ شام

امیر المومنین فاروق اعظم حضرت عمرؓ کے زمانہ کی اسلامی لڑائیاں ہلال و صلیب اسلام و عیسائیت کے معرکے تسخیر اردن بیسان حمص بعلبک ارسنا حلب انطاکیہ بیت المقدس اور یرموک کے لئے مجاہدین اسلام کی سرفروشانہ قربانیاں جنگ یرموک وہ اسلامی جنگ تھی جس میں ۳۶ ہزار مسلمانوں نے عیسائیوں کی متفقہ طاقت یعنی ۳ لاکھ کے لشکر عظیم پر فتح پائی جس میں مسلمان عورتیں اس طرح لڑیں کہ دشمنوں کے دانت کھٹے کردیئے۔ حضرت ابو عبیدہؓ حضرت خالد بن ولید اور شرجیل کی تقریریں۔ مسلمانوں کے جوش ایمانی، جرأت جانبازی اور ایثار کے دل ہلا دینے والے مناظر یاسمین شام ہی میں نظر آئیں گے۔ اگر محبت کا دلآویز افسانہ دیکھنا ہے تو یاسمین شام کا مطالعہ کرو۔ جو سفاک و سنگدل باپ خداترس ماں اور مظلوم بچی کی دلخراش داستان بھی ہے۔ حال میں جدید ایڈیشن خاص اہتمام سے شائع ہوا ہے۔ قیمت صرف ۱۲ر

تیغِ کمال

اگر آپ کو غازی اعظم مصطفےٰ کمال کے مفصل حالات یونان کے برخلاف مسلمانوں کی کوشش اور فتح کے مناظر دیکھنے ہیں تو اس کتاب میں دیکھئے جس میں یورپ کی سازشوں کے راز افشا کئے گئے ہیں۔ شہزادی کونسٹ کا افسانۂ محبت۔ مصطفےٰ کمال کا سب کے دانت کھٹے کرنا۔ یونان کے دردانگیز مناظر اور علامہ راشد الخیریؒ کا قلم۔

قیمت ایک روپیہ (عہ)

زنانہ دستکاری کی مفید کتابیں

جو اپنے اپنے موضوع پر بہترین تسلیم کی جا چکی ہیں

(۱) عصمتی کروشیا

کروشیا کی شوقین بہنوں کے لئے بہترین تحفہ۔ یہ کتاب فن کروشیا کی مشہور ... انور علی بیگم صاحبہ نے ترکیبیں اور ہدایات لکھ کر مرتب کی ہے۔ ... کی مشہور مضمون نگار محترمہ و۔ا۔ صاحبہ کی رائے ہے "یہ خوبصورت اور ... کتاب بہت محنت سے مرتب کی گئی ہے"۔ محترمہ لطیف بیگم صاحبہ جن کے سلائی ... مضامین حلقۂ عصمت میں خوب مقبول ہو چکے ہیں لکھتی ہیں "عصمتی کروشیا کے نقشے ... صاف واضح اور آسان ہیں کہ سمجھنے میں بالکل دقت نہیں ہوتی"۔ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ ... کروشیا کی رائے ہے جو ہدایات دی گئی ہیں ان سے نمونے بنانے میں بہت سہولت ہو جاتی ... ایڈیشن نہایت آب و تاب کیساتھ بڑے سائز پر شائع ہوا ہے کاغذ دبیز۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ

مختصر فہرست عصمتی کروشیا

بگلہ نما کارنس	فارم ہاؤس	گڑ ناٹ
ڈاک بنگلہ	مسجد کا دروازہ	امام حسین
آدمی مع شکار	مرغ	شیر ببر
کلمہ طیبہ	تاج محل آگرہ	جامع مسجد
۵ نفیس نسترس	۱۱ دلاویز جھالریں	۲ خوبصورت کونے
خوش آمدید	عید مبارک	درخت نما ڈالی
چڑیا ڈالی پر	طرہ دان	پروار گھوڑے
گاڑ لیس	راج ہنس	بچہ تیر کمان
ایکھا تون ست پنکھا	ٹی کوزی، بوتلے	گلدستہ، گلدان

(۵) موتیوں کا کام

موتیوں کے کام کا شوق لڑکیوں میں روز بروز ترقی کر رہا ہے مگر یہ کام ایسا ہے کہ جب تک بتانیوالا نہ ہو سمجھ میں نہیں آتا اور جب اشارہ مل جائے تو با آسانی کیا جا سکتا ہے یہ کام ہے بھی نہایت دلچسپ اور مفید غریبوں کے لئے روزی کا ذریعہ ہو سکتا ہے تو امیروں کے لئے دل بہلانے کا۔ ان ہی باتوں کو پیش نظر رکھ کر یہ مفید کتاب دستکاری کی ماہر ۲۷ عصمتی بہنوں نے ... ہے اور دعوی کیا جا سکتا ہے کہ موتیوں کے کام کی ایسی مفید کتاب ہندوستان بھر میں نہیں چھپی۔ اس میں مندرجہ ذیل ۲۰۶ نمونے ہیں۔

۴۸ وضع کے پھول گلدستے	۲۰ قسم کی لیس	۳۶ جھالریں
۱۳ عمدہ عمدہ فریم	۱۱ نسترشن توری وغیرہ	۲ جالیاں
۲۹ وضع وضع کی بیلیں	۸ ...	۸ خوان پوشش
۹ حاشیہ کار	۲ پنکھے	۲ ٹی بیگ
۷ بینڈ بیگ کے نمونے	۶ پردے	گلاس پوش پچھے
متفرق چیزیں ٹی کوزی	ہولڈر۔ سلیپر	لیمپ کے جھاڑ وغیرہ ۲۰ عدد

مثال کے طور پر صرف دو چیزوں کی فہرست پیش کی جاتی ہے

بیلیں		لیسیں	
بلاوز کی بیلیں ۳	گلاب کی بیل	جگنو نما لیس	برگ نما ڈوری
آسان بیل	عینک نما بیل	کے ... کی لیس	دائی نما لیس
سادی بیل	لٹ دار ۰	کنگورے دار لیس	ہال نما لیس
دوپٹہ کی بیل ۲	چوکڑی ۰	اکڑی دار لیس	بلاوز کی لیس ۲
فراک کی ۰ ۰	گلے کی آستین کی	موسے دار لیس	دوپٹہ کی لیس
ساڑھی کی ۴	دامن کی بیل	...	لوز نما لیس
اوڑھنی ۰	حاشیہ کی	بورو ...	سادہ لیس
قیمہ کا کمر	نفیس بیل	لاکٹ لڑیاں	شگوفہ دار ...
		... کی پٹی	دلکش ...
		... لڑی ۰	چوڑی ...

چھپے موتیوں کے کام کی ماہر بہنوں کے نہایت کارآمد مضامین و ہدایات درج ہیں پھر مفصل ترکیب اور ضروری ہدایات ہر نمونہ کی اس قدر آسان لکھی گئی ہیں کہ نوشق بھی پورا فائدہ اٹھا سکتی ہیں چنانچہ بعض ترکیبیں ۲-۳- اور ۴-۳ سطروں میں ہیں جو کہ با آسانی سمجھ میں آ جاتی ہیں تمام نمونے نہایت صاف اور خوبصورت ہیں کسی نمونے کے سمجھنے میں دقت نہیں ہوتی موتیوں کے کام کا شوق رکھنے اور یہ کام سیکھنے والی لڑکیوں اور عورتوں کے لئے اس سے بہتر ساتھی نہیں ملے گی، کاغذ خوب دبیز لکھائی چھپائی نہایت اعلی ٹائٹل دو رنگ کا باتصویر خوبصورت۔ قیمت دو روپے عہ

(۶) عصمتی دستکاری	ان کتابوں کا اشتہار کسی دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیے
(۷) سلمہ ستارہ کا کام	
(۸) ... بنانے کی کتاب	

(۳) گلدستہ کشیدہ

عصمتی کشیدہ کا دوسرا حصہ

کشیدہ کاری کی اس قدر خوبصورت اور اتنی کارآمد کتاب آج تک نہیں چھپی

اس کتاب کی تیاری میں ۲۰ دستکار بہنوں نے حصہ لیا ہے۔ اور کشیدہ کاری کی مشہور ماہر محترمہ غلام فاطمہ بیگم صاحبہ آگرہ نے نہایت محنت و قابلیت سے کتاب کو مرتب فرمایا ہے۔

کتاب کے ۱۱ باب ہیں جن کی تفصیل یہ ہے

باب ۱	خوبصورت فریم مثلاً محمد تاج محل عید کا تحفہ تورہ وغیرہ	۹ نمونے
باب ۲	مختلف قسم کے پھولوں کو رنگ دیکھوں سے	۶۲ ۰
باب ۳	مختلف وضع کے بنے پھول	۴۴ ۰
باب ۴	میز پوش چادروں وغیرہ کے کونے	۱۹ ۰
باب ۵	غلاف تکیہ وغیرہ کے خوشنما مرکز	۱۸ ۰
باب ۶	مختلف وضع کے گول پھول	۱۱ ۰
باب ۷	بیل کلاتہ، پلنگ کی چادریں ساری وغیرہ کی بیلیں۔	۱۷ ۰
باب ۸	نسترشن کی بونیاں وغیرہ	۸ ۰
باب ۹	قمیص کے کف	۳ ۰
باب ۱۰	قمیص کرتہ بلاوز کے گریبان	۴ ۰
باب ۱۱	متفرق، مثلاً ٹی کوزی کپڑوں کے بٹ جوتہ۔ پاؤڈر کا غلاف بائیسکل کی گدی بٹوہ وغیرہ۔	۱۵ ۰

موتیوں کے کام کی طرح گلدستہ کشیدہ میں بھی پہلے نہایت کارآمد ہدایتیں ہیں پھر نمونوں کے مطابق کاڑھنے کی مفصل ترکیبیں ہیں جن میں ہر چیز کا ... رنگ لکھ دیا ہے پھر نمونے دئے گئے ہیں اور تمام نمونے نہایت صاف ہیں، اکثر نمونے ایسے خوبصورت ہیں کہ آج تک کشیدہ کاری کی کسی کتاب میں دیکھنے میں نہ آئے ہونگے اور ترکیبیں تو اس قدر آسان ہیں کہ چھوٹی بچیاں بھی سمجھ سکتی ہیں۔ گلدستہ کشیدہ میں سب نئے نئے ہیں یعنی جو عصمتی کشیدہ میں آ چکے ہیں وہ اس کتاب میں نہیں ہیں کاغذ خوب موٹا دبیز اعلی درجہ کی چھپائی ٹائٹل رنگین صفحات ۱۲۰ صفحے قیمت عہ

(۲) عصمتی کشیدہ

اس کتاب میں کشیدہ ... کے نہایت اچھے اچھے نمونے دئے گئے ہیں ... اور کارآمد ہدایتیں اس قدر آسان پیرایہ میں لکھی ... کہ چھوٹی چھوٹی بچیاں بھی سمجھ سکیں ہر نمونہ کی ضروری ... کی گئی ہے یعنی نمونہ کس کس چیز کے لئے موزوں ... ہے اور کس کس رنگ میں ہونا چاہئیے۔ اور ... مہیا ضروری ہے۔ پھر نمونے شروع ہوتے ... میز پوش پلنگ پوش، رومال، کرسیوں کے ... تکیوں کے غلاف پلنگ کی چادروں۔ ... وغیرہ وغیرہ کے وسط اور کونوں کے لئے ... قسم کے پھولوں، بوٹوں، گلدستوں وغیرہ ... درجن خوبصورت نمونے ہیں۔ ان کے بعد ... وضع کی دلاویز بیلیں پھر مختلف قسم کی کڑھت ... عمدہ نمونے ایک درجن سے زیادہ اس ... پرندوں اور چند مشہور عمارات کے خاکے ... کیلئے یہ کتاب بہت کارآمد ہے اور ... پسند ... پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا اب دوبارہ چھپی ہے قیمت ...

... مالی دقتوں سے پریشان ہیں جنہیں آمدنی کی کمی اور اخراجات کی زیادتی نے پریشان کر رکھا ہے وہ اگر ایک جلد

خواتین کی دستکاریاں

منگالیں تو گھر پر خود داری و عزت کیساتھ زندگی گذر سکتی ہیں کیونکہ اس کتاب میں نادار اور غریب عورتوں کو نہایت کارآمد بیش بہا مشورے دئے گئے ہیں اور بہت سے کاموں کی اس قدر تفصیل بیان کر دی ہے ... بغیر کسی کا احسان اٹھائے صرف اس کتاب کی بدولت مالی پریشانیوں کو با آسانی دور کر سکتی ہیں۔ خواتین کی دستکاریاں ... عورتوں کو بہترین مشورہ دیگی وہاں امیر عورتوں کو بھی ہنر ... اور ... شعار بنا دے گی قیمت آٹھ آنہ۔

ملنے کا پتہ۔ منیجر عصمت دہلی

بچے و بیدمار



محترمہ مسز ازالحسن بھیرہ کے بچے



نرجس خاتون (متھرا) عمر ۳ ماہ

دستکاری



چندہ سالانہ پیشگی مع محصولڈاک
بذریعہ منی آرڈر ڈیڑھ روپیہ (۱ؕ)
بذریعہ وی.پی ایک روپیہ بارہ آنے (۱ؕ)

ایڈیٹر۔ رازق الخیری

اس پرچہ میں جس قدر مضامین شائع
ہو رہے ہیں ان کے حقوق بحق بنات
محفوظ ہیں

Price As. 4/2/0

ہر تصویر میں ایک کہانی



آہا ! یہ کہانی نمبر تو بہت اچھا نکلا ہے !



آؤ تم بھی ناشتہ کر لو !



تو اس نے مجھے مارا کیوں ؟

بنات، دہلی

عصمت کا شاندار سالگرہ نمبر ۱۹۴۲ء ۲۹ جون کو شائع ہو گیا

مختصر فہرست مضامین

عنوان مضمون	مضمون نگار	مختصر کیفیت
پیغامات	از سر عبدالقادر سابق لا ممبر حکومت ہند پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی ایم اے۔ پروفیسر حامد حسن صاحب قادری، سید سجاد حیدر صاحب یلدرم بی اے۔ لالہ تلوک چند صاحب محروم۔ محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ۔	
بتیسویں سال کے مضمون نگار	از ۔ رازق الخیری	مخصوص و ممتاز مضمون نگاروں کے طرز تحریر اور ان کے مضامین پر تبصرہ
خاتون اکرم عصمتی انعامات	از ۔ رازق الخیری	بتیسویں سال کے تمام موضوعوں کے بہترین مضامین اور انعامات کا اعلان
کواری بچی کے تین دور	از حضرت علامہ راشد الخیریؒ	ایک نہایت موثر دردناک مضمون جس کا ایک ایک لفظ کلیجے کے پار ہو جاتا ہے
ہندوستان پر ہوائی حملہ کا امکان اور اس سے محفوظ رہنے کی تدابیر	از کپتان ڈاکٹر نصیر الدین احمد صاحب	ایک بڑا معرکتہ الآرا اور نہایت بلند پایہ اور ضروری معلومات سے لبریز۔ مضمون عام فہم پیرایہ میں ہندوستان کی کسی زبان میں اس موضوع پر ایسا مضمون نہیں چھپا۔
پردیسی	از ایس بی طاہرہ صاحبہ	ادب لطیف کا ایک بہترین نمونہ۔ موثر اور نتیجہ خیز۔
گدھا	از نصرت نشاط صاحبہ	گدھے کی بڑی مزیدار مختصر آپ بیتی۔
باتیں کرنا	از ۔ و ۔ ا ۔ صاحبہ	کب اور کس وقت کس طرح اور کس قسم کی باتیں کرنی چاہئیں سنجیدہ علمی بحث
علمی نوک جھونک	جہاں بانو بیگم صاحبہ ایم۔ اے	یونیورسٹی کی لڑکیوں کی مزیدار علمی باتیں ادبی چٹکیاں اور سنجیدہ ظرافت
نیکی	رفعیہ امبر کرمانیہ صاحبہ	ہمیں نیک کام کرنے کی کیوں ضرورت ہے اس موضوع پر عالمانہ بحث انداز بیان عام فہم۔
آفتاب دو عالم	زبیدہ زرین صاحبہ	رسول اکرمؐ کی مقدس زندگی کے چند مختصر حالات دلنشین پیرایہ میں۔
بچوں کی سزا کا نفسیاتی مطالعہ	شہر بانو صاحبہ	ایک بہت ضروری موضوع پر ایک نہایت کام کا مضمون۔
جنگ یورپ	ایس۔ آر کے صاحبہ	موجودہ جنگ کیوں ہو رہی ہے اور اس وقت تک کیا ہو چکا ہے۔
بہن کی جیت	محمودہ رضویہ صاحبہ	تاریخ اسلام کا ایک عبرت انگیز واقعہ افسانہ کے پیرایہ میں۔
نوکروں سے سلوک	سردار محمدی بیگم صاحبہ آف وائی	نوکروں کو کس طرح رکھنا چاہئے ایک دولتمند شخص کا واقعہ۔
جواہر پارے	صغرا ہمایوں مرزا صاحبہ	چند اخلاقی نصائح جن کو گرہ میں باندھ لینا چاہئے۔
صنعت و حرفت	امۃ الحفیظ صاحبہ	بعض چیزوں کے تیار کرنے کے ذاتی تجربے۔
دیہاتی گیت	ڈاکٹر اعظم صاحب کریوی	جاہل گنواروں کی شاعری اور اس کے مطالب کی وضاحت۔
تیرنے سے شفایابی	زہرہ بیگم صاحبہ فیضی	مبالغہ آمیز من گھڑت کہانی نہیں ایک سبق آموز سچا واقعہ۔
کارآمد مشورے	سردار محمد حسین صاحبہ	چند کام کی باتیں جن کا کان میں پڑا رہنا شاید کبھی مفید ثابت ہو۔
جام جیلی مارملیڈ	شمیمہ خاتون صاحبہ	ان چیزوں کے تیار کرنے کی نہایت مفصل اور مکمل ترکیبیں جو ذاتی تجربوں کی بنا پر لکھی گئی ہیں۔
نفسیات	شائستہ اختر سہروردی صاحبہ بی لے (آنرس)	ایک عالمانہ فلسفیانہ مضمون طرز بیان سیدھا سادا اور عام فہم
مچھر کا پسندیدہ رنگ	فاطمہ صغرا صاحبہ	جسے سمجھنے کے بعد ہم بڑی حد تک مچھروں کی مصیبت سے نجات پا سکتے ہیں
برقعہ	ارمان فریدی صاحب	چند دلچسپ لیکن نہایت عبرت ناک اور نتیجہ خیز سچے واقعات۔
علم قیافہ	ب۔ ن۔ ابراہیم صاحب	کیا ہاتھ دیکھ کر انسان کی عادات و خصائل معلوم ہو سکتی ہیں۔
دیسی رنگوں کی چھپائی	مولوی اقبال احمد صاحب	کپڑے کی چھپائی کے نامور مولف نے بتایا ہے کہ مختلف رنگوں سے کس طرح کپڑے چھاپے جاتے ہیں۔
عورتوں کے لئے وسائل معاش	سید رضا احمد صاحب جعفری	کیا کیا کام کر کے شریف عورتیں عزت کے ساتھ مالی مشکلات کو دور کر سکتی بلکہ آسودہ حال ہو سکتی ہیں۔

[illegible]

عنوان مضمون	مضمون نگار	مختصر کیفیت
تمنائیں	شوکت ریاض صاحبہ	ایک دلآویز خیالی مضمون - نثر میں شاعری کی گئی ہے
خانہ داری	مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے	سنگھار و آرائش اور گھرداری کے متعلق گراں قدر مشورے -
سیر بین	مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے	دنیا کے مختلف ملکوں کے دلچسپ واقعات کی نئی معلومات اور ایجادات -
ان کے علاوہ حسب - باتیں	عصمت کی لاج - بزم عصمت	دوربین دخیریں، زنانہ دستکاری کے نمونے بتسویں سال کے مضمون کی فہرست

افسانے اور ڈرامے

عنوان مضمون	مضمون نگار	مختصر کیفیت
کیا میں پاگل ہوں	پرنسپل اشتاق احمد صاحب زاهدی دہلوی	ایک تعلیم یافتہ مگر غم نصیب لڑکی کی دردناک اور عبرت انگیز آپ بیتی
سرخ دھاگا	سرور جہاں صاحبہ رعنائی اے	مغرب کے ایک بہترین ڈرامہ کا نہایت کامیاب ترجمہ
آزادی	ل - احمد صاحب اکبر آبادی	مفلس اور غلام کی زندگی بھی کوئی زندگی ہے ایک دردناک افسانہ -
مجسمہ	ندر سجاد حیدر صاحبہ	ایک مغرب زدہ مگر شریف طبیعت لڑکی کی زندگی کے نشیب و فراز
مسٹر ٹور مورڈن کا عجیب مقدمہ	رقیہ برنی صاحبہ	انگریزی کے ایک بہترین جاسوسی افسانہ کا ترجمہ -
میر متضاد علی	مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب دہلوی	ایک شخص شہرت کے لئے عجیب طریقہ اختیار کرتا ہے نہایت دلآویز اور شگفتہ افسانہ -
بیبوں کے بیبیٹر	سکینہ بیگم صاحبہ بی - اے (آنرس)	ایک تعلیم یافتہ مگر ناعاقبت اندیش لڑکی کا نتیجہ خیز افسانہ -
تین طالب علم	جمیلہ اسد اللہ صاحبہ	سراغ رسانی کا ایک دلآویز اور حیرت انگیز افسانہ

نظمیں

عنوان مضمون	مضمون نگار	مختصر کیفیت
سالگرہ کی نظمیں	از رابعہ خاتون صاحبہ پنہاں	محترمہ اُم زہرہ صاحبہ ہاشمی
عہد ماضی کی مسلمان عورت	مولانا محوی صدیقی لکھنوی	مسلمان عورت کا ماضی اور حال مستقبل کا پیام بیداری
احساسات	ساجدہ بیگم صاحبہ - ادیب فاضل	درد بھرے دل کے حقیقی جذبات -
سرود زندگی	لالہ تلوک چند صاحب محروم بی اے	مغرب کی ایک مشہور نظم کا بہترین ترجمہ
بھکارن کی دنیا	جناب نہال سیوہاروی	مفلسی کی تصویر - عبرت کا مرقع - ہر شعر درد میں ڈوبا ہوا ہے -
اعجاز اسلام	جناب دعا ڈبائیوی	اسلام کیا ہے اور کیا سکھاتا ہے ؟
چاندنی رات	جناب بصیر صدیقی ایم - اے	ایک بہترین نیچرل نظم - قدرتی مناظر کا ہو بہو نقشہ کھینچ دیا ہے -
تاریخ بنی آدم	سید راحت حسین صاحب بی اے بی ال	دس لاکھ برس قبل سے اس وقت تک انسان کی تدریجی ترقی -
گرمی	افسر النسا بیگم صاحبہ حافظ	درد اور عبرت سے لبریز ایک منظوم واقعہ
اتباع رسول	ابوالاعجاز ازل صاحب	تاریخ اسلام کا ایک سبق آموز واقعہ -
شریک زندگی -	مولانا ثاقب کانپوری	بیوی شوہر کے لئے کس قدر بے بہا نعمت ہے !

تصاویر

(۱) جزیرہ مدغاسکر کی ایک دیہاتی عورت (۲) مدغاسکر کی مسلمان عورت (۳) مدغاسکر کی عیسائی عورت (۴) مچھلی کا شکار (۵) برصوا قوم کا ایک مرد (۶) رانچی کے وحشی قبائل (۷) نہر سوئیز (۸) پورٹ توفیق مشرقی دروازہ (۹) پورٹ سعید - (۱۰) ممباسہ کا ایک بازار (۱۱) ممباسہ کی ایک سڑک (۱۲) ناریل اکٹھے کئے جا رہے ہیں - (۱۳) ممباسہ شہر کا باہر سے نظارہ (۱۴) علی مسجد خیبر (۱۵ تا ۲۰) جنگ یورپ کے متعلق و متفرق -

تندرست بچے (۲۱) محترمہ رابعہ خاتون پنہاں کے بچے (۲۲) جمیلہ بیگم صاحبہ کی بھتیجی (۲۳) بے فکری (۲۴) ننھی بہنیں (۲۵) بیگم نبی بخش کے بچے (۲۶) مسٹر یوسف علی کانپور کے بچے (۲۷) ڈاکٹر اعظم کریوی کی بچی

ضخامت ڈیڑھ سو صفحے　کاغذ اعلیٰ درجہ کا سفید چکنا دبیز　لکھائی چھپائی عمدہ

چار روپیہ کا منی آرڈر بھیجکر رسالہ عصمت کی خریدار بن جایئے سالگرہ نمبر سالانہ چندہ ہی میں پیش کیا جائیگا۔

عصمت

مولوی نصیر الدین ہاشمی حیدرآباد دکن

عصمت بعض ایسی خصوصیتیں رکھتا ہے جو کسی اور رسالہ کو حاصل نہیں۔

(۱) رسالہ عصمت ایک ایسا رسالہ ہے جو صنف قوی صنف نازک دونوں کے لیے دلچسپی کے سامان رکھتا ہے اور پھر اسکے ساتھ ہی ہر سن و سال کے افراد کے لیے یکساں دلچسپ ہوتا ہے

(۲) رسالہ عصمت کے مضامین مختلف نوعیت اور مختلف معیار کے ہوتے ہیں جو ہر ذوق اور ہر مذاق کے افراد کے لیے موجب دلچسپی ہوتے ہیں

(۳) عصمت کے مضامین بلا تفریق مذہب و ملت ہر ایک کے لیے جاذبیت رکھتے ہیں۔

(۴) عصمت میں جس قدر کارآمد اور سود مند مضامین شائع ہوتے ہیں ایسے مضامین بہت کم دوسرے زنانہ رسالوں میں شائع ہوتے ہیں۔

(۵) عصمت نہایت پابندی وقت کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔

(۶) عصمت کا سالنامہ اپنی دلچسپی اور خوبیوں کے مدنظر زیادہ دلچسپ اور زیادہ مفید ہوتا ہے میرے خیال میں رسالہ عصمت کا مطالعہ ایک عورت کو سعادتمند لڑکی بہترین بیوی اور ماں بننے میں بہت بڑی حد تک مددگار ہو سکتا ہے۔

لالہ تلوک چند محروم بی اے

آنجہانی مولانا راشد الخیری کا شمار ہندوستان کے چوٹی کے ادیبوں میں تھا اور وہ صحیفہ جو انکے جذبات کا آئینہ دار اور ان کے خیالات کا ذریعۂ اظہار ہو۔ ادبی معیار میں اپنا نظیر آپ ہی ہو سکتا ہے چنانچہ ادبی نکتہ نظر سے میرے دل میں ہمیشہ عصمت کی وقعت اردو کے بہترین مردانہ رسائل کے برابر رہی ہے۔ یہ امر مزید تسکین کا باعث ہے کہ مولانا کے سفر آخرت کے بعد بھی ان کے قابل جانشین نے اس معیار میں سرمو فرق نہیں آنے دیا۔

عصمت کی دوسری خوبی جس کا میں روز ازل سے قائل اور مداح ہوں یہ ہے کہ باوجود گوناگون ادبی دلچسپیوں کے اس میں زمانہ حال کی عریاں طرز نگارش کو بھول کر بھی داخل نہیں ہونے دیا گیا اور پوری چھان بین کے بعد ایسا مواد مہیا کیا جا رہا ہے جو تمام طبقات نسواں کے لئے دلچسپی اور سبق آموزی کا ذریعہ ہونے کے باوجود کسی پہلو سے قابل اعتراض نہ ہو۔

خالص مذہبی مضامین کو چھوڑ کر جو کلینۃً مسلمان بیبیوں کے لئے ہوتے ہیں عصمت میں ایسے مضامین بھی بافراط شائع ہوتے رہے ہیں جن سے دیگر مذاہب کی مستورات بھی مستفید ہو سکتی ہیں۔

عصمت نے ۳۲ سال میں جو پاکیزہ نسوانی لٹریچر شائع کیا ہے اس کی مثال مغربی زبانوں میں ممکن ہے مل جائے اردو میں یقیناً نایاب ہے۔ خدا کرے کہ مولانا کے ہاتھوں کا لگایا ہوا یہ ادب کا شاندار درخت ہمیشہ پھلتا پھولتا رہے۔

ڈاکٹر اعظم صاحب کریوی

عصمت کے متعلق کچھ لکھنا یا اس کی خوبیاں بیان کرنا گویا آفتاب کو چراغ دکھانا ہے عصمت نے گذشتہ ۳۲ سال میں طبقۂ نسواں کی جو خدمات انجام دی ہیں وہ ہندوستانی علم و ادب کی تاریخ میں سنہری حرفوں میں لکھنے کے قابل ہیں جس رسالہ کو خلد آشیانی مصور غم علامہ راشد الخیری نے پروان چڑھایا ہو اس کی خوبی میں کس کا فرکو شک ہو سکتا ہے زبان اور ادب کے لحاظ سے بھی یہ رسالہ اپنا جواب نہیں رکھتا۔

عصمت کے سالگرہ نمبر ۱۹۴۰ء کے بہترین مضامین کا انتخاب جو کتابی صورت میں حاصل کیجئے

رسالہ عصمت کی مضمون نگار خواتین

عصمت میں ہر سال سو سے زیادہ مضمون نگار خواتین کے مضامین شائع ہوتے ہیں ہندوستان بھر کے کسی زنانہ پرچہ کی اتنی مضمون نگار عورتیں نہیں ہیں۔

عصمت کی چند مخصوص لکھنے والیوں کے نام یہ ہیں۔

محترمہ شاالنسا اختر بانو سہروردی بی۔اے۔ آنرس
محترمہ مریم خانم بی۔اے (میسور)
محترمہ مہدی بیگم بی۔اے (حیدرآباد دکن)
محترمہ سکینہ عسیبہ بی۔اے۔ لاہور۔
محترمہ رحمت النسار بی۔اے بی ٹی۔
محترمہ سرور جہاں رعنا۔ بی۔اے
محترمہ تہذیب النسار بی۔اے
محترمہ سلیمہ محمد احمد بی۔اے (اورنگ آباد)
محترمہ خورشید آرا بیگم منشی فاضل و ادیب فاضل
محترمہ کنیز محمد بیگم منشی فاضل
محترمہ زبیدہ زرین
محترمہ سردار محمدی بیگم آف وائی۔
محترمہ شہربانو (گیا)
محترمہ رابعہ خاتون پنہاں۔
محترمہ ایس بی طاہرہ   پشاور

محترمہ دالبلقیس بیگم منشی کامل — مولفہ خانہ داری کے تجربات وغیرہ
محترمہ رفعیہ کرانیہ — مصنفہ نیرنگ۔
محترمہ نذر سجاد حیدر — مصنفہ حرماں نصیب جانباز وغیرہ۔
محترمہ زہرہ فیضی بیگم — مصنفہ تندرستی ہزار نعمت۔
محترمہ صغرا ہمایوں مرزا — مصنفہ مشیر نسواں تحریر النسار وغیرہ۔
محترمہ ظفر جہاں بیگم — مصنفہ اختری بیگم
محترمہ امت الوحی — مصنفہ شہید وفا۔
محترمہ بلقیس جمال خاتون — مصنفہ آئینہ جمال۔
محترمہ جہاں بانو بیگم۔ ایم۔اے — مصنفہ پرواز خیال۔
محترمہ بر لاس (اشرف جہاں بیگم) — مصنفہ فغان اشرف۔
محترمہ غدیرہ فاطمہ بیگم — مولفہ گلدستہ کشیدہ
محترمہ آمنہ نازلی۔ — مصنفہ عصمتی دستر خوان۔
محترمہ فاطمہ انور علی بیگ — مصنفہ عصمتی کروشیا۔
محترمہ جمیلہ بیگم — مصنفہ فیروزہ۔
محترمہ ایس کے صغرا سبزواریہ۔

ملک کے مایۂ ناز ادبا و شعرا عصمت کے مستقل مضمون نگار ہیں

• خانصاحب مولوی محمد ظفر ایم۔اے۔ ال۔ال۔بی
لالہ تلوک چند صاحب محروم۔ بی۔اے
مولانا محوی صدیقی لکھنوی
مولانا محمود اسرائیلی
ابوالاعجاز نازل صاحب (لاہور)
مرتضیٰ حسن صاحب دعا ڈبائیوی۔
جناب امداد عظیم آبادی
ظفریاب حسین صاحب جام نوائی
صوفی عبدالرب صاحب
پروفیسر ستار خیری۔ ایم۔اے۔

ڈاکٹر اعظم صاحب کریوی
مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب دہلوی بی۔اے
پروفیسر حامد حسن صاحب قادری
لالہ جگ جیون لال بھٹناگر بی۔اے
پروفیسر علی عباس حسینی۔ ایم۔اے
صادق الخیری ایم۔اے
ل۔احمد صاحب اکبرآبادی
نقی علی صاحب یاسی
معین الدین شمسی۔ ایم۔اے
کپتان ڈاکٹر نصیرالدین احمد میڈیکل آفیسر

مولوی عبدالغفار الخیری دہلوی
ڈاکٹر ممتاز حسین ایم۔بی۔بی۔ایس
مولوی سید راحت حسین بی۔اے۔ال۔ال۔بی
علامہ برجموہن دتاتریہ کیفی۔ ایم۔اے۔
سید رضا احمد جعفری اکبرآبادی
سید محمد احمد سبزواری۔ ایم۔اے
مولانا عبدالماجد بی۔اے۔ ایڈیٹر صدق۔
سید نصیرالدین ہاشمی حیدرآبادی
سید ابن حسن شارق بی۔اے بی ٹی۔

حضرت علامہ راشد الخیری کا بیش بہا مضمون ہر ماہ شائع ہوتا ہے

مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیریؒ کی مشہور و مقبول تصانیف

گوہرِ مقصود

یعنی "خیالستان کی پری" اور "لال کی تلاش" دو بہت مشہور قصے پہلا قصہ ملک خیالستان کی ایک پری کا ہے جو مدت تک ادھر ادھر پھرتی اور بار بار کوشش کرنے کے بعد دنیا کا بہترین تحفہ لانے میں کامیاب ہوتی ہے دوسرا قصہ ایک دکھیاری ماں کا ہے جو گمشدہ بچہ کی تلاش میں جنگلوں اور پہاڑوں میں ماری ماری پھری دونوں قصے اس قدر دلچسپ اور درد انگیز ہیں کہ ہر لفظ کلیجہ کے پار ہو جاتا ہے۔ قیمت ۶ر

سنجوگ

ایک تعلیم یافتہ سلیقہ شعار مگر کم رو جلی اور نصیبوں بھونی لڑکی کی داستان جس کا نکاح والدین نے سوچ سمجھ کر کیا اور فریقین کی طبیعتوں کا اندازہ نہ لگایا۔ بلکہ دولت و ثروت کی قربانگاہ پر اپنے جگر کے ٹکڑے کو بیدردی سے ذبح کر دیا اس لڑکی کو سسرال میں کیا کیا تکلیفیں پہنچیں شوہر کے ہاتھوں کیا کیا اذیتیں برداشت کیں سوسائٹی کی پابندیوں اور زیادتیوں کو کس طرح سہتی رہی اور آخر کس طرح دنیا سے گئی۔ یہ واقعات معلوم ہو کر بے اختیار آنسو نکل پڑتے ہیں۔ قیمت صرف ۱۰ر

سوکن کا جلاپا

ناشاد و نامراد محمود کا افسانۂ غم۔ ایک بیگناہ لڑکی پر ساس نے سوکن لا بٹھائی۔ اور غم نصیب مصیبت زدہ لڑکی نے ماں باپ کی لاج رکھنے کے لئے ساس کی زیادتیاں شوہر کے مظالم غرض سب اذیتیں ہنس کھیل کر صبر و شکر سے برداشت کیں یہاں تک کہ ان غموں میں گھل گھل کر جان دیدی۔ درد و اثر سوز و گداز میں ڈوبا ہوا مصورِ غم کا بہت مشہور و مقبول افسانہ ہے۔ قیمت ۵ر

لڑکیوں کی انشاء

خط و کتابت سکھانے کی اردو زبان میں بہترین کتاب جس میں خطوط کے ذریعہ لڑکیوں کو بتایا گیا ہے کہ میکہ کی زندگی انھیں کس طرح بسر کرنی ہے اور سسرال میں جا کر ان کی ذمہ داریاں کیا ہیں ایک عورت کی حیثیت سے انھیں کیا کیا فرائض انجام دینے ہیں اور زندگی کی دشوار گذار منزلوں اور کٹھن راستوں کو وہ کس طرح کامیابی کے ساتھ طے کر سکتی ہیں۔ اس میں پچاس کے قریب زنانہ خطوط ہیں مگر معمولی خطوط نہیں۔ حیاتِ انسانی کے وہ راز ہیں جن کو پڑھ کر بے ساختہ جی چاہتا ہے کہ الفاظ کو اٹھا کر آنکھوں پر رکھ لیجئے۔ زبان ایسی پیاری کہ اردو لٹریچر کی شاید ہی کوئی کتاب اس کا مقابلہ کر سکے ضخامت سو صفحے کے قریب ہے قیمت ۱۲ر

ماہِ عجم

فاروق اعظمؓ کے عہد مبارک میں سلطنت ایران پر قابو پانے کے لئے مسلمانوں کے بے مثل جنگی کارنامے فرزندانِ ایران کا سرفروشانہ مذہبی جوش ایرانیوں کا پروانہ وار شمع وطن پر قربان ہونا اسلام اور نصرانیت کی لڑائیاں کفر و ایمان کے معرکے قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی ولولہ خیز جانبازیاں جذبات لطیفہ کی حقیقت طرازیاں مشرق کے تاریخی ناولوں میں بہت ممتاز ہے کنواری لڑکیاں نہ منگائیں۔ قیمت صرف عہ

قطراتِ اشک

آنسوؤں کے بادشاہ حضرت علامہ راشد الخیریؒ کی افسانہ نگاری کے دور اول کے بہترین نمونے وہ مضامین جو مخزن، عصمت، تمدن، کہکشاں وغیرہ میں شائع ہو کر شہرت دوام حاصل کر چکے ہیں۔ رویائے مقصود و بدنصیب کا لال، دادی ساس کی تارک الوطنی عصمت و حسن، ساون کی چڑیاں، مظلوم کی زیادتی، نند کا خط۔ چاندنی چوک کا جنازہ، ہونے کی یاد وغیرہ وغیرہ وہ مضامین اور افسانے ہیں جنھوں نے پڑھنے والوں کو جادو نگار مصنف کی تحریر کے اثر کا قائل کر دیا تھا۔ قیمت صرف عہ

شاہین و درّاج

حضرت علامہ مرحوم کا وہ معرکۃ الآرا تاریخی ناول جس نے مصنف کی سحر نگاری کا بڑے بڑے ادیبوں کو قائل کر دیا تھا اس میں محبت کے جذبات لطیفہ کو نہایت لطف اور رنگینی سے بیان کیا گیا ہے بہ لحاظ زور قلم اور جذبات نگاری اردو ناولوں میں یہ قصہ بہت نمایاں درجہ رکھتا ہے شاہین و درّاج مصور غم رحمۃ اللہ علیہ کی بہت مشہور ٹریجڈی ہے۔ قصہ کی دلآویزی کی یہ کیفیت ہے کہ شروع کرنے کے بعد ختم کئے بغیر کتاب چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا کئی بار شائع ہو چکا ہے قیمت عہ

ملنے کا پتہ عصمت بک ڈپو۔ دہلی

حضرت علامہ راشد الخیریؒ کی تصانیف کی مفصل فہرست مفت منگائیے

ہندوستانی صحافت میں عصمت کا درجہ

ہندوستان کے چند مشہور اخبارات ورسائل کی رائیں

عصمت کے مضامین مفید ودلچسپ ہوتے ہیں۔ بہترین قسم کا لٹریچر فراہم کرتا ہے یہی رسالہ ہے جو ۲۹ سال سے نسوانی ترقی وبہبودی کے لئے سینہ سپر ہے — بمبئی کرانیکل
عصمت یورپ کے اعلیٰ درجہ کے رسائل کے سانچے میں ڈھالا گیا ہے۔ — ایزیور
عصمت اس رسالہ کو خواتین میں بڑی کامیابی ہوگی۔ پانیر — عصمت اپنے وقت کا بہترین رسالہ ہے۔ — مدینہ
عصمت بہت قابلیت کے ساتھ بیس سال سے شائع کیا جارہا ہے — انڈین ڈیلی میل
عصمت ہندوستان کے تمام زنانہ رسالوں کا سرتاج ہے — ہمدرد
عصمت ترقی نسواں کے لئے نہایت ہی قیمتی خدمات انجام دے رہا ہے۔ — سیاست
عصمت کے ادبی مضامین کا معیار بلند ہے — ہمایوں — عصمت ہر اعتبار سے قابل تعریف ہے — نسائی
عصمت تمام زنانہ رسالوں میں اول ہے۔ — درویش — عصمت اعلیٰ درجہ کا رسالہ ہے — ہندو مدراس
عصمت صنف نازک کی نہایت بیش بہا خدمات انجام دے رہا ہے مستورات کے لئے نایاب رسالہ ہے — اودھ اخبار
عصمت ممتاز رسالوں میں سب سے اول گنا جاتا ہے — کشمیر
عصمت مسلمان خواتین کی نہایت شاندار خدمات انجام دے رہا ہے۔ — پیشوا
عصمت اپنی خوبیوں کے لحاظ سے نسوانی رسائل میں چوٹی کا پرچہ تسلیم کیا جاتا ہے — الخلیل
عصمت صوری ومعنوی ہر اعتبار سے شریف خاتونوں کے ہاتھ میں جانے کے قابل ہے۔ — دکن ریویو
عصمت پابندیٔ وقت نہایت حسین اور بہت دلچسپ اور مفید رسالہ ہے۔ — وکیل
عصمت بہت مقبولیت وہر دلعزیزی حاصل کرچکا ہے اور پابندی وقت کے لئے ضرب المثل ہے۔ — نظام المشائخ
عصمت عام زنانہ رسالوں کی طرح خرافات مضامین کا مجموعہ نہیں۔ اس کے مضامین حقیقتاً مفید ہوتے ہیں۔ — ملت
عصمت ہندوستان کے زنانہ پرچوں میں ایک امتیازی خصوصیت اور اعلیٰ شان رکھتا ہے
عصمت کی ہر دلعزیزی ایک معجزہ سے کم نہیں — سفینۂ نسواں — عصمت زنانہ پرچوں میں ایک قابل اعتماد پرچہ ہے۔ — اودھ پنچ
عصمت کو مخالفین نے بھی اردو کا بہترین رسالہ تسلیم کیا ہے کچھ اوپر ربع صدی سے برابر شائع ہورہا ہے — ساقی
عصمت پچیس سال سے عورتوں کی بہترین خدمات انجام دے رہا ہے۔ اور عورتوں کا بہترین پرچہ تسلیم کیا جاتا ہے — ریاست
عصمت ۲۸ سال سے عورتوں کی بہترین خدمات انجام دے رہا ہے۔ عورتوں کے طبقہ میں جو عام بیداری پیدا ہوئی ہے اس سے عصمت اور اس کے بانی کی کوششوں کو بہت دخل ہے۔ — جامعہ
عصمت عورتوں کے لئے نہایت مفید مضامین شائع کرتا ہے۔ — زمانہ
عصمت عورتوں کا مشہور رسالہ ہے جس نے عورتوں کی اخلاقی تعلیم وتربیت کے لئے نمایاں خدمات انجام دی ہیں — ہونہار دہلی

عصمت کا سالانہ چندہ صرف چار روپیہ ہے شاندار سالگرہ نمبر اسی چندہ میں شامل ہے

مینجر عصمت کوچہ چیلان دہلی

عصمت کا سالگرہ نمبر ۱۹۴۰ء [illegible]

۱۹۰۸ء سے جاری ہے

رسالہ عصمت دہلی

یادگار مصور غم حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ

عصمت کی مضمون نگار ملک کی اعلیٰ تعلیم یافتہ اور بہترین لکھنے والی خواتین کی کثیر جماعت ہے اور ہر سال سو سوا سو خواتین کے مضامین شائع کرتا ہے

عصمت مضمون نگاروں کو معاوضہ دیتا اور ہر سال بہترین لکھنے والی خواتین کو مخدومہ خاتون اکرم کی یادگار میں نہایت معقول انعامات تقسیم کرتا ہے۔

عصمت کے تمام مضامین دلچسپ اور کارآمد ہوتے ہیں پامال پرانے اور بھرتی کے مضامین عصمت میں نہیں چھپتے عصمت کے سبق آموز نتیجہ خیز افسانے دلآویز موثر نظمیں، خانہ داری، تاریخ و سیرت، معاشرت، تمدن و تعلیم تربیت اولاد حفظان صحت پر کارآمد مضامین اور بحثیں بڑے بڑے قابل مرد عش عش کرکے پڑھتے ہیں۔

عصمت میں ہر ماہ مضامین کے کم از کم (۸۰) صفحے ہوتے ہیں جن میں بعض صفحے باریک لکھوا کر قریباً سو صفحوں کے مضامین شائع کئے جاتے ہیں۔ اس قدر ریڈنگ میٹر ہندوستان کا اور کوئی زنانہ رسالہ نہیں دیتا۔

عصمت ہاف ٹون بلاک کی تصویریں تمام اردو رسالوں سے زیادہ ہر سال شائع کرتا ہے۔

عصمت کا ٹائیٹل پیج خوبصورت رنگین بلاکوں سے چھاپا جاتا ہے اور کاغذ لکھائی چھپائی بھی اچھی ہوتی ہے۔

ہندوستان کے دوسرے زنانہ رسالوں پر محصول ڈاک ایک پیسہ کا ٹکٹ لگتا ہے لیکن عصمت میں مضامین کے صفحے اس قدر زیادہ ہوتے ہیں کہ ڈبل محصول ڈاک یعنی ہر ماہ دو پیسے کا ٹکٹ لگتا ہے۔

عصمت ہندوستان بھر میں سب سے پرانا باتصویر ماہوار رسالہ ہے جو ۳۲ سال سے کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔

عصمت کی اشاعت اردو کے اعلیٰ درجہ کے تمام پرانے ماہوار رسالوں میں سب سے زیادہ ہے۔

عصمت رؤسا امرا شرفا کے طبقہ میں قدر و وقعت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

عصمت کی اشاعت میں ایک دن کی بھی تاخیر نہیں ہوتی۔ ہمیشہ مقررہ تاریخ پر شائع ہوتا ہے۔

مشاہیر قوم اور ملک کے مشہور اخبارات و رسائل تسلیم کر چکے ہیں کہ

عصمت ہندوستان کا بہترین زنانہ رسالہ ہے

اردو زبان میں اتنا پابند وقت اور ضخیم اتنا دلچسپ اور مفید اتنا خوبصورت اعلیٰ پایہ کا ۳۲ سالہ رسالہ شریف بیگمات کے لئے اور کوئی نہیں ہے۔

سالانہ چندہ پیشگی معہ محصول ڈاک صرف چار روپیہ (للعہ) اس چندہ میں شاندار سالگرہ نمبر بھی دیا جاتا ہے

مینیجر "عصمت" دہلی

کم استطاعت غریب عورتیں صرف دو روپیہ کا منی آرڈر ماہ جولائی بھیجکر سال بھر کیلیے عصمت اپنے نام جاری کرا سکتی ہیں

عصمت کا سالگرہ نمبر ۱۹۴۰ء دیکھ کر

نوشتہ
جناب شہنشاہ حسین رضوی ایم-اے ایل ایل بی علیگ ایڈووکیٹ لکھنؤ

حضرت علامہ راشد الخیری نور اللہ مرقدہ کی مبارک یادگار ماہنامہ عصمت کا سالنامہ پہونچا۔ یہ عصمت کی بیسویں سالگرہ ہے ایک نہائی صدی کے دور میں عصمت نے مخدرات عفت کی جو گراں مایہ خدمات انجام دیں ان کا احساس اور اندازہ آسان نہیں ملک میں بے شمار عورتوں کے رسائل نکلے اور نکلتے ہیں مگر جو وقار عصمت نے حاصل کیا وہ آجتک کسی کو نصیب نہیں ہوا۔ زمانہ نے لاکھ جونے بدلے۔ عورتوں میں بیداری کی لہریں دوڑیں۔ ادب لطیف کے شوق نے ہلکے اور سوقی لٹریچر کو فروغ دیا۔ مگر عصمت کی متانت کبھی کم نہیں ہوئی۔ آپ کہیں گے کہ عصمت ایک خشک رسالہ ہے۔ لیکن اس کی خشکی میں تہذیب ہے سنجیدگی ہے۔ متانت ہے اور خوش سلیقگی کی تعلیم ہے۔ آپ کو عشقیہ بے کیف نظمیں اور پھیکے محبت کے جھوٹے افسانے نہ پاکر گو نہ مایوسی ہوگی لیکن اگر آپ کو اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو اخلاقیات کی تعلیم دینا ہو تو آپ بلا تامل عصمت کا اجراء ان کے نام کرا دیجئے۔ یہ رسالہ تو اس قابل ہے کہ مہذب خاندان اس کے فائل اپنی بیٹیوں کے جہیز میں دے سکتے ہیں۔ یہ ہماری لڑکیوں کا حقیقی زیور ہے اور انمول زیور ہے۔

سال تمام جولائی ۱۹۳۹ء میں بعض مضامین ایسے شائع ہوئے ہیں جن کے عنوانات میں جاذبیت نہیں لیکن جب چند سطریں مطالعہ سے گذریں گی تو حقیقی جوہر کھلنا شروع ہونگے مجھے یاد نہیں کہ حسب ذیل مضامین کن اشاعتوں میں شائع ہوئے ہیں لیکن میں یہ ضرور بلا تامل کہہ سکتا ہوں کہ یہ سب مضامین وسیع مطالعہ اور اس کے ساتھ کافی مشاہدہ و کاوش کا نتیجہ ہیں۔

۱- اٹلی کی سیر۔ وائسرائے ہند کے بلند اقبال فرزند کی شادی۔ سہروردیہ صاحبہ کے مضامین خوب ہیں۔

۲- فرانس میں عورتوں کو رائے دینے کا حق۔ عورتوں کی جنگی خدمات۔ ہٹلر کی سرزمین۔ جمیلہ بیگم صاحبہ کے۔ "خواب" کا تو کیا کہنا! ایسا خشک موضوع اور اس قدر دلچسپ! آپ نے تو عصمت نے اپنا ریکارڈ قائم کر دیا۔ کوئی ماہ ایسا نہیں گذرا جس میں آپ کا کوئی مضمون نہ شائع ہوا ہو۔

۳- رعنا صاحبہ کے ترجمے بہت خوب ہیں بالخصوص ان کا ڈرامہ اور افسانے۔

۴- زبیدہ زرین صاحبہ کے سیاسی مضامین ان کی سیاسیات سے گہری دلچسپی کا ثبوت ہیں۔

۵- سب کے آخر میں مگر سب سے زیادہ قابل قدر نام محترمہ نذر سجاد صاحبہ کا ہے وہ ہمارے ملک کی ادبیات کی صف اول میں نمایاں ہستی ہیں۔ میری علی گڈھ میں طالب علمی کا زمانہ تھا اور انکی انشا پردازیوں کا شباب اب تو پیہم صدمات نے ان کی زبان قلم کو خاموش کر دیا ہے عصمت کے ۱۹۳۹ء کے صفحات پر نذر سجاد اور بہن فیضی صاحبہ کے مضامین اس کے لئے باعث صد ہزار افتخار ہیں حصہ نظم نثر سے کسی طرح کم دلآویز و مفید نہیں ثابت ہوا ہے۔ بہن بلقیس جمال اور رابعہ پنہاں کی نظمیں عصمت کے اوراق کی زیب و زینت ہیں۔ جمال فارسی کی بھی خوش گو شاعرہ ہیں مگر افسوس ہے کہ خانہ داری کے مکروہات نے ان کی شاعری کے چاند میں گرہن لگا دیا ہے۔ افسوس یہ ہے کہ جب ملک کی بہنوں کے لئے ان شاعرات کے کلام سے مستفیض ہونے کا وقت آیا تو انھوں نے بزم شعر و سخن سے کنارہ کشی اختیار کر لی اور اگر گاہے ماہے کہا کچھ کہا بھی تو اس کی اشاعت میں بخل کیا۔ ادارہ عصمت کو چاہیئے کہ وہ انکی اور بہن آمنہ عفت اور میمونہ غزالہ کے اشاعت کلام میں مساعی ہو۔

میں نہایت خلوص دل سے اپنے برادران محترم مولانا رازق الخیری و مسٹر صادق الخیری کی خدمت میں اپنا ناچیز ھدیہ تبریک پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتا! اور درگاہ ایزدی میں دست بدعا ہوں کہ خداوند عزوجل ان کو حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق و ثبات قدم عطا فرمائے۔

عصمت ہر تعلیم یافتہ گھرانہ میں قدر و وقعت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچیوں کا سب سے پرانا باتصویر رسالہ



بنات (یعنی بچیاں)

دہلی

تیرھواں ۱۳ سال	کہانی نمبر	جلد ۲۵ نمبر ۴

باہتمام مولوی محمد امان الرحمٰن پرنٹر پبلشر محبوب المطابع دہلی میں چھپ کر دفتر عصمت دہلی سے شائع ہوا



بچی ہو یا بچہ، ہر ایک کو کہانی سننے میں بڑا مزا آتا ہے۔ بناتی بہنوں کو بھی کہانیاں بہت بھاتی ہیں۔ انہی کے لئے ہم نے یہ نمبر نکالا ہے جس میں بہت سی عمدہ عمدہ کہانیاں جمع ہیں۔ ایک خاص بات یہ ہے کہ آپ کو اس میں ایک چھوڑ کئی قسم کی کہانیاں ملیں گی یعنی انگریزی، یونانی، چینی، عربی، ہندی، اور خالص اپنی۔ دو کہانیاں ہنسانے والی بھی ہیں اور ایک تصویری بھی۔ ان کے علاوہ چار کہانیاں نظم میں ہیں جو بچوں کے مشہور شاعروں جناب شفیع الدین نیرؔ، مولوی شجاعت سندیلوی، مسعود حسین صاحب شہاب اور جناب شفق قادری نے خاص طور پر آپ کے لئے لکھی ہیں۔

اب ذرا ہر کہانی کا الگ لطف اٹھائیے۔ مولوی شاہد احمد صاحب ایڈیٹر ساقی نے جانوروں کی حالت کیسی دلچسپ بیان کرکے کیسا اچھا نتیجہ نکالا ہے؟ محترمہ نفیس فاطمہ بیگم نے ذرا سی دیر میں تاروں کی ایک دلچسپ حکایت سنادی۔ ب۔ ن۔ آنسہ ابراہیم نے باتوں باتوں میں نہایت اچھا سبق دیا ہے۔ صالحہ عبدالحکیم اور مس خورشید بیگم لکھتی ہیں کہ دنیا میں بڑے بڑے بے وقوف بستے ہیں۔ ان کے قصے سنو اور ہنسو۔ ریشم کی کہانی مس شفیق بانو نے لکھی ہے۔ رئیس محسن صاحبہ اور سحاب صاحبہ نے چاند کے متعلق دو مزیدار قصے سنائے ہیں۔ اور منور ثریا نے تصویروں میں دکھایا ہے کہ بے وجہ کسی کو نہیں ستانا چاہئے اور رؤف علی صاحب تو چور پکڑنے کے لئے صحرا میں جا نکلے۔ جناب آسی رام نگری کہانیاں لکھنے میں بڑے مشہور ہیں بنات میں پہلی دفعہ ایک عمدہ کہانی لے کر آئے ہیں۔ ملک راج ڈھرگا بھی ہمارے نئے مضمون نگاروں میں ہیں اور ان کی یہ کہانی بہت اچھی ہے۔ چاند شرما ضیا نے ایک ایک حرفی کہانی لکھی ہے۔ افسوس ہے جگہ نہ ہونے کی وجہ سے کئی مشہور لکھنے والوں کی اور خود بناتی بہنوں کی بہت سی کہانیاں شامل نہ ہو سکیں انشاءاللہ آئندہ مہینوں میں چھپ جائیں گی۔ آپ نے ٹائیٹل کے دوسرے صفحے پر تصویریں بھی دیکھیں؟ ایڈیٹر

بلبلِ اسیر

از

مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیری رحمتہ اللہ علیہ

اگر تمہارے دل میرے واقعات سے عبرت حاصل کر سکیں، اگر تمہارے دماغ میرے
لاب سے کچھ سبق سیکھنا پسند کریں، اگر تمہاری طبیعتوں میں قدرت کی نیرنگیوں سے کچھ
پی ہو تو میری داستان سے کچھ نتیجہ نکالو، میں اس وقت تمہاری قید میں ہوں، اور یہاں
یں قید میں ہو گئیں، نیم کا پودا جو میرے سامنے اس انگنائی میں لگا یا گیا تھا، نبولیاں دے
ہے، جب یہاں آئی تو اس وقت بھی بچہ نہ تھی دُنیا کی مخلوق میں مجھ سے ترقی ہو چکی تھی۔
نہ داری کے کاروبار مجھ سے انجام پاچکے تھے، شوہر کی خدمت وعظمت کا فخر مجھے حاصل
چکا تھا، کوارپنے کی آزادی میں نے دیکھی، بے فکری کی نیندیں میں سوئی۔ غرض دنیا کی
ئی بہار، اور قدرت کا کوئی کرشمہ ایسا نہ تھا جس کا لطف میں نے نہ اٹھایا ہو۔ پہاڑ کی بلند
ٹی پر ہمارا آشیانہ تھا، جہاں رات دن ٹھنڈی اور میٹھی ہوا ہمارے دل ٹھنڈے کرتی،
بشار ہمارے سامنے گرتے، دریا ہمارے سامنے لہریں لیتا، اودی اودی گھٹائیں
س برس کر کھلتیں اور کالے کالے بادل جھوم جھوم کر آتے۔ برسات کی اندھیری راتوں
ں ہمارا گھونسلا ہوا کی گود میں جھولتا۔ اور چودھویں کی چاندنی رات میں ماہتاب
روشنی ہمارے مکان کو منور کرتی، مگر جب اس انقلاب کا وقت آیا جس کو قدرت نے
اری تقدیروں میں لکھ دیا تھا۔ تو وہ صحبتیں آناً فاناً۔ درہم برہم ہو گئیں، خزاں نے پہاڑ
سرسبز چوٹیوں کو خاک آلود کر دیا۔ رنگین اور شاداب پودے مرجھا گئے، اور بار آور
رخت جو پھلوں سے لدے ہوئے تھے ٹھنڈ ہو گئے، چاندنی راتیں اندھیری گھپ ہو گئیں،

اور سبزہ زار مرغزاروں میں خاک اڑنے لگی۔

میری زندگی کا وہ روشن، اور یہ تاریک پہلو تھا۔ لیکن اس پر غضب وہ رات تھی جس کی ابتدا نے ہمارے مدتوں کے مرجھائے ہوئے کنول کھلا دیئے۔ مگر انتہا نے مصیبتوں کا خاتمہ کر دیا۔ خزاں ہماری امنگوں کو فنا اور انقلاب ہماری خواہشوں کو ختم کر چکا تھا۔ شام ہو چکی تھی، اور ہم میاں بیوی اور تین بچے اپنے گھونسلے میں سونے کی تیاریاں کر رہے تھے۔ کہ آسمان نے کروٹ لی سیاہ گھٹا مشرق سے اٹھی، اور ہماری مشتاق آنکھیں جو مدت سے اس منظر کو ترسی ہوئی تھیں بے تاب ہو گئیں۔ رات بھر موسلا دھار بارش ہوئی۔ بادل دھائیں دھائیں گرجا، مگر صبح کے وقت بجلی نے ہمارے اوسان باختہ کر دئے۔ ظالم چمک چمک کر ہمارے آشیانہ پر آ رہی تھی، اور ہم پانچوں خاموش بیٹھے اللہ اللہ کر رہے تھے۔ ہمارے ننھے ننھے کلیجے دھڑک گئے، اور ہم اپنے گھر کو خدا کے سپرد کر کے نکل کھڑے ہوئے، دن برآمد ہو چکا تھا، مگر ظالم بجلی کی رفتار بدستور تھی، دفعتہً زور کا ایک دھماکا ہوا۔ اور میں بے ہوش ہو کر گر پڑی، جب مجھ کو ہوش آیا تو ایک ظالم صیاد کی مٹھی میں تھی، اور میری بدبخت آنکھیں اپنے شوہر اور بچوں کی صورت کا آخری منظر دیکھتی ہوئی ہمیشہ کو ان کے دیدار سے محروم ہو گئیں۔

تھوڑی سی خوشی پر بشاش، اور خفیف سے رنج پر پریشان ہونے والی بیویوں زندگی خزاں و بہار کا مجموعہ ہے۔ مجھ کو دیکھو۔ اور سمجھو کہ میں کیا ہوں۔

میں وہ ہوں کہ آج اس خزاں کو بھی ترس رہی ہوں ؛

عصمت ۱۹۱۷ء

نگل کی کہانی

زلزلہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی جنگل میں ہت سارے جانور رہتے تھے۔ ان جانوروں ں درند بھی تھے، چرند اور پرند بھی، شیر ببر، شیر، چیتے، بھیڑیے، ریچھ، گیدڑ، لومڑیاں، غیرہ۔ ہاتھی، گینڈے، جنگلی بھینسے، ارنے بھینسے، بارہ سنگھے، جھانگ، چیتل، ہرن، نگلی بکرے، ژراف، زبرے، دریائی بچھڑے ریائی گھوڑے، سانپ، اژدھے وغیرہ۔ نگلی مرغ، شتر مرغ، بن ککڑی، پن ککڑی، سرخاب، ہریل، لال سر، تلیر، چکور، تیتر، بٹیر، غیرہ۔ یہ سب جانور مزے سے زندگی گذارتے تھے۔ ان جانوروں میں خرگوش بھی شامل تھے۔ ن بھر بھاگتے پھرتے۔ کلیلیں کرتے، چھلانگیں گاتے اور بے فکری سے اپنے دن گذارتے۔

ایک دن ایک خرگوش کسی گھنی جھاڑی یں دبکا آنکھیں بند کئے آرام کر رہا تھا۔ یکا یکی ایک عجیب خیال اس کے دل میں آیا۔

"اگر زلزلہ آجائے تو مجھے کیا کرنا چاہئے؟"

خرگوش بڑا بزدل اور بہت ڈرپوک جانور تو ہوتا ہی ہے بس اس خیال کا آنا تھا کہ مارے خوف کے وہ تھر تھر کانپنے لگا۔ اسی وقت اتفاق سے ہوا یہ کہ ایک جھونکا ہوا کا جو زور سے آیا تو ناریل کا درخت جھول گیا اور بہت سارے ناریل ٹپاپٹ ٹپاپٹ نیچے گر پڑے۔ خرگوش نے جو یہ شور سنا تو اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں اور خون خشک ہو گیا۔ منہ سے چیخیں نکلنے لگیں "ارے زلزلہ آگیا۔ بھاگو بھاگو!" بس یہی چیخیں مارتا وہ بدحواس ہو کر بھاگا۔ اس میں اتنی بھی ہمت نہیں تھی کہ پلٹ کر یہ تو دیکھ لیتا کہ دراصل واقعہ کیا ہے۔ اس پر تو زلزلہ کا سہم سوار تھا۔ خرگوش کان دبائے بھاگا جا رہا تھا۔ کہ سامنے سے ایک ہرن آیا۔ پوچھنے لگا۔ "ارے بھائی معاملہ کیا ہے؟ کیوں بھاگے

جارہے ہو؟"

خرگوش نے بھاگتے ہی ہیں کہا "بڑے زور کا زلزلہ آرہا ہے۔ جنگل سارا برباد ہو رہا ہے۔"

ہرن نے جو یہ دہشت ناک خبر سنی تو اُس کے بھی آئے حواس جاتے رہے۔ وہ بھی خرگوش کے ساتھ بھاگ کھڑا ہوا۔ اب راستہ میں جو جانور بھی ملتا زلزلہ آنے اور جنگل برباد ہونے کی خبر سُن کران کے ساتھ ہولیتا۔ رفتہ رفتہ جنگل کے سارے جانور، سانپ اور لومڑی سے لے کر زراف اور ہاتھی تک سب اپنی

"کیا بات ہے؟" اور سب کے سب پھولے ہوئے سانس سے یہی کہہ دیتے کہ زلزلہ آرہا ہے اور جنگل برباد ہو رہا ہے۔ ایسی کچھ دہشت سب پر چھائی تھی کہ ایک نے بھی اس افواہ کی تصدیق نہیں کی۔ بس جو سُنا اس پر یقین کر لیا کہ ضرور ایسا ہی ہوگا۔ بڑے بڑے جانور بھاگے چلے جارہے تھے۔ چھوٹے جانور جو راستہ میں ملتے بغیر پوچھے گچھے کے ساتھ ہو لیتے۔ بلکہ سب سے آگے دوڑتے کہ کہیں بڑے جانوروں کی روندن میں نہ آجائیں۔ جانوروں کی یہ ساری بھگوڑی



اپنی جان بچانے کے خیال سے اس بھگدڑ میں شریک ہو گئے۔ جو جانور بھی ملتا پوچھتا

فوج بھاگتے بھاگتے میلوں نکل گئی۔ آنکھیں اندھی کئے سارے جانور دیوانوں کی طرح

...گئے رہے یہاں تک کہ سامنے ندی ...ائی دی جس میں یہ سب ڈوب کر مر جاتے ...تنے ہی میں ایک شیر ببر نے سامنے سے ...کر ڈرے ہوئے جانوروں کے لشکر کو ...کارا اور اس طرح ڈانٹا کہ سارے جانور ...رک گئے۔ آگے بڑھ کر شیر ببر نے ...سے پوچھا:۔

"یہ کیا معاملہ ہے؟"

شیر:۔ مجھ سے جنگلی بھینسے نے کہا تھا زلزلہ آرہا ہے۔

ببر:۔ زلزلہ کس نے آتے دیکھا؟

شیر:۔ مجھے تو معلوم نہیں۔ ہاتھی ...معلوم ہے۔"

ببر (ہاتھی سے):۔ تم نے دیکھا زلزلہ؟

ہاتھی:۔ نہیں۔ مجھ سے تو گینڈے نے ...ا تھا۔

گینڈا:۔ (ہانپ کر)۔ میں نے ارنے بھینسے سے سنا تھا۔

ارنے بھینسے نے کسی اور جانور سے یہ سنی تھی اور اس جانور نے کسی اور سے۔ ...ض یوں ہی ہوتے ہوتے نوبت ہرن اور خرگوش تک پہونچی۔

ببر نے گرج کر کہا "تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک ڈرپوک خرگوش نے تم سب کو بدحواس کر دیا! بڑی شرم کی بات ہے! چلو ہم سب چل کر ناریل کے درخت کے پاس چل کر دیکھیں کہ وہ خوفناک زلزلہ کہاں ہے۔"

اب یہ سارا لشکر واپس لوٹا اور اسی جھاڑی اور ناریل کے درخت کے قریب پہونچا تو دیکھا کہ ناریل اب بھی ہوا کے جھونکوں سے ٹپاپٹ گر رہے ہیں۔

ببر نے کہا "لو دیکھو! کسی بزدل کو اپنا سردار بنانے اور افواہوں پر یقین کرنے کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس ڈرپوک خرگوش نے تم سب کو اپنے سے بھی زیادہ ڈرپوک بنا دیا۔ تم نے اس شور کو بھی نہیں سنا جس سے یہ ڈر کر بھاگا تھا، اور اس کے پیچھے پیچھے تم بھی بھاگ کھڑے ہوئے۔ آئندہ کے لئے اسے اپنی زندگی کا اصول بنا لو کہ: "افواہوں پر کبھی یقین نہ کرو اور خود اعتمادی سیکھو۔"

شاہد احمد (دہلوی)

انگریزی کہانی

تاروں کا جھرمٹ



اے بہن! ذرا آسمان کو دیکھنا۔ وہ سامنے سات ستارے ایک جگہ جگمگا رہے ہیں۔ یہ ساتوں تارے ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھے چمکا کرتے ہیں۔ اور کبھی ایک دوسرے سے الگ نہیں ہوتے۔ ان کے متعلق ایک ننھی سی کہانی مشہور ہے، جو میں تمہیں سناتی ہوں:۔

بہت دن ہوئے کسی جزیرے میں سات بہنیں رہتی تھیں۔ اللہ نے ان کو بڑا خوبصورت اور پیارا پیارا بنایا تھا اور وہ سب ایک دوسرے کو اتنا چاہتی تھیں کہ دم بھر کو کسی کا جدا ہونا انھیں گوارا نہ تھا۔ خدا کا کرنا کیا ہوا کہ ایک روز سب سے چھوٹی بہن جو بڑی بھولی اور نیک تھی اللہ کو پیاری ہوگئی۔ باقی چھ بہنیں اس کے غم میں بہت روئیں اور انھوں نے دعا مانگی کہ اللہ میاں آپ بڑے اچھے ہیں! ہمیں بھی اپنے پاس بلا لیجیے تاکہ ہم ساتوں بہنیں تیرے ہاں بھی ایک ساتھ رہا کریں۔ لو بی! وہ گھڑی اتفاق سے قبولیت کی تھی۔ دعا قبول ہوئی اور وہ بھی آسمان پر پہنچ کر اپنی چھوٹی بہن کے ساتھ ستاروں میں تبدیل ہوگئیں۔ اب جو تم یہ ستارے رات کو جگمگ جگمگ کرتے دیکھتی ہو نا تو یہ وہی ایک دوسری کی چہیتی بہنیں ہیں۔

اب آگے سنو! ایک دفعہ زمین پر بڑے زوروں کی لڑائی ہوئی تو وہ ساتوں بہنیں آسمان میں سے جھانک کر دیکھنے لگیں۔ چھوٹی بہن کو بڑا ڈر معلوم ہوا اور وہ جھٹ اپنی بہنوں کے پیچھے چھپ گئی۔ پھر کیا ہوا؟ تم بتاؤ! ذرا آسمان کو دیکھو۔ ایلو! یہ تو واقعی چھ ستارے رہ گئے۔ مگر ہے وہ وہیں اور رات کو تمہارے سروں پر چمکتی ہے۔ تصویر میں اسے ڈھونڈو تو جانیں!!

نفیس فاطمہ بیگم

نظم میں کہانی

زینب کی گڑیا

امّاں امّاں بھیّا آئے ٭ اچھی اچھی چیزیں لائے
گڑیا لائے گہنا لائے ٭ کیسا اچھا کپڑا لائے
گڑیا میں اب کھیلوں گی ماں ٭ اچھے کپڑے پہنوں گی ماں
میری گڑیا پیاری ہے یہ ٭ سب سے زیادہ دلاری ہے یہ
بھولی بھالی اس کی صورت ٭ پریم کی مانو ہے یہ مورت

(۲)

اتنے میں گھی والی آئی ٭ ساتھ میں اس کی لڑکی آئی
اس نے جو یہ گڑیا دیکھی ٭ کہنے لگی وہ ماں سے اپنی
"بوا ہم کا لئید یو گڑیا ٭ ایسی جیسی ہے وہ گڑیا
ہم کا وہ لاگت ہے نیکی ٭ کھیلیں ہم یہ چاہت ہے جی"
سن کر اس کی ماں یہ بولی ٭ "پیسہ ہو تو لے دیئب بیٹی"

مانی نہیں جب اس کو ڈانٹا ۔ اور پھر اس کے تھپڑ مارا
بھوں بھوں کرکے وہ بیچاری ۔ خوب ہی جی بھر کر وہ روئی

(۳)

زینب نے جو حال یہ دیکھا ۔ پیار سے اُس کو پاس بلایا
ہر اک گڑیا اس کو دکھائی ۔ اس سے کہا تم لے لو کوئی
لڑکی نے لی وہ ہی گڑیا ۔ بھیّا لائے تھے جو گڑیا
ہنسی خوشی سے اُس کو دیدی ۔ گڑیا لے کر خوش وہ ہوگئی
آئی ماں کے پاس کہا ۔ "بٹیا دینھن ہسم کا گڑیا"
چلی گئی جب وہ گھی والی ۔ زینب کی ماں اس سے بولی
"بیٹی! تم سے بہت میں خوش ہوں ۔ آؤ تم کو پیار میں کر لوں
تم نے کیا دُکھیا کا دل خوش
رکھے گا خدا تم کو بھی سدا خوش!"

شجاعت سندیلوی
منشی کامل۔ وی۔ ٹی۔ سی

چینی کہانی

فاہین

(۱)

فاہین عائشہ کا اکلوتا بیٹا تھا، یہ ابھی دو برس کا ہی تھا، کہ اس کے باپ کا سایہ اُس کے سر سے اٹھ گیا۔

فاہین کا باپ کوئلوں کی کان میں ایک معمولی مزدور تھا، اس لئے فاہین کی ماں عائشہ کے پاس پھوٹی کوڑی بھی نہ تھی جس سے اپنا اور اپنے بچے کا پیٹ پالتی، مرتی کیا نہ کرتی، ریشم کے ایک کارخانہ میں مزدوری کرنے لگی۔ جو دو چار دمڑی کماتی اپنے بیٹے پر لگا دیتی، عائشہ کا سب کچھ فاہین تھا، وہ اس کو دیکھ دیکھ کر جیتی تھی۔ گو عائشہ کے پاس کچھ نہیں تھا، لیکن پھر بھی فاہین کو پڑھنے کے لئے اسکول بٹھا دیا، وہ کئی بار خود فاقہ کر لیتی، لیکن اپنے جگر کے ٹکڑے کو ہمیشہ آرام سے رکھتی۔

فاہین نے بیسویں بہار میں قدم رکھا، وہ ایک خوبصورت جوان تھا، فوج میں بھرتی ہو گیا، بڑا پھرتیلا اور چالاک تھا، یہی وجہ تھی کہ کمانڈر اس پر مہربان ہو گیا، کبھی کبھی کمانڈر پوشیدہ سے پوشیدہ باتوں کے متعلق بھی فاہین سے مشورہ لیا کرتا۔

(۲)

چین اور جاپان میں جنگ چھڑ گئی، اپنے پیارے ملک کی پکار سن کر بچے بوڑھے، مرد عورتیں سب کے سب میدان جنگ میں جانے کے لئے تیار ہو گئے، جو لڑنے کے قابل نہیں تھے، وہ اپنے آپ کو کوس رہے تھے، مرد تو میدان جنگ میں جاتے ہی تھے لیکن اب کے تو عورتیں بھی دشمنوں کے چھکے چھڑانے کے لئے میدان جنگ میں جا ڈٹیں۔ چین کے بچے بچے نے عہد کر لیا کہ جب تک ہم میں سے ایک بھی زندہ ہے، اپنے ملک کو دشمن کے پنجے میں کبھی نہ جانے دیں گے، ہم نے اس

سرزمین کا تاج کھایا ہے۔ اسی کے لیے جئیں گے اور اسی کے لئے مریں گے" جو عورتیں لڑنے کے لئے باہر نہ جاسکتی تھیں، وہ گھر پر ہی رہ کر زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں :

(۳)

رات کا وقت تھا آسمان پر کالے سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے، بوندا باندی ہو رہی تھی۔ اندھیرا اس غضب کا تھا، کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سجھائی دیتا، بادلوں کی گرج اور بجلی کی چمک دلوں کو دہلا رہی تھی، اس بھیانک وقت میں عائشہ مرہم پٹی کر کے ہسپتال سے واپس ہو رہی تھی، گھر پر آ کر اس نے دیکھا، کہ برابر کے کمرے میں دھیمی دھیمی روشنی ہو رہی ہے، اور کمرے میں دو آدمی بیٹھے آپس میں کانا پھوسی کر رہے ہیں۔ عائشہ نے دروازے سے کان لگا کر سنا،

"اچھا تو پھر آپ کہاں ملیں گے؟" ان میں سے ایک نے کہا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عائشہ نے غور سے اندر جھانکا ـــــ ایک فاہین تھا اور دوسرا ـــــ چینی لباس میں ایک جاپانی :

"یاد رکھئے" جاپانی نے فاہین کے شانے ہلاتے ہوئے کہا کہ "اگر آپ اپنے امتحان میں پورے اترے، تو آپ کو مالامال کر دیا جائے گا"

"آپ تسلی رکھئے" فاہین نے اپنا ہاتھ جاپانی کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا "میں نے جو کہا ہے۔ کر دکھاؤں گا : میں ابھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں" "لیکن" جاپانی نے پوچھا "آپ ذرا بتائیں تو سہی، کہ آپ اس کام کو کریں گے کیسے ؟"

فاہین نے آہستہ سے جاپانی کے کان میں کچھ کہا۔

"شاباش" جاپانی نے فاہین کی پیٹھ ٹھونکتے ہوئے کہا "مجھے یقین ہے، کہ آپ اس کام میں کامیاب رہیں گے"

"خدا ایسا ہی کرے" فاہین نے مسکراتے ہوئے کہا "میں ابھی آپ کے ساتھ کمانڈر کے گھر، پتہ لگانے کے لئے چلتا ہوں۔ وہ کبھی مجھ پر شبہ تک نہیں کر سکتا، تمام شہروں کے نقشے آپ کو رات کے دو بجے شہر کے باہر پل پر مل جائیں گے" دروازہ کے کھلنے کی آواز آئی۔ عائشہ نے دیکھا کہ دونوں کمرے سے باہر تھے :

(۴)

عائشہ غصے اور دکھ سے پاگل ہو رہی تھی،

نے اپنے دل میں کہا "ہائے میرا بیٹا وطن
ار نکلا۔ ہائے فاہین! میں نے تجھے اس
پال پوس کر بڑا کیا تھا۔ کہ اپنے ملک سے
ری کرے؟ فاہین! ظالم فاہین" بڑبڑاتے
ئے عائشہ دھڑام سے زمین پر آ رہی۔ وہ
ھی بڑبڑا رہی تھی "فاہین! قوم کے غدار!!
ں فاہین، فاہین کو مار ڈالو، کچل ڈالو" بیہوشی
عالم میں عائشہ اٹھی "میں کیا کروں؟ کیا
کمانڈر کو بتا دوں؟ لیکن اس جرم میں
ے اکلوتے بیٹے کو قتل کر دیا جائے گا۔
ں۔ یہ نہیں ہوگا۔ میں اپنے اکلوتے بیٹے کو
ے پھانسی کے تختے پر کھڑا دیکھ سکتی ہوں؟
ں نہیں۔ میں اسے واپس لاؤنگی۔ اسے
کر باندھ دوں گی"۔ عائشہ اٹھی سامنے
دیوار سے ٹکرا کر پھر گر گئی۔ "کہاں ہے فاہین؟
ے وہ تو اپنے کرتوت کرنے گیا"۔ عائشہ کو
بجتا سنائی دیا "آہ! شہروں کے نقشے
منوں کے ہاتھ لگنے کو ہیں — وہ ظالم تمام
روں کو پھونک دیں گے۔ عائشہ کے سامنے
لتے ہوئے شہروں کا نقشہ آ گیا۔۔۔ بمب
رہے ہیں۔ شہر کے شہر آگ کی لپیٹ میں ہیں۔
ماؤں کے سامنے بچے جل رہے ہیں، عورتیں
اپنے سروں کو نوچ رہی ہیں، ماتم ہو رہا ہے
کوئی کسی کی نہیں سنتا۔ لاشوں کے انبار
ہیں" نہیں میں نہیں ہونے دوں گی"، وہ
پاگلوں کی طرح اٹھی اور دوڑی۔ اتنا تیز شاید
وہ پچھلے ستر سالوں میں کبھی نہ دوڑی تھی۔ وہ
بھاگی جا رہی تھی "نہیں نہیں۔ میں انھیں
بچاؤں گی۔ فاہین۔۔۔۔ فاہین تو میرا بیٹا
نہیں ہے۔ تو میرے بچوں کا قاتل ہے۔
ہزاروں بچوں کا خون میرے سر ہوگا نہیں
نہیں۔ میں نہیں ہونے دوں گی"۔ ستر سال
کی بوڑھی عورت بھاگم بھاگ جا رہی تھی،
اس کے دل میں صرف یہی خیال تھا، کہ کہیں
وہ غدار، کمینہ فاہین کمانڈر کے ہاں سے
نقشے چوری کر کے جاپانی افسر کو نہ دے دے۔
وہ تیز بھاگی — اور بھی تیز — کمانڈر
کے گھر کے سامنے گر پڑی ؛

(۵)

ڈیڑھ کا عمل تھا، بادل چھائے ہوئے
تھے، بجلی چمک رہی تھی، چاروں طرف ہُو
کا عالم تھا۔ — سب سپاہی ٹھٹھر گئے۔ بجلی چمکی،

سپاہیوں نے دیکھا، کہ پل کی طرف کوئی آدمی بڑھا چلا آرہا ہے، وہ فاہین تھا، "ٹھیرو!" کی آواز سے وہ ٹھیر گیا۔ فاہین کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں، سپاہیوں نے اس کے ہتھکڑی لگالی۔ اس کی جیب میں چرائے ہوئے نقشے تھے!

فاہین کی کہانی بچے بچے کی زبان پر تھی، لوگ اسے بہت برا بھلا کہہ رہے تھے۔ آج ملک کے غدار کو سب لوگوں کے سامنے پھانسی پر لٹکایا جانا تھا، تمام لوگ چلے آرہے تھے۔ چھوٹے بچے تالیاں بجا بجا کر چلا رہے تھے، "ملک کے غدار کو مارو، بھوکے شیروں کے سامنے ڈال دو"

....

عائشہ کا کمرہ اندر سے بند تھا، ٹھیک ساڑھے چار بجے اندر سے پستول چلنے کی آواز آئی، لیکن باہر سننے والا کوئی نہ تھا۔ ——— شام کو لوگوں نے آکر دیکھا، کہ عائشہ کا کمرہ اندر سے بند ہے۔ انھوں نے آوازیں دیں، لیکن اندر سے کون بولتا؟ دروازہ توڑا گیا، لوگوں نے دیکھا کہ عائشہ مری پڑی ہے۔ پاس ہی پستول دھرا ہے اور...... اور اس کے دل سے پاک خون کی دھار بہہ رہی ہے۔ قوم کے غدار کا سیاہ دھبہ دھونے کے لئے!!

ملک راج ڈھر گا (مدیر معادن گہوارہ)

چاند اور چکور

صفحہ ۱۵ کا باقی

بھائی بہن۔ چندن اب چاند ہوگیا ہے اور چکنی چکور ہو گئی ہوگئی ہے۔ چکور کو اتنی بھی فرصت نہیں کہ وہ اپنے ماں باپ کی خبر لے جو کہ اندھے ہیں۔ وہ ہر روز چکر لگاتی ہے۔ مگر اس کی سرد کرنیں اسے اپنے بھائی کے پاس نہیں جانے دیتیں! بہنو! اگر تمہیں چکور ملے تو کہنا کہ اپنے ماں باپ کی تو خبر لے جو بیچارے اندھے بڈھے اور محتاج ہیں! سحاب بنت حضرت آغا شاعر قزلباش مرحوم۔

پرانے زمانے کی کہانی

چاند اور چکور



قدیم زمانہ میں ایک زمیندار تھا۔ اس کی ایک لڑکی اور لڑکا تھا۔ ماں باپ اندھے تھے۔ لڑکی گھر کا سارا کام کاج کرتی اور لڑکا کھیتی باڑی کا کام کرتا تھا۔ دونوں بھائی بہن آپس میں بہت محبت کرتے تھے۔ اسی گاؤں میں ایک جادوگرنی رہتی تھی۔ ایک دن بارش بہت زور کی ہوئی تو سردی بھی بہت ہوئی۔ رات کا وقت تھا۔ جادوگرنی آگ لینے آئی۔ اتفاق سے آگ نہیں تھی۔ لڑکی نے کہا "آگ نہیں ہے"۔ یہ سُن کر جادوگرنی جل گئی۔ اور کہا کہ "دیکھ تجھے کیسا رلاتی ہوں"۔ یہ کہہ کر اس کے بھائی چندن کے سر پر کچھ پڑھ کر پھونک دیا۔ چندن ایک دم سے گول سا ہو گیا اور روشن ہو کر آسمان پر چلا گیا۔ اب اس کی بہن جس کا نام چکنی تھا۔ چندن چندن کہہ کر خوب روئی اور جادوگرنی کو مارنے کے لئے دوڑی۔ جادوگرنی نے کہا "ٹھہر! تجھ کو بھی بناتی ہوں" یہ کہہ کر کچھ اس پر بھی پڑھ کر پھونک دیا۔ چکنی ایک چڑیا بن کر سیدھی آسمان پر گئی مگر چندن کے جسم سے اتنی ٹھنڈی کرنیں نکلتیں کہ وہ سرد ہو جاتی۔ یہی وہ بھائی بہن ہیں جو ہر وقت اداس رہتے ہیں۔ جب چکنی کا دل بھر آتا ہے تو وہ بے اختیار ہو کر اتنا روتی ہے۔ کہ اس کے آنسو زمین پر گرتے ہیں۔ جس کو ہم بارش کہتے ہیں۔ چندن بھی آخر بھائی ہے۔ وہ بھی رونے لگتا ہے۔ اور منہ پر رومال رکھ لیتا ہے۔ اس کو ہم کہتے ہیں کہ بادل آگیا۔ یہ ہیں وہ ر (باقی مضمون صفحہ ۱۸ پر دیکھئے)

کہانی

نازوں کی پالی

مرزا فیروز الدین کلکٹر کی ایک ہی لڑکی فیروزہ تھی۔ باپ کے گھر کا اجالا تو ماں کے دل کی چین۔ اس لئے بڑے چاؤ چونچلوں سے پرورش ہوئی اور جب نام خدا کسی قابل ہوئی تو پڑھنے بٹھادی گئی۔ مگر فیروزہ جیسی نازک لڑکی تعلیم کا بار نہیں اٹھا سکتی تھی۔ کیونکہ اس کا باپ اپنی چاہت میں یہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کے دماغ پر ذرا بھی زور پڑے یا وہ محنت کرے اور پڑھائی لکھائی یا خانہ داری میں سر کھپائے۔ اس بے جا حمایت کا نتیجہ یہ ہوا کہ فیروزہ اٹھارہ انیس سال کی ہوگئی مگر کسی کام کی نہ تھی۔ بلکہ ہر وقت ہر ایک سے لڑتی جھگڑتی رہتی تھی۔ وہ خوبصورت اور بھولی بھالی تو تھی مگر جس قدر خوبصورت تھی اسی قدر بدتمیز بھی۔ امیری ہر عیب کو چھپا لیتی ہے۔ لہٰذا کوئی اُس کی برائیوں کا خیال نہ کرتا۔ باپ کی بے جا طرفداری نے اس کو صد درجہ کاہل اور مغرور بنا رکھا تھا۔ ماں البتہ عقل مند تھی۔ اس کو یہ فکر گھلا رہا تھا کہ دیکھئے یہ بیل کس طرح منڈھے چڑھتی ہے۔ یہاں تو پھر بھی کشتم پشتم گزر جائیگی مگر سسرال میں کیسے نباہ ہوگا؟ لیکن باپ بیٹی کے آگے اس کی کچھ نہ چلتی۔

فیروزہ کے لئے روز پیام آنے لگے۔ آخر ایک جگہ بات ٹھہر گئی اور چند دن کے بعد بڑی دھوم دھام سے شادی ہوگئی۔ دولہا کے ماں باپ نہیں تھے۔ رشتہ دار فیروزہ کو بیاہ لائے تھے۔ چند دن تک جب تک کہ فیروزہ دلہن تھی عزیز رشتہ دار پاس رہے۔ اس کے بعد سب رخصت ہوگئے۔ اب فیروزہ اکیلی رہ گئی۔ چند دن تو آرام سے گذری لیکن بعد میں میاں بیوی میں لڑائیاں رہنے لگیں۔ بچپن کی پڑی ہوئی عادت کہیں تھوڑی چھوٹتی ہے۔ ایک دن اتفاق ایسا ہوا کہ ماما بیمار ہوکر چلی گئی ——

فیروزہ کا شوہر منیر الدین جب گھر آیا تو چولھے ٹھنڈے پڑے تھے۔ بیوی سے دریافت کیا "گھر میں آج کھانا نہیں پکا؟"

فیروزہ۔ "ماما بیمار ہو کر گھر چلی گئی ہے"۔

"ماما بیمار ہو کر گھر چلی گئی تو تم نے کیوں نہ پکا لیا"۔

فیروزہ کو یہ کہتے ہوئے شرم آئی کہ مجھے نہیں آتا۔ اس لئے اس نے کہا "میں ماما نہیں ہوں۔ میں نے اماں کے گھر کہلا بھیجا ہے وہاں سے کھانا آجائے گا کھا لینا"۔

منیر کو اس پر غصہ تو بہت آیا پر غصہ کو پی گیا۔ اتنے ہی میں کھانا آگیا اور منیر کھا کر کام پر رخصت ہوا۔ دو دن ایسا ہی ہوا تیسرے دن نئی ماما رکھ لی گئی۔ مگر فیروزہ کی بدمزاجی سے آئے دن گھر میں تو تو میں میں رہنے لگی۔ ماما بھی کام چھوڑ دینے کا ارادہ کر رہی تھی۔ اتنے میں فیروز الدین کی تبدیلی کا حکم آگیا اور وہ بیوی سمیت چلے گئے۔ ماما چند دن کام کر کے فیروزہ کی تنگ مزاجی کے سبب اکھڑ گئی۔ اب فیروزہ کے لئے مشکل کا سامنا تھا۔ خود پکانا نہ جانتی تھی۔ ماں باپ چلے گئے ورنہ وہاں سے پکا پکایا منگوا لیتی۔ منیر بھی اس کی بدمزاجی اور پھوہڑپن سے حد درجہ ناراض تھا۔ اس کی بدسلیقگی کی وجہ سے اس کو بہت تکلیف ہونے لگی۔ اس نے اپنے آرام اور اطمینان کی خاطر دوسری شادی کی ٹھانی اور چند روز کے بعد اپنے عزیزوں میں جا کر دوسری شادی کر لی۔

جب یہ خبر فیروزہ کے والدین کو ملی تو سنتے ہی ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ فیروز کی بیوی نے کہا "اب کیا ہوگا؟ تمہارے بے جا لاڈ پیار نے اس کو کہیں کا نہ رکھا۔ اگر آج وہ پھوہڑ بدمزاج اور بدسلیقہ نہ ہوتی تو منیر کیوں دوسری شادی کرتا؟ میں ہزار سر پھوڑتی رہی مگر تم نے لڑکی کا ستیاناس کر کر دیا۔ اب تم کو کیا جو کچھ ہوگا اس کا خمیازہ وہ بھگتے گی"۔ فیروز الدین چھٹی لے کر منیر کے پاس شکایت کرنے آئے اور بیٹی کو ساتھ لے جانا چاہا۔ مگر منیر نے صاف کہہ دیا کہ اگر آپ کو اپنی بیٹی پیاری تھی تو اس کو اس قابل بناتے کہ آئندہ اس کی زندگی اچھی گزرتی۔ میرے سمجھانے بجھانے سے بھی جب اس نے اپنی حرکتیں نہیں چھوڑیں تو میں مجبور ہو گیا۔ فیروز الدین اپنا سا منہ لے کر

رہ گئے۔ بات سچی تھی۔ گھر آکر بیوی سے تمام معاملہ کہا۔ آخر بیٹی کو بہت کچھ سمجھا بجھا کر فیروزالدین نوکری پر چلے گئے۔

محمودہ جو نئی بیاہ کر آئی تھی ایک شریف گھرانے کی لڑکی تھی۔ اس کو فیروزہ سے ہمدردی پیدا ہو گئی۔ لہٰذا وہ بھی بہت کچھ سمجھاتی اور بہنوں کا سا سلوک کرتی۔ اس سے فیروزہ کو کچھ ڈھارس ہوئی۔ مگر پھر بھی اس کو وہ اطمینان اور راحت میسر نہ ہوئی جو محمودہ کو تھی۔ اس لئے کہ محمودہ ہر کام میں ماہر تھی۔ خوبصورت نہ تھی مگر خوب سیرت تھی۔ تمام لوگ اس سے مل کر خوش ہوتے تھے۔ برخلاف اس کے فیروزہ کی بدمزاجی کی وجہ سے اس کو کوئی نہیں پوچھتا تھا۔

بناتی بہنوں! دیکھا باپ کے بے جا لاڈ نے اور اس کی حرکتوں نے کس طرح اس کی مٹی خراب کی۔ لڑکیوں کو چاہیئے کہ کبھی کسی سے بدمزاجی سے پیش نہ آئیں اور اپنی زبان کو خراب نہ کریں اور خانہ داری کی طرف متوجہ ہوں۔ کیونکہ لڑکیوں کے لئے یہ چیز بہت اہم ہے۔ اس مطلب کے لئے دفتر عصمت سے بہت سی عمدہ عمدہ کتابیں شائع ہو چکی ہیں ہمیں چاہیئے کہ اس کو منگا کر پڑھیں۔ اور ان سے مفید باتیں سیکھیں:

ب۔ ن۔ آ۔ انسہ ابراہیم

(مدراس)

نظم میں کہانی

کل کی فکر

نکلی تھی دھوپ اک دن موسم بہار کا تھا ✿ کھیتوں میں ایک ٹڈا ہر سو اچھل رہا تھا
جو اس کے جی کو بھاتا کھاتا وہ اور پھرتا ✿ گاتا وہ اور بجاتا پھولوں پہ جا کے گرتا
اتنے میں ایک چیونٹی اس جا کہیں سے آئی ✿ چاول کا ایک دانہ منہ میں دبا کے لائی
چاول کے بوجھ سے وہ گو بار بار گرتی ✿ اٹھتی وہ اور سنبھلتی پر عزم سے نہ پھرتی
ٹڈے نے دیکھ کر یہ اس سے کہا کہ "آؤ ✿ اب میرے ساتھ کھیلو محنت نہ یہ اٹھاؤ
نکلی ہے دھوپ دیکھو اس وقت کتنی اچھی ✿ موسم ہے کیسا اچھا پڑتی نہیں ہے سردی"
چیونٹی مگر یہ بولی "میں اپنے کام میں ہوں ✿ کس طرح اس کو چھوڑوں کیا تیرے ساتھ کھیلوں
نزدیک آ رہا ہے برسات کا زمانہ ✿ کرتی ہوں جمع بھائی ہر روز دانہ دانہ
کھیلوں گی آج اگر میں کل کھائی کیا کروں گی ✿ فاقہ نصیب ہوگا بے موت میں مروں گی"
چیونٹی کی بات سن کر کہنے لگا یہ ٹڈا ✿ "کیا بہکی بہکی باتیں کرتی ہو چیونٹی آپا
کھیلو مزے اڑاؤ راحت کا ہے زمانہ ✿ دن میں یہ کھیلنے کے ملتا ہے خوب کھانا
کیوں فکر تم کو اتنی برسات کی پڑی ہے ✿ سر پر تمہارے بارش کیا آج ہی کھڑی ہے"
چیونٹی یہ سن کے بولی "اے میرے پیارے بھیا ✿ اس کھیل سے زیادہ ہے مجھ کو کام پیارا"
تھی اپنی دھن کی پکی اور کام کی وہ چیونٹی ✿ ٹڈا جو تھا کھلنڈرا اس کی نہ بات مانی
دیوار کے تلے ہی چیونٹی کا ایک گھر تھا ✿ لا لا کے بھر لیا تھا چیونٹی نے اس میں غلا

آئی شفیقؔ جو بارش بھوکا مرا وہ ٹڈا
جاڑے نے اس کو آکر بے حال کر کے چھوڑا

شفیق قادری ایوبوی (دمنارا)

ہندی کہانی

شادی

جب بوڑھے اور نوجوان شادی کی مٹھاس پر جان دیتے ہیں تو پھر بچّوں کا کیا پوچھنا؟ بچّے تو مٹھاس کے لالچی ہوتے ہی ہیں۔ اگر یہ اچھے کپڑوں اور چمکتے دمکتے گہنوں کے لالچ سے بیاہ کے لئے مچلیں تو تعجب کی بات نہیں۔

ہاں تو مجھے بھی بیاہ کے رس کا لالچ تھا شادی کا نام سن کر میرے منہ سے رال ٹپک پڑتی۔ شام کے وقت جب میں سفید بالوں اور پوپلے گالوں والی دادی امّاں کی چارپائی پر بیٹھ کر ان کی شادی کی بات سنتی تو مجھے بڑا مزا آتا اور میں دل ہی دل میں سوچتی کہ دیکھو میری شادی کب ہوتی ہے۔ اور مجھے بھی دادی امّاں جیسے گہنے اور کپڑے کب ملتے ہیں۔

اتفاق سے ایک روز ہم نے اپنے پڑوس کی بہو کو خوب بنی سنوری دیکھ لیا بس پھر کیا تھا ہم بہنیں اس کی موہنی صورت اور انوکھے بناؤ سنگھار پر لٹّو ہو گئیں۔ اور آپس میں صلاح ہوئی کہ چلو امّاں سے چل کر کہا جائے کہ جلدی سے ہمارا بھی بیاہ کر دو۔ تاکہ لوگ ہمیں بھی اچھے اچھے گہنے کپڑے پہنائیں۔ گھر میں آکر ہم نے اماں جان کو گھیر لیا۔ اور گلا پھاڑ کر چیخنے لگیں "اماں! ہمارا بھی بیاہ کر دو۔ اماں ہمارا بھی بیاہ کر دو!"

اماں جان پہلے ہی سے کسی بات پر باورچی سے روٹھی بیٹھی تھیں۔ ہم لوگوں کے شور سے اور بھی چڑ کر ہمیں مارنے کے لئے دوڑیں۔ اور بگڑ کر بولیں "آؤ دیکھو کیسی شادی کرتی ہوں۔ کمبختوں نے دم بھر کو نچلا بیٹھنا حرام کر دیا ہے"

جب امی جان کے ہاتھوں کام بنتا نظر نہ آیا تو ہم سب روتے دھوتے دادی امّاں کے دربار میں پہونچیں۔ ہم کو روتا دیکھ کر

انھوں نے پیار سے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا
"اچھی تم سب رو رو کر کیوں سارا گھر سر پر
اٹھا رہی ہو؟ آخر ہوا کیا؟ کچھ بولو بھی۔ کسی نے
کچھ کہا تو نہیں؟"

ہم بولتیں کس طرح۔ روتے روتے گلا
بیٹھ گیا۔ خیر کسی طرح چمکارنے پر چپ ہوئیں
اور منہ پھلا کر بولیں "دادی اماں!
ہم نے امی جان سے کہا کہ پڑوسن کی بہو کی
طرح ہمارا بھی بیاہ کر دو۔ تو الٹی مارنے کو دوڑیں۔
تم ہی کہو ہم نے کون سی ایسی بری بات کہی
تھی؟ بیاہ ہی کرنے کو تو کہا تھا۔ بس اتنی سی
بات پر ناراض ہو گئیں"

دادی اماں کھل کھلا کر ہنس پڑیں۔ مجھے
اور منی کو گلے سے لگا کر بولیں "بس
اتنی ہی سی بات پر تم رو رہی ہو؟ بھلا یہ
کونسی بڑی بات ہے؟ کل ہی لو۔ ایسے
سندر دولہے سے تمہارا بیاہ کر دوں گی
جیسے گڈا ——!"

بس پھر کیا تھا۔ ہم سب خوشی سے ناچ
اٹھیں۔ جیسے ساری دنیا کی دولت ہم کو مل گئی ہو۔

کچھ دنوں کے بعد اچھی بچھی دادی اماں نے
مرنے کا ڈھونگ رچا کر بابوجی کو میری شادی
کر دینے کے لئے مجبور کر ہی دیا۔ حالانکہ میں ابھی
کل آٹھ برس کی تھی۔

بڑی دھوم دھام سے میری شادی کی
تیاریاں ہونے لگیں۔ طرح طرح کے سامان
سے گھر بھر گیا۔ اچھے اچھے کپڑوں اور چمکتے
دمکتے گہنوں کی ایک نمائش سی لگ گئی۔
اس وقت میرے غرور کا کیا پوچھنا تھا۔ میں
ہر طرف اتراتی پھرتی۔ میں دل ہی دل میں
سوچتی دادی اماں کیسی اچھی ہیں کہ بیچاری
جلدی سے میری شادی کر رہی ہیں۔

خدا خدا کر کے شادی کا مبارک دن آیا۔
میں خوشی سے پھولی نہ سمائی کہ اب اچھے اچھے
گہنے کپڑے پہنوں گی۔ لیکن دادی اماں سے
یہ سن کر کہ ان گہنوں اور کپڑوں کو پہننے سے
پہلے سارے دن کا فاقہ کرنا ہوگا۔ میرے
تو حواس اڑ گئے۔ طرح طرح کی مٹھائیاں اور
قسم قسم کے پکوان دیکھ دیکھ کر تو اور بھی پیٹ
میں چوہے کودنے لگے۔

سوچتے سوچتے ایک ترکیب سوجھی میں نے

امی جان سے منہ بنا کر کہا "میرے سر میں سخت درد ہو رہا ہے۔" انھوں نے پیار سے میرے گالوں کو تھپک کر کہا — "جا بیٹی کمرے کا دروازہ بند کر کے چپ چاپ سو رہ۔" بس پھر کیا تھا۔ میری منہ مانگی مراد بر آئی میں نے گھر میں جا کر خوب جی بھر کر مٹھائی کھائی۔ اور تھوڑی دیر کے بعد امی جان کی آنکھ بچا کر باہر نکل آئی اور بھائی بہنوں کے ساتھ کھیلنے لگی۔ اس طرح میں نے بیاہ کے برت سے جان بچائی۔

شام کو بارات آئی اور دولھا کا گھوڑا دروازے سے لگا تو میں اور منی چمکیلے کرتے اور پاجامے پہن کر دولھا دیکھنے کے لئے باہر نکل پڑے۔ نوکر نے دوڑ کر گود میں اٹھا لیا۔ اور کہا "بیٹی! اندر چلو۔" میں رو کر کہنے لگی — "چھوڑو میں اپنا دولھا دیکھوں گی تجھے کیا پڑی ہے جو مجھے پکڑ رہا ہے۔ واہ میرا ہی دولھا اور میں نہ دیکھوں؟ دنیا دیکھے؟"

نوکر نے جا کر بابو جی سے کہا۔ وہ آکر بڑی مشکل سے مجھے اندر لے گئے۔ وہاں جا کر میں روتے روتے سو گئی۔

"رات میں دولھا کب گھر میں آیا؟ کب بیاہ ہوا؟ مجھے کچھ پتہ نہیں۔ کیونکہ بیاہ کی ساری رسمیں میرے سونے کی حالت میں پنڈت اور نائن کے سہارے انجام پاگئیں

رخصتی کا دن آیا۔ ہر طرف اداسی چھا گئی امی جان اور دادی اماں کا روتے روتے برا حال تھا۔ بابو جی کی آنکھیں بھی آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ لیکن سب لوگ جس کے لئے رو رہے تھے یعنی مجھے اس کی پرواہی نہ تھی۔ میں تو بڑی بے فکری سے اپنی گڑیا کا بیاہ کرنے میں مگن تھی۔ اور امی بڑے پیار سے سمجھا کر کہہ رہی تھی — "د بیٹی! چپ چاپ گھونگھٹ نکالے بیٹھی رہ نہیں تو ساس خوب خوب مارے گی جانتی نہیں۔ ساس بڑی ظالم ہوتی ہیں پھر اس کا منہ چوم کر بولی — "اچھا اچھ رومت تجھے بہت جلدی بلاؤں گی۔ سمجھی

اتنے میں منی اور چھوٹے بھیا دوڑتے ہوئے آئے اور کہنے لگے — "دو ار چلو دیکھو دروازے پر کیسی اچھی پالکی آئی میں اپنا لہنگا دوپٹہ سنبھالتی ہوئی دوڑ پالکی میں جا بیٹھی۔

ادھر تھوڑی دیر میں رخصتی کا وقت ہو گیا۔ ...ر والوں نے رو دھو کر مجھے رخصت کیا۔ لیکن ...یاں خیر سے اتنی سمجھ ہی نہیں تھی جوان کے ...دلے کا مطلب سمجھتی۔ خوشی خوشی سب بہن بھائی ...جے گاجے کے ساتھ اسٹیشن پہونچے اور ایک ...بے میں جا بیٹھے۔

باوجی ابھی تک ہمارے ساتھ تھے۔ اس لئے ...ں بے فکر ہو کر منی سے باتوں میں لگی تھی۔ ...یونکہ میں سمجھ رہی تھی کہ باوجی ہم لوگوں کو سیر ...رانے لئے جا رہے ہیں۔ لیکن جب گاڑی ...ھک ھک کرتی ہوئی چل پڑی اور باوجی ...اسٹیشن پر ہی کھڑے رہ گئے تو میں بڑے ...چکر میں پڑی۔ باوجی نے پیار سے کہا "بیٹی ...م دائی اماں کے ساتھ چلو۔ میں بھی دوسری ...گاڑی سے آتا ہوں۔"

میں کر ہی کیا سکتی تھی۔ آنکھوں میں آنسو ...بھر کر چپ ہو رہی۔ دائی اماں نے باتوں میں ...بہلا کر راستہ ختم کیا۔ میں جیسے تیسے سسرال ...پہونچی۔ وہاں بڑی دھوم دھام سے پالکی سے ...اتاری گئی۔ اور بڑی بوڑھیوں نے بڑے پیار سے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ لیکن تھوڑی ہی دیر میں میرا دم گھٹنے لگا۔ "اس طرح بیٹھو۔۔۔ یوں رہو۔۔۔۔ ہوں یوں نہیں۔۔۔۔ اری ہنس رہی ہو۔۔۔؟ واہ کیسی لڑکی ہو؟ ہر ایک کا منہ دیکھ رہی ہو۔۔۔۔" ہلکی بھار نے مجھے پاگل بنا دیا۔ میں دل ہی دل میں باوجی کو کوسنے لگی کہ بڑے دھوکے باز نکلے۔ ابھی تک آئے نہیں۔ جانے کیا کر رہے ہیں۔ میری ہی طرح منی اور چھوٹے بڑے بھیا بھی چکر میں تھے۔ لیکن بول نہ سکتے تھے۔

یوں تو مجھے یہاں کی ہر بات دکھ دے رہی تھی لیکن دو باتوں کی وجہ سے خاص تکلیف تھی۔ ایک تو رسم کے مطابق زیادہ تر شکر پوری کھانی پڑتی تھی۔ دوسرے ہر وقت گھونگھٹ نکالے رہنا پڑتا تھا۔ شکر پوری تو خیر دن میں دو ہی ایک بار کھانی پڑتی تھی۔ لیکن ہر وقت کے گھونگھٹ نے تو میری جان اجیرن کر دی۔ میں لاکھ لاکھ جتن کر کے تھک گئی لیکن اس سے چھٹکارا نہ ہو سکا۔ میں سوچنے لگی۔ اگر مجھے پہلے سے پتہ ہوتا کہ اس مصیبت کا سامنا ہوگا تو ہرگز بیاہ نہ کرتی۔ اُف یہ بیاہ ہے یا قید؟ نہ کھیل کود سکتی۔ نہ ہنس بول

سکتی تھی۔ سارے دن منہ بند کئے کمرے میں پڑے رہو۔ باز آئی میں ایسی شادی سے۔ اور سب تو سب اس دائی اماں کو کیا ہوگیا ہے کہ یہ بھی یہاں آکر انہیں لوگوں کا کہا کرتی ہے۔ میری بات ہی نہیں سنتی۔ جہاں کسی کو آتے دیکھا جھٹ گز بھر کا گھونگھٹ میرے منہ پر نکال دیا۔ نہ کسی کا منہ دیکھنے دے۔ نہ کسی سے بات کرنے دے۔ اُف کیسی مصیبت ہے۔ خیر۔ یہاں جو جی میں آئے کرلے۔ گھر چل کر دادی اماں سے کہہ کر کیسی مرمت کراتی ہوں۔

اسی طرح خیالی پلاؤ پکاتے کسی نہ کسی طرح تین دن گزرے۔ چوتھے دن سننے میں آیا کہ بابوجی مجھے گھر لے چلنے کے لئے آئے ہیں۔ بس اس وقت مجھے جو خوشی ہوئی وہ بیان سے باہر ہے۔ میں خوشی سے اچھل پڑی میں دوڑ کر باہر بابوجی کے گلے چمٹنے جارہی تھی۔ لیکن دائی اماں نے مجھے دوڑ کر پکڑ لیا۔ اور بگڑ کر چیخی —— "ہائیں! باہر نہ جانا نہیں تو یہ لوگ تمہارے بابوجی کو مار کر بھگا دیں گے۔ اور تمہیں کوٹھری میں بند کر دیں گے۔ پھر بڑی آفت ہوگی میری رانی بیٹی تو بڑی سمجھ ہے۔ ایسا پاگل پن نہیں کرتے۔" آخر مجھے رک جانا پڑا۔ خیر کسی نہ کسی طرح رخصتی ہوئی۔ سب نے گلے لگا کر خوب پیار کیا۔ اور کہا "میں اپنی گڑیا بہو کو جلد بلاؤں گی" میں نے اپنے دل میں کہا "نوج! میں اس چڑیل کے ہاں کبھی بھول کر نہ آؤں گی۔ آئی ہے بڑی بلانے والی۔ شکر پوری کھلا کھلا کر جان آدھی کر ڈالی چلی ہے پیار جتانے۔"

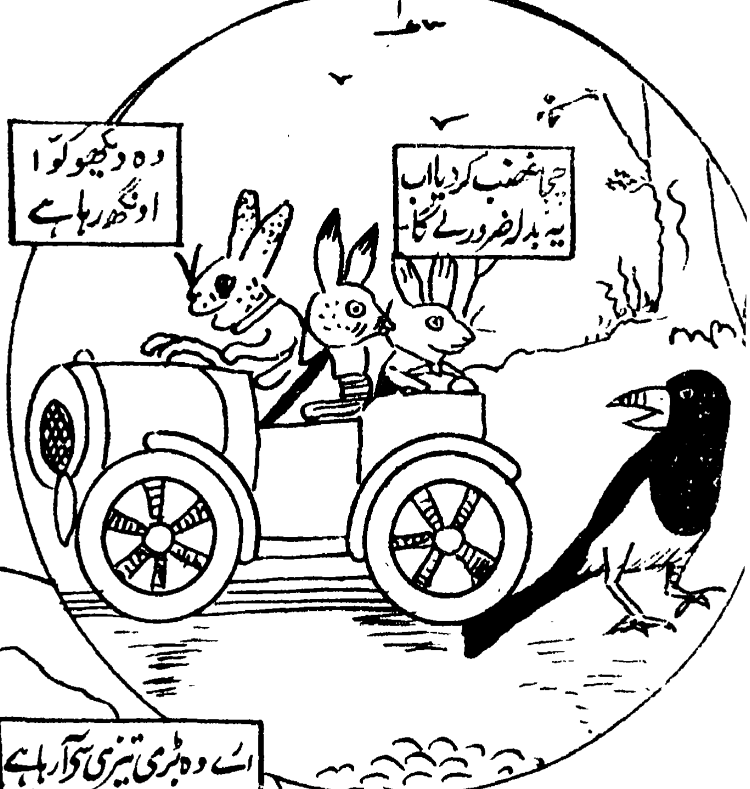
میں نے گاڑی میں بیٹھتے ہی بابوجی سے سسرال کی ساری برائیاں بیان کرنی شروع کیں بابوجی سُنتے جاتے تھے اور مسکراتے جاتے تھے

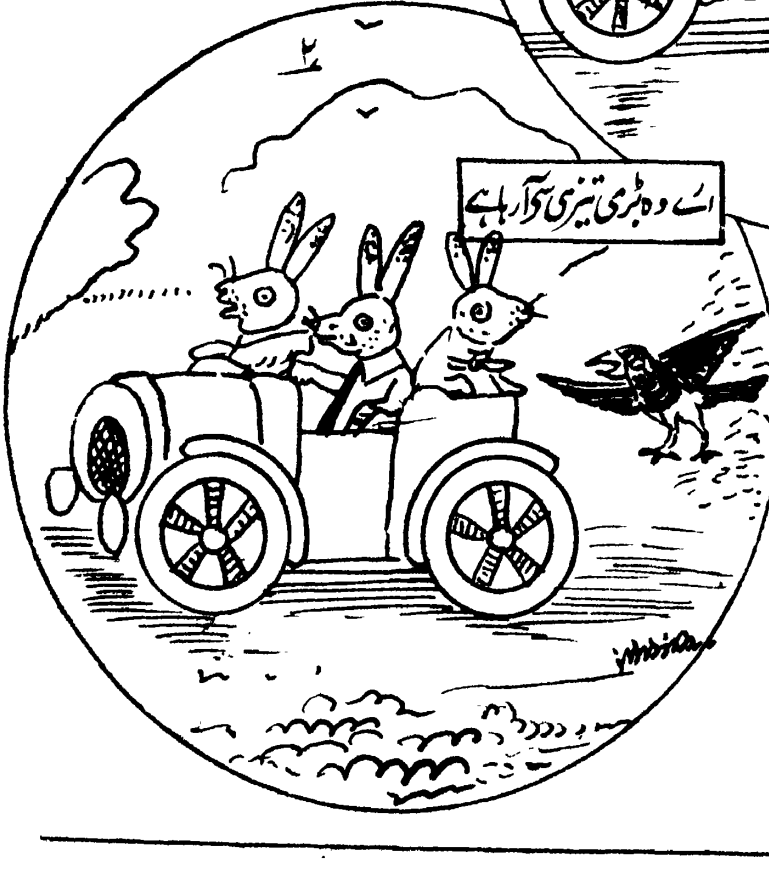
آتے ہی سب نے مجھے چاروں طرف سے گھیر لیا۔ دادی اماں نے چھاتی سے چمٹا لیا۔ میں نے منہ بنا کر کہا "دادی اماں وہاں والے بڑے بُرے ہیں میں وہاں کبھی نہ جاؤں گی۔" دادی اماں نے میرا منہ چوم کر کہا "میں اپنی رانی بیٹی کو وہاں کبھی نہ جانے دوں گی" میں نے اپنی گڑیا کو پیار کر کے کہا "اور اب تو تجھے بھی کبھی سسرال نہ جانے دوں گی نہیں تو تجھے بھی گھونگھٹ نکالنا اور شکر پوری کھا کھا کر جان کھپانی پڑے گی۔ سمجھی؟" میری بات سن کر سب ہنس پڑے۔ بھلا یہ بھی کوئی ہنسنے کی بات تھی؟ آسی رام نگری

تصویری کہانی

اَدلے کا بَدلہ

ط۱ مسٹر خرگوش اپنی دونوں بھتیجیوں کو لے کر بڑی شان سے اپنی نئی موٹر کار میں سیر کو نکلے۔ راستے میں میاں کوّے کو دیکھا جو آنکھیں بند کئے سڑک پر دھوپ کھا رہے تھے۔ مسٹر خرگوش کو شرارت سوجھی موٹر کو عین کوّے کی دُم پر سے گزارا۔



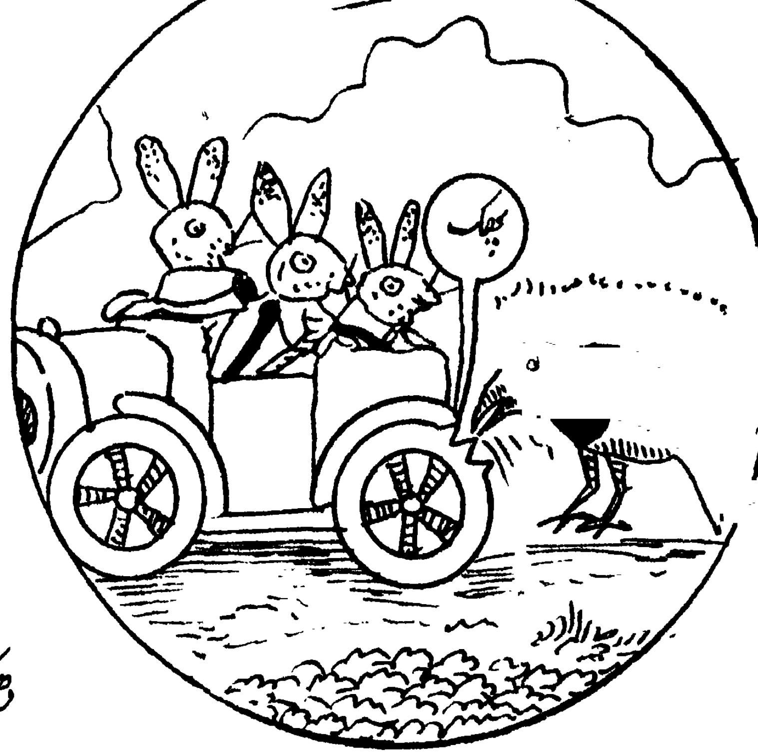


ط۲ مسٹر خرگوش نے موٹر تیزی سے چلانی شروع کی کیونکہ ڈر تھا کہ کوّا اُن میں سے کسی کو اٹھا کر نہ لے جائے کوّا بھی ان کے تعاقب میں پیچھے پیچھے اڑا۔

۳ـ کوا تیزی سے اڑتا ہوا ان کے سر پر آ پہونچا۔ اچانک پھک کی آواز آئی اور معلوم ہوا کہ موٹر کا پچھلا حصہ بیٹھ گیا ہے۔ دیکھا تو کوے نے موقعہ تاک کر ٹائر میں پنکچر کر دیا تھا۔
خرگوش کو اپنے کئے کی سزا ملی اور انھیں دھکیل دھکیل کر موٹر کو گھر لے جانا پڑا ؛

منوّر ثریا شفیع۔ (پشاور)

۳



مسٹر عین غین

صفحہ ۲۷ کا باقی

اور کیا چیز درکار ہے۔ میں نے جواب دیا "صرف چاکلیٹ" اور اس کے بعد میں وہ چاکلیٹ اور ریزگاری ہاتھ میں لے کر دوکان سے نیچے اترا۔ اور جلدی سے ریزگاری منہ میں اور چاکلیٹ جیب میں رکھ لی۔۔۔۔۔"

اتنا سن کر بچوں نے قہقہہ لگانا شروع کیا تو مسٹر عین غین بگڑ گئے اور کہا "جاؤ میں اور کچھ نہیں بتاتا" کہتے ہوئے کمرے سے چلے گئے۔ اور بچوں کو کہانی ادھوری رہ جانے کا سخت افسوس ہوا ؛ صالحہ عبد الحکیم (کلکتہ)

...انے والی کہانی

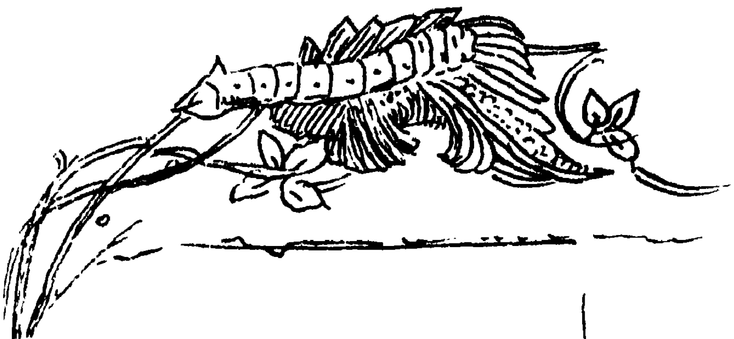
مسٹر عین غین

...ایک دن سب بیٹھے ہوئے اِدھر اُدھر
...یں کر رہے تھے۔ اپنی اپنی لاپرواہیوں
...رتھا کہ مسٹر عین غین نے بچوں کو اپنے
...ن کا ایک واقعہ سنایا:۔
...جب میں چھوٹا تھا تو بہت ہی لاپرواہ
...ایک بار ایسا ہوا کہ والد صاحب کی
...لی ایک چھوٹے سے قصبے میں ہوگئی۔
...قصبے میں ایک ہی دکان تھی جس میں
...لے کی چیز سے لے کر روپے تک کی چیز
...تھی۔ ایک صبح جب میں سو کر اٹھا تو
...نے مجھے پانچ روپیہ کا ایک نوٹ اور
...ں کی فہرست دی۔ مجھے اب بھی وہ
...ست یاد ہے۔ ایک گز فلالین۔ ایک
...پے کے چاول۔ ایک درجن تازہ انڈے
...یک سیر مکھن۔ میں نے اس فہرست کو
...رکے کاغذ کو فضول سمجھ کر پھینک دیا۔
...میں دکان پر پہونچا تو دکان پر
بھیڑ زیادہ تھی۔ میں تو چھوٹا تھا۔ بھیڑ سے
گھبرا گیا اور مجھے فہرست یاد نہ رہی۔ لیکن
تم لوگ بتا سکتے ہو۔ کہ میں نے دکان دار
سے کیا کیا چیزیں مانگیں؟

اختر نے کہا "میدہ۔ صابن اور جوتہ"
نوری بولی "ایک گیند اور چاکلیٹ"
مسٹر عین غین بولے "نہیں میں نے
یہ چیزیں نہیں مانگیں۔ بلکہ میں نے اس
دکان دار سے کہا کہ مجھے ایک گز مکھن۔
ایک سیر فلالین۔ ایک درجن تازہ چاول۔
اور ایک من انڈے دے دو۔" لیکن
دکان دار چونکہ والد صاحب سے بخوبی
واقف تھا۔ سمجھ گیا کہ میں ہجوم سے گھبرا
گیا ہوں۔ اس نے والدہ صاحبہ کی
فہرست کے مطابق چیزیں میری ٹوکری
میں رکھ دیں اور مجھ سے دریافت کیا
کہ آپ کو (باقی مضمون صفحہ ۲۶ پر دیکھئے)

چینی کہانی

ریشم



بہت دن ہوئے چین کی شہزادی ایک خوبصورت صبح کو اپنے خوبصورت باغ میں شہتوت کے درختوں کے پاس بیٹھی تھی۔ اُن کی زرد اور سبز پتیاں اور موتی کی طرح سفید کلیاں اسے بہت اچھی معلوم ہوئیں۔

چھوٹی ملکہ خود بھی بہت خوبصورت تھی اور اس کے بال سنہری تھے۔ اس کے بھورے رنگ کا جڑاؤ کوٹ سورج کی کرنوں میں چمک رہا تھا۔ اور وہ خوبصورت شہتوت کے درختوں کو بہت غور سے دیکھ رہی تھی۔ اُس کا دماغ بہت تیز تھا۔ اور اسے ایک ایجاد کرنے والا دماغ کہا جا سکتا تھا۔

جلد ہی اس کی نگاہیں اُن شاخوں تک پہونچیں جن کو چھوٹے چھوٹے کیڑوں نے ڈھک لیا تھا۔ ان میں سے بعض بہت نازک تھے۔ اور جو پورے بڑھے ہوئے تھے وہ ایک انگلی کے برابر تھے۔ وہ آہستہ آہستہ پتیاں کھا رہے تھے اور ملکہ اس آواز کو سن رہی تھی جو کہ اُن کے کھانے سے نکل رہی تھی۔

درختوں کے پتوں پر نرم اور نازک انڈے رکھے تھے جو کہ سوئی کی نوک کے برابر تھے۔ ملکہ نے معلوم کیا کہ یہ انڈے جلد ہی کیڑوں میں تبدیل ہو جائیں گے۔

شہزادی نے سب کو دیکھا لیکن خاص بات جو اس کو معلوم ہوئی وہ یہ تھی کہ ایک چھوٹا کیڑا (جس کو انگریزی میں کیٹرپلر کہتے ہیں) نازک نازک تاروں کا گھر بنا رہا ہے جو کہ مکڑی کے جالے کی طرح مہین تھے یہ تار اس کے منہ سے ایک لمبی ڈوری کی طرح نکل رہے تھے۔ اور جب یہ گھر تیار

ہوگیا تو کیڑا اس کے اندر چھپ گیا - ریشمی تاروں کا وہ ڈھیلا ڈھیلا گھر اس کے چاروں طرف لپٹا ہوا تھا لیکن ابھی اس کا کام ختم نہیں ہوا۔ بلکہ وہ دن بھر تار بناتا اور لپیٹتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ ایک تنگ ریشمی گھر میں قید ہوگیا۔ جہاں اس کو چند ہفتے گذارنا تھے۔

اس چھوٹی ملکہ نے یہ واقعہ کئی مرتبہ دیکھا آخر کار اس کے دماغ میں ریشم کا کپڑا بنانے کا خیال پیدا ہوا۔ اس نے سوچا کہ اس میں ہزاروں گز ریشم کا دھاگا صرف ہوتا ہوگا۔ اس لئے اس سے ضرور ایک ایسی لمبی ڈوری بن سکتی ہے جو کبھی کسی نے نہ دیکھی ہو۔ ملکہ نے اپنی کنیزوں کو بلوایا اور گرم پانی منگوا کر اس نے ان تاروں کو بھگویا یہاں تک کہ وہ غائب ہوگئے۔ پھر اُس نے ایک چھوٹی شاخ لی اور اس کو سلجھانا شروع کیا تو ایک بہت عمدہ ڈورا تیار ہوا۔ لہٰذا ملکہ نے دو تین ریشم کے گھروں کے تاگے آپس میں ملائے جس سے ایک لمبی سی ریشمی مہین ڈوری بن گئی۔ اسی طرح سے اُس نے ہزاروں دھاگے بُن لئے۔

اب اس ایجاد کا دوسرا حصہ "بننا" تھا تو اس کے لئے ملکہ نے چین کے سوتی اور اونی کپڑوں کی بننے والی مشینوں کی طرح ریشم بننے کے بھی کرگھے تیار کروائے۔ اس نے ایک دھاگا لپیٹنے کا بڑا ریل تیار کیا اور ایک گھر بنوایا جس میں ریشم کے کیڑے حفاظت سے رکھے جاتے۔ اس میں بہت سے شہتوت کے درخت تھے۔ اس نے اس کا نام "ریشمی گھر" رکھا اور عقلمند استادوں کو ملک بھر میں غریب آدمیوں کو ریشم بنانے کے طریقے سمجھانے پر مقرر کیا۔

چین کے لوگوں نے اس راز کو تین ہزار سال تک پوشیدہ رکھا۔ آخر کار یہ راز جاپان کو معلوم ہوگیا۔ پھر رفتہ رفتہ ہندوستان یوروپ اور دوسرے ملکوں پر ظاہر ہوا۔

چین کا ریشم اب بھی مشہور ہے۔ اور یہ بھلایا نہیں جاسکتا ہے کہ اس خوبصورت ریشم کے کپڑے کی ایجاد چین کی ایک چھوٹی ملکہ نے کی ہے:

مس شفیق بانو (دکھری)

صابرہ

صابرہ کا جس محلے میں تھا گھر ✿ تھے امیروں کے مکاں بھی بیشتر
اس قدر ماں باپ تھے اُس کے غریب ✿ روٹی ہوتی تھی بصد مشکل نصیب
تن کو کپڑا تھا نہ روٹی پیٹ کو ✿ ایسی حالت تھی کہ دشمن کی نہ ہو
کرتے محنت سارا دن جب باپ ماں ✿ جب کہیں ہوتے میسّر آب و ناں
صابرہ جن لڑکیوں میں کھیلتی ✿ لڑکیاں تھیں وہ امیروں کی سبھی
میلے کپڑے دیکھ کر سب مارتیں ✿ پاس سے اپنے اسے دھتکارتیں
جان کر لڑکی اسے مزدور کی ✿ پھٹکنے دیتیں نہ اس کو پاس بھی
صابرہ میلے پھٹے کپڑوں میں بھی ✿ پھول سے بھی بڑھ کے خوش تھی شاد تھی
لڑکیوں کے اچھے کپڑے دیکھتی ✿ اچھی چیزیں کھاتے پیتے دیکھتی
کچھ اگر لائیں دکھانے کو اسے ✿ دیتیں گر کچھ چیز کھانے کو اُسے
دیکھتی تعریف کرتی سر بسر ✿ ڈالتی ہرگز نہ للچائی نظر
پھیر دیتی کھانے کی یہ کہہ کے شے ✿ کھا چکی ہوں کھانا نیت سیر ہے
اتنی سیدھی تھی کہ کانی تھا اُسے ✿ جو بھی کچھ سمجھا دیا ماں باپ نے
"ہم کو بھی ان لڑکیوں سا ہی رکھو ✿ ایسا کھانا۔ ایسے کپڑے ہم کو دو"

لڑکیوں کی دیکھا دیکھی وہ کبھی ❊ منھ پہ لاتی تھی نہ ایسے لفظ بھی

نیک تھی وہ جانتی تھی بد کو بد
اس سے کوسوں دور تھے رشک و حسد

اُس کے سگھڑاپے کا شہرہ یہ ہوا ❊ ہوتی تھی تعریف اُس کی جابجا
رفتہ رفتہ وہ جواں بھی ہوگئی ❊ اچھی اچھی بائیں آئیں بیاہ کی
آخر اک اچھی جگہ شادی ہوئی ❊ وہ جو اچھی تھی تو اچھے گھر گئی
اس کو دولھا بھی ملا وہ نیک خو ❊ ہوگیا سرسبز باغِ آرزو
دولھا اس کا ایسا دولت مند تھا ❊ کرتے تھے عزت سب اس کی برملا
دور ساری بدنصیبی ہوگئی ❊ صابرہ سونے میں پیلی ہوگئی
مہربانی وہ ہوئی اللہ کی ❊ پھر گئی ماں باپ کی تقدیر بھی
اب جو آئی اپنے میکے صابرہ ❊ اور ملی ان لڑکیوں سے صابرہ
لڑکیاں سب دنگ ہوکر رہ گئیں ❊ اپنے اپنے ہوش کھو کر رہ گئیں
اپنی باتوں پر وہ شرمائیں بہت ❊ اپنے طعنوں پر بھی پچھتائیں بہت
صابرہ کے سامنے سب تھیں حقیر ❊ صابرہ اب ان سے بڑھ کر تھی امیر
اتنی دولت یہ امیری بے بدل ❊ صابرہ کی نیک نیت کا ہے پھل

تم نے دیکھا اے بنات بجیّو
تم بھی صابر، صابرہ جیسی بنو!

مسعود حسن شہاب دہلوی

یونانی کہانی



چاند میں خرگوش

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ یونان میں ایک سرسبز جنگل تھا جس میں طرح طرح کے جانور رہتے تھے۔ ایک رات چاندنی چھٹکی ہوئی تھی اور ایک چشمہ خاموشی سے بہہ رہا تھا۔ یہ بہت دلکش جگہ تھی اور یہاں رنگ برنگ کے پھول کھلے ہوئے تھے چشمہ کے کنارے سبزے پر چار دوست بیٹھے ہوئے تھے یعنی ایک گیدڑ۔ ایک لنگور۔ ایک خرگوش اور ایک اُودبلاؤ چاروں دوست بیٹھے ہوئے طرح طرح کی باتیں کر رہے تھے۔ ان چاروں میں بہت دوستی تھی۔ خرگوش کو چاروں نے اپنا سردار مقرر کر لیا تھا۔ کیونکہ وہ سب میں نیک طینت اور شریف سمجھا جاتا تھا۔ خرگوش نے کچھ سوچ کر کہا کہ میرے پیارے دوستو ہم لوگوں کو کل "پاک دن" منانا چاہیئے۔ دیکھیں کون سب سے اچھا کام کرتا ہے۔ سب نے اُس کی بات مان لی۔ رات ان لوگوں نے وہیں بسر کی۔ صبح کو جب کھا پی کر بیٹھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک فرشتہ صورت مسافر سبزہ پر بیٹھا ہوا زار زار رو رہا ہے۔ خرگوش نے اپنے دوستوں کو اشارہ کیا کہ اپنا اپنا کام شروع کریں۔ لنگور دوڑتا ہوا گیا اور کچھ پکے آم لے آیا۔ گیدڑ نے ایک جگ میں دودھ اور بھنی ہوئی چھپکلی کا ٹکڑا لا کر مسافر کے سامنے رکھا۔ اُودبلاؤ دریا میں سے کچھ مچھلیاں پکڑ کر لایا اور مسافر کے سامنے رکھ کر کہا کہ ان کو بھون کر کھائیے۔ مسافر نے سب چیزیں قبول کر لیں۔

اب خرگوش کی باری تھی۔اُس نے مسافر
...ردکر کہا سب نے آپ کی خاطر کی اور
فرض ادا کیا مگر میں اتنا بھی نہیں کہ کچھ
...ں ہی لے آؤں۔ اس لئے آپ مجھ کو
...میں بھون کر کھائیے۔ اگر آپ مجھ کو نہ
...یں گے تو میں خود آگ میں کود پڑوں گا
...ہ کر خرگوش نے آگ میں چھلانگ
لگائی اور جل گیا۔اس کی روح آسمان پر
پہونچ گئی وہ مسافر جو کہ فرشتہ تھا خرگوش
کے جلے ہوئے جسم کو آسمان پر لے گیا اور
اس کو چاند میں لگا دیا۔یونانیوں کا
عقیدہ ہے کہ چاند میں جو نشان
بنے ہوئے ہیں وہ خرگوش ہی
بیٹھا ہے:

(ترجمہ)

رئیس محسن (رائے بریلی)

...چ کی چہل پہل

...صفحہ ۳۹ کا باقی

...رانی بولی "چل ڈرپوک چمپا! تو نے ہی تو جھگڑا مچایا!" چمپا بولی چل ری چالاک
...ا! تو ہی نے تو چلّانا شروع کیا!" چاندبی بی بولی "چلو جانے دو۔ چلو گھر کو، چاروں گھر
...ف چلیں چمپا پھول چنتی جا رہی تھی۔ اور چندرانی انگلیاں ہی چٹخاتے جا رہی تھی! چاندبی بی
...ں کی طرح چہک رہی تھی اور چندراوتی چلاتی ہی چلی جا رہی تھی! چاروں چاندنی چوک میں
...ب دوسری سے جدا ہوئیں۔ اور چندریاں سنبھالتیں اپنے اپنے گھروں کو چلیں۔
چمپا، گلی نمبر چار میں رہتی تھی۔ اور چندرانی "چاند نواس" میں۔ چندراوتی کے مکان کا نام
...تھا۔ اور چاندبی بی کے مکان کا نام "چاند منزل"
چاروں اپنے اپنے گھر جا پہونچیں۔ اور دل میں سوچنے لگیں۔ آج چاندنی میں چمن کی سیر
...ا مزا آیا۔ اور چاندنی چوک میں تو بہت چہل پہل تھی! ۔

چاند شرما

عربی کہانی

صحرا کا چور

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ عرب کے ایک دلکش اور خوش منظر نخلستان میں ایک آدمی احمد نامی رہتا تھا۔ وہ اپنے قبیلے کا سردار تھا۔ اور اس وجہ سے وہ قبیلہ میں شیخ کے لقب سے مشہور تھا۔ شیخ نیک طینت اور غریب پرور شخص تھا۔ اس کی شہرت دور دور تک پھیلی ہوئی تھی۔ اور اس کی سخاوت کے افسانے ہر ایک کی زبان پر تھے۔ اندھوں اور قسمت کے ماروں کی ہر وقت امداد کرتا تھا۔ بوڑھی عورتوں کو وہ کنوئیں سے پانی بھر دیتا تھا۔ اور ہمیشہ ان کی خدمت کے لئے تیار رہتا تھا۔

اس کے پاس ایک خالص عربی نسل کا گھوڑا تھا۔ اس علاقے میں ہر جگہ اسی گھوڑے کا چرچا تھا۔ لوگ دور دور سے اسے دیکھنے کے لئے آتے تھے۔ کئی رئیسوں اور نوابوں نے اس کے لئے بڑی بڑی قیمیں لگائیں مگر شیخ نے گھوڑا فروخت کرنے سے انکار کر دیا۔

*

شیخ کے گھوڑے کی طرح ایک خانہ بدوش قبیلہ میں ایک خوبصورت لڑکی لیلےٰ رہتی تھی جس کے لاثانی حسن پر اس کے قبیلہ والوں کو فخر حاصل تھا۔ اور کئی آدمی چاہتے تھے کہ اس سے شادی کریں۔ مگر وہ انکار کرتی تھی جب شیخ کے گھوڑے کی شہرت اس کے کانوں تک پہونچی۔ تو اس نے چاہا کہ وہ گھوڑا اسے مل جائے۔ چنانچہ اس نے اعلان کر دیا۔ کہ جو شخص وہ گھوڑا لا کر اسے دے گا اس کے ساتھ وہ شادی کرے گی۔

ایک شخص قاسم نے جو لیلےٰ سے شادی کرنے کا خواہش مند تھا۔ گھوڑے کو حاصل کرنے کے لئے کوشش کی۔ اور صحرا کے

..لمبے اور تھکا دینے والے سفر کے بعد وہ شیخ کے گھر پہونچا۔ شیخ حسب معمول خوش خلقی سے پیش آیا۔ مگر اس نے گھوڑے کے متعلق کوئی بات نہیں سنی اور فروخت کر دینے سے انکار کر دیا۔ آخر قاسم نے گھوڑا حاصل کرنے کے لئے نئی چال چلی۔

شیخ کی عادت تھی کہ وہ ہر روز شام سے پہلے گھوڑے پر سوار ہو کر سیر کے لئے جایا کرتا تھا۔ اور سورج غروب ہونے کے بعد گھر واپس آتا۔ ایک دن وہ گھر واپس آرہا تھا کہ اس نے ایک آدمی کو دیکھا جو ایک کمبل میں لپٹا ہوا تھا اور درد کی شدت سے رو رہا تھا۔ شیخ نے گھوڑے کو ٹھیرا لیا اور کہا "تمہیں کیا ہوا؟"

آدمی:- میں سخت بیمار ہوں اور آپ سے رحم کی التجا کرتا ہوں۔

شیخ گھوڑے پر سے اتر پڑا۔ اور اس آدمی کو گھوڑے پر بٹھا لیا۔ اور خود باگیں پکڑ کر گھوڑے کے آگے آگے چلنے لگا۔ ابھی وہ کوئی دس قدم ہی گئے ہوں گے کہ اس آدمی نے کہا "حضور! آپ میرا کمبل وہیں زمین پر چھوڑ آئے ہیں۔ مہربانی فرما کر اسے اٹھا لائیے۔"

اور جوں ہی شیخ نے گھوڑے کی باگیں ہاتھ سے چھوڑیں۔ اس شخص نے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور یہ جا وہ جا۔

شیخ نے جو مڑ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ سب دھوکہ تھا۔ عین اسی وقت قاسم نے کہا۔ "خدا حافظ اے شیخ! میں جا رہا ہوں۔ خدا حافظ!"

شیخ نے جواب دیا "ایک بات سنو!"

قاسم نے کہا "وہیں سے سناؤ۔"

شیخ نے جواب دیا مجھے اس گھوڑے کے چلے جانے کا کوئی صدمہ نہیں۔ مگر میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اگر کوئی تم سے یہ پوچھے کہ تم نے یہ گھوڑا کیسے حاصل کیا؟ تو خدا کے لئے یہ نہ بتانا کہ میں نے دھوکہ دے کر اڑایا ہے۔ کیونکہ اگر تم یہ کہو گے تو یہ اسلام کے ماتھے پر ایک دھبہ لگ جائے گا اور تم اسلام کی تعلیم پر بٹہ لگا دوگے۔

اگرچہ قاسم لیلےٰ سے شادی کرنے کی دھن میں اندھا ہو گیا تھا۔ مگر یہ الفاظ سن کر وہ فوراً اتر پڑا اور کہا "میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے اسلام پر دھبہ لگے" یہ کہہ کر اس نے گھوڑا شیخ کو واپس دیدیا۔

صاحبزادہ رؤف علیخان دہلوی

سنانے والی کہانی

سات جلاہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سات جلاہے روزی کمانے نکلے۔ چلتے چلتے بہت رات گزر گئی۔ چودھویں کا چاند چمک رہا تھا۔ ساتوں بھائیوں کو ایک گڑھے میں سے گزرنا پڑا۔ گڑھے میں ذرا اندھیرا تھا۔ سمجھے پانی ہے۔ لہٰذا انھوں نے خوب لمبی لمبی چھلانگیں مارنی شروع کیں۔ جب گڑھے کو پار کر چکے تو انھیں خیال گزرا کہ کوئی ڈوب تو نہیں گیا۔ انھوں نے گننا شروع کیا۔ باری باری سب نے گنا۔ سب کو گنتے لیکن اپنے کو نہ گنتے۔ جب گنتے چھ ہی گنے جاتے۔ بس انھوں نے رونا شروع کیا۔ ادھر سے ایک سوار گزرا۔ انھیں روتا دیکھ کر اُن کی طرف بڑھا اور رونے کا سبب پوچھنے لگا جلاہے بولے ہم گڑھے کو پار کرنے سے پہلے سات بھائی تھے۔ مگر جب ہم گڑھا پار کرنے لگے تو ہمارا ایک بھائی ڈوب گیا ہے۔

سوار ان کی بیوقوفی سمجھ گیا اور بولا "اگر پورے کر دوں تو کیا دوگے؟" انھوں نے جواب دیا "ہم آپ کے غلام بن جائیں گے۔"

سوار گھوڑے سے اترا اور ایک ایک کو چابک مار کر پورے سات گن دئے۔ ساتوں جلاہے سوار کے گھر پہونچے سوار نے دو کو تو گھی لینے بھیجا اور دو کو کھیت میں کام کرنے کے لئے۔ اور دو کو گھر میں کام کرنے کے لئے کہا۔ اور ایک کو اپنی ضعیف ماں کی خدمت کے لئے بٹھا دیا۔ جو بیمار تھی۔ جب وہ دونوں گھی لے کر واپس آ رہے تھے تو انھیں مٹکا وزنی معلوم ہوا۔ انھوں نے مٹکے کے اندر جھانک کر دیکھا تو انھیں اپنا عکس دکھائی دیا۔ سمجھے کہ بنیا بیٹھ آیا ہے اسی لئے یہ مٹکا اتنا وزنی ہے۔ انھوں نے بنئے کو مارنے کی غرض سے مٹکے کو زمین پر دے مارا۔ جب گھر پہونچے تو مالک کو

سارا قصہ کہہ سنایا۔ اُدھر کھیتی میں کام کرنے والوں نے یہ غضب کیا۔ کہ تمام کچی گندم کاٹ دی۔ مالک کو بہت غصہ آیا اور اُن دونوں کو چھکڑا لے کر کھیت میں بھیج دیا کہ تمام گندم کھیت سے لادلائیں۔ راستے میں چھکڑا چوں چوں بولنے لگا۔ وہ سمجھے کہ کہتا ہے "مجھے سستی کر استی کر!" کھیت میں پہونچ کر چاروں نے مل کر بیل اور چھکڑے کے اوپر گندم ڈال کر آگ لگا دی۔ تھوڑی دیر بعد بیل اور چھکڑا جل کر راکھ ہو گئے۔ بیلوں کی ہڈیاں اور چھکڑے کی کیلیں کپڑے میں باندھ گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ اُدھر بیمار ماں کے منہ پر مکھی آبیٹھی تو جلاہے نے کہنا شروع کیا "اڑجا۔ اُڑجا" بھلا مکھی اُڑجا اڑجا کو کیا سمجھے؟ جلاہے کو غصہ آیا اور مکھی کے ایک مکا رسید کیا۔ مکھی تو اڑگئی لیکن ضعیف ماں کے منہ پر زور سے مکا لگ گیا اور وہ مر گئی۔ اور دانت بھی باہر نکل آئے۔ جب بیٹے نے ماں کی حالت پوچھی تو جلاہے نے جواب دیا اب وہ اچھی طرح سے ہیں اور ہنس بھی رہی ہیں۔ لیکن جب اس نے ماں کی حالت دیکھی تو سخت افسوس ہوا۔ اور حکم دیا کہ اسے جلا آؤ۔

سانوں جلاہے بڑھیا کو جلانے چلے۔ راستے میں انھوں نے بھاگنا شروع کیا تو بڑھیا گر گئی۔ جب مرگھٹ پر پہونچے تو سوچا کہ بڑھیا زندہ ہو کر بھاگ گئی ہے۔ پھر واپس بازار کی طرف چل پڑے۔ تو اتفاق سے کوئی بڑھیا سودا خرید رہی تھی۔ سمجھے کہ یہ وہی بڑھیا ہے۔ چنانچہ انھوں نے اس کو پکڑ لیا اور زبردستی لے چلے۔ اور جلانے کے لئے لکڑیوں پر لٹا دیا۔ اتنے میں اس مری ہوئی بڑھیا کا بیٹا بھی مرگھٹ کو روانہ ہوا۔ راستہ میں دیکھا کہ مری ہوئی ماں پڑی ہے۔ اسے اور بھی غصہ آیا اور وہ جلدی جلدی مرگھٹ پہونچا تو دیکھا کہ ایک دوسری بڑھیا کو پکڑ کر زبردستی جلانا چاہتے ہیں اور وہ چیخ رہی ہے۔ اُس نے اسے تو چھڑایا اور کہا "کمبختو! تم اسی وقت نکل جاؤ میں تم جیسوں کو ہرگز اپنے پاس نہیں رکھ سکتا"!

مس خورشید بیگم قریشی (بلوچستان)

نظم میں کہانی

جمیلہ کی کہانی

مری پیاری بہنوں یہاں آؤ تم — کہانی جمیلہ کی سُن جاؤ تم
یہ لڑکی تھی نیک اور بہت باتمیز — سبھی اُس کو رکھتے تھے دل سے عزیز
کوئی بات بے جا وہ کرتی نہ تھی — کسی چیز سے دل میں ڈرتی نہ تھی
وہ رتبہ بڑوں کا تھی پہچانتی — وہ اُن کا کہا دل سے تھی مانتی
ٹھنکتی نہ تھی اور روتی نہ تھی — کبھی دکھ میں غمگین ہوتی نہ تھی
بٹاتی تھی ہر کام میں ماں کا ہاتھ — کیا کرتی تھی کام وہ اُس کے ساتھ
مزیدار کھانا پکاتی تھی وہ — سلیقہ سے سب کو کھلاتی تھی وہ
کبھی وقت بے کار کھوتی نہ تھی — کبھی بے ضرورت وہ سوتی نہ تھی
اسے دستکاری میں بھی تھا کمال — وہ سینے پرونے میں تھی بے مثال
کڑھائی بُنائی میں وہ طاق تھی — اسے کاہلی دو گھڑی شاق تھی
ہمیشہ رہا صاف اُس کا مکاں — رہی گندگی اُس کے دل پر گراں
نماز اور روزے کی پابند تھی — سدا ایسے کاموں میں خورسند تھی
بہت نیک تھی اور بہت باحیا — سدا خوش رہا اس سے چھوٹا بڑا
غرض۔ یہ جمیلہ بہت خوب تھی — اسی واسطے سب کی محبوب تھی

یہ نیّر کی ہے خواہش اور آرزو
ہو سب لڑکیوں میں جمیلہ کی خو

محمد شفیع الدین نیّر (مصنف بچوں کا تحفہ)

ایک حرفی کہانی

چ کی چہل پہل

چاند کی چودھویں تھی - چاروں طرف چاندنی ہی چاندنی تھی - چاندنی چوک میں خوب چہل پہل تھی - ایسے میں چار سہیلیاں چندرانی - چندراوتی - چاند بی بی اور چمپا - چمن کی طرف چہچہاتی آئیں - چاروں چنچل تھیں - ایک بولی "آؤ چاند ماری کریں -" دوسری بولی "چل ری چڑیل! چاند ماری نہیں آؤ چاند کو دیکھیں!" تیسری بولی "واہ ری تیرے چونچلے - آؤ کلیاں چٹکتی دیکھیں!" چوتھی بولی - چل ری چل - آنکھ مچولی کھیلیں!

چاروں مان گئیں اور آنکھ مچولی کھیلنے لگیں - چمپا چنبیلی کے پودے کے پاس چھپی - چاند بی بی چمن کے دوسرے کونے میں جا چھپی چندراوتی چنار کے درخت کے پیچھے جا چھپی اور چندرانی انھیں ڈھونڈنے چلی -

چاروں طرف پھری لیکن کچھ نہ بنا - اتنے میں چورستے پر چمپا جا کھڑی ہوئی اور چلانے لگی "چندرانی چندرانی چھو مجھے!" چندرانی ادھر چلی تو چاند بی بی چلائی "چل ری چندراوتی ادھر چل درخت کو چھوئیں" یہ کہہ کے وہ چنار کے درخت کی طرف دوڑیں - لیکن چندرانی نے چاند بی بی کو چھو ہی لیا -

اب چاند بی بی کی باری آئی - تینوں پھر جا چھپیں - ایک چھتر کے پاس - دوسری چوکور حوض کے پیچھے - تیسری چاند تارے کی شکل کی کیاری کے پاس!"

ابھی وہ کھیل ہی رہی تھیں کہ چار لڑکے ادھر آنکلے - تو چاروں سہیلیاں وہاں سے چلی گئیں -

چاروں دوست حیران تھے - لیکن چاروں لڑکیاں دوڑی چلی جا رہی تھیں - وہ چندن کے درخت کے پاس جا کر رکیں - اور چاروں ایک دوسری کو دیکھ کر ہنسنے لگیں - (باقی مضمون صفحہ ۳۴۳ پر دیکھئے)

مُبارک باد

پچھلے مہینے برادر عزیز رازق الخیری صاحب ایڈیٹر عصمت و بنات سخت بیمار پڑ گئے تھے خدا کے فضل سے اچھے ہوگئے اس خوشی میں محفل میلاد وغیرہ ہوئی۔ اس موقعہ پر خاکسار نے یہ نظم پڑھی تھی:—

یہ کیسی خوشی ہے یہ کیسا دل لگی ہے
کھلی جو مسرت سے دل کی کلی ہے

خوشی ہی میں مولود بھی ہو رہا ہے
خوشی میں خوشی کی یہ محفل جمی ہے

پھوپی زاد بھائی جو ہیں میرے رازق
کہ عصمت کی کل جن کے دم سے چلی ہے

خدا کے کرم سے ملی اُن کو صحت
کہ مشکل جو آئی وہ سر سے ٹلی ہے

مبارک ہو تم کو یہ غسل صحت بھی
مبارک ہو تم کو کہ صحت ملی ہے

تمہیں نے ہمیں میوہ بھیجا تھا کل کچھ
ہرے رنگ میں جس کے سرخی ملی ہے

بہت شوق سے ہم نے کھایا ہے اس کو
مزے کی کہیں کیا کہ کیا چاشنی ہے

لطیف دعا گو خوشی سے یہ کہہ دو
مبارک ہو رازق کو صحت ملی ہے

لطیف الرحمٰن یوسفی

آپ کا خریداری نمبر

جن بہنوں اور بھائیوں کے خریداری نمبر نیچے لکھے ہوئے ہیں جولائی کے پرچہ کے ساتھ ان کا سالانہ چندہ ختم ہوتا ہے مہربانی فرماکر اگلے سال کا چندہ صرف ڈیڑھ روپیہ بذریعہ منی آرڈر خریداری نمبر لکھ کر روانہ فرمائے اور رسالہ جاری رکھنا منظور نہ ہو تو ۵ اگست تک انکاری اطلاع دیدیجئے اگر منی آرڈر یا انکاری اطلاع نہ آئی تو اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ وی پی کا انتظار کر رہی ہیں چنانچہ اگست کا پرچہ وی پی حاضر ہوگا ہمیں امید ہے کہ آپ اسے ضرور وصول کرلیں گی۔ ۱۰۵-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۱-۳۰۲-
۳۸۰-۳۸۳-۴۷۷-۶۱۴-۶۱۶-۶۱۷-۹۹۷-۱۰۰۸-
۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۲-۱۰۳۴-۱۰۳۹-
۱۰۴۳-۱۱۰۹-۱۵۷۰-۱۵۸-۱۵۸۳-۱۵۹۱-۱۵۹۲-
۱۵۹۴-۱۶۰۵-۱۶۱۲-۱۶۱۸-۱۶۱۹-۱۹۱۰-۱۹۱۱-
۱۹۱۶-۱۹۲۱-۱۹۳-۱۹۸-۲۲۳۹-۲۴۰۱-۲۴۱۱-
۲۴۵۲-۲۴۶۶-۲۴۸۰-۲۴۸۷-۲۵۰۲-۲۷۱۳-۲۹۲۵-
۲۹۴۰-۲۹۴۴-۲۹۴۶-۲۹۵۵-۲۹۵۷-۲۹۵۸-۲۹۶۱ تا
۲۹۶۴-۲۹۶۸-۲۹۶۹-۲۹۷۱-۲۹۸۲-۳۰۰۶-
۳۰۱۷ تا ۳۰۲۷-۳۰۷۸-۳۱۲۱-۳۱۴۲-
۳۲۸۳-

منیجر

مجموعہ تصانیف حضرت علامہ راشد الخیری رح

...و سیرت

- ...لال — عہ ر
- ...ہ کالال — ۱۲ر
- ...سرا — عہ ر
- ...روزِ دنیا و داغِ ظفر — عہ ر
- ...خاتون — ۵ ر
- ...دم واپسیں — ۴ ر
- ...آخری بہار — عہ ر
- ...نے نکاں (بانصویر) — ۱۰ر
- ...مان پارینہ — ۱۲ر

...ی مضامین

- ...نسواں — عہ ر
- ...بن حقیقی — ۶ ر
- ...ائیں — ۸ ر
- ...قصے — عہ ر
- ...سلام — عہ ر

...صحافی سیاحی مضامین

- ...مغرب — عہ ر
- ...تمدن — ۶ ر
- ...نواں — ۸ ر
- ...حت ہند — عہ ر

...ن کے متفرق مجموعے

- ...ناشرق — ۱۰ر
- ...ی میں لعل — عہ ر
- ...ن عورت کے حقوق — ۱۲ر
- ...زار — ۱۲ر
- ...میار — ۱۰ر
- ...ن موتی — ۴ ر
- ...ی کا انتخاب — ۸ ر
- ...ہستی — ۶ ر
- ...ی کا آخری دن — ۴ ر
- ...ان مغرب — عہ ر
- ...ی ہوئی بیتیاں — عہ ر

اصلاحی معاشرتی ناول

- حیاتِ صالحہ — عہ ر
- منازل السائرہ مکمل — عا ر
- صبحِ زندگی — عہ ر
- شامِ زندگی — عہ ر
- شبِ زندگی دو حصے — عا ر
- نوحۂ زندگی — ۱۲ر
- طوفانِ حیات — عہ ر
- جوہرِ قدامت — عہ ر

اسلامی تاریخ بطرز ناول

- ماہِ عجم — عہ ر
- عروسِ کربلا — عہ ر
- یاسمین شام — عہ ر
- محبوبۂ خداوند — ۱۲ر
- تیغِ کمال — عہ ر
- شہنشاہ کا فیصلہ — ۴ ر
- منظر طرابلس — ۵ ر
- شاہین و دُرّاج — ۸ ر
- دُرِّ شہوار — ۸ ر

مذاحیہ افسانے

- نانی عشو — ۱۰ر
- ولایتی نِنھی — ۶ ر
- دادا لال بھبھکڑ — ۸ ر

نظموں کے مجموعے

- رودادِ قفس — ۱۰ر
- گرفتارِ قفس — ۴ ر

ادبِ لطیف و انشا

- قلبِ حزیں — ۸ ر
- لڑکیوں کی انشا — ۱۲ر
- مسلی ہوئی پتیاں — ۶ ر

لڑکیوں کا نصاب زیرِ طبع

اصلاحی معاشرتی افسانے

- بنت الوقت — ۸ ر
- سرابِ مغرب — ۸ ر
- فسانۂ سعید — ۸ ر
- سودائے نقد — ۵ ر
- نغمۂ شیطانی — ۱۲ر
- سات روحوں کے اعمال نامے — ۸ ر
- غدر کی ماری شہزادیاں — ۱۲ر
- سنجوگ — ۱۰ر
- ستونتی — ۷ ر
- سوکن کا جلاپا — ۵ ر
- مودودہ — ۷ ر
- تفسیرِ عصمت — ۵ ر
- انگوٹھی کا راز — ۶ ر
- منازلِ ترقی — ۴ ر
- بچہ کا کرتہ — ۴ ر
- ویدیا کی سرگذشت — ۴ ر
- چہار عالم — ۴ ر

مختصر افسانوں کے مجموعے

- جوہرِ عصمت — عہ ر
- سیلابِ اشک باتصویر — عہ ر
- طوفانِ اشک — عہ ر
- قطراتِ اشک — عہ ر
- خدائی راج — عہ ر
- نسوانی زندگی — ۸ ر
- گلدستۂ عید — ۸ ر
- گوہرِ مقصود — ۶ ر
- گردابِ حیات — عہ ر
- بساطِ حیات — ۶ ر
- حور اور انسان — ۱۲ر
- نشیب و فراز — ۴ ر

کھانا پکانے کی مستند کتابیں

- عصمتی دسترخوان — عا ر
- مشرقی مغربی کھانے — عا ر
- عصمتی ہنڈکلیا — ۸ ر
- ناشتہ — ۱۰ر
- بچوں کے کھانے — ۸ ر
- بیماروں کے کھانے — ۱۰ر
- مذاقیہ کھانے — ۶ ر

دیگر تصانیف محترمہ آمنہ نازلی

- دولت پرتو بانیاں (افسانے) — ۸ ر
- تاریخی لطیفے — ۸ ر
- عقل کی باتیں — ۸ ر
- ہنسی کی باتیں — ۸ ر

تصانیف منشی پریم چند

- دودھ کی قیمت (افسانے) — عہ ر
- روحانی شادی (ڈراما) — ۶ ر

تصانیف رازق الخیری

- وداعِ راشد — ۸ ر
- عصمت کی کہانی — ۸ ر

تصانیف مولانا سیماب اکبرآبادی

- زنانہ بستہ (۱۰ حصے) — عہ ر
- آفتابِ زندگی — ۶ ر
- شبابِ زندگی — ۶ ر

تصانیف صاحبزادہ ولی احمد خاں ایم۔اے

- مختصر و بنیاد باشتیوں کی دنیا کے — عا ر
- انشائے سلمٰی (زنانہ خطوط) — ۶ ر

کچھ اور زنانہ کتابیں

- پردہ و تعلیم (مذہبی و سیاسی رنگ) — ۱۲ر
- خواتینِ اندلس (دلچسپ تذکرہ) — ۶ ر
- خیابانِ نسواں (مفید مضامین) — ۱۲ر

عصمت بک ڈپو دہلی

زنانہ دستکاری کی نہایت مفید کتب

- عصمتی کروشیا — عہ ر
- عصمتی کشیدہ — عہ ر
- گلزارِ درخشاں — عہ ر
- گلدستۂ کشیدہ — عہ ر
- گلشنِ زہرہ — عہ ر
- چمنستانِ خیاطی (سوئی کا کام) — عہ ر
- بستانِ خیاطی — عہ ر
- موتیوں کا کام — عا ر
- سلمیٰ ستارہ کا کام — عا ر
- اونی کام سلائیوں سے — عہ ر
- گوٹہ کناری کا کام — عہ ر
- جالی کا کام — عہ ر
- تارکشی کا کام — عہ ر
- گلدستۂ تارکشی — عہ ر
- کراس اسٹچ ورک — عہ ر
- جوہرِ نسواں راشد الخیری نمبر — عہ ر
- شمیم سوزن کاری — عہ ر
- خواتین کی دستکاریاں — ۸ ر
- لکڑی کا باریک کام — ۸ ر
- وصلی کا کام — ۸ ر

عورتوں کی خاص کتابیں

- زچہ خانہ (۲ حصے) — عہ ر
- سنگھار خانہ — عا ر

نامور خواتین کے افسانے و ناول

- انوری بیگم — عہ ر
- جاں باز — ۱۲ر
- غیرت کی پتلی — ۶ ر
- شہیدِ وفا — عہ ر
- چار رخ — ۴ ر
- فیروزہ — ۸ ر

کچھ اور نہایت مفید کتابیں

- صنعت و حرفت — عا ر
- تندرستی ہزار نعمت — ۴ ر
- بچوں کی تربیت — ۱۰ر
- آئینہ موثر — عہ ر
- کپڑے کی چھپائی — ۸ ر

تصانیف محترمہ خاتون اکرم مرحومہ

- جمالِ ہمنشیں — عہ ر
- گلستانِ خاتون (افسانے) — عہ ر
- پیکرِ وفا — ۸ ر
- بچھڑی بہتی — ۶ ر

تصانیف محترمہ صغرا ہمایوں مرزا

- مشیرِ نسواں یا زہرہ — عہ ر
- سرگذشتِ ہاجرہ — ۱۰ر
- تحریر النسا — ۱۲ر
- موہنی — ۱۰ر

تصانیف محترمہ بلقیس بیگم (و-ا)

- خانہ داری کے تجربات — ۱۲ر
- مفیدِ نسواں — ۸ ر

تصانیف محترمہ حجاب اسمٰعیل

- ادبِ زریں — ۸ ر
- نغماتِ موت — ۶ ر

تصانیف محترمہ سرو جہاں رابی صاحبہ

- پھول پھلواری، باغبانی کے متعلق — ۸ ر
- شہزادی نیلوفر (بچوں کیلئے کہانیاں) — ۸ ر

زنانہ افسانے و گیت

- افسانۂ حرم — ۷ ر
- دامنِ باغبان — عہ ر
- دیہاتی گیت — ۸ ر

زنانہ نظمیں

- شمع خاموش — ۶ ر
- آئینۂ جمال — ۱۲ر

بچوں کے لئے کہانیاں

- جاپانی کہانیاں — عہ ر
- مزیدار کہانیاں — ۵ ر
- بچوں کی دنیا — ۷

خواتین کے لئے دوسرے مصنفوں کی کتابیں بھی عصمت بک ڈپو دہلی سے مل سکتی ہیں۔



اُردو کی مشہور کہانیاں لکھنے والی خاتون اکرم مرحوم
کی ایک لاجواب اور بہترین کہانی- اگر آپ نے نہیں
پڑھی تو دفتر عصمت سے آج ہی منگا کر پڑھئے-

ESTD. 1927 — اکتوبر ۱۹۳۰ء — REGD. No L 2222

The BANAT DELHI

رسالہ بنات

ہے

حضرت علامہ راشد الخیری نے

سنہ ۱۹۲۰ء

میں

جاری

کیا

بنات دہلی

بچیوں کیلئے ماہوار رسالہ

جس میں دلچسپ اور مفید مضامین

سبق آموز نظمیں اور مزیدار

کہانیاں شائع ہوتی ہیں

بنات دہلی

ہر انگریزی مہینہ کی پہلی تاریخ کو

"عصمت" و "جوہر نسواں" کی طرح

نہایت پابندی وقت کیساتھ

کوچہ چیلان دہلی سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر:- رازق الخیری

چندہ سالانہ پیشگی مع محصول ڈاک
بذریعہ منی آرڈر ڈیڑھ روپیہ
بذریعہ وی پی ایک روپیہ بارہ آنے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچیوں کا سب سے پرانا اور باتصویر رسالہ

بنات ہندوستان کے مختلف محکمات تعلیم مثلاً یو۔پی سی پی۔ برار پنجاب بہار دہلی سرحد کی طرف سے زنانہ مدرسوں کے لئے سرکاری طور پر منظور ہے

بنات
(یعنی بچیاں)

بنات کا سال بھر کا چندہ صرف عہ
بذریعہ وی پی صرف ۱۲ آ
غیر ملکوں سے چار شلنگ۔
مستقل خریداروں کو سالگرہ نمبر اور کہانی نمبر بالکل مفت ملتے ہیں

تیرھواں سال | فہرست مضامین ماہ اکتوبر ۱۹۴۷ء | جلد ۲۶ نمبر ۱

باہتمام ابوامین مولوی محمد امان الرحمٰن پرنٹر پبلشر محبوب المطابع دہلی میں چھپکر دفتر عصمت دہلی سے شائع ہوا



کوئی آپ سے پوچھے "بتاؤ۔ سارے مہینوں میں سب سے اچھا مہینہ کون سا ہے؟" تو آپ اس کا ایک ہی جواب دیں گی صرف ایک یعنی "رمضان" بھلا بتایئے تو یہ جواب کیوں صحیح ہے؟ اس لئے کہ ان دنوں میں ہر وقت اللہ کی رحمت برستی ہے۔ ذرا کوئی نیک کام کیا اور بہت سا ثواب مل گیا۔ مسلمان تو دعائیں مانگتے ہیں کہ اللہ میاں جلدی سے رمضان شریف آئیں اور ہم کو پورے تیس روزے رکھنے نصیب ہوں۔

سمجھدار بچیاں روزہ کھولنے میں بے احتیاطی نہیں کرتیں۔ یہ بہت بُرا ہے کہ افطاری پر بُری طرح گر پڑے اور غٹ غٹ بہت سا پانی پی لیا۔ اس سے صحت خراب ہو جاتی ہے اس کی بجائے ایک انڈے اور دودھ یا کسی اور ہلکی غذا سے روزہ کھولنے کے بعد مغرب کی نماز پڑھنی چاہیے اور پھر اطمینان سے کھانا کھانے بیٹھئے

روزہ ہر مسلمان پر فرض ہے لیکن جو بچیاں بہت چھوٹی ہیں اور روزہ نہیں رکھ سکتیں انھیں چاہیے کہ کم سے کم سب کے سامنے نہ کھائیں پئیں بلکہ کونے میں بیٹھ کر چپ چپاتے کھانا وانا کھائیں۔ رمضان شریف میں کوئی بُری بات بھول کر بھی نہ کیجیے، نہ کسی کو ستایئے۔ نہ ماں باپ اور بڑوں کو پریشان کیجیے۔ ان دنوں میں نمازیں خاص طور پر پڑھنی چاہئیں اور جہاں تک ہو سکے اچھے اچھے کام کیجیے۔

سالگرہ نمبر: جنوری ۴۱ء کا پرچہ سالگرہ نمبر ہوگا۔ اس کے لئے عمدہ عمدہ مضامین اور نظمیں یا جو آپ چاہیں ۳۰ نومبر تک بھیج دیجیے۔ سب سے اچھی چیز پر انعام دیا جائے گا۔

کہانی

بہادر بلقیس

جنگِ عظیم کی شکست کے بعد ترکی قوم بالکل تباہ ہوگئی تھی۔ ہر وقت دشمن تاک میں رہتے تھے کہ کسی طرح اس بہادر قوم کو غلام بنالیں۔ ترک بھی اس بات سے بے خبر نہ تھے۔ وہ اس کوشش میں تھے کہ کسی طرح دشمن پر غالب آجائیں۔ چنانچہ انگورا میں فوجیں جمع کی جارہی تھیں۔ ایک دن تمام افسر جمع ہوکر اس بات پر مشورہ کرنے لگے کہ تین بڑی توپیں جو ردم کے قلعہ پر نصب تھیں کسی طرح یہاں لے آئیں۔ کیونکہ یونانیوں سے جنگ چھڑی ہوئی تھی۔ اس وقت ان توپوں کی سخت ضرورت تھی۔ اس مجلس میں ایک لڑکی بھی جس کا نام بلقیس تھا شریک تھی:۔

تمام افسروں نے مل کر بہتیری تدبیریں سوچیں لیکن کوئی عمدہ تدبیر نہ سوچ سکے۔ کیونکہ ان دنوں سڑکوں کی حالت بہت خراب تھی۔ آخر ناامید ہوکر افسروں نے یہ فیصلہ کردیا کہ توپوں کو یہاں لانا ناممکن ہے۔ بلقیس اب تک تو خاموش رہی۔ لیکن جیسے ہی افسروں کی زبان سے ناامیدی کے الفاظ نکلے اس نے اٹھ کر جوش کے ساتھ کہا یہ کام ہم کر دکھائیں گے:۔

سب حیران رہ گئے۔ لیکن چونکہ بلقیس بادشاہ کی بیٹی تھی لہذا اس کے حکم کے مطابق مضبوط لکڑی کے پانچ سو تختے اور ریشم کے بڑے بڑے رسّے مہیا کئے گئے اور بلقیس تین ہزار لڑکیوں کی فوج لے کر قلعہ ردم کی طرف روانہ ہوگئی:۔

وہاں پہونچ کر اس نے ایک ہزار لڑکیوں کو تختے بچھانے پر مقرر کیا اور ایک ہزار لڑکیوں کو ریشمی رسوں سے توپیں کھینچنے کے لئے مقرر کیا۔ اور ایک ہزار لڑکیوں کو ان تختوں کو اٹھا کر آگے بچھانے پر مقرر کیا جن پر سے توپیں گزر جاتی تھیں۔ ایک ایک تختے کو چار چار لڑکیاں اٹھاتی تھیں۔ چار مہینے کے عرصے میں لڑکیوں کی یہ فوج توپوں کو میدان جنگ میں لے جانے میں کامیاب ہوگئی:۔

یہاں صادق بے کی کمان میں سات سو سپاہی تھے جنھیں تین ہزار یونانیوں سے

لڑنا پڑتا تھا۔ رات دن گولی چلنے اور سرنگوں کے پھٹنے اور خندقوں کے کھدنے سے تمام میدان ایک ویرانہ بن گیا تھا۔ بلقیس خانم کے توپوں کو لے آنے کی خوشی میں آج ترکی فوج میں خوشیاں منائی جا رہی تھیں۔ ترکی فوج کے حوصلے بھی بہت بڑھے ہوئے تھے۔ اور یونانی بھی اس بات سے بے خبر نہ تھے۔

رات کے دو بجے کا وقت تھا صادق بے کو بلقیس نے جھنجوڑ کر جگایا اور کہا "آفندی اٹھو غور سے خندقوں کی طرف دیکھو۔ ایک سایہ آہستہ گزر رہا ہے"۔

صادق بے جو کوٹ اور بوٹ سمیت ایک بچھونے پر دن بھر کی تکان سے غافل پڑا تھا ایک دم کھڑا ہو گیا اور پوچھا "تم کو کیسے معلوم ہوا۔ کیا رات بھر تم نے آرام بھی نہ کیا؟"

بلقیس: "ہاں میں سو تو گئی تھی لیکن بارہ بجے کے قریب میری آنکھ کھل گئی۔ میں باہر دیکھ بھال کر رہی تھی۔ اب واپس آتے وقت میں نے دیکھا کہ کوئی جاسوس ہماری لائنوں سے آہستہ آہستہ گذرنے کی کوشش کر رہا ہے۔"

صادق بے نے بلقیس کو کندھے سے پکڑ کر کہا۔ وہ دیکھو سامنے ہے۔ تم بندوق سے اس کا نشانہ باندھو۔ میں اس کے پاس رینگتا ہوا جاتا ہوں۔ بلقیس بندوق تھام کر بیٹھ گئی۔ اور صادق خندقوں کو پھاندتا اور رینگتا ہوا آہستہ آہستہ سایہ کی طرف بڑھا جو ترکی خندقوں سے یونانی خندقوں کی طرف جا رہا تھا۔ بلقیس کی نظریں برابر سایہ پر لگی ہوئی تھیں جو رات کی تاریکی میں ایک دھبہ سا معلوم ہوتا تھا۔

اسے اب صادق بھی نظر آنے لگا جو سایہ کے تعاقب میں تھا۔ جاسوس نے یہ دیکھتے ہی کہ کوئی اس کے پیچھے آ رہا ہے اٹھ کر بھاگنا چاہا کہ بلقیس کی گولی نشانہ پر لگی اور وہ لڑکھڑا کر گرا۔ اس کے گرتے ہی صادق اس کے سر پر موجود تھا۔ صادق نے دیکھا کہ وہ ایک یونانی فوجی افسر ہے۔ تلاشی لینے پر بہت سے نقشے اور کاغذات اس کی جیبوں میں سے نکلے۔ جنھیں قبضہ میں کر کے صادق واپس لوٹا۔

بندوق کی آواز سے یونانی لائنوں میں بھی خبر ہو گئی۔ چنانچہ اب صادق پر گولیوں کی بارش ہونے لگی۔ وہ پھر زمین پر لیٹ گیا اور

رینگتا ہوا اپنی خندقوں کی طرف پلٹا۔ لیکن ایک گولی کلائی کو چیرتی ہوئی نکل گئی۔ صادق نے اسے کس کر باندھ لیا۔ مگر اب اس کا باقی سفر کلائیوں اور گھٹنوں پر ہونا تھا۔ اس لئے اسے سخت تکلیف ہو رہی تھی ؛

بلقیس نے یہ دیکھ کر کہ صادق کی واپسی کی رفتار بے حد سست ہے۔ بندوق ایک طرف پھینک کر اور خود رینگتی ہوئی صادق کی طرف گئی۔ جب صادق کے پاس پہونچی تو اس کو سخت زخمی پایا چنانچہ اسے سہارا دے کر واپس لے آئی ؛

خیمہ میں پہونچتے ہی بلقیس نے صادق کا زخم دیکھا اور خدا کا شکر ادا کیا کہ ہڈی صحیح و سلامت ہے۔ اسی وقت بلقیس نے مرہم لگا کر پٹی باندھ دی۔ صادق بستر پر لیٹ کر غور سے کاغذوں کو دیکھنے لگا جو یونانی افسر کی جیب سے لایا تھا۔ چند منٹ کے بعد صادق بے چین ہو کر اٹھ بیٹھا اور بلقیس سے کہنے لگا۔ چودہ پندرہ ہزار ترکی سپاہیوں کی جانیں اس وقت سخت خطرہ میں ہیں۔ یہاں سے ایک میل کے فاصلہ پر لوئی کی پہاڑی ہے۔ اس کے نیچے ان سرنگوں کے اڑانے کا سامان موجود ہے۔ جو سات میل تک پھیلی ہوئی ہیں۔ ایک یا دو دن میں سرنگیں اڑائی جائیں گی جس سے ترکی فوج ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی" ؛

بلقیس :۔ (گھبرا کر) ہماری خندقوں کے نیچے یونانیوں نے کیسے سرنگیں بچھا دیں ؟

صادق :۔ یہ خندقیں یونانیوں کی ہیں جو ہم نے لڑ کر فتح کی ہیں۔ انھوں نے یہاں سے پیچھے ہٹنے سے پہلے سرنگوں کا جال بچھایا ہوگا ؛

بلقیس :۔ اب کیا ہوگا ؟

صادق :۔ کچھ نہیں میں اپنا فرض ادا کرونگا۔ وہ جلدی سے اٹھا اور کپڑے پہننے لگا۔ اپنے نائب سالار کو بلا کر فوج کی کمان اس کے سپرد کی اور خود پچاس سواروں کا دستہ لے کر لوئی کی پہاڑی پر جانے کا ارادہ کیا اور بلقیس کو یونانی افسر کے کاغذات دے کر کہا میری فوج میں افسروں کی بہت کمی ہے۔ اس لئے تم خود ان کاغذات کو جان سے زیادہ قیمتی سمجھتے ہوئے ترکی کے ہیڈ کوارٹر میں لے جاؤ۔ جو یہاں سے پچیس کوس ہے۔ اگر تم نے یہ سفر رات بھر میں طے کر لیا تو تم ترکی کی بہت بڑی

خدمت سرانجام دوں گی۔ میں لوئی کی پہاڑی پر جا رہا ہوں۔ وہاں یونانی سپاہیوں کو جو پانچ یا دس سے زیادہ نہ ہوں گے مغلوب کردوں گا اس کے بعد میں منتظر رہوں گا کہ کب سرنگ اڑادوں۔

غرض صادق پچاس سواروں کو ساتھ لے کر لوئی کی پہاڑی پر چل دیا۔ لوئی کی پہاڑی پر صرف ایک افسر اور دس یونانی تھے جن کا کام سرنگوں کے راز کی حفاظت اور حکم ملنے پر سرنگیں اڑانا تھا۔

صادق کے تمام سپاہی گھٹنوں کے بل رینگتے ہوئے اُن کے قریب پہونچے اور بڑی پھرتی کے ساتھ اُن پر ٹوٹ پڑے۔

دس ترکی سپاہیوں نے ان کا لباس پہن لیا اور ایک افسر کا لباس پہن کر سرنگوں کی حفاظت کے لئے بیٹھ گیا۔ باقی ترکی سپاہی قریب ہی چھپ گئے۔ یہ احتیاط اس لئے کی گئی تھی کہ یونانی افسر یا پیغامبر آئے تو ترکی سپاہیوں کو دیکھ کر واپس نہ لوٹ جائے۔

صبح کو صادق نے دیکھا کہ ترکی فوج بہت زور شور سے گولہ باری کر رہی ہے۔ یہ نشانی تھی کہ اب ترکی فوج پیچھے ہٹے گی اور یونانیوں کو آگے بڑھنے کا موقع دے گی۔

غرض دو گھنٹوں کی کشمکش کے بعد ترکی فوج نے تینوں خندقیں خالی کردیں اور یونانی سپاہی شور مچاتے ہوئے ان پر قابض ہوگئے۔ چار گھنٹے اور گذرنے کے بعد دم دالی بڑی توپ چلنے کی آواز آئی جس کے سنتے ہی صادق نے بڑی احتیاط کے ساتھ خندقوں کا معائنہ کیا۔ اور یہ دیکھ لیا کہ ترکی سپاہی سب ہٹ گئے ہیں۔ پھر اُس نے مشین چلانے کا حکم دیا۔

مشین کو چلاتے ہی قیامت کا شور ہوا اور زمین زلزلے کی طرح کانپنے لگی۔ خاک اور دھواں اتنا اٹھا کہ تمام میدان تاریک ہوگیا۔

سرنگوں کے پھٹنے سے کئی ہزار یونانی سپاہی مر گئے اور ترک دوبارہ ان خندقوں پر قابض ہوگئے۔ یونانیوں کو کئی میل پیچھے ہٹا دیا۔ عصمت پاشا نے صادق بے کو ترکی صدر دفتر میں طلب کیا۔ جہاں فوج نے باقاعدہ اس کو سلامی دی اور اسے

ل بنا دیا گیا ::
اسی شب کو بہت بڑی دعوت دی
ی جس میں شاہ ترکی بھی تھے ۔جنھوں نے
صادق بے اور بلقیس کو ترکی فوج کی شاندار
خدمت ادا کرنے پر مبارک باد دی ۔ اور
اسی روز شہزادی بلقیس کی شادی
صادق بے کے ساتھ کردی گئی ::

بہادر بلقیس اور صادق بے شادی کے بعد پھر فوج میں چلے گئے ۔ جہاں انھوں نے بہت سی بہادریاں دکھائیں اور اپنے پیارے وطن کی بہت سی خدمات انجام دیں ::

آنسہ سلمٰی (بنگلور)

پانی پینے کے آداب

پانی کے گلاس کو داہنے ہاتھ میں پکڑ کر پانی داہنے ہاتھ سے تین سانس میں پینا چاہیے
اور پیتے وقت بسم اللہ پڑھ کر پینا چاہیے ۔ پینے میں جلدی نہ کرنی چاہیے ۔ بلکہ آہستہ آہستہ
ہلکے ہلکے گھونٹوں سے پئیں ۔

پانی پینے سے پہلے دیکھ لینا چاہیے کہ پانی کے گلاس میں کوئی مضر چیز تو نہیں کیونکہ بعض
دفعہ بیماری کا ڈر ہوتا ہے ۔

جب سانس یا ڈکار لی جائے تو گلاس کو منہ سے علیحدہ کر دینا چاہیے ۔

اگر پانی پینے والے بہت ہوں تو گلاس کا دور داہنی جانب سے شروع کرنا چاہیے ۔
آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ داہنا شخص مستحق زیادہ ہوتا ہے ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کھڑے ہو کر اور لیٹ کر پانی ہرگز نہ پینا چاہیے
لیٹ کر پانی پینے سے تکلیف ہو جانے کا ڈر ہے ۔ بہت زیادہ سرد پانی یا معدہ خالی ہونے
کی حالت میں پانی پینا صحت کے لئے مضر ہے ۔

سید محمد عباس (سوسرا)

نظم میں کہانی

پیارے محمدؐ نیک تھے ایسے

پیارے نبیؐ کا دشمن اک تھا ✧ قتل کی ان کے فکر میں رہتا
اک دن حضرتؐ پیڑ کے نیچے ✧ بے خوف اکیلے تھے سوتے
اتنے میں وہ دشمن آیا ✧ اس نے موقع دیکھا اچھا
تیغ کو اس نے جیسے کھینچا ✧ آپ کے سر پر مارنا چاہا
جاگ اٹھے حضرتؐ ویسے ✧ اور نہ دل میں کچھ گھبرائے
کہنے لگا وہ بولو حضرت ✧ آپ کا حامی کون ہے اس وقت
سن کر اس کی باتیں ہنس کر ✧ کہنے لگے یہ اس سے پیمبرؐ
"میرا خدا ہے میرا حامی ✧ ہر دم جو ہے میرا ساتھی"
کانپا اس کا ہاتھ یہ سن کر ✧ چھم سے گری تلوار زمیں پر
اس کو حضرت فوراً اٹھا کر ✧ بولے اپنا لاؤ یاور
گھبرایا وہ جب یہ دیکھا ✧ "جان گئی اب دل میں سوچا"
پھر بھی اس کا یقیں تھا اس پر ✧ نیکی کریں گے مجھ سے پیمبرؐ
بولا نیکی آپ ہیں کرتے ✧ دشمن دوست کا فرق نہ کرکے
گرچہ کی ہے میں نے برائی ✧ پر آپ سے ہے امید بھلائی
ہنس کر اس کی معاف خطا کی ✧ دولتِ ایماں اس کو عطا کی

پیارے محمدؐ نیک تھے کیسے
دشمن سے بھی نیکی کرتے

شجاعت سندیلوی ہردوئی

تاریخ

ایسپ

بہنوں! تم نے جانوروں کے متعلق سینکڑوں کہانیاں پڑھی ہوں گی۔ آج ہم تمہیں ایک ایسے شخص کی کہانی سُناتے ہیں جس کا شمار بڑے بڑے کہانی لکھنے والوں میں ہوتا ہے اور جس نے زیادہ کہانیاں جانوروں کے متعلق ہی لکھیں۔ اب بھی جو تم کہانیاں پڑھتی ہو، ان میں سے اکثر اسی کی لکھی ہوئی ہیں۔ اس کا نام تھا "ایسپ" یعنی کہانیاں کہنے والا!"

آج سے تقریباً دو ہزار برس پہلے یونان میں ایک غلام کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام رکھا گیا ایسپ۔ وہ بچپن میں ہی بہت عقل مند تھا۔ اور لوگ اس کی بہت قدر کیا کرتے تھے۔ جوں جوں وہ بڑا ہوتا گیا عقل مند، قابل، نیک اور شریف بھی ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ اس کے آقا نے خوش ہو کر اسے آزاد کر دیا۔

آزاد ہونے کے بعد ایسپ سیر و سفر میں اپنا وقت گذارنے لگا۔ اور آخر وہ ایک بادشاہ کے دربار میں جا پہونچا۔ جہاں وہ بادشاہ کو عمدہ عمدہ کہانیاں سنایا کرتا۔ بادشاہ اس سے بہت خوش ہوا اور اسے اپنا درباری بنا لیا۔ اب ایسپ کے پاس بہت سی دولت ہو گئی اور وہ آرام سے دن گذارنے لگا۔ دُور دُور سے لوگ، شہزادے، شہزادیاں، امیر، افسر وغیرہ کہانیاں سننے اس کے پاس آیا کرتے۔ وہ کہانیاں اس لئے نہ سنا کرتے تھے کہ وہ دلچسپ ہوتی تھیں۔ بلکہ اس لئے سنتے تھے کہ وہ مفید، نصیحت آموز اور اچھی بھی ہوتی تھیں۔ اور انہیں سُن کر لوگ نیک راستہ اختیار کرتے تھے۔

جب کبھی ایسپ کسی شخص کو کوئی بُرا کام کرتے دیکھتا تو وہ اسے ایسی کہانی سناتا جس سے وہ آدمی یہ احساس کر لے کہ وہ اچھا کام نہیں کر رہا۔ اس کی اکثر کہانیاں جانوروں کے متعلق ہوتی تھیں اور وہ ان میں جانوروں کے کہے ہوئے الفاظ سنایا کرتا۔ بعض لوگ تو اس کی باتوں پر غور کرتے اور بُرے کاموں سے باز آجاتے۔ لیکن بعض لوگ اس کی باتوں سے چڑ

جاتے، کیونکہ وہ ان کے عیب انھیں بتایا کرتا تھا چنانچہ ایسے لوگوں کی تعداد قدرتی طور پر کافی ہوگئی جو ایسپ سے حسد کرتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ کیوں ہمیں ہماری مرضی کے مطابق کام کرنے نہیں دیتا؟

بھئی تم جانو، بڑے آدمی بڑے ہی ہوتے ہیں۔ آخر ایک روز انھوں نے مل کر بچارے نیک اور پارسا ایسپ کو قتل کر دیا۔ تمام ملک میں افسوس کیا گیا۔ لیکن اب کیا ہو سکتا تھا؟

ایسپ کی موت کے بعد اس کی سنائی ہوئی کہانیاں جو لوگوں کو یاد تھیں جمع کی گئیں اور جب لکھائی پڑھائی کا کام ہونے لگا۔ تو اس کی بنائی ہوئی کہانیاں چھاپ دی گئیں. جن کا نام ہے "ایسپ کی کہانیاں"، یہ کہانیاں بہت دلچسپ ہیں اور مفید بھی۔ ان کے پڑھنے سے ہم بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں ؛

جب موقع ملے تو انگریزی میں تم بھی ایسپ کی کہانیاں ضرور پڑھنا۔ یہ بہت دلچسپ اور نصیحت آموز ہیں۔ اردو میں ایسپ کی بہت سی کہانیاں ہمارے بنات میں شائع ہو چکی ہیں ؛

چاند شرما (شملہ)

سلوک

صفحہ ۵ کا باقی

آواز آئی معلوم ہوا کہ زمیندار اپنے نوکر سے باتیں کرنا لگا ہے۔

پاس والی کھڑکی کھلی۔ "ضرورت ہو تو باہر سو جاؤ۔ ایسے چوروں کے لئے یہاں جگہ نہیں۔" آہ یہ الفاظ کتنے کمینے تھے۔!

زہر اپنا پورا کام کر چکا تھا۔ وہ لڑکھڑاتے ہوئے زمین پر گر پڑا۔ "وہ بے رحم۔ ظالم! او خدا! دنیا پر ایسے انسان بھی آباد ہیں ــــ ۔۔۔ تو نے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

لبنت کے آخری الفاظ رات کی تاریکی میں غائب ہو گئے۔ اندھیری رات تھی سرد ہوا کا گذر تھا اور ایک لاش!

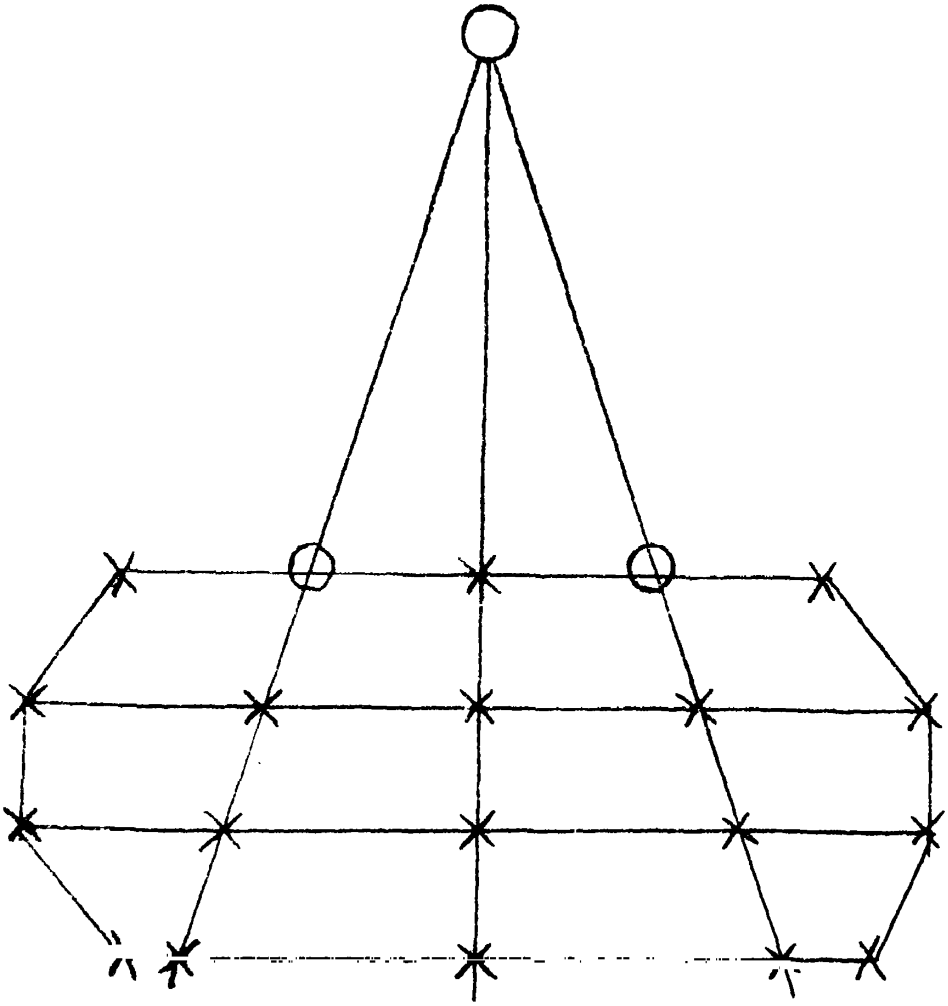
بگو پونوی

کھیل

شیرنی اور بکریاں

آیئے آج ایک کھیل خود بنا کر کھیلیں۔ اس کھیل کو "بکری اور شیرنی" کہتے ہیں۔ پہلے آپ پنسل۔ سفید کاغذ اور ایک گتّا لائیے اور اس کھیل کے لئے ایسا نقشہ بنائیے۔

نقشہ



اچھا اب گیلی مٹی کی تین شیرنیاں بنائیے اور ان پر گوند سے سرخ کاغذ خوبصورتی کے لئے چپکا دیجئے۔ شیرنیوں کی طرح ۱۶ بکریاں بھی بنائیے لیکن بکریاں چوکور ہوں۔ یعنی اس (□) طرح کی۔ اور

ان پر سیاہ کاغذ چپکا دیجئے۔

لیجئے یہ کھیل اتنی سی لاگت میں تیار ہوگیا۔ اب کھیل شروع ہونا چاہئے۔ نقشہ میں تینوں گول نشانوں پر تو تینوں شیرنیاں بٹھا دیجئے۔ اور اس طرح (×) کے نشانات پر بکریاں بٹھلائیے۔ لیکن بکریاں ایک ساتھ نہیں بیٹھتیں۔ بلکہ ایک ایک کرکے بیٹھتی ہیں۔ جب بکری کسی خانے میں بیٹھے گی تو شیرنی بھی بکریوں کی گھات میں اپنا خانہ تبدیل کرے گی جن بہن نے بکریاں لی ہیں ان کو ہوشیار رہنا چاہئے کہ شیرنی بکریوں کو نہ کھا سکے لیکن بکری یا شیرنی صرف لائن کے اوپر ہی چل سکتی ہے خانہ کے اندر سے نہیں جا سکتی۔ مثلاً میں نے ایک بکری اس طرح (×) کے نشانوں میں سے کسی ایک پر رکھ دی۔ تو آپ کو اپنی شیرنی بھی کسی دوسرے خانے پر رکھنی لازمی ہے۔ چاہے ان خانوں پر جو شیرنیوں کے لئے گول بنے ہیں۔ یا بکریوں کے خانہ ہیں۔ اسی طرح میں نے دوسری بکری کسی خانہ میں رکھی۔ تو آپ کو پھر اپنی شیرنی کسی دوسری جگہ ہٹا کر رکھنی ہوگی۔ اس طرح جب ایک ایک کرکے سب بکریاں خانوں پر پہونچ جائیں تو شیرنی کو پھانسنے کی کوشش کرنا چاہئے۔ وہ اس طرح کہ بکری والی بہن اس ترکیب سے بکریوں کو خانہ تبدیل کرائیں کہ شیرنی کے چاروں طرف بکریاں ہو جائیں۔ اور اس کو کسی طرف سے جانے کی جگہ نہ رہے۔ اور شیرنی بہن کو چاہئے کہ موقع پاکر بکریوں کو ہضم کرتی جائیں۔ یہ اس طرح کہ شیرنی کے کسی جانب بالکل قریب کے خانہ میں بکری بیٹھی ہے اور بکری کے بعد ایک خانہ خالی ہے تو شیرنی کو بکری کے اوپر سے لے جاکر اس خالی خانہ پر بٹھا دیں۔ اس طرح سے شیرنی نے جس بکری پر سے پھلانگا تھا وہ گویا شیرنی کا شکار ہوگئی۔ چنانچہ اسے الگ رکھ دینا چاہئے۔ پس اسی طرح اگر شیرنی سب بکریوں کو شکار کر لے تو بکریوں والی بہن ہار جائیں گی۔ اور اگر بکریوں نے شیرنی کو گھیر لیا تو شیرنی والی بہن ہار جائیں گی۔ اب اگر پھر کھیلنا ہو تو چاہئے کہ پہلے جن بہن کی شیرنی تھی اب وہ بکری لیں۔ اور جس بہن کی بکریاں تھیں وہ شیرنیاں لیں۔ اس کھیل کو میں نے نمونہ کے طور پر چھوٹا بنایا ہے بہنیں اس کو حسب خواہش بڑا بنا سکتی ہیں۔

عزیزہ صادق (فتح پور)

تین بڑے شاعر

آج میں اپنی بناتی بہنوں کو ہندوستان کے تین مشہور شاعروں کا حال سُناتی ہوں جنکی شاعری کی دھوم تمام دنیا میں ہے۔ پہلا شاعر کالی داس ہے جس کی سنسکرت شاعری نے سنسکرت کی شاعری میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ دوسرے امیر خسروؒ ہیں جو کہ فارسی میں ہندوستان کے سب سے بڑے شاعر ہیں۔ اور تیسرے رابندرناتھ ٹیگور ہیں جنھوں نے ہندوستانی شاعری میں ایک نئی طرز پیدا کی ہے۔ اب تینوں کا حال سنئیے:۔

کالی داس راجہ بکرماجیت کے دربار میں رہا کرتا تھا جو ایک زبردست بادشاہ تھا۔ اور وسط ہند میں اس کی سلطنت تھی۔ اس کے دربار میں نو عالموں کا ایک گروہ رہتا تھا جو کہ نورتن (نوموتی) کے نام سے مشہور تھا۔ اس گروہ میں عالم۔ مصور۔ ماہر موسیقی وغیرہ تھے۔ جن میں سے کالی داس جو کہ شاعر تھا زیادہ مشہور تھا۔

کہا جاتا ہے کہ کالی داس اپنی نوجوانی کے دنوں میں اپنی احمقانہ حرکتوں کی وجہ سے بہت بدنام تھا۔ اس کی شادی اتفاق سے ایک ایسی لڑکی سے ہوئی جو کہ بہت بڑی عالمہ تھی۔ ایک دن اس نے اس کی جہالت پر اسے بُری طرح ملامت کی۔ کالی داس اسی وقت گھر سے نکل کر چلا گیا اور قسم کھائی کہ جب تک وہ بھی خود ایک بڑا عالم نہ بن جائے گا گھر واپس نہیں آئے گا۔ آخر اس نے جو قسم کھائی تھی اسے پورا کر دکھایا اور اپنے زمانہ کا ایک مشہور شاعر بنا۔ آج دنیا میں شاعری سے دلچسپی رکھنے والے لوگ اس کی قدرتی شاعری سے لطف اٹھاتے ہیں۔

امیر خسرو رحؒ کو اردو زبان کا موجد بھی کہا جاتا ہے۔ وہ بھی نہ صرف کالیداس کی طرح بڑے شاعر بلکہ ایک بڑے عالم بھی تھے۔ وہ ایک معزز خاندان میں پیدا ہوئے تھے۔ اور کچھ عرصہ تک علاءالدین خلجی کے وزیر بھی

رہے تھے۔ امیر خسروؒ عالم اور شاعر ہونے کے علاوہ علم موسیقی کے ماہر بھی تھے۔ کہا جاتا ہے کہ سارنگی انھوں ہی نے ایجاد کی تھی۔ ایک دن وہ کسی جنگل میں سے گزر رہے تھے۔ کہ ان کے کان میں ایک نہایت سریلے باجے کی آواز آئی۔ انھوں نے نزدیک جاکر دیکھا کہ مردہ بندر کا سوکھا ہوا جسم دو شاخوں کے درمیان میں ہے اور اس کی انتڑیاں اور رگیں سب اس شاخ کے گرد بہت مضبوطی سے لپیٹی ہوئی ہیں۔ اور جب ہوا چلتی ہے تو اس کے جھونکے سے وہ شاخ ہلنے لگتی ہے اور اسی سے وہ سریلی آواز پیدا ہو رہی ہے۔ اس کے بعد انھوں نے کچھ اور چیزیں بڑھا کر سارنگی ایجاد کی۔ امیر خسروؒ فارسی کے مشہور شاعروں میں سے ہیں۔ اور زبان کی خوبصورتی اور خیال کی بلندی کی وجہ سے انکی شاعری عام طور پر پسندیدہ ہیں ؛

رابندرناتھ ٹیگور کلکتہ میں پیدا ہوئے ہیں۔ ان کا پورا خاندان اپنے علم کی وجہ سے بنگال میں مشہور رہے۔ اپنے بچپن ہی کے زمانے سے ٹیگور نے نظمیں اور گیت لکھنے شروع کر دئے تھے۔ خسروؒ کے مانند یہ بھی علم موسیقی کے بڑے ماہر ہیں۔ اور کچھ لوگوں کا ان کے متعلق یہ خیال ہے کہ ان کی موسیقی بھی ان کی شاعری کی طرح بلند ہے۔ ٹیگور نے یونیورسٹی کا کوئی امتحان نہیں دیا ہے لیکن اس کے باوجود بھی وہ ایک بہت بڑے عالم ہیں۔

ٹیگور نے بچّوں کے لئے بھی بہت سی اچھی اچھی نظمیں لکھی ہیں۔ ان میں سے بہت سی نظموں کو انھوں نے اپنے چھوٹے بیٹے کے لئے لکھا تھا جو کسی سخت قسم کے درد میں مبتلا تھا۔ ٹیگور نے ان نظموں کو اس لئے لکھا تھا کہ وہ ان نظموں میں کھو کر اپنی بیماری کو بھول جائے۔

ٹیگور کی شاعری پر اسے نوبل پرائز ملا تھا جو کہ دنیا کا سب سے بڑا انعام ہے۔ اور اس شخص کو ملتا ہے جو کہ بہت بڑا عالم ہو ؛

صالحہ عبدالحکیم قادری

(کلکتہ)

کہانی

سلوک

بسنت نہ جانے کس خیال میں غرق شکار کا تعاقب کر رہا تھا۔ سیاہ ہرن کبھی اچھلتا اور کبھی کھیتوں کی لمبی لمبی گھاس سے بچتے بچاتے نکل جاتا۔ بسنت بھوکا تھا۔ پیاسا تھا۔ اس کے مضبوط جوتے پھٹ گئے تھے۔ ہاتھ پیر جواب دے چکے تھے لیکن ہمت اس کے ساتھ تھی۔

سورج مغرب کی طرف اترنے لگا۔ لال بانات کے پردے چھوٹنے لگے اور تھوڑی دیر میں تاریکی نے اپنا ڈیرا جمانا شروع کیا۔ غریب ہرن بھیانک تاریکی میں بسنت کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تو اسے ہوش آیا۔ شہر کوئی دس میل دور تھا۔ شکاری نے تھیلی سے کچھ روٹیاں نکالیں۔ وہ کتنی لذیذ تھیں! ایک بہادر اور مخلص کے لئے!

اب وہ آہستہ آہستہ شہر کی طرف جا رہا تھا۔ اُس نے اپنی مردانہ چال سے اتنا لمبا سفر جلد جلد طے کرنا شروع کیا۔ جنگل کا آخری سرا چھوڑ کر وہ اب کھیتوں میں سے گزر رہا تھا۔ سفر دو میل اور باقی تھا۔ سردی اور اندھیری رات۔ پیروں کی چاپ سے سنسان جنگل کے سب چرند پرند جاگ اٹھے۔

کوئی لمبی سی چیز اندھیرے میں سرسر کرتی ہوئی غائب ہو گئی۔ بسنت نے ہلکا سا درد اپنے تلوے میں محسوس کیا۔ بسنت کو سانپ نے ڈس لیا تھا۔ وہ گھبرایا۔ کھیت کے وسط میں ایک پرانا مکان دیکھا۔ یہ اس ساہوکار کی جائیداد کا ایک حصہ تھا جو غریبوں کی کمائی لوٹ کے اب مزے کی نیند لے رہا تھا۔ بسنت آگے بڑھا۔

دروازے پر دستک دی کچھ دیر میں دروازہ کھلا۔ ایک شخص قندیل لئے اندھیرے میں نزدیک آیا۔ کچھ دیر گھورنے کے بعد اس نے ذرا تلخ لہجے میں کہا "تمہیں کیا چاہیے؟ اتنی رات تمہارا یہاں کیا کام؟"

"مجھے سانپ نے ڈس لیا ہے۔ تم.... تم مجھے......" بسنت کا رنگ پیلا پڑ رہا تھا۔

"چور ہو......" دروازہ زور سے بند ہوا۔ پھر کچھ ہلکی سی دبا

(باقی مضمون صفحہ ۰ پر دیکھئے)

نظم میں کہانی

بادشاہ اور کسان

ایک دن ایک شاہ گھوڑے پر	بیٹھ کر سیر کو چلا باہر
شاہ جب ایک کھیت پر پہونچا	ایک بوڑھے کسان کو پایا
ہل چلاتا تھا، گیت گاتا تھا	اور خوش ہو کے پھولا جاتا تھا
شاہ گھوڑے کو روک کر بولا	تم بڑے پیسے والے ہو بھیا!
جب تو یوں گیت گا رہے ہو تم	لطفِ دنیا اٹھا رہے ہو تم
کھیت بھی یہ تمہارا ہی ہوگا!	بیل اور ہل بھی ہیں تمہارے کیا؟
شاہ سے تب کسان نے یہ کہا	میں ہوں مزدور اک دو آنے کا
روز مل جاتی ہے جو مزدوری	کام چلتا ہے میرا اے بھائی!
شاہ بولا کہ ان دو آنوں پر	سخت مشکل سے ہوتی ہوگی گزر
ہنس کے بولا کسان اے بھائی	اس میں ہو جاتی ہے گزر میری
بلکہ اس میں سے کچھ بچاتا ہوں	اپنی دولت کو میں بڑھاتا ہوں
سن کے یہ شاہ کو ہوئی حیرت!	دیکھی اس نے کسان کی صورت
پھر کہا یہ کسان نے کہ بھلا	کیوں تعجب ہوا تمہیں اتنا

اب مری بات غور سے سنئے ٭ میرے ماں باپ ہیں بہت بوڑھے
جب میں چھوٹا تھا تو مجھے پالا ٭ اور میں اس طرح جوان ہوا
کی جو بچپن میں پرورش میری ٭ اب میں کرتا ہوں پرورش ان کی
اس میں ہوتے ہیں خرچ دو پیسے ٭ گویا یہ پیسے قرض ہیں دینے
بچّوں کے پالنے میں دو پیسے ٭ خرچ ہوتے ہیں تو ذرا سنئے
گویا یہ دے رہا ہوں اُن کو ادھار ٭ ہونگا جس وقت میں ضعیف و زار
کام یہ پیسے میرے آئیں گے ٭ یعنی بچّے مجھے سنبھالیں گے
راہِ حق میں پیسے دیتا ہوں ٭ اس کو بھی تم سے کیوں نہیں کہدوں
میری دو بہنیں ہیں بہت بیمار ٭ جو بہت ہی ہیں مفلس و نادار
کوئی صورت نہیں گزارے کی ٭ ان کا میرے سوا نہیں کوئی

شاہ یہ حال سُن کے شاد ہوا ٭ اور مزدور سے یہ فرمایا
تو نے اب تک مجھے نہ پہچانا ٭ میں ہوں اس ملک کا بڑا راجا
دیکھ کر تیری محنت و نیکی ٭ باچھیں فرحت سے کھل گئیں میری
لے یہ انعام اپنی نیکی کا ٭ دے کے دس سو روپے پھر اُس سے کہا

اپنے بچّوں کو دینا وہ تعلیم
کہ زمانے میں اُن کی ہو تعظیم

[illegible]

ادب اخلاق

حرص

بعض بہنوں میں حرص کا مادہ بہت پایا جاتا ہے۔ مثلاً وہ اپنی دستکاری کسی کو نہیں سکھانا چاہتیں۔ ایک صرف دستکاری ہی نہیں بلکہ وہ حرص کی وجہ سے اپنی ہر اچھی چیز چھپاتی ہیں۔ چاہے نئے ڈیزائن کا کالر ہو یا اور کوئی اچھی چیز۔ بعض اوقات تو ڈورا اور زیور میں بھی حرص کرتی ہیں کہ کہیں کوئی میرا سا زیور نہ بنوالے یا ڈورا نہ منگوالے۔ یہ بھی بُری عادت ہوتی ہے۔ وہ یہ نہیں سمجھتی ہیں کہ ہم نے بھی تو کسی سے سیکھی ہے۔ دوسرے اگر ہر کوئی اسی طرح اپنی صنعت چھپائے تو دنیا میں کس طرح نئی نئی دستکاریاں نکل سکتی ہیں۔

حرص کرنے والے کو خدا پسند نہیں فرماتا۔ جن بہنوں میں حرص کی عادت ہے۔ ان کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ ہمارے پیغمبرؐ صاحب اگر اپنے علم کو اپنے ہی تک محدود رکھتے تو آج اسلام کاہے کو دنیا میں پھیلتا۔ حرص کرنے میں فائدہ ہی کیا ہے۔ بلکہ اکثر حریص بہنوں کو شرمندگی ہی اٹھانا پڑتی ہے۔ میری ایک عزیز بہن ہیں جن کو اون کا کام بہت اچھا آتا ہے انھوں نے اپنے شوہر کی جرسی میں بہت خوبصورت بناوٹ ڈالی۔ جب میں نے جرسی دیکھی تو مجھکو بناوٹ بہت پسند آئی میں نے کہا مجھ کو سکھا دیجئے کہنے لگیں تم کو یہ بناوٹ نہیں آسکتی ہے کیونکہ بہت مشکل ہے۔ مگر میں نے جب بہت اصرار سے کہا تو کہنے لگیں سکھادوں گی۔ خیر میں نے دوسرے دن اون وغیرہ منگوالیا اور ان سے کہا تو کہنے لگیں لاؤ میں بنا کر دیکھتی ہوں مجھ کو یاد بھی ہے یا نہیں۔ میں نے اون وغیرہ دیدو تین پھندے ڈال کر کہنے لگیں میں تو یہ بناوٹ بھول گئی۔ حالانکہ انھوں نے تھوڑے ہی دن ہوئے جب یہ بناوٹ اپنے شوہر کی جرسی میں ڈالی تھی۔ میں سمجھ گئی کہ یہ حرص کر رہی ہیں۔ پھر میں نے بھی کچھ نہیں کہا عرصے کے بعد یہ بناوٹ رسالہ جوہر نسواں میں چھپی۔ میں نے سیکھ لی اور ان کے ہی بچے کو

سوئیٹر بنا کر بھیجا۔ کہنے لگیں یہ بناوٹ تم کو کس نے سکھا دی۔ میں نے کہا خدا کے فضل سے ایک رسالہ میں سے سیکھی ہے۔ ان کو بہت تعجب ہوا اور ساتھ میں رنج بھی۔ میں نے کہا لائیے میں آپ کو بنا دوں کیونکہ آپ بھول گئی ہیں۔ تب کھسیانی ہنسی ہنس کر کہنے لگیں نہیں اب مجھ کو یاد آ گئی ہے۔ کیونکہ میں نے شمیم صاحب کی جرسی کی آستینیں کھول کر بنائی تو یاد آ گئی۔ مجھ کو بے حد ہنسی آئی لیکن میں خاموش ہو گئی۔ میں اپنی بہنوں کو نصیحت کرتی ہوں کہ اس قسم کا لالچ کبھی نہیں کرنا چاہئیے :۔

آنسہ طاہرہ (رام نگر)

میرے چند شوق

دستکاری:۔ سب سے زیادہ مجھے دستکاری کا شوق ہے۔ میں سینا پرونا اچھا جانتی ہوں۔ نئی نئی بیلیں بھی بنا لیتی ہوں اور کپڑے بھی سی سکتی ہوں۔ موزے، سوئیٹر وغیرہ بن لیتی ہوں۔

کھانا پکانا:۔ پکانے کا بھی مجھے بہت شوق ہے۔ جب کوئی مہمان ہمارے ہاں آتا ہے تو کھانا پکانا میرے ہی سپرد ہوتا ہے۔ میں گھر کے دوسرے کاموں میں بھی بہت دلچسپی لیتی ہوں اور ہمیشہ میری یہی خواہش رہتی ہے کہ مکان کی زینت کو بڑھاؤں۔

مطالعہ:۔ میں مطالعہ میں بھی دلچسپی لیتی ہوں اور بنات کے علاوہ دوسرے رسالے بھی پڑھتی ہوں۔

خط و کتابت:۔ مجھے خط و کتابت کا بھی بہت شوق ہے اور میں اپنی سہیلیوں کو اکثر لمبے لمبے خطوط لکھا کرتی ہوں۔ وہ کہا کرتی ہیں کہ میرے خطوط بہت پیارے اور اچھے ہوتے ہیں۔ مجھے گانے کا بھی شوق ہے لیکن آواز اچھی نہیں۔ البتہ تھوڑا بہت ہارمونیم بجا لیتی ہوں۔ ان کے علاوہ مجھے سیر و تفریح کے لئے نئے نئے مقاموں پر جانے کا بھی بہت شوق ہے :۔

شمشاد قمر (لدھیانہ)

میرے چند شوق

مطالعہ:- مجھے مطالعہ کا بے حد شوق ہے۔ خصوصیت سے علامہ راشد الخیریؒ کی کتابیں بہت پسند ہیں۔ میں انھیں شوق سے پڑھا کرتی ہوں کیونکہ اس زندۂ جاوید مصنف کے کرداروں میں بھی زندگی کے آثار ہوتے ہیں۔ رسالہ بنات اور دوسرے رسائل و اخبارات بھی منگاتی ہوں۔

دستکاری:- دستکاری کا بھی مجھے بہت شوق ہے اور یہ میری تنہائی کا دلچسپ شغل ہے۔ کروشیا۔ کراس اسٹچ۔ ایمبرائیڈری۔ فریٹ ورک جانتی ہوں۔ اس کے علاوہ پینٹ ورک در پینٹنگ ورک (Painting Work) سیکھنے کا بہت شوق ہے۔

کھیل:- مجھے بیرونی کھیلوں میں ٹینی کٹ اندرونی کھیلوں میں کیرم بورڈ اور لوڈو (Ludo) بہت زیادہ پسند ہیں۔

موسیقی:- مجھے موسیقی کا بھی شوق ہے۔ جس میں جدید موسیقی کے ساز سے گہری دلچسپی رکھتی ہوں اور ریڈیو بڑے شوق سے سنتی ہوں۔

پکانا:- مجھے پکانے کا بھی بہت شوق ہے عصمتی دسترخوان سے اکثر چیزیں پکاتی رہتی ہوں اور اخبار و رسائل میں اس کے علاوہ کوئی نیا پکوان آئے تو اس کو بھی ضرور آزماتی ہوں۔

متفرق شوق:- ہوبیز۔ مجھے دیاسلائی کے لیبل جمع کرنے کا بے حد شوق ہے اور میرے پاس بہت سے ملکوں کے کئی قسم کے لیبل ہیں جنھیں میں ایک کاپی میں سلیقہ سے چپکا کر رکھتی ہوں اور میرا یہ البم گوناگوں دلچسپیوں کا مجموعہ ہے۔

ف۔ ہ۔ بنت صالح محمد (مدراس)

عید کارڈ

پیاری بہنو! عید کے موقع پر تو آپ ضرور چھے اچھے عید کارڈ خرید کر اپنی سہیلیوں اور نوں کو بھیجتی ہوں گی۔ اگر آپ اِس دفعہ اری عید کارڈ خریدنے کی بجائے مندرجہ ں ترکیب سے اپنے ہاتھ سے عید کارڈ بنائیں سہیلیوں کو بھیجیں تو نہایت خوبصورت ہونے علاوہ کم خرچ اور تھوڑی محنت پر تیار ہوجائیں ے اور آپ کی تعریف بھی ہوگی۔ عید کارڈ نے کے لئے پہلے یہ چیزیں منگوا لیجئے۔

چکنے سفید کارڈ جو بازار میں پیسے کے چار تے ہیں) حسب ضرورت (Colour Box گوں کا بکس) ایک۔ نقرئی سفوف تھوڑا سا۔

ترکیب:۔ اول کوئی خوبصورت سا نقشہ کارڈ پر بنانا ہو چربے کے کاغذ میں اتار لیں ر کارڈ کو کسی سخت چیز پر رکھ کر یہ کاغذ ں پر بٹھائیں۔ پھر مہین نوک دار پنسل نقشہ زور سے دبا دبا کر پھیریں تاکہ کارڈ میں نقش رآئیں۔ اب کاغذ الگ کرکے اس پر ہلکے سے ڈرائنگ پنسل پھیر دیجئے نقشہ خوب واضح ہو جائے گا۔ پھر ایک پتی پر رنگ کیجئے اور ابھی رنگ گیلا ہی ہو کہ چٹکی میں ذرا سا نقرئی سفوف لے کر اس پر چھڑک دیجئے۔ بس اسی طرح سب پھول پتوں اور ڈالیوں میں رنگ کرکے سفوف چھڑکتی جائیے۔ خشک ہونے پر یہ رنگ مل جائے گا اور جھڑنے کا بھی نہیں۔

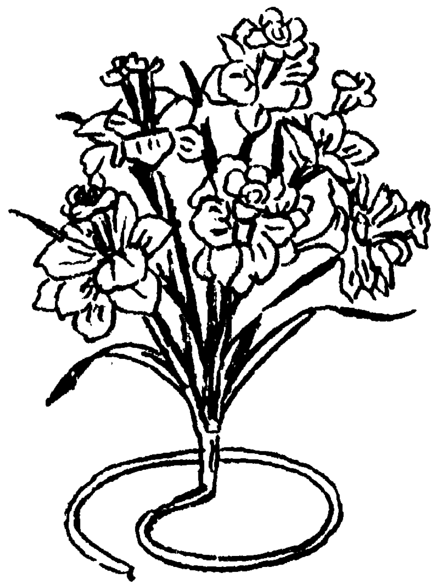
اب کارڈ کی دوسری طرف کوئی اچھا سا شعر خوشخط لکھ دیجئے۔ اور عید مبارک لکھ کر چاند بھی بنا دیجئے۔

اب کارڈ تیار ہے۔ ایسا خوبصورت اور نفیس ہوگا کہ آپ دیکھ کر خوش ہوجائیں گی۔ مگر صفائی کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔

جہاں آرا بیگم

بانکوڑا (بنگال)

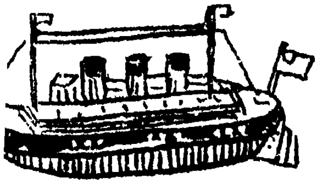
پیارا خط

پیاری  سلامت رہو

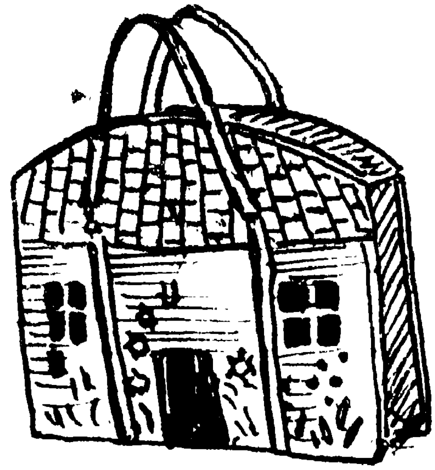
مجھے آج کل  بنا۔

بہت شوق ہے۔ شاید تم کو بھی یہ شوق ہوگ

اس لئے تمہیں تھوڑا سا اون بھیجتی ہوں۔

میں نے بمبئی میں 

خوب سیر کی۔

تمہارے لئے ایک  لائی ہوں۔

امید کرتی ہوں کہ تم پسند کرو گی۔ زیادہ کیا لکھوں ۔ فقط
تمہاری سہیلی نرگس۔

(اگر آپ یہ خط صحیح نہ پڑھ سکیں تو صفحہ ۲۹ پر دیکھئے)

شرف النسا بی بی (ڈڈوس)

دلچسپ معلومات

ہاتھی کی سونڈ میں پچاس ہزار ریشے ہوتے ہیں۔

دھوپ اور بارش سے بچنے کے لئے چھتری استعمال کی جاتی ہے یہ بہت پرانا دستور ہے۔ مصر، یونان اور روم میں اب سے ہزاروں برس پہلے یہ رواج تھا کہ بادشاہوں کے لئے لگائی جاتی تھی۔ اب یہ مفید چیز عام ہو گئی۔

جاپان میں ویل مچھلی کا گوشت شوق سے کھایا جاتا ہے۔

چٹھیوں وغیرہ پر جو ڈاک کے ٹکٹ لگائے جاتے ہیں یہ دستور سو برس سے شروع ہوا ہے۔ سب سے پہلے یہ ٹکٹ انگریزوں کے ملک میں مئی ۱۸۴۰ء میں جاری ہوئے۔

عابدہ مسیح (بی۔اے)

نظم

اختر اور چڑیا

(۱)

آ جا میری پیاری چڑیا ۞ اچھی بھولی بھالی چڑیا
دیکھ تو کیسی ہانپ رہی ہے ۞ تھر تھر تھر کانپ رہی ہے
بھیگ گئی ہے پانی میں تو ۞ لت پت ہیں سب تیرے بازو
آ جا پنجرے میں تو پیاری ۞ کٹ جائے یہ مصیبت تیری
نرم ملائم اس میں بچھونا ۞ اور بنا ہے اس میں اڈا
بیٹھ کے اڈے پر تو گانا ۞ سب کو میٹھے گیت سنانا
نرم بچھونے پر تو رہنا ۞ اٹھنا بیٹھنا لیٹنا سونا
دو ہیں کلڑا اس میں رکھے ۞ دانے پانی سے ہیں بھرے
بھوک لگے تو دانہ کھانا ۞ پیاس لگے تو پانی پینا
جنگل میں تم پاتی ہو دکھ ۞ ایسا ہوگا میسر واں سکھ؟

(۲)

چڑیا بولی سچ ہیں پیاری ۞ یہ سب باتیں جو ہیں تمہاری

پر وہ دُکھ ہے مجھ کو پیارا ٭ اُس پر صدقے سُکھ یہ تمہارا
جس میں آزادی کو کھوؤں ٭ ایسے سُکھ پر لعنت بھیجوں
قیدی ہوں گی جب میں تمہاری ٭ ہوں گی میں محتاج تمہاری
تم دو کھانا تب میں کھاؤں ٭ ورنہ بھوکی ہی مرجاؤں
سُکھ کے واسطے قیدی بننا ٭ بہتر اس جینے سے مرنا
آزادی کا ہر دکھ اچھا ٭ اور غلامی کا سُکھ کچا
احساں یہی کیا کم ہے تمہارا ٭ دھوکے سے جو مجھ کو نہ پھانسا

چڑیا بھاگی پھُر سے اڑکر
چپکی رہ گئی دیکھتی اختر

ک۔ ع۔ بیگم شجاعت (لکھنؤ)

صحت

تندرستی ہزار نعمت ہے

تم نے اکثر سنا ہوگا کہ تندرستی بڑی نعمت ہے۔ واقعی ہے بھی یوں ہی۔ مال و دولت ضائع ہوجائے تو واپس ملنے کی امید ہے۔ لیکن کھوئی ہوئی صحت دوبارہ حاصل نہیں ہوتی۔ اور پھر ہزار آرام میسر ہوں لیکن اگر صحت درست نہیں تو کسی چیز کا لطف نہیں۔ پس اس کی جتنی بھی احتیاط کی جائے تھوڑی ہے۔

ہماری ضروریات میں پہلا درجہ ہوا کا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ پرانی طرز کے مکانوں میں تو کھڑکیاں اور روشندان بالکل ہی نہیں ہوتے۔ نئی طرز کے مکانوں میں ہیں تو سہی لیکن ناواقفیت کی وجہ سے اکثر بند رہتے ہیں۔ حالانکہ ہندوستان کا موسم اس قسم کا ہے کہ تقریباً تمام سال کھڑکیاں اور روشندان کھلے رکھے جاسکتے ہیں۔

سردیوں کے موسم میں اکثر لوگ منہ ڈھک کر سوتے ہیں۔ یہ عادت خراب ہے۔ کیونکہ سانس کے ساتھ جو گندی ہوا نکلتی ہے اسے باہر جانے کا راستہ نہیں ملتا چنانچہ وہ پھر سانس کے ساتھ ہمارے پھیپھڑوں میں چلی جاتی ہے۔ سردی کا تو محض بہانہ ہے۔ یہ عادت کی بات ہے۔ اگر دو چار روز کوشش کی جائے تو یہ عادت بہت آسانی سے دور ہوسکتی ہے۔

بیمار آدمی کو تندرست آدمی کی نسبت زیادہ ہوا کی ضرورت ہے۔ لیکن یہاں الٹا دستور ہے۔ بیمار کو ایک کوٹھری میں بند کرکے تمام دروازے بند کر دئے جاتے ہیں۔ کہ کہیں ہوا نہ لگ جائے۔ یاد رکھو تازہ ہوا کبھی نقصان نہیں پہونچاتی۔ بلکہ ہوا کی کمی کے باعث مرض اور بڑھتا ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ عزیز رشتہ دار، دوست احباب دسیوں آدمی تیمارداری اور عیادت کے نام سے کمرے میں بھرے رہتے ہیں۔ اور مریض پر اپنا بڑا احسان سمجھتے ہیں۔ حالانکہ مریض کو

بجائے فائدے کے نقصان پہونچتا ہے۔ کیونکہ ہوا جس کی مریض کو ضرورت ہے اس میں یہ لوگ حصہ دار بن جاتے ہیں۔ ہونا تو یہ چاہیئے کہ ایک یا دو آدمی تیمارداری کے لئے مریض کے پاس رہیں۔ اور دوسرا اگر کوئی عیادت کو آئے تو اس کا شکریہ ادا کرکے اور مریض کا حال بتاکے اسے باہر ہی سے رخصت کر دیا جائے۔

ایک بُری عادت یہ ہے کہ انگیٹھی میں کوئلے سلگا کر کمرے میں رکھ لیتے ہیں اور کمرہ اچھی طرح بند کر دیتے ہیں۔ یہ عادت بھی خطرناک ہے۔ کیونکہ بند جگہ میں کوئلوں کے جلنے سے ایک زہریلی گیس پیدا ہوتی ہے۔ زیادہ مقدار میں تو یہ گیس ہلاکت کا باعث ہوتی ہے۔ لیکن تھوڑی مقدار میں بھی سر کا درد۔ متلی اور بے ہوشی پیدا کرتی ہے۔ میرے ساتھ اس قسم کا واقعہ گذر چکا ہے۔ ایک دفعہ سخت سردی میں نہانے کو طبیعت چاہی چنانچہ غسل خانہ میں انگیٹھی رکھ لی۔ ابھی پورے طور پر نہانے نہیں پایا تھا کہ چکر کر گرا۔ گرنے کی آواز سن کر لوگ دوڑے اور باہر نکالا۔ تھوڑی دیر میں ہوش تو آگیا۔ لیکن متلی سخت اور قے پر قے۔ کوئی تین روز کے بعد کچھ سکون ہوا۔ میں نے تو اس روز سے کان پکڑا۔ دوسروں کو بھی کہتا رہتا ہوں لیکن چونکہ گھر میں سب سے چھوٹا ہوں اس لئے سنتا کوئی نہیں لیکن ایک دفعہ سر پھوڑ کر نصیحت ہو جاتی ہے۔ اور پھر میرے کہنے کی بھی ضرورت نہیں رہتی۔ لیکن مجھے امید ہے کہ بغیر سر پھوڑے ہی یہ بات تمہاری سمجھ میں آجائے گی۔

چلتے پھرتے وقت اور بیٹھنے میں جسم ہمیشہ سیدھا رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ جھکنے سے پھیپھڑوں پر دباؤ پڑتا ہے اور وہ اپنا کام ٹھیک طرح نہیں کر سکتے۔

عام طور پر جب ہم سانس لیتے ہیں تو پھیپھڑے پوری طرح نہیں بھرتے۔ اسی طرح جب سانس باہر نکلتا ہے تو پوری طرح خالی بھی نہیں ہوتے۔ اس لئے جہاں تک ہوسکے گہرا سانس لینے کی عادت ڈالنی چاہیئے صبح سویرے کھلی ہوا میں سیدھا کھڑا ہو کر آہستہ آہستہ لمبے لمبے سانس لینا صحت کے لئے مفید ہے۔

مسعود احمد بی ایس سی (سبی بلوچستان)

سائنس

جواب دیجئے

سوالات

(۱) گرم چائے یا دودھ، پیالی میں سے چوڑی رکابی میں انڈیل کر کیوں پیتے ہیں؟

(۲) ایسے بند کمرے میں سونا کیوں مضر ہے جہاں چراغ جل رہا ہو؟

(۳) آپ اپنے مکان میں سے باہر کی چیزوں کو آسانی سے کیوں دیکھ سکتی ہیں اور باہر سے مکان کی چیزوں کو اچھی طرح کیوں نہیں دیکھ سکتیں؟

(۴) چاندی کے سکوں (روپیہ۔ اٹھنی۔ چونی) میں تانبے کی آمیزش (ملاوٹ) کیوں کی جاتی ہے؟

جوابات

(۱) پیالی کی نسبت رکابی کا پھیلاؤ زیادہ ہوتا ہے۔ اور جب رکابی میں گرم چائے یا دودھ انڈیلا جاتا ہے۔ تو بخارات نہایت تیزی سے بننے شروع ہو جاتے ہیں۔ بخارات کے لئے جو حرارت خرچ ہوتی ہے۔ وہ چائے یا دودھ کی گرمی میں سے لی جاتی ہے۔ لہذا دودھ یا چائے بہت جلد ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ اسی لئے رکابی میں انڈیلی جاتی ہے۔

(۲) چراغ کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس پیدا کرتا ہے جس سے تمام بند کمرہ بھر جاتا ہے۔ یہ گیس سانس کے لئے نہایت مضر ہوتی ہے۔ ایسے کمرے میں سونے والی بہن کو مجبوراً اسی نقصان دہ گیس میں سانس لینی پڑتی ہے جس سے گلا گھٹ جاتا ہے۔ اور کبھی کبھی گیس کی زیادتی سے موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔ اس لئے ایسے کمرے کی کھڑکیاں سوتے وقت کھلی رکھنی چاہئیں اور چراغ گل کر دینا چاہیئے۔

(۳) آپ جب تک اپنے مکان میں رہتی ہیں اس وقت تک آنکھوں کی پتلیاں پھیلی ہوئی ہوتی

ہیں۔ تاکہ آپ مکان میں سے آنکھوں کو زیادہ روشنی پہونچا سکیں۔ اور جب باہر دیکھتی ہیں تو روشنی کی کرنیں پھیلی ہوئی پتلیوں میں بہت زیادہ داخل ہو جاتی ہیں جس سے چیزیں آسانی سے دکھائی دینے لگتی ہیں لیکن جب آپ مکان میں سے باہر ہوتی ہیں۔ اس وقت پتلیاں سکڑ جاتی ہیں تاکہ سورج کی تیز روشنی کم مقدار میں پہونچے۔ اور جب آپ مکان کے اندر دیکھتی ہیں تو سکڑی ہوئی پتلیاں مکان کی معمولی روشنی کو اپنے اندر داخل نہیں ہونے دیتیں۔ لہذا قوتِ باصرہ (دیکھنے کی طاقت) پران کرنوں کا کوئی اثر نہیں پڑتا جس سے مکان کے اندر کی کوئی چیز اچھی طرح نہیں دیکھائی دیتی۔

(۴) خالص چاندی کی دھات ملائم ہوتی ہے جس سے صرف اس کا سکہ بنانا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو سخت کرنے کے لئے تانبے کی آمیزش کی جاتی ہے ؎

ایچ۔ ای۔ ظفر (بمبئی)

پیارا خط

صفحہ ۲۳ کا مکمل خط:۔

پیاری لالہ رخ سلامت رہو۔

مجھے آج کل موزے بنانے کا بہت شوق ہو رہا ہے۔ تم کو بھی یہ شوق ہوگا اس لئے کچھ اون بھیجتی ہوں۔ میں نے بمبئی میں جہاز کی خوب سیر کی۔ میں تمہارے لئے بیگ لائی ہوں۔ امید کرتی ہوں کہ تم پسند کرو گی ؎

فقط تمہاری بہن
نرگس

تاریخ

شہزادی زیب النساء بیگم

شہزادی زیب النساء بیگم شہنشاہ اورنگ زیب
عالمگیر کی پیاری بیٹی تھی۔ ماں کا نام دل رس
بانو بیگم تھا جو ایرانی خاتون تھیں۔ یہ نامور
شہزادی ۱۰ شوال ۱۰۴۸ھ کو پیدا ہوئی بچپن کا
زیادہ حصہ دادا اور پھوپھی روشن آرا بیگم کی
نگرانی میں بسر ہوا جب چار سال کی ہوئی تو
بسم اللہ کی رسم بڑی دھوم دھام کے ساتھ
منائی گئی۔ اور حافظہ مریم کو جو بڑی قابل بیوی
تھیں دینیات کی تعلیم کے لئے مقرر کیا گیا جس کی
وجہ سے شہزادی نے کم عمری ہی میں قرآن
شریف حفظ کر لیا۔ بادشاہ بہت خوش ہوئے
اور حوصلہ افزائی کے لئے ۳۰ ہزار اشرفیاں
انعام دیں۔ نیز اس خوشی میں ایک جشن بھی کیا۔

شہنشاہ عالمگیر زیب النساء بیگم کو بہت
عزیز رکھتے تھے۔ یہ نہایت ذہین اور عقلمند
واقع ہوئی تھی۔ اس کی طبیعت کا رجحان
دیکھ کر بادشاہ نے بڑے بڑے عالموں کو
مقرر کیا اور اس کو بہت اعلیٰ تعلیم دلوائی۔

شہزادی کو علم سے بڑی محبت تھی قرآن
شریف کی تلاوت نہایت خوش الحانی سے
کرتی تھی۔ عربی فارسی کے علاوہ وہ شاعری
میں بے نظیر تھی۔ خوش نویسی میں یہ اپنی مثال
آپ تھی۔ اس کی خداداد ذہانت سے خود
اس کے استاد تعجب کیا کرتے تھے۔

شہزادی زیب النساء بیگم کا علمی دربار
بڑے عظیم الشان طریقے پر ہوا کرتا تھا جس
میں مشہور و معروف علما فضلا و شعرا جمع رہتے
تھے۔ شہزادی ان لوگوں کی بڑی قدردان تھی
ایک عالی شان محل بنوا دیا تھا اور ہر روز
باورچی خانہ کا داروغہ ان لوگوں کے پاس آکر
دریافت کرتا کہ آپ کو کس قسم کا کھانا چاہئے۔
جو وہ کہتے وہی کھانا انھیں ملتا تھا۔

ان لوگوں کے ذمہ کوئی خاص کام نہ تھا
تصنیف و تالیف کے علاوہ بعض اوقات مختلف
موقعوں پر نظمیں اور شعر لکھ کر دربار میں پیش
کرتے اور بیش بہا انعامات سے سرفراز

...تے تھے ۔

...کشمیر میں زیب النساء بیگم نے ایک بہت ...تب خانہ بھی قائم کر رکھا تھا اور تصنیف کا ...لسلہ بھی جاری تھا ۔ ہر فن کے علما جمع تھے ...ر وقت اس میں مصروف رہتے تھے ۔ ...ت سی عمدہ عمدہ کتابوں کے ترجمے بھی اس نے ...ے اور خود بھی بہتیری کتابیں تصنیف کیں ...زیادہ تر فارسی میں کہا کرتی تھی ۔ لیکن ...وس ہے کہ اس کا کلام تلف ہو گیا اور ...ا بہت کم ملتا ہے ۔

چونکہ اس قابل فخر شہزادی نے علمی ...روفیت اور عبادت گزاری ہی کو اپنی ...دگی کا بہترین مشغلہ بنایا تھا اس لئے وہ ...م شہزادیوں اور بیگماتوں کی طرح آرام ...ی میں اپنا بیش قیمت وقت گذارنا پسند ...رتی تھی ۔ اسے علمی کاموں ہی میں سچی ...شی حاصل ہوتی تھی ۔ بادشاہ سلامت ...ی لاڈلی بیٹی کے اس شوق کو دیکھ کر بہت ...ش ہوتے اور چار لاکھ روپیہ سالانہ وظیفہ ...ست فرمایا کرتے تھے ۔

جس قدر انھیں شہزادی سے محبت تھی اسی قدر اس کی عزت کرتے تھے ۔ جب وہ کہیں باہر سے آتی تو شہزادوں کو اس کے استقبال کے لئے بھیجتے اور اکثر سفر میں اپنے ساتھ رکھتے تھے ۔ شہزادی پر بھی باپ کی اچھی عادتوں کا بہت زیادہ اثر پڑا تھا وہ بڑی سنجیدہ خلیق، رحیم مستقل مزاج اور خدا رسیدہ خاتون تھی ۔ غصہ کے وقت بھی کبھی آپے سے باہر نہ ہوتی ۔ خواصوں اور کنیزوں کے ساتھ اس کا برتاؤ بہت اچھا تھا ۔ ان کی غلطیوں پر بجائے خفا ہونے یا انھیں سزا دینے کے درگزر کر جاتی جس کا اندازہ اس ایک واقعہ سے ہوتا ہے کہ ایک آئینہ جو بادشاہ شاہجہاں سے اورنگ زیب عالمگیر اور عالمگیر سے زیب النساء بیگم کو ملا تھا ۔ ایک روز اتفاقاً کسی خواص کے ہاتھ سے گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ۔ وہ مارے خوف کے کانپتی ہوئی شہزادی کے پاس آئی ۔ اور کہا ——— "از قضا آئینہ چینی شکست ۔"

زیب النساء بیگم کے جواب کو سنئے کیا کہتی ہیں ۔ "خوب شد اسباب خود بینی شکست ۔"

غریب بیوہ اور یتیموں کے گذر اوقات کا انتظام یہ خود کرتی تھیں۔ ہر اپنے پرائے کے دُکھ درد میں شریک ہونا اور اس کی ہمدردی کرنا اس کا کام تھا۔ مزاج میں سادگی بہت تھی۔ قیمتی کپڑے اور بیش بہا زیورات پہننا پسند نہ کرتی تھیں۔ لباس ایرانی وضع کے پہنتی اور زیور بھی برائے نام صرف ایک موتی کا ہار گلے میں پڑا رہتا تھا۔

بادشاہ اپنے ملکی معاملات میں بھی زیب النساء بیگم کے مشورے لیتے یہ اپنے بھائی بہنوں سے بہت محبت کرتی تھی۔ شہزادی نے شادی نہیں کی۔ شہنشاہ عالمگیر دکن کی طرف گئے ہوئے تھے کہ زیب النساء بیگم یکایک بیمار ہوئیں اور ۱۷۰۲ء میں بعمر ۶۵ سال اس نیک شہزادی نے انتقال کیا۔

بادشاہ سلامت کو خبر ہوئی تو بے حد غمزدہ ہوئے آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری ہوگئیں۔ خیرات کرنے اور مقبرہ بنانے کا حکم دیا۔

افسوس ہے کہ زیب النساء بیگم کے مقبرہ کا صحیح پتہ معلوم نہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ ریل کی پٹڑی میں آکر برباد ہوگیا۔ کسی کا خیال ہے کہ لاہور کے قریب مقام نواں کوٹ میں ہے۔ کہیں لکھا ہے کہ بیرون دہلی کہیں ٹوٹی پھوٹی حالت میں موجود ہے۔ اگرچہ اس نامور خاتون کی یادگار کسی شاندار حالت میں موجود نہیں لیکن یہ وہ قابل ناز ہستی تھی جس پر عالم نسواں ہمیشہ فخر کریگا۔

جہاں آرا بیگم (بنگال)

بکری کا سمجھدار بچّہ

چلا آتا تھا اک بکری کا بچّہ ۔ جہاں اک بھیڑیا بیٹھا ہوا تھا!
جو دیکھا بچّے نے بچتی نہیں جاں ۔ کہا مرنے کو میں تیار ہوں ہاں
مگر کھانے سے پہلے اک کرم کر ۔ ذرا گانا سنادے مجھکو جم کر
کیا منظور اس کو بھیڑیئے نے ۔ لگا پھر زور سے گانا سُنانے
سُنی آواز جب لوگوں نے ایسی ۔ چلے آئے وہیں لے لے کے رسّی
جو دیکھی بھیڑیئے نے ایسی حالت ۔ نظر آئی اسے اپنی جہالت
رکھا بس پیر سر پر اور بھاگا ۔ نکل جائے سوئی سے جیسے دھاگا
بچی حکمت سے جاں بچّے کی آخر ۔ ہے حکمت کی فضیلت سب پہ ظاہر
نتیجہ اس کا یہ ہوتا ہے روشن ۔ کہ جب ہو سامنے تیار دشمن
فقط رکھے حواس اپنے وہ قائم ۔ بچے گا ہر مصیبت سے وہ دائم

سلیم زندہ دل نے یہ کہانی
سُنائی بچّوں کو اپنی زبانی

(مرسلہ صغرا سبزواریہ)

دلچسپ حسابی کھیل۔

شکیل:۔ بہن جمیلہ آج اسکول میں ہم نے ایک بہت دلچسپ حساب سیکھا ہے۔ کہو تو تم کو بھی سکھا دوں۔

جمیلہ:۔ ہاں ہاں بھائی جان! جلدی سکھائیے مجھے تو حساب کا بہت شوق ہے۔

شکیل:۔ اچھا غور سے دیکھو میں پانچ خانے بنا کر ان میں ہندسے لکھ کر پورا کرتا ہوں۔ تم اپنے دل میں کوئی سا لکھا ہوا عدد سوچ لو۔ اور مجھے مت بتاؤ۔ لیکن وہ عدد کون کون سے خانے میں ہے یہ ضرور بتا دینا۔

جمیلہ:۔ اچھا تم کہو۔ میں اپنا عدد سوچ کر اس کے خانوں کے نمبر بتا دوں گی۔

شکیل:۔ لو دیکھو اور سوچو میں خانے بناتا ہوں۔

(۱)

۱	۵	۷	۱۷
۹	۱۱	۱۳	۱۵
۱۹	۲۱	۲۳	۲۵
۳	۳۱	۲۹	۲۷

(۲)

۲	۲۷	۳۰	۱۰
۳۱	۱۹	۲۲	۲۳
۲۶	۱۱	۱۴	۱۵
۱۸	۶	۲۷	۳

(۳)

۴	۲۸	۲۶	۳۰
۳۱	۲۰	۲۱	۲۲
۲۳	۱۲	۱۳	۱۵
۴	۷	۶	۵

(۴)

۸	۲۷	۲۹	۳۰
۳۱	۲۴	۲۵	۲۶
۲۷	۱۲	۱۳	۱۴
۱۵	۱۱	۱۰	۹

(۵)

۱۶	۲۱	۳۰	۲۹
۲۸	۲۴	۲۵	۲۴
۲۷	۲۳	۲۲	۳۱
۲۰	۱۹	۱۸	۱۷

جمیلہ:- (تھوڑی دیر سوچ کر) میں نے ایک عدد سوچ لیا ہے۔ اور وہ عدد خانہ نمبر ۳ و ۴
ں ہے۔ بتاؤ وہ عدد کیا ہے؟

شکیل: (سوچ کے اور شمار کر کے) تمہارا عدد ۱۲ ہے۔ کیوں ہے نا؟

جمیلہ:- (حیرت سے) بالکل ٹھیک ہے۔ مگر بتاؤ تم نے کیسے جانا کہ میں نے ۱۲
سوچا ہے۔

شکیل:- جب تم نے کہا کہ وہ ہندسہ خانہ نمبر ۳ و ۴ میں ہے۔ تو میں نے ان دونوں
انوں کے اوّل عدد جمع کر لئے۔ خانہ نمبر ۳ کے شروع میں ہندسہ ۴ ہے اور خانہ نمبر ۴ کا شروع
ہندسہ ۸ ہے۔ دونوں کو جوڑ کر ۱۲ بنتا ہے۔ بس تمہارا سوچا ہوا ہندسہ ۱۲ ہوا۔

جمیلہ:- ان خانوں کے تمام ہندسے اسی طرح کے ہیں۔

شکیل:- ہاں سب اسی حساب سے لکھے گئے ہیں۔ ایک عدد ۱۳ ان پانچوں
انوں میں موجود ہے۔ اور سب کے شروع کے عدد جمع کر کے دیکھو ۳۱ ہوتے ہیں:-

۱ + ۲ + ۴ + ۸ + ۱۶ = ۳۱

تمام ہندسے اسی طرح لکھے گئے ہیں۔ تم اپنی سہیلی سے کہو کہ وہ کوئی بھی لکھا ہوا ہندسہ
سوچ لے اور تم کو نہ بتلائے۔ مگر جس جس خانے میں وہ ہو اس کا نمبر ضرور بتا دے۔ بس تم انہی
انوں کے شروع کے ہندسے جوڑ لو۔ وہی اس کا سوچا ہوا عدد ہے۔

جمیلہ:- یہ تو بہت دلچسپ اور عقل بڑھانے والا کھیل ہے۔ میں اپنی تمام سہیلیوں کو
اؤں گی۔

مقصودہ خاتون ادیب فاضل (نئی دہلی)

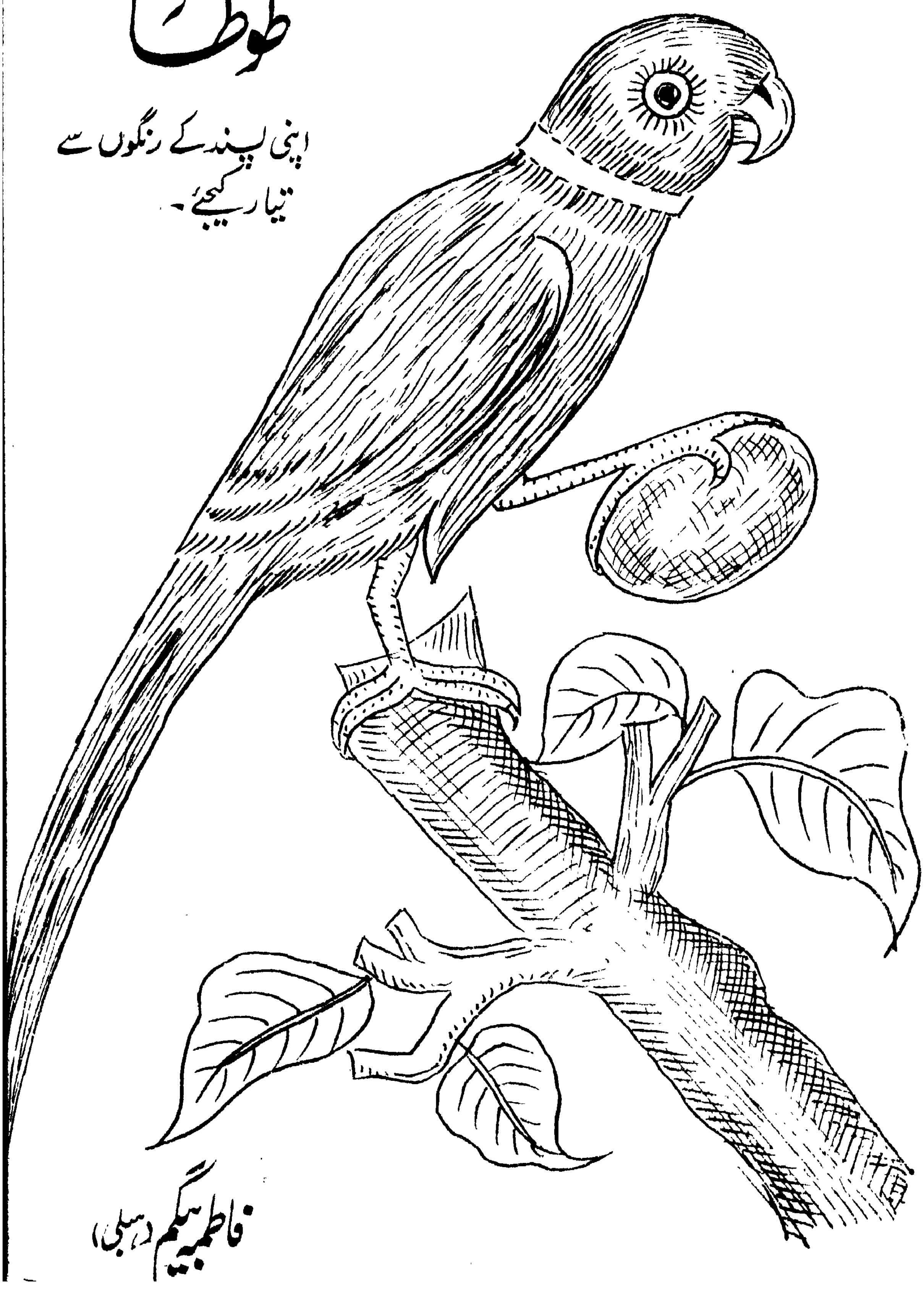
آپ جب کبھی ہمیں خط لکھیں تو خریداری نمبر ضرور لکھئے۔ ورنہ جواب نہیں دیا جاسکتا۔

منیجر

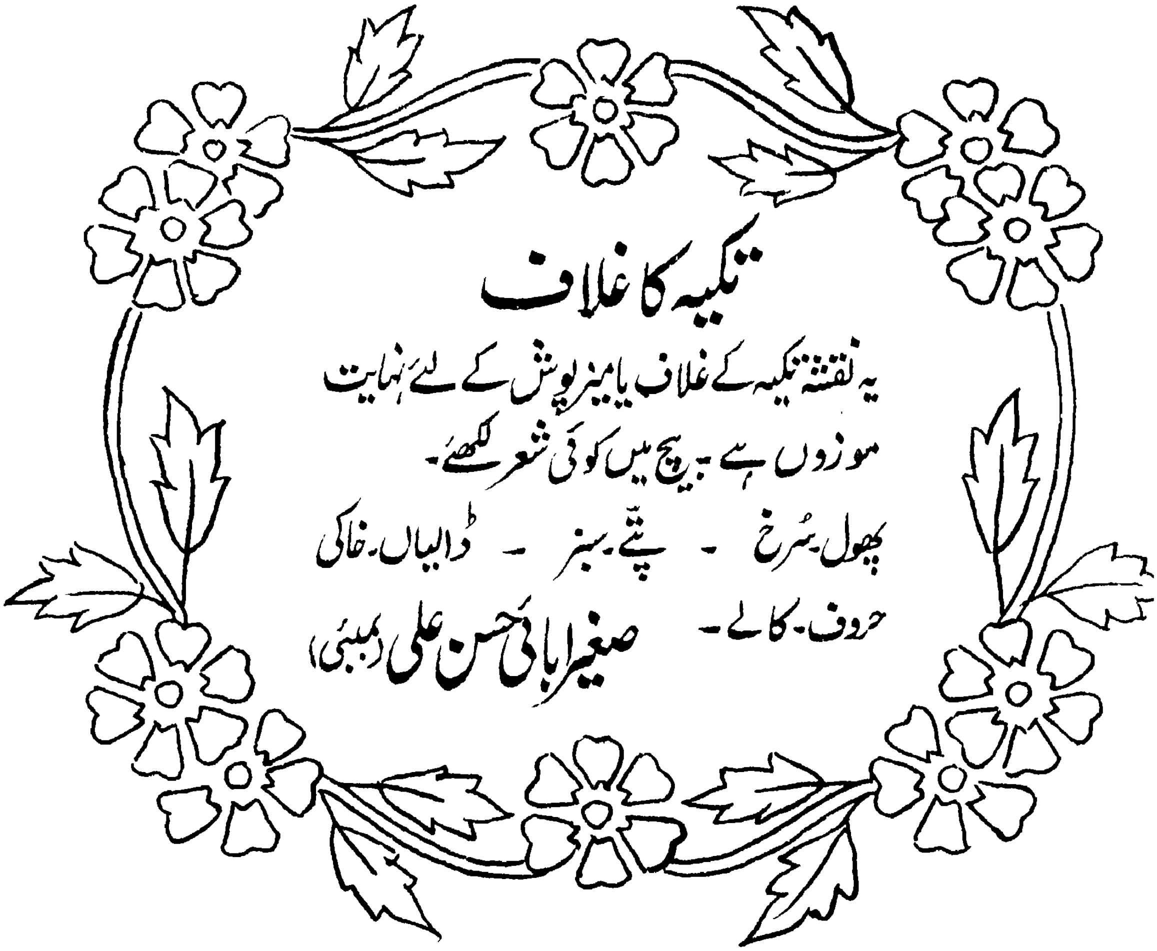
دستکاری

طوطا

اپنی پسند کے رنگوں سے
تیار کیجیے۔



فاطمہ بیگم (دہلی)



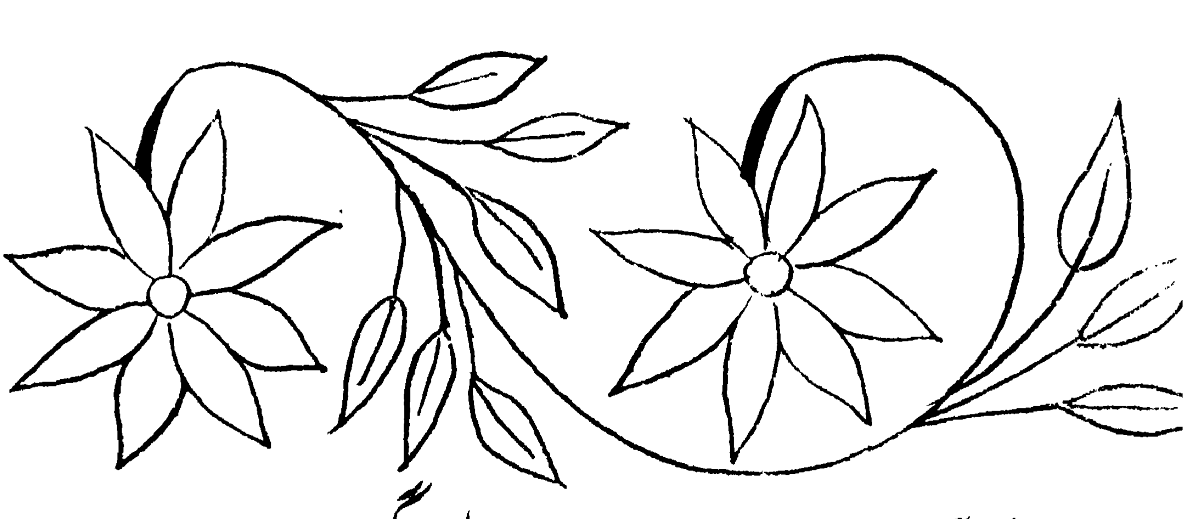
تکیہ کا غلاف

یہ نقشہ تکیہ کے غلاف یا میز پوش کے لئے نہایت موزوں ہے۔ بیچ میں کوئی شعر لکھئے۔

پھول۔ سُرخ - پتّے۔ سبز - ڈالیاں۔ خاکی

حروف۔ کالے۔ **صغیرا بائی حسن علی** (بمبئی)

خوبصورت بیل

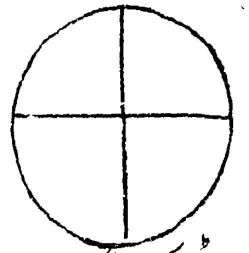


اپنی پسند کے رنگوں سے بنائیے۔ **حلیمہ بیگم** (دہلی)

ہنڈکلیا

میدے کے چپّے:۔ ضروری چیزیں:۔ میدہ۔ دودھ۔ شکر۔ گھی۔

ترکیب:۔ پاؤ بھر میدہ کو دودھ میں گوندھ لو۔ میدہ کو گوندھنے سے پہلے دودھ میں چار بڑے چمچے شکر کے ملا لو۔ میدے کو دودھ میں گوندھتے وقت یہ خیال رکھو کہ سخت رہے۔ جب گوندھ لو تو ایک بڑا چمچہ گھی کا ملا دو۔ اچھّی طرح ملانے کے بعد گوندھے ہوئے میدے کی روٹیاں بنا لو۔ روٹیاں زیادہ پتلی نہ ہوں۔ اب روٹی کے چار ٹکڑے کر لو اور ہر ٹکڑے کو الگ الگ کڑھائی میں تل لو۔ یہ ٹکڑے تندور میں بھی سرخ کئے جا سکتے ہیں


روٹی کے چار ٹکڑے

جمیلہ اسد اللہ (کلکتہ)

بیسنی مولی:۔ بیسن ایک چھٹانک۔ نمک۔ سرخ مرچ، سیاہ مرچ، اور زیرہ حسب ذائقہ۔ پیاز ایک گٹھی۔ مولی چار عدد۔ گھی چھٹانک بھر۔

پہلے سب مسالے خوب باریک پیس کر ایک چھٹانک بیسن میں حل کر کے پھلکیوں کے مانند پھینٹ لو۔ پھر مولیوں کو دھو کر چپڑ چاقو سے چھیل کر چار ٹکڑے کر لو اور ڈنٹھل نکال کر پتّے الگ کرو۔ اس کے بعد کڑھائی میں کل گھی ڈال کر پہلے جڑ کو پھر پتوں کو بیسن میں لپیٹ لپیٹ کر تل لو۔ آنچ اندازی ہو۔ نہ کم نہ زیادہ۔ تلنے کے بعد بہت لذیذ چیز ہوگی۔

قمر النساء (موضع جنگا)

جانوروں کے نام:۔ (۱) بلی (۲) ہاتھی۔ (۳) شیر (۴) کوئل (۵) زیبرا (۶) ہرن۔ (۷) بگلا (۸) باز۔

سہیلی بوجھ پہیلی

جانوروں کے نام بوجھو

(۱) کابلی سردا بہت میٹھا ہوتا ہے۔
(۲) نرگس کے ہاتھ یاسمین کے پھول بھیجتی ہوں۔
(۳) بشیرا نے تمہارا خط مجھے دے دیا تھا۔
(۴) تمہارے سر میں درد رہتا ہے تو کوئلوں کے دھوئیں سے بچو۔
(۵) پازیب راحت النسا کے پاس رکھے ہیں۔
(۶) دوپٹے پر رنگ اچھا نہیں آیا ہری لاگ لگ گئی۔
(۷) جلدی کیا ہے؟ بگل ابھی نہیں بجا۔
(۸) آپا زیب النسا کو کونسا کھلونا دوں۔

حل صفحہ ۳۸ پر دیکھئے۔

طاہرہ بتول (لائل پور)

ذرا ہنسئے

ایک آدمی (دوسرے سے) آج بہت زور کا زلزلہ آیا۔ خیریت ہوئی کہ میں بچ گیا۔ نہیں تو مکان کی چھت کے نیچے دب کر مرجاتا۔

دوسرا آدمی۔ تم کو کیسے پتہ چلا۔

پہلا آدمی۔ جب میں کھانا کھا رہا تھا۔ تو اچانک میری نظر اپنے کتے کی ہلتی ہوئی دُم پر پڑی میں سمجھ گیا کہ ضرور زلزلہ آگیا ہے۔ میں کھانا چھوڑ کر بھاگ گیا۔

طاہرہ محمود (رام نگر)

ایک ڈپٹی کلکٹر سو رہے تھے کہ یکایک بندوق کی آواز سے ڈپٹی صاحب کی آنکھ کھل گئی۔ دیکھا تو ملازم بندوق لئے کھڑا ہے!! ڈپٹی صاحب نے ملازم سے معلوم کیا کہ یہ کیسا معمہ ہے! ملازم نے جواب دیا۔ حضور ایک چڑیا کمرہ میں آگھسی تھی میں نے سمجھا کہ چیں چیں کرکے حضور کو جگا دیگی۔ اس لئے میں نے اسے بندوق سے ماردیا۔ شاہدہ محمود (رام نگر)

آپ کا خریداری نمبر

جن بہنوں اور بھائیوں کے خریداری نمبر نیچے لکھے ہوئے ہیں اکتوبر کے پرچہ کے ساتھ ان کا سالانہ چندہ ختم ہوتا ہے۔ مہربانی فرما کر اگلے سال کا چندہ صرف ڈیڑھ روپیہ بذریعہ منی آرڈر خریداری نمبر لکھ کر روانہ فرمائیے اور رسالہ جاری رکھنا منظور نہ ہو تو ۵ نومبر تک انکاری اطلاع دیدیجیے۔ اگر منی آرڈر یا انکاری اطلاع نہ آئی تو اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ وی پی کا انتظار کر رہی ہیں۔ چنانچہ نومبر کا پرچہ وی پی حاضر ہوگا ہمیں امید ہے کہ آپ اسے ضرور وصول کرلیں گی۔ ۲۰۲-۲۰۹-۳۱۴-۳۹۴-۶۸۵-۶۹۹-
۷۲۶-۷۳۲-۱۱۴۴-۱۱۵۸-۱۶۵۷-۱۶۶۲-۱۶۷۴-۲۰۲۴-
۲۰۲۴-۲۰۲۷-۲۰۲۸-۲۰۳۰-۲۰۴۵-۲۰۹۲-۲۲۸ -
۲۴۳۰-۲۴۴۶-۲۵۴۹-۲۵۵۷-۲۵۷۰-۲۵۸۹-۲۵۹۴-
۲۵۹۷-۲۶۰۳-۲۶۱۲ تا ۲۶۱۴-۲۶۱۹ تا ۲۶۲۱-۲۶۲۵
۲۶۳۲-۲۶۳۷ تا ۲۶۳۹-۲۹۰۷-۲۹۳۹-۲۹۴۳-۳۰۴۴-۳۰۴۹-
۳۰۵۰-۳۰۵۵ تا ۳۰۵۹-۳۰۶۱-۳۰۶۲-۳۰۶۵-۳۰۶۶-
۳۰۷۰-۳۰۷۲-۳۰۷۳-۳۰۷۵-۳۲۴۹-۳۲۶۲-
۴۰۰۶-۴۰۷۴-

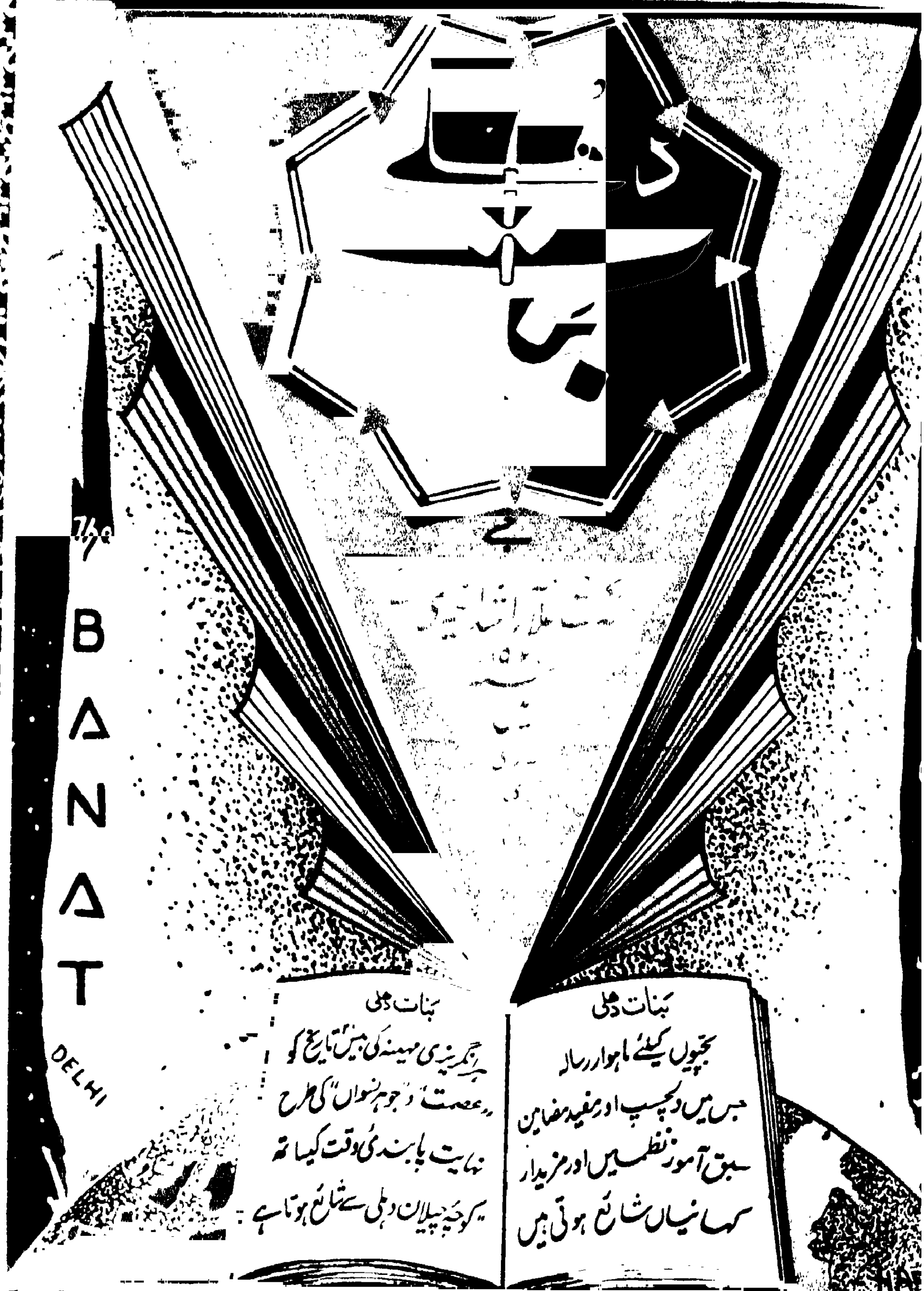
منیجر

یہ مضمون نہیں چھپیں گے

پہیلیاں بوجھیے (جودھپور) گلدستہ (بیاد چھا
ذرا ہنسیے (سنبھل) پھول چنو (سرور) ذرا ہنس
(اورئی) حلوہ سوہن (آرہ) پھول کرم گنج (معمے
عقل کا امتحان (راولپنڈی۔ فورٹ سنڈیمن
شملہ۔ مدراس۔ جاورہ۔ قریز (ٹون خریدار
بنات (نظم فتح پور) یارب ہو بول بالا پیارے
کا (نئی دہلی) نیا سال آیا (مروڈ) لڑکی اور
(بانکوڑا) اپنی بہنوں سے (نظم۔ انیا نکوڑا)
برضا اور مناجات (خریداری نمبر ۹۸۹) تا
(نظم۔ پشاور) نعت النبیؐ (برہانپوری) مي
اچھی کتاب (پشاور) ایک نظم (موتی ہاری
وقت ہے کیسا سہانا (نظم۔ الہ آباد) تحفہ
(لکھنؤ) الف کی افراط (رام نگر) نظم بنات کی
(۳۱۱۶) زیب النساء (اعظم گڈھ) انتخ
عید (موضع مونڈیا) پہیلیاں بوجھیے (نئی دہلی
کے غلاف کا کونہ (حیدرآباد دکن) رومال کے
کے واسطے۔ غلاف کے پھول۔ گلاب کا
(لکھنؤ) رومال یا میز پوش کا کونہ (فورٹ س


جملہ حقوق محفوظ
سلسلہ مطبوعات عصمت نمبر ۳۸
تصنیف
باہتمام رازق الخیری، دفتر عصمت دہلی سے شائع ہوئی
قیمت
سوا روپیہ
SAMI 30

ESTD.1927 نومبر ۱۹۴۰ء REGD.No.L.2221



اس پرچہ میں جس قدر مضامین شائع ہو رہے ہیں ان کے حقوق بحق بنات محفوظ ہیں

ایڈیٹر:- رازق اجمیری

پیشگی مع محصول ڈاک ... ڈیڑھ روپیہ ... ایک دو پیہ بارہ آنے

Price As. -/2/6

زنانہ دستکاری کی مفید کتابیں

عصمت بک ڈپو دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بچیوں کا سب سے پرانا باتصویر رسالہ

بنات (یعنی بچیاں)

بنات کا سال بھر کا چندہ صرف عمر
بذریعہ وی پی صرف ۱۲؎
غیر ملکوں سے چار شلنگ
مستقل خریداروں کو سالگرہ نمبر
اور کہانی نمبر بالکل مفت ملتے ہیں

ات ہندوستان کے
تلف محکمات تعلیم مثلاً یو۔ پی۔
ی پی۔ برار پنجاب بہار۔ دہلی
سرحد کیطرف سے زنانہ مدرسوں
کیلئے سرکاری طور پر منظور ہے۔

تیرھواں سال | فہرست مضامین بابت ماہ نومبر ۱۹۴۰ء | جلد ۲۶ نمبر ۲

(باہتمام ابو امین مولوی محمد امان الرحمن پرنٹر پبلشر محبوب المطابع دہلی میں چھپکر دفتر عصمت دہلی سے شائع ہوا)



تمام پرچوں کی طرح اس دفعہ بھی سب کے سب مضمون عمدہ ہیں مسعود صاحب شہاب ادیب ہر مہینے اردو زبان کے بڑے بڑے شاعروں کا حال سناتے ہیں۔ شاعروں کے بعد وہ نثر لکھنے والوں کا ذکر شروع کرینگے اس سے آپ کو یہ معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ اردو زبان کن کن لوگوں نے بنائی اور ان لوگوں نے ہم پر کتنا زبردست احسان کیا ہے۔ آج ہماری زبان اچھی سے اچھی زبان کی برابری کر سکتی ہے صالحہ عبد الحکیم صاحبہ کے مضامین بڑے مفید ہوتے ہیں۔ خوبصورت قندیل آپ کے لئے ایک اچھا مشغلہ ہے۔ مس جمیلہ اسد اللہ علیشہ نئے نئے مضمون سوچا کرتی ہیں۔ دیکھئے کپڑے کے بعد لوہے کی آپ بیتی کیسی دلچسپ سنائی ہے۔ مبشرہ خاتون صاحبہ کا ایک ہنسانے والا ڈراما اچھا ہے۔ چاند سلطانہ صاحبہ نے استاد ادب اور صغیر بائی حسن علی صاحبہ نے نیند اور مس رزمی سرفراز نے چند شوق خوب لکھے ہیں۔ مسٹر ایم۔ اے ظفر سائنس پر عمدہ دلچسپ مضمون لکھتے ہیں۔ مولانا شجاعت کی نظمیں بہت رسیلی ہوتی ہیں اور یہ نظم بن کہانی تو بہت ہی پیاری ہے۔ حامد رضوی صاحب نے بنات میں پہلی پہل نظم لکھی ہے۔ اسے آپ بھی پسند کرینگی۔ ملک راج دُھر گا صاحب اور خالد حسن صاحب قادری بھی بنات کے لئے اچھے اچھے مضمون لکھتے رہتے ہیں۔

باقی مضمون بھی اچھے ہیں۔ دیکھئے بنات ہر مہینے آپ کے لئے کیسے اچھے تحفے پیش کرتا ہے۔

سالگرہ نمبر کے لئے اپنے مضمون، نظمیں، کارٹون وغیرہ جلدی بھیجیئے۔ ایسا نہ ہو کہ سالگرہ نمبر میں چھپنے سے رہ جائیں۔ سب سے اچھی چیز پر انعام دیا جائیگا۔

ہماری زبان کے بڑے آدمی

ذوقؔ و غالبؔ

ذوقؔ:- شیخ ابراہیم ان کا نام تھا ذوقؔ تخلص اور خاقانیٔ ہند، ملک الشعراء بادشاہ کی طرف سے یہ دو خطاب تھے۔ ان کے والد شیخ محمد رمضان ایک غریب سپاہی اور دلی کے رہنے والے تھے۔ استاد ذوقؔ کو شاعری کا شوق، غلام رسول صاحب شوقؔ سے ہوا جن سے وہ محلے کے لڑکوں کے ساتھ قرآن شریف پڑھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے استاد کا تخلص شوقؔ اور ان کا تخلص ذوقؔ ہے۔ جب ان کی مشق کافی ہوگئی تو دہلی کے مشہور استاد شاہ نصیرؔ دہلوی کی شاگردی اختیار کی اور شاعری کے فن سے واقفیت حاصل کی۔ مگر آگے چل کر شاہ نصیرؔ سے ان کی بگڑ گئی اور اب یہ خود ہی شعر کہتے اور نظر ثانی کے بعد مشاعرہ میں پڑھ دیا کرتے۔ اسی زمانہ میں شاہ نصیرؔ حیدر آباد چلے گئے۔ یہ دلی عہد ابو ظفر (جو بعد میں بہادر شاہ ہوئے) کی غزلیں بنایا کرتے تھے۔ جب یہ چلے گئے تو استاد ذوقؔ کے ہم مشق اور ہم عمر دوست میر کاظم حسین بیقرارؔ دلی عہد کی غزلیں اصلاح کرنے لگے۔ کچھ دن بعد ان کو بھی قرار نہ ملا اور یہ بھی انگریزی ایجنٹ کے میر منشی ہو کر سندھ اور کابل وغیرہ کے سفر کو چلے گئے۔

قلعہ میں داخل ہونے کے لئے کسی امیر یا رئیس کی ضمانت ضروری ہوتی تھی۔ چنانچہ استاد ذوقؔ میر کاظم حسین بیقرارؔ کے ذریعہ سے قلعہ کی اکثر مجلسوں میں پہلے ہی شریک ہو چکے تھے۔ اب بیقرارؔ کی روانگی کے چند روز بعد ولی عہد کے دربار میں حاضر ہوئے تو انھوں نے کہا (بھئی) استاد حیدر آباد چلے گئے۔ بیقرارؔ میر منشی ہو کر انگریز کے ساتھ

روانہ ہوئے تم نے بھی آنا چھوڑ دیا۔ کبھی کبھی ہماری غزل بنا جایا کرو۔" یہ کہہ کر جیب سے غزل نکال کر دی اور استاد ذوق نے اسی وقت بنا کر واپس کر دی۔ اب استاد ذوق کو ولی عہد کی سرکار سے چار روپیہ مہینہ ملنے لگا اور روز بروز انعامات و عنایات میں بھی تنخواہ کے ساتھ ساتھ اضافہ ہوتا رہا ؛

مرزا غالب کے خسر نواب الٰہی بخش خاں معروف دہلی کے مشہور رئیس اور شعر و سخن کے دلدادہ تھے۔ بڑھاپے کے باوجود استاد ذوق کی شہرت اور شاعری سے اتنے متاثر ہوئے کہ اپنا کلام اصلاح کرانے لگے۔ یہی نہیں بلکہ استاد ذوق سے اس زمانہ میں کسی شاعر کو بہتر نہ سمجھتے تھے۔ انعام و اکرام ادب و آداب کے ساتھ وہیں آنا نواب صاحب کی عادت میں داخل تھا ؛

ایک قصیدہ بادشاہ دہلی اکبر شاہ کے دربار میں استاد ذوق نے بڑی دھوم دھام کے ساتھ پڑھا تھا اس کے صلے میں انھیں دربار سے خاقانی ہند کا خطاب ملا۔ جب بہادر شاہ تخت نشین ہوئے تو استاد ذوق کو ملک الشعراء کا خطاب عطا کیا۔ پھر ایک قصیدے پر جاگیر میں ایک گاؤں اور ایک ہاتھی مع نقرئی ہودہ مرحمت ہوا۔ اس کے علاوہ بھی بہادر شاہ اپنے استاد کی بڑی قدر اور عزت کرتے تھے۔ ان کا قد اوسط درجہ کا تھا۔ رنگ سانولا۔ چہرے پر چیچک کے داغ۔ آنکھیں نہایت روشن کھڑا نقشہ۔ اکثر سپید کپڑے پہنتے تھے۔ اور راستہ جلد طے کرتے تھے۔ مشاعرے میں غزل پڑھنے کا انداز نہایت دل کش تھا۔ ان کے ذہن کی رسائی اور طبیعت کی تیزی عام لوگوں سے بہت بلند تھی۔ حافظہ اتنا اچھا تھا کہ اپنے بچپن کے حالات تک یاد تھے۔ اس زمانہ کے شاعروں کی طرح وہ شرابی اور بُرے شاعر نہیں تھے۔ روزہ نماز کی پابندی ہر بات میں سچائی کا خیال۔ امانت کی حفاظت۔ چھوٹوں کا لحاظ بڑوں کا ادب ان کا معمول تھا۔ ان کا علم بے حد تھا۔ عربی، فارسی کے عالم باعمل تھے۔ نجوم۔ رمل۔ طب اور موسیقی میں کامل دستگاہ تھی۔ رہی شاعری تو ان کی طبیعت کو اس سے

ی مناسبت تھی جو روح کو تن سے اور آنکھ
پھرے سے ہوتی ہے ؎

دریا گنج فیض بازار میں ایک عالی شان مکان رہنے کے لئے تھا۔ مگر خود ایک تنگ و تاریک کوٹھری میں شعر کہتے رہتے تھے اور حقہ پیتے رہتے تھے۔ اگر اس سے فرصت ملی تو لیٹ گئے، کتابیں پڑھنے لگے ؎

استاد ذوق واقعی شاعری کے بادشاہ تھے۔ ان کی قادر الکلامی، زور بیان۔ زبان کی صفائی۔ محاوروں کی گھلاوٹ۔ یہ سب چیزیں ان کی استادی پر دال ہیں۔ قصیدہ ایسا کہا اور اتنی دھوم دھام اور زور شور کا کہا کہ اس کا جواب ناممکن ہے۔ غزل میں ان کی وہ خصوصیت تھی کہ دوسروں کو نصیب نہیں۔ الفاظ سیدھے سادے۔ مضمون پاکیزہ۔ پھر محاوروں کا استعمال نہایت بھلا معلوم ہوتا ہے۔ ان کو زبان اور بیان پر اس قدرت حاصل تھی کہ جو لفظ جس طرح چاہتے شعر میں کھپاتے اور سننے والا بے تکلف یہ سمجھتا کہ یہ لفظ یہیں کے لئے پیدا ہوا تھا۔ ضرب الامثال یعنی کہاوتیں تو جس خوبی سے اور جتنی انھوں نے نظم کی ہیں کسی شاعر کو نصیب نہیں۔ ان کے کلام میں یہ سچ ہے کہ زور اور جوش بہت ہے مگر تاثیر اور سوز و گداز سے بھی خالی نہیں۔ ان کا بہت سا کلام غدر ۱۸۵۷ء میں مکان کی تباہی کے ساتھ تباہ ہو گیا۔ ان کا موجودہ دیوان ان کے سعادت مند شاگردوں کے ذہن اور یادداشت کا ممنون ہے ورنہ ہماری زبان اردو بالکل ہی خالی نظر آتی ؎

غدر ۱۸۵۷ء سے دو سال قبل سترہ دن بیمار رہ کر انتقال کیا اور خواجہ باقی باللہ کی درگاہ کے پاس دفن ہوئے۔ ان کے شاگرد رشید بہادر شاہ نے اس صدمہ جانکاہ میں اس روز دربار نہیں کیا۔ استاد ذوق کے مزار کی لوح پر بہادر شاہ ہی کا قطعہ تاریخ کندہ ہے۔ استاد ذوق نے مرنے سے تین گھنٹے قبل جو شعر کہا تھا پہلے وہ سنو۔ پھر اور کلام سنئے

کہتے ہیں آج ذوق جہاں سے گذر گیا
کیا خوب آدمی تھا خدا مغفرت کرے

نمونۂ کلام :-

توجان ہے ہماری اور جان ہے توسب کچھ ✤ ایمان کی کہیں گے ایمان ہے توسب کچھ
پھول تو دو دن بہار جاں فزا دکھلا گئے ✤ حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے
رند خراب حال کو زاہد نہ چھیڑ تو ✤ تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو
اے ذوق گر ہے ہوش تو دنیا سے دور بھاگ ✤ اس میکدے میں کام نہیں ہوشیار کا

مسعود حسن شہاب (دہلوی)

یاد رکھئے

ہر روز صبح سویرے اٹھنا عقل کو بڑھانے صحت کو برقرار رکھنے اور باقاعدہ بننے کے لئے بہترین نسخہ ہے ✤

جو لوگ ہر کام وقت پر کرتے ہیں وہ کامیابی حاصل کرتے ہیں ✤

جو شخص اپنے غصے کو نہیں روک سکتا سمجھو کہ وہ انسان نہیں حیوان ہے ✤

اگر خود بڑا بننا چاہتے ہو تو پہلے ان کا ادب کرو جو تم سے بڑے ہیں ✤

زیادہ بولنے سے عقل میں کمی اور مستقل مزاجی میں کمزوری آتی ہے۔ فضول باتیں کرنا بہت بری بات ہے ✤

جس شخص کے جیسے دوست ہوں گے وہ ویسا ہی بن جائے گا۔ اس لئے کبھی بروں سے دوستی مت رکھو ✤

سادہ اور صاف ستھرا رہنا بہت اچھی بات ہے ✤

ہمیشہ خوش مزاجی سے پیش آؤ اور اپنے سے چھوٹوں پر بھی ناراض نہ ہوؤ ✤

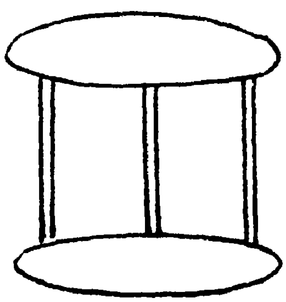
چاند شرما (لدھیانہ)

خوبصورت قندیل

بناتی بہنوں کے لئے آج میں ایک دلچسپ تحفہ پیش کر رہی ہوں۔ جو کہ صرف ایک گھنٹہ میں تھوڑی سی محنت اور توجہ سے تیار ہو جاتا ہے۔ اور اس میں تھوڑے ہی پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے ؀

سامان:۔ آئل پیپر Oil Paper سے رنگین سرخ اور سنہرا۔ چمک دار رنگین کاغذ۔ سبز نیلی کا پچ رنگا کاغذ۔ دفتی کا پتلا ٹکڑا جو کہ بہ آسانی سلائی کیا جا سکے۔ بانس کے چند ٹکڑے۔۔

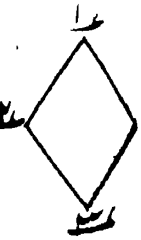
ترکیب:۔ آدل بانس کے ایک انگل چوڑے اور تین بالشت لمبے دو عدد ٹکڑے نکال لیں اور ان کو خوب اچھی طرح صاف کر کے چھیل لیں تاکہ پھانس نہ رہ جائے۔ اور ایک انگل چوڑے اور ایک بالشت لمبے تین ٹکڑے اور بھی نکال لیں۔ اور انھیں بھی چھیل ڈالیں اب دونوں بڑے ٹکڑوں کو الگ الگ منہ سے منہ ملا کر موٹی ڈوری (وہ ڈوری جس سے کتابوں کی جلد بنائی جاتی ہے) سے خوب اچھی طرح کس کر باندھ لیں۔ جب ان دونوں کو الگ الگ باندھ لیں تو وہ تینوں ٹکڑے ان دونوں کی لمبائی میں تین طرف برابر حصوں میں خوب کس کر باندھ لیں۔ اس کی شکل اس طرح کی ہو گی:۔



جب یہ تیار ہو جائے تو اب اس کی گولائی کے مطابق دفتی کا گول ٹکڑا کاٹ کر اس کے کنارے کنارے چار پانچ جگہوں میں سوراخ کر کے اسی ڈوری سے بانس کے ٹکڑے کس کر باندھ لیں۔ یہ قندیل پیندی ہے۔ اب سبز رنگین کاغذ جس کے ایک طرف سفید رنگ اور دوسری طرف چمکدار رنگ ہوتا ہے) پیندی کے مطابق کاٹ کر لیں یا گوند سے چپکا لیں لیکن سلوٹ کا خیال رہے ورنہ ساری خوبصورتی

چلی جائے گی پھر اسی سبز کاغذ کے تین انگل
چوڑے دو ٹکڑے قندیل کی گولائی کے برابر
نکال لیں اور بانس کے کناروں پر چپکا لیں۔
لمبان کے برابر نہیں بلکہ گولائی کے برابر یعنی
ایک تو پیندی کے ساتھ لگا رہے گا۔ اور
دوسرا خالی طرف ؛؛

اب سرخ اور سبز آئل پیپر oil
Paper کے دس ٹکڑے یعنی پانچ سنہرے
کے اور پانچ سفید کے چوکور ٹکڑے اس کی لمبائی
کا اندازہ کر کے نکال لیں۔ مگر خالی حصے کے
رنگین کاغذ کی ایک انگل جگہ چھوڑ کر ایک سفید
اور ایک سرخ اس حساب سے لگائیں یعنی



نمبر ۲ اور نمبر ۴ کو کھلا چھوڑ دیں۔
اور ۱ و ۳ کو دونوں طرف
لمبائی میں لگائیں۔ یعنی
بیچ میں جھول نہ پڑنے پائے۔ جب پوری
گولائی میں لگا لیں تو اب سفید کے نمبر ۲ اور
سرخ کے نمبر ۴ کو سوئی سے ایک ساتھ ملا دیں۔
مگر آدھی دور تک۔ جب یہ بھی کام ختم ہو جائے
تو پنّی کے کاغذ کو چوکور چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں
میں کاٹ لیں اور ایک سرخ کا منہ سنہرے
کے منہ سے ملا کر پنّی کے کاغذ کو لگا دیں۔
پھر اس پنّی کے کاغذ کا تین انگل چوڑا اد
والے حصے کی گولائی کے سبز کاغذ کے ناپ
ٹکڑا نکال کر اسی سبز کاغذ پر لگا دیں۔ قند
تیار ہو گئی۔ مگر ٹھہریئے! اس میں تو ایک
رہ گئی ہے۔ اس کو لٹکائیے گا کس طرح
سنیئے۔ ایک انگل چوڑا آدھ گز لمبا نیلے ر
کا ربن لے کر اس کے اوپر والے حصے
دونوں طرف ہینڈ بیگ کے ہینڈل کی ط
ٹانک لیں۔ اب آپ کی یہ قندیل مکمل ہو گ
اس میں موم بتی رکھ کر جلائیے۔ مگر نہیں،
موم بتی گر گئی تو کاغذ جل جائے گا۔ اچھا تو ا
چھوٹی سی شیشے کی طشتری لے کر اس میں م
بتی کو رکھ دیجئے کو رکھ دیجئے۔ اب آپ ک
قندیل جلنے کا خطرہ جاتا رہا اور آپ کے چھو
بہن بھائیوں اور سہیلیوں کو دینے کا ایک خوش
تحفہ تیار ہو گیا۔ ہاں اگر آپ چاہیں تو سبز کاغ
کی جگہ سبز ساٹن اور آئل پیپر کی جگہ ریشمی ململ
اور پنّی کی جگہ فیروزی ساٹن لگا سکتی ہیں ؛؛

صالحہ عبدالحکیم قادری (کلکتہ

دونوں جہاں میں پائی عزّت

(۱)

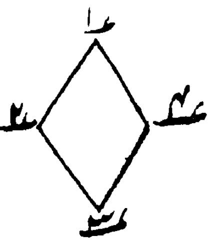
نجمہ بیٹھی کھانا کھانے ✣ جیسے چاہا نوالہ توڑے
درد بھری آواز یہ آئی ✣ تیرا بھلا ہو دیدے مائی
آج مجھے ہے چوتھا فاقہ ✣ تن ہے ننگا پیٹ ہے بھوکا
مائی تیرا بیٹا جیوے ✣ بیرن جیوے بھیّا جیوے
دونوں جہاں میں پھولے پھلے تو ✣ اور ہمیشہ سُکھ سے رہے تو
کوئی نہیں جو کھانا کھلائے ✣ مجھ دُکھیا کے دُکھ کو مٹائے
دُکھیوں پر جو رحم ہے کرتا ✣ اللہ اس پر رحم ہے کرتا

(۲)

نجمہ نے جب حال سُنایہ ✣ اس نے اپنی ماں سے کہا یہ
اُس بڑھیا کو دیکھو ذرا تم ✣ کہتی کیا ہے سُن لو ذرا تم
میرا تو ہے کلیجہ پھٹتا ✣ اس کا سُن کے چوتھا فاقہ
دیکھ کے اس کی حالت ابتر ✣ مجھکو تو آتا ہے چکّر
بال کھلے ہیں جسم ہے ننگا ✣ ہاتھ میں اس کے ایک ہے ڈنڈا

چلی جائے گی۔ پھر اسی سبز کاغذ کے تین انگل چوڑے دو ٹکڑے قندیل کی گولائی کے برابر نکال لیں اور بانس کے کناروں پر چپکا لیں۔ لمبان کے برابر نہیں بلکہ گولائی کے برابر یعنی ایک تو پیندی کے ساتھ لگا رہے گا۔ اور دوسرا خالی طرف ؛

اب سرخ اور سبز آئل پیپر Oil Paper کے دس ٹکڑے یعنی پانچ سنہرے کے اور پانچ سفید کے چوکور ٹکڑے اس کی لمبائی کا اندازہ کر کے نکال لیں۔ مگر خالی حصے کے رنگین کاغذ کی ایک انگل جگہ چھوڑ کر ایک سفید اور ایک سرخ اس حساب سے لگائیں یعنی



نمبر ۲ اور نمبر ۴ کو کھلا چھوڑ دیں۔ اور ۱ و ۳ کو دونوں طرف لمبائی میں لگائیں۔ یعنی بیچ میں جھول نہ پڑنے پائے۔ جب پوری گولائی میں لگا لیں تو اب سفید کے نمبر ۲ اور سرخ کے نمبر ۴ کو سوئی سے ایک ساتھ ملا دیں۔ مگر آدھی دور تک۔ جب یہ بھی کام ختم ہو جائے تو بتی کے کاغذ کو چوکور چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹ لیں اور ایک سرخ کا منہ سنہرے کے منہ سے ملا کر بتی کے کاغذ کو لگا دیں۔ اب پھر اس بتی کے کاغذ کا تین انگل چوڑا اور بتی والے حصے کی گولائی کے سبز کاغذ کے ناپ کا ٹکڑا نکال کر اسی سبز کاغذ پر لگا دیں۔ قندیل تیار ہو گئی۔ مگر ٹھہریئے! اس میں تو ایک کسر رہ گئی ہے۔ اس کو لٹکائیے گا کس طرح ؟ سنئے۔ ایک انگل چوڑا آدھ گز لمبا نیلے رنگ کا ربن لے کر اس کے اوپر والے حصے کے دونوں طرف ہینڈ بیگ کے ہینڈل کی طرح ٹانک لیں۔ اب آپ کی یہ قندیل مکمل ہو گئی اس میں موم بتی رکھ کر جلائیے۔ مگر نہیں، اگر موم بتی گر گئی تو کاغذ جل جائے گا۔ اچھا تو ایک چھوٹی سی شیشے کی تشتری لے کر اس میں موم بتی کو رکھ دیجئے کو رکھ دیجئے۔ اب آپ کی قندیل جلنے کا خطرہ جاتا رہا اور آپ کے چھوٹے بہن بھائیوں اور سہیلیوں کو دینے کا ایک خوشنما تحفہ تیار ہو گیا۔ ہاں اگر آپ چاہیں تو سبز کاغذ کی جگہ سبز ساٹن اور آئل پیپر کی جگہ ریشمی ململ اور بتی کی جگہ فیروزی ساٹن لگا سکتی ہیں ؛

صالحہ عبدالحکیم قادری (کلکتہ)

دونوں جہاں میں پائی عزت

(۱)

نجمہ بیٹھی کھانا کھانے ٭ جیسے چاہا نوالہ توڑے
درد بھری آواز یہ آئی ٭ تیرا بھلا ہو دیدے مائی
آج مجھے ہے چوتھا فاقہ ٭ تن ہے ننگا پیٹ ہے بھوکا
مائی تیرا بیٹا جیوے ٭ بیرن جیوے بھیا جیوے
دونوں جہاں میں پھولے پھلے تو ٭ اور ہمیشہ سکھ سے رہے تو
کوئی نہیں جو کھانا کھلائے ٭ مجھ دکھیا کے دکھ کو مٹائے
دکھیوں پر جو رحم ہے کرتا ٭ اللہ اس پر رحم ہے کرتا

(۲)

نجمہ نے جب حال سنایہ ٭ اس نے اپنی ماں سے کہا یہ
اس بڑھیا کو دیکھو ذرا تم ٭ کہتی کیا ہے سن لو ذرا تم
میرا تو ہے کلیجہ پھٹتا ٭ اس کا سن کے چوتھا فاقہ
دیکھ کے اس کی حالت ابتر ٭ مجھ کو تو آتا ہے چکر
بال کھلے ہیں جسم ہے ننگا ٭ ہاتھ میں اس کے ایک ہے ڈنڈا

چلتی ہے وہ اس کے سہارے ؂ پیر ہیں کانپتے ضعف کے مارے
ایسی ہے وہ بیچاری گندی ؂ دیکھ کے اس کو گھن ہے لگتی
میرا کھانا مجھکو دے دو ؂ تاکہ کھلادوں جی بھر اُس کو
ماں نے کہا تم شوق سے دیدو ؂ بہتر یہ ہے اس کو بلا لو

(۳)

نجمہ بڑھیا کو لے آئی ؂ اس کو بٹھا کے کھانا لائی
کھانا کھلایا ہاتھ دُھلا کے ؂ اس کو دیئے تب اجلے کپڑے
کھانا کھا کے کپڑے پا کے ؂ اس نے مانگیں دعائیں خدا سے
اے دکھ سکھ کے دینے والے ؂ جیون نیّا کھینے والے
دُکھیوں کا دکھ ہرنے والے ؂ پیٹ سبھوں کا بھرنے والے
جس نے کھلایا مجھکو کھانا ؂ اس کو ہر آفت سے بچانا
ہر اک اس کو نعمت دینا ؂ دونوں جہاں میں عزّت دینا
دل سے نکلی تھیں یہ دعائیں منظور ہوئیں سب اس کی دعائیں

کی دکھیا کی جو اس نے خدمت
دونوں جہاں میں پائی عزت

شجاعت سندیلوی ڈی ٹی سی ہیڈ ماسٹر لکھنؤ

نے والا ڈرامہ

انصاف

ڈرامہ والے

رحیم بخش:۔ نائی ٭ سلیم:۔ لکڑہارا
گدھا اور حاکم

پہلا منظر

رحیم بخش حجام (نائی) ایک آدمی کا سر مونڈ رہا ہے۔ اتنے میں سلیم اپنے گدھے پر لکڑیاں لادے دکان کے سامنے سے گذرتا ہے اور رحیم بخش سے لکڑیاں خریدنے کو کہتا ہے۔)

سلیم:۔ ایک گدھا لکڑیوں کا رہ گیا ہے ...سنی دے دوں گا۔

رحیم بخش:۔ بول کتنے میں دے گا؟ ...ی آج بازار سے لکڑیاں لانی تھیں۔ آگیا ہے تو تجھ سے ہی لے لیں گے۔

سلیم:۔ میں غریب آدمی ہوں دو روپیہ ...ب لکڑیاں دے دوں گا۔

رحیم بخش:۔ (گدھے کی جھول کو دیکھ کر جو کہ خوبصورت لکڑی کی بنی ہوئی ہے) اچھا مگر لکڑیاں سب دینی ہوں گی۔ جتنی بھی اس وقت گدھے پر ہیں۔

سلیم:۔ (بات نہ سمجھتے ہوئے) آپ کے سامنے ہی سب اتار دوں گا۔
(سلیم گدھے پر سے لکڑیاں اتارتا ہے لیکن رحیم جلدی سے گدھے کی جھول بھی اتار لیتا ہے۔ سلیم فریاد کرتا ہے۔)

سلیم:۔ واہ صاحب! لکڑیوں کا مول ہوا ہے یا جھول کا؟

رحیم بخش:۔ (اپنی دکان پر بیٹھے ہوئے آدمیوں کو گواہ بنا کر) ابھی ان کے سامنے سب لکڑیوں کا مول ہوا ہے۔
(رحیم دو روپیہ نکال کر سلیم کو دیتا ہے)

وہ روتا پیٹتا چلا جاتا ہے۔)

دوسرا منظر

عدالت:۔ حاکم کے سامنے سلیم اور رحیم بخش کھڑے ہیں۔

حاکم:۔ (سلیم اور رحیم بخش کی سب باتیں سننے کے بعد)
سلیم نے لفظوں کے معنے نہیں سمجھے۔ اور رحیم بخش نے صرف لفظوں سے کام لیا۔ مقدمہ زیادہ اہم نہیں ہے۔ دونوں کو چاہیئے کہ صلح کر لیں۔

(سلیم فیصلہ سن کر بہت مایوس ہوتا ہے۔ مگر حاکم اس کو پاس بلا کر چپکے سے کچھ کہتا ہے جس سے سلیم مطمئن نظر آتا ہے۔ رحیم بخش خوشی خوشی باہر نکلتا ہے۔ اس کے دوست اس کو مبارک باد دیتے ہیں۔ سلیم بظاہر اداس چہرہ بنائے اپنے گھر کی راہ لیتا ہے۔)

تیسرا منظر

(پھر وہی رحیم بخش حجام کی دکان۔ صبح کا وقت۔ سلیم آتا ہے۔)

سلیم:۔ السلام علیکم۔ تم اتنے سویرے دکان کھول لیتے ہو۔ جب ہی سب آدمی تمہارے پاس آتے ہیں۔ میں اور ایک میرا ساتھی سب جگہ پھر آئے مگر کسی کی بھی دکان ابھی نہیں کھلی۔ صرف تمہاری کھلی ہے۔ اچھا میری حجامت بناؤ۔ پھر میرے دوست کی بنانا۔

رحیم بخش:۔ اچھا بیٹھو۔

(سلیم کی حجامت بنانے کے بعد پوچھتا ہے کہ تمہارا ساتھی کہاں ہے؟ سلیم جلدی سے باہر جا کر اپنے گدھے کو پکڑ لاتا ہے۔)

رحیم بخش:۔ (بگڑ کر) کیا تم پاگل ہوگئے ہو؟ گدھے کی بھی کہیں حجامت بنی ہے؟

سلیم:۔ ناراض کیوں ہوتے ہو۔ کہیں گدھے کی جھول بھی لکڑیوں میں آئی ہے؟ اب تم کو اس کی حجامت ضرور بنانی پڑے گی۔ ورنہ نالش کر دوں گا۔

رحیم بخش:۔ جا شوق سے کر دے۔
بچے سب تیری ہی بے وقوفی پر ہنسیں گے۔

چوتھا منظر

حاکم:۔ (رحیم بخش سے) جب تم نے
سلیم اور اس کے ساتھی کی حجامت بنانی
منظور کر لی تھی تو اب جھگڑا کس بات کا ہے
تے کیوں نہیں؟
رحیم بخش:۔ حضور ہی انصاف کریں۔
بھلا گدھے کی بھی کہیں حجامت بنی ہے۔
سلیم:۔ (چیخ کر) بے ایمان۔ کہیں
ھے کی جھول بھی لکڑیوں کے سودے کے
ساتھ آئی ہے۔ جب میں اس بات کو
نہیں سمجھا تو میں نے نقصان اٹھایا۔ اب
تو نہیں سمجھا تو تجھے بھگتنا چاہیئے۔
حاکم:۔ سلیم بالکل ٹھیک کہتا ہے
چلو گدھے کا سر مونڈو۔
(رحیم بخش طیش کھا کر رہ جاتا
ہے۔ اور گدھے کے بالوں پر
صابن لگاتا ہے اور اس کا سر
مونڈتا ہے۔ عدالت میں سب
لوگ ہنسنے لگتے ہیں۔)

مستبشرہ خاتون ادیب فاضل

لوہے کی آپ بیتی

مجھ سے تو ہر چھوٹا بڑا واقف ہے۔ دنیا میں سب دھاتوں سے زیادہ میری ہی مقدار ہے۔ اور سب دھاتوں سے زیادہ ضرورت میری ہی ہوتی ہے۔ اگر دنیا میں سونا۔ چاندی یا اور کوئی دھات نہ ہوتی تو اس کی ضرورت زیادہ محسوس نہ ہوتی۔ لیکن اگر میں نہ ہوتا تو دنیا میں اتنے آباد ملک اور شہر نہ ہوتے۔ نہ اتنے شاندار مکان اور محل بنتے۔ نہ ریل۔ موٹر۔ ہوائی جہاز وغیرہ دکھائی دیتے۔ نہ کوئی اخبار چھپتا۔ نہ کوئی عمدہ اور پائدار کپڑا نظر آتا۔ اور دنیا نے اس قدر ترقی بھی نہ کی ہوتی۔ غرض کہ ہر طرح کا آرام جو کہ دنیا والوں کو میرے دم سے ہے وہ میسّر نہ آتا۔ یہ کہنے سے میرا مطلب یہ نہیں کہ مجھے اپنے آپ پر بہت فخر ہے اور میں بہت مغرور ہوں۔ نہیں۔ بلکہ اس کے برعکس میں نہایت ہی خوش ہوں کہ میں مخلوق کی خدمت کر سکتا ہوں۔ اور ادنےٰ سے ادنےٰ کام بھی نہایت خوشی سے پورا کرتا ہوں۔

میری وجہ سے لوگوں کو آرام تو بہت ہے۔ مگر جہاں پھول ہو وہاں کانٹا بھی ضرور ہوتا ہے۔ یعنی میرے دم سے نقصان بھی پہونچتا ہے۔ اگر میں نہ ہوتا تو آج دنیا میں ہوائی جہاز ایجاد نہ ہوئے ہوتے۔ بندوقیں نہ بنائی گئی ہوتیں۔ توپوں کے اژدھے جیسے دہانے نہ تراشے گئے ہوتے۔ اگر یہ چیزیں ایجاد نہ ہوتیں تو آج کل کی لڑائیوں میں بے گناہ اور معصوم بچّوں عورتوں اور بوڑھوں پر ہولناک بم نہ برسائے جا سکتے۔ اور جہازوں کے علاوہ ہزاروں بے گناہوں کا خون اس بے دردی سے نہ بہایا جا سکتا۔ کاش مجھ سے صرف اچھے کام ہی لئے جاتے۔

دنیا میں میری سب سے زیادہ مقدار ممالک متحدہ امریکہ میں ہوتی ہے۔ میری بہت سی کانیں جھیل سوپیریر

Lake Superior کے ارد گرد ہیں یورپ میں سب سے پہلے میرا استعمال جنوبی یورپ سے شروع ہوا۔ اور پھر آہستہ آہستہ سارے یورپ میں پھیلا۔ بدقسمتی سے میری پیدائش کا زمانہ کسی کو بھی نہیں معلوم۔ بہر حال میرا استعمال صدیوں سے جاری ہے اور دنیا کے مختلف حصّوں میں مختلف وقت میں شروع ہوا ::

جب مجھے کان سے نکالا جاتا ہے تو مختلف طریقوں سے صاف کیا جاتا ہے۔ کیونکہ جب میں کان سے نکلتا ہوں تو مجھ میں بہت سے اجزا ملے ہوتے ہیں۔ مثلاً گندھک۔ کاربن گیس Carbon gas اور چونا وغیرہ۔ ان چیزوں کے ملے ہونے کی وجہ سے میں بالکل بیکار ہوں۔ اس وجہ سے جب تک ان کو الگ نہیں کیا جاتا میں بالکل کام نہیں آسکتا۔ اگر صاف کرتے وقت مجھ میں کاربن گیس اپنی مقررہ مقدار سے زیادہ رہ جائے تو بہت خطرناک ہے۔ چنانچہ ریل کی پٹڑی اگر اسی سے بنے تو اس بات کا خطرہ ہے کہ کہیں وہ ٹوٹ نہ جائے اور جان اور مال دونوں کا نقصان ہو۔ اس وجہ سے بڑی احتیاط سے مجھے صاف کیا جاتا ہے۔

دنیا میں صرف گرین لینڈ Greenland ہی ایک ایسا ملک ہے جہاں پر میں بالکل صاف حالت میں پایا جاتا ہوں۔ لیکن یہاں پر بھی صرف گنتی کے دو چار مقامات ایسے ہیں جہاں میں سب طرح سے پاک صاف مزے سے اپنی زندگی بسر کرتا ہوں۔

مگر شاباش ہے عالی ہمت انسان پر کہ میری خاطر بڑے بڑے پہاڑوں کو توڑتا ہے۔ زمین میں کانیں ڈھونڈتا ہے اور آخر میں اپنی محنت کا پھل پاتا ہے۔ سچ ہے۔ جب تک تکلیف نہ اٹھاؤ آرام نہیں مل سکتا ::

جمیلہ اسد اللہ (کلکتہ)

سائنس

جواب دیجئے

سوالات

(۱) پنکھا جھلنے سے چہرے یا جسم پر سردی کیوں معلوم ہوتی ہے ؟
(۲) پکانے کے برتن باہر سے کالے کیوں ہونے چاہئیں ؟
(۳) تانبے کے برتن میں دہی کیوں نہیں رکھنا چاہیئے ؟

جوابات

(۱) پنکھا جھلنے سے چہرے یا جسم کی رطوبت بخارات میں بہت جلد تبدیل ہوجاتی ہے۔ بخارات کے لئے جو حرارت خرچ ہوتی ہے وہ چہرے یا جسم کی گرمی سے لی جاتی ہے۔ اور جتنی گرمی خرچ ہوتی ہے اتنی ہی سردی اس جگہ آجاتی ہے۔ لہٰذا سردی محسوس ہونے لگتی ہے۔

(۲) کالی چیزمیں حرارت جذب کرنے کی خاصیت بہت زیادہ ہوتی ہے ۔ اس لئے اگر پکانے کے برتن باہر کی جانب سے کالے کر دئے جائیں۔ تو اس سے کوئلہ یا لکڑی کم خرچ ہوتی ہے اور کم وقت میں آسانی سے کھانا پک جاتا ہے ۔

(۳) دہی کی کھٹائی تانبے پر عمل کرتی ہے جس سے ایک قسم کا نمک پیدا ہوتا ہے ۔ یہ نمک جسم میں پہونچ کر ایک زہریلا اثر کرتا ہے ۔ اس لئے دہی یا اسی قسم کی کھٹی چیز تانبے کے برتن میں کبھی نہ رکھنی چاہیئے ؛

ایچ - ای - ظفر (بمبئی)

اُستاد کا ادب

دنیا میں سب سے زیادہ احسان ہم پر ہمارے استاد کا ہوتا ہے۔ بچوں کی شکل ایک بے کار پتھر کی ہوتی ہے۔ اور جب تک پتھر کو موزوں مناسب طریقہ پر نہ تراشا جائے اُس وقت تک وہ استعمال یا زیبائش کے قابل نہیں بن سکتا۔ اسی طرح ایک بچّہ جب تک استاد سے علم و تربیت نہیں پاتا وہ عزت کے لائق نہیں ہو سکتا۔ لہذا استاد کا ہم پر بڑا احسان ہے کہ وہ ہم کو جاہل سے عالم اور تربیت یافتہ بنا دیتا ہے۔ اور علم کے اس ذخیرہ کو جسے اس نے برسوں کی محنت سے حاصل کیا ہے نہایت آسان طریقہ سے ہم کو عطا کرتا ہے اور ایک مہذب و شائستہ انسان بناتا ہے۔ ہم اس کا جتنا بھی ادب کریں کم ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ہم اس کا معاوضہ کسی طرح اور کسی چیز سے ادا نہیں کر سکتے پس ہمارا اولین فرض ہے کہ ہم حتی الامکان اپنے استاد کی جان و دل سے عزت کریں۔ اس موقع پر میں خلیفہ ہارون رشید کے زمانہ کا ایک واقعہ اپنی بناتی بہنوں کے لئے بیان کرتی ہوں:

خلیفہ ہارون رشید کے دو بیٹے تھے۔ جن میں سے ایک کا نام امین اور دوسرے کا مامون تھا۔ ہارون رشید نے اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک استاد مقرر کیا امین و مامون اس کی بہت عزت و تکریم کرتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ استاد دونوں کو پڑھانے کے بعد کسی ضرورت کے لئے اُٹھا تو دونوں بچے جوتیوں کی طرف دوڑے۔ امین چاہتا تھا کہ اس کی جوتی کو میں سیدھا کر کے رکھوں اور مامون چاہتا تھا کہ میں سیدھا کروں۔ اس پر دونوں میں بحث ہونے لگی۔ یہاں تک کہ جھگڑے کی نوبت آئی۔ آخر اُستاد نے یہ فیصلہ کیا کہ ایک جوتی امین سیدھی کرے

رکھے۔ دوسری جوتی مامون سیدھی کرے۔ اس حکم کو دونوں نے خوشی خوشی مان لیا ٭

جب یہ بات خلیفہ ہارون کو معلوم ہوئی تو وہ بہت خوش ہوا۔ اور دونوں بچوں کو پیار کیا اور اُن کی بہت تعریف کی۔ آخر میں چل کر یہی دونوں بچے مسلمانوں کے مشہور و معروف خلیفہ ہوئے ٭

ان کا نام آج تک مسلمان عزت سے لیتے ہیں ٭

چاند سلطانہ
(بشیر آباد)

ڈوب چلا وہ سُورج دیکھو!

ڈوب چلا وہ سُورج دیکھو ٭ آؤ ذرا وہ سُورج دیکھو
مغرب کا وہ سُورج دیکھو ٭ زرد ہوا وہ سورج دیکھو
ڈوب چلا وہ سُورج دیکھو!
شام کے دیکھو رنگیں جلوے ٭ حسنِ جہاں کے رنگ نرالے
لال شفق اور بادل کالے ٭ چم چم کرتے اُن کے کنارے
ڈوب چلا وہ سورج دیکھو!

اُڑتی ہوئی وہ چڑیا دیکھو ؛ ان کے دلوں کی خوشیاں دیکھو
دیکھو سندر پریاں دیکھو! ؛ دیکھو دیکھو! ہاں ہاں دیکھو!!
ڈوب چلا وہ سُورج دیکھو!

کام ہوئے ہیں ختم سبھی کے ؛ لیتے ہیں سب گھر کے رستے
بند ہوئے ہیں سارے مدرسے ؛ لڑکے اپنے گھر کو آئے
ڈوب چلا وہ سُورج دیکھو!

ٹھنڈی ہوا کا رُکنا دیکھو ؛ شاخوں کا وہ جُھکنا دیکھو
میرے دل کا دُکھنا دیکھو ؛ آگ سی اُس میں پھکنا دیکھو
ڈوب چلا وہ سُورج دیکھو!

غم سا چھایا سارے جہاں پر ؛ اوڑھی دن نے کالی چادر
پھر بھی ہے یہ جلوہ سُندر!! ؛ ہے یہ نرالا کیسا منظر!!
ڈوب چلا وہ سُورج دیکھو!

حامد رضوی۔ متعلم مسلم یونیورسٹی (علیگڈھ)

ادب اخلاق

سہیلی کے نام خط

از ہوشیارپور۔
۱۵ر نومبر ۱۹۴۰ء۔

پیاری کوشلیا! سلام

تمہارے ۸ر نومبر کے خط کا شکریہ، خوب! تم نے نصیحت کی بھی ایک ہی کہی، میں تمہیں کیا نصیحت کر سکتی ہوں؟ تم خود ایک سیانی لڑکی ہو، لیکن تمہارا اصرار ہے اس لئے کچھ لکھے دیتی ہوں۔ سب سے پہلے تم اپنی زبان پاک رکھو۔ ہماری زبان ہی سے ہمارے اچھے یا بُرے پن کا ثبوت ملتا ہے، ہمیں ہمیشہ اچھا بننے کی کوشش میں رہنا چاہیئے، اور اس کوشش میں ہم تب ہی پوری اتر سکتی ہیں، جب کہ ہماری زبان میں مٹھاس پیدا ہو جائے، کوئی بات منہ سے نکالنے سے پہلے یہ خیال کر لینا ضروری ہے، کہ ہماری اس بات سے کوئی دل تو نہ دُکھے گا، جب ہی تو داناؤں نے کہا ہے، پہلے بات کو تولو۔ پھر منہ سے بولو۔ زبان دنیا کی بہترین شے ہے، ساری نیکیوں کا منبع۔ تمام خوبیوں کی بنیاد، اور تمام اچھائیوں کی جڑ ہے۔ یہ وہ چیز ہے جس کی بدولت بگڑے کام سنورتے ہیں۔ یہ زبان ہی ہے، جس کی بدولت دلوں پر حکومتیں قائم ہوتی ہیں۔ نا اتفاقی کی جگہ اتفاق و یگانگت قایم ہوتی ہے، نفرت کی جگہ محبت لے لیتی ہے ——— کسان کھیت میں جیسا بیج بوتا ہے ویسی ہی فصل اُگتی ہے، اگر کوئی کسان بوئے جو اور امید رکھے گیہوں کی، تو اس سے بڑھ کر کون احمق ہوگا، مثل مشہور ہے کہ جیسا بوؤگے ویسا کاٹوگے۔ زبان وہ تھیلہ ہے جس میں بیج رکھے ہیں، بیج وہ الفاظ ہیں، جو ہماری زبان سے نکلتے ہیں اور دنیا والوں کے دل زمین ہیں، جن میں یہ بیج بوئے جاتے ہیں، ہم اپنی زبان کے تھیلے سے لوگوں کی دلوں کی زمین میں جس طرح کے بیج بکھیریں گے، اسی قسم کی فصل پیدا ہوگی۔ پس اگر تم

بنتی ہو کہ سے

جس جا پہ تیرا ذکر ہو۔ ہو ذکر خیر ہی ؂ اور نام تیرا لیں تو ادب سے لیا کریں

اپنی زبان کو پاک اور نرم رکھو۔ دیکھتی نہیں کوئل اور کوّے کو ؟ رنگ تو دونوں کا ایک جیسا کالا ہی ہے۔ لیکن جہاں کوئل کی میٹھی اور دل فریب کو۔کو.... کوکو دل کو موہ لیتی ہے، وہاں کوّے کی خشک کائیں کائیں نے بے چارے کو منحوس بنا رکھا ہے ؂

اگر تم نے اپنی زبان پر قابو پا لیا، تو تم میں قدرتی طور پر شرم وحیا ہو گی۔ شرم وحیا لڑکیوں کی شرافت، اور لیاقت کا ثبوت ہے، اسے ہاتھ سے نہ دینا چاہئے۔ شرمیلی لڑکیاں اپنے پراؤں کو بھاتی ہیں ؂

ایک اور نصیحت مجھے سلیقہ کے متعلق کرنی ہے، میں اس لڑکی کو کبھی سگھڑ اور عقل مند لڑکی نہیں کہہ سکتی، جو سلیقہ سے کوری ہو، سگھڑ لڑکی وہ ہو گی، جو آرام میں تکلیف کا خوف کھائے سکھ میں دکھ کو نہ بھولے، اس لئے تمہیں چاہیئے کہ امور خانہ داری کے علاوہ کوئی ایسا ہنر سیکھو جو تمہاری مصیبت میں کام آئے۔ اسکول سے پڑھ کر آؤ تو گھر کے کام کاج میں ماں کا ہاتھ بٹاؤ۔ اپنی چھوٹی بہن بھائیوں کی خبر گیری کرو۔ انھیں نہلاؤ دھلاؤ۔ ماما کے انتظار میں نہ رہو۔ اپنا کام کرنے میں ذرا ہرج نہیں، کام کرنے لگو تو خدا کا شکر بجا لاؤ کہ اس نے تمہیں خود اپنا کام کرنے کو دیا ہے۔ حالانکہ تمہارے بعض رشتہ دار بھائی بہن ایسے بھی ہیں جو دوسروں کا کام کر کے پیٹ پال رہے ہیں، جیسی مجلس ہو۔ ویسی ہو جاؤ۔ یہ نہیں کہ کسی کے ہاں افسوس کے لئے جاؤ، تو وہاں شادی کے قصے چھیڑ دو، اور اگر کسی کی خوشی میں شامل ہو تو اپنے مرحوم رشتہ داروں کو یاد کرنا شروع کر دو۔ ـــــ یہی اچھی عادتیں ہمارا زیور ہیں، پتہ نہیں کہ ہماری بہن سونے چاندی کے زیوروں کے پیچھے کیوں مر رہی ہیں۔ ہمارے حقیقی زیور ہماری تندرستی، ہماری نیک طبیعت، ہماری پاکیزگی اور ہماری تعلیم ہے۔ امید ہے کہ تم خیریت سے ہو گی ؂ تمہاری سہیلی۔ گرد یو کماری

ملک راج دُھر گا (ایڈیٹر رسالہ گہوارہ۔ لاہور)

صحت

نیند

صحت قائم رکھنے کے لئے ہمیں اپنے جسم اور دماغ کو آرام دینا چاہئے۔ جب ہم کام کرتے کرتے تھک جاتے ہیں تو آرام کرنا چاہتے ہیں اور سب سے زیادہ آرام نیند میں ملتا ہے۔ سونے کے بعد ہمارے جسم میں تازگی آجاتی ہے بہت سی باتوں کا آرام تو دنیا میں روپیہ سے ملتا ہے۔ لیکن خدا نے نیند ایک ایسی نعمت دی ہے کہ امیر اور غریب سب کو اس سے آرام ملتا ہے۔

سونا ایسی جگہ چاہئے جو صاف ہو اور جہاں تازی ہوا کی آمدورفت کافی ہو موم بتی۔ چراغ یا آگ کے جلانے سے ہوا خراب ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے بغیر ضرورت چراغ وغیرہ سونے کے کمرہ میں زیادہ دیر نہیں جلانا چاہئے۔ سونے کی جگہ کھانا پکانا۔ مویشی باندھنا تو بہت ہی نقصان پہنچاتا ہے۔ زیادہ یا کم سونا صحت کے لئے برا ہے۔ دو برس سے سات برس تک کے بچوں کو بارہ تیرہ گھنٹے۔ آٹھ برس سے بارہ برس تک کے لڑکوں اور لڑکیوں کو دس یا گیارہ گھنٹے۔ اور سولہ سال کے لڑکوں اور لڑکیوں کو نو گھنٹے سونا چاہئے۔ عام طور پر عورتوں کو آٹھ گھنٹے اور مردوں کو سات گھنٹے سونا چاہئے۔ بچوں اور بوڑھے آدمیوں کو آرام کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ دن میں زیادہ سونے سے رات کو نیند کم آتی ہے۔ نرم بستروں کی نسبت سخت بستروں پر سونا صحت کے لئے زیادہ اچھا ہے۔

زمین پر نہیں سونا چاہئے۔ کیونکہ زمین کی نمی یا خراب ہوا سے بہت سی بیماریوں (مثلاً بخار پیچش ٹھنڈ) کے ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اس کے علاوہ سانپ۔ بچھو کا بھی ڈر رہتا ہے۔ مچھروں کے کاٹنے سے بخار آجاتا ہے اور نیند بھی بعض دفعہ

(باقی مضمون صفحہ ۲۴ پر دیکھئے)

ضمیر

کسی شہر میں ایک لڑکا رہتا تھا۔ جو بہت ...یدہ اور چٹورہ تھا۔ جمیل کی ماں بہت فکرمند ...ا کرتی تھی کہ جمیل کو کس طرح اچھا لڑکا ...ائے۔

ایک دن شام کو جمیل کی ماں نے حلوا ...بنایا، کھانے کے کمرے میں ایک الماری ...ٹھنڈا ہونے کے لئے رکھ دیا اور تمام ...بچوں سے کہہ دیا۔ کہ حلوا کل صبح دیا جائے گا۔

رات کو سب سوگئے لیکن جمیل کو ...نیند کہاں؟ آدھی رات تک کروٹیں بدلتا ...۔ خیال ہی خیال میں حلوے کا مزا لیتا ...۔ آخر جب رہا نہ گیا تو دبے پاؤں اُٹھ کر ...ندھیرے میں کھانے کے کمرے میں پہونچ گیا ...ہاں چاند کی روشنی کھڑکی میں سے چھن چھن ...ر رہی تھی۔

جمیل ایک صندوق کھینچ کر بیٹھ گیا۔ جو ...یں کہیں پڑا تھا۔ حلوا اٹھا کر کھانے لگا۔ وہ ...ھانے میں اتنا مشغول تھا کہ اس نے دروازہ پر کسی کو کھڑے ہوئے نہ دیکھا۔ یہ ایک ننھا سا بوڑھا آدمی تھا۔ جو سفید کپڑے پہنے کھڑا ہوا جمیل کو دیکھ رہا تھا۔ یہاں تک کہ جمیل کھانے سے فارغ ہو کر آہستہ آہستہ گانے لگا۔

گاتے ہوئے اس کی نظر اچانک بوڑھے پر پڑی۔ حیرت اور ڈر سے اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ کیونکہ بوڑھا دروازے کے درمیان کھڑا تھا۔ ورنہ وہ کبھی کا بھاگ کر اپنے بستر پر پہونچ جاتا۔ لیکن اب وہ بیٹھ کر بوڑھے کو دیکھنے کے سوا کچھ نہ کر سکتا تھا۔

بوڑھے نے کہا۔ کیا تم وہی لڑکے ہو جو کبھی شرارت نہ کرتے تھے؟ شاید ماں نے کہا ہے کہ آدھی رات کو جا کر حلوہ کھاؤ۔

اگر جمیل خوف زدہ ہوتا تو ضرور اُس کا سر شرم سے جھک جاتا۔ لیکن وہ حیرت سے بوڑھے کو تکتا رہا۔

بوڑھے نے ایک سیاہ ٹوپی جمیل

کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ یہ پہن لو۔ جب تک تم یہ پہنے رہو گے کوئی تمہیں نہ دیکھ سکے گا۔ اور میرے ساتھ چلو۔ میں تمہیں نیک بچوں کو دکھاؤں گا۔

جمیل کو مجبوراً اس کا حکم ماننا پڑا۔ پھر بوڑھے نے کہا تم میرا نام نہیں جانتے۔ لیکن مجھے ضَن صاحب کہنا۔ میں تم کو وقت آنے پر ضَن کے معنے بتاؤں گا۔

اب ضَن صاحب کھڑکی سے کود کر باہر پہونچے جمیل کو بھی ویسا ہی کرنا پڑا۔ اب اس نے اپنے آپ کو ہوا میں اڑتے ہوئے پایا۔

یہ دونوں اڑتے ہوئے ایک شہر کی سڑک پر اترے۔ جہاں سڑک کے دونوں کناروں پر دکانیں سجی سجائی روشنی سے جگمگا رہی تھیں۔

وہاں سے پیدل چلتے ہوئے ایک حلوائی کی دوکان پر پہونچے۔ جہاں قسم قسم کے حلوے وغیرہ رکھے ہوئے تھے۔ وہاں ایک لڑکا جمیل کی عمر کا کھڑا ہوا حسرت سے ان چیزوں کو دیکھ رہا تھا۔ اتنے میں اندر سے ایک امیر عورت نے ایک بڑی روٹی لاکر ننھے لڑکے کو دی۔ لڑکے نے شکریہ ادا کرکے روٹی لی اور بھاگتا ہوا سیدھا اپنے ٹوٹے پھوٹے گھر پہونچا۔ ضَن صاحب اور جمیل بھی اس کے پیچھے پہونچ گئے۔

لڑکا دروازہ کھول کر اندر گیا۔ وہاں کونے میں بستر پر ایک ننھی بیمار بچی پڑی تھی۔ لڑکے کو دیکھ کر اس کی آنکھیں خوشی سے چمکنے لگیں۔ اس نے کہا "پیارے بھیا آصف تم آگئے میں تمہارا بہت انتظار کر رہی تھی۔"

آصف نے اپنی بہن کو وہ تمام روٹی دے دی۔ جب تک وہ کھاتی رہی آصف اس سے محبت بھری باتیں کرتا رہا۔ اور خود بھوکا رہا۔

ضَن صاحب گھر سے نکل کر آگے بڑھے اور جمیل سے کہنے لگے "تم اس لڑکے کو کیسا خیال کرتے ہو؟ یہ ندیدہ اور چٹورہ ہے۔ جیسا کہ دوسرے لڑکے ہوتے ہیں۔" مگر جمیل نے کوئی جواب نہ دیا۔ اب پھر وہ اڑنے لگے۔

شہر سے ذرا دور ایک ندی کے کنارے

پہونچے۔ جہاں چند لڑکے کھیل رہے تھے۔ ان میں ایک لڑکا غریب کا بھی تھا۔ جو اُن کے ساتھ مل کر کھیلنا چاہتا تھا۔ لیکن دوسرے لڑکے اس کا مذاق اُڑانے لگے۔ کسی نے اُس کی ٹوپی اُتار کر پھینک دی۔ کسی نے اس دھکیل دیا۔ اسی طرح یہ شریر لڑکے اپنے ساتھی کو ستاتے رہے۔ مگر اس اچھے لڑکے نے ان کی شرارتوں کی پروا نہ کرتے ہوئے ان کے ساتھ دوستی کرنی چاہی ؛

ایک شریر لڑکے نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ چلو ہم اس کے کوٹ کی گرد لکڑیوں سے جھاڑ دیں۔ اور دوڑ کر ندی کے کنارے پہونچا۔ تاکہ وہاں کی جھاڑیوں سے ایک کانٹے بھری ہوئی لکڑی توڑے۔ اچانک اس کا پیر پھسلا اور وہ دھڑام سے ندی کے بھرے سرد پانی میں جا گرا۔ سنبھلنے کی کوشش کی لیکن سنبھل نہ سکا۔ اس کے گرنے کی آواز سُن کر دوسرے لڑکے بھی دوڑ کر پہونچے۔ بجائے مدد کرنے کے وہ اس کے ہاتھ پیر مارنے اور مدد کے لئے چلانے کا تماشہ دیکھنے لگے ؛

ایکا ایکی کسی نے جلدی سے انھیں پرے ہٹا دیا۔ انھوں نے مڑ کر دیکھا۔ تو یہ وہی لڑکا تھا۔ جسے یہ سب ستا رہے تھے۔ وہ لڑکا آگے بڑھا اور سرد پانی میں کود پڑا ؛ پھر تیر کر اس کے پاس پہونچ گیا۔ اور اسے مدد دے کر کنارے پر سلامتی کے ساتھ پہونچ گیا اور سوائے سرد پانی میں بھیگ جانے کے انھیں کوئی تکلیف نہ ہوئی ؛

مَن صاحب نے کہا۔ وہ بہادر لڑکا ہے جس نے اپنا غصہ برداشت کیا۔ اسی لمحہ لڑکوں کی جماعت ان کے قریب سے گزری۔ انھوں نے بہادر لڑکے کو یہ کہتے سُنا "میرے دوستو۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔ یہ تو میرا فرض تھا"۔

مَن صاحب نے کہا۔ یہ لڑکا فرض شناس ہے۔

جمیل غصہ سے بے تاب ہو رہا تھا۔ کہ کسی طرح مَن صاحب کو خاموش کر دے۔ لیکن اس کی ہمت نہ پڑتی تھی ؛

اب یہ لوگ پھر اڑتے ہوئے

گھر واپس آ گئے۔

ضن صاحب نے کہا میں تمہیں گھر واپس لایا ہوں۔ اب میں تمہیں الوداع کہتا ہوں۔ مگر میں تمہیں تنہا نہیں چھوڑوں گا۔ جانے سے پہلے میں چاہتا ہوں تمہیں ضن کے معنے بتا دوں کیا تم بتا سکتے ہو؟

جمیل نے جھنجھلا کر کہا میں نہیں جانتا۔

بوڑھے نے کہا اتنے خراب لڑکے نہ بنو۔ تمہارا جیسا ایک لڑکا ہی بہت سے لوگوں کو بُرا بنانے کے لئے کافی ہے۔

سُنو میرا نام ضمیر ہے۔ میں ہر انسان کے اندر رہتا ہوں۔ اور بُرے بھلے کی باتیں سناتا رہتا ہوں۔ جو نیک ہوتے ہیں وہ کبھی میرے خلاف کام نہیں کرتے۔ مجھے اُمید ہے آئندہ تم چوری سے حلوا نہیں کھاؤ گے“۔

جمیلہ خاتون

نیند

صفحہ ۲۲ کا باقی

اچھی طرح نہیں آتی۔ اس لئے مسہری ضرور استعمال کرنی چاہیئے۔

کھانا کھانے کے فوراً ہی بعد سو جانا بُرا ہے۔ اس سے رات بھر بے چینی رہتی ہے۔ بڑے بڑے خواب دکھائی دیتے ہیں۔ اور نیند اچھی طرح نہیں آتی۔ اس لئے کھانا کھانے کے دو تین گھنٹے بعد سونا چاہیئے۔

صغرا بائی حسن علی (بمبئی)

چند ہندوستانی پیڑ

نیم:- اس کا درخت پندرہ فٹ سے انیس بیس فٹ تک کا ہوتا ہے۔ سال میں کچھ عرصہ کے لئے پتے جھڑ جاتے ہیں ورنہ ہمیشہ پتوں سے بھرا رہتا ہے۔ اس کا سایہ بہت گھنا ہوتا ہے۔ اس کے پھل کو نبولی کہتے ہیں۔ یہ کھرنی سے ذرا چھوٹی زرد رنگ کی اور اسی شکل کی ہوتی ہے۔ یہ بہت کڑوی ہوتی ہے مگر پکنے پر میٹھی ہو جاتی ہے۔ اس کے پھول بڑے کارآمد ہوتے ہیں۔ ان کے عرق سے دوا بنتی ہے۔ نیم کا صابن بھی بنتا ہے۔ اس کی پتیوں کو گرم پانی میں اُبال کر نہانے سے پھنسیاں اور گرمی دانے جاتے رہتے ہیں۔ اس کی نرم شاخوں سے مسواک کا کام لیا جاتا ہے۔ غرض یہ درخت کل کا کل مفید ہے ؂

برگد:- یہ درخت پندرہ سے بیس اکیس فٹ تک کا ہوتا ہے۔ یہ بہت بڑا ہوتا ہے بعض بعض برگد کے درخت تو پورے مکان کی برابر جگہ گھیر لیتے ہیں۔ اس کی عمر بہت ہوتی ہے سَو سَو دو دو سَو برس کے درخت تو عام طور پر ملتے ہیں ورنہ ہندوستان میں تو اکبر بادشاہ کے وقت کے درخت موجود ہیں۔ اس کی شاخوں میں سے شاخ ہی کی قسم کی ایک چیز نیچے کو لٹکتی ہے۔ اس میں پتے نہیں ہوتے۔ یہ برگد کی ڈاڑھی کہلاتی ہے اور یہ نیچے بڑھتی ہوئی زمین کے اندر چلی جاتی ہے وہاں جڑ پکڑ لیتی ہے اور مستقل درخت بن جاتی ہے۔ اسی طرح ہر برگد کے درخت کے کئی کئی تنے ہوتے ہیں اس کی یہی وجہ ہوتی ہے۔

اس کا سایہ بھی بہت گھنا ہوتا ہے اس لئے سڑک کے کنارے لگایا جاتا ہے ؛؛

خالد حسن قادری (آگرہ)

میرے چند شوق

مطالعہ:- مجھے مطالعہ سے اُنس ہے۔ میں زیادہ تر مذہبی اور تاریخی کتابوں کو پڑھتی ہوں۔ مطالعہ قدرت Natural Study سے بھی دلچسپی ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ دن رات پڑھوں اور اپنے مطالعہ کو وسیع کردوں۔ بنات اور عصمت شوق سے پڑھتی ہوں۔

مشغلے:- مجھے ٹکٹ اور سکے جمع کرنے اور فوٹوگرافی کا نہایت شوق ہے۔ میرے پاس کافی ٹکٹ اور سکے جمع ہیں۔ فوٹوگرافی کی اچھی اچھی کتابیں میرے پاس ہیں اور میں ان کی مدد سے اچھی طرح فوٹو اتار سکتی ہوں اور صاف چھاپ سکتی ہوں۔

دستکاری:- دستکاری بھی میں دلچسپی کے ساتھ کرتی ہوں۔ خاص کر نٹنگ اور کشیدہ کاری کا کام کرتی ہوں۔ تصویروں کے لئے لکڑی کا فریم بھی نہایت عمدہ بنا سکتی ہوں۔

کھانا پکانا:- میں کھانا بھی خوب پکا سکتی ہوں لیکن میں پکاتی کم ہوں۔

مختلف زبانیں سیکھنا:- مجھے مختلف زبانیں سیکھنے کا بھی بہت شوق ہے۔ لیکن مجھے ایسا موقع کم ملتا ہے۔ اس وقت میں صرف پانچ زبانیں بخوبی بول اور لکھ پڑھ سکتی ہوں۔ اُردو۔ فارسی۔ پشتو۔ پنجابی اور انگریزی۔

نوٹ:- اگر کسی بہن کے پاس ریاست کشمیر اور دکن کے ٹکٹ ہوں تو میں اُن کے ساتھ غیر ممالک کے ٹکٹوں سے تبادلہ کر سکتی ہوں۔ امید ہے کہ بناتی بہنیں توجہ فرمائیں گی۔

زری سرفراز۔ مردان صوبہ سرحد

بلّی

"بلّی" ہماری دیکھو ٭ ہے کیسی پیاری دیکھو
رکھا ہے نام منّو ٭ اے پیارے بھائی بہنو!
دلّی سے لائے ابّا ٭ ہے رنگ روپ پیارا
جی چاہتا ہے ہردم ٭ نزدیک ہی رکھیں ہم
جب بھوک ہے ستاتی ٭ "میاؤں" کی رٹ لگاتی
یہ ساتھ گھومتی ہے ٭ قدموں کو چومتی ہے
کرتی ہے "میاؤں میاؤں" ٭ قربان اس کے جاؤں
کھلوا کے دودھ روٹی ٭ اس کو کروں گی موٹی
آئی ہے جب سے "بلّی" ٭ "چوہوں" سے پائی چھٹّی
چوہوں کی ہے یہ دشمن ٭ کھاتی ہے دودھ مکھّن
جوہر ہماری بلّی
رہتی ہے صاف ستھری

حاجی جوہر چاندوڑی

چند مشہور باتیں

دنیا میں پرانے زمانہ کی بہت سی باتیں اور کہاوتیں ایسی مشہور ہیں جن کا تعلق دنیا کے کسی نہ کسی بڑے واقعہ یا مشہور آدمی سے تھا۔ اُن میں سے چند آج بناتی بہنوں کی دلچسپی کے لئے لکھتی ہوں۔

لحنِ داؤدی:۔ جب کسی کی آواز پڑھنے یا گانے میں بہت پُراثر اور عمدہ ہوتی ہے تو اسے "لحنِ داؤدی" کہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت داؤد جو خدا کے پیغمبر تھے اُن کی آواز اتنی پُراثر اور دلکش تھی کہ جب وہ خدا کی تعریف شروع کرتے تو اس آواز سے چرند پرند یہاں تک کہ بہتا ہوا پانی رُک جاتا۔ گویا آپ کی آواز سُن رہا ہے۔ اسی لئے دنیا میں یہ بات بطورِ مثل مشہور ہو گئی۔

من و سلویٰ:۔ جب کوئی آدمی بغیر محنت اور کوشش کے کوئی چیز حاصل کرنا چاہے تو کہتے ہیں "ہاں جناب کے لئے تو من و سلویٰ اترے گا"۔ بنی اسرائیل کے پیغمبر حضرت موسیٰ کی قوم کے لئے آسمان سے کھانا آتا تھا جس میں بٹیر کا گوشت اور ترنجبن کی روٹیاں ہوتی تھیں۔ اس قوم کو بغیر ہاتھ پیر ہلائے کھانا ملتا اور وہ لوگ مزے سے اڑاتے۔ بس اس وجہ سے یہ حکایت مشہور ہو گئی۔

مانی و بہزاد:۔ یہ دو ملک چین کے مصوّر تھے۔ ایک بار کسی کی شکل دیکھ کر بالکل ویسی ہی تصویر بنا دیتے۔ ملک چین کا مشہور تصویر گھر "نگار خانۂ چین" کے بانی یہی دونوں مصوّر تھے۔ اس لحاظ سے عمدہ مصوروں کو بہزاد یا مانی کہا جاتا ہے۔

خضرِ رہنما:۔ رہنما کے معنی ہیں رستہ بتانے والا۔ کہتے ہیں کہ پہلے زمانہ میں جب راستے خراب تھے اور چور ڈاکوؤں کا زیادہ خطرہ تھا تو ایک بزرگ سبز کپڑے پہنے عصا ہاتھ میں لئے اکثر جنگل میں مسافروں کی

رہنمائی کیا کرتے۔ ان کا نام حضرت خضر تھا۔ چنانچہ اب راستہ بتانے والے کو خضر کہتے ہیں۔

قارون کا خزانہ: قارون ایک بادشاہ تھا جس کو زمین کے چھپے ہوئے خزانوں کا راز معلوم ہو گیا تھا۔ اس کے خزانے کی کنجیاں سات اونٹوں پر لد کر جایا کرتی تھیں۔ کہتے ہیں کہ یہ بادشاہ زمین میں دھنس کر مرا۔ کیونکہ یہ اپنے آپ کو خدا کہتا تھا۔ اب ہر امیر آدمی کو بطور مبالغہ قارون اور اس کی دولت کو قارون کا خزانہ کہتے ہیں۔

شداد کی جنت: شداد ایک مشہور اور خدا کا منکر (انکار کرنے والا) بادشاہ تھا۔ اس نے خود کو خدا ظاہر کرتے ہوئے دو باغ بنائے ایک میں آگ رکھی یہ دوزخ تھی۔ دوسرے کو آراستہ کیا۔ گویا جنت بن گئی۔ لیکن وہ اپنی جنت میں داخل ہوتے ہی مر گیا۔ اور وہ جگہ ویران ہو گئی۔ اب ہر پر فضا اور آراستہ جگہ شداد کی جنت کہلاتی ہے۔

مقصودہ خاتون "ادیب فاضل"

غسل

صفحہ ۴۲ کا باقی

کیونکہ صابن میں سوڈے کا ملاؤ ہوتا ہے۔ سوڈا بالوں کو نقصان دیتا ہے۔ اس سے خشکی پیدا ہوتی ہے۔ سستے صابن جن میں چربی ہوتی ہے کبھی استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ بلکہ سر کو نمک ملائے ہوئے دہی یا میٹھا آملہ گری۔ یا ملتانی سے دھونا چاہیئے۔ ان چیزوں کے دھونے سے بال کالے اور ریشم کی مانند ملائم ہو جاتے ہیں۔ خوشبو کا تیل زیادہ استعمال نہیں کرنا چاہیئے اس سے بال سپید ہو جاتے ہیں۔ گھر میں بنا ہوا تیل بہت مفید ہوتا ہے۔ زیادہ تر ناریل کا تیل ڈالنا چاہیئے۔ سر کے درد میں دھنئے کا تیل بہت مفید ہے۔

رابعہ خاتون بصری (دہلی)

غسل

ہمارے جسم میں ہزاروں مسام (چھوٹے چھوٹے سوراخ) ہیں۔ ان کے ذریعے صاف ہوا اندر جاتی ہے۔ اور جسم کے اندر کی گندی ہوا باہر نکل آتی ہے۔ ان ہی مساموں کے ذریعے پسینہ بھی خارج ہوتا ہے۔ اس طرح ہمارے جسم کے گندے مادّے باہر نکل آتے ہیں۔ اگر ہم غسل نہ کریں اور اپنا جسم صاف نہ کریں تو جسم کے مسام غلاظت کے جم جانے سے بند ہو جائیں گے۔ اور ہمارے جسم کی گندگی باہر نہ نکل سکے گی اور نہ اچھی ہوا اندر جا سکے گی۔ خون خراب ہو جائے گا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ ہماری صحت اور تندرستی خراب ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ غسل کرنے سے یہ بھی بڑا فائدہ ہے کہ جسم کی حرارت قائم رہتی ہے۔ تندرستی رہتی ہے۔ خون خراب نہیں ہوتا۔ غسل کے ذریعے ہم اپنے جسم کو چاہے جتنی حرارت دے سکتے ہیں۔ اس سے خون میں گرمی بڑھ جاتی ہے اور خون تیزی سے دورہ کرنے لگتا ہے جس سے خون بالکل صاف ہو جاتا ہے اور جسم ہلکا معلوم ہونے لگتا ہے پھرتی آجاتی ہے۔ اس لئے ہمیں ہر روز غسل کرنا چاہئے۔ یہ نہیں کہ ذرا سا پانی جسم پر ڈالا اور فراغت ہو گئی۔ ایسے نہانے سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ تمام جسم کو خوب اچھی طرح صاف کرنا چاہئے۔ جو ہر روز غسل کرے گا وہ بیمار نہ ہوگا۔ تندرست آدمی کو ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا چاہئے۔ جو بیمار یا کمزور ہو اس کو چاہئے کہ ہلکے گرم پانی سے غسل کرے۔ بہت گرم پانی نہیں ہونا چاہئے۔ سر یا ماتھے پر گرم پانی ڈالنا نقصان دہ (نقصان دینے والا) ہے۔ غسل کرنے کے بعد تولئے سے جسم کو خوب اچھی طرح صاف کریں۔ جس طرح ہم کو جسم کی صفائی ضروری ہے۔ اسی طرح بالوں کی بھی صفائی بہت ضروری ہے۔ سر کو صابن سے نہیں دھونا چاہئے۔

(باقی صفحہ ۳۱۱ پر دیکھئے)

ولیم

ابھی ولیم صرف نو سال ہی کا تھا کہ اس کے باپ کا انتقال ہوگیا اور اس کی تربیت و تعلیم کی ذمہ دار تنہا اس کی ماں رہ گئی تھی۔ باپ کے بعد ولیم بہت کچھ آزاد و آوارہ ہو چکا تھا۔ اس کا اکثر وقت مدرسہ کے بدشوق کھلنڈرے لڑکوں میں گذرتا تھا۔ بُرے لڑکوں کی صحبت نے ولیم جیسے اچھے طالب علم کو ایک کمزور لڑکا بنا دیا۔ پہلے وہ کلاس میں اوّل رہتا تھا لیکن اب سب سے پیچھے وہ اسکول ٹیپ ٹاپ سے جاتا اور ہم جماعتوں سے گپ شپ کرتا۔ اسے بالکل خبر نہ ہوتی کہ استاد کیا بک رہا ہے۔ وہ کھیل کود میں حصّہ ضرور لیتا تھا۔ لیکن اس خیال سے نہیں کہ نام پیدا کرے بلکہ اس لئے کہ وقت بسر و تفریح میں کٹے۔ چنانچہ استاد اس سے ناراض اور ناخوش رہتے اور اس کے دوست اس کی گرتی ہوئی حالت دیکھ کر کڑھتے تھے۔

آخر کچھ سال بعد وہ جوان ہوگیا۔ لیکن اب بھی وہ لاپرواہی جیسے مرض میں گرفتار تھا۔ پڑھنے لکھنے سے اس کا دل اکتاتا اور وہ آزادی اور سیر کی لت میں گھر پر بہت کم آتا۔ لیکن بڑھیا ماں کو اس کی بُری عادتوں کی خبر نہ تھی۔ وہ سمجھتی کہ وہ خوب محنت کرتا ہے۔

ولیم بڑی مشکلوں سے میٹرک کے درجہ تک تو پہونچ گیا۔ مگر امتحان میں فیل ہوا۔ اس دہشت اثر خبر کے سنتے ہی ماں کا کلیجہ دہل گیا۔ اور رفتہ رفتہ اس پر ولیم کی کارگذاریاں اور تعلیمی لاپروائیاں روشن ہوگئیں۔ اس غفلت کے پردہ میں اسے جتنا اطمینان و بھروسہ تھا وہ حیرانی سے تبدیل ہوگیا۔ وہ ولیم پر ایسا شبہ کرنا گناہ سمجھتی تھی۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی۔ آہ اس کے دل میں کتنے ارمان اور کتنی خواہشات تھیں۔ وہ سمجھتی تھی کہ اس کا ہونہار لڑکا ایک روز بی۔ اے بلکہ ایم۔ اے پاس ہوگا۔ سرکاری ملازم ہوگا اور پھر وہ ایک اچھی سی دولہن اس کے

لئے بیاہ کر لائے گی۔

ان خیالات کے میٹھے میٹھے خواب دیکھ کر وہ بلغ باغ ہوتی۔ اسے اُمید قوی تھی کہ ولیم اپنے باپ دادا کا نام روشن کرے گا۔ وہ اسے بہت بڑا آدمی دیکھنا چاہتی تھی۔ لیکن افسوس اسے اس کا کیا علم تھا کہ اس کی غفلت اس کے بیٹے کو آوارہ کرے گی۔

وہ روتی اور پھر خیال کرتی کہ رونے سے بہتر ہے کہ اس کا کچھ علاج کیا جائے۔ روتے رہنے اور بیٹھے رہنے سے کچھ حاصل نہیں۔ ولیم کی ماں ایسی ماں تھی جس کو درحقیقت بیٹوں کی ضرورت ہو۔ اس نے تہیہ کر لیا کہ جب تک اپنے بیٹے کو راہ راست پر نہ لے آؤں گی چین سے نہ بیٹھوں گی۔

ایک روز رات گئے ولیم بہت غمگین گھر لوٹا تو ماں نے بیٹے سے کہا۔ بیٹا! تم جانتے ہو کہ تم اس باپ کی اولاد ہو جس نے علم و فن میں کمال حاصل کیا۔ ولیم! تم اس چراغ کی لو ہو۔ کیا یہ اچھا ہے کہ علم سے منہ موڑ کر سیدھی راہ چھوڑ کر تاریکی میں ٹھوکریں کھاتے پھرو؟ یاد رکھو اس غار سے نکلنا دوبھر ہو گا۔ پناہ مانگنا بے سود ہو گا۔ کوئی مددگار نہ ہو گا۔ پیارے بیٹے راہ راست اختیار کرو۔ اس غفلت شعاری کو ٹھکراؤ۔ اپنے خاندانی وقار کو برقرار رکھو۔

بتاؤ ولیم کیا تم مجھ سے عہد کرتے ہو کہ میری اس نصیحت پر عمل پیرا رہوگے۔ بتاؤ کیا تم اپنی بُری عادتیں چھوڑ کر نیک بننے کی کوشش کروگے۔ بولو کیا تم اس ضعیف اور بے سہارا ماں کی ایک خواہش بھی پوری نہیں کر سکتے جس نے تمہارے لئے اپنی جان تک قربان کرنے سے دریغ نہ کیا۔ کہو ولیم تم کیا کہتے ہو؟"

ولیم کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو نکلنے لگے۔ وہ ماں کے قدموں پر گر پڑا۔ اور وعدہ کیا کہ وہ ہر حالت میں اپنی پیاری ماں کی نصیحت پر عمل پیرا رہے گا۔

آج سے ولیم کی نئی زندگی شروع ہوئی اب وہ امتحان میں اوّل آتا۔ چار سال بعد ولیم نے بی اے کر لیا اور کچھ دن بعد کسی جگہ کا افسر بنا دیا گیا اور اس کی ماں نے اپنی کوششوں کو کامیاب دیکھ لیا۔

سید احمد حسین سارنگ (حیدرآباد)

عقل کا امتحان

۱) بتاؤ، وہ کیا چیز ہے جو ہر جگہ موجود ہے لیکن دکھائی نہیں دیتی ؟
۲) بتاؤ وہ کیا چیز ہے جو کہ آسمان پر اڑتی ہے لیکن اس کے پر نہیں ؟
۳) بتاؤ وہ کونسی شے ہے جو کہ دراصل ہے تمہاری لیکن تمہاری نسبت اسے دوسرے لوگ زیادہ استعمال کرتے ہیں ؟
۴) بتاؤ وہ کونسی چیز ہے جس کی ٹانگیں تو ہیں لیکن وہ چل پھر نہیں سکتی !
۵) بتاؤ وہ کونسی چیز ہے جس کی ٹانگیں تو نہیں لیکن وہ چلتی ہے !
۶) بتاؤ اس چیز کا کیا نام ہے کہ اگر ہم اس کا نام لیتے ہیں تو وہ ٹوٹ جاتی ہے ؟
۷) بتاؤ وہ کیا ہے۔ جو ہر جاندار کو کھا جاتی ہے ؟

جوابات :- (۱) ہوا (۲) بادل۔ (۳) تمہارا نام (۴) کرسیاں میز وغیرہ (۵) ندی (۶) خاموشی (۷) موت ؟

چاند شرما (لدھیانہ)

پھلوں کے نام نکالئے :-

(۱) یہ آپ کے لال رومال میں کیا بندھا ہے۔
(۲) کاہل رشیدہ نے اپنا اسکول کا کام رو دھو کر پورا کیا۔
(۳) میرے بھائی کا مکان ناسک کے ضلع میں ہے۔
(۴) وہ سامنے پیڑ پر ایک ابابیل بیٹھی ہے۔
(۵) بچوں کا باغ میں جانا روزانہ ہی ضروری ہے۔

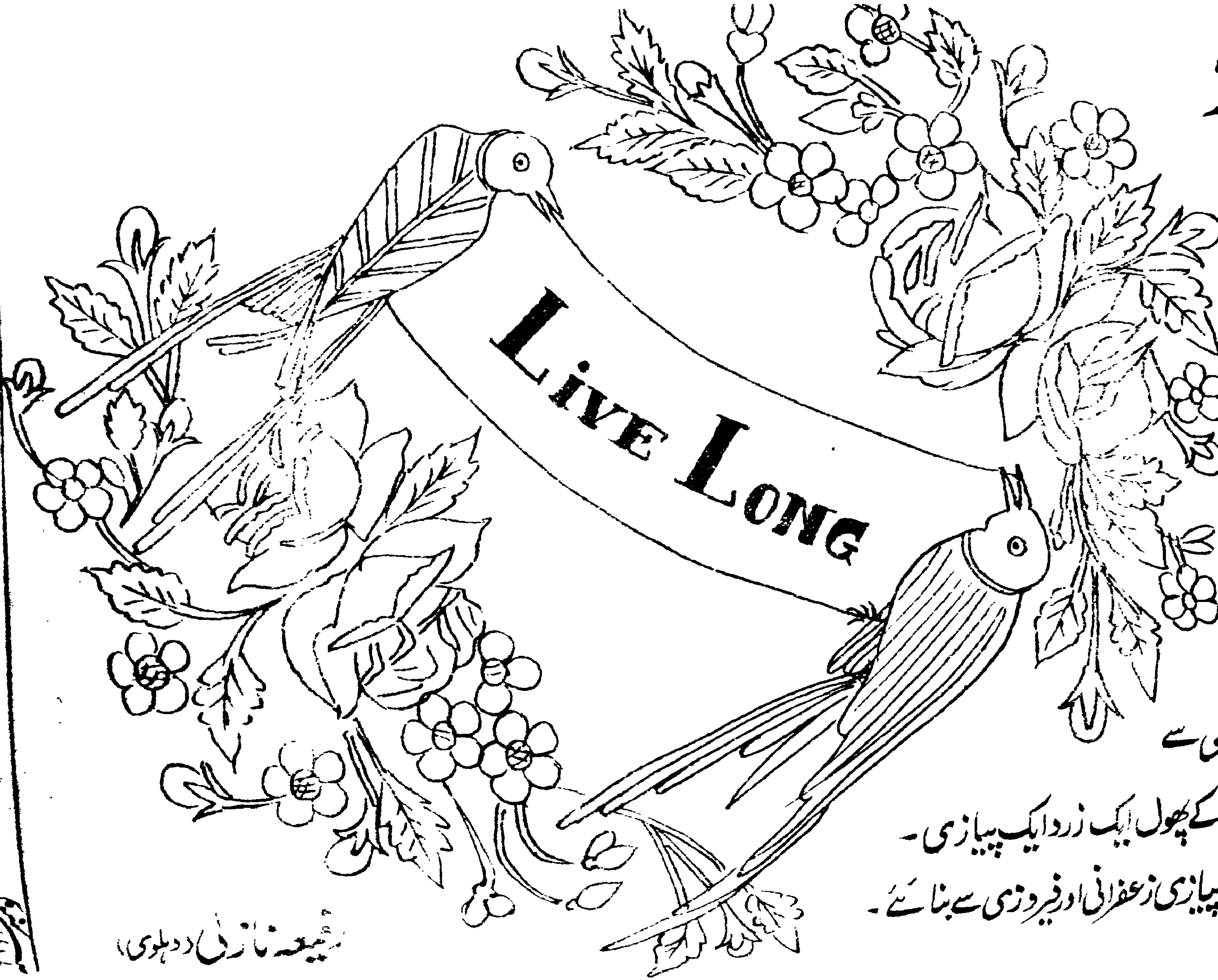
ترکاریوں کے نام نکالئے :-

(۶) آلو کی ترکاری بہت مزے دار ہوتی ہے
(۷) کونین کھالو۔ ملیریا جاتا رہے گا۔
(۸) آم ولی کی دوکان پر بہت اچھے ملتے ہیں۔

جوابات (۱) کیلا (۲) امرود (۳) انناس (۴) لیچی (۵) لوکی (۶) آلو (۷) مولی۔

عطینہ الکبریٰ (جودھپور)

حسین مرکز

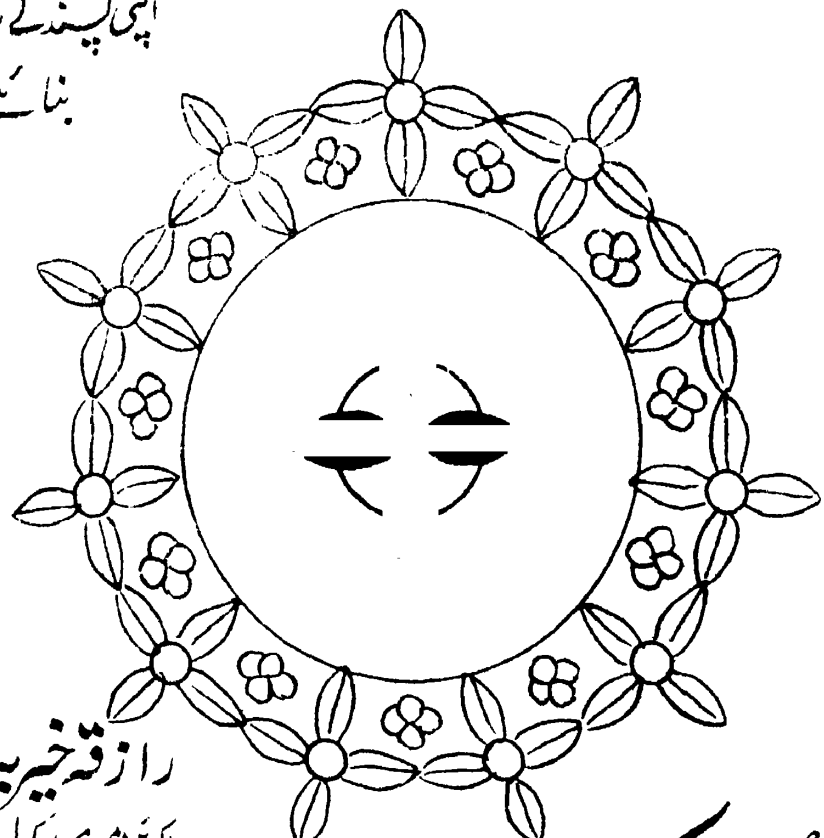


اس کے پھول قدرتی رنگ سے کاڑھیں۔ چڑیاں زرد اور کالی شیڈ دار لچھی سے بنائیں اوپر کی چڑیا کے پیٹ کو سرخ بنائیں۔ live long گہرے نیلے سے اور ڈوری سرخ سے بنائیں۔ ڈی ایم سی کی لچھی سے کاڑھیں۔ پتے سبز۔ گلاب کے پھول ایک زرد ایک پیازی۔ اور چھوٹے پھول نیلے کاسنی پیازی زعفرانی اور فیروزی سے بنائیے۔

نعیمہ نازلی (دہلوی)

خوان پوش

اپنی پسند کے رنگوں سے بنائیے۔



رازقہ خیریہ
(کوئن میری سکول دہلی)

مخملی پھولوں کی بیل :- اس بیل کو قمیص کے دامن پر بنائیں۔ ریشمی ڈی ایم۔ سی سے لہر بنائیے۔ اس کے بیچ میں سنہری ستارے ٹانکیے۔ نیچے سفید ستارے لگائیے۔

مس تبشرہ خاتون

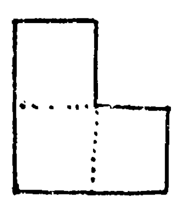


حسابی کھیل

(۱) ایک شخص ایک روپیہ روز کی اجرت پر ایک نوکر رکھتا ہے مگر بجائے ایک روپیہ روزانہ دینے یا اکتیس ۳۱ روپیہ (کیونکہ مہینہ ۳۱ دن کا ہے) مہینہ کے ختم پر دینے کے وہ مہینے کے ختم پر اپنے ملازم کو پانچ انگوٹھیاں دے کر ادا کر دیتا ہے بتاؤ ہر ایک انگوٹھی کتنی قیمتی ہے۔

جواب:- پہلی دوسری تیسری چوتھی اور پانچویں انگوٹھی کی بالترتیب قیمت ایک۔ دو۔ چار۔ آٹھ اور سولہ ۱۶ روپیہ ہوگی۔

(۲) اس شکل کو جو ایک چوکور شکل میں سے آدھی لمبائی کا ایک چوکور کونہ



نکالنے سے بنتی ہے چار ایسے برابر حصوں میں تقسیم کرو کہ اگر چاروں حصہ ایک پر ایک رکھے جائیں تو ایک دوسرے پر بالکل فٹ ہوں (بچیاں اگر تینوں چوکور حصوں کو چار خانوں میں تقسیم کرکے پنسل وغیرہ سے نشان کرلیں تو صحیح شکل جلد ذہن نشین ہو جائے گی۔

ذرا ہنسئے

اماں:- سلیمہ بیٹی کیا لکھ رہی ہو؟

سلیمہ:- اماں جان میں اپنی سہیلی کو خط لکھ رہی ہوں۔

اماں:- لیکن تمہیں لکھنا بھی آتا ہے؟

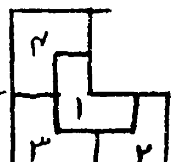
سلیمہ:- تو اماں جان میری سہیلی کو پڑھنا کب آتا ہے۔

ماں:- (گاڑی میں اپنی لڑکی سے) شور مت کرو۔ ورنہ پٹ جاؤ گی۔

لڑکی:- آپ ماریں تو سہی میں بھی اگلے سٹیشن پر گارڈ سے کہہ دوں گی میری عمر ۱۲ سال سے زیادہ ہے اور آپ نے ٹکٹ آدھا خریدا ہے۔

چرن سنگھ نرمان بی اے (سرگودھا)

جواب



یعنی چار بالکل برابر حصے اسی شکل کے ہوں گے جو تقسیم کرنے کے لئے دی گئی ہے۔

زیب النساء خاتون

ہنڈکلیا

آلو کی پھلکیاں:- میدہ آدھ پاؤ۔ آلو آدھ پاؤ۔ گھی آدھ پاؤ۔ نمک مرچ سرخ وسیاہ زیرہ سفید حسب ذائقہ وضرورت۔

ترکیب:- آلو کو اُبال کر چھیل ڈالئے اور اتنا مسلئے کہ میدہ کے مانند ہو جائیں۔ اس کے بعد سب مصالحہ پیس کر اور زیرہ ہتھیلی پر مل کر ملا دیجئے ساتھ ہی میدہ بھی ملا کر گوندھنا شروع کیجئے اور آہستہ آہستہ پتلا کر لیجئے اتنا کہ پھلکیاں تلی جا سکیں (جتنا زیادہ پھینٹیں گی اتنی ہی زیادہ پھلکیاں نرم اور لذیذ ہوں گی) اس کے بعد گھی میں تل لیجئے۔

میٹھی پھلکیاں:- بیسن چنے کا پاؤ بھر۔ گھی آدھ پاؤ۔ شکر آدھ سیر پیاز ایک چھٹانک۔ لونگ۔ سیاہ مرچ۔ پودینہ ایک ایک ماشہ خمیر نصف تولہ۔ کیوڑہ دو ماشہ۔ زعفران ایک ماشہ۔ نمک تین ماشہ۔

ترکیب:- پہلے شکر کا گاڑھا قوام تیار کر لیں اور اس میں زعفران اور کیوڑہ حل کر کے رکھ دیں۔ اس کے بعد بیسن میں سب مصالحہ پیس کر اور پودینہ کتر کر ملالیں اور خمیر اور ایک تولہ گھی ملا کر خوب پھینٹیں اس کے بعد پھلکیاں تل تل کر گرم گرم قوام ڈالتی جائیں۔

چٹنی شاہجہانی:- ہری مرچ نصف تولہ ادرک چھ ماشہ۔ پیاز ایک تولہ۔ پودینہ تازہ ایک تولہ۔ عرق لیموں تازہ دو تولہ۔

ترکیب:- مرچ۔ پیاز۔ ادرک اور پودینہ کو نہایت باریک کتر کر لیموں کے عرق میں ملالیں اور حسب ذائقہ نمک ملا کر آدھ گھنٹہ تک رکھ کر کام میں لائیں۔

عطیۃ الکبریٰ (جودھپور)

آپ جب کبھی ہمیں خط لکھیں تو خریداری نمبر ضرور لکھئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔　منیجر

سہیلی بوجھ پہیلی

نیبو گرے پچاس۔

جو دیکھیں وہ اٹھائیں نہیں	۔	اٹھائیں اور لوگ
جو اٹھائیں وہ کھائیں نہیں	۔	کھائیں اور لوگ
جو کھائیں وہ پٹیں نہیں	۔	پٹیں اور لوگ
جو پٹیں وہ روئیں نہیں	۔	روئیں اور لوگ
جو روئیں وہ بھاگیں نہیں	۔	بھاگیں اور لوگ

جواب:۔ آنکھیں۔ ہاتھ۔ منہ۔ سر یا پیٹ (جو بنا فساد تھیں انھیں رونا بھی پڑا یعنی) آنکھیں ٹانگیں

اسماء شمیم (ٹونک)

آپ کا خریداری نمبر

جن بہنوں اور بھائیوں کے خریداری نمبر نیچے لکھے ہوئے ہیں نومبر کے پرچہ کے ساتھ ان کا سالانہ چندہ ختم ہوتا ہے۔ مہربانی فرما کر اگلے سال کا چندہ صرف ڈیڑھ روپیہ بذریعہ منی آرڈر خریداری نمبر لکھ کر روانہ فرمایئے اور رسالہ جاری رکھنا منظور نہ ہو تو ۵ر دسمبر تک انکاری اطلاع دیدیجئے۔ اگر منی آرڈر یا انکاری اطلاع نہ آئی تو اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ وی پی کا انتظار کر رہی ہیں چنانچہ دسمبر کا پرچہ وی پی حاضر ہوگا۔ ہمیں امید ہے کہ آپ اسے ضرور وصول کر لیں گی۔ ۷-۲۱-۲۲-۳۲-۴۶-۵۱-۵۲-۱۱۵-۱۳۸-۱۳۹-۴۰۰-۴۰۲-۴۰۴-۴۰۶-۵۰۱-۵۰۴-۵۰۸

۷۱۸-۷۳۶-۷۷۵-۱۱۹-۱۱۳۸-۱۱۵۰-۱۱۵۶-۱۱۷۰-۱۱۷۶-۱۶۷۲-۱۶۷۳-۱۹۹۴-۱۹۴۹-۲۰۳۱-۲۰۴۴-۲۰۵۱

۲۰۵۶-۲۰۷۱-۲۰۷۹-۲۱۸۰-۲۱۰۸-۲۵۱۸-۲۶۰۶-۲۶۲۲-۲۶۲۶-۲۶۴۹-۲۶۶۳-۲۶۶۶-۲۶۷۲-۲۶۸۵-۲۶۸۹

۲۶۹۰-۲۶۹۴-۲۷۰۲-۲۸۱۶-۲۸۱۷-۲۸۴۷-۲۸۷۵-۲۹۶۵-۲۹۹۲-۳۰۱۴-۳۲۵-۳۵۲-۳۰۶۹-۳۰۷۱-۳۰۷۴-۳۰۷۶

۳۰۷۹-۳۱۸۰-۳۰۸۲-۳۰۸۳-۳۰۸۴-۳۰۹۱-۳۰۹۲-۴۰۰۲-۴۰۰۸-۴۰۰۹-۴۰۱۴-۴۰۱۷-۴۰۱۸-۴۰۱۹-۴۰۲۰-۴۰۲۵

۴۰۳۴-۴۰۳۵-۳۱۰۵-۳۲۷۱-۳۳۱۹-۳۴۲۵-۳۴۳۳-۳۴۳۸-

مینجر

...ورتی جوانی اور تندرستی کی خواہش ہو تو

...قسم کے پوڈر منجن بسترمہ کریم سنون تیل صابن غازہ وغیرہ
...دن کشتے - عرق - اور یورپ کی اشتہاری دواؤں پر ہزاروں روپے
...ے ور ڈاکٹروں اور حکیموں کی طرف رجوع کرنے سے پہلے کتاب

سنگھار خانہ

...یے جس میں تندرستی ہر انعمت سے مالامال ہونے اور جسم کے ہر حصہ کو ...انے اور جوانی قائم رکھنے کے متعلق بے انتہا قیمتی اور مفید مضامین اور ...ج ہیں مثلاً خوبصورتی بڑھانے کے راز - رنگ نکھارنے والی غذائیں اور ...یے خوبصورتی بڑھانے کے طریقے کہیں جانے سے پہلے سنگھار موسم گرما میں ...حفاظت - تھکے ہوئے چہرے پر حسن کی چمک - یورپ میں حسن بڑھانے کے طریقے ...پر کس رنگ کا لباس زیب دیتا ہے سانولے رنگ کی خوشنمائی گورا رنگ ...و قائم رہ سکتا ہے ادھیڑ عمر میں خوبصورتی سنگھار کی تکمیل غسل کے طریقے ...ی عمر کا بناؤ - پر تکلف غسل خوش پوشاکی - بالوں کے سنگھار کے

متعلق مضامین اور نسخوں کے عنوانات

...ی حفاظت	بال دھونا	بالوں کی کنگھی	بالوں کی خرابیاں
...ھانے کا تیل	بالوں کی صفائی فنا تم	بالوں کی مالش	بالوں کی نگہداشت
...کا سنگھار	سرخ اور سنبل	بال بنانا	بالوں کی خوشنمائی

...ح ناک - کان - دانت آنکھ - رخسار - ٹھوڑی - کلائی - کمر ہاتھ ...یاؤں غرض ہر حصہ جسم کو خوشنما بنانے کی صحیح ترکیبیں اور کارآمد نسخے ہیں ...ار خانہ میں عمر کو ٹھیک اور سارے جسم کے موٹاپے کے دور کرنے اور بدن میں چستی اور پھرتی پیدا ہونے کی ہدایتیں اور زنانہ ورزش ...ما کے متعلق تصاویر بھی ہیں قیمت دو روپیہ مجلد عہ

کپتان ڈاکٹر نصیر الدین احمد صاحب میڈیکل افسر کی بہترین کتاب

زچّہ خانہ

ہندوستان میں ہر سال لاکھوں عورتوں کی جانیں زچگی کے سلسلہ میں ضائع ہو رہی ہیں نہ ہر جگہ ایسا معقول انتظام ہے کہ اس ... نہ اٹھا سکیں نہ ہندوستانی زبانوں میں کوئی ایسی کتاب شائع ہوئی جو انھیں پورا پورا فائدہ پہنچا سکے - کپتان صاحب موصوف کی طبی ہدایتوں سے ہندوستان میں ہزاروں عورتوں نے زچگی کے زمانہ سے پہلے اور بعد میں فائدہ اٹھایا ہے - کپتان صاحب مشکل سے مشکل پیچیدہ اور خشک سے خشک عنوانوں پر اس قدر عام فہم اور دلآویز پیرایہ میں اظہار خیالات فرماتے ہیں کہ معمولی قابلیت کی خواتین بھی ان سے پوری طرح فائدہ اٹھاتی ہیں - کپتان صاحب نے یہ کتاب نہایت دردمندی اور دلسوزی کے ساتھ تحریر فرمائی ہیں جن میں حاملہ اور زچہ کے متعلق کوئی بات چھوڑی نہیں گئی - پھر جو مشورے دیئے ہیں وہ سب عام ہندوستانی معاشرت کو ملحوظ رکھ کر جن سے ہندوستان کی عورتیں بیحد فائدہ اٹھا رہی ہیں -

حاملہ و زچّہ

دونوں حصوں میں ۲۶ فوٹو بلاک کی تصاویر ہیں جو صرف کیپٹر کے بعد خاص طور پر اس کتاب کیلئے لی گئی ہیں اور ۷۰ شکلیں بہت صاف اور واضح ہیں دونوں حصوں کی قیمت ساڑھے تین روپیہ علاوہ محصول ہے ہندوستان کی کسی زبان اس موضوع پر اتنی محنت اور قابلیت سے لکھی ہوئی اتنی مفید اور کارآمد اس قدر جامع اور مفصل و مکمل کتاب ہندوستانی عورتوں کے لئے آج تک شائع نہیں ہوئی - ہر گھر میں اس کتاب کی موجودگی ضروریات میں سے ہے جس نے منگائی بیحد پسند کی - قیمت دونوں حصے ۳ روپے ۸ آنے

...نعت و حرفت

خواتین ہند کو بڑے سے بڑے اور چھوٹے سے پیمانہ پر تجارت کرنے اور روزمرہ کی ضروریات سے ہر اد ایک معقول رقم پیدا کر لینے کے لئے مشورے کئی سال کی محنت کے بعد محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مولوی عبدالرحیم ...جیف کیمسٹ نے ایک ایک چیز کا تجربہ کرکے یہ ضخیم کتاب تیار فرمادی ہے جس میں ایک ایک چیز کی کئی قسم کے تیار کرنے کے نہایت صحیح اور آزمودہ نسخے نہایت احتیاط ...ج کئے گئے ہیں صابن سازی - لکڑی کے سامان رنگ و روغن دانتوں کے لئے منجن - کریم اور چہرے کے پاؤڈر دلپسند غازہ حسن - پامیڈ تیل اور روغن خضاب مختلف اشیاء ...ے کے مصالحے سمینٹ وغیرہ - بوٹ شوز کریم اور پالش شہد سازی - سریش - لاکھ کی تجارت ربڑ اور مکھن کی تجارت - اچار مربے - چٹنیاں وغیرہ خوشبودار تمباکو خوردنی تیزاب ...ت اسنس نیل اور کتھہ - چاک اور بتیاں کافور اور ارنڈی کا تیل نشاستہ - آئس کریم - شیشے بنانا وغیرہ وغیرہ ۲۴ باب ہیں اور ہر باب میں ایک ایک چیز ...ف قسم کے آٹھ آٹھ دس دس بلکہ پندرہ پندرہ نسخے اور آزمودہ بازاری کتابوں کی طرح کوئی نسخہ نہ سنا سنایا درج ہے نہ محض اندازہ سے لکھا گیا ہے ...باب سے ترجمہ کیا گیا ہے بلکہ تجربہ کیا ہوا ہے ہندوستان کی کسی زبان میں اس موضوع پر اس قدر صحیح اور مستند اور اتنی مفید اور کارآمد کتاب آج تک نہیں چھپی صنعت و حرفت نادار اور کم استطاعت عورتوں کی مالی پریشانیاں ختم کریگی اور وہ گھر بیٹھے عزت و خودداری کے ساتھ زر کثیر کما سکیں گی خوشحال بیبیاں ...ب صنعت و حرفت کی موجودگی میں ہر ماہ ایک رقم جمع کر سکیں گی - قیمت دو روپیہ ۸ مجلد سوا دو روپے ۸

منیجر عصمت بک ڈپو دہلی

سہیلی بوجھ پہیلی

نیبو گرے پچاس۔

جو دیکھیں وہ اٹھائیں نہیں۔ اٹھائیں اور لوگ

جو اٹھائیں وہ کھائیں نہیں۔ کھائیں اور لوگ

جو کھائیں وہ پٹیں نہیں۔ پٹیں اور لوگ

جو پٹیں وہ روئیں نہیں۔ روئیں اور لوگ

جو روئیں وہ بھاگیں نہیں۔ بھاگیں اور لوگ

جواب:۔ آنکھیں۔ ہاتھ۔ منہ۔ سر یا پیٹ (جو بنا فساد تھیں انھیں رونا بھی پڑا یعنی) آنکھیں۔ ٹانگیں۔

اسماء شمیم (ٹونک)

آپ کا خریداری نمبر

جن بہنوں اور بھائیوں کے خریداری نمبر نیچے لکھے ہوئے ہیں نومبر کے پرچہ کے ساتھ ان کا سالانہ چندہ ختم ہوتا ہے۔ مہربانی فرما کر اگلے سال کا چندہ صرف ڈیڑھ روپیہ بذریعہ منی آرڈر خریداری نمبر لکھ کر روانہ فرمایئے اور رسالہ جاری رکھنا منظور نہ ہو تو ۵ دسمبر تک انکاری اطلاع دیدیجئے۔ اگر منی آرڈر یا انکاری اطلاع نہ آئی تو اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ وی پی کا انتظار کر رہی ہیں چنانچہ دسمبر کا پرچہ وی پی حاضر ہوگا۔ ہمیں امید ہے کہ آپ اسے ضرور وصول کرلیں گی۔ ۷ - ۲۱ - ۲۲ - ۳۲ - ۳۳ - ۴۶ - ۵۱ - ۵۲ - ۱۱۵ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۴۰۰ - ۴۰۲ - ۴۰۴ - ۴۰۶ - ۵۰۱ - ۵۰۴ - ۵۰۸
۷۱۸ - ۷۳۶ - ۷۷۵ - ۱۱۹ - ۱۱۳۸ - ۱۱۵۰ - ۱۱۵۶ - ۱۱۷۰ - ۱۱۷۶ - ۱۶۷۲ - ۱۶۷۳ - ۱۶۹۴ - ۱۹۴۹ - ۲۰۳۱ - ۲۰۴۴ - ۲۰۵۱
۲۰۵۶ - ۲۰۶۱ - ۲۰۶۹ - ۲۰۸۰ - ۲۱۰۸ - ۲۵۱۸ - ۲۶۰۶ - ۲۶۲۲ - ۲۶۲۷ - ۲۶۴۹ - ۲۶۶۳ - ۲۶۶۶ - ۲۶۷۲ - ۲۶۸۵ - ۲۶۸۹
۲۶۹۰ - ۲۶۹۴ - ۲۷۰۲ - ۲۸۱۶ - ۲۸۱۷ - ۲۸۴۷ - ۲۸۷۵ - ۲۹۶۵ - ۲۹۹۲ - ۳۰۱۴ - ۳۳۵ - ۳۵۲ - ۳۰۶۹ - ۳۰۷۱ - ۳۰۷۴ - ۳۰۷۶ -
۳۰۷۹ - ۳۰۸۰ - ۳۰۸۲ - ۳۰۸۳ - ۳۰۸۴ - ۳۰۹۱ - ۳۰۹۲ - ۴۰۰۲ - ۴۰۰۸ - ۴۰۰۹ - ۴۰۱۴ - ۴۰۱۷ - ۴۰۱۸ - ۴۰۱۹ - ۴۰۲۰ - ۴۰۲۵
۴۰۳۴ - ۴۰۳۵ - ۳۱۰۵ - ۳۲۷۱ - ۳۳۱۹ - ۳۴۲۵ - ۲۴۳۳ - ۳۴۳۸ -

منیجر

دلچسپ اور مفید زنانہ کتابیں

تاریخی لطیفے

دنیا کے نامور مصنفوں شاعروں بادشاہوں شہزادیوں وغیرہ کے لطیفے جو بذلہ سنجی اور حاضر جوابی کے بہترین نمونے کی تہذیب اور متانت سے باہر نہیں۔ ان کے مطالعہ سے دل بہلے گا۔ ہنسی آئیگی اور معلومات میں اضافہ ہوگا کوئی لطیفہ فرضی یا من گھڑت نہیں۔ تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔
قیمت آٹھ آنہ ۸؍

ہنسی کی باتیں

عامیانہ اور بازاری لطیفے نہیں جو پھکڑ پن سے بھرے ہوتے ہیں۔ یہ کتاب ہندوستان کے معزز گھرانوں کی محترم خواتین کے نئے نئے طبع زاد مہذب لطیفے ہیں جنہیں پڑھکر سنجیدہ انسان بھی مسکرائے بغیر نہ رہ سکے۔ لطف یہ ہے کوئی فقرہ تہذیب سے گرا ہوا کوئی لطیفہ نہیں عورتوں مردوں بڑوں اور بچوں سب کو پسند ہے۔ قیمت ۸؍

پھول پھلواری

پھولوں کی کاشت کیاری اور ان کی نگہداشت اور انگریزی ہندوستانی موسم اور قسم کے پھولوں سے متعلق [illegible] اور کارآمد معلومات۔ عورتوں کے لئے [illegible] قدرتحفہ قیمت آٹھ آنے ۸؍

عقل کی باتیں

بڑے بڑے فقیروں بادشاہوں مصنفوں شاعروں ادیبوں اور فلاسفروں کے وہ ۔۔۔ اقوال جو برسوں کے تجربوں پر مبنی ہیں جن میں ہنسی خوشی، کامیابی سے زندگی گذارنے کا راز ہے جن میں حیات انسانی کی پیچیدہ سے پیچیدہ گتھیاں سلجھانے کا حل ہے جو دل بہلانے غم غلط کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ ان بیش بہا [illegible] کو سوچنے اور ان پر غور کرنے سے عقل بڑھتی ہے۔ اور انسان زندگی میں انقلاب پیدا کرسکتا ہے۔ بہت محنت سے تیار کی گئی ہے قیمت آٹھ آنے ۸؍

تندرستی ہزار نعمت

عصمت کی پایہ ناز مضمون نگار محترمہ بیگم صاحبہ [illegible] کے نہایت [illegible] مضامین جن میں صحت قائم رکھنے کے چند اصول [illegible] فرمائے ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ اپنی سیاحت امریکہ اور یورپ کے تجربات بھی تحریر فرمائے ہیں۔ آنکھیں، آنکھوں کا تعلق [illegible] دانت پالش کرنے پینے کا پانی نیند کتاب کے اہم عنوانات ہیں قیمت [illegible]

خواتین اندلس

اندلس یعنی اسپین میں مسلمانوں نے آٹھ سو سال تک جس شان سے حکومت کی ہے تاریخ کے صفحات میں ہمیشہ اسکو دوہرائی رہے گی مسلمانوں کے زمانہ میں سرزمین اندلس نے ایسی ایسی باکمال خواتین پیدا کی تھیں جنہوں نے علوم و فنون کے دریا بہا دیے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ اس زمانہ میں طبقہ نسواں کیسی کیسی اعلیٰ پایہ کی شاعر ادیب مصور بذلہ سنج لطیفہ گو حاضر جواب رکھتا تھا۔ طرز بیان بہت دلچسپ ہے۔ تاریخ میں افسانہ کا لطف ہے۔ قیمت ۱؍

پردہ و تعلیم

ازحضرت امام اکبر آبادی مع ڈاکٹر نصیر الدین احمد صاحب

اس کتاب سے معلوم ہوگا کہ تعلیم نسواں کی طرف سے غفلت کرنے سے مسلمانوں کو کیا شدید قومی نقصان پہنچ چکا ہے۔ اور اب ان کی ترقی کی کیا صورت ہے۔ اس کتاب میں ہر مذہب کی عورتوں کا مقابلہ کرکے قرآن و حدیث کی رو سے اسلامی نکاح سیاسی معاشرتی لحاظ نظر سے بھی بحث کی ہے مشہور افسانہ نگار محترمہ ایس آر کرمانی مصنفہ جنرل لکھتی ہیں۔ اس موضوع پر اب تک کوئی کتاب میری نظر سے نہیں گذری قیمت ۱۲؍

بچوں کی تربیت

اگر آپ کے گھر میں ننھے بچے ہوں تو ضرور یہ کتاب منگا لیجئے۔ کیونکہ بچوں کی پرورش اور تربیت پر اس قدر آسان [illegible] مفید کتاب اردو میں آج تک شائع نہیں ہوئی۔ دہلی کے شریف گھرانوں میں بچوں کی پرورش میں جن جن باتوں کا خیال رکھا جاتا تھا۔ آج جن بیماریوں پر اشرفیاں خرچ کی جاتی ہیں اور اس وقت جن معمولی [illegible] سے کام ہو جاتا ہے۔ وہ سب اس میں جمع کی گئی ہیں۔ پھر [illegible] حفظان صحت کے اصولوں پر بحث کی گئی ہے اور ذاتی تجربے بیان کئے گئے ہیں۔ از مولوی عبدالغفار خیری سابق پروفیسر ٹرنٹی کالج یونیورسٹی بیروت۔ قیمت ۱؍

زنانہ نظموں کے دو مجموعے

آئینہ جمال

یعنی دورِ حاضرہ کی مشہور شاعرہ محترمہ [illegible] جمال صاحبہ کی نظمیں نہایت دلاویز اور اخلاق آموز اسلام کے دور اولین کے سبق آموز منظوم واقعات۔ درد قومی کی تڑپ، مناظر قدرت کی مصوری۔ جذبات نسوانی کی صحیح ترجمانی موسیقی کی لطافت۔ کیا خوبی ہے جو آئینہ جمال میں نہیں۔ جو خیرہ [illegible] مذہب [illegible]۔ [illegible] کے [illegible] اسکے مطالعہ سے پیدا ہوتے ہیں قومی ملی اخلاقی تاریخی [illegible] قیمت ۱؍

شمعِ خاموش

اردو کی مشہور شاعرہ منھو بیگم لکھنوی کی درد انگیز موثر نظموں کا مجموعہ۔ مولانا راشد الخیری [illegible] دینات نے دیباچہ لکھ کر مرتب کیا ہے۔ یہ نظمیں ہندوستانی مسلمان خواتین کی کے صحیح ترین نوحے ہیں۔ اردو رسائل میں شائع ہو کر مقبول ہو چکی ہیں ہر شعر درد سے لبریز ہے۔ پڑھ کر آنسو نکل آتے ہیں۔ کسی خاتون کے کلام کا درد انگیز مجموعہ اب تک نہیں چھپا۔ زبان آسان اور عام فہم ہے قیمت چھ آنے ۶؍

آپ نے یہ کتابیں بھی دیکھیں؟

[illegible] گیت

ہندوستان کے مشہور افسانہ نگار ڈاکٹر اعظم کریوی نے ہندوستانی عورتوں کی سیدھی سادی [illegible] کے لطف اٹھانے والیوں کے شادی بیاہ کے گیت۔ ساون [illegible] کے گیت۔ کوہو کے گیت۔ المختصر دیہاتی گیت [illegible] سے جمع کئے ہیں جن میں جاہل گنواروں نے انسانی [illegible] قدرتی مناظر کے ایسے ایسے نقشے کھینچے ہیں کہ بہت [illegible] شہریوں کی شاعری کو مات کر دیا ہے۔ پھر ڈاکٹر اعظم [illegible] شعر کا مطلب نہایت ہی عام فہم زبان میں بیان [illegible]۔ قیمت آٹھ آنے ۔ ۸/

انشائے سلمیٰ

جناب صاحبزادہ [illegible] احمد [illegible] صاحب ایم۔ اے۔ ایم۔ الیف نے لڑکیوں کو خط و کتابت سکھانے کیلئے یہ کتاب لکھنؤ زنانہ اردو میں [illegible] کیا ہے۔ اسکے شروع میں اردو کتابت کی تاریخ بہت عالمانہ اور مفید معلومات سے پر ہے۔ خطوط کے نمونے ایسے دیئے گئے ہیں جو دلچسپ بھی ہیں اور مفید بھی۔ صرف لڑکیوں کیلئے نہیں بلکہ لڑکوں کے واسطے بھی خط و کتابت سیکھنے معلومات میں اضافہ کرنے اور دلچسپی سے مطالعہ کرنے کے لئے اس میں بہترین خطوط ہیں۔ قیمت صرف ۶/

خیابان نسواں

حیدرآباد دکن کے مشہور ادیب مولوی ضیاء الحسن [illegible] کے وہ مضامین جو مختلف زنانہ رسائل میں شائع ہو کر مقبول ہوئے دلچسپ پیرایہ میں خواتین کے مفید مطلب ضروری امور پر بحث کی گئی ہے چند معاشرتی اخلاقی مسائل پر قابل قدر خیالات ہیں۔ خواتین ہند کی ترقی کے سلسلہ میں قابل مصنف نے ان باتوں پر بہت بعد جو تاریخ اخلاق [illegible] ہیں وہ اس [illegible] ذکر کیا ہے۔ قیمت ۱۲/

[illegible]لی کی دستکاری

[illegible] وصلی کے کام کی ماہر بنکر [illegible] تیار کر کے مالی پریشانیوں [illegible] حد تک دور کر سکتی ہیں سیدہ [illegible] احمد [illegible] اکبرآبادی جن کے زنانہ دستکاری [illegible] خواتین میں نہایت پسندیدگی [illegible] ہیں اس کتاب کے مولف [illegible] بڑے شاندار ریویو کئے ہیں۔ قیمت ۸/

لکڑی کا باریک کام

فریٹ ورک یعنی لکڑی کے باریک کام کے متعلق یہ بھی سید رضا احمد جعفری کی نہایت کارآمد کتاب ہے اور بہت محنت اور جانفشانی کے ساتھ نہایت توجہ سلیقہ اور قابلیت کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ اس موضوع پر اس سے بہتر کتاب اردو [illegible] ملے گی۔ قیمت ۸/

کپڑوں کی صفائی

سائنٹفک طریقوں سے کپڑوں کی رنگائی کس طرح کی جاتی ہے۔ نہایت صفائی کے ساتھ خوشنما اور کپڑا خواتین کس طرح رنگ سکتی ہیں اس مضمون پر ماہر فن مولوی اقبال احمد [illegible] کی مستند تالیف مختلف رنگوں اور رنگائی کے فن کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات ہیں اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے۔ قیمت ۸/

مفید نسواں

خانہ داری کے تجربات کا دوسرا حصہ جس میں تندرستی اور بیماری کے متعلق نہایت کارآمد مضامین ہیں۔ مثلاً آنکھوں کی قدر و قیمت نظر کی کمزوری کے اسباب علاج قلب [illegible] کے دورے [illegible] کام [illegible] کے اسباب [illegible] ہدایات احتیاطیں تفصیل کے ساتھ لکھی گئی ہیں اس کتاب میں [illegible] تجربہ کی بنا پر لکھی گئی ہیں۔ قیمت [illegible]

فیروزہ

ایک دولت مند بیگم [illegible] لڑکی کو [illegible] اور نسائیت کی حل ہونے والی [illegible] معلوم ہوگا کہ کس وجہ سے [illegible] عورت اپنے شوہر کو ایک دوسری [illegible] کر دیتی ہے۔ [illegible] کے قابل تعریف مرقعے احسان [illegible] کے کھینچے گئے ہیں استقامت [illegible] کی فتح ایک سبق آموز [illegible] مشکلات کا مقابلہ کرنے [illegible] تعلیم سلیقہ شعاری اور [illegible] کی بدولت زندگی خوشگوار بنانے کی خدمت انجام دے سکتی ہے۔ [illegible] کی مشہور مضمون نگار محترمہ جمیلہ [illegible] صاحبہ کلکتہ کی تصنیف ہے۔ قیمت ۸/

تصانیف ادیبہ جلیلہ محترمہ خاتون اکرم جنت مکانی

جمال ہمنشیں:- جنت مکانی کے بے مثل ادبی مضامین کا حسین مجموعہ۔ تیسرا اڈیشن قریب الختم۔ قیمت ایک روپیہ۔

گلستان خاتون:- زنانہ لٹریچر کے مایہ ناز افسانوں کا مجموعہ حال میں تیسری دفعہ چھپا ہے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ

بچھڑی بیٹی:- ایک دلدوز موثر افسانہ۔ قیمت ۶/

پیکر وفا:- نہایت ہی دلچسپ اور سبق آموز افسانہ جس کی تعریف ملک کے نامور ادیبوں اور مشہور رسائل نے کی۔ بار سوم۔ قیمت ۸/

دودھ کی قیمت

منشی پریم چند آنجہانی کے افسانوں کا آخری مجموعہ ہے۔ کل افسانے نہایت دلچسپ سبق آموز اور نتیجہ خیز ہیں اور خاص طور پر عورتوں کے لئے لکھے گئے ہیں۔ منشی جی کے افسانوں کے مجموعوں میں یہ مجموعہ بہترین ہے۔ سب افسانے نتیجہ خیز دلاویز اور سبق آموز ہیں اور بعض بہترین افسانوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ضخامت ۱۶۰ صفحے

قیمت ایک روپیہ

بچیوں اور لڑکیوں کے لئے
زنانہ بستہ

جس میں دس کتابیں ہیں

(۱) بسم اللہ کی کتاب۔ ننھی ننھی بچیوں کو بطور قاعدہ پڑھائی جاتی ہے۔ (۲) کہانیوں کی کتاب۔ سات نہایت ہی دلچسپ کہانیاں ننھی بچیوں ہی کے مطلب کی جنہیں بچیاں مزے لے لے کر پڑھتی ہیں (۳) کھیل کی کتاب۔ چھوٹی بچیوں کی عمر کے لحاظ سے دلچسپ کھیل کھیلنے کے طریقے سکھائے گئے ہیں۔ (۴) لکھنے کی کتاب جس میں بچیوں کو لکھنے کے طریقے سکھائے گئے ہیں قلم دوات کاغذ کے استعمال کی ہدایتیں بچیوں کے مطلب کے خطوط کے مختلف نمونے نہایت آسان زبان اور عام فہم پیرایہ میں (۵) نماز کی کتاب۔ خدا اور رسول کے متعلق جو باتیں جاننی ضروری ہیں پہلے وہ بتائی ہیں۔ نماز کے فائدے۔ وضو کا پورا بیان۔ اس کے بعد نماز کا بیان۔ اس قدر آسان کہ بچیاں خود بخود سمجھ کر اپنے شوق سے نماز پڑھنے لگیں۔ اس کے بعد روزہ کا بیان ہے۔ (۶) کھانے پکانے کی کتاب۔ مضامین کے عنوانات یہ ہیں:۔ ضروری ہدایتیں روٹی دال۔ باورچی خانہ کیسا ہو۔ مصالحہ کیا کیا ہوتا ہے اور کس طرح پیسا جاتا ہے۔ گوشت سادہ ترکاری کا کیسا پکایا جاتا ہے۔ ان کے بعد چاول۔ کھچڑی۔ کوفتے۔ پلاؤ۔ شامی کباب۔ پراٹھے۔ کھٹا گوشت۔ انڈوں کے کوفتے اور چٹنیاں تیار کرنے کی نہایت آسان ترکیبیں۔ بچیوں کے مطلب کی درج کی گئی ہیں (۷) تندرستی کی کتاب۔ مضامین کے عنوانات یہ ہیں۔ صفائی غسل۔ کھانا۔ سونا۔ دانتوں کی صفائی۔ آنکھوں کی حفاظت۔ مکان کی صفائی۔ معدہ کی صفائی۔ سیر و تفریح۔ تندرستی کے اصول۔ (۸) تہذیب۔ ادب اور اخلاق کی کتاب جس میں کھانے پینے اور ملنے ملانے کے اور گفتگو کرنے کے اور رہنے بڑھنے کے آداب بہت خوبی سے لکھے گئے ہیں۔ ماں باپ اور شوہر کے حقوق پر بھی دل نشین بحث ہے۔ پھر تواضع۔ حیا۔ صبر۔ استقلال۔ معافی کفایت شعاری محنت پر نہایت مفید باتیں لکھی گئی ہیں (۹) پردہ کی کتاب۔ جس میں پردہ اور حیا کے متعلق بعض باتیں نہایت کام کی بتائی گئی ہیں (۱۰) خانہ داری کی کتاب یا دلہن کا اصلی جہیز۔ جس میں شوہر اور بیوی کے تعلقات پر موثر بحث کی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ شوہر کے دل کو کس طرح فتح کیا جا سکتا ہے۔ ساس نندوں سے کیسے برتاؤ سے محبت کرنی لگتی ہیں۔ جو کتاب ہے جس مضمون پر ہے مکمل ہے۔ بچیوں اور لڑکیوں کے لئے زنانہ بستہ نہایت ہی مفید اور بڑے کام کی کتاب ہے۔ اور دلچسپ بھی اتنی ہے کہ بچیاں خوشی خوشی اور اپنے شوق سے بار بار پڑھتی ہیں۔ ضخامت پونے دو سو صفحے سے کچھ کم۔ کاغذ سفید۔ یہ دس کتابیں یکجا ہیں۔

زنانہ بستہ کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔

بچوں کیلئے دلچسپ کتابیں

مزیدار کہانیاں

چھوٹے بچوں کے مطلب کی انھیں کی زبان میں لکھی ہوئی نہایت دلچسپ کہانیاں ہیں جو جناب سید ابو تمیم صاحب نے لکھی ہیں دلی کی زبان اور راشد الخیری صاحب کا طرز بیان۔ ایک کہانی ایسی نہیں کہ بغیر ختم کے چھوڑ سکیں۔ اول تو کہانیوں کی دلچسپی اس پر عمدہ عمدہ تصویریں بچے خوش ہو جائیں گے۔

قیمت ۵ر

شہزادی نیلو

اور

دوسری کہانیاں

ننھے بچوں اور بچیوں کے لئے دلچسپ کی بہترین کتاب ہے جس کی کہانیاں رسالہ بنات میں چھپ چکی ہیں اور بچوں اور بچیوں نے بے حد پسند کی ہیں بہت ہی مزیدار اور دلچسپ ہیں۔ محترمہ سردار جہاں رعنا۔ بی اے مولفہ پھول پھلواری قیمت ۸ر رسالہ مریم

جاپانی کہانیاں

با تصویر

مسز فضلی صاحبہ اپنے شوہر کے ساتھ جاپان میں کئی سال رہیں انھوں نے بچوں کے مطلب کی نہایت عمدہ عمدہ سبق آموز کہانیاں جمع کیں اور بڑی قابلیت سے اردو میں لکھیں چند کہانیوں کے عنوان یہ ہیں چڑے چڑیا کی کہانی۔ پھل کھلانے والا بڈھا۔ انگلی کے برابر بچہ۔ عجیب شفتالو۔ کیکڑا اور بندر۔ بچوں کا بادشاہ۔ شنتو کو مارو وغیرہ جاپانی بچوں کی یہ بہترین کہانیاں ہیں جن سے بچے بلند ہمت۔ محنتی۔ جفاکش ہوتے ہیں ہر کہانی کے ساتھ کئی کئی عمدہ تصویریں ہیں قیمت ایک روپیہ۔ عدر

بالشتیوں کی دنیا

یعنی مختصر دنیا۔ ایک سیاح بالشتیوں کی دنیا میں چلا گیا۔ بالشتیے اسے دیو سمجھنے لگے سیاح کبھی درجنوں درجنوں بالشتیوں کو جیب میں ڈال لیتا کبھی سینکڑوں بالشتیوں کا کھانا ایک لقمہ میں ختم کر دیتا۔ نہایت آسان زبان میں اس کہانی کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ بچے اور بچیاں مزے لے لے کر پڑھتی ہیں۔

قیمت ۵ر

بچوں کی دنیا

ملک روس کے مشہور مصنف ٹالسٹائی کی کتابیں مرد۔ عورت۔ بچے۔ سب پسند کرتے ہیں ٹالسٹائی نے بچوں کے لئے جو کہانیاں لکھی تھیں ان میں سے ۵ بہترین کہانیوں کا ترجمہ بچوں کی زبان میں کیا گیا ہے دلچسپ ہونے کے علاوہ بچوں میں ان کہانیوں سے محبت بہادری۔ حب الوطنی ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ قیمت ۶ر

[illegible]

[illegible]

انگریزی و جرمنی کھانے	ترکی اور عربی کھانے	ایرانی اور افغانی کھانے	بنگالی اور بہاری کھانے	کشمیری اور مدراسی کھانے
گجراتی اور پنجابی کھانے	حیدرآبادی اور براری کھانے	لذیذ لذیذ کھانے	دلی اور لکھنؤ کے کھانے	پشاوری اور ہندی کھانے

سینکڑوں قسم کے کھانے تیار کرنے کی اُردو زبان میں بے نظیر کتاب

عصمتی دسترخوان حصہ اوّل

جس کی ایک نمایاں خصوصیت جو اس موضوع کی اور کسی کتاب میں نہ نکلے گی یہ ہے کہ تمام ترکیبیں تجربہ کرنے کے بعد لکھی گئی ہیں اس لئے ترکیبیں بالکل صحیح ہیں اور وزن بالکل درست! ہندوستان بھر کے ہر حصہ کی تقریباً ۵ عصمتی بہنوں نے اس کتاب کی تیاری میں حصہ لیا ہے اور ایڈیٹر صاحب عصمت کی اہلیہ محترمہ آمنہ نازلی صاحبہ نے بڑی محنت سے کتاب مرتب فرمائی ہے۔ باورچیخانہ کے انتظام اور کھانوں کے متعلق نہایت قیمتی ہدایات اور مضامین درج کئے گئے ہیں۔ ایک ایک چیز کئی کئی قسم کی تیار کرنے کے لئے بھی عصمتی دسترخوان سے بہتر کتاب ملنی ناممکن ہے مثال کے طور پر ۲ چیزوں پڈنگ اور کبابوں کی فہرست ملاحظہ فرمائیے۔

پلم پڈنگ	انجیر پڈنگ	ران کے کباب	کباب بیضہ مرغ	تاشس کباب
کھوپرے کی پڈنگ	امنڈ پڈنگ	آلو کے کباب	کچے قیمہ کی ٹکیاں	شامی کباب
نارنگی بھری پڈنگ	بیبے پڈنگ	کچے آلو کے کباب	گوشت کے میٹھے کباب	آنتوں کے کباب
جنجر پڈنگ	جلیبیوں کی پڈنگ	ناریل کے کباب	کباب مرغ مسلم	انگریزی کباب
روز پڈنگ	میوہ دار پڈنگ	مچھلی کے بیسنی کباب	سیخ کے چٹ پٹے کباب	اروی کے کباب
اناناس پڈنگ	گوشت پڈنگ	سیخ کے کباب	مچھلی کے شامی کباب	اور کئی کئی قسم کے کباب
کمزور بیماروں کے لئے	بالائی پڈنگ	پسندے کے کباب	دہی کے کباب	

یہ صرف دو چیزوں کی فہرست ہے

اسی سے کتاب کا اندازہ کریجیئے۔ چاول سلونے اور میٹھے سوئیاں کھیر فیرنی۔ سادے اور ترکاری کے سالن مچھلی مرغ چیلی بسکٹ کیک۔ دالیں مٹھائیاں۔ حلوے چٹنیاں۔ مربے۔ آچار بھوسے بڑے پوری کچوریاں پراٹھے۔ روٹی غرض ہر قسم کے کھانوں کی بڑی بڑی اچھی ترکیبیں ہیں اور ہر چیز کی کئی کئی درجن صحیح ترکیبیں! اس کتاب کا ہر گھرانے میں ہونا ضروریات میں سے ہے ہندوستان بھر میں اس کی دھوم مچ گئی بہت سی عورتیں اس کتاب کی بدولت عمدہ عمدہ ذائقہ دار کھانے پکانے لگیں۔ لڑکیوں کو یہ کتاب اشد ضروری سمجھ کر جہیز میں دیجاتی ہے سینکڑوں خواتین نے اس کی تعریف میں خطوط بھیجے ہیں اور کتنے ہی مردوں نے اس کتاب کی اشاعت پر مؤلفہ و پبلشر کا شکریہ ادا کیا ہے۔ اس کی مقبولیت کا اندازہ اس سے کر لیجئے کہ چند ہی سال میں ہاتھوں ہاتھ ۸ ایڈیشن نکل گئے۔ قیمت دو روپے مجلد سوا دو روپے۔ حصہ دوم مشرقی مغربی کھانے عما ر مجلد عہ ر

عصمتی ہنڈ کلیا

یہ کتاب بچیوں کے لئے وہ شادی سے قبل کھانا پکانے کے فن میں ماہر ہوجائیں اور ایک کنواری بچی کو جو کچھ جاننا چاہیے طور پر اس سے واقف ہوجائے سوا سو کھانوں کی صحیح صحیح ترکیبیں ہی کے مطلب کی درج کی گئی ہیں جو بخوبی پکا کر کھانے پکانے کی نہایت مفید مضامین اور کارآمد ہدایتیں بھی ہیں قیمت صرف

ناشتہ

دوپہر اور رات کے کھانے کے علاوہ اور تیسرے پہر کیا کیا ناشتہ کیا جائے اس موضوع پر قابل قدر کتاب جس میں چاء۔ کوکو۔ شربت لسی۔ فالودہ۔ آئس کریم۔ بسکٹ۔ کیک۔ توست۔ کڑاہی وغیرہ نیز ہندوستان کے ہر صوبے اور ہر حصے کے ہر قسم کے ناشتوں کی کئی کئی ترکیبیں ہیں گویا اس کتاب کی مدد سے جس حصہ ملک کا مہمان ہمارے ہاں آجائے اسی کے مطلب کی چیز ہم پیش کرسکتے ہیں۔ قیمت ۱۰

بچوں کے کھانے

ننھے بچوں کو اصول صحت سے کس قسم کی غذا دینی چاہیئے۔ کون سے کھانے مفید ہیں اور وہ کس طرح تیار ہوتے ہیں۔ اس موضوع پر بے نظیر کتاب جس میں بچوں کے صحت بخش اور مفید کھانوں کی کئی درجن تجربہ کی ہوئی ترکیبوں کے علاوہ کئی نہایت کارآمد مضامین بھی ملک کے قابل ڈاکٹروں اور تجربہ کاروں کے لکھے ہوئے ہیں قیمت

بیماروں کے کھانے

بیماروں کے لئے کھانے بید مفید ہیں اس میں صرف اُنہی کی ترکیبیں ہیں اور کئی قابل تجربہ کار ڈاکٹروں نے اس کی تیاری میں حصہ لیا ہے۔ تمام ترکیبیں تجربہ کی ہوئی ہیں۔ مضامین بھی بے انتہا مفید و قابل قدر ہیں ہر گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت ۱۰

مذاقیہ کھانے

دولہا بھائی سے سمدھی سے سہیلیوں سے مہذب مذاق کرنے کے لئے نہایت دلچسپ کتاب جس کی ہر ترکیب صحیح ہے بیہودہ عامیانہ مذاق کی جگہ اس کتاب سے شائستہ مذاق کرو۔ اور اس ہنسنے ہنسانے والی کتاب سے زندہ دلی کا ثبوت دو۔ لڑکیوں کی شادی کے وقت دولہا بھائی کی تواضع کے لئے لڑکیاں یہ کتاب نہایت شوق سے منگاتی ہیں۔ قیمت ۱

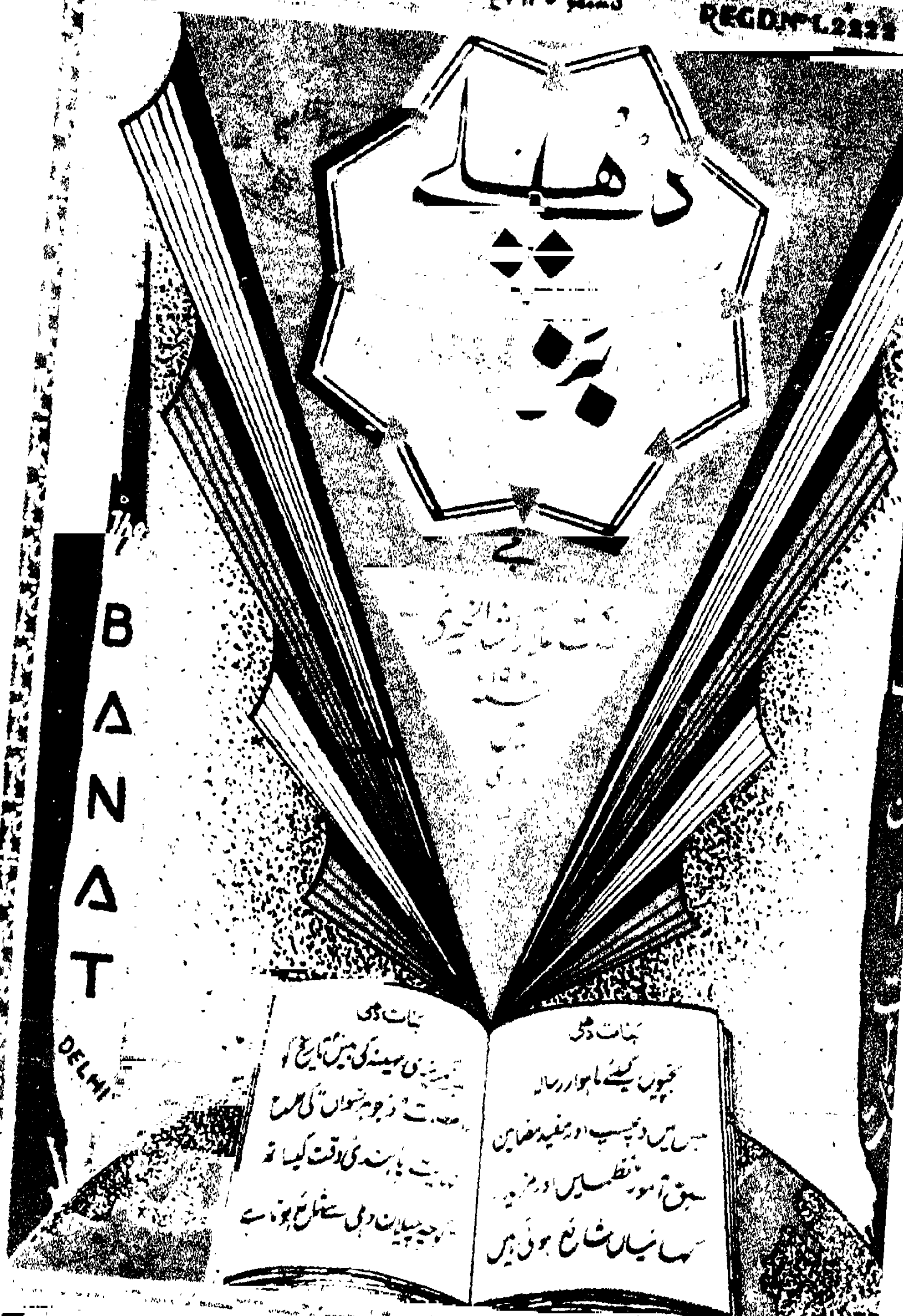
عصمتی دسترخوان حصہ دوم
مشرقی مغربی کھانے

باعتبار مضامین پہلے حصہ پر بھی فوقیت رکھتا ہے قریباً ۱۰۰ صفحوں کے نہایت ہی کارآمد اور قابل قدر مضامین ہیں۔ چند عنوانات یہ ہیں۔ ہماری خوراک اور غذا کے متعلق تحقیقی مضامین۔ کھانے کے اصول۔ کھانے کی حفاظت۔ جرمنی باورچی خانہ۔ جاپانی باورچی خانہ۔ کچی سبزی۔ ترکاریوں کے خواص۔ کھانے کا کمرہ۔ اناج کا صندوق ایرانی دعوت وغیرہ وغیرہ۔ ترکیبیں سب نئی اور آزمودہ ہیں اور ایک ایک چیز کی متعدد ترکیبیں۔ عربی۔ ایرانی۔ ترکی۔ جاپانی عراقی۔ روسی۔ اطالوی۔ انگریزی۔ فرانسیسی۔ کھانوں کی اچھی اچھی ترکیبیں ہیں۔ عصمتی دسترخوان بغیر حصہ دوم کے مکمل نہیں یہ بھی بہت مقبول ہوا ہے۔ قیمت عما ر مجلد عہ ر۔ عصمتی دسترخوان مکمل یعنی دونوں حصوں کی قیمت للعہ۔ مجلد للعہ۔

محصول ڈاک بذمہ خریدار **پتہ منیجر عصمت بک ڈپو دہلی** محصول ڈاک بذمہ خریدار

ESTD.1937

REGD.No.L.2223



ایڈیٹر۔ رازق الخیری

Price As -/12/6

زنانہ دستکاری کی مفید کتابیں

عصمت بکڈپو دہلی

ہندوستان بھر میں سب سے بڑا زنانہ دار الاشاعت

تصانیف علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ

مردوں اور عورتوں کیلئے اصلاحی معاشرتی ناول

صبح زندگی لڑکی کی پیدائش سے شادی تک کیونکر تعلیم و تربیت کرنی چاہئے۔ اس موضوع پر اردو زبان کی بہترین کتاب لڑکیوں کی اتالیق، بیویوں کی مشیر اور مردوں کے لئے لڑیچر کا بیش بہا خزانہ بے انتہا دلآویز نتیجہ خیز موثر ناول کتابیں دفعہ چھپی ہے قیمت ۱۲ عہ

شام زندگی صبح زندگی کا دوسرا حصہ۔ شادی سے موت تک نسیمہ بیگم کے حالات۔ عورتیں اس کی مدد سے اپنے خاوند کا دل موہ لیتی ہیں۔ موثر انشی کر نوم نے اسی کیوجہ سے مصنف کو مصور غم کا خطاب دیا تھا۔ سطر آنکھوں کو پرنم کر دیتی ہے۔ انیسواں ایڈیشن قیمت ایک روپیہ عہ

شب زندگی صبح زندگی میں نسیمہ کے بچپن اور جوانی کو دکھایا گیا ہے۔ شام زندگی میں سے آخر منزل تک پہنچایا ہے۔ شب زندگی میں موت کے بعد کے حالات پڑھو۔ اپنے رنگ میں بے مثل اصلاحی ناول ہے پلاٹ بیحد دلآویز۔ قیمت ایک روپیہ دونوں حصے عہ

حیات صالحہ یا صالحات ایک نیک لڑکی کی زندگی کے وہ واقعات نہایت موثر پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں جو اکثر ہندوستانی گھروں میں پیش آتے ہیں۔ سوتیلے رشتوں پر معرکتہ الآرا ناول ہے۔ واقعات اسقدر موثر کہ کلیجے کے پار ہو جاتے ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ عہ

منازل السائرہ اس میں ایک شریر لڑکی کی پیدائش سے موت تک کے تمام واقعات نہایت دلچسپ پیرایہ میں لکھے گئے ہیں۔ طرز تحریر اسقدر پیارا کہ سر دھنئے قیمت دونوں حصے عہ

نوحہ زندگی بیوہ کے نکاح ثانی کے متعلق نہایت دردانگیز اور عبرتناک ناول۔ اس کے مطالعہ کے بعد ان خاندانوں میں جہاں بیوہ کا نکاح ثانی گناہ سمجھا جاتا ہے۔ شرع اسلام کے بموجب کتنے ہی بیواؤں کے نکاح ہوئے اور کتنے ہی کنوارے نوجوانوں نے بیواؤں سے نکاح کئے۔ نو دفعہ چھپی ہے۔ قیمت ۱۲ر

طوفان حیات قبیح رسوم اور شرک و بدعت پیر پرستی قبر پرستی وغیرہ پر دہ بیمثل ناول جس کے مطالعہ کے بعد شرک کوسوں دور بھاگ جاتا ہے۔ اور رسوم مروجہ خوفناک اژدہے کی صورت میں نظر آنے لگتی ہیں۔ اور انسان خدائے واحد کی عظمت کے آگے سر جھکا دیتا ہے۔ نہایت دلچسپ اور دردانگیز ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ عہ

جوہر قدامت دو بہنوں کی پرلطف کہانی دو لڑکیوں کی مفصل زندگی دو عورتوں کی جگر خراش داستان جن میں ایک دور قدیم کی درخشندہ تصویر اور دوسری طرز جدید کی دلدادہ ہے۔ اس ناول سے معلوم ہوگا کہ نصف صدی قبل ہمارے گھرانوں میں کیسے کیسے لعل گدڑیوں میں چمکتے تھے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ - عہ

اصلاحی و معاشرتی افسانے

تمغہ شیطانی اس تصنیف میں امت شیطانی کے آٹھ کیرکٹر دکھائے گئے ہیں۔ ان لوگوں کے جو نیک انسان سمجھے جاتے تھے۔ مگر ان کے صرف ایک فعل سے جو بظاہر بہت معمولی بات تھی حلقہ شیطانی میں داخل ہوئے۔ واقعات اس قدر دردانگیز کہ آنکھوں سے آنسو نکل پڑتے ہیں بے حد موثر سبق آموز اور عبرت انگیز افسانے قیمت ۱۲ر

سات روحوں کے اعمال نامے دنیا کی سات عجیب و غریب روحیں ایک شیطان کی مغفرت کے لئے پیش کی جاتی ہیں جن کے مطالعہ سے کہیں ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جائیں کہیں آنسو نکل آئیں۔ آخری روح کے کارنامے اسقدر دردانگیز ہیں کہ ہچکی بندھ جائے۔ سات دفعہ چھپی ہے۔ قیمت ۸ر

غدر کی ماری شہزادیاں یا دہلی میں ۱۸۵۷ء کے غدر کی لٹی ہوئی دلی کی شہزادیوں اور بیگموں کی دل ہلا دینے والی کہانیاں نہایت دردانگیز اور عبرتناک تین چار

لی کئی رنگ کی بلاک کی تصویریں بھی ہیں۔ قیمت بارہ آنہ ۱۲ر

ستونتی ایک دلچسپ سبق آموز قصہ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ مرد کے لئے بیوی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہو سکتی۔ اور شریف عورت ایثار کے جوہر دکھا کر دنیا کو محو حیرت کر دیتی ہے قیمت ۸ر

موؤدہ ہندوستان کے بعض صوبوں میں شرع اسلام کے خلاف مسلمان لڑکیوں کو ترکہ پدری نہیں دیتے۔ علامہ مرحوم نے یہ افسانہ اسی خرابی کے انسداد پر لکھا اور ایسے درد سوز و گداز سے کہ پتھر سے پتھر دل بھی اس کو پڑھ کر پسیجتے ہی نہیں موم ہو جاتے ہیں۔ قیمت ۷ر

نفیرِ عصمت خلع اور ارتداد پر اس سے بڑھ کر موثر افسانہ آج تک اردو زبان میں شائع نہیں ہوا ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت کی نظر سے گذرنا چاہئے۔ واقعات نہایت درد انگیز اور ہیں مزاحیہ۔ قیمت پانچ آنہ ۵ر

انگوٹھی کا راز میں مختلف الخیال بڑھیوں کا سبق آموز افسانہ۔ ... عبرت انگیز انجام۔ اسلامی ... داستان اور صفیہ کی مشکلات۔ انگوٹھی کا راز نہایت خوبی سے حل ہوتا ہے۔ ۶ر

ولایتی ننھی ایک نہایت پر لطف با تصویر افسانہ جس کے پڑھتے پڑھتے ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جاتے ہیں۔ ولایتی ننھی نے بڑھاپے میں وہ سوانگ بھرے ہیں کہ بس پڑھتے ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ قیمت ۴ر

منازلِ ترقی اس عبرت انگیز افسانے میں دکھایا گیا ہے کہ انسان ترقی کی دھن۔ لیڈری کے شوق اور دولت کے نشہ میں اخلاق۔ انسانیت۔ اور مذہب کو بیچ کر غریب رشتہ داروں پر کیسے کیسے مظالم ڈھاتا ہے۔ قیمت چار آنہ ۴ر

بچہ کا کرتہ ایک عاشق زار بدنصیب ماں اپنے جوان بچہ کی بدولت وہ مصیبتیں اٹھاتی ہے کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے دنیا اس کی محبت اور ایثار کا وہ عبرت انگیز جواب دیتی ہے کہ آنکھ سے آنسو نکل پڑتے ہیں بہت موثر افسانہ ہے اور کئی بار چھپ چکا ہے۔ قیمت ۴ر

ویڈیا کی سرگذشت فیشن و جدت کی دلدادہ ایک انگریز عورت کی کہانی اسی کی زبانی مغربی معاشرت کا ایک نہایت کامیاب مرقع۔ میاں بیوی کے تعلقات کا ہو بہو فوٹو۔ قیمت ۴ر

بہارِ عالم حیات انسانی پر پرندوں کی بحث۔ چند نسوانی کمزوریوں کا بیان ہندوستان کی معاشرت کا مرقع قصہ کا پلاٹ بے حد دلکش ہے کئی قلمی تصویریں ہیں۔ قیمت ۴ر

بنت الوقت ہماری مستورات کی تعلیم و تربیت کا مکمل مرقع وقت کا اندھا دھند ساتھ دینے والی ایک ناعاقبت اندیش لڑکی کا حیرت انگیز انجام۔ سات دفعہ چھپ چکی ہے۔ قیمت ۸ر

سرابِ مغرب غیر مسلم مدارس میں لڑکیوں کا تعلیم پانا کہاں تک جائز ہے اس بحث پر مشہور کتاب تقلید مغربی کے دردناک نتائج۔ پارٹنر کا حشر۔ ماں باپ کی ناعاقبت اندیشی اور لڑکی کی تباہی قیمت ۸ر یہ کتاب آگرہ یونیورسٹی کے بی اے کورس میں شامل ہے۔

فسانۂ سعید بیوہ کا نکاح ثانی اسلام کا حکم ہے مگر اس افسانہ میں حضرت مصور غم نے سعید کا نکاح بے سود ثابت کیا ہے۔ سعید کی جگر خراش داستان دل ہلا دیگی۔ ۸ر

سنجوگ ایک تعلیم یافتہ سلیقہ شعار سمجھدار مگر کرموں جلی اور نصیبوں پھوٹی مصیبت زدہ اور مظلوم لڑکی کی درد انگیز داستان جس کا نکاح والدین نے سوچ سمجھ کر نہ کیا اور دلفین کی طبیعتوں کا اندازہ نہ لگایا۔ بلکہ دولت و ثروت کی قربان گاہ پر اپنے جگر کے ٹکڑے کو بے دردی سے ذبح کر دیا۔ اس کتاب کا فقرہ فقرہ تیر ہے اور سطر سطر نشتر۔ قیمت صرف ۱۰ر

سوکن کا جلاپا ایک بے گناہ لڑکی پر ساس سے سوکن لا بٹھائی اور غم نصیب مصیبت زدہ لڑکی نے ماں باپ کی لاج رکھنے کے لئے ساس کی زیادتیاں شوہر کے مظالم غرض سب اذیتیں ہنس کھیل کر صبر و شکر سے برداشت کیں۔ یہاں تک کہ ان غموں میں گھل گھل کر جان دیدی۔ قیمت ۵ر

مختصر افسانوں کے مجموعے

جوہرِ عصمت حضرت علامہ مغفور کے بہت مشہور ۱۳ سبق آموز مختصر افسانے (۱) مظلوم بیوی کا پاک جذبہ (۲) مصور کی دلہن (۳) اگلی محبتیں (۴) افسانہ تنویر (۵) بیٹیا کا قتل (۶) بھاوج کا بیٹا (۷) مامون رشید کا دربار اور ایک سچی عورت (۸) عدل جہانگیری (۹) بلبل کی شہادت (۱۰) ملکہ شہزادی (۱۱) بہتع کی شوخی (۱۲) غلط فہمی (۱۳) خاتمہ بالخیر۔ ان ۱۳ افسانوں کا مجموعہ جوہر عصمت ہر شریف مرد اور شریف عورت کی نظر سے گذرنا چاہئے۔ بہت مشہور و مقبول ہے۔ قیمت ۱۲ر

سیلابِ اشک باتصویر حضرت مصور غم کے سات درد انگیز افسانے (۱) بیرتھا محبت (۲) بلو بہن کے تین رنگ (۳) طلاقن کا سفید بال (۴) حج اکبر (۵) بے دل گلبدن (۶) بے قصور بچی (۷) ثریا کا تخیل۔ ہر افسانے کے ساتھ زر کثیر صرف کر کے نو ٹو بلاک کی تصاویر لگائی گئی ہیں۔ قیمت ۱۲ر

طوفانِ اشک یعنی رواج کی چوکھٹ پر مظلوم عورتوں کی قربانیاں وہ موثر اور سبق آموز کتاب جس میں ۲ دل ہلا دینے والی کہانیاں اور سب درد اثر اور سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی۔ قیمت ۱۲ر

قطراتِ اشک آنسوؤں کے بادشاہ حضرت علامہ راشد الخیری مرحوم کی افسانہ نگاری اور مضمون نگاری کے دور اول کے بہترین نمونے جو مخزن، عصمت، تمدن، کہکشاں وغیرہ میں شائع ہو کر قبولیت عام اور شہرت دوام حاصل کر چکے ہیں جنہوں نے پڑھنے والوں کو جادو نگار مصنف کی تحریر کے اثر و تاثیر کا قائل کر دیا تھا اور جو ادبی چاشنی اور طرز تحریر کی دلآویزی کے باعث بار بار پڑھے جاتے ہیں۔ قیمت صرف ۱۲ر

شہیدِ مغرب طرابلس اور مراکش میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے مقابلے۔ اسلام اور نصرانیت کے معرکے۔ مسلمان عورت کی ناموس اسلام پر قربانیاں۔ مسلمانوں کی ترقی کا راز اور تنزل کے اسباب شدھی اور تبلیغ کا اثر۔ ۹ سبق آموز افسانے قیمت ۱۲ر

نسوانی زندگی ان افسانوں میں خصوصیت کے ساتھ بیوی۔ بیٹی۔ بہن کی بحیثیت علیحدہ دکھائی گئی ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ ہر حیثیت میں عورت ایسا ایثار اور قربانیاں کر دکھاتی ہے کہ مرد حیرت میں رہ جاتا ہے۔ قیمت ۸؍

گوہرِ مقصود یعنی خیالستان کی پری اور لال کی تلاش" دو بہت مشہور قصے۔ پہلا قصہ ملک خیالستان کی پری کا ہے جو مدت تک ادھر ادھر پھرتی اور بار بار کوشش کرنے کے بعد دنیا کا بہترین تحفہ لانے میں کامیاب ہوتی ہے۔ دوسرا قصہ ایک دکھیاری ماں کا ہے۔ جو گمشدہ بچہ کی تلاش میں جنگلوں اور پہاڑوں میں ماری ماری پھری قیمت ۶؍

نانی عشو آپ کتنے ہی سنجیدہ کیوں نہ ہوں ناممکن ہے کہ نانی عشو پڑھتے یا سنتے وقت آپ کے پیٹ میں بل نہ پڑ جائیں۔ تمام ہندوستان میں اس کتاب کا ڈنکا بج چکا ہے مصورِ غم مرحوم نے ظرافت کے مضامین بھی لکھے تو کمال کر دیا۔ چھٹا ایڈیشن قیمت ۱۰؍

وداعِ قفس حضرت علامہ مرحوم کی درد و اثر میں ڈوبی ہوئی نظموں کا مجموعہ ہے یہ معمولی نظمیں نہیں ہیں بےکس عورتوں کے جگر خراش نالے اور مسلمان گھرانوں کے حیرت انگیز مرقعے ہیں۔ علامہ مرحوم کو جذبات نگاری میں جو کمال حاصل تھا وہ پورے طور پر ان نظموں میں نمایاں ہیں۔ قیمت ۱۰؍

نثارِ قفس حضرت علامہ راشد الخیری مرحوم کی درد انگیز نظموں کے مشہور مجموعہ وداعِ قفس کا دوسرا حصہ ہے یہ نظمیں اس قدر درد و اثر میں ڈوبی ہوئی ہیں کہ سنگدل سے سنگدل انسان کی آنکھ سے بھی آنسو نکل پڑیں۔ قیمت ۴؍

گلدستۂ عید بچی خوشی کس طرح میسر ہوتی ہے۔ رمضان شریف میں کیا کرنا چاہئے۔ عید کس طرح منانی چاہئے۔ ان موضوعات پر نتیجہ خیز مضامین اور افسانے کتاب ایک طرف بہترین علمی عیدی ہے تو دوسری طرف ہر وقت پڑھنے اور روزانہ زندگی میں بہت سے مفید نتائج اخذ کرنے کی چیز ہے قیمت صرف ۸؍

تاریخ و سیرت۔ ادب و انشاء

آمنہ کا لال اردو زبان کا سب سے بہترین مولود شریف حضرت علامہ مرحوم کی وہ تصنیف جو اپنے رنگ میں جواب نہیں رکھتی۔ اب تعلیم یافتہ گھرانوں میں مجلس میلاد میں یہی کتاب پڑھی جاتی ہے۔ کیونکہ اس میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ہے جو خلافِ عقل کہا جاسکے نثر کے ساتھ ساتھ نظم بھی علامہ مغفور کی ہے۔ قیمت ۱۲؍

سیدہ کا لال شہادت کی مکمل و مفصل تاریخ حصہ اوّل مکمل تاریخ شہادت ہے جس سے واقعہ کربلا کے صحیح اسباب ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔ دوسرا حصہ مراثیِ کربلا ہے۔ یوں تو تمام کتاب اس قدر درد انگیز ہے کہ بغیر آنسو بہائے نہیں پڑھی جاسکتی مگر نثر میں جو مرثیے علامہ مغفور لکھ گئے ہیں ان کی ایک ایک سطر کلیجے کے پار ہو جاتی ہے۔ ادبِ لطیف کے علاوہ جو کتاب کی جان ہے شہادت کی اس قدر مفصل اور مکمل درد انگیز اور موثر بیان کسی کتاب میں نہیں۔ قیمت ۱۲؍

الزہرا اردو زبان میں جگر گوشۂ رسول سیدۃ النساء حضرت بی بی فاطمہؓ کی بہترین سوانح عمری جو بتاتی ہے کہ میاں بیوی کو کس طرح رہنا چاہئے۔ بچوں کی پرورش کس طرح کرنی چاہئے۔ دنیا کے ساتھ دین کس طرح میسر آتا ہے۔ آخر میں واقعہ کربلا کا مختصر بیان اور مصورِ غم کا قلم۔ قیمت ایک روپیہ۔ عہ؍

نوبتِ پنج روزہ شاہجہاں آباد اجڑ چکا مگر اس کے کھنڈر اب تک مٹنے والوں کے کارنامے سنا رہے ہیں اور شہر کے در و دیوار اس وقت بھی اپنے مہمانوں کا مرثیہ پڑھ رہے ہیں۔ آج سے ستر سال پہلے دلّی کیا تھی۔ بادشاہ کا جلوس قلعۂ معلیٰ کی بہاریں۔ شاہی جھمگھٹے میلے تماشوں کے رنگ۔ دربار کی کیفیت۔ شہر آبادی کی چہل پہل۔ ہندو مسلمانوں کی معاشرت۔ رمضان۔ عید۔ سالگرہ کے تزک و احتشام۔ شادی بیاہ کی رسوم۔ غرض دورِ گذشتہ کی بہار اگر دیکھنی ہو تو نوبتِ پنج روزہ یعنی وداعِ ظفر ملاحظہ فرمائیے۔ جس میں آخری تاجدار مغلیہ کی پانچ وفتیں اس قدر درد انگیز پیرایہ میں لکھی گئی ہیں کہ خون کے آنسو رلوا دیں گی۔ قیمت ۸؍

قلبِ حزیں چھوٹے چھوٹے نہایت لطیف ادبی مضامین کا دل آویز مجموعہ جذباتِ انسانی کی درد انگیز ترجمانی ان مضامین میں علامہ مغفور نے شاعری کی ہے۔ اور نظم نما نثر کا یہ کتاب بہترین نمونہ ہے قیمت صرف ۸؍

وداعِ خاتون وہ درد انگیز مضامین جو مشہور ادیبہ محترمہ خاتون اکرم کی جوان مرگی پر لکھے گئے تھے جو بتاتے ہیں کہ بیوی کیسے ہوتے ہیں اور لڑکی شادی کے بعد کس طرح سسرال والوں کے دل کو فتح کر سکتی ہے۔ قیمت ۵؍

الامین کا دم واپسیں شہنشاہ ہارون رشید اور ملکہ زبیدہ کا نور دیدہ جو قانون کے تخت حکمِ شہزادہ امین الرشید کا دردناک قتل اسلامی تاریخ کا یوں ہی ایک درد انگیز واقعہ ہے اس پر مصورِ غم نے قصہ کے دلکش پیرایہ میں حیرت انگیز واقعات اپنے خاص رنگ میں لکھے ہیں۔ قیمت ۱۲؍

لڑکیوں کی انشاء خط و کتابت سکھانے کی اردو زبان میں بہترین کتاب جس میں خطوں کے ذریعہ لڑکیوں کو بتایا گیا ہے کہ میکہ کی زندگی انھیں کس طرح بسر کرنی چاہئے۔ اور سسرال میں جاکر ان کی ذمہ داریاں کیا ہیں۔ ایک عورت کی حیثیت سے انھیں کیا کیا فرائض انجام دینے ہیں اور زندگی کی دشوار گزار منزلوں اور کٹھن راستوں کو وہ کس طرح کامیابی کے ساتھ طے کر سکتی ہیں ضخامت سو صفحوں کے قریب قیمت ۱۲؍

اسلامی تاریخ افسانہ کے طرز پر

بادِ سحر مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیری رحمۃ اللہ علیہ کا لکھا ہوا تاریخی ناول فاروقِ اعظمؓ کے عہدِ مبارک میں اطاعت

ایمان بچانے کے لیے مسلمانوں کے بے مثل جنگی کارنامے - فرزندان ایران کا سرفروشانہ مذہبی جوش - ایرانیوں کا بہادرانہ وار وطن پر قربان ہونا اسلام اور نصرانیت کی لڑائیاں - کفر و ایمان کے معرکے قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی ولولہ خیز جانبازیاں اور حسن و عشق کے جذبات لطیفہ کی حقیقت طرازیاں دیکھنی ہوں تو یہ تاریخی ناول پڑھئے - کنواری لڑکیاں نہ منگائیں عہ

عروس کربلا علامہ مغفور کے تمام تاریخی ناولوں میں بہ لحاظ درد و اثر کے ممتاز ہے - کربلا کے تاریخی واقعات پہلے ہی کچھ کم درد انگیز نہیں اس پر مولانا کے قلم گوہر ریز نے قیامت ڈھادی ہے کئی جگہ ہچکی بندھ جاتی ہے - اس پر لطف یہ ہے کہ محبت کا دلآویز افسانہ ہے - بہت مشہور کتاب ہے ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو چکی ہے قیمت عہ

یاسمین شام حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ثانی کے عہد کی اسلامی جنگ ہلال و صلیب کے معرکے اسلام کی فتح اور تسخیر شام کے حالات - اس کے ہمراہ حسن و محبت کی داستان نہایت متانت اور تہذیب سے لکھی گئی ہے - قیمت عہ

محبوبۂ خداوند طرابلس کے مقدس خداوند کا رتھیٹ شمالی افریقہ کی حسینہ سفیریہ کو قابو میں کرنے کے لئے اپنے فرضی دعوؤں میں کیا کیا کرتب دکھاتا ہے - یہ ایک راز ہے جو محبوبۂ خداوند کے مطالعہ سے حل ہوگا حضرت عثمانؓ خلیفہ ثالث کے زمانہ میں اسلام اور عیسائیت کے معرکے اور لڑائیوں کے حالات لکھے گئے ہیں - قیمت ۱۲ر

شہنشاہ کا فیصلہ عہد عباسی کے بغداد کا عجیب افسانہ ایک شخص اپنی بیوی کی شادی کن اسباب کے تحت ایک دوسرے شخص سے کرتا ہے - ایک مصیبت زدہ ماں کا بے گناہ بچہ کس وجہ سے واجب القتل ٹھیرایا جاتا ہے - ملکہ اپنے حصول مقصد کے لئے کیا کیا کوششیں کرتی ہے اور آخر میں کس خوبی سے شہنشاہ کا فیصلہ دودھ کا دودھ پانی کا پانی الگ کر دیتا ہے - قیمت ۴ر

شاہین و درّاج مصور غم حضرت علامہ راشد الخیری مرحوم کا وہ معرکتہ الآرا تاریخی ناول جس نے مصنف کی سحر نگاری کا بڑے بڑے ادیبوں کو قائل کر دیا تھا - علامہ مغفور کا سب سے پہلا تاریخی ناول ہے جس میں محبت کے جذبات لطیفہ کو نہایت لطف اور رنگینی سے بیان کیا گیا ہے بہ لحاظ زور قلم اور جذبات نگاری اردو ناولوں میں یہ قصہ نہایت نمایاں درجہ رکھتا ہے - پانچواں ایڈیشن قیمت ۸ر

منظر طرابلس تسخیر طرابلس کے لئے مسلمانوں کا جوش ایمانی حضرت زبیر بن عوام کی بے مثل بہادری ایثار و شجاعت محبت کے آتش کدہ میں بے گناہ لڑکی کی قربانی حقیقی بہن کے ہاتھوں بھائی کا قتل - مذہبی پیشوا کی سیاہ کاریاں - قیمت ۵ر

دُرِ شہوار ایران - ماژندران - سیستان کی ہولناک لڑائیوں کا مرقع ، بہرام کے شجاعانہ کارنامے اور ملکہ پر احسانات شہزادی سبطورہ کی فراست اور بہادری - اور وزیر کی مکاری اور فریب - قیمت صرف - ۸ر

سودائے نقد جس سے معلوم ہوگا کہ مرد کا نکاح ثانی اور اسلام میں عورت کی حیثیت کیا ہے یہ افسانہ بتلائے گا کہ جوان بیٹی کی شادی نہ کرنا سوسائٹی کا کیسا زبردست گناہ ہے دو سگی بہنوں کی کوششیں اور حقیقی ماں کے ہاتھوں جوان بیٹے کا قتل ۵ر

تیغ کمال اگر آپ کو غازی اعظم مصطفیٰ کمال کے مفصل حالات یونان کے برخلاف مسلمانوں کی کوشش اور فتح کے منظر دیکھنے ہیں تو اس کتاب میں دیکھئے جس میں یورپ کی سازشوں کے راز افشا کئے گئے ہیں شکست یونان کے درد انگیز مناظر جانباز ترکوں کی شجاعت اور کمال پاشا کا کمال قیمت عہ

مضامین اور افسانوں کے جدید مجموعے

قرآنی قصے ان نبیوں اور رسولوں کے مقدس حالات جن کا قرآن مجید میں ذکر ہے حضرت علامہ راشد الخیری نے ننھے منے مسلمان بچیوں کے لئے ان کی سمجھ کے مطابق انھیں کی زبان میں مگر اپنے خاص رنگ میں لکھے تھے - قیمت صرف عہ

عروس مشرق وہ مضامین جو یورپ کی اندھا دھند نقالی اور مغربی تہذیب کے زہر آلود اثر سے محفوظ رکھنے کے لئے مرحوم مصور غم نے تحریر فرمائے تھے ان میں ان مشرقی خوبیوں کو جو روز بروز مٹ رہی ہیں اور جن پر ہندوستان کے بسنے والے ناز کرتے تھے موثر پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے - قیمت ۱۰ر

گرداب حیات حضرت مصور غم نے عورتوں کی اصلاح حالت میں چھوٹے چھوٹے نتیجہ خیز اور موثر افسانے عام فہم پیرایہ میں عصمت میں لکھے تھے ان کا مجموعہ ان افسانوں نے بیسیوں عورتوں کو افسانہ نگار بنا دیا - اور سینکڑوں عورتوں کی زندگی سنور گئی - عہ

بزم رفتگاں اردو ادب کے غیر فانی نثر کے مرثئے جو ملک کی مایۂ ناز خواتین اور باکمال شعرا اور ادبا کی یاد میں لکھے گئے تھے اور جو معدن ادب کے بیش بہا جواہر ریزے ہیں ایک ایک فقرہ اور ایک ایک جملہ درد و اثر میں ڈوبا ہوا ہے - قیمت عہ

گدڑی میں لعل لڑکیوں اور عورتوں کو سگھڑ ہنرمند اور کفایت شعار بننے اور کامیاب زندگی بسر کرنے کے لئے خانہ داری کے متعلق نہایت ہی مفید مشورے دلنشین پیرایہ میں - یہی ہیں وہ مضامین جنھوں نے ہزاروں عورتوں کی زندگی میں انقلاب پیدا کر دیا اور وہ کامیاب گھر والی بن کر خوش گوار زندگی گذارنے لگیں ہیں

سیاحت ہند جو ہندوستان کے مختلف مقامات کی تعلیم یافتہ دردمند خواتین و حضرات کا تذکرہ - جس سے مختلف صوبوں کی معاشرت - تمدن سے واقفیت ہوتی ہے - اور علامہ مرحوم کی طبیعت و عادات و خصائل کا بھی پتہ چلتا ہے - قیمت عہ

دادا لال بُجھکّڑ پانچ نہایت ہی پر لطف مزاحیہ قصے جنھیں پڑھ کر ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جائیں - ولانی ننھی اور نانی عشو کے سلسلہ کی تفریحی لیکن نتیجہ خیز کتاب جس سے

معلوم ہوتا ہے کہ مغفور علیہ الرحمتہ ظرافت نگاری میں بھی کس درجہ کمال رکھتے تھے۔ قیمت ۸؍

بے فکری کا آخری دن اور دوسرے مضامین کنواری بچیوں کے لئے جن کا مقصد یہ ہے کہ اُن میں اچھے عادات و خصائل پیدا ہوں۔ وہ اپنے فرائض کو سمجھنے لگیں۔ قیمت چار آنہ ۴؍

نالۂ زار خواتین ہند کے محسن اعظم کے درد انگیز مضامین جن میں عورت کی مختلف حیثیت پر بحث کی گئی ہے۔ عورتوں کی مظلومیت کا مرقع اور ان کے مصائب و آلام کی درد انگیز داستانیں ہیں جنھیں پڑھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ اور سنگدل سے سنگدل انسان کی آنکھیں نم ناک ہو جاتی ہیں۔ قیمت ۱۲؍

احکام نسواں قرآن مجید کے وہ احکام جو عورتوں سے متعلق ہیں مع ترجمہ و تفسیر جس نے مسلمان عورتوں کی ایک اشد ضرورت کو پورا کر دیا۔ کتاب زنانہ لٹریچر میں نہایت اہمیت رکھتی ہے اور ہر مسلمان خاتون کے پاس رہنی چاہئے۔ اس کی پوری قدر و قیمت مطالعہ کے بعد ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ قیمت ۱۲؍

دعائیں حضرت علامہ مغفور کی سب سے آخری تصنیف مغفور علیہ الرحمتہ نے اپنے مخصوص رنگ میں اردو زبان میں نثر و نظم کی یہ دعائیں لکھی تھیں۔ جو اس قدر سوز و گداز اور درد و اثر میں ڈوبی ہوئی ہیں کہ ایک ایک جملہ اور ایک ایک مصرعہ کلیجہ کے پار ہو جاتا ہے۔ ۸؍

دلی کی آخری بہار ساٹھ برس پہلے دلی کیا تھی۔ مرد۔ عورتیں بوڑھے بچے کس طرح بے فکری اور سادگی کے ساتھ زندگی کا لطف اٹھاتے تھے میلے ٹھیلے کس طرح مناتے اور سیر و تفریح کس طرح کی جاتی تھی۔ اس کتاب میں قدیم معاشرت محبت۔ تعلقات اور وضعداری کی درد انگیز کہانیاں اور بربادی دلی کے جگر خراش افسانے ہیں تلعہ معلی کی کوثر سے دھلی ہوئی زبان میں مصنف نے فسانۂ شب سُنا کر دردمند دلوں کو تڑپا دیا ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔ عہ؍

محسن حقیقی مسلمانوں کے آقا و مولا سردار دو جہان سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے چند متفرق واقعات مصنف علامہ کے للّٰہ کے قلم سے اور اس قدر موثر پیرایہ میں کہ آنکھ سے آنسو نکل پڑیں۔ مجالس میلاد کے متعلق چند اصطلاحی مضامین بھی اس کتاب میں ہیں۔ قیمت چھ آنہ ۶؍

داستان پارینہ تاریخی مضامین کا مجموعہ جن میں متعصب غیر مسلم مورخوں کے ان حملوں کا دندان شکن جواب بھی دیا گیا ہے جو مسلمان بیگمات اور حکمرانوں پر کئے جاتے ہیں افسانوں سے زیادہ دلآویزی ہے قیمت باتصویر ۱۲؍

بلبل بیمار لڑکیوں کی تعلیم و تربیت اور پردہ کے مختلف پہلوؤں پر طبقۂ نسواں کے سب سے بڑے نباض نے نہایت

ہمدردی تک غور و فکر کے بعد جو بیش بہا مضامین تحریر فرمائے تھے ان کا بے انتہا قیمتی مجموعہ۔ قیمت ۱۰؍

مسلی ہوئی پتیاں دلی کی بیگماتی زبان میں زنانہ خطوط حیات انسانی کے وہ راز جن کو پڑھ کر بے ساختہ جی چاہتا ہے کہ الفاظ کو اٹھا کر آنکھوں پر رکھ لیجئے۔ ۶؍

چمنستان مغرب خانہ داری۔ تاریخ۔ معاشرت۔ ادب غرض ہر موضوع پر جو خواتین کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ انگریزی زبان کے چند بہترین مضامین کے عام فہم ترجمے جن میں حضرت علامہ مغفور کا خاص رنگ بھی جھلک رہا ہے قیمت عہ

حور اور انسان اب سے قریباً تیس سال قبل رسالہ تمدن میں علامہ مغفور نے حقوق نسواں کی حمایت میں چند نہایت موثر درد انگیز افسانے تحریر فرمائے تھے جنھوں نے تعلیم یافتہ مردوں میں ایک تہلکہ مچا دیا تھا۔ ان کا مجموعہ ۱۲؍

بساط حیات چار مختصر افسانوں کا مجموعہ حیات انسانی کے متعلق جانوروں کا مشاہدہ اور مطالعہ چاروں افسانے دلآویز اور نتیجہ خیز ہیں۔ قیمت ۶؍

نشیب و فراز آٹھ عورتوں نے اپنی اپنی زندگی کا کوئی اہم واقعہ یا مشاہدہ بیان کیا ہے ہر افسانہ نہ صرف حد درجہ دلچسپ ہے بلکہ نسوانی زندگی کے کسی نہ کسی پہلو پر کافی روشنی ڈالتا ہے۔ قیمت ۴؍

مسلمان عورت کے حقوق جو مرد خانگی زندگی خوشگوار بنانے کے آرزومند ہیں، جو عورتیں معلوم کرنا چاہتی ہیں کہ اسلام میں ان کی کیا وقعت اور کیا درجہ ہے وہ اس مجموعہ کا مطالعہ کریں جس دل میں مسلمانوں کی ترقی اور بہتری کا درد ہے ممکن نہیں وہ ان مضامین کو پڑھے اور تڑپ نہ اٹھے۔ قیمت بارہ آنہ۔ ۱۲؍

ساجن موہنی بہت سی بیبیاں باوجود کوشش کے شوہر کو خوش نہیں رکھ سکتیں کیونکہ انھیں تسخیر شوہر کے گر ہی نہیں معلوم۔ اس مجموعہ کا مطالعہ نہ صرف شادی شدہ خواتین ہی کے لئے بے انتہا مفید ہے بلکہ ان لڑکیوں کے لئے بھی جن کی عنقریب شادی ہونے والی ہے۔ قیمت ۴؍

زیور اسلام لڑکیوں اور عورتوں کے لئے نہایت موثر مذہبی مضامین جن کے مطالعہ سے انھیں معلوم ہوگا کہ انکی ہستی کیا معنی رکھتی ہے اور آئندہ زندگی کو خطرات سے بچا کر ایک مسلمان کی حیثیت سے پر لطف اور با اطمینان زندگی کس طرح بسر کر سکتی ہیں

شادی کا انتخاب اس وقت اولاد کی شادی کا انتخاب مسلمانوں کے لئے نہایت نازک مسئلہ ہے۔ اس کتاب میں اولاد کی شادی کے بارے میں بیش بہا مشورے دئے گئے ہیں۔ قیمت ۸؍

عالم نسواں

ان ملکی اور غیر ملکی واقعات پر جو خواتین بالخصوص مسلمان عورتوں سے متعلق تھے حضرت علامہ مغفور نے اپنے مخصوص پیرایہ میں تبصرہ تحریک نسواں۔ بیداری نسواں۔ آزادی نسواں حریت نسواں پیگراں بہا خیالات۔ قیمت ۸ر

قرب ہستی

وہ بیش بہا مضامین جو اصلاح معاشرت اور اصلاح اخلاق کے متعلق ہیں اور جن کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ کس طرح مسلمان گھرانے اندر ہی اندر گھن کی طرح کھوکھلے ہو رہے ہیں۔ اور ان کی حالت درست ہونے کی کیا تدابیر ہیں۔ ۶ر

بکھری ہوئی پتیاں

مختلف موضوعات کے متفرق مضامین۔ انشائے لطیف اور کئی درد انگیز نظمیں بھی ہیں۔ گویا اس مجموعہ میں حضرت علامہ مغفور کی کئی حیثیتیں نظر آتی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ چھ آنے۔ ۱؍۶

خدائی راز اور دوسرے افسانے

سب سے پہلے مختصر افسانہ نگار کے آخری افسانوں کا بے مثل مجموعہ جس میں حیات انسانی کی پیچیدہ سے پیچیدہ گتھیوں کو سلجھایا گیا ہے۔ اور جذبات انسانی کی بے مثل ترجمانی کی گئی ہے۔ پلاٹ۔ مکالمہ۔ کردار نگاری۔ مناظر نویسی۔ جذبات نگاری ہر اعتبار سے یہ افسانے ان کے بہترین افسانوں میں سے ہیں جن پر اردو ادب ہمیشہ فخر کرے گا۔ قیمت ایک روپیہ۔ عہ ر

یادگار تمدن

تمدن حقوق نسواں کی حمایت میں پہلا اور آخری مردانہ رسالہ تھا۔ اس کے ایڈیٹر کی حیثیت سے علامہ مغفور نے جو مضامین تحریر فرمائے تھے ان کا مجموعہ طرز بیان اسقدر دلآویز ہے کہ بار بار پڑھنے کو دل چاہتا ہے۔ قیمت ہ

تصانیف محترمہ خاتون اکرم جنت مکانی

گلستان خاتون

محترمہ خاتون اکرم ہندوستان کے بہترین افسانہ نگاروں میں نہایت ممتاز درجہ رکھتی تھیں۔ گلستان خاتون منفقہ طور پر اردو کے بہترین افسانوں کا مجموعہ تسلیم کی گئی ہے اور اس میں وہ سبق آموز موثر اور درد انگیز افسانے ہیں جو زنانہ لٹریچر میں خیر فانی درجہ رکھتے ہیں۔ اس سے پہلے کسی ہندستانی خاتون کے ایسے بلند پایہ افسانوں کا مجموعہ نہیں چھپا۔ ملک کے تمام مشہور اخبارات اور رسائل اور نامور اہل قلم مردوں اور عورتوں نے نہایت شاندار ریویو کئے ہیں۔ دیباچہ مولانا راشد الخیری ایڈیٹر عصمت نے لکھا ہے۔ تمام کتاب آرٹ کاغذ پر چھپی ہے۔ بار سوم قیمت ۱؍۴

پیکر وفا

دلآویز نتیجہ خیز افسانہ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ وفا عورت کی خلقت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ اور شریف بیوی اپنے شوہر کے لئے ایسی ایسی قربانیاں کر دکھاتی ہے کہ دنیا حیرت میں رہ جائے۔ قیمت ۸ر

بچھڑی بلبل

ایک دلچسپ اور سبق آموز افسانہ۔ ایک لڑکی ماں باپ سے بچھڑ جاتی ہے۔ اس کی جدائی میں ماں باپ کی جو کیفیت ہوتی ہے۔ صرف کتاب پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ برسوں کے بعد وہی لڑکی اس طرح ملتی ہے کہ جنت مکانی کی بے مثل افسانہ نگاری کی داد دینی پڑتی ہے۔ قیمت ۶ر تیسری بار چھپی ہے

جمال ہمنشیں

جنت مکانی کے بے مثل ادبی مضامین کا نہایت حسین شاندار مجموعہ۔ رسالہ حرم کی رائے۔ یہ مضامین بہ لحاظ زبان و خیال نہایت بلند ہیں اور انکی اشاعت اردو زبان پر بڑا احسان ہے۔ قیمت عہ ر تیسرا ایڈیشن قریب ختم ہے۔

تصانیف محترمہ صغرا ہمایوں مرزا صاحب ایم آر اے ایس لندن

مشیر نسواں، ناہید

ایک دلچسپ اخلاقی ناول جس میں

باتیں بتائی گئی ہیں۔ قصہ دلچسپ اور نتیجہ خیز ہے۔ طرز بیان نہایت آسان اکابرین قوم نے جسے پڑھ کر شاندار ریویو کئے تھے۔ قیمت ۸ر

سرگذشت ہاجرہ

دلچسپ اور سبق آموز قصوں کے پیرایہ میں اخلاقی اور اسلامی جواہرات کا بیش بہا ذخیرہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ازدواجی زندگی میں جو بدمزگی پیدا ہو جاتی ہے، عورت انھیں کس طرح دور کر سکتی ہے قیمت ۱۰ر

موہنی

ایک اخلاقی معاشرتی افسانہ۔ ایک شہزادی شوہر کے انتقال پر گھر بار چھوڑ کر جنگلوں میں ماری ماری پھرتی تھی یہاں تک کہ ایران پہونچتی ہے اور وہاں عجیب طریقہ سے شوہر سے ملاقات ہوتی ہے ایران کی معاشرت اور جہانداری زچہ خانہ شادی بیاہ رسم و رواج پر دلچسپ معلومات بھی ہیں۔ قیمت ۱۰ر

تحریر النساء

لڑکیوں اور عورتوں کے لئے جدید طرز پر خط و کتابت کی مفید کتاب۔ اخلاقی۔ معاشرتی۔ مذہبی سبقوں کا لاجواب دلچسپ مجموعہ۔ یہ کتاب انشا کی انشا ہے اور نتیجہ خیز سبق آموز مضامین کا مجموعہ بھی۔ قیمت ۱۲ر

اخلاقی و اصلاحی ناول و افسانے

شہید وفا

سلمہ کی محبت کی سچی داستان دنیا فراموش نہیں کر سکتی اس نے سعید کی محبت میں فنا ہو کر وہ مصیبتیں اٹھائیں جس کی تاب شاید ہی کوئی انسان لا سکے مشہور افسانہ نگار محترمہ امۃ الوحی صاحبہ کے اس کامیاب افسانے کے ساتھ ۹ نہایت سبق آموز افسانے اور بھی ہیں۔ قیمت عہ ر

انوری بیگم

اردو کی نامور افسانہ نگار محترمہ طیبہ بیگم مسز نواب خدیو جنگ بہادر کا نہایت دلاویز ناول ہے جس میں حیدرآباد کے ایک شریف معزز و اعلیٰ تعلیم یافتہ گھرانے کی بلند معاشرت دکھائی گئی ہے۔ پلاٹ میں نہایت دلکشی اور طرز بیان میں بے تکلفی

...بیاں تعلیم یافتہ ... خیال لڑکی کا اس وجہ سے کہ غیر کفو میں شادی کرنے سے ... برادری دینی ہوگا برادری کے نااہل لڑکے سے شادی کرنے کے دردناک ... دولت کے لالچ میں سوکن پر بیٹی بیاہنے کا عبرت ناک انجام - ۸ ر

...بارش عصمت کی مشہور انشا پرداز محترمہ انیس فاطمہ کا لکھا ہوا ایک نتیجہ خیز افسانہ جس میں چار عورتوں کی عبرت انگیز ... سبق آموز آپ بیتی ہے - مغربی تمدن کی اندھا دھند تقلید - عیسائی ... کی صحبت - رواج کی پابندی کے دردناک نتائج - قیمت ۴ ر

...بیاں باز جس میں ایک معزز اعلیٰ تعلیم یافتہ گھرانے کے حالات نہایت ہی دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں - ... اپنے منگیتر کے لئے کیا کیا قربانیاں کرتی ہے - مسٹر قمر ایک کم حیثیت ... کے ہاتھوں کس طرح اپنی پرمسرت زندگی کو تباہ کرتے ہیں - ... حسن کا ایک سچا دوست تمام مشکلات کو حل کرتا اور اپنے دوستوں ... کی قربانیاں کر دیتا ہے - یہ ایسے باب ہیں کہ آپ عش عش ... - از محترمہ نذر سجاد حیدر صاحبہ قیمت ۱۲ ر

...روزہ ایک دولت مند مگر یتیم و لسیر لڑکی کا افسانۂ غم - شرافت اور انسانیت کی دل ہلا دینے والی قربانیاں جن سے معلوم ... کہ کس وجہ سے ایک شریف عورت اپنے شوہر کو ایک دوسری ... کے حوالہ کر دیتی ہے - لالچ بے ایمانی - ہنگامی جذبات کے قابل نفرت ... احسان فراموشی محسن کشی کے کمینہ حملے اور استقامت استقلال اور ... کی فتح - از جمیلہ بیگم صاحبہ کلکتہ - قیمت ۸ ر

...نغمات موت محترمہ حجاب امتیاز کے دلآویز مضامین کا مجموعہ جو انھوں نے اپنی والدہ مرحومہ کی یاد میں لکھے تھے ... مضامین مصنفہ کے دلی جذبات کا آئینہ اور نظم نما نثر کا بہترین نمونہ ہیں - ... کے انداز بیان کی دلکشی اور ان کے شاعرانہ خیالات کی نزاکت ... طور پر نغمات موت میں نمایاں ہیں - قیمت ۶ ر

...ب زریں محترمہ حجاب امتیاز کا طرز تحریر ملک کی دوسری مشہور انشا پرداز خواتین سے بالکل جدا نہایت ... ہے - وہ نثر میں خوب شاعری کرتی ہیں - ان کے چھوٹے چھوٹے ... مضامین بلند تخیل عبارت کی رنگینی اور جذبات کی ترجمانی کا بہترین نمونہ ... ہیں اس مجموعہ میں پچاس مضامین ہیں جن میں سے اکثر مختلف رسائل ... شائع ہو کر خراج تحسین وصول کر چکے ہیں - قیمت ۸ ر

...رت کی پتلی محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ منشی فاضل کا لکھا ہوا ایک سبق آموز اور دلچسپ قصہ جس میں تین مختلف الخیال ... وں کے حالات ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ اولوالعزمی اور ہمت سے عورت ... طرح بگڑا ہوا گھر بنا سکتی ہے - قیمت ۶ ر

...ودھ کی قیمت اور ۷ اور مختصر افسانے اور ایک ڈراما جو منشی پریم چند نے خاص طور پر ... وں کے لئے لکھے تھے - مجموعہ منشی جی کے بہترین افسانوں کا ہے - قیمت ۱۰ر

روحانی شادی یہ اصلاحی ڈرامہ منشی پریم چند نے عصمت کے لئے لکھا تھا ... مکالمہ - کیرکٹر ہر اعتبار سے ... سبق آموز ہے - دلچسپ اور دلآویز ہے - عبرت ناک ... موثر اور بلند پایہ ڈرامہ ہے - قیمت ۲ ر

دامن باغباں مشہور افسانہ نگار ڈاکٹر سعید احمد بریلوی کے افسانے - جذبات نگاری میں ڈاکٹر صاحب کو کمال حاصل ہے اور زبان روزمرہ عام فہم لکھتے ہیں - دامن باغباں ڈاکٹر صاحب کے ۷ سبق آموز افسانوں کا مجموعہ ہے - جو اردو کے بہترین افسانوں میں شمار کئے جاتے ہیں - قیمت صرف ۱۰ر

افسانۂ حرم لڑکیوں کے لئے ایک فاضل جرنلسٹ نے دس کہانیاں لکھی ہیں اور ہر کہانی سے کوئی نہ کوئی مفید نتیجہ نکلتا ہے - لڑکیاں کتاب کو نہایت دلچسپی سے پڑھیں گی - طرز بیان میں دلآویزی ہے - عبارت بہت ہی آسان - عام ہندوستانی گھرانوں کی کیفیت نہایت خوبی سے دکھائی گئی ہے - قیمت ۸ ر

آئینۂ جمال یعنی دور حاضرہ کی نامور شاعرہ محترمہ ملقب بہ جمال صاحبہ کی یہ نظمیں اسلام کے دور اولیں کی سبق آموز منظوم کہانیاں درد قومی کی تڑپ مناظر قدرت کی مصوری - جذبات نسوانی کی صحیح ترجمانی موسیقی کی لطافت وہ کیا خوبی ہے جو آئینہ جمال میں نہیں - خوف خدا پاس مذہب حب الوطنی ایثار ہمت بہادری کے جذبات اس کے مطالعہ سے پیدا ہوتے ہیں - قیمت ۱۲ ر

شمع خاموش اردو کی مشہور شاعرہ منجو بیگم لکھنوی کی دردانگیز اور پُرسوز نظموں کا مجموعہ مع دیباچہ مولانا راشد الخیری - یہ نظمیں ہندوستانی مسلمان عورتوں کی مظلومیت کے صحیح ترین فوٹو ہیں اردو رسائل میں شائع ہو کر مقبول ہو چکی ہیں ہر ہر شعر درد سے لبریز ہے پڑھ کر آنسو نکل آتے ہیں - کسی خاتون کے کلام کا ایسا دردانگیز مجموعہ اب تک نہیں چھپا - زبان آسان اور عام فہم - قیمت ۶ ر

کچھ اور مفید زنانہ کتابیں

تاریخی لطیفے دنیا بھر کے نامور مصنفوں شاعروں بادشاہوں شہزادیوں وغیرہ کے لطیفے جو نہ دائرہ تہذیب سے باہر ہیں نہ فرضی من گھڑت - ان سے ہنسی بھی آئے گی معلومات بھی بڑھیں گی - قیمت آٹھ آنہ - ۸ ر

ہنسی کی باتیں یہ کتاب ہندوستان کے معزز گھرانوں کی محترم خواتین کے نئے نئے طبع زاد مہذب لطیفے ہیں جنھیں پڑھ کر سنجیدہ انسان بھی ہنسے بغیر نہ رہ سکے - لطف یہ ہے کہ ذرا تہذیب سے گرا ہوا کوئی لطیفہ نہیں - مہذب ظرافت کی بہترین کتاب ہے - قیمت ۸ ر

عقل کی باتیں دنیا کے بڑے بڑے آدمیوں پیغمبروں بادشاہوں مصنفوں شاعروں ادیبوں

عالمِ نسواں

اُن ملکی اور غیر ملکی واقعات پر جو خواتین بالخصوص مسلمان عورتوں سے متعلق تھے حضرت علّامہ مغفور کا اپنے مخصوص پیرایہ میں تبصرہ۔ تحریک نسواں۔ بیداری نسواں۔ آزادی نسواں حریت نسواں پر گراں بہا خیالات۔ قیمت ۸ر

فریبِ ہستی

وہ بیش بہا مضامین جو اصلاح معاشرت اور اصلاح اخلاق کے متعلق ہیں اور جن کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ کس طرح مسلمان گھرانے اندر ہی اندر گھن کی طرح کھوکھلے ہو رہے ہیں۔ اور ان کی حالت درست ہونے کی کیا تدابیر ہیں۔ ۶ر

بکھری ہوئی پتیاں

مختلف موضوعات کے متفرق مضامین۔ انشائے لطیف اور کئی درد انگیز نظمیں بھی ہیں۔ گویا اس مجموعہ میں حضرت علّامہ مغفور کی کئی حیثیتیں نظر آتی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ چھ آنے۔ ۱؎۶؍

خدائی راج اور دوسرے افسانے

اُردو کے سب سے پہلے مختصر افسانہ نگار کے آخری افسانوں کا بے مثل مجموعہ جس میں حیاتِ انسانی کی پیچیدہ سے پیچیدہ گتھیوں کو سلجھایا گیا ہے۔ اور جذباتِ انسانی کی بے مثل ترجمانی کی گئی ہے۔ پلاٹ۔ مکالمہ۔ کردار نگاری۔ مناظر نویسی۔ جذبات نگاری ہر اعتبار سے یہ افسانے بہترین افسانوں میں سے ہیں جن پر اردو ادب ہمیشہ فخر کرے گا۔ قیمت ایک روپیہ۔ عہ ر

یادگارِ تمدن

تمدن حقوق نسواں کی حمایت میں پہلا اور آخری مردانہ رسالہ تھا۔ اس کے ایڈیٹر کی حیثیت سے علّامہ مغفور نے جو مضامین تحریر فرمائے تھے ان کا مجموعہ۔ طرزِ بیان اسقدر دلآویز ہے کہ بار بار پڑھنے کو دل چاہتا ہے۔ قیمت ۶ر

تصانیف محترمہ خاتون اکرم جنت مکانی

گلستانِ خاتون

محترمہ خاتون اکرم ہندوستان کے بہترین افسانہ نگاروں میں نہایت ممتاز درجہ رکھتی تھیں۔ گلستانِ خاتون متفقہ طور پر اردو کے بہترین افسانوں کا مجموعہ تسلیم کی گئی ہے اور اس میں دکھ سبق آموز موثر اور دردانگیز افسانے ہیں جو زنانہ لٹریچر میں غیر فانی درجہ رکھتے ہیں۔ اس سے پہلے کسی ہندوستانی خاتون کے ایسے بلند پایہ افسانوں کا مجموعہ نہیں چھپا۔ ملک کے تمام مشہور اخبارات اور رسائل اور نامور اہلِ قلم مردوں اور عورتوں نے نہایت شاندار ریویو کئے ہیں۔ دیباچہ مولانا راشد الخیری ایڈیٹر عصمت نے لکھا ہے۔ تمام کتاب آرٹ کاغذ پر چھپی ہے۔ بار سوم۔ قیمت ۱؎۴؍

پیکرِ وفا

دلآویز نتیجہ خیز افسانہ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ وفا عورت کی خلقت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ اور شریف بیوی اپنے شوہر کے لئے ایسی ایسی قربانیاں کر دکھاتی ہے کہ دنیا حیرت میں رہ جائے۔ قیمت ۸ر

بچھڑی بیٹی

ایک دلچسپ اور سبق آموز افسانہ۔ ایک لڑکی ماں باپ سے بچھڑ جاتی ہے۔ اس کی جدائی میں ماں باپ کی جو کیفیت ہوتی ہے۔ صرف کتاب پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ برسوں کے بعد وہی لڑکی اس طرح ملتی ہے کہ جنت مکانی کی بے مثل افسانہ نگاری کی داد دینی پڑتی ہے۔ قیمت ۶ر تیسری بار چھپی ہے

جمالِ ہمنشیں

جنت مکانی کے بے مثل ادبی مضامین کا نہایت حسین شاندار مجموعہ۔ رسالہ حرم کی رائے۔ یہ مضامین بہ لحاظ زبان و خیال نہایت بلند ہیں۔ اور ان کی اشاعت اردو زبان پر بڑا احسان ہے۔ قیمت عہ ر تیسرا ایڈیشن قریب ختم ہے۔

تصانیف محترمہ صغرا ہمایوں مرزا صاحب ایم آر اے ایس لندن

مشیرِ نسواں / رازِ سرہ

ایک دلچسپ اخلاقی ناول جس میں

باتیں بتائی گئی ہیں۔ قصہ دلچسپ اور نتیجہ خیز ہے۔ طرزِ بیان نہایت آسان۔ اکابرینِ قوم نے جسے پڑھ کر شاندار ریویو کئے تھے۔ قیمت ۸ر

سرگذشتِ ہاجرہ

دلچسپ اور سبق آموز قصوں کے پیرایہ میں اخلاقی اور اسلامی جواہرات کا بیش بہا ذخیرہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ازدواجی زندگی میں جو بدمزگی پیدا ہو جاتی ہے، عورت انھیں کس طرح دور کر سکتی ہے۔ قیمت ۱۰ر

موہنی

ایک اخلاقی معاشرتی افسانہ۔ ایک شہزادی شوہر کے انتقال پر گھر بار چھوڑ کر جنگلوں میں ماری ماری پھرتی تھی یہاں تک کہ ایران پہونچتی ہے اور وہاں عجیب طریقہ سے شوہر سے ملاقات ہوتی ہے۔ ایران کی معاشرت اور مہمانداری زچہ خانہ شادی بیاہ رسم و رواج پر دلچسپ معلومات بھی ہیں۔ قیمت ۱۰ر

تحریر النساء

لڑکیوں اور عورتوں کے لئے جدید طرز پر خط و کتابت کی مفید کتاب۔ اخلاقی۔ معاشرتی۔ مذہبی سبقوں کا لاجواب دلچسپ مجموعہ۔ یہ کتاب انشا کی انشا ہے اور نتیجہ خیز سبق آموز مضامین کا مجموعہ بھی۔ قیمت ۱۲ر

اخلاقی و اصلاحی ناول و افسانے

شہیدِ وفا

سلمہ کی محبت کی سچی داستان دنیا فراموش نہیں کر سکتی اس نے سعید کی محبت میں فنا ہو کر وہ مصیبتیں اٹھائیں جس کی تاب شاید ہی کوئی انسان لا سکے مشہور افسانہ نگار محترمہ امۃ الوحی صاحبہ کے اس کامیاب افسانے کے ساتھ ۹ نہایت سبق آموز افسانے اور بھی ہیں۔ قیمت عہ ر

انوری بیگم

اردو کی نامور افسانہ نگار محترمہ طیبہ بیگم مسز نواب خدیو جنگ بہادر کا نہایت دلآویز ناول ہے جس میں حیدر آباد کے ایک شریف معزز و اعلیٰ تعلیم یافتہ گھرانے کی بلند معاشرت دکھائی گئی ہے۔ پلاٹ میں نہایت دلکشی اور طرزِ بیان میں بے تکلفی

...ت پر قربانیاں تعلیم یافتہ اور روشن خیال لڑکی کا اس وجہ سے کہ غیر کفو میں شادی کر لے سے
...ی دینا ہوگا بادری کے نااہل لڑکے سے شادی کرنے کے دردناک
... دولت کے لالچ میں سوکن پر بیٹی بیاہنے کا عبرتناک انجام ۔ ۸؍

...رخ عصمت کی مشہور انشا پرداز محترمہ انیس فاطمہ کا لکھا
ہوا ایک نتیجہ خیز افسانہ جس میں چار عورتوں کی عبرت انگیز
...آموز آپ بیتی ہے۔ مغربی تمدن کی اندھا دھند تقلید۔ عیسائی
...کی صحبت۔ رواج کی پابندی کے دردناک نتائج۔ قیمت ۴؍

...ساباز جس میں ایک معزز اعلیٰ تعلیم یافتہ گھرانے کے حالات
نہایت ہی دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔
... اپنے منگیتر کے لئے کیا کیا قربانیاں کرتی ہے۔ مسٹر قمر ایک کم حیثیت
...لڑکی کے ہاتھوں کس طرح اپنی پر مسرت زندگی کو تباہ کرتے ہیں۔
...نیا کا ایک سچا دوست تمام مشکلات کو حل کرتا اور اپنے دوستوں
...کیسی کیسی قربانیاں کر دیتا ہے۔ یہ ایسے باب ہیں کہ آپ عش عش
...گے۔ از محترمہ نذر سجاد حیدر صاحب قیمت ۱۲؍

...وزہ ایک دولت مند مگر یتیم و لیسیر لڑکی کا افسانۂ غم۔ شرافت اور
انسانیت کی دل ہلا دینے والی قربانیاں جن سے معلوم
...کس وجہ سے ایک شریف عورت اپنے شوہر کو ایک دوسری
...کے حوالہ کر دیتی ہے۔ لالچ بے ایمانی۔ ہنگامی جذبات کے قابل نفرت
...احسان فراموشی محسن کشی کے کمینہ حملے اور استقامت استقلال اور
...کی فتح۔ از جمیلہ بیگم صاحبہ کلکتہ۔ قیمت ۸؍

...ت موت محترمہ حجاب امتیاز علی کے دلآویز مضامین کا مجموعہ جو
انھوں نے اپنی والدہ مرحومہ کی یاد میں لکھے تھے
...این مصنفہ کے دلی جذبات کا آئینہ اور نظم نما نثر کا بہترین نمونہ ہیں۔
...کے انداز بیان کی دل کشی اور ان کے شاعرانہ خیالات کی نزاکت
...پورے طور پر نغمات موت میں نمایاں ہیں۔ قیمت ۶؍

...ب زریں محترمہ حجاب امتیاز علی کا طرز تحریر ملک کی دوسری
مشہور انشا پرداز خواتین سے بالکل جدا نہایت
...ہے۔ وہ نثر میں خوب شاعری کرتی ہیں۔ ان کے چھوٹے چھوٹے
...مضامین بلند تخیل عبارت کی رنگینی اور جذبات کی ترجمانی کا بہترین نمونہ
...ہیں اس مجموعہ میں سچاس مضامین ہیں جن میں سے اکثر مختلف رسائل
...شائع ہو کر خراج تحسین وصول کر چکے ہیں۔ قیمت ۸؍

...رت کی تبلی محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ منشی فاضل کا لکھا ہوا ایک سبق
آموز اور دلچسپ قصہ جس میں تین مختلف الخیال
...کے حالات ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ اولوالعزمی اور ہمت سے عورت
...طرح بگڑا ہوا گھر بنا سکتی ہے۔ قیمت ۶؍

...دھ کی قیمت اور ۷ اور مختصر افسانے اور ایک
ڈراما جو منشی پریم چند نے خاص طور پر
...کے لئے لکھے تھے۔ یہ مجموعہ منشی جی کے بہترین افسانوں کا ہے۔ قیمت ۱۰؍

روحانی شادی یہ اصلاحی ڈراما منشی پریم چند نے عصمت کے لئے لکھا تھا۔ پلاٹ۔ مکالمہ۔ کیرکٹر ہر
اعتبار سے کامیاب نتیجہ خیز سبق آموز ہے۔ دلچسپ اور دلآویز ہے۔
عبرتناک بھی اور کافی تفریحی مزاحیہ بھی۔ اصلاح معاشرت پر نہایت
موثر اور بلند پایہ ڈراما ہے۔ قیمت ۶؍

دامن باغباں مشہور افسانہ نگار ڈاکٹر سعید احمد بریلوی کے افسانے۔ جذبات نگاری میں ڈاکٹر صاحب
کو کمال حاصل ہے اور زبان روزمرہ عام فہم لکھتے ہیں۔ دامن باغباں ڈاکٹر
صاحب کے ۷ سبق آموز افسانوں کا مجموعہ ہے۔ جو اردو کے بہترین
افسانوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ قیمت صرف ۱۰؍

افسانۂ حرم لڑکیوں کے لئے ایک فاضل جرنلسٹ نے دس کہانیاں لکھی ہیں اور ہر کہانی سے کوئی نہ کوئی
مفید نتیجہ نکلتا ہے۔ لڑکیاں کتاب کو نہایت دلچسپی سے پڑھیں گی۔ طرز
بیان میں دلآویزی ہے۔ عبارت بہت ہی آسان۔ عام ہندوستانی
گھرانوں کی کیفیت نہایت خوبی سے دکھائی گئی ہے۔ قیمت ۸؍

آئینۂ جمال یعنی دور حاضرہ کی نامور شاعرہ محترمہ طلعت جمال صاحبہ کی نظمیں۔ اسلام کے دور اولین کی سبق
آموز منظوم کہانیاں درد قومی کی تڑپ مناظر قدرت کی مصوری۔
جذبات نسوانی کی صحیح ترجمانی موسیقی کی لطافت وہ کیا خوبی ہے جو آئینہ
جمال میں نہیں۔ خوف خدا پاس مذہب حب الوطنی ایثار ہمت بہادری
کے جذبات اس کے مطالعہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ قیمت ۱۲؍

شمع خاموش اردو کی مشہور شاعرہ منجو بیگم لکھنوی کی دردانگیز اور موثر نظموں کا مجموعہ مع دیباچہ مولانا راشد الخیری
یہ نظمیں ہندوستانی مسلمان عورتوں کی مظلومیت کے صحیح ترین فوٹو
ہیں اردو رسائل میں شائع ہو کر مقبول ہو چکی ہیں ہر ہر شعر درد سے
لبریز ہے پڑھ کر آنسو نکل آتے ہیں۔ کسی خاتون کے کلام کا ایسا درد
انگیز مجموعہ اب تک نہیں چھپا۔ زبان آسان اور عام فہم۔ قیمت ۶؍

کچھ اور مفید زنانہ کتابیں

تاریخی لطیفے دنیا بھر کے نامور مصنفوں شاعروں بادشاہوں شہزادیوں وغیرہ کے لطیفے جو نہ دائرہ تہذیب سے
باہر ہیں نہ فرضی من گھڑت۔ ان سے ہنسی بھی آئے گی معلومات بھی
بڑھیں گی۔ قیمت آٹھ آنہ ۸؍

ہنسی کی باتیں یہ کتاب ہندوستان کے معزز گھرانوں کی محترم خواتین کے نئے نئے طبع زاد
مہذب لطیفے ہیں جنھیں پڑھ کر سنجیدہ انسان بھی ہنسے بغیر نہ رہ سکے۔
لطف یہ ہے کہ دائرہ تہذیب سے گرا ہوا کوئی لطیفہ نہیں۔ مہذب ظرافت
کی بہترین کتاب ہے۔ قیمت ۸؍

عقل کی باتیں دنیا کے بڑے بڑے آدمیوں پیغمبروں بادشاہوں مصنفوں شاعروں ادیبوں

ـدفلاسفروں کے وہ سات سو اقوال جو برسوں کے تجربوں پر مبنی ہیں۔ ـن میں ہنسی خوشی کامیابی سے زندگی گذارنے کا راز اور جن میں جہاں ـسانی کی پیچیدہ سے پیچیدہ گتھیاں سلجھانے کا حل ہے جو دل ـبلانے غم غلط کرنے کا ذریعہ ہیں۔ قیمت ۸؍

ـندرستی ہزار نعمت

عصمت کی مایہ ناز مضمون نگار محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ فیضی ـبئی کے نہایت مفید مضامین جن میں صحت قائم رکھنے کے چند اصول ـڑی خوبی سے بیان فرمائے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اپنی سیاحت ـمریکہ اور یورپ کے تجربات بھی تحریر فرمائے ہیں قیمت صرف ۴؍

ـبچوں کی تربیت

بچوں کی پرورش اور تربیت پر بہترین کتاب۔ پہلے شریف گھرانوں میں بچوں ـں پرورش میں جن جن باتوں کا خیال رکھا جاتا تھا۔ آج جن بیماریوں ـہ اشرفیاں خرچ کی جاتی ہیں اس وقت پیسوں میں کام ہو جاتا تھا وہ ـسب اس میں جمع کی گئی ہیں۔ قیمت ۱۰؍

پردہ و تعلیم

اس کتاب سے معلوم ہوگا کہ تعلیم نسواں کی طرف سے غفلت کرنے سے مسلمانوں کو کیسا شدید نقصان پہونچ چکا ہے اور اب ان کی ترقی و بہتری کی کیا صورت ہے اس کتاب میں پردہ پر مختلف پہلوؤں سے بحث کی گئی ہے۔ اور قرآن و حدیث سے ثابت کیا گیا ہے کہ ہندوستان کا مروجہ پردہ درست نہیں ہے۔ قیمت بارہ آنہ - ۱۲؍

خواتین اندلس

اندلس یعنی اسپین میں مسلمانوں نے ۸۰۰ سال تک حکومت کی ہے مسلمانوں کے زمانہ میں سرزمین اندلس (اسپین) نے ایسی ایسی باکمال خواتین پیدا کی تھیں جنھوں نے علوم و فنون کے دریا بہا دئے تھے۔ یہ ان کا تذکرہ ہے جس سے معلوم ہوگا کہ اس زمانہ میں طبقہ نسواں کیسی کیسی اعلیٰ پایہ کی شاعر ادیب مصور۔ بذلہ سنج۔ لطیفہ گو۔ حاضر جواب موجود تھیں۔ قیمت - ۶؍

زنانہ بستہ

دس چھوٹی کتابوں کا مجموعہ (۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) کھانیوں کی کتاب (۳) کھیل کی کتاب (۴) لکھنے کی کتاب (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانے پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب ادب اخلاق کی کتاب۔ (۹) پردہ کی کتاب (۱۰) خانہ داری کی کتاب یا دولہن کا اصلی جہیز۔ ہر کتاب جس مضمون پر ہے مکمل ہے بچیوں اور لڑکیوں کے لئے زنانہ بستہ نہایت ہی مفید اور بڑے کام کی کتاب ہے۔ قیمت صرف عہ؍

بچوں کے لئے بچوں ہی کی زبان میں ۵ کتابیں

مختصر دنیا

انگریز سیاح گلیور صاحب بالشتیوں کی دنیا میں چلے گئے تھے جنھیں بالشتئے دیو کہتے تھے سیاح کبھی درختوں یا لشتیوں کو ہتھیلی پر اٹھا لیتا تھا اور سینکڑوں بالشتیوں کا جو کھانا اہتمام سے تیار ہوتا تھا ایک لقمہ میں ختم کر دیتا تھا بڑی مزیدار کہانی ہے۔ ۵؍

بچوں کی دنیا

روس کے مشہور مصنف ٹالسٹائی کی ان کہانیوں میں سے جو بچوں کے لئے مصنف نے لکھی تھیں پانچ بہترین کہانیوں کا ترجمہ بچوں ہی کی زبان میں کیا گیا ہے۔ جن سے علاوہ دلچسپ ہونے کے بچوں کے اخلاق درست ہوتے ہیں ان میں نیکی۔ بہادری۔ حب الوطنی۔ ہمدردی۔ ایثار کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ قیمت ۷؍

مزیدار کہانیاں

چھوٹے بچوں کے مطلب کی انھیں کی زبان میں لکھی ہوئی کہانیاں اسقدر دلچسپ کہ بغیر ختم کئے بچے چھوڑ نہ سکیں۔ باتصویر۔ قیمت عہ؍

جاپانی کہانیاں

مسز فضلی صاحبہ نے اپنے شوہر کے ساتھ جاپان میں کئی سال رہ کر بچوں کے مطلب کی نہایت عمدہ کسبق آموز کہانیاں جمع کی ہیں اور بڑی قابلیت سے اردو میں لکھی ہیں۔ جاپانی بچوں کی یہ بہت مشہور پسندیدہ کہانیاں ہیں۔ تصویریں بھی دی گئی ہیں۔ قیمت عہ؍

شہزادی نیلوفر

اور دوسری نہایت مزیدار دلچسپ کہانیاں چھوٹے بچوں اور بچیوں کے لئے از محترمہ سردرجہاں صاحبہ رعنا۔ قیمت ۱۲؍

آئینہ موٹر

موٹر کے متعلق اردو میں کئی کتابیں شائع ہو چکیں۔ مگر وہ سب مل کر آئینہ موٹر کا پاسنگ بھی نہیں ہیں اس کتاب میں موٹر انجن کے ہر حصّہ کے اصول سلیس اور عام فہم عبارت میں سمجھائے گئے ہیں۔ اس کتاب کی مدد سے ہر پرزے کے متعلق کافی واقفیت ہو جاتی ہے۔ ڈرائیور اور رکشاپ کی پریشانیوں کی نوبت نہیں آتی اور بہت سا روپیہ اور وقت ضائع ہونے سے محفوظ ہو جاتا ہے

آفتاب زندگی

مولانا سیماب اکبرآبادی نے اس دلچسپ قصہ میں ایک لڑکی کے کنوارپنے کے حالات دل نشین پیرایہ میں لکھے ہیں اور فضول اور نقصان دہ رسموں پر بحث کی ہے۔ واقعات دلاویز اور طرز بیان دلکش ہے۔ قیمت

شباب زندگی

آفتاب زندگی کا دوسرا حصّہ ہے۔ جس میں شمس النساء کی شادی اور بعد کے حالات ہیں۔ اس ضمن میں جو مصائب اور جو تکلیفیں اور جو آرام اور جو راحتیں اس نے اٹھائیں اور جو تجربے اس نے حاصل کئے وہ سننے اور پڑھنے اور گرہ میں باندھ لینے کے قابل ہیں۔ قیمت ۴؍

پھول پھلواری

پھولوں کی کاشت کیاری اور باغیچہ کی نگہداشت اور انگریزی ہندوستانی اور ہر موسم اور ہر قسم کے پھولوں کے متعلق نہایت مفید اور کارآمد معلومات اور عورتوں کے لئے قابل قدر تحفہ۔ قیمت ۸؍

دیہاتی گیت

نامور ادیب ڈاکٹر اعظم صاحب کریوی نے دیہاتیوں کے گیت بڑی محنت سے جمع کئے ہیں اور ان کے معنی اور مطلب بھی عام فہم زبان میں بیان گئے ہیں۔ قیمت ۸؍

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچیوں کا سب سے پرانا باتصویر رسالہ

بنات

(یعنی بچیاں)

بنات ہندوستان کے مختلف محکمات تعلیم مثلاً یو۔پی سی پی۔ برار پنجاب۔ بہار۔ دہلی سرحد کیطرف سے زنانہ مدرسوں کیلئے سرکاری طور پر منظور ہے

بنات کا سال بھر کا چندہ صرف عہ بذریعہ وی پی صرف ۲؍عہ غیر ملکوں سے چار شلنگ مستقل خریداروں کو سالگرہ نمبر اور کہانی نمبر بالکل مفت ملتے ہیں

تیرھواں ۱۳ سال	فہرست مضامین بابت ماہ دسمبر ۱۹۴۰ء	جلد ۲۶ نمبر ۳

(باہتمام ابوامین مولوی محمد امان الرحمٰن پرنٹر پبلشر محبوب المطابع دہلی میں چھپ کر دفتر عصمت دہلی سے شائع ہوا)



بناتی بچیوں اور ان کے والدین کے خطوط اکثر اس مضمون کے ہمارے پاس آتے رہتے ہیں کہ آپ نے لڑکیوں اور عورتوں کے لئے تو اتنی کتابیں شائع کہ ہندوستان بھر میں اور کسی جگہ سے نہ اس قدر تعداد میں شائع ہوئیں اور نہ اتنی مفید اور دلچسپ مگر بچوں اور بچیوں کے لئے کتابیں بہت کم شائع کیں۔ واقعی یہ شکایت بجا ہے۔ بچوں کے لئے تو خیر اور لوگ بھی کتابیں شائع کرتے رہتے ہیں مگر بچیوں کے مطلب کی کتابیں واقعی بہت ناکافی ہیں۔ یہ تو بنات کے تمام خریداروں کو معلوم ہی ہے کہ ہم پچھلے چار سال حضرت علامہ راشد الخیری کے مضمونوں کے مجموعے شائع کرنے اور علامہ مغفور کی جو کتابیں دفتر عصمت سے شائع نہیں ہوئیں تھیں ان کے حقوق واپس لینے کی کوشش میں مصروف رہے۔ چنانچہ سنہ ۳۶ء، ۳۷ء، ۳۸ء میں ۲۹ جدید مجموعے علامہ مرحوم کے مضامین کے شائع کئے گئے اور سنہ ۳۹ء میں حضرت مغفور کی ۸ کتابوں کے حقوق واپس لئے گئے۔ سنہ ۴۰ء میں ہم بچیوں کی نئی کتابوں کی اشاعت کا سلسلہ شروع کر دیتے مگر جنگ کی وجہ سے کاغذ وغیرہ کی قیمتیں بہت زیادہ ہو رہی ہیں۔ دفتر عصمت کی کتابوں کی جو قیمتیں مقرر ہیں ان سے زیادہ قیمت ہم نئی کتابوں کی رکھنی پسند نہیں کرتے۔ مگر لاگت آتی ہے بہت زیادہ۔ اس وجہ سے سنہ ۴۰ء میں ہم بچیوں کے لئے کتابیں شائع نہ کر سکے۔ لیکن انشاء اللہ سنہ ۴۱ء میں بچیوں کے لئے کئی نئی کتابیں شائع ہو جائیں گی۔

آپ کو بنات کے سالگرہ نمبر کا انتظار ہو رہا ہوگا ہم کوشش کریں گے کہ سالگرہ نمبر ہر طرح کامیاب ہو۔ آپ بھی کوشش کیجئے کہ جلد سے جلد ایک دو خریدار آپ کی طرف سے بنات کو مل جائیں۔ آپ کی طرف سے بنات کے لئے ایک دو خریدار پیدا کرنا ہی سالگرہ کا یا نئے سال کا بہترین تحفہ ہو سکتا ہے۔

ہمارے نبیؐ

آنحضرت صلعم دوسروں کے منہ سے اپنی تعریف سننا کبھی پسند نہ فرماتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ کسی شخص نے آپ سے کہا حضور ہمارے آقا ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ آقا خدا ہے۔ اس نے پھر عرض کیا کہ حضور ہم سب سے افضل سب سے بڑھ کر فیاض ہیں۔ ارشاد ہوا بات بولو تو اس کا لحاظ رکھو کہ شیطان تم کو بہکا نہ لے جائے۔ یعنی زیادہ باتیں بنانے میں ایک قسم کا جھوٹ ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ تو وہ مارے ڈر کے کانپنے لگا۔ آپ نے اسے تسکین دی اور فرمایا "تم ڈرو نہیں۔ میں کوئی بادشاہ نہیں ہوں۔ میں تو قریش کی ایک عورت کا بیٹا ہوں۔ جو خشک یعنی سکھایا ہوا گوشت کھایا کرتی تھی"۔

حضور انور کے پاس روپیہ پیسہ شب کو نہ رہتا۔ اگر کوئی شخص ایسا نہ ملتا جسے مرحمت فرمائیں اور رات ہو جاتی تو اس وقت تک دولت خانہ تشریف نہ لے جاتے جب تک باقی ماندہ رقم کسی محتاج کو عطا نہ کر چکتے۔ آنحضرت کو کبھی کسی شخص نے نہیں دیکھا کہ صحابہ میں بیٹھ کر آپ نے پاؤں پھیلائے ہوں اور ان کے بیٹھنے کے لئے جگہ کم ہو گئی ہو۔ البتہ اگر جگہ وسیع ہوتی تو مضائقہ نہ تھا۔ آپ کی نشست اکثر قبلہ رو ہوتی تھی۔ آپ کو جہاں جگہ ملتی تھی بیٹھ جاتے تھے۔ حضور صحابہ کرام میں اس طرح مل جل کر بیٹھتے کہ کسی طرح کا فرق معلوم نہ ہوتا تھا۔ چنانچہ ایسی محفل میں اگر کوئی اجنبی شخص آ جاتا۔ تو دریافت کئے بغیر آپ کو پہچان نہ سکتا تھا۔ آپ کا معمول تھا کہ کسی سے ملتے وقت ہمیشہ پہلے خود سلام اور مصافحہ کرتے۔ مصافحہ میں معمول تھا کہ کسی سے ہاتھ ملاتے تو جب تک وہ خود نہ چھوڑ دے اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے۔ مجلس میں بیٹھتے تو آپ کے زانو کبھی ہم نشینوں (پاس بیٹھنے والوں) سے آگے نکلے ہوئے نہ ہوتے۔ کسی کے گھر تشریف لے جاتے تو ممتاز مقام پر بیٹھنے سے پرہیز فرماتے۔ ایک مرتبہ

آپ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کے مکان پر تشریف لے گئے۔ انھوں نے آپ کے بیٹھنے کے لئے چمڑے کا ایک گدّا ڈال دیا۔ لیکن آپ زمین پر بیٹھ گئے۔ اور گدّا آپ کے اور حضرت عمرؓ کے درمیان آگیا۔ آپ نے مرض الموت میں اپنے اصحاب سے مخاطب ہو کر کہا۔ "مجھے تم سے ہمیشہ معاملات پیش آتے تھے ممکن ہے کسی کو مجھ سے اذیت پہونچ گئی ہو میں چاہتا ہوں کہ وہ آج آئے اور مجھ سے بدلہ لے لے۔ یہ سُن کر ایک شخص نے کہا "حضور ایک جنگ (لڑائی) کے موقع پر آپ کی کہنی میری پیٹھ میں لگی تھی۔ میں اس کا بدلہ چاہتا ہوں" یہ سن کر حاضرین پر ایک سنّاٹا طاری ہوگیا۔ سب کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ مگر دم مارنے کی مجال نہ تھی۔ آنحضرت صلعم نے نہایت اطمینان و متانت سے جواب دیا۔ "لو میں بیٹھتا ہوں تم میری پیٹھ پر کہنی مار لو" وہ شخص جس نے بدلے کا مطالبہ کیا تھا۔ اُٹھا اور بولا۔ "جناب جس وقت آپ کی کہنی لگی تھی میرا جسم ننگا تھا۔ پس بدن برہنہ (ننگا) کئے بغیر بدلہ پورا نہیں ہو سکتا" آنحضرت صلعم نے فوراً اپنی پیٹھ پر سے کرتا دور کر دیا اور فرمایا "لو کہنی مار لو"۔ اس وقت ہر شخص حیران تھا۔ اور دل میں کہہ رہا تھا۔ یہ شخص کیا دیوانہ ہے۔ اگر آنحضرتؐ کا رعب (ڈر) نہ ہوتا تو اس شخص کی بوٹی بھی نظر نہ آتی۔ مگر بدلے کا طالب سب سے بے پروا تھا۔ وہ اٹھا اور آنحضرت صلعم کے قریب آیا۔ اور ان کی پیٹھ پر جھکا۔ اس وقت اس کے ہونٹ کانپ رہے تھے۔ اس نے قریب جا کر ننگی پیٹھ کو نہایت ادب سے چوم لیا۔ اور اس کی آنکھوں سے محبت کے آنسو ٹپک پڑے۔ خدا کی تعریف بجالا کر کھڑا ہو گیا اور بولا "حضور! کہاں بدلہ اور کہاں خادم۔ جس وقت حضور سے معلوم ہوا۔ کہ شاید وہ وقت آن پہونچا جس کے خیال سے بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ تو میں نے چاہا میرے ہونٹ اس جسم کو مس کر لیں۔ جسے خدائے تعالیٰ نے برکتوں اور رحمتوں کا مجموعہ بنایا ہے۔ کہنی لگنا میرے لئے باعث عزّت تھا" یہ سُن کر تمام مجلس میں غم و غصہ کے بعد خوشی کی لہر دوڑ گئی ؛

سیّد محمد عبّاس

ہماری زبان کے بڑے آدمی

ذوقؔ و غالبؔ

غالب:- ان کا نام تھا مرزا اسد اللہ خاں۔ دربار دہلی سے خطاب نجم الدولہ دبیر الملک۔ پہلے اسدؔ تخلص کرتے تھے۔ جھجر کے کسی معمولی شاعر کا تخلص اسدؔ سُن کر اپنا تخلص بدل دیا اور غالبؔ اختیار کیا۔ اُن کے والد کا نام عبد اللہ بیگ خاں۔ پیدائش ان کی اکبر آباد آگرہ۔ اُن کے خاندان کا سلسلہ افراسیاب بادشاہِ توران سے ملتا ہے۔ جب کیانیوں کا اقبال عروج پر آیا تو تورانیوں کے دبدبے کا چراغ گل ہوگیا۔ یہ غریب شہر سے جنگلوں کی طرف ہولئے۔ تلوار کے دھنی تھے۔ کئی صدیوں بعد پھر تاج و تخت حاصل کیا۔ اور سلجوقی شہزادوں اور شرفا کو بے دست و پا کر کے بٹھا دیا۔ شاہ عالم کے زمانے میں مرزا غالب کے دادا دہلی چلے آئے۔ یہاں بھی خاک اڑ رہی تھی۔ عزت تو پائی مگر صرف پچاس گھوڑوں اور نقارہ و نشان کے ساتھ ایک پرگنا تھا سو اپنی اور رسالے کی تنخواہ میں حاصل کیا۔ آگے چل کر اس علاقہ سے بھی علاقہ نہ رہا۔ ان کے والد نواب آصف الدولہ کے دربار میں رہے، پھر لکھنؤ سے حیدر آباد گئے۔ نواب نظام علی خاں نے تین سو سواروں کا رسالہ سپرد کیا اور ملازم رکھ لیا۔ وہاں سے بھی خانہ جنگی کے سلسلے میں بات بگڑی اور الور میں آکر راجہ بختاور سنگھ کے دامن سے وابستہ ہوئے۔ اس وقت مرزا غالب پانچ برس کے تھے کہ اُن کے والد ایک لڑائی میں مارے گئے۔ ان کے چچا آگرے کے صوبہ دار تھے۔ بقول حضرتِ آزاد مرحوم "انھوں نے اس دُرِ یتیم کو اپنے دامن میں لے لیا"۔ کچھ عرصے بعد چچا بھی داغ جدائی دے گئے۔ جاگیر ضبط ہوگئی۔ بزرگ لاکھوں

روپوں اور بے شمار زروجواہر کے مالک تھے۔ مگر یہ ملک سخن کا بادشاہ تخت قناعت پر ملک الشعرائی کا تاج زیب سر کئے شعر و سخن کے سکّے پرکھ رہا تھا۔ ہزاروں تدبیریں سامنے آئیں مگر بدقسمتی کے سامنے سب خاک میں مل گئیں۔

مرزا اوائل عمر ہی میں دلّی چلے آئے تھے کیونکہ نواب الٰہی بخش خاں معروف کی صاحبزادی سے اسی عمر میں ان کی شادی ہوگئی تھی۔ اب جو مرزا دلّی آئے تو پھر یہاں سے نکلنے کا نام نہ لیا۔ حقیقت میں ان کا اصلی وطن ہندوستان میں کوئی ہوسکتا ہے تو وہ شاہجہان آباد دلّی ہے۔ یہ آگرے میں پیدا ضرور ہوئے مگر وہاں رہے نہ پرورش پائی۔ انھیں دہلی سے بہت محبت تھی۔ نواب یوسف علی خاں ناظم والئی رام پور جوان کے شاگرد بھی تھے انھوں نے ہرچند چاہا کہ مرزا رامپور کو اپنا وطن ثانی بناکر فراغ دستی کے ساتھ میرے پاس رہیں۔ مگر مرزا صاحب نے صرف سنو روپیہ ماہانہ پر قناعت کی یعنی انھیں دہلی میں سنو روپیہ نواب صاحب مرحوم کی سرکار سے آخری وقت تک ملتے رہے۔

مرزا کے اخراجات آمدنی سے کہیں زیادہ تھے۔ ایک تو شراب نوشی کی وجہ سے دوسرے وہ کسی کو بھوکا محتاج نہ دیکھ سکتے تھے۔ جو کچھ انھیں کہیں سے ملتا تھا دوسرے دن ہاتھ جھاڑ کر بیٹھ جاتے ہیں۔

مرزا صاحب بہت حسین اور گورے چٹے ترک نوجوان تھے۔ ان کو دلّی کے نوجوانوں میں اولیت کا درجہ حاصل تھا مگر عمر کے آخر حصے میں انھوں نے ڈاڑھی رکھ لی تھی۔ ان کو بڑھاپے نے بہت ستایا۔ وہ بہرے ہوگئے تھے۔ خوراک بھی نہ ہونے کے برابر رہ گئی تھی۔

مرزا فارسی زبان پر اہل زبان کی طرح قدرت رکھتے تھے۔ عربی کی چند ابتدائی کتابیں ملّا عبدالصمد سے باقاعدہ پڑھیں اس کے بعد ذاتی مطالعے سے بہت زیادہ معلومات بہم پہونچائیں۔ انھیں اہلِ زبان ہونے کی وجہ سے اپنی فارسی شاعری پر بڑا ناز تھا۔ مگر اردو شاعری نے ان کو ترقی کی انتہا تک پہونچا دیا۔ یہ فارسی میں مرزا بیدل کے مقلد تھے۔ اردو میں بھی ان کا اثر ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کا ابتدائی اردو کلام بے انتہا الجھا ہوا

ر پیچیدہ ہے۔ فارسی اور عربی کے الفاظ و
یب اردو کے مقابلے پر ننانوے فی صدی
آتی ہیں۔ ان کا ایک کلیات نسخۂ حمیدیہ
ے نام سے چھپ گیا ہے۔ یہ وہ کلام ہے جسے
زا نے خود کہا تھا کہ اسے میرا کلام نہ سمجھا جائے
س چھوٹے سے دیوان کو دیوان غالب کے نام
سے ہم اور آپ پڑھ رہے ہیں یہ نسخۂ حمیدیہ
چھانٹا ہوا سیدھا سادھا اور صاف
لام ہے۔

مولوی فضل حق خیرآبادی اس زمانے
کے بہت بڑے عالم اور صاحب ذوق فاضل
تھے۔ مرزا صاحب کو ان سے ارادت تھی
ہذا ان ہی کے کہنے سے مرزا صاحب نے
پنے کلیات کا انتخاب گوارا کیا ہمیں مولوی
صاحب مرحوم کا شکر گذار ہونا چاہیئے کہ
ھوں نے مرزا صاحب کے کلام کا عطر نکال
یا۔

مرزا صاحب کیونکہ اردو میں کسی کے شاگرد
ہیں تھے۔ اس وجہ سے چالیس پچاس سال
عمر تک بیان میں سلاست۔ کلام میں صفائی
ور زبان میں لطافت پیدا نہ ہوسکی۔ مگر
غالب اپنے ذہن رسا اور مذاق سلیم کے ساتھ
ساتھ ہمعصروں کی نکتہ چینی اور حریفوں کی عیب
بینی سے اس مرتبہ کو پہونچ گئے جو ایک غیر معمولی
شاعر کو حاصل ہونا چاہیئے۔ ان کی آخری عمر
کا کلام ہنرمندی کا اعجاز ہے چھوٹے چھوٹے
اور سادے سادے لفظوں میں انھوں نے
وہ معنی آفرینی کی ہے جو دوسرے شاعروں
کو بہت کم نصیب ہوئی۔ ان کی نگاہ آخر میں
انتہائی دوررس ہوگئی تھی۔

ان کو شاعری کی تمام صنفوں پر حاکمانہ قدرت
حاصل تھی۔ مرزا کے عقائد تفضیلی تھے اور اہل بیت
سے انتہائی درجے کی عقیدت رکھتے تھے۔
انھوں نے نماز روزے کی پابندی کبھی نہیں کی
باوجود اس کے اپنے مذہب اور بزرگان دین
کا احترام ان کی طبیعت میں اتنا تھا کہ آج
ہمارے بڑے سے بڑے شب بیدار علما کو
بھی نصیب نہیں۔

ان سے پہلے کے شاعروں اور اپنے شاگردوں کے
مقابلے پر مرزا کو ایک اور بھی فخر حاصل تھا
وہ یہ کہ نثر اتنی دلچسپ اور خوش اسلوب
لکھتے تھے جو پڑھنے اور سننے سے تعلق رکھتی ہے۔

بالکل یہ معلوم ہوتا ہے کہ دو آدمی آمنے سامنے بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک خط نقل کرتا ہوں۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:-

"میں پانچ برس کا تھا کہ میرا باپ مرا۔ نو برس کا تھا کہ چچا مرا۔ اس کی جاگیر کے عوض میں میرے اور میرے شرکائے حقیقی کے واسطے شامل جاگیر نواب احمد خاں دس ہزار روپیہ سال مقرر ہوئے۔ انھوں نے نہ دئے مگر تین ہزار روپیہ سال ان میں سے خاص میری ذات کا حصہ سات سو روپیہ سال فقط۔

میں نے سرکارِ انگریزی میں غبن ظاہر کیا۔ کول برک صاحب ریذیڈنٹ دہلی اور اسٹرلنگ صاحب سکتر گورنمنٹ کلکتہ متفق ہوئے میرا حق دلانے پر۔ ریذیڈنٹ معزول ہو گئے۔ سکتر گورنمنٹ بمرگ ناگاہ مر گئے۔ بعد ایک زمانے کے بادشاہ دہلی نے پچاس روپیہ مہینہ مقرر کیا۔ ان کے ولی عہد دو برس بعد مر گئے۔ واجد علی شاہ بادشاہ اودھ کی سرکار سے بصلۂ مدح گیری پانچ سو روپے سال مقرر ہوئے وہ بھی دو برس سے زیادہ نہ جئے۔

دلی کی سلطنت کچھ سخت جان تھی۔ سات برس مجھکو روٹی دے کر بگڑی۔ ایسے طالع مربی کش اور محسن سوز کہاں پیدا ہوتے ہیں۔ اب جو میں والئی دکن کی طرف رجوع کروں۔ یاد رہے کہ متوسط مر جائے گا یا معزول ہو جائے گا اور اگر یہ دونوں امر واقع نہ ہوئے تو کوشش اس کی ضائع جائے گی۔ والئی شہر مجھکو کچھ نہ دے گا اور احیاناً اگر اس نے سلوک کیا تو ریاست خاک میں مل جائے گی اور ملک میں گدھے کے ہل چل جائینگے!"

غرض کہ مرزا ہر طرح مجموعہ اوصاف اور مجسمہ کمالات تھے۔ ان کو مولانا حالی جیسے شاگرد بھی مایۂ ناز میسر ہوئے ۱۸۶۹ء میں انھوں نے انتقال کیا اور درگاہ نظام الدین علیہ الرحمتہ کے قریب اپنے خاندانی قبرستان میں دفن ہوئے۔

نمونۂ کلام

ہم نے مانا کہ کچھ نہیں غالب
مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

جان دی۔ دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

مسعود حسن شہاب۔ دہلوی

ایک شریر لڑکا اور چڑیا

اک چڑیا تھی بچے والی ٭ سیدھی سادی بھولی بھالی
بچوں کی وہ چاہت کرتی ٭ بچوں کا دم ہر دم بھرتی
اُن کا ہر دم دل بہلاتی ٭ چوں چوں کرتی گیت سناتی
دانہ دُنکا جو کچھ پاتی ٭ خود تو نہ کھاتی، اُن کو کھلاتی
ہر دم اُن کی فکر میں رہتی ٭ خبر وہ ہر دم رکھتی اُن کی

اک دن اک میدان میں اتری ٭ دانہ دنکا چننے بچاری
اس کو پکڑا اک لڑکے نے ٭ غافل پا کر بے دردی سے
گھر لایا، پنجرے میں رکھا ٭ کھانا دیا اچھے سے اچھا
لیکن اس نے پیا نہ کھایا ٭ غم سے منہ کچھ اور بنایا
پھر یہ دعا کی، میرے مولا ٭ بچوں کا بس تو ہے سہارا
اُن کی کرنا تو ہی سما تی ٭ غیب سے دینا، دانہ پانی
اُڑنے اور نہ کھاتے ہیں وہ ٭ ننھے ننھے بچے ہیں وہ

اس لڑکے کی ماں نے دیکھا ٭ اپنے بیٹے سے فرمایا

پنجرے میں کیوں اس کو رکھا ٭ اس سے تجھے حاصل کیا ہوگا!
لاکھ اسے ماں نے سمجھایا ٭ لیکن اُس نے ضد کو نہ چھوڑا
ماں کو بخار اُس روز جو آیا ٭ دیکھ کے لڑکا تب گھبرایا
پھر وہ بولی اے مرے بیٹا ٭ چھوڑ نہ دوگے جب تک چڑیا
تجھ کو ہرگز شفا نہ ہوگی ٭ کارآمد کچھ دوا نہ ہوگی
ماں کا کہنا سُن کر اُٹھا ٭ فوراً اس چڑیا کو چھوڑا
پھر سے اُڑ گئی ننھی چڑیا ٭ آئی اور بچوں کو دیکھا
کھیل رہے تھے مگن ننھے بچے ٭ مولا جس کو چاہے رکھے
بچے چوں چوں کر کے بولے ٭ کہاں تھیں اماں اتنے دن تو
ہم نے تو کچھ دُکھ ہی نہ پایا ٭ ہم کو رب نے سُکھ پہونچایا
دانہ مل جاتا تھا یہیں پر ٭ ہم چگ لیتے تھے وہ بڑھ کر
سن کر چڑیا خوشی کے مارے ٭ ناچی کودی، پر پھیلائے
لے کے پروں میں اُن بچوں کو ٭ پیار کیا سکھ پایا اب تو

سچ کہتے ہیں جو ہر بھیا
رحم خدا کو اُس پر آیا

جوہر چاندوڑی

مہذّب بندر

ڈاکٹر مینارٹ پیرس میں حیوانات کے یک مشہور ڈاکٹر ہیں۔ انھوں نے ایک بندر پالا۔ س کا نام مسٹر فاتو ہے۔ فاتو کی پرورش انسانی ریقہ پر کی گئی ہے۔ ڈاکٹر کی بیوی اور لڑکے فاتو ں انتہائی خاطر و مدارات کرتے ہیں۔ اور اس کو رارت و بدتہذیبی کا خواب بھی نہیں دیکھنے یتے۔ فاتو مثل دوسروں کے صبح اٹھ کر غسل رتا ہے۔ کپڑے پہن کر سب کے ساتھ ناشتہ رتا ہے۔ دوسرے لوگ گھر کے کاموں میں صروف ہو جاتے ہیں۔ فاتو بھی نہایت احتیاط کے ساتھ گھر کی صفائی کی دیکھ بھال میں مشغول ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر نے فاتو کے لئے ایک کمرہ مخصوص کر دیا ہے۔ اس کمرہ میں ایک خوبصورت مسہری سنگھار میز۔ اسٹول وغیرہ کپڑوں کی الماری اور غسل خانہ بھی ہے۔ بھلا فاتو کے کمرہ کی کسی چیز کو بے ترتیب تو دیکھئے۔ ہرگز نہیں۔ انتہائی سلیقہ سے ہر چیز لگی ہوئی ہے۔ فاتو کو مصوری کی بھی تعلیم دی گئی ہے۔ اور اُسے مصوری کا شوق بھی بہت ہے۔ وہ بہت خوبصورت رنگین تصویریں بناتا ہے۔ پیانو بجاتا ہے۔

ڈاکٹر نے بندر جیسے شریر و بد جانور کو تعلیم دے کر بتا دیا کہ تعلیم سے جانور بھی تہذیب یافتہ اور کارآمد ہو سکتا ہے۔ فاتو دنیا میں غالبًا پہلا تہذیب یافتہ بندر ہے۔ مجھ کو ایک دن کا واقعہ یاد آ گیا۔ ڈاکٹر نے اخبار کے نامہ نگاروں۔ سائنس دانوں اور دیگر معزز مہمانوں کو کھانے کی دعوت دی۔ اصل میں یہ دعوت فاتو کے اعزاز میں تھی۔ فاتو صاف ستھرے کپڑے پہنے خوش خوش کمرہ میں داخل ہوا اور کمرہ کے کواڑ بغیر کسی آواز کے بند کئے۔ ڈاکٹر نے سب سے تعارف کرایا۔ اور فاتو ہر ایک سے نہایت گرم جوشی کے ساتھ ہاتھ ملاتا اور سر کو جنبش دیتا ہوا اپنی جگہ تہذیب سے بیٹھ گیا۔

کھانا شروع ہوا کھانے کی پلیٹیں فاتو کے

سامنے آئیں۔ فاتو نے کھانا پلیٹ میں لیا اور پلیٹ کو دوسرے مہمانوں کی طرف پیش کر دیا۔ کھانے کی میز پر کسی کو اتنا احساس بھی نہیں ہوا کہ یہاں کوئی جنگلی جانور بھی ہو سکتا ہے۔

دعوت ختم ہوئی۔ فاتو نے ہر ایک مہمان کو سگرٹ و قہوہ پلایا۔ اس کے بعد ایک صاحب نے جو علم موسیقی کے بڑے ماہر تھے پیانو بجانے کے واسطے دعوت دی۔ فاتو نے اسٹول پر جگہ لی اور ایک زمانہ قدیم کا پرانا راگ شروع کیا۔ اس نے اپنے کمال کی داد تحسین حاصل کی۔ مہمانوں نے تحائف دیئے۔ ہر ایک سے ہاتھ ملایا اور جھک کر شکریہ ادا کیا۔ یہ ہے انسانی تعلیم اور اس کا کرشمہ۔ فاتو سنتا ہے۔ سمجھتا ہے۔ سب کچھ ہے مگر باتیں نہیں کر سکتا۔ اس کی زبان صرف ماما کہہ سکتی ہے۔ اور وہ اسی طرح ڈاکٹر کی بیوی کا خطاب کرتا ہے۔ غالباً ایسے جانور کے لیئے اس سے زیادہ سہل تلفظ کا دوسرا لفظ نہیں جو ادا کر سکے ؛

نواب رضیہ بیگم (مراد آباد)

سنتھال قوم

سنتھال قوم پہاڑی علاقوں میں کثرت سے آباد ہے۔ یہ لوگ مزدوروں کی شکل میں دکھائی دیتے ہیں۔ جہاں کہیں جنگل کاٹنے عمارات بنوانے کنواں اور تالاب بنوانے اور ریلوے کے کاموں میں دیکھئے سنتھال قوم کے مرد عورت بچے بچیاں کام کرتے نظر آتے ہیں۔

کاشت کے کاموں میں ان کا خاص حصہ ہے سخت سے سخت محنت کا کام یہ لوگ کرتے ہیں۔ یہ قوم محنت کرنے سچ بولنے والی مشہور ہے۔ جھگڑالو نہیں۔ لیکن غصّہ ور بھی پرلے سرے کے ہوتے ہیں۔ اگر کوئی بات خلاف مزاج ہوئی تو مردوں کے علاوہ عورتیں بھی تیر چلانے میں کمی نہیں کرتیں۔ اور معاملہ بے ڈھب ہو گذرتا ہے۔

ان لوگوں کی حفاظت کا سامان تیر ہے جس کے چلانے میں مشاق ہوتے ہیں۔ اور اکثر جنگلی جانور مثلاً شیر اور چیتوں کو بھی تیر سے زخمی کر دیتے ہیں۔

یوں تو مرد محنتی ہوتے ہی ہیں۔ لیکن ان کی عورتیں اور بچیاں بھی بڑی محنت کے کام کرتی ہیں۔ بعض اوقات پھاوڑے چلاتی اور مٹی و پتھر کاٹنے کا کام بھی کرتی ہیں۔ چھوٹی چھوٹی لڑکیاں لکڑیوں کے گٹھے دو دو۔ اور چار چار کوس سے سروں پر لاتی اور فروخت کرتی ہیں۔ اینٹ گارا ڈھونا۔ پانی بھرنا انھیں کا کام ہے۔ ندی میں تیرنا بھی خوب آتا ہے اور بوقت ضرورت تیر کر پار ہو جاتی ہیں۔

عورتیں اگرچہ مردوں کے ساتھ ساتھ کام کرتی ہیں لیکن اپنے بچوں کی پرورش اور نگرانی سے غافل نہیں۔ ان کے بچے نہایت تندرست ہوتے ہیں۔ مائیں محنت مزدوری کرتے وقت بھی بچوں کو الگ نہیں رکھتیں بلکہ اکثر کمر پر آنچل سے اس طرح باندھ لیتی ہیں کہ یہ بالکل محفوظ رہتے ہیں۔

اور ان کے کاموں میں حارج نہیں ہوتے
بچے ایسے سدھے ہوتے ہیں کہ کیا کہنا تعجب
ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ کمر پر بچہ بندھا ہوا ہے اور
پانی کھینچتی ہیں۔

مائیں بچپن ہی سے انھیں کھلے بدن
رکھتی ہیں جس سے دھوپ بارش سردی
گرمی کی پوری سہار دبرداشت انھیں ہو
جاتی ہے۔ عموماً ۵۔ ۶ سال کی عمر تک
کپڑا نہیں پہناتیں۔ اور اگر پہناتی بھی ہیں تو
صرف ایک ٹکڑا جو بس تہبند ہوتا ہے۔
سنتھال عورتوں کا لباس صرف ساڑھی
ہے جو بہت دبیز ہوتی ہے۔ جسے یہ لوگ
اس طرح باندھتی ہیں کہ باوجود ایک ہی
کپڑا ہونے کے کسی قسم کی بے پردگی نہیں
ہوتی۔ تالابوں اور ندیوں میں بے خوف و
خطر نہاتی ہیں اور ہر وقت صاف ستھری
نظر آتی ہیں۔ سنگھار کا شوق بھی کم نہیں۔
سر کے بالوں میں تیل ڈالتی اور بال کا جوڑا
ایک ہی جانب کان کے پاس بناتی ہیں۔
اکثر کلپ بھی لگاتی ہیں۔ زیور کا شوق بھی
کافی ہوتا ہے۔ بلکہ اکثر ایسے زیورات
بھی استعمال کرتی ہیں جو زندگی میں شاید
نہیں اترتا۔ ان لوگوں کا خاص زیور
کہنیوں تک چوڑ ہوتا ہے ہنسلی، جھمکے
بھی پہنتی ہیں۔ کان کے لوگوں میں مرد بھی
چاندی کی کنیلیاں پہنتے ہیں جس سے
مانجھی یعنی (سنتھال) قوم کی پہچان ہے۔
مخصوص غذا ان لوگوں کی چاول مع بیج ہے
ترکاریوں کے پتے ہر قسم کے ساگ مردہ
جانور مثلاً مرغی چوہے وغیرہ نیز ایک قسم
کے سانپ بھی کھاتے ہیں جس کے سر و دُم
کاٹ کر پھینک دیتے باقی پکا کر کھا جاتے ہیں۔
اس قوم کی مضبوطی مشہور ہے۔ باوجود اس
قسم کی غذا کے بہت تندرست ہوتے ہیں
مرد عورتیں شراب کثرت سے پیتے ہیں۔

چھوٹی چھوٹی بچیوں کو بچپن ہی سے
ناچ اور گانا سکھاتے ہیں جو ان کا خاص
ہنر ہے۔ تہوار ان کے یہاں بہت ہوتے ہیں
اس میں یہ خوب ناچتی گاتی ہیں۔ ناچ کے
وقت سنتھال عورتیں جب قطار باندھ کر
کھڑی ہوتی ہیں تو اس انداز سے کہ سب کے
چوڑ، بانک، ہنسلی، جھمکے سر کے بال

...ب ہی طرف دکھائی دیتے ہیں۔ ہاتھوں
...ں ایک ایک تھالی اور اس پر لوٹا۔ اور
...ں لوٹے ہیں کسی قسم کے چھوٹے چھوٹے
...دے ہوتے ہیں۔
محنتی اور جفاکش ہونے پر بھی عورتیں
...بیدہ معلوم نہیں ہوتیں۔ خوش اور بشاش
...تی ہیں۔ مکان کی صفائی دیکھنے کے قابل
...تی ہے چھوٹی جھونپڑیوں کو لیپ کرا لیا
...صاف رکھتی ہیں کہ پختہ فرش معلوم ہوتا ہے۔
ان لوگوں کی زبان بالکل ہماری
سمجھ میں نہیں آتی۔ لیکن برابر بات چیت
کرنے پر سمجھ میں آنے لگتی ہے۔ چنانچہ
میرے نانا جان قبلہ مولوی عبدالصمد صاحب

پنشنر جب اس علاقہ میں ڈپٹی کلکٹری کے
عہدہ پر مامور تھے۔ آپ نے اس زبان
میں کافی مہارت حاصل کی جس باعث
سرکار کی طرف سے آپ کو مبلغ ایک ہزار
روپیہ کا گرانقدر انعام مرحمت ہوا تھا۔
اب اس جنگلی قوم میں بھی تعلیم کا شوق
پیدا ہوگیا ہے۔
اکثر سنتھالی قوم کے لڑکے اسکولوں
اور کالجوں میں تعلیم حاصل کرکے ڈگریاں
پا رہے ہیں ؛

آنسہ عصمت آرا بیگم
(بانکوڑہ)

صفحہ ۲۱ کا باقی:۔ شہر سے قریباً چھ میل کے فاصلہ پر ... ہے جو سکھوں
کا متبرک جگہ ہے۔ اس جگہ سکھوں کا ایک گوردوارہ ہے۔ ... بہت سے کارخانے اور
... ہیں۔ شہر کے مشرق میں ایک چھوٹا سا گاؤں ... ہے۔ اس میں بجلی کا بہت ... ہے
اس شہر میں کارخانوں کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ یہ شہر ...
... میں نہروں کا ہیڈ کوارٹر رہا ہے۔ چنانچہ یہاں ... بہت بڑی عمارت ہے
... ہیڈ کوارٹر لاہور میں تبدیل ہوگیا ہے ؛

رضیہ سلطانہ (امرتسر)

ننّاوے۹۹ کا پھیر

ایک مالدار سیٹھ جی کے ہمسایہ میں ایک لوہار رہا کرتا تھا جو دن بھر میں اتنی دیر کام کرتا کہ جس کی مزدوری سے اس کا پیٹ بھر جائے اور دن کا باقی حصہ گانے بجانے میں صرف کرتا تھا۔ اس کے دن بھر گانے اور بجانے کی آوازوں سے سیٹھ جی کا ناک میں دم آگیا۔ کیونکہ دفتر میں اس گانے بجانے کی آوازوں سے بہت خلل ہوتا تھا سیٹھ جی لوہار کو منع بھی نہ کر سکتے تھے اور نہ خود کوئی تدبیر ان کی سمجھ میں آتی تھی جس سے یہ فائدہ اٹھاتے۔ غرض کہ سیٹھ جی بالکل تنگ آگئے تھے۔ ایک دن انھوں نے اپنے ایک دوست سے اس بات کا ذکر کیا اور لوہار کی بہت شکایت کی دوست نے کہا کہ گانا بجانا بند کرنے کی تو ترکیب بہت آسان ہے بشرطیکہ سیٹھ جی تھوڑی سی رقم اس کے لئے صرف کریں۔ سیٹھ جی چونکہ بہت بیزار ہو چکے تھے انھوں نے رقم کی کوئی پرواہ نہ کی اور وہ ترکیب دریافت کی۔ دوست نے کہا کہ ایک چھوٹی سی تھیلی میں ننا ۹۹ وے روپیہ ڈال کر صبح سویرے ہی لوہار کے سرہانے رکھوا دیجیے۔ بس پھر دیکھئے کہ دو دن ہی میں گانا بجانا بند ہو جائے گا۔ سیٹھ جی نے اسی طرح کیا۔ صبح سویرے جب لوہار جاگا تو اپنے بستر پر تھیلی پڑی پائی بہت حیران ہوا۔ کھول کر دیکھا تو نناوے روپیہ ہیں۔ خدا کا شکر بجا لایا اور دل میں خیال کیا کہ اچھا ہوتا کہ پورے سو روپے ہوتے۔ خیر اب میں کوشش کر کے سنو کر لوں گا۔ چنانچہ اب اس کو روپیہ کمانے کی دھن لگ گئی اور وہ اب بجائے دن بھر گانے بجانے کے اپنے کام میں دن گزارنے لگا۔ چند دنوں کے بعد سیٹھ جی کی ملاقات اسی دوست سے ہوئی تو سیٹھ جی نے اسے بتایا کہ بھائی صاحب اب تو لوہار نناوے کے پھیر میں پڑ گیا ہے۔ (از ہندی)

بیگم عبدالرحمن خاں

چاند مری مٹھی میں آجا

آجا میرے پیارے آجا ٭ آجا راج دلارے آجا
او- آنکھوں کے تارے آجا ٭ آجا دل کے سہارے آجا

چاند مری مٹھی میں آجا
چاند مری مٹھی میں آجا

کیسا سہانا مکھڑا تیرا ٭ جیسے تو ہے چاند کا ٹکڑا
تو آتا ہے جگ مگ کرتا ٭ کیسا پیارا گورا گورا

چاند مری مٹھی میں آجا
چاند مری مٹھی میں آجا

گھی کی روٹی تجھ کو کھلاؤں ٭ ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پلاؤں
اپنے پلنگ پر تجھ کو سلاؤں ٭ اپنا دوشالہ تجھ کو اوڑھاؤں

چاند مری مٹھی میں آجا
چاند مری مٹھی میں آجا

ابّا کو بتلائیں گے ہم ٭ امّاں کو دکھلائیں گے ہم

باجی کو بہلائیں گے ہم ٭ بھیّا کو پھسلائیں گے ہم

چاند مری مٹھی میں آجا

چاند مری مٹھی میں آجا

بیاہ ترا چاندی سے رچاؤں ٭ پھر تجھے اس کا دولہا بناؤں

ایک روپہلی جوڑا بناؤں ٭ گھوڑے پر پھر تجھ کو بٹھاؤں

چاند مری مٹھی میں آجا

چاند مری مٹھی میں آجا

دن کو ہم سے چھپ جاتا ہے ٭ جانے ہمیں کیوں ترساتا ہے

دن بھر تارے گنوا تا ہے ٭ اب آتا ہے اب آتا ہے

چاند مری مٹھی میں آجا

چاند مری مٹھی میں آجا

پیار سے تجھ کو بلا رہے ہیں ٭ اپنا ساتھی بنا رہے ہیں

پیار کی باتیں سکھا رہے ہیں ٭ ماموں کہہ کر منا رہے ہیں

چاند مری مٹھی میں آجا

چاند مری مٹھی میں آجا

عبدالوحید چشتی

گرو کی نگری

امرتسر سکھوں کا نہایت پاک شہر ہے۔
ں دور دور کے لوگ دربار صاحب کی
یارت کے لئے آتے ہیں پنجاب میں یہ شہر
ور سے دوسرے درجہ پر ہے۔ اور واقعی
یکھنے کے قابل شہر ہے۔
کسی زمانے میں اس جگہ صرف ایک قدرتی
تالاب تھا۔ اور گرو نانک صاحب جو سکھ
ب کے بانی تھے۔ اکثر اس تالاب پر تشریف
کرتے تھے۔ گرو رام داس جی نے اس
کو آباد کیا۔ پھر مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب
نے اس آبادی کو شہر کی صورت میں بنوایا۔
سکھ سرداروں نے یہاں پختہ مکان بنوائے۔
انگریزی عہد حکومت میں اس شہر نے
ی ترقی کی اور اب یہ شہر تجارت کا بہت بڑا
کز ہے۔ یہاں کا اسٹیشن کافی خوبصورت
ہے اور ریلوں کا بھاری جنکشن ہے یہاں سے
لندھر۔ گورداس پور۔ سیالکوٹ۔ لاہور۔
مور اور گوجرانوالہ وغیرہ کی طرف ریلیں
جاتی ہیں۔
شہر کے سے قریباً میل بھر کے فاصلہ پر واقع
ہے۔ پہلے ایک بڑا دروازہ نظر آتا ہے۔ جسے
ہال دروازہ کہتے ہیں۔ دروازے کے اندر
داخل ہوتے ہی ایک بازار نظر آتا ہے۔ جسے
ہال بازار کہتے ہیں۔ یہاں ضرورت کی ہر ایک
شے مل سکتی ہے۔ یہاں سے کچھ آگے چل کر
میونسپل کمیٹی کا دفتر (جسے ٹاون ہال کہتے ہیں)
اور پولس کی کوتوالی ہے۔ اس سے آگے
چل کر سامنے چوک میں ملکہ وکٹوریہ کا سنگ مرمر
کا خوبصورت بت نصب ہے۔ آگے بڑھو تو
دائیں طرف گھنٹہ گھر ہے اور اس کے پاس
ہی سری دربار صاحب سکھوں کا مشہور
گردوارہ ہے جس کا نظارہ قابل دید ہے۔
یہ شہر کے وسط میں واقع ہے۔ اور نہایت
خوبصورت عمارت ہے جس کے گنبدوں
اور دروازے پر سونے کے پترے چڑھے
ہیں۔ عمارت کے گرداگرد ایک تالاب ہے۔

جو اس کی خوبصورتی کو دوبالا کرتا ہے۔ یہی وہ تالاب تھا جس پر گرو نانک صاحب تشریف لایا کرتے تھے۔ اس تالاب کا نام امرتسر تھا۔ چنانچہ اس تالاب کے نام پر شہر کا نام رکھا گیا۔ "امرت" کے معنی ہیں "آبحیات" اور "سر" کے معنی ہیں "تالاب" یعنی "ہمیشہ زندہ رکھنے والا پانی"۔ اس تالاب کے ساتھ بہت سی کرامتیں منسوب ہیں مثلاً اس کا پانی بیماروں کو شفا دیتا ہے۔

دربار صاحب کے گرداگرد بڑے بڑے عالیشان مکانات بنے ہوئے ہیں۔ جن کو "بنگے" کہتے ہیں۔ یہ بنگے راجوں مہاراجوں نے بنوا رکھے ہیں۔ مغرب میں ایک بہت بڑا بنگہ ہے جو اکال بنگہ کہلاتا ہے۔ اس میں گورو گوبند صاحب کے ہتھیار رکھے ہوئے ہیں۔

یوں تو روز صبح شام اس جگہ کافی رونق ہوتی ہے لیکن دیوالی کی رات کا نظارہ واقعی دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ چنانچہ امرت سر کی دیوالی اور دربار صاحب کی دیپ مالا مشہور ہے۔

دربار صاحب کی مغربی سمت میں ایک بیری کا درخت ہے۔ جو پرانے زمانے سے چلا آتا ہے۔ اسے "دکھ بھنجنی" بیری کہتے ہیں۔ اس کے متعلق ایک کہانی مشہور ہے۔ کہ ایک سیٹھ صاحب کی لڑکی کا شوہر کوڑھی تھا۔ اس مقام پر وہ تالاب میں نہانے سے تندرست ہو گیا۔

دوسری طرف ذرا فاصلے پر ایک عالیشان نو منزلہ مینار ہے جسے "بابا اٹل" کہتے ہیں۔ یہ مینار گورو گوبند صاحب کے صاحبزادے بابا اٹل رائے صاحب کی یادگار ہے۔ اس مینار کے متعلق بھی ایک عجیب کہانی منسوب ہے۔ اس مینار کی جگہ پہلے ایک مکان تھا جس میں بابا اٹل رائے صاحب کا ایک دوست موہن نامی رہتا تھا۔ ایک روز اسے سانپ نے ڈس لیا اور وہ مر گیا۔ آپ اُس کے گھر گئے اسے زندہ کیا۔ پھر چند دنوں بعد خود فوت ہو گئے۔ چنانچہ ان کی یادگار میں یہ مینار بنوایا گیا۔ سینکڑوں فقیر، بیوہ عورتیں اور یتیم مسکین بچے اس مینار کے نیچے بیٹھے "بابا اٹل پکی پکائی گھل" کی

صدائیں لگاتے رہتے ہیں۔ "ڈھل" پنجابی لفظ ہے جس کے معنی ہیں "بھیج" یعنی بابا ٹل ہمیں پکّی پکائی روٹی بھیج۔

شہر میں بہت سے بازار ہیں جنھیں کٹڑے کہتے ہیں۔ جیسے سفید کٹڑہ۔ کٹڑہ مہان سنگھ۔ کٹڑہ جمیل سنگھ وغیرہ۔ کئی ایک منڈیاں ہیں۔ مثلاً گیہوں منڈی۔ نمک منڈی۔ گھی منڈی۔ سبز منڈی۔ میوہ منڈی وغیرہ کپڑے کی تجارت کا تو یہ شہر خاص مرکز ہے۔ چنانچہ یہاں گوکل کی مارکیٹ مشہور ہے۔ اور پنجاب بھر کے بزاز یہاں آکر کپڑا خریدتے ہیں۔ شہر سے باہر سول ہسپتال کے قریب ایک بہت بڑا باغ ہے۔ جسے رام باغ کہتے ہیں۔ یہ باغ مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب نے گرو رام داس جی کی یادگار میں بنوایا تھا۔ یہ نہایت وسیع اور پر فضا باغ ہے۔ اس میں ہر قسم کے سایہ دار درخت اور پھل پھول موجود ہیں۔ اب اس میں "شالامار" کی طرز پر فوارے بڑھائے گئے ہیں جن سے اس کی خوشنمائی اور سجاوٹ کو چار چاند لگا دئے ہیں۔ رام باغ کے قریب ہی خاں محمد شاہ کا ایک ٹھنڈا کنواں ہے۔ جو "ٹھنڈی کوئی" کے نام سے مشہور ہے۔ گرمیوں میں اس کا پانی برف جیسا ٹھنڈا ہوتا ہے۔ اس کنوئیں کے پاس ہی حلوائیوں کی دو دکانیں ہیں جہاں پوریاں تلی جاتی ہیں۔ شام کو لوگ سیر کرنے آتے ہیں ٹھنڈا پانی پیتے ہیں۔ پوریاں کھاتے ہیں۔

شہر کے شمال مغرب میں ہندوؤں کا ایک نیا عالی شان مندر دربار صاحب کے نمونہ پر بنا ہے جس کا نام "درگیانہ" ہے۔

شہر کے مغرب میں مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب کا بنوایا ہوا ایک مضبوط قلعہ ہے۔ جو گورو گوبند صاحب کے نام پر گوبند گڑھ کہلاتا ہے۔

جرنیلی سڑک پر شہر سے تین چار میل کے فاصلے پر خالصہ کالج ہے۔ یہ سکھوں کی بڑی بھاری درس گاہ ہے۔ پنجاب کے مشہور راجاؤں اور سرداروں نے مل کر کئی لاکھ روپیہ کی لاگت سے یہ عالی شان کالج بنوایا۔ یہ بھی نہایت خوبصورت عمارت ہے۔ (باقی مضمون صفحہ ۱۵ پر دیکھئے)

نیلم پری

نیلم پرستان کی سب سے شوخ پری تھی۔ اس کی نیلی نیلی آنکھوں سے شرارت ٹپکتی تھی۔ ہمیشہ اسے شرارتیں ہی سوجھا کرتیں۔ کبھی وہ اپنی کسی سہیلی کے کپڑے چھپا دیتی تو کبھی کسی کی کنگھی لے اُڑتی۔ اس کے بال سنہرے ریشم جیسے تھے۔ رُخسار گلاب کے پھولوں کے رنگ کے اور ویسے ہی ملائم۔ اور آنکھیں بڑی بڑی اور گہری نیلی تھیں۔

پورنماشی کی رات تھی اور چاند چودھویں کا تھا۔ نیلم اپنی چند سہیلیوں کو ہمراہ لے کر اپنی ملکہ کے پاس پہونچی اور بولی "ملکہ" آج ہم انسانوں کی دنیا کی سیر کرنا چاہتی ہیں۔ دیکھئے کتنا اچھا موسم ہے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا۔ رات کا وقت اور پورنماشی کی چاندنی۔ ہمیں اجازت دیں تاکہ ہم آج اس دنیا کی سیر کر سکیں"۔ ملکہ مسکرائی اور بولی۔ اچھا تم جا سکتی ہو لیکن دیکھنا وہاں کوئی شرارت نہ کرنا۔ اور ہاں۔ جوں ہی میں ہوا کے جھونکے کے ذریعے تمہیں بلانے کے لئے پیغام بھیجوں تو فوراً چلی آنا۔ دیکھنا کہیں وہیں سورج نہ طلوع ہو جائے"!

نیلم اور اس کی سہیلیوں نے وعدہ کیا کہ وہ اسی طرح کریں گی۔ اور اڑتی ہوئی خوش خوش ہماری زمین کی طرف اترنے لگیں۔

وہ یہاں ایک باغ میں اتریں۔ اور آپس میں آنکھ مچولی کھیلنے لگیں۔ اسی طرح دیر تک ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ نیلم کا جی اکتانے لگا۔ اس کے جی میں آئی کہ آج کچھ نیا کام کرنا چاہئے۔ فوراً اپنی سہیلیوں کی آنکھ بچا کر ایک طرف کو چل دی۔ سامنے گلاب کا ایک بڑا سا پھول لگا تھا۔ پہلے تو وہ اسے غور سے دیکھتی رہی۔ پھر اس نے سوچا کہ دیکھیں اس کے اندر کیا ہے۔ یہ سوچ کر اس نے اپنا نازک ہاتھ گلاب کے اندر ڈال دیا۔ اور جب ہاتھ باہر نکالا۔ تو

ں پر لیس دار سی کوئی چیز لگی تھی جب اس نے سے چکھ کر دیکھا تو اسے بہت پسند آیا۔ بس پھر کیا تھا اس نے تمام سہیلیوں کو اپنے پاس بلایا۔ اور کہا کہ دیکھو کیا اچھی چیز۔ کتنی لذیذ اور کتنی میٹھی۔ پہچیو جانتی ہو یہ چیز کیا تھی۔ شہد!۔ بس پھر کیا تھا۔ تمام کی تمام پریاں پھولوں کی تلاش میں اُڑنے لگیں۔ جہاں کہیں کوئی پھول دکھائی دیتا۔ فوراً اس کے پاس جاتیں اور شہد نکال کر کھانے لگتیں۔

دیر تک اسی طرح ہوتا رہا۔ اور وہ شہد کھانے میں اتنی محو ہو گئیں کہ انھیں کوئی دھیان ہی نہ رہا۔ ہوا کا جھونکا ملکہ کا پیغام لے کر آیا لیکن کسی نے اس کی پرواہ نہ کی۔ تھوڑی دیر بعد دوسرا جھونکا آیا لیکن پھر بھی پریوں نے اپنا کام نہ چھوڑا۔ تیسرا جھونکا زور شور سے آیا۔ لیکن پھر بھی پریوں نے کوئی خیال نہ کیا۔

پریوں کی ملکہ نے جب دیکھا کہ سورج طلوع ہونے والا ہے۔ اور نیلم اور اس کی سہیلیاں اب تک واپس نہیں آئیں۔ فوراً اپنا ہوائی تخت منگوایا اور اس پر سوار ہو کر اس جگہ پہونچی۔ جہاں پریاں شہد کھانے میں مصروف تھیں۔ اس وقت اُن کی حالت دیکھنے کے قابل تھی۔ منہ میلے ہو رہے تھے۔ کپڑے خراب ہو چکے تھے۔ بال بگڑ گئے تھے۔ ہاتھ غلیظ ہو رہے تھے۔ لیکن وہ اسی طرح محو تھیں۔ انھوں نے اپنی ملکہ کا خیال بھی نہ کیا۔ بس پھر کیا تھا۔ ملکہ کو طیش آ گیا۔ اس نے فوراً اپنی سیٹی بجائی۔ پریاں چونکیں اور ملکہ کے گرد جمع ہو گئیں۔ ملکہ بولی بے شرمو ذرا دیکھو اپنی حالت! تم نے میرا کہنا نہیں مانا اور اپنی من مانی کی۔ تم شہد کی دیوانی ہو میں اب تمہیں ضرور سزا دوں گی۔ تمام پریاں شرم سے پانی پانی ہو رہی تھیں اور اپنے کئے پر نادم تھیں۔ لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔ ملکہ کا طیش دھیما نہ ہو سکتا تھا۔ ملکہ نے اپنی جادو کی چھڑی ہلائی۔ فوراً ہی تمام پریاں شہد کی مکھیوں میں تبدیل ہو گئیں۔ ان کے خوبصورت پروں کی جگہ بھدّے بھدّے پر بن گئے پیارے پیارے رنگوں کی جگہ بھدّا سا رنگ ہو گیا۔ اور تمام پھولوں کی طرف اڑیں اور اسی طرح شہد کھانے لگیں۔

ملکہ نے کہا۔ تمہیں یہی سزا ملنی چاہئے۔ اب تم اسی دنیا میں رہو گی اور اسی طرح شہد کے پیچھے ماری ماری پھرو گی۔ اب کبھی بھی پرستان میں نہ آسکو گی!" یہ کہہ کر وہ پھر سے پرستان کی طرف اڑ گئی!۔

چنانچہ آج بھی ہم شہد کی مکھیوں کو پھولوں کی تلاش میں گھومتے دیکھتے ہیں۔

بچیو۔ دراصل یہ وہی پریاں ہیں جنھیں انکی ملکہ نے کہنا نہ ماننے کی سزا دی ہے۔

بچیو۔ تم اس کہانی کو یاد رکھنا۔ اور کبھی بھی اپنے بزرگوں کا کہنا نہ ٹالنا۔ ورنہ تم بھی انھیں کی طرح دُکھ اٹھاؤ گی ؛

چاند شرما (شملہ)

صفحہ ۲۷ کا باقی :۔ اور اسی کا سر تن سے جدا کرنے کے لئے میں کوشش کر رہا ہوں، اسی کے قتل کر ڈالنے کے واسطے میں یہاں آیا ہوں؟ تُف ہے میری زندگی پر، تف ہے میرے اِس ارادے پر، پرماتما مجھے معاف کر! میں نے بہت بڑا پاپ کیا کہ ایسے نیک، غریب پرور، ہمدرد، غمگسار اور رحمدل بادشاہ کو قتل کرنا چاہا! راجپوت بے قرار ہو گیا اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ وہ فوراً بادشاہ کے پاس آیا اور اس کے قدموں پر گر پڑا، وہی تلوار جس کو وہ بادشاہ کے قتل کرنے کے لئے اپنے پاس رکھتا تھا، بادشاہ کو دے کر کہا کہ "حضور! یہ تلوار لیجئے اور میرا سر تن سے جدا کر دیجئے، میں اسی قابل ہوں، کیونکہ میں یہ تلوار آپ کے قتل کرنے کے واسطے رکھتا تھا۔ افسوس! میں نے ابھی تک آپ کو پہچانا نہیں تھا" بادشاہ نے اس کو اٹھا کر گلے سے لگا لیا۔ اور کہا "بھائی میں نے تمہارا قصور معاف کیا، میں نے اپنی جان تمہارے سپرد کر دی، اس کی حفاظت تم کو کرنا پڑے گی" راجپوت کی آنکھوں میں شرم وحیا، محبّت اور ندامت کے آنسو بھر آئے، اس کی آواز بھرّا گئی، وہ منہ سے کچھ نہ بول سکا، اس نے آنکھیں نیچی کر لیں اور سر کو جھکا لیا۔ بادشاہ اس کو اپنے ساتھ لیتا گیا، اور اپنی حفاظت کے لئے ملازم رکھ لیا، یہ راجپوت آخر وقت تک بادشاہ کی خدمت کرتا رہا اور کئی مرتبہ اپنی جان پر کھیل کر بادشاہ کی حفاظت کی ؛

شجاعت سندیلوی

نگاہ کی حماقت

ایک روز رات کو فقتاً میری نظر اوپر کو
تو کیا دیکھتی ہوں کہ کوٹھے پر کوئی چل رہا ہے
چور ہے۔ امّی سے کہا وہ بولیں اپنی
پا کو اٹھاؤ۔ میں تھوڑی دیر سوچتی رہی آخر
کارروائی کرنی چاہیے۔ میرا دل دھڑک
ہا تھا۔ لیکن میں نے ہمت کر کے پھوپی جان
آہستہ آہستہ بیدار کرنا شروع کیا۔ رفتہ
فتہ گھر کے تمام لوگ بیدار ہوگئے۔ سب
گوں نے رائے قائم کی کہ دروازے پر کسی کو
ایا جائے۔ جب سب لوگ اٹھ گئے تو میری
ت بندھ گئی۔ میں نے لپک کر بھائی جان
گایا۔ ان کا اٹھنا تھا کہ باہر نوکروں میں
کہ مچ گیا۔ تمام نوکروں نے گاؤں کو یہ خبر
ی۔ اب کیا پوچھنا تھا سب نے بندوق
لواریں دیگر سامان جمع کرنا شروع کر دیا۔
تھوڑی دیر میں سب لوگوں نے اکٹھے
ہو کر ہمارے گھر کی راہ لی۔ ہم لوگ کیا
دیکھتے ہیں کہ ہماری چچی زاد بہن کوٹھے پر سے
اتری چلی آتی ہیں۔ اور انھوں نے فرمایا
کیوں چچی جان یہ کیسا شور ہے۔ امی نے
تعجب سے پوچھا۔ تم کہاں سے آرہی ہو۔
انھوں نے فرمایا میں کوٹھے پر سے آئی ہوں۔
امی نے فرمایا تم کوٹھے پر کیا کر رہی تھیں۔
میری بہن نے کہا مجھے ریل بہت اچھی لگتی
ہے میں وہی دیکھنے گئی تھی۔ اصل بات یہ
ہے کہ ریل میرے گھر کے نزدیک ہی سے گزرتی
ہے اور کوٹھے پر سے صاف معلوم ہوتی ہے
وہی دیکھنے گئی تھی۔ گاؤں والوں میں یہ
خبر بجلی کی طرح پھیل گئی۔ ہم سب لوگ
بڑی رات تک اسی بات پر ہنستے رہے۔
میرا تو ہنسی کے مارے برا حال تھا۔ اب
بھی جب کبھی اس بات کا خیال آجاتا ہے
تو ہنسی ضبط کرنا مشکل ہوجاتی ہے ؛

عابدہ خاتون (پھریا)

واقعی وہ بادشاہ تھا

بابر دہلی کے تخت پر بیٹھا تو اس نے اپنی شجاعت، بہادری اور رحم دلی کے ذریعے ہندوستان کی رعایا کے دلوں کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ وہ رعایا کے جسموں پر نہیں دلوں پر حکومت کرنے لگا لیکن پھر بھی کچھ لوگ ایسے تھے جو اس کے جانی دشمن تھے۔ جب خدا سے بھی سب لوگ خوش نہیں تو پھر اگر بابر سب کو خوش نہ رکھ سکا تو اس میں اس کا کیا قصور ہے؟ انہیں دشمنوں میں سے بابر کا ایک راجپوت دشمن تھا۔ اس کا خیال تھا کہ اگر بابر کو قتل کر دیا جائے تو ہندوستان میں مغلوں کی سلطنت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور راجپوتوں کی سلطنت دہلی میں قائم ہو جائے گی۔ اسی غرض سے وہ دہلی آیا اور دہلی آ کر اپنے موقع کی گھات میں لگا رہا کہ کہیں تنہا بابر کو پا جائے تو اچانک اس پر حملہ کر کے قتل کر دے۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ وہ بابر کی تلاش میں شہر کی گلیوں کے چکر لگا رہا تھا گو رات زیادہ جا چکی تھی پھر بھی دوکانیں کھلی ہوئی تھیں اور چہل پہل ہو رہی تھی، یکایک اس کے کانوں میں ہٹو بچو کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ اس نے دیکھا کہ تمام آدمی پریشانی کے عالم میں، حواس باختہ بھاگ رہے ہیں، کوئی دوکان میں چھپا جا رہا ہے تو کوئی مسجد میں، کوئی مکان میں تو کوئی مندر میں۔ راجپوت حیران کہ آخر یہ ماجرا کیا ہے جو لوگ اس قدر بدحواس ہو رہے ہیں۔ وہ بھی ایک محفوظ جگہ میں پوشیدہ ہو گیا۔ کچھ ہی دیر ہوئی ہوگی کہ اس نے دیکھا کہ ایک مست ہاتھی دوڑا بھاگا چلا آ رہا ہے۔ جو اس کے سامنے پڑتا ہے، وہ اس کی زندگی کا خاتمہ کر کے موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے۔ گویا ہاتھی کیا تھا موت کا فرشتہ تھا۔ جن بیچاروں کی جانیں جانی تھیں وہ اس کے لپیٹ میں آ کر ہمیشہ کے لئے دنیا سے چل بسے۔

اسی بھاگم بھاگ اور پریشانی کے عالم میں

ایک غریب مہترانی کا بچہ اس کی گود سے
چھٹ کر زمین پر گر پڑا، بچہ کا گرنا تھا کہ عورت
کے ہوش و حواس جاتے رہے۔ وہ زور زور
سے چلانے اور رونے پیٹنے لگی، میرے بچے کو
بچاؤ، میرے بچے کو بچاؤ!! مگر وہاں کون
کس کی سنتا تھا؟ سب کو اپنی اپنی جان کی
پڑی ہوئی تھی، پھر اس اچھوت اور قابل نفرت
عورت کی فریاد کون سنتا؟ کون ایک ذلیل
بچے کو بچانے کے لئے اپنی جان جوکھوں میں
ڈالتا؟ ۔ لوگ دیکھتے تھے مگر اپنی جان کے خوف
سے ان کی ہمت نہ پڑتی تھی کہ وہ بچے کو
زمین سے اٹھالیں۔ اتنے میں ہاتھی جھومتا
ہوا، بالکل بچے کے قریب آگیا، بچہ اس کے
پیر سے دبنے ہی والا تھا کہ اسی وقت ایک
شخص جھپٹ کر بچے کے پاس گیا اور اس کو
لے ہاتھی کی زد سے بچ کر صاف نکل گیا۔
اس شخص کی بہادری اور ہمت دیکھ کر
کہا:- رہ گئے۔ آدمی نے علیحدہ جاکر بچہ کو
دہی اور اس کو تسلی و دلاسا دے کر
شاہی ماں کو بچہ دیا۔ ماں کھڑی تماشا دیکھ
شاہی گی۔ بچہ کو صحیح و سالم پاکر ہزاروں

دعائیں دینے لگی، اس کی آنکھوں میں مسرت
کے آنسو بھر آئے، اس آدمی کو وہ دیوتا سمجھنے
لگی۔ دیوتاؤں پر چڑھانے کے لئے آنسوؤں کے
تحفہ کے سوا اور کیا تحفہ ہے؟ غریب مہترانی
نے وہی تحفہ بابر کو چڑھا دیا، اور جب تک
وہ زندہ رہی اپنے اس غائبانہ محسن پر محبت
کا تحفہ چڑھاتی رہی

بابر جب بچہ کو گود سے زمین پر اتار رہا
تھا تو اس کا صافہ زمین پر گر پڑا۔ راجپوت
اسی کے قریب چھپا ہوا تھا، اس نے صافہ جو
دیکھا تو حیران رہ گیا، یہ صافہ تو بادشاہ کا
ہے، پھر کیا یہ بادشاہ ہے "نہیں نہیں"
بادشاہ بھلا اس وقت یہاں کہاں؟ اور
وہ ہوتا بھی تو اس کو کیا غرض کہ وہ ایک رذیل
قوم کے بچے کے لئے اپنی جان جوکھوں میں ڈالتا
لیکن اس کی حیرانی کی کوئی انتہا نہیں رہی
جب اس نے اس آدمی کو غور سے دیکھ کر
پہچانا "واقعی وہ بادشاہ تھا" ارے!
بابر اتنا غریب پرور، اپنی رعایا کا اتنا ہمدرد
وہ دکھیوں کے دکھ میں اتنا شریک ہونے
والا ہے! (باقی مضمون صفحہ ۲۴ پر دیکھئے)

گڑیا کی کہانی اُسی کی زبانی

جمیل اور نجمہ دونوں میرے بڑے بھولے بھالے اور پیارے بھانجے بھانجی ہیں لیکن دونوں میں یہ بڑا عیب ہے کہ شوخ اور غصیلے بہت ہیں۔ تمام دن شرارت کرتے رہتے ہیں۔ اور جہاں کوئی بات مرضی کے خلاف ہوئی بس فوراً بگڑ جاتے ہیں۔ پھر اتنی ضد کرتے ہیں کہ توبہ بھلی۔ ایک دن نجمہ نے اپنے بڑے بھائی جمیل کے دو تین چپت جڑ دئے۔ مسٹر جمیل روتے ہوئے اپنی امی جان کے پاس آئے اور اپنی منی بہن کی شکایت کی۔ ان کی امی جان نے نجمہ کو بلا کر کہا۔ نجمہ تم بہت شریر ہوتی جا رہی ہو۔ تمہاری شرارت کی سزا آج یہ ہے کہ تمہیں اسی وقت پڑ کر سو جانا ہوگا۔ آج میں تم کو کوئی کہانی نہیں سناؤں گی۔ نجمہ فوراً اپنے پلنگ پر جا کر لیٹ گئی۔ اس کے سرہانے اُس کی گڑیا پڑی ہوئی تھی۔ نجمہ نے اسے غصے سے اٹھا کر زمین پر دے مارا۔ اور خود رضائی میں منہ لپیٹ لیا۔ غریب گڑیا پلنگ کے نیچے

غریب گڑیا کی ناک ٹوٹ گئی۔ مگر بے چاری کیا کرتی نجمہ کے ظلم پر خون کے گھونٹ پی کر رہ گئی۔ اور جہاں پڑی تھی پڑی رہی گڑیا بیگم نے خیال کیا کہ نجمہ سو گئی ہے۔ تو بولی میں بھی کتنی بدنصیب ہوں۔ اس لئے کہ میں چلتی پھرتی نہیں۔ نہ کچھ کھاتی پیتی ہوں۔ چیزیں نہیں توڑتی ہوں نہ غل مچاتی ہوں لوگ خیال کرتے ہیں کہ مجھ میں جان ہی نہیں ہے۔ میرے چوٹ سی نہیں لگتی ہے۔ کسی کیا خبر مجھ پر کیا گذرتی ہے۔ افسوس میری ناک بھی ٹوٹ گئی۔ مگر اللہ پاک کا شکر ہے کہ میں [illegible] گڑیا تھوڑی رہوں گی۔ یہ بھی تھوڑے [illegible] ن کی بات ہے۔ یہ سب میرے گ[illegible]زا ہے۔ جو آج میں گڑیا کی شکل میں [illegible] ہوگئی ہوں۔

یہ سب باتیں سننے کے بعد نجمہ نے رضائی میں سے منہ نکال کر پوچھا۔ کیوں گڑیا بیگم تم نے کیا گناہ کیا تھا۔ جو تم گڑیا ہوگئیں۔

گڑیا نے ایک سرد آہ بھری اور کہا بہن ...کو یقین آئے یا نہ آئے۔ میں تو وہی سناؤں ...جو مجھ پر گزر رہی ہے۔ تھوڑے عرصے کا ذکر ہے۔ کہ میں بھی تمہاری طرح ایک پیاری چھوٹی سی لڑکی تھی۔ اپنی امی جان اور ابا جان کے ساتھ ایک خوبصورت گھر میں رہا کرتی تھی۔ میرے پاس اتنے کھلونے تھے کہ مجھے ان سب سے کھیلنے کا وقت ہی نہ ملتا تھا۔ اس وقت میں بھی تمہاری طرح بہت شریر اور غصیلی لڑکی تھی۔ ایک دن میں نے اپنی گڑیا کو آگ میں ڈال دیا اور اس کی ناک جلا دی۔ اسی دن رات کو میں سو رہی تھی۔ ایک دم میری آنکھ کھل گئی۔ کیا دیکھتی ہوں کہ ایک پری میرے کمرے میں آئی اور اس ...نے مجھ پر جادو کی چھڑی پھیر کر مجھے چھو ...ٹی سی گڑیا بنا دیا۔ اور بڑے غصے میں کہنے لگی اب جب تک کوئی لڑکی تجھ پر اتنا ظلم نہ کرے گی جتنا تو نے اپنی گڑیا پر کیا ہے۔ تو اس وقت تک گڑیا ہی رہے گی۔ اور تجھ پر ظلم کرنے والی لڑکی سدھر نہ جائے گی اپنی اصلی حالت پر نہ آئے گی۔ بس یہ کہہ کر پری نے مجھ کو ایک کھلونوں کی دوکان میں رکھ دیا۔ اس دن تم اپنے ماموں جان کے ساتھ جا کر مجھ کو خرید لائیں۔ یہ ہے میری سرگزشت۔

صبح کو نجمہ نے سب سے کہا کہ رات گڑیا نے مجھ سے اس اس طرح باتیں کی تھیں۔ اس کی باتوں پر سب لوگ ہنس پڑے۔ اور کہا منی نجمہ تم کو پری نے خواب میں دکھایا ہے کہ تم کبھی شرارت مت کرنا۔ وہ اب وعدہ کرتی ہے کہ میں کسی قسم کی شرارت کبھی نہیں کروں گی۔ لیکن پیاری نجمہ کو پورا یقین ہے کہ اس نے جاگتے ہی میں گڑیا سے باتیں کی تھیں ⁂

مس شاہدہ محمود (نینی تال)

کام کی باتیں

آج بناتی بچیوں کو چند ایسے گر بتاؤں گی جو غالباً اب تک انھوں نے معلوم نہ کئے ہوں گے۔ کپڑوں پر داغ اکثر لگ جاتے ہیں اور اس سے ان کی خوبصورتی خاک میں مل جاتی ہے۔ خواہ کپڑا کیسا ہی بڑھیا سے بڑھیا ہو مگر جہاں چکنائی، پان یا روشنائی کا داغ لگا اور کپڑا غارت ہوا۔ بعض داغوں کی نسبت مشہور ہے کہ یہ کسی چیز سے نہیں چھٹتے۔ جیسے کتھے کا یا بلو روشنائی کا۔ لیکن جس طرح دنیا میں اور کوئی بات ناممکن نہیں ہے اسی طرح یہ داغ دور ہونے بھی کچھ مشکل نہیں۔ مگر ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ اب چند ایسی ترکیبیں لکھتی ہوں جو کہ آسان اور بے حد کارآمد ہیں۔

اکثر پڑھنے لکھنے والی لڑکیاں جو کہ نیلی روشنائی کا استعمال کرتی ہیں ان کے کپڑوں پر اور میز پوشوں وغیرہ پر دھبے پڑ جاتے ہیں اور وہ دھوبی کے گھر بھی مشکل سے چھٹتے ہیں۔ یہ داغ دو طرح سے دور ہو سکتے ہیں۔

(۱) جس جگہ داغ لگ گیا ہو نمک چھڑک کر اوپر سے لیموں کا عرق نچوڑ اور دھوپ میں ایک گھنٹہ تک رکھا رہنے دو اور اس دوران میں برابر تھوڑا تھوڑا لیموں کا عرق نچوڑتے رہو۔ بعد ازاں پانی اور دیسی صابن سے دھو ڈالو۔ کپڑا صاف ہو جائے گا۔

(۲) یہ کہ کپڑے پر جہاں داغ ہو واشنگ سوڈا کی ایک تہہ سی جما دو اور اوپر سے پانی چھڑکتے رہو اور دھوپ میں رکھو۔ تھوڑی دیر کے بعد دھبہ بالکل دور ہو جائے گا۔

(۳) چکنائی کے داغ دور کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ استری گرم کر کے اور داغ والی جگہ پر بلاٹنگ پیپر رکھ کر اس پر خوب گرم گرم استری پھیر دو۔ تمام چکنائی سیاہی چوس پر آ جائے

...کپڑا صاف ہو جائے گا۔ پھر صابن اور
...سے دھو ڈالو۔

(۴) سالن کا داغ دور کرنے کی ترکیب:۔
پہلے اس جگہ کو خوب تیز گرم پانی سے دھولو۔
پھر لیموں میں نمک لگا کر کپڑے پر رگڑو۔ داغ
بالکل صاف ہو جائے گا۔

(۵) چائے کا داغ دور کرنا:۔
اگر تازہ ہو تو جلدی سے دودھ سے دھو ڈالو
صاف ہو جائے گا۔ اور اگر پرانا ہو تو سہاگہ
لگا کر دھو ڈالو۔ کپڑا صاف ہو جائے گا۔

(۶) ٹنچر آئی ڈین کے داغ دور کرنا:۔
اگر تازہ ہو تو میتھی لیٹیڈ سپرٹ سے دور
ہو جائے گا۔ اور اگر پرانا ہو تو سوڈا بائی کارب
اسفنج سے داغ پر رگڑو۔ داغ فوراً دور
ہو جائے گا۔

(۷) زنگ کا داغ دور کرنے کی ترکیب:۔
اگر کپڑے پر زنگ کا داغ لگ جائے تو انگریزی
دوا فروش کی دوکان سے پوٹاشیم بائی
اوک میٹ ایک ماشہ اور ایک ماشہ گلرین۔
میں تھوڑا سا پانی کپڑے میں چھان لو اور پھر
داغ والی جگہ پر ملو۔ تھوڑی دیر کے بعد
پانی سے دھو ڈالو۔ کپڑا بالکل صاف ہو
جائے گا۔

داغ دور کرنے کی اور بہت سی ترکیبیں
ہیں مگر زیادہ کارآمد اور آسان یہی ہیں جو
میں نے لکھی ہیں۔ امید ہے کہ بناتی بہنیں
ان کو آزما کر دیکھیں گی۔ یہ سب دھبے آئے
دن کپڑوں پر لگتے رہتے ہیں۔

مستبشرہ خاتون (ادیب فاضل)

صفحہ ۲۳۲ کا باقی مضمون:۔ شیر مال۔ شامی کباب۔ شیر برنج۔ شیر خرما۔ شلغم کا اچار۔ شفتالو
...۔ شربت شکر قند وغیرہ بے شمار کھانے تھے۔ سب نے شوق سے شکم ہو کر کھایا۔ چونکہ شب
...ج چکے تھے شاکرہ اور شمسہ نے شاہدہ اور شفیع الدین کا شکریہ ادا کیا۔ شوکت اور شکیلہ کو
...ی میں شملہ آ کر شرکت کرنے کے لئے اصرار کیا۔ شاہدہ نے شامل ہونے کا وعدہ کیا۔ دونوں
...ہدہ کی شیریں بیانی خوش مزاجی کی تعریف کر کے شوکت لاج روانہ ہو گئیں۔ **صفیہ بائی** (بنگلور)

ایک حرفی کہانی

ش کا ش

شام کا وقت تھا۔ شدت کی سردی پڑ رہی

...شفیع الدین اور شاہدہ باغ میں بیٹھے شاکرہ

... کر رہے تھے شمیم شا...

کی شش سالہ لڑکی اور شہباز ... ے

شفتالو کھا رہے تھے۔ شاخوں ...

رہے تھے۔ شفتالو کے د...

رہی تھی شیشم اور شمشاد کے

درخت تھے۔ شفیع ال...

شخص ...

...اشتیاق سے باہر آ...

...یک ہینڈ کیا۔ شفیع الدین بھی بہت ش...

ہوئے۔ شوکت اور شکیلہ کے ...

شکایت کی۔ اور سب باغ سے شہا...

آئے۔ شاہدہ نے شب کے کھانے ...

شفیعن اور شبراتی کو تاکید کی۔ ...

اور شمیمہ کو شب کے کھانے میں شامل ...

...شے اصرار کیا۔ شیشہ کی میز پر شیر...

...دیکھ کر

بے اختیار

...تھا۔ شاہدہ بھی

سلیقہ

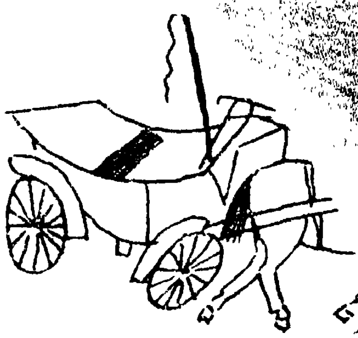
شعار شوہر کی فرماں ...

کا شوق تھا بیشتر وقت اسی شغل میں صرف

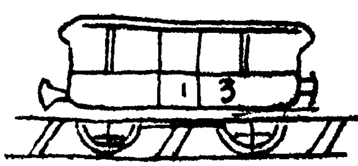
(باقی صفحہ ۳۱ پر دیکھیے)

خط

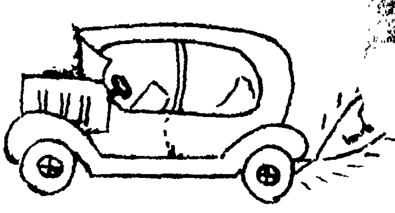




پر جاکر جلدی سے



سے جانے کی کھٹیری ۔



ہوگیا ۔ اتفاق ... میں بیٹھ کر بمشکل تمام

بجے

پور پہونچے ۔ ہاں دیکھو

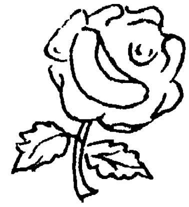
ایک حرفی کہانی

ش کا شوق

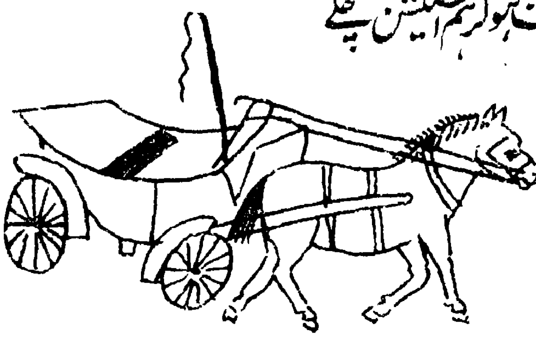
شام کا وقت تھا۔ شدت کی سردی پڑ رہی تھی۔ شفیع الدین اور شاہدہ باغ میں بیٹھے شاکرہ اور شمسہ کا انتظار کر رہے تھے۔ شمیمہ شاہدہ کی شش سالہ لڑکی اور شجاع شیریں آنا سے شفتالو کھا رہے تھے۔ شاخوں پر شگوفہ کھل رہے تھے۔ شفتالو کے درخت پر شاما بول رہی تھی۔ شبنم اور شمشاد کے بڑے بڑے درخت تھے۔ شفیع الدین بہت شریف طبیعت شخص تھے۔ شہر میں ان کی شرافت اور شجاعت کی شہرت تھی۔ نہایت شان و شوکت سے رہتے تھے۔ شیر کے شکار کا بہت شوق تھا۔ عالی شان شجاع منزل شاندار باغ نفیس نقش و نگار دیکھ کر مستقل ششدر رہ جاتی تھی۔ بے اختیار عش عش کرنے کو جی چاہتا تھا۔ شاہدہ بھی شکیل و جمیل ہونے کے علاوہ شریف سلیقہ شعار شوہر کی فرماں بردار تھی۔ شعر و شاعری کا شوق تھا۔ بیشتر وقت اسی شغل میں صرف ہوتا تھا۔ شاہدہ اس وقت شربتی رنگ کی ساڑھی اور شہابی رنگ کا بلاؤز پہنے ہوئے تھی۔ گلے میں اشرفیوں کا ہار۔ ہاتھ میں شادی کی بیش قیمت انگشتری جگمگ کر رہی تھی۔ پاؤں میں شوخ رنگ کا شو زتھا۔ شام ہو چلی تھی۔ شبنم پڑنی شروع ہو گئی تھی۔ شاہدہ شمع دان کے پاس جو شیشہ کی میز پر تھا شال اوڑھے کتاب پڑھنے میں مشغول تھی۔ کہ شیریں آنا نے شاکرہ و شمسہ کے آنے کی خوشخبری سنائی۔ شاہدہ شوق و اشتیاق سے باہر آئی۔ شیک ہینڈ کیا۔ شفیع الدین بھی بہت شاد ہوئے۔ شوکت اور شکیلہ کے نہ آنے کی شکایت کی۔ اور سب باغ سے شجاع منزل آئے۔ شاہدہ نے شب کے کھانے کے لئے شفیعن اور شبراتی کو تاکید کی۔ شاکرہ اور شمسہ کو شب کے کھانے میں شامل ہونے کے لئے شدید اصرار کیا۔ شیشہ کی میز پر شیریں کھانا کا دسترخوان بچھایا گیا

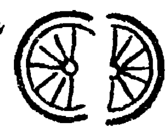
(باقی مضمون صفحہ ۱۳۰ پر دیکھئے)

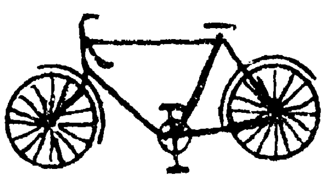
دل کش خط

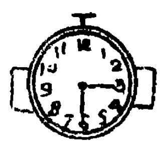
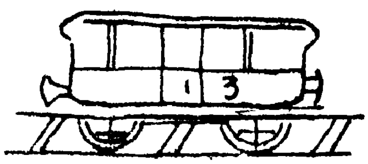
پیاری  سلام

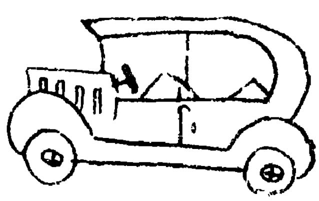
تم سے رخصت ہوکر ہم اسٹیشن چلے تھے کر رستے میں

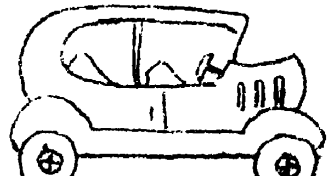
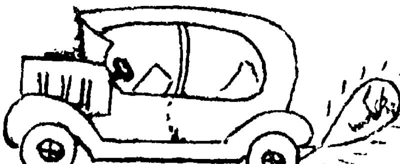


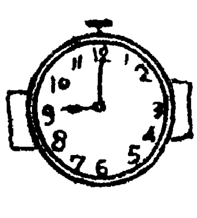
کا   گیا۔ مگر

کسی کے چوٹ نہ لگی  الدین  پر جا کر جلدی سے

دوسرا تانگہ لائے۔ بڑی مشکل سے  بجے اسٹیشن پہونچے۔ مگر 

جا چکی تھی لیکن جانا ضروری تھا اس لیے  سے جانے کی ٹھیری۔

مگر قسمت دیکھو دو میل پر  میں 

ہوگیا۔ اتفاق سے ایک ایکہ آتا نظر آیا۔ اس میں بیٹھ کر بمشکل تمام  بجے

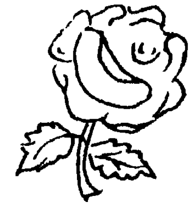
 پور پہونچے۔ ہاں دیکھو

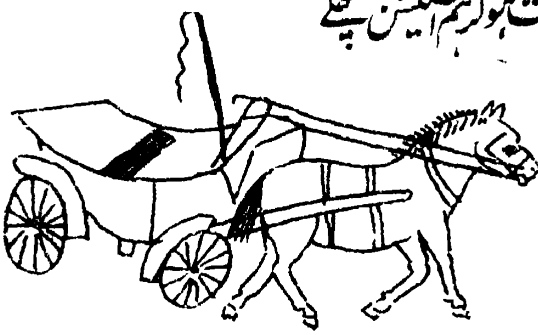
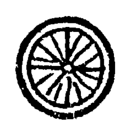
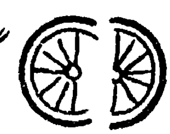
ایک سچی کہانی

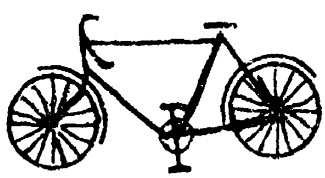
شش کا شوق

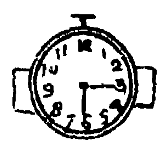
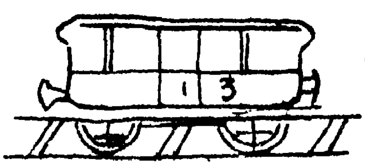
شام کا وقت تھا۔ شدت کی سردی پڑ رہی تھی۔ شفیع الدین اور شاہدہ باغ میں بیٹھے شاکرہ اور شمسہ کا انتظار کر رہے تھے۔ شمیمہ شاہدہ کی شش سالہ لڑکی اور شجاع شیریں آناسے شفتالو کھا رہے تھے۔ شاخوں پر شگوفہ کھل رہے تھے۔ شفتالو کے درخت پر شاما بول رہی تھی۔ شیشم اور شمشاد کے بڑے بڑے درخت تھے۔ شفیع الدین بہت شریف طبیعت شخص تھے۔ شہر میں ان کی شرافت اور شجاعت کی شہرت تھی۔ نہایت شان و شوکت سے رہتے تھے۔ شیر کے شکار کا بہت شوق تھا۔ عالی شان شجاع منزل شاندار باغ نفیس نقش و نگار دیکھ کر عقل ششدر رہ جاتی تھی۔ بے اختیار عش عش کرنے کو جی چاہتا تھا۔ شاہدہ بھی شکیل جمیل ہونے کے علاوہ شریف سلیقہ شعار شوہر کی فرماں بردار تھی۔ شعر و شاعری کا شوق تھا۔ بیشتر وقت اسی شغل میں صرف ہوتا تھا۔ شاہدہ اس وقت شربتی رنگ کی ساڑھی اور شہابی رنگ کا بلاؤز پہنے ہوئے تھی۔ گلے میں اشرفیوں کا ہار۔ ہاتھ میں شادی کی بیش قیمت انگشتری جگمگ کر رہی تھی۔ پاؤں میں شوخ رنگ کا شو تھا۔ شام ہو چلی تھی۔ شبنم پڑنی شروع ہو گئی تھی۔ شاہدہ شمع دان کے پاس جو شیشہ کی میز پر تھا شال اوڑھے کتاب پڑھنے میں مشغول تھی۔ کہ شیریں آنا نے شاکرہ و شمسہ کے آنے کی خوشخبری سنائی۔ شاہدہ شوق و اشتیاق سے باہر آئی۔ شیک ہینڈ کیا۔ شفیع الدین بھی بہت شاد ہوئے۔ شوکت اور شکیلہ کے نہ آنے کی شکایت کی۔ اور سب باغ سے شجاع منزل آئے۔ شاہدہ نے شب کے کھانے کے لئے شفیعن اور شبراتی کو تاکید کی۔ شاکرہ اور شمسہ کو شب کے کھانے میں شامل ہونے کے لئے شدید اصرار کیا۔ شیشہ کی میز پر شیر کی کھال کا دسترخوان بچھایا گیا (باقی مضمون صفحہ ۳۱ پر دیکھئے)

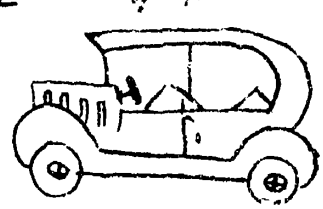
دل کش خط

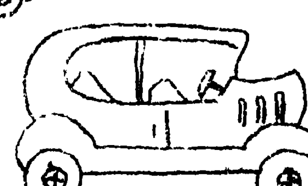
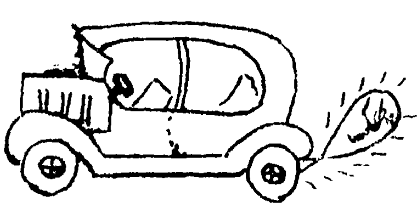
پیاری  سلام

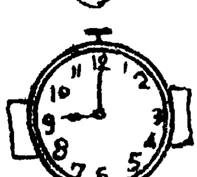
تم سے رخصت ہو کر ہم اسٹیشن چلے تھے کہ رستے میں  کا   گیا۔ مگر

کسی کے چوٹ نہ لگی  الدین  پر جا کر جلدی سے

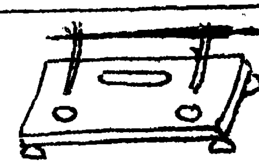
دوسرا تانگہ لائے۔ بڑی مشکل سے  بجے اسٹیشن پہونچے۔ مگر 

جا چکی تھی لیکن جانا ضروری تھا اس لئے  سے جانے کی ٹھیری۔

مگر قسمت دیکھو دو میل پر  میں 

ہو گیا۔ اتفاق سے ایک اکہ آتا نظر آیا۔ اس میں بیٹھ کر بمشکل تمام  بجے

 پور پہونچے۔ ہاں دیکھو

تمہارے  میں

میرا  رہ گیا ہے

وہ جلدی بھیج دینا۔

تمہاری  بانو

خالد حسن قادری (آگرہ)

پیاری گلاب - سلام

تم سے رخصت ہو کر ہم اسٹیشن چلے تھے راستہ میں بگھی کا پہیہ ٹوٹ گیا۔ مگر کسی کے چوٹ نہ لگی۔ شمس الدین سائیکل پر جا کر جلدی سے دوسرا تانگہ لائے۔ بڑی مشکل سے ساڑھے تین بجے اسٹیشن پہونچے۔ مگر گاڑی جا چکی تھی۔ مگر جانا ضروری تھا اس لئے موٹر سے جانے کی ٹھیری۔ مگر قسمت دیکھو کہ دو میل پر موٹر میں پنکچر ہو گیا۔ اتفاق سے ایک ایکہ آتا نظر آیا۔ اسمیں بیٹھ کر بمشکل تمام ۹ بجے شیر پور پہونچے۔

ہاں دیکھو تمہارے قلمدان میں میرا فاؤنٹن پین رہ گیا ہے وہ جلدی سے بھیج دینا۔

تمہاری ہلال بانو

عقل کا امتحان

مندرجہ ذیل فقروں میں سے ہر فقرہ میں ایک دریا کا نام نکالئے۔

(۱) رشیدہ بہت نیک دل لڑکی ہے سب اس کے گن گاتے ہیں۔

(۲) سلیم جمناسٹک کے کھیل میں بہت مشہور ہے۔

(۳) رضیہ کے کانوں کی بجلیاں سونے کی ہیں۔

(۴) ننھا جمیل جھیل کے کنارے کھیل رہا تھا اتفاق کی بات کہ بچارا جھیل میں گر پڑا۔

(۵) ننھا احسن اپنی آپا جان کو اپنی توتلی زبان میں اوبی بی کہہ کر پکارتا ہے۔

(۶) اندھی حسین آگ تاپتی تھی کہ اس کے کپڑوں میں آگ لگ گئی۔

جوابات: (۱) گنگا (۲) جمنا (۳) سون (۴) جہلم (۵) اوبی (۶) تاپتی۔

صالحہ عبد الحکیم قادری

ذرا ہنسئے

دو افیونی دوست دن بھر افیون کے نشے میں پڑے رہے۔ شام کو جب گھر سے نکلے تو ان میں سے ایک نشے میں آسمان کی طرف دیکھ کر بولے "دیکھنا چاند کیا خوب نکلا ہے" دوسرا نشے میں بولا "واہ میاں نشے میں ہو کیا؟ چاند کہاں یہ تو سورج ہے۔" اس پر دونوں میں بحث ہو پڑی۔ آخر یہ فیصلہ ہوا کہ اب جو کوئی تیسرا شخص ملے اس سے پوچھیں۔ اتنے میں ایک شخص شراب خانے سے نکلا۔ اس سے دونوں نے پوچھا۔ کیوں بھئی آسمان پر چاند نکلا ہے یا سورج۔ وہ کچھ دیر تک آسمان کی طرف دیکھ کر بولا۔ بھئی کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ بات یہ ہے اس شہر میں نیا نیا آیا ہوں۔ (آپ بھی نشے میں غین تھے)

ف۔ ب۔ گھگول

ایک آدمی کی ماں مرگئی۔ وہ رونے لگا۔ لوگوں نے اس کو تسلی تشفی دی۔ وہ شخص بولا۔ مجھ کو ماں کے مرنے کا تو رنج نہیں ہے۔ بلکہ رنج اس کا ہے۔ کہ موت نے گھر دیکھ لیا۔ کہیں باڈانہ جہالے :

طاہرہ محمود (رام نگر)

ایک سیاح نے دوران سفر میں کسی قبرستان میں اپنے ایک دوست کی قبر پر پھولوں کا گلدستہ رکھتے ہوئے دیکھا کہ پاس ہی کی قبر پر ایک چینی اپنے رواج کے مطابق ایک پیالہ میں پکے ہوئے چاول ڈال کر رکھ رہا ہے۔ سیاح نے ازراہ تمسخر دریافت کیا۔ صاحب تم نے اپنے دوست کے لئے قبر سے باہر آکر چاول کھانے کے لئے کیا وقت مقرر کیا ہے۔ چینی نے زیر لب مسکراتے ہوئے کہا۔ آقا ٹھیک وہی وقت جب کہ تمہارا دوست پھول سونگھنے قبر سے باہر آئیگا

ب۔ ن۔ آنسہ ابراہیم (مدراس)

پہیلیوں کے جواب: (۱) بندوق (۲) تار (۳) ٹیلی گرام (۳) سگھ (۴) تاش (۵) ہماسن (۶) انگوٹھی (۷) سانس (۸) وزن کا من (۹) جال اور مچھلی (۱۰) کڑھائی لو ریوا۔

پہیلیاں بوجھئے

(۱) بھوک ہو تو چلے نہیں پیٹ بھرے پر چلتی ہے ٭ جو کھائے وہ مر جائے ایسا زہر اگلتی ہے

(۲) دیکھا ہے ہم نے عجب پرندہ ٭ جنگل میں منگل منائے ٭ خشکی میں اور تری میں ٭
جال اپنا پھیلائے ٭ دل کی بات لے اڑے ٭ اِدھر کی اُدھر لگائے ٭
برا بھلا سب کچھ کہے ٭ دنیا کو انگلیوں پر نچائے ۔

(۳) ایک شکل کے لاکھوں بھائی ٭ ایک سی ہیں اولادیں سب کی ٭ بی۔ اے نہ
کوئی ایم۔ اے۔ پاس ٭ لیکن کچھ کچھ حرف شناس ٭ چاہے ان کو ساری دنیا
بیٹھے ہیں دل پر ہر اک کے ٭ ان کی محنت کے سکے ٭ ف سب (گھگول)

(۴) شہزادے عالم بیٹھے ہیں ٭ رنگ رنگ کی پریاں آتی ہیں

(۵) کاجل کی کجلوٹی اوروں کا سنگھار ٭ ہری ڈال پہ بٹیا بیٹھی ہے کوئی بوجھن ہار؟

(۶) سر پر پتھر پیٹ میں انگلی ۔

(۷) سوتے جاگتے چلتا رہے ٭ جس میں چلے وہ ہلتا رہے
جب اس کا چلنا رک جائے ٭ زندہ ہو تو مردہ کہلائے

مس رئیس فاطمہ رعنا

(۸) من تن اس کا ایک ہے دھڑ ہیں اسکے آٹھ ٭ سر ہیں اس کے چالیس پاؤں ایک سو ساٹھ

(۹) سارے گھر کے جل گئے نا جلا اک دھاگا ٭ سارے گھر کے پھنس گئے گھر موئی ہیں سے بھاگا

(۱۰) اماں کے کان ابا کے کان ہی نہیں ۔

(۱۱) اِدھر اُدھر موتیوں کی لڑی ٭ بیچ میں ہماری رانی کھڑی

(ان پہیلیوں کے جواب صفحہ ۳۵ پر دیکھئے) ہمشیرہ عبد الوالی (جودھ پور)

انگریزی و چینی کھانے	ترکی و عربی کھانے	ایرانی اور افغانی کھانے	بنگالی اور بہاری کھانے	کشمیری اور مدراسی کھانے
گجراتی اور پنجابی کھانے	حیدرآبادی و دربا‌ری کھانے	لذیذ لذیذ کھانے	دلی اور لکھنؤ کے کھانے	پشاوری اور ہندی کھانے

سینکڑوں قسم کے کھانے تیار کرنے کی اُردو زبان میں بے نظیر کتاب

عصمتی دسترخوان حصہ اول

اس کی ایک نمایاں خصوصیت جو اس موضوع کی اور کسی کتاب میں نہ نکلے گی یہ ہے کہ تمام ترکیبیں تجربہ کرنے کے بعد لکھی گئی ہیں اس لئے ترکیبیں بالکل صحیح ہیں اور وزن بالکل درست! ہندوستان بھر کے ہر حصہ کی تقریباً عصمتی بہنوں نے اس کتاب کی تیاری میں حصہ لیا ہے اور ایڈیٹر صاحب عصمت کی اہلیہ محترمہ آمنہ نازلی صاحبہ نے بڑی محنت سے کتاب مرتب فرمائی ہے۔ باورچیخانہ کے انتظام اور کھانوں کے متعلق نہایت قیمتی ہدایات اور مضامین درج کئے گئے ہیں۔ ایک ایک چیز کئی کئی قسم کی تیار کرنے کے لئے بھی عصمتی دسترخوان سے بہتر کتاب ملنی ناممکن ہے مثال کے طور پر چند چیزوں پڈنگ اور کبابوں کی فہرست ملاحظہ فرمایئے۔

پلم پڈنگ	انجیر پڈنگ	ران کے کباب	کباب بیضہ مرغ	نارگس کباب
اخروٹ کی پڈنگ	امنڈ پڈنگ	آلو کے کباب	کچے قیمہ کی ٹکیاں	شامی کباب
نارنگی بھری پڈنگ	بیسن پڈنگ	کچے آلو کے کباب	گوشت کے میٹھے کباب	آنتوں کے کباب
جنجر پڈنگ	جلیبیوں کی پڈنگ	ناریل کے کباب	کباب مرغ مسلم	انگریزی کباب
صدوز پڈنگ	میوہ دار پڈنگ	مچھلی کے حسینی کباب	سیخ کے چٹ پٹے کباب	اردی کے کباب
انناس پڈنگ	کشمش پڈنگ	سیخ کے کباب	مچھلی کے شامی کباب	اور کئی کئی قسم کے کباب
کمزور بیماروں کے لئے	بالائی پڈنگ	پسندے کے کباب	دہی کے کباب	

یہ صرف دو چیزوں کی فہرست ہے

اسی سے کتاب کا اندازہ کر لیجئے۔ چاول سلونے اور میٹھے سویّاں کھیر فیرنی سادے اور ترکاری کے سالن مچھلی مرغ جیلی بسکٹ کیک۔ دالیں مٹھائیاں۔ حلوے چٹنیاں مربے۔ اچار سموسے بھرے پوری کچوریاں پراٹھے۔ روٹی غرض ہر قسم کے کھانوں کی بڑی بڑی اچھی ترکیبیں ہیں اور ہر چیز کی کئی کئی درجن صحیح ترکیبیں! اس کتاب کا ہر گھرانے میں ہونا ضروریات میں سے ہے ہندوستان بھر میں اس کی دھوم مچ گئی بہت سی عورتیں اس کتاب کی بدولت عمدہ عمدہ ذائقہ دار کھانے پکانے لگیں۔ لڑکیوں کو یہ کتاب اشد ضروری سمجھ کر جہیز میں دی جاتی ہے سینکڑوں خواتین نے اس کی تعریف میں خطوط بھیجے ہیں اور کتنے ہی مردوں نے اس کتاب کی اشاعت پر مؤلفہ و پبلشر کا شکریہ ادا کیا ہے۔ اس کی مقبولیت کا اندازہ اس سے کر لیجئے کہ چند ہی سال میں ہاتھوں ہاتھ ایڈیشن نکل گئے۔ قیمت دو روپے مجلد سوا دو روپے۔ حصہ دوم مشرقی مغربی کھانے عہ/ مجلد عہ/

عصمتی ہنڈکلیا

یہ کتاب بچیوں کے کھیل ہی کھیل میں ہنڈکلیا و شادی سے قبل کھانے پکانے کے فن میں ماہر ہو جاتی ہیں اور ایک گھرانے کی بہو کو جو کچھ جاننا چاہئے کامل طور پر اس سے واقف ہو جائے سوا سو کھانوں کی صحیح صحیح ترکیبیں بچیوں ہی کے مطلب کی درج کی گئی ہیں پھر خوبی یہ کہ کھانے پکانے کے متعلق نہایت مفید مضامین اور کارآمد ہدایتیں بھی ہیں قیمت صرف ۸/

ناشتہ

دوپہر اور رات کے کھانے سے قبل صبح اور تیسرے پہر کیا کیا ناشتہ کیا جائے اس موضوع پر قابل قدر کتاب جس میں چاء۔ کوکو۔ شربت لسی۔ فالودہ۔ آئس کریم۔ بسکٹ۔ کیک۔ توس۔ کھٹائی وغیرہ وغیرہ نیز ہندوستان کے ہر صوبے اور ہر حصے کے مختلف قسم کے ناشتوں کی کئی کئی ترکیبیں ہیں گویا اس کتاب کی بدولت میں جس حصۂ ملک کا مہمان ہمارے ہاں آ جائے اسی کے مطلب کی چیز ہم پیش کر سکتے ہیں۔ قیمت ۱۰/

بچوں کے کھانے

ننھے بچوں کو اصول صحت سے کس قسم کی غذا دینی چاہئے کون سے کھانے مفید ہیں اور وہ کس طرح تیار ہوتے ہیں۔ اس موضوع پر بے نظیر کتاب جس میں بچوں کے صحت بخش اور مفید کھانوں کی کئی درجن تجربہ کی ہوئی صحیح ترکیبوں کے علاوہ کئی نہایت کارآمد مضامین بھی ملک کے قابل ڈاکٹروں اور تجربہ کاروں کے لکھے ہوئے ہیں قیمت [illegible]

بیماروں کے کھانے

بیماروں کے جو کھانے بے حد مفید ہیں اس میں صرف انہی کی ترکیبیں ہیں اور کئی قابل تجربہ کار ڈاکٹروں نے اس کی تیاری میں حصہ لیا ہے۔ تمام ترکیبیں تجربہ کی ہوئی ہیں۔ مضامین بھی بے انتہا مفید و قابل قدر ہیں ہر گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت ۱۰/

مذاقیہ کھانے

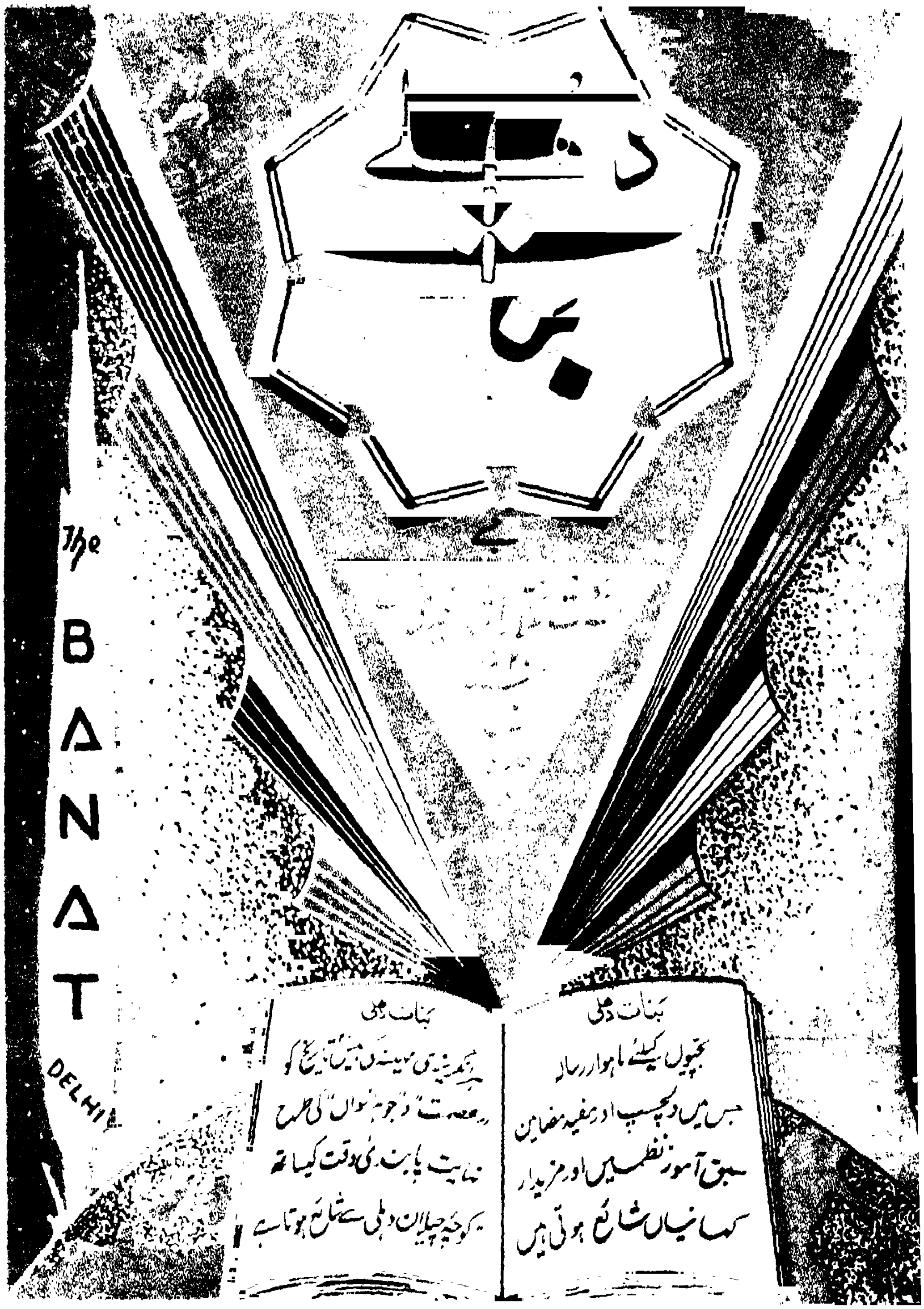
دولہا بھائی سے نندوئی سے بہنوئی سے مہذب مذاق کرنے کے لئے نہایت دلچسپ کتاب جس کی ہر ترکیب صحیح ہے بیہودہ عامیانہ مذاق کی جگہ اس کتاب سے شائستہ مذاق کرو۔ اور اس ہنسنے ہنسانے والی کتاب سے زندہ دلی کا ثبوت دو۔ لڑکیوں کی شادی کے وقت دولہا بھائی کی تواضع کے لئے لڑکیاں یہ کتاب نہایت شوق سے منگاتی ہیں۔ قیمت [illegible]

عصمتی دسترخوان حصہ دوم

مشرقی مغربی کھانے

باعتبار مضامین پہلے حصہ پر بھی فوقیت رکھتا ہے تقریباً ۱۰۰ صفحوں کے نہایت ہی کارآمد اور قابل قدر مضامین ہیں۔ چند عنوانات یہ ہیں۔ ہماری خوراک اور غذا کے متعلق تحقیقی مضامین۔ کھانے کے اصول۔ کھانے کی حفاظت۔ جرمنی باورچی خانہ۔ جاپانی باورچی خانہ۔ کچی سبزی۔ ترکاریوں کے خواص۔ کھانے کا کمرہ اناج کا صندوق ایرانی دعوت وغیرہ وغیرہ۔ ترکیبیں سب نئی اور آزمودہ ہیں اور ایک ایک چیز کی متعدد ترکیبیں۔ عربی۔ ایرانی۔ ترکی۔ جاپانی عراقی۔ روسی۔ اطالوی۔ انگریزی۔ فرانسیسی۔ کھانوں کی اچھی اچھی ترکیبیں ہیں۔ عصمتی دسترخوان بغیر حصہ دوم کے مکمل نہیں یہ بھی بہت مقبول ہوا ہے۔ قیمت عہ/ مجلد عہ/ عصمتی دسترخوان مکمل یعنی دونوں حصوں کی قیمت للعہ/ مجلد للعہ/

محصول ڈاک بذمہ خریدار **پتہ منیجر عصمت بک ڈپو دہلی** محصول ڈاک بذمہ خریدار



ایڈیٹر - رازق الخیری

زنانہ دستکاری کی مفید کتابیں

[illegible] دستکاری	گلدستہ تارکشی	تارکشی کا کام	کراس اسٹچ ورک
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible] بکڈپو دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچیوں کا سب سے پرانا باتصویر رسالہ

بنات (یعنی بچیاں)

بنات ہندوستان کے مختلف محکمات تعلیم مثلاً یو۔پی۔ سی پی۔ برار پنجاب۔ بہار۔ دہلی سرحد کیطرف سے زنانہ مدرسوں کیلئے سرکاری طور پر منظور ہے۔

بنات کا سالبھر کا چندہ صرف ۴؍
بذریعہ وی پی۔ صرف ۴؍۱۲
غیر ملکوں سے چار شلنگ
مستقل خریداروں کو نمونہ نمبر مفت ملتا ہے

تیرھواں ۱۳ سال | فہرست مضامین بابت ماہ مارچ ۱۹۴۱ء | جلد ۲۶ نمبر ۶

(باہتمام ابوامین مولوی محمد امان الرحمٰن پرنٹر پبلشر محبوب المطابع دہلی میں چھپ کر دفتر عصمت دہلی سے شائع ہوا)



بناتی بچیوں کا تو جب وجود بھی نہ تھا ان کی ماؤں میں بھی بہت سی ایسی ہونگی جنہیں بس خواب سا یاد ہوگا کہ اب سے
ستائیس برس پہلے جب جنگ عظیم شروع ہوئی تھی تو چیزیں مہنگی ہوتے ہوتے اتنی مہنگی ہوگئی تھیں کہ لوگ سخت پریشان
ہو گئے تھے اور سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کیا کریں- اور چیزوں کو چھوڑ دو ایک کاغذ ہی کو لو یہ اس قدر مہنگا ہوا کہ بہت سے
اخبار رسالے بند ہوگئے اور جو جاری رہے انھیں سخت مالی نقصان اٹھانا پڑا- آج کل بھی اخباروں اور
رسالوں کی ایسی ہی حالت ہے اور دوسری جنگ عظیم کی وجہ سے کاغذ اور چھپائی کی چیزیں بہت مہنگی
ہو رہی ہیں- بنات کے فروری کے پرچہ میں سفید چکنا کاغذ دیکھ کر کئی بچیوں نے اپنے خطوں میں خوشی
ظاہر کی مگر انھوں نے یہ نہ سوچا کہ یہ کاغذ ہمیں مجبور ہو کر لگانا پڑا- جو کاغذ پہلے لگایا جاتا تھا وہ سوا دو روپیہ
ڈھائی روپیہ رم آتا تھا- مہنگا ہوتے ہوتے اس کی قیمت پانچ روپیہ تک ہوگئی- مگر پچھلے مہینے وہ بھی
بازار میں نہ ملا تو سوا سات روپیہ رم کا سفید چکنا کاغذ لگایا گیا گویا تگنی قیمت کا- اس سے بناتی
بچیاں سمجھ سکتی ہیں کہ بنات کا خرچ جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے کس قدر بڑھے چلا جا رہا ہے
نئے خریدار بھی کچھ زیادہ نہیں ہو رہے کیونکہ وہ اپنی سہیلیوں سے بنات کا ذکر ہی نہیں کرتیں اور
انھیں خریدار ہی نہیں بناتیں ایسی حالت میں خاص نمبر شائع کرنا بہت مشکل ہے- جنوری میں سالگرہ نمبر
نہیں چھپا اس کی وجہ یہ بھی ہے مگر ہم نے وعدہ کیا تھا کہ کہانی نمبر جلد شائع کریں گے اس لئے
اعلان کیا جاتا ہے کہ مئی کا بنات کہانی نمبر ہوگا- مضمون نگار بہنیں ۲۵ ر اپریل تک اس کے
لئے عمدہ عمدہ کہانیاں بھیج دیں چاہے خود لکھیں یا ایسی کہانیوں کے ترجمے بھیجیں جو پہلے بنات میں
شائع نہ ہوئی ہوں- کہانی کی زبان بہت آسان ہو اور زیادہ سے زیادہ تین چار صفحوں میں آجائے ؎

ایک سہیلی کا خط

از

مصوّرِ غم حضرت علّامہ راشد الخیری علیہ الرحمتہ

اللہ بی سلطانی میلمانی اور آنا کانی۔ بچے کا کرتہ ٹوپی دنیا کو دکھایا اور نہ دکھایا تو مجھ کو۔ کیا تھا اگر ڑے کھرے گمانی کے ہاتھ مجھ کو بھی بھیج دیتیں میں اس کے موتی تھوڑی توڑ لیتی۔ خالہ امتّہ کے ہاں یوار یپج آئیں۔ دس بجے کی آئی آئی چار گھڑی دن رہے گئیں۔ کھڑکی کھول ادھر کو بھی دم بھر ہو جاتیں زلیلا پیروں کی مہندی چھوٹ جاتی۔ میں نے ڈولی کی آواز سنتے ہی فہمین کو بھیجا تھا مگر جب تک وہ پہنچے کہار ڈولی لے چمپت ہوئے۔ نگوڑی بنجار زدہ بہتیرا ہی لپکی۔ مگر کہاں مرد اور کہاں عورت تیج چاخ لوٹ آئی۔ خیر بوا تمہارے بچّے کی ہزاری عمر۔ کُرتہ ٹوپی گھس لس پرانا ہوا الٰہی ایک یہ ہزار دن اور تم نے نہ دکھایا تو ہم نے بھی کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی سے سُن ہی لیا۔ تم پوچھو نہ پوچھو مانو نہ مانو تم جانو اور تمہارا کام بےعزّت سمجھو گی تو۔ اور خواہ مخواہ کہو گی تو۔ منہ پر آئی تو رکتی نہیں۔ اس جیٹھ بیساکھ کی گرمی میں پہلے ہی ہم اپنا نکلا جا رہا ہے یہ زری گوٹہ کے کرتے ٹوپی گوٹے ٹھپّے لسے بانکڑی پیک سے لپے دیکھ کر جی الٹتا ہے بچّے کے گلے میں تو وبال ہو جائیں گے۔ حاصل نہ حصول فائدہ نہ وصول بیوی کس کا روپیہ ایسا مفت کا ہے کہ صرف کا صرف کرو اور بیوقوف کے بیوقوف بنو۔ بچّے تو پہلے ہی پھول پان ہوتے ہیں پہلی گرمی دھوپ کا نکلا قل۔ اللہ اپنا فضل رکھے یہ بھاری بھاری کپڑے زینت کیا مصیبت سمجھو۔ ایسا ہی دینے کا ارمان اور امیری کے جو چلے ہیں تو ڈھنگ کی چیز دیں۔ وقت کے مناسب موسم کے لائق ضرورت پڑے تو روپیہ کے بارہ آنے تو اٹھ آئیں۔ یہ کس غدا نے بتایا ہے کہ نام نمود کے کارن بھر مٹھی روپیہ اٹھا چولھے میں جھونک دو۔ غضب خدا کا ساڑھے چھ روپیہ کی گوٹ لگی نہ بندھی یوں کی یوں ہی رکھی۔ منجھلی خالہ اماں بیچنے جو اٹھیں تو موئے زری گوٹے والے نے پونے دو روپیہ لگائے۔ نابوی میں نے تو کان پکڑے میں تو ان ٹھپے گوٹوں سے باز آئی۔ ساجدہ (ازاؤنلہ)

خدا کا شکر

ترا شکر کرنا ہے یارب ضرور ÷ نہ ہوگا کبھی اس میں ہم سے قصور
دئے کیسے اچھے ہیں ابا جان ÷ جو رہتے ہیں ہم پر سدا مہربان
پڑھاتے لکھاتے ہیں ہم کو وہی ÷ تماشے دکھاتے ہیں ہم کو وہی
وہ لا دیتے ہیں ہم کو ہر ایک چیز ÷ سکھاتے ہیں ہم کو سلیقہ تمیز
ہر اک دکھ سے ہم کو بچاتے ہیں وہ ÷ ہر اک بات اچھی سکھاتے ہیں وہ
وہ اماں کہ کرتی ہیں جو دل سے پیار ÷ لگاتی ہیں سینے سے جو بار بار
کہانی مزے کی سناتی ہیں جو ÷ ہمیں اچھے کپڑے پنہاتی ہیں جو
مزے دار کھانے کھلاتی ہیں وہ ÷ کھلونے، مٹھائی منگاتی ہیں وہ
دُکھاتی نہیں دل ہمارا کبھی ÷ جو مارا تو دھیرے سے مارا کبھی
گھُڑکتی ہیں اور ڈانٹتی ہیں مگر ÷ ذرا بھی تو دل میں نہیں ان کا ڈر
غرض ہم کو رکھتی ہیں خوش ہر گھڑی ÷ وہ کرتی ہیں ہم سے محبت بڑی
خطا ہو تو کر دیتی ہیں جھٹ معاف ÷ محبّت ہے پاک ان کی اور دل ہے صاف
ذرا بھی ہو دکھ درد ہم کو اگر ÷ وہ سوتی نہیں فکر سے رات بھر
دئے بھائی جان ایک مجھ کو شریر ÷ جو کھا جاتے ہیں میرے حصّے کی کھیر
جو روتی ہوں میں منہ چڑھاتے ہیں وہ ÷ ذرا دیر تک یوں ستاتے ہیں وہ
منا لیتے ہیں پھر ذری دیر میں ÷ ہنسا دیتے ہیں پھر ذری دیر میں
بہت اُن سے گھر بھر میں ہے دل لگی ÷ نہ ہوں وہ تو لگتا نہیں میرا جی

غرض شکر تیرا ہو کیونکر ادا
خدایا یہ سب تو نے ہم کو دیا

محمودی صدیقی
لکھنوی

ہماری زبان کے بڑے آدمی

(آزاد - حالی - اسمٰعیل - اکبر)

آزاد: مولوی محمد حسین نام۔ آزاد تخلص۔ مولوی باقر علی کے بیٹے۔ دلی وطن تھا اور اثنا عشری مذہب کے مقلد تھے۔ شمالی ہند میں سب سے پہلے ان کے والد نے اردو اخبار نکالا تھا۔

ان کے والد کا اور استاد ذوق کا بچپن سے دوستانہ تھا۔ یہ بھی اکثر والد کے ساتھ ان کے پاس جاتے تھے۔ استاد ذوق کو ان سے بہت محبت تھی اور وہ انھیں اپنا بھتیجہ سمجھتے تھے۔ جب تک استاد ذوق زندہ رہے یہ ان کے دامن تربیت سے وابستہ رہے۔ ان کے انتقال کے بعد حکیم آغا جان عیش کی صحبت سے فیضیاب ہوئے۔

غدر ۱۸۵۷ء کے واقعہ نے جو ظلم ان کے ہم زمانہ لوگوں پر ڈھایا تھا وہی ان کے ساتھ بھی پیش آیا۔ گھر بار لٹ گیا۔ والد اس ہنگامے میں مارے گئے اور استاد ذوق کا مجموعہ کلام جس کو یہ جان سے زیادہ عزیز رکھتے تھے وہ بھی برباد ہو گیا۔ یہ پریشانیاں کچھ عرصہ توجوں کی توں رہیں پھر دور ہو گئیں۔ سررشتہ تعلیم لاہور کے دفتر میں پندرہ روپیہ ماہوار کی ایک جگہ خالی تھی ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ انھوں نے غنیمت جانا۔ اور وہاں جاکر ملازمت کرلی۔ آہستہ آہستہ تنخواہ میں ترقی ہوتی گئی۔ ان دنوں گورنمنٹ اردو کی ترقی اور اس کی نشوونما کے درپے تھی۔ چنانچہ انھیں اپنی قابلیت کے جوہر دکھانے کا موقع ملا اور انھوں نے خوب خوب جوہر دکھائے۔ بڑھاپے میں ان کا دماغ خراب ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے کوئی کام نہ کر سکتے تھے۔ آخر انھوں نے ۱۹۰۹ء میں اس دنیا سے انتقال کیا۔

آزاد انتہائی ہنس مکھ تھے۔ میانہ قد اور گندمی رنگ۔ چھریرے بدن کے آدمی۔ لباس میں اکثر چغہ یا ہندوستانی فیشن کا عمامہ باندھا کرتے تھے۔

ہر زبان کی باگ ڈور حکومت کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ انگریزی حکومت کی وجہ سے انگریزی زبان کا لٹریچر ہندوستان میں آیا رفتہ رفتہ ہمارے ادیبوں اور شاعروں کی نظر سے گذرا اور انگریزی ادب کی فطری شاعری خاص طور سے دلوں میں کھپ گئی وہ تدرتی مضمون جو ہماری پرانی شاعری میں نہیں آئے تھے مثلاً برکھا رت۔ جاڑے اور گرمی کی بہاریں دریا کی روانی وغیرہ اب کثرت سے آگئے اور غزلوں میں بھی بہت فرق ہو گیا۔

مولانا آزاد ہی پہلے شخص ہیں جنھوں نے سب سے پہلے قومی شاعری کی ابتدا کی۔ ان کی شاعری

زبان۔ بیان اور مضمون کے لحاظ سے اعلیٰ درجہ کی شاعری ہے۔ پہلے مشاعرے ہوا کرتے تھے جن میں ایک مصرعے پر سب غزلیں کہتے تھے مگر انھوں نے عام روش سے ہٹ کر مناظمہ کی طرح ڈالی یعنی ہر ماہ ایک عنوان نظم پر سب اپنی اپنی نظمیں پڑھتے تھے۔

رہی ان کی نثر تو اس کے متعلق مولانا شبلی مرحوم (جو ہماری زبان کے بہت بڑے آدمی گذرے ہیں) فرماتے ہیں۔ کہ اکثر آزاد مرحوم کے مضمونوں پر وحی کا گمان ہوتا ہے۔ اس کے بعد دوسرے تنقید نگاروں کی یہ رائے ہے کہ محمد حسین آزاد مرحوم نے نثر میں اپنے انداز بیان اور طرز گفتار سے جادوگری کی ہے۔ ان کی بے شمار تصانیف ہیں جن میں سے اکثر تعلیمی نصاب میں داخل ہیں۔ "پیاری بلی" کی تعریف میں ایک نظم کہی جس کے کچھ شعر سنو۔

یہ ہمنی جو ہے پیاری بلی مری
میں کیا خوبیاں تم کو اس کی سناؤں
ہے ایسی وفادار اور نیک ذات
کہ دنیا میں ڈھونڈوں تو ہرگز نہ پاؤں
یہ مسکینی اس کی دکھاؤں کسے
غریبی کی تعریف کس کو سناؤں
ہے چپ بیٹھی رہتی کئے آنکھیں بند
زمانہ کی نعمت میں چاہوں جو کھاؤں
دم صبح خوش کرکے میں اپنا دل
ہوا کھا کے جب باغ سے گھر میں آؤں
اکیلا ہوں کمرے میں بیٹھا ہوا
کہ مضمون کے پھولوں سے کنٹھا بناؤں
تو دروازے میں پہلے منہ ڈال کر
ہے جھکے سے یہ پوچھ لیتی) میں آؤں

حالی:- خواجہ الطاف حسین نام۔ حالی تخلص خواجہ ایزد بخش کے بیٹے۔ پانی پت وطن۔ انصاری خاندان کے ایک معزز رکن تھے۔ ننھیال سادات کے ایک معزز گھرانے کی تھی۔ والد کی طرف سے انکا سلسلہ خواجہ ملک علی تک پہونچتا ہے۔ جو غیاث الدین بلبن کے زمانے میں ہرات سے ہندوستان آئے تھے۔ خواجہ صاحب کے والد بہت غریب تھے اور ان کی دماغی حالت بھی ٹھیک نہیں تھی۔ جب ان کا انتقال ہوا تو یہ ۹ برس کے تھے۔ اس لئے ان کی تعلیم کا مناسب انتظام نہ ہوسکا۔ قرآن شریف حفظ کرنے کے بعد سید جعفر علی سے فارسی اور مولوی ابراہیم حسین سے عربی پڑھی۔ کوئی سترہ برس کی عمر ہوگی کہ ان کے خاندان والوں نے زبردستی ان کی شادی کردی۔ اس کے بعد یہ دہلی چلے آئے۔ یہاں مولوی نوازش علی مرحوم سے صرف و نحو و منطق کی کتابیں پڑھیں۔ اسی زمانے میں مرزا غالب سے ملاقات ہوگئی۔ شاعری سے ازلی لگاؤ تھا۔ مرزا غالب نے جب ان سے ان کے شعر سنے تو کہا۔ "کیونکہ شاعری تمہاری طبیعت کے مناسب ہے اس لئے تمہیں ضرور شاعری کرنی چاہئے"۔ اس کے بعد سے انھوں نے باقاعدہ مشق کرنی شروع کردی۔

اور مرزا غالب ہی کے شاگرد ہو گئے۔ رشتہ داروں کے مجبور کرنے سے پانی پت چلے گئے اور اس کے بعد حصار میں کسی جگہ ملازمت کر لی۔ خدا کی قدرت ان دنوں میں غدر برپا ہو گیا اور یہ پھر وطن واپس چلے آئے۔ اسی دوران میں نواب مصطفےٰ شیفتہ سے ملے۔ یہ جہانگیر آباد ضلع بلند شہر کے بہت بڑے رئیس اور جید فاضل تھے۔ انھیں شاعری سے بھی علاقہ تھا۔ اردو اور فارسی دونوں میں شعر کہتے تھے۔) مولانا حالی آٹھ برس تک ان کے پاس رہے۔ نواب صاحب انھیں اپنا رفیق خیال کرتے تھے۔ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت بھی انھیں کے سپرد کر دی تھی۔ یہ چار برس تک لاہور میں گورنمنٹ بکڈپو میں کام کرتے رہے۔ اس کے بعد پھر دہلی آکر اینگلو عربک اسکول میں مدرس ہو گئے۔ آخر عمر پانی پت میں گذاری اور ستر برس کی عمر میں وفات پائی۔

مولانا حالی بالکل اگلے وقتوں کے سے تھے۔ ان کے دل میں غرور ہرگز نہ تھا۔ ہر ایک سے اچھی طرح ملتے تھے۔ قوم کی اس قدر محبت تھی کہ اس کے آگے دنیا کی ہر چیز ہیچ سمجھتے تھے۔

نظم اردو مسلمے کی ابتدا تو محمد حسین آزاد نے ضرور کی مگر عملی جامہ مولانا حالی نے پہنایا۔ بلکہ آزاد مرحوم کی شاہ راہ کو اس قدر وسعت دی کہ یہ بھی ان کے دوش بدوش شمار کئے جانے لگے۔ مولانا حالی نے یوں تو ہر موضوع اور صنف میں طبع آزمائی کی ہے مگر نظم میں مسدس اور نثر میں اپنے دیوان کا مقدمہ تو ایسا غیر فانی لکھا ہے کہ اس کی مثال ہی نہیں مل سکتی۔

نمونہ کلام:-

بڑھاؤ نہ آپس میں ملت زیادہ
مبادا کہ ہو جائے نفرت زیادہ
تکلف علامت ہے بیگانگی کی
نہ ڈالو تکلف کی عادت زیادہ
جہاں رام ہوتا ہے میٹھی زباں سے
نہیں لگتی کچھ اس میں دولت زیادہ
کہیں دوست تجھ سے نہ ہو جائیں بدظن
جتاؤ نہ اپنی محبت زیادہ

اکبر:- اکبر حسین نام۔ اکبر تخلص۔ میر تفضل حسین کے بیٹے۔ الہ آباد وطن ۱۸۴۶ء میں پیدا ہوئے ۱۸۶۶ء میں وکالت کا امتحان پاس کیا ۱۸۶۹ء میں تحصیل دار مقرر ہوئے۔ ایک سال بعد ترقی کر کے ہائیکورٹ میں مسل خواں ہو گئے۔ جب ہائیکورٹ کی وکالت میں بھی کامیابی ہوئی تو کچھ سال بعد منصف ہو کر پانچ سال کے اندر اندر ڈسٹرکٹ سشن جج ہو گئے۔ آخر ۱۹۰۳ء میں پنشن ہوئی اور ۱۹۱۸ء میں وفات پائی۔ گورنمنٹ کی طرف سے انھیں خان بہادر کا خطاب بھی ملا تھا۔

شعر و شاعری کا بچپن سے شوق تھا اور اس فن میں یہ مولوی وحید الدین وحید کے شاگرد تھے ان کی شاعری نے اردو میں بہت سی نئی باتوں کا اضافہ کیا ہے۔ کسی چیز کے بیان کرنے کا ڈھنگ تو

ان کا ایسا دلچسپ ہوتا تھا کہ کڑوی سے کڑوی بات بھی بُری نہیں لگتی۔ انھوں نے چھوٹی چھوٹی باتوں اور معمولی معمولی لفظوں میں بڑے بڑے نکتے حل کئے ہیں اور لطائف و ظرائف سے اس قدر دل خوش کن بنائے ہیں کہ اُن کے بہت سے شعر کہاوت کے طور پر بولے جاتے ہیں۔ انھوں نے زبان کو بھی بہت زیادہ وسعت دی ہے۔ انگریزی کے بے شمار الفاظ نظم کرکے اردو کے ذخیرے میں قیمتی اضافہ کیا ہے۔ اردو کے سینکڑوں ایسے لفظ بھی نظم کئے ہیں جنھیں اب تک نظم نہیں کیا گیا تھا۔ یا وہ استعمال میں لانے کے قابل نہیں سمجھے گئے تھے۔ مگر انھوں نے اپنی ہنرمندی سے ان لفظوں کو اس طرح نظم میں کھپایا ہے کہ زبان چٹخارے لیتی ہے۔

نمونۂ کلام :۔

ہوئے اس قدر مہذب کبھی گھر کا منہ نہ دیکھا
کٹی عمر ہوٹلوں میں مرے ہسپتال جا کر

قاعدوں میں حسن معنی گم کرو
شعر میں کہتا ہوں ہیے تم کرو

کہا پیر طریقت نے اکڑ کر اپنی ٹم ٹم پر
یہ وہ منزل ہے جس پر شیخ کا ٹٹو نہیں چلتا

پکائیں پیس کر دو روٹیاں تھوڑے سے جو لانا
ہمارا کیا ہے بھائی ہم نہ مسٹر ہیں نہ مولانا

اسمٰعیل : محمد اسمٰعیل نام۔ اسمٰعیل تخلص۔ میرٹھ وطن ہے ۱۸۴۴ء میں پیدا ہوئے۔ سولہ برس کے ہوں گے کہ سررشتۂ تعلیم کے دفتر میں ملازم ہوگئے۔ اس کے بعد پہلے سہارنپور اور پھر میرٹھ میں کچھ عرصے تک ہیڈ مولوی رہ کر آگرہ سنٹرل اسکول میں تبدیل ہوگئے۔ یہاں چودہ سال تک مستقل رہے ۱۸۹۹ء میں پنشن پائی اور عمر کا آخری حصہ اپنے وطن میرٹھ میں گذارا۔ ۷۵ برس کی عمر میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ یہ شاگرد تو مرزا غالب کے تھے مگر پیروی بالکل مولانا حالی کی کی۔ ان کی اکثر نظمیں اردو ریڈروں میں اپنی سادگی اور سلاست کی وجہ سے تمام اسکولوں میں بہت مقبول ہیں۔ ان کی نظم کا ایک بند سنو۔

دکان بند کرکے رہا بیٹھ جو تو دی اس نے بالکل ہی لٹیا ڈبو
نہ بھاگو کبھی چھوڑ کر کام کو تو توقع ہے خیر جو ہو سو ہو
کیے جاؤ کوشش مرے دوستو

شہاب دہلوی

کُٹّی

بڑا مزا اس ملاپ میں ہے جو صلح ہو جائے جنگ ہو کر

(ایک چھوٹے سے کمرے میں ایک میز اور
دو کرسیاں پڑی ہوئی ہیں۔ میز پر
قلم دوات کتابیں اور کاپیاں سلیقے
سے رکھی ہیں، ایک کرسی پر کنول
بیٹھا ہوا سوال کر رہا ہے۔ اس کی
عمر تقریباً بارہ برس ہے)

کنول:۔ (سوال کرتا ہوا) ساٹھ تئے کہیں
ہاتھ لگے دو۔ سات پنجے پینتیس، ایک چھتیس۔۔۔"

(کنول کی پڑوسی لڑکی سروج جس کی
عمر دس سال ہے۔ ہاتھ میں ایک
کاپی لئے آتی ہے۔)

سروج:۔ "کنول بھائی!"

کنول:۔ "ہاں"

سروج:۔ "تم نے سوال نکال لئے؟"

کنول:۔ "نکال لئے تو تمہیں کیا؟"

سروج:۔ "مجھے بھی بتا دو"

کنول:۔ "کیوں بتائیں؟ نہیں بتاتے"

سروج:۔ "بتا دو نہیں تو اسکول میں
مجھ پر مار پڑے گی"

کنول:۔ "میں تو چاہتا ہوں تم پٹ جاؤ۔
تم نے اماں سے کیوں کہا کہ میں نے کرشن کمار کو
گالی دی تھی؟"

سروج:۔ "کیا تم نے کرشن کمار کو گالی نہیں
دی تھی؟"

کنول:۔ "اچھا یہ کیوں کہا کہ اس نے
ماسٹر صاحب سے شکایت کی تھی؟"

سروج:۔ "کیا کرشن کمار نے شکایت نہیں
کی تھی؟"

کنول:۔ "اچھا یہ بھی ٹھیک لیکن یہ کیوں
کہا کہ میں پیٹا گیا تھا"

سروج:۔ "تو میں نے کیا جھوٹ کہا؟ کیا
تم پیٹے نہیں گئے تھے؟"

کنول:۔ "یہ سب سچ ہی لیکن تم نے گھر
آ کر کہا کیوں؟"

سروج :۔ "بابو جی تو کہتے ہیں کہ گھر آکر ساری باتیں بتایا کرو۔"

کنول :۔ "واہ بڑی باپ کا کہا ماننے والی بنی ہے۔"

سروج :۔ "سوال بتا دو کنول بھیا!"

کنول :۔ "نہیں بتاتے۔ تم نے اماں سے کہا کیوں؟"

سروج :۔ "اماں سے کہیں کیوں نہیں؟"

کنول :۔ "تو پھر جاؤ انھیں سے سوال بھی پوچھو۔"

سروج :۔ (دردنی صورت بنا کر) "تو نہیں بتاؤ گے؟"

کنول :۔ "نہیں بتاتے۔ جاؤ ہماری تمہاری کھٹی"

سروج :۔ "کھٹی ۔۔۔۔ ؟"

کنول :۔ "ہاں کھٹی!"

(سروج منہ پھلا کر چلی جاتی ہے کنول اکڑ کر بیٹھ جاتا ہے۔)

دوسرا منظر

(کنول سڑک پر بستہ لئے چلا جا رہا ہے پیچھے سے سروج بھی بستہ لئے آتی ہے)

سروج :۔ کنول بھائی! کنول بھائی!

(کنول رک جاتا ہے لیکن منہ دوسری ہی طرف کئے کھڑا رہتا ہے۔)

سروج :۔ "بھیا تمہارا ہاتھ دیکھوں۔ چوٹ زیادہ تو نہیں لگی؟ ماسٹر صاحب بہت برے ہیں۔ تمہیں ناحق کو پیٹ دیا۔"

کنول :۔ (ہاتھ پھیلا کر) دیکھو۔"

سروج :۔ "اُف ہاتھ کالا ہو گیا۔ بڑا برا ہے"

کنول :۔ "تمہیں نے تو ہمیں پٹوایا۔"

سروج :۔ "واہ میں کیوں پٹوانے لگی مجھے کیا پڑی تھی؟"

کنول :۔ "میں نے تم سے پوچھا تھا "استعمال" کیسے لکھا جاتا ہے۔"

سروج :۔ "ہاں پوچھا تو تھا۔ پھر؟"

کنول :۔ "لیکن تم نے نہیں بتایا۔"

سروج :۔ "نہیں بتایا تو ۔۔۔ ؟"

کنول :۔ "جب ہی تو غلطی ہوئی۔ اور ماسٹر صاحب نے مجھے پیٹا۔"

سروج :۔ "ماسٹر صاحب بہت برے ہیں۔"

کنول :۔ "اور تمہیں کہاں کی اچھی ہو تم ہی نے تو نہیں بتایا اور پٹوا دیا۔"

سروج :۔ "ماسٹر صاحب کہتے ہیں املا
بڑی بات ہے"
کنول :۔ "واہ بڑی آئی ہے بھلائی بُرائی
کہنے برتنے والی"
سروج :۔ "میرے گھر چلو۔ زنبک لگادوں"
کنول :۔ "نہیں جاتا تمہارے گھر۔ تمہارے
جانے والے کوئی اور ہوں گے"
سروج :۔ "نہیں کنول بھائی میرے
چلو"
کنول :۔ "چلو چلو جا چکا تمہارے گھر۔
نے والے کو کچھ کہتا ہوں؟"
سروج :۔ (ذرا ہنس کر) اچھا تو اب
یں آؤ گے؟" کنول :۔ "کبھی نہیں"
سروج :۔ (کنول کے گلے میں باہیں ڈال

دیتی ہے) "مان جاؤ کنول بھیا!"
کنول :۔ "اچھا تو اب بتا دیا کرو گی
نا۔؟"
سروج :۔ "ہاں بتا دیا کروں گی"
کنول :۔ "وعدہ کرتی ہو؟"
سروج :۔ "ہاں وعدہ کرتی ہوں"
کنول :۔ "اچھا چلو"
(دونوں ساتھ جاتے ہیں)
سروج :۔ (کنول کے گلے میں باہیں
ڈالے ہوئے) "بھیا اب تو کٹی نہیں
کرو گے ۔۔۔؟"
کنول :۔ (ہنس دیتا ہے)
(پردہ گرتا ہے)

آسی رام نگری

سو جا میرے بابو سو جا

م سہانی آئی ہے سر پر سو جا چند اچین سے آکر
سو جا میرے بابو سو جا
وں میں میں تجھ کو سلاؤں جھولے میں اب تجھ کو جھلاؤں
سو جا میرے بابو سو جا
سہاگن جھولا جھلانے نور نظر کو اپنے سلانے
سو جا میرے بابو سو جا
تیرا لنز خوب بچھایا کیسا جھولا خوب سجایا
سو جا میرے بابو سو جا
شمسی سکھ کے گیت ہے گاتی لوری دے کر تجھ کو سلاتی
سو جا میرے بابو سو جا

شمسی بیگم مجھلی شہر تی

نماز کی کرامت

شہزادہ اورنگ زیب معمولی دماغ کا انسان نہ تھا، اس کے سینے میں ایک بہادر انسان کا دل تھا۔ اس کی بہادری کا سکہ ہر شخص پر بیٹھا ہوا تھا جس فوج کا وہ کمانڈر ہوتا اس کو فتح یقینی تھی۔ جو مہمیں بڑے بڑے تجربہ کار اور جنگ کے ماہرین سے سر نہ ہو سکیں ان کو اس باہمت اور عقل مند شہزادے نے سر کر کے دکھا دیا۔ اس کا ارادہ، اس کی ہمت و جرأت، اس کی مستقل مزاجی و بہادری۔ سمجھ داری اور موقع شناسی کو سب مانتے تھے۔

ان سب خوبیوں پر اس کے مذہبی رنگ نے اور بھی چار چاند لگا دئے، وہ سچا مسلمان تھا، دل سے بھی، اور عمل سے بھی، ظاہر میں بھی اور باطن میں بھی۔ اپنی زندگی بھر اس نے اپنے عمل اور طور و طریق سے ثابت کر دیا کہ دیکھو! سچا مسلمان ایسا ہوتا ہے اور سچ پوچھئے تو صرف سچا مسلمان ہونے ہی کے سبب اس میں یہ ساری خوبیاں پیدا ہو گئی تھیں یہی وجہ تھی کہ ہر شخص اس کی تعریف کرتا تھا۔ خود شاہجہاں بھی اس کی قابلیت اور عقل مندی، بہادری اور مستقل مزاجی، مذہبی پابندی اور سادگی کی وجہ سے بہت عزت کرتے تھے، اور جب کبھی ان کو ملکی و جنگی معاملوں میں کوئی دقت ہوتی تھی تو اس کے حل کرنے کے لئے اسی شہزادے کو بھیجتے تھے۔ وہ جہاں بھی گیا کامیاب ہوا خواہ وہ دکن جیسا کنکریلا پتھریلا اور دشوار گذار ملک ہو، خواہ وہ افغانستان جیسا پہاڑی اور سرد ملک، اس نے ان سب جگہوں پر فتح حاصل کی، خواہ کتنی ہی مصیبت کا سامنا کیوں ہو۔ وہ اپنے اصولوں کو توڑتا نہیں تھا اور یہی بات تھی جو اس کو ہر معرکہ اور ہر معاملہ میں کامیاب کرتی رہی۔

(۲)

افغانستان کے پٹھانوں کو کون نہیں جانتا؟ اس تہذیب زمانہ میں بھی اور ہندوستان جیسے عافیت پسند ملک کے قریب ہونے

کے باوجود ان کا جو حال ہے وہ کسی سے پوشیدہ
نہیں ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے
کہ اس وقت جبکہ شاہجہاں کا زمانہ تھا اُن کا
کیا حال ہوگا؟ پھر بھی یہ ملک ہمیشہ مغلوں کے
ماتحت رہا۔ اتفاق وقت یا شاہجہاں کی اس
طرف سے بے توجہی کچھ بھی کہو اس کے ہاتھ سے
یہ ملک جاتا رہا۔ بادشاہ نے اس پر قبضہ کرنے
کے لئے فوجیں روانہ کیں، اپنے چہیتے بیٹے
داراشکوہ اور مشہور راجپوت سرداروں کو
بھیجا مگر سب ناکام، افغانوں کے سامنے کسی
کی پیش نہ گئی، یہ آرام پسند بھلا جاہل اور بہادر
افغانوں کا مقابلہ کیا خاک کرتے؟ گئے تھے
فتح کرنے مگر ایسے انسانوں کے مقابلہ میں
فتح کرنے والی عقل اور بہادر دل کہاں سے
لاتے جو مقصد میں کامیاب ہوتے؟ یہ مہم کوئی
آسان مہم نہ تھی، اس میں غیر معمولی دل و
دماغ اور ہمت و استقلال والے انسان کی
ضرورت تھی۔ غرض افغانوں نے راجپوت بہادروں
کے چھکے چھڑا دئے اور اُن کو اتنا عاجز اور
پریشان کیا کہ مجبوراً ان کو اپنی جانیں لے کر
واپس آنا پڑا۔ شاہجہاں کو مغل فوج کی
زیادتی اور افغانوں کی بے سروسامانی کے باوجود
مغل فوج کی شکست بہت تکلیف دہ ہوئی
اس لئے عہد کر لیا کہ افغانستان پر قبضہ جمایا
جائے گا۔ اس مہم کو سر کرانے سوائے اورنگ زیب
کے علاوہ اور کوئی اس کی نظروں میں نہیں جچا،
وہ اس وقت دکن میں فتح و نصرت کے ڈنکے
بجا رہا تھا۔ شاہی حکم پاکر فوراً چل پڑا۔ بادشاہ
نے اس کی مرضی کے مطابق لڑائی کے لئے سامان
وغیرہ مہیا کر دیا اور خود بہت سا انعام و اکرام
دے کر مہم پر روانہ کر دیا۔

(۳)

اورنگ زیب۔ منزلوں کی منزلیں دنوں
میں طے کرتا ہوا میدان جنگ میں پہونچ گیا۔
اپنی مرضی کے مطابق فوج کی ترتیب دے کر
ہر طرح اطمینان کر کے لڑائی شروع کر دی۔
افغان سمجھے تھے کہ یہ لوگ ہارے ہوئے ہیں
بھلا کس منہ سے اب ہمارا مقابلہ کریں گے؟
جب ان سے پہلے والے ہمارے سامنے نہ
ٹھہر سکے تو ان کو شکست دیتے ہوئے کتنی
دیر ہے؟ یہ چپے وغیرہ کی جگہوں سے کیا
واقف ہیں؟ یہ سب مقامات تو ہمارے ہی قبضہ میں

ہیں۔ انھیں کیا معلوم تھا کہ اس فوج کا سپہ سالار وہ ہے جو ہر حال میں اپنے خدا کو بھولتا نہیں ہے جسے فوج کی طاقت سے زیادہ خدا کی طاقت اور نصرت پر بھروسہ ہے۔ جو شکست کھا کر بھاگنے سے مرجانا بہتر سمجھتا ہے، جو کسی کام کے شروع کرنے سے پہلے اس کام کی نسبت ہر قسم کی معلومات حاصل کر لینا ضروری سمجھتا ہے۔ اور جو افغانستان کی جغرافیائی حالت سے بخوبی واقف ہے۔

غرض لڑائی شروع ہوئی۔ بڑے زور کا رن پڑا، فریقین کے بہادر اور جنگ جو کام آنے لگے۔ دھوپ میں چمکتی ہوئی تلواریں ایسی معلوم ہوتی تھیں گویا بجلیاں چمک رہی ہیں۔ دوپہر ہوگئی مگر لڑائی میں بجائے کمی کے زیادتی ہی ہوتی گئی۔ جوشیلے اور بہادر سپاہی بجائے تھکن محسوس کرنے کے تازہ دم ہی ہوتے گئے۔ ایک طرف وطن کے لئے، آزادی کے لئے، غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لئے اور خود اپنی بادشاہت قائم کرنے کے لئے افغان جی جان سے لڑ رہے تھے تو دوسری طرف افغانوں کی سرکوبی کے لئے، شاہی حکم بجا لانے کے لئے اور مغلوں کی پیشانی سے شکست کا بدنما داغ مٹانے کے لئے مغل فوج انتہائی بے جگری اور سرفروشی سے اپنے جوہر دکھا رہی تھی۔ اورنگ زیب خود سرگرم کارزار تھا۔ وہ تو اس بات کا فیصلہ کر چکا تھا کہ یا سر تن سے جدا ہوگا یا فتح نصیب ہوگی، اس کو موت کا بالکل خوف نہ تھا۔ وہ بزدلی سے ہار کر جینا موت، اور بہادری کے ساتھ لڑ کر مرنا، زندگی سمجھتا تھا۔

(۴)

عین اسی زور کی لڑائی میں نماز ظہر کا وقت آگیا، نماز کا وقت آنا تھا کہ فوراً اسی میدان جنگ میں جہاں تیر و تلوار نیزے اور سنان چل رہے تھے اور موت کا فرشتہ آدمیوں کی جانیں دم بہ دم نکال رہا تھا۔ انسانی خون کا دریا بہہ رہا تھا، انسانوں کے سر ککڑی اور کھیروں کی طرح کٹ رہے تھے، یہ بہادر اور مذہب کا شیدائی، اصولوں کا پابند، موت سے نہ ڈرنے والا، خدا کے حکم کے آگے اپنی جان کی پرواہ نہ کرنے والا شہزادہ گھوڑے سے کودا اور نماز پڑھنے کھڑا ہوگیا۔

افغانوں کے سردار عبدالعزیز نے جب اورنگ زیب کو اس نازک موقع پر بھی اپنی جان کی کچھ پرواہ نہ کرکے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو اس کے ہوش وحواس جاتے رہے، اس پر خوف سا طاری ہوگیا۔ اس نے کہا ہم ایسے خداپرست اور موت سے نہ ڈرنے والے انسان سے لڑائی کرکے کبھی فتح نہیں حاصل کرسکتے ہیں۔ فوراً اپنی فوج کو جنگ ختم کردینے کا حکم دے دیا اور اورنگ زیب کے پاس اسی وقت صلح اور اطاعت کا پیغام بھیجا۔

کتنی عجیب بات تھی کہ اورنگ زیب جب نماز ختم کرکے سلام پھیرتا ہے تو اس کو دشمن کی طرف سے صلح اور اطاعت کا پیغام ملتا ہے۔ وہ حیرت میں ہوگیا کہ آخر کیا بات ہوئی؟ جو اس قدر جلد، چند منٹوں کے اندر، اتنی بڑی جنگ ختم ہوگئی اور افغان خودبخود امن وسلامتی اور اطاعت وفرمانبرداری کے خواستگار ہوئے۔ کیا اس کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو نہ آگئے ہوں گے؟ دل میں خدا کی اطاعت کا عقیدہ اور زیادہ راسخ نہ ہوگیا ہوگا؟ جب اسے یہ معلوم ہوا ہوگا کہ یہ سب نماز کی کرامت تھی۔

شجاعت سندیلوی

آزادی کی نعمت

میں نے کل اک چڑا دیکھا		پیر میں جس کے بندھا تھا تاگا
چپکے چپکے پاس پہونچ کر		جھٹ سے اس کا تاگا پکڑا
چوں چوں کرکے پہلے کاٹا		بیچارے نے پھر دم سادھا
پھر بھی میں نے اس کو نہ چھوڑا		ہاتھ میں اس کو لے کر دیکھا
دھڑ دھڑ دھڑ دھڑ دل تھا کرتا		سانس بھی پھولی ہانپ رہا تھا
پیار کیا اور دانہ ڈالا		لیکن اس نے کچھ بھی نہ کھایا
آخر میں نے لمبا تاگا		باندھ کے اس کو جیسے چھوڑا
اڑا مگر وہ اڑ نہ سکا جب		اس نے چاہا کاٹے تاگا
کٹ نہ سکا جب تاگا اس سے		کھول کے تاگا میں نے چھوڑا
خوشی خوشی سے اڑ کر بھاگا		چھت پر جاکر اچھلا کودا

آزادی ہے نعمت کیسی؟
چھوڑ کے چڑا میں نے دیکھا

شجاعت سندیلوی

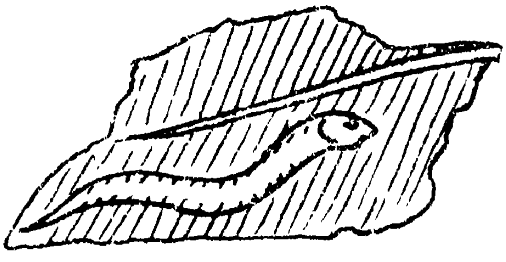
ریشم کے کیڑے

حمیدہ:- اماں جان کل آپ نے وعدہ کیا تھا کہ کسی فرصت کے وقت تم کو ریشم کے کیڑوں کی بابت کچھ بتاؤں گی۔ اچھی اماں جان اب آپ کو فرصت ہے مہربانی سے بتا دیجئے۔

حمیدہ کی اماں:- ہاں بیٹی ادھر آکر خاموشی سے سنو اور ہاں ایک کاغذ اور پنسل بھی لیتی آؤ۔

حمیدہ:- لو کاغذ پنسل دیکھ لیجئے اماں جان یہ حاضر ہے۔

حمیدہ کی اماں:- لو سنو۔ جتنا ریشم اصلی اور چینی ریشم کے نام سے مشہور ہے وہ سب ایک چھوٹے سے کیڑے کے منہ کا لعاب ہوتا ہے۔ دیکھنے میں یہ کیڑا بہت چھوٹا ہوتا ہے اور ماہرین فن نے اس کی اوسط لمبائی ڈھائی انچ کی بتائی ہے۔ اس کی عام اور پرورش کرنے کے قابل سب سے عمدہ خوراک شہتوت کے پتے ہیں۔ پیدائش سے کافی عرصہ تک یہ پتوں میں پوشیدہ بڑھتا رہتا ہے۔ اور جب کافی قریبًا ایک موٹی پنسل کے برابر اپنا جسم کر لیتا ہے تو باہر آجاتا ہے۔ اس وقت اس کی شکل ایسی ہوتی ہے۔



حمیدہ:- تو کیا یہ کیڑا خود باہر آجاتا ہے۔

حمیدہ کی ماں:- ہاں جان دار ہوتا ہے خود باہر آجاتا ہے۔ مگر ان کی نگرانی کرنے کے لئے بڑے بڑے انتظامات ہوتے ہیں۔ اب خدا کی قدرت دیکھو کہ یہ کیڑا انہیں پتوں پر اپنے منہ سے تار کاتنا شروع کرتا ہے۔ اور تمام اپنے جسم کے گرد دھاگہ لپیٹ کر خود مر جاتا ہے۔ اب اس کیڑے کو گویا یا دیا کھول کر ریشم کا وہ گولہ حاصل ہو جاتا ہے۔ جب سے کیڑا انڈے دیتا ہے اور جب تک وہ ریشم تیار کرتا ہے پورا تین ماہ کا عرصہ صرف ہوتا ہے۔ مگر اپنے منہ سے ریشم بنانے میں صرف پانچ دن

صرف کرتا ہے۔ باقی عرصہ بڑھتا اور پرورش پاتا ہے۔

حمیدہ:۔ اماں جان کتنے لاکھوں کیڑوں سے یہ ریشم حاصل ہوتا ہوگا جو سارے کپڑوں کے کام آتا ہے۔

حمیدہ کی اماں:۔ بھئی خدا کی قدرت کچھ عجیب ہے۔ ایک کیڑا ایک وقت میں پانچ سو انڈے دیتا ہے۔ گویا ایک کام کرکے مرتا ہے تو اس کی جگہ پانچ سو تیار ہو جاتے ہیں جس میں سے آدھے نر ہوتے ہیں اور آدھے مادہ۔

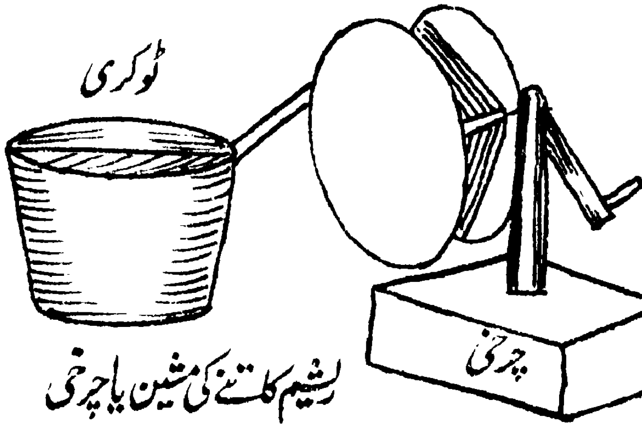
وہ ڈبیں جس میں کاتا ہوا دھاگا ہوتا ہے ابلتے ہوئے پانی میں پکا کر پھر باقاعدہ مشینوں سے اس کو اوٹ لیتے ہیں۔ تب کہیں جاکر ریشم تیار ہوتا ہے۔

حمیدہ:۔ تو کیا ریشم کا کیڑا ہر جگہ پیدا ہوتا ہے؟

حمیدہ کی ماں:۔ نہیں اس کی خوراک صرف شہتوت کا پتہ ہے۔ جہاں کہیں شہتوت ملتا ہے اسی جگہ ریشم کا کیڑا ملتا ہے۔

بہت زیادہ کیڑا چین میں اور اس سے کم ہندوستان میں پایا جاتا ہے۔ آج کل کی مشینوں کو چھوڑ کر تمہیں پہلے زمانہ کی ایک چرخی دکھاتی ہوں۔ جس میں ریشم کے گولے رکھنے کی ٹوکری بھی جڑی ہوئی ہوتی تھی۔

ریشم کو ابالنے کے بعد اس چرخی میں کات کر کپڑا بنانے کے قابل گولے تیار کرتے تھے۔ اب یہ سب کام مشینوں سے ہوتا ہے۔



ریشم کاتنے کی مشین یا چرخی

آج کل تو مشینوں کی وجہ سے بہت آسانی ہو گئی ہے۔ پہلے زمانہ میں تو تمام چیزیں چرخیوں کے ذریعہ تیار کی جاتی تھیں جس میں محنت بھی زیادہ تھی اور پیسہ بھی بے انتہا خرچ ہوتا تھا۔

مقتصدہ خاتون "ادیب فاضل"

روس

یہ ایک بہت بڑا ٹھنڈا ملک ہے اور ہندوستان کے شمال میں واقع ہے۔ اور ایشیا اور یورپ دونوں میں پھیلا ہوا ہے رقبہ کے لحاظ سے یہ یورپ میں سب سے بڑی حکومت شمار کی جاتی ہے اس کے بیشتر حصے بالکل ویران پڑے ہیں جن کو بسانے کے لئے گورنمنٹ بہت کوشش کر رہی ہے۔ لوگ غیر آباد خطوں میں روانہ کئے جاتے ہیں جن کا ریل کا کرایہ۔ سفر خرچ وغیرہ حکومت برداشت کرتی ہے۔

پرانے زمانے میں یہاں شخصی حکومت تھی۔ بادشاہ زار کہلاتا تھا۔ وہ بہت ظالم تھا۔ رعایا پر دن دھاڑے ظلم وستم کئے جاتے تھے۔ آخر ۱۹۱۷ء میں ایک ایسا زبردست انقلاب ہوا جس نے زار کی سلطنت کا تختہ الٹ دیا اور مزدوروں کی حکومت قائم کر دی۔ حکومت ایک کونسل کے ہاتھ میں ہے جس کا صدر ہوتا ہے۔ اسی کونسل کے بنائے ہوئے قانون کو سارا ملک مانتا ہے۔ یہاں کے تمام بڑے بڑے کارخانے ریلوے۔ کانیں۔ بڑی بڑی دوکانیں حکومت کی ملکیت ہیں۔

یہاں نہ کوئی امیر ہے نہ غریب کسی شخص کی حیثیت اس کی بڑی تنخواہ سے نہیں معلوم کی جاتی۔ یہاں ہر آدمی برابر رتبہ کا خیال کیا جاتا ہے۔ لوگ ایک دوسرے کو "ٹوارشر" کے نام سے مخاطب کرتے ہیں جس کے معنی ہیں "رفیق"۔ اس ملک میں لوگوں کی تنخواہوں میں زیادہ فرق نہیں ہوتا کسی شخص کو ۱۵۰ روبل سے زیادہ جو ہمارے یہاں ۳۰۰ روپے کے برابر ہے تنخواہ نہیں ملتی۔ یہاں کے پریسیڈنٹ کو ماہانہ یہی ۱۵۰ روبل تنخواہ ملتی ہے۔ اور اس کے کلرکوں کو اس سے تھوڑی ہی کم ملتی ہے۔ پریسیڈنٹ اتنا بڑا آدمی ہوتے ہوئے بھی ہر شخص سے چاہے وہ پورٹر ہی کیوں نہ ہو خندہ پیشانی سے ملتا ہے۔

اور دونوں کے درمیان اس طریقہ سے باتیں ہوتی ہیں گویا دو دوست آپس میں گفتگو کر رہے ہیں۔ اس کے کمرے میں سادے فرنیچر کے علاوہ اور کسی قسم کا تکلف سے بھرا ہوا سامان نہ ملے گا۔ وہ زار کے پرانے محل میں جو قصر کریلین کے نام سے مشہور ہے رہتا ہے لیکن پورے محل کو کام میں نہیں لاتا بلکہ صرف ضرورت کے دو چار کمرے اپنے استعمال میں رکھتا ہے۔ بقیہ محل میں قفل پڑا رہتا ہے۔ یہ محل ماسکو میں ہے جو اپنی خوبصورتی کے لحاظ سے مشہور ہے۔ چونکہ خود پریسیڈنٹ سادی زندگی بسر کرتا ہے اس لئے رعایا کی زندگی بھی سادہ ہے۔

اس ملک کے کسی شہر میں بھی یورپ کے اور شہروں کی سی بے ہودگیاں نہیں۔ پرتکلف لباس۔ عورتوں کا مردوں کے ساتھ بے حیائی سے ٹہلنا نفیس اور تکلف سے بھری ہوئی چیزیں نہ ملیں گی۔ کیونکہ یہاں تکلف برتنا۔ کپڑوں اور بناؤ سنگھار پر روپیہ خرچ کرنا اخلاقی گناہ سمجھا جاتا ہے۔

ماسکو میں جو اس ملک کا دارالسلطنت ہے ایشیا ہر گوشہ سے جھانکتا نظر آتا ہے۔ ایشیا کے ہر ملک کے لباس نظر آتے ہیں۔ حتیٰ کہ کچھ روسی عورتیں کبھی کبھی ساڑیاں بھی زیب تن کرتی ہیں۔ اس شہر میں لینن کا ایک مجسمہ رکھا ہوا ہے جس کی زیارت کے لئے روسی دور دراز کی مسافت طے کرکے آتے ہیں۔ اس کے چہرے سے بزرگی اور ہونٹوں پر مسکراہٹ ہے۔ یہ وہی شخص ہے جس نے روسی نوجوانوں کے دلوں میں انقلاب کی روح پھونک دی تھی۔ اسی نے زار کو تخت سے اتار دیا اور مزدوروں کی حکومت قائم کردی۔ روسی اس کی بڑی عزت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اگر روسی کسی مذہب کے پیرو ہوتے تو لینن کو ضرور پیغمبر تسلیم کر لیتے۔ اس شہر میں لندن اور پیرس کی سی بھیڑ بھاڑ نہیں رہتی۔ موٹر بس۔ ٹریم وغیرہ ہر ایک سواری ملے گی۔ لیکن اس کے علاوہ یہاں ایک اور قسم کی سواری پائی جاتی ہے جسے راسکی کہتے ہیں یہ عجیب بے ڈھنگی گاڑی ہوتی ہے جس کی رفتار ۴ میل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔ اس میں گھوڑے جوتے جاتے ہیں اور اس قدر پتلی ہوتی ہے

کہ دو پتلے دُبلے آدمی مشکل سے بیٹھ سکتے ہیں۔
یہاں کے قانون ہم لوگوں کے لئے عجیب و غریب ہیں۔ مجرموں کو زیادہ تر ایسی سزائیں دی جاتی ہیں جن سے انھیں جسمانی تکلیف نہ ہو۔ کسی کو ووٹ دینے سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ کسی کو شہری حقوق سے۔ کسی کو کچھ دنوں کے لئے جلاوطن کر دیا جاتا ہے لیکن جنھیں سخت سزائیں دی جاتی ہیں انھیں جیل خانے میں بند کر دیا جاتا ہے لیکن یہاں کے جیل خانے بڑے پُر لطف ہیں۔ کسی قیدی کو کبھی ہتھکڑی یا بیڑی نہیں لگائی جاتی قیدیوں کو صرف آٹھ گھنٹہ روزانہ کام کرنا پڑتا ہے جس کی انھیں باضابطہ تنخواہیں ملتی ہیں۔ لیکن اجرت روپیہ کی صورت میں نہیں ملتی بلکہ جس چیز کی ضرورت محسوس کرتے ہیں اسے جیل کی دوکانوں سے جو قیدیوں کی ملکیت ہوتی ہیں خرید کر چک بھر دیتے ہیں جو آفس میں چلا جاتا ہے اور ان کے نام پر درج کر لیا جاتا ہے۔ انھیں اپنی آمدنی کا ۱/۲ حصہ خرچ کرنے کا اختیار ہوتا ہے بقیہ روپیہ جمع ہوتا رہتا ہے جو انھیں رہا ہونے پر واپس کر دیا جاتا ہے۔ تاکہ نئی زندگی شروع کرتے وقت اُن کے پاس کچھ سرمایہ موجود ہو۔ غرض کہ جیل خانہ ایک اچھا خاصا شہر معلوم ہوتا ہے جس میں بڑی بڑی دوکانیں۔ تالاب۔ پارک وغیرہ ہر قسم کی چیزیں موجود رہتی ہیں۔ قیدیوں کا اپنے مکان سے روپیہ منگا کر خرچ کرنے کا حق ہوتا ہے۔ ان باتوں کی وہاں کوئی ممانعت نہیں ہوتی۔ کسی کسی کوٹھری میں ریڈیو لگا ہوا دکھائی دے گا جو اس قیدی کی ملکیت ہوتی ہے جس کا خرچہ وہ خود برداشت کرتا ہے۔ رات کو قیدی مختلف کوٹھریوں میں بند کر دئے جاتے ہیں جن کی حفاظت کی ضرورت نہیں محسوس کی جاتی۔

یہاں کے باشندے مذہب کو نہیں مانتے۔ ان کے نزدیک "مذہب انسانوں کے لئے افیون ہے"۔ بہت سی ایسی کمیٹیاں ہیں جو مذہب کے خلاف پروپگنڈہ کرتی رہتی ہیں۔ حکومت کسی صورت سے بھی مذہب کی حوصلہ افزائی نہیں کرتی۔ پرانے زمانہ کے گرجے عجائب خانوں اور پنچائت گھروں میں تبدیل کر دئے ہیں لیکن دیہاتی اب بھی گرجوں میں عبادت کو جاتے ہیں۔ گورنمنٹ کی طرف سے اس کی ممانعت نہیں ہے۔ **خورشید جہاں بیگم دہلوی**

سانپن شہزادی

برسوں کا قصہ ہے ایک بہت دولت مند بادشاہ تھا مگر اس کے کوئی اولاد نہ تھی۔ وہ ہمیشہ غمگین رہا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ اس نے تمام امیروں اور وزیروں کو جمع کر کے کہا کہ تم میں سے کوئی شخص مجھ کو ایسی ترکیب بتائے کہ میرے بعد بھی میرا نام زندہ رہے۔ کسی نے کہا کہ کنوئیں بنوائیے کسی نے کہا مدرسے اور یتیم خانے جاری کرائیے۔ مگر بادشاہ کو کوئی رائے پسند نہ آئی۔ آخر دوسرے دن عام ڈھنڈورا پٹوا دیا کہ تمام لوگ ایک جگہ جمع ہو جائیں۔ تب اپنے خزانے کا منہ کھلوا دیا۔ اور کہا جس کا جتنا جی چاہے وہ اتنا روپیہ لے۔ اور یاد رکھنا کہ ایسا بھی کوئی بادشاہ تھا جس نے ایسی عام خیرات کی تھی۔ غریب۔ فقیر دولت سمیٹ رہے تھے کہ ایک بزرگ آئے اور بادشاہ سے کہا بس اب یہ بند کرو اور سال کے پہلے دن میرے پاس آنا۔ میرا جھونپڑا یہاں سے بیس کوس پر چشمہ کے کنارے جنوب کی طرف ہے۔ چنانچہ بادشاہ سال کے پہلے دن بزرگ کے پاس پہونچا تب اس نے ایک ہڈی کا ہار دیتے ہوئے بادشاہ سے کہا۔

آج سے پورے سال بھر بعد تمہارا ایک خوبصورت بچہ ہوگا یہ ہار میرا تحفہ ہے اور اس کے گلے میں پہنا دینا۔ تھوڑے دنوں بعد بادشاہ نے دعا کی کہ میرے ہاں لڑکی ہو چنانچہ اس کے ہاں نہایت حسین بچی پیدا ہوئی مگر بچی کی پیدائش کے بعد فوراً ہی ملکہ کا انتقال ہوگیا۔ اس کی پرورش انا نے کی جو اس کو بہت پیار کرتی تھی مگر بے چارہ بادشاہ ہر وقت رنجیدہ رہا کرتا تھا۔ آخر وزیروں کے اصرار سے اس نے دوسری شادی کر لی۔ جب شہزادی ۱۹ سال کی ہوئی تو ایک دن بادشاہ نے نئی ملکہ سے کہا ہمارے ہاں سوائے شہزادی کے اور کوئی اولاد نہیں ہے چونکہ اب میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور

نہ جانے کب موت آجائے۔ اس لئے میں یہ چاہتا ہوں کہ شہزادی کو تخت و تاج کا مالک بنا دوں۔ یہ سن کر ملکہ بہت جلی۔ دوسرے دن بادشاہ کو تو علم ہونے نہ دیا۔ چپکے سے ایک جوگی کے پاس گئی اور اپنا یہ دُکھ ظاہر کیا۔ تب جوگی نے ملکہ کو ایک سفوف دیا اور کہا چاند کی ۱۵ تاریخ منگل کے دن ٹھیک بارہ بجے یہ سفوف شہزادی کے اوپر ڈالنا شہزادی کے اوپر جب سفوف پڑا تو بے چاری شہزادی ایک ساپن کی شکل میں تبدیل ہو گئی اور سڑ سڑ کرتی ہوئی جنگل کی طرف چل دی۔ شہزادی کے غائب ہونے سے ہل چل مچ گئی مگر کوئی نہ سمجھ سکا۔ ہر شخص حیران تھا۔

غریب انا ہر وقت روتی تھی۔ آخر دوسرے مہینے کی ۱۵ تاریخ کو شہزادی انا سے ملنے آئی پہلے تو انا سانپ کو دیکھ کر ڈر گئی مگر شہزادی نے کہا انا میں ہوں تمہاری شہزادی میں ایک سانپ کی شکل میں تبدیل ہو گئی ہوں اور ہر مہینے کی پندرہ کو میں تم سے ملنے آیا کروں گی۔ تب انا نے روتے ہوئے کہا پیاری شہزادی کیا تم کسی صورت سے اپنی اصلی حالت پر واپس نہیں آسکتیں۔ اس نے کہا ہاں اگر تم اُن بزرگ سے کہو جن کی دعا سے میں پیدا ہوئی تھی۔

یہ کہہ کر ساپن شہزادی غائب ہو گئی دوسرے دن انا بزرگ کی تلاش میں چل کھڑی ہوئی مگر بے چاری بوڑھی عورت کوئی پتہ نہ پا سکی آخر تھک کر ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئی اور لگی زور زور سے رونے۔ اتفاق سے وہاں ایک شہزادہ شکار کو آیا ہوا تھا۔ اس نے جو ایسے بھیانک جنگل میں رونے کی آواز سنی تو مدد کو دوڑ پڑا اور رونے کی وجہ دریافت کی انا نے سب حال کہہ سنایا۔ تب شہزادے نے کہا اچھا میرے ساتھ چلو میں تمہاری شہزادی کا پتہ لگاؤں گا۔ وہ انا کو چھوڑ کر بزرگ کی تلاش میں چلا۔ مدتوں مصیبت جھیلنے کے بعد ایک رات کو اس نے دیکھا کہ ایک جنگل میں بہت زور سے آگ لگ رہی ہے اور ایک شخص کمبل اوڑھے بین بجا رہا ہے شہزادہ بہت دور چپ چاپ کھڑا رہا۔ جب سورج نکلا تو وہ آگ خود بخود ٹھنڈی ہو گئی۔ پھر اس نے بین بجانی بند کر دی۔ تب شہزادہ بزرگ کے پاس گیا اور ادب سے بیٹھ گیا اور اپنا مدعا بیان کیا

بزرگ:۔ ایک طرح سے وہ اپنی اصلی حالت پر آسکتی ہے۔ مگر وہ ہے بہت مشکل کام۔

شہزادہ:۔ میں وعدہ کرتا ہوں وہ کام میں ضرور انجام دوں گا خواہ میری جان ہی کیوں نہ جائے۔

بزرگ:۔ یہاں سے بہت دور سات دن کے راستے پر ایک باغ ہے اس کے اندر ایک حوض میں ایک سرخاب تیرتا رہتا ہے۔ اس پر تیر چلاؤ۔ مگر شرط یہ ہے کہ پہلے ہی وار میں وہ زخمی ہو جائے پھر اس کی گردن پکڑ کر میرے پاس لے آؤ۔ لیکن بولنا ہرگز بھی نہیں۔ اور جس راستے سے تم جاؤ گے اس راستے میں اپنے جسم سے ایک ایک بوند خون کی ٹپکاتے جانا ورنہ تم راستہ بھول جاؤ گے اور پھر کبھی تم واپس نہیں آسکتے۔ جب تم بہت کمزور ہو جاؤ گے تو یہ سیب کھا لینا۔

شہزادے نے تیر سے اپنے شانے میں زخم لگایا اور ہر گز پر ایک ایک بوند ٹپکاتا ہوا روانہ ہو گیا۔ جب وہ حوض کے پاس پہونچا تو ایک ننھا سا بچہ آیا اور اس نے کہا بہادر شہزادے تمہاری کیا خواہش ہے۔ لیکن شہزادے نے کوئی جواب نہیں دیا۔ جیسے ہی اس نے تیر چلایا اور وہ سرخاب کی پیشانی میں لگا تو ایک دل ہلا دینے والی آواز پیدا ہوئی اور ہر چیز لرزنے لگی اور ہر طرف دھواں ہی دھواں ہو گیا۔ مگر اس حالت میں بھی شہزادہ سرخاب کو مضبوطی سے پکڑے رہا۔ جب دھواں کم ہوا تو ہر چیز غائب تھی پھر وہ اسی راستے سے سرخاب کو لے کر بزرگ کے پاس آگیا۔ جب چاند کی پندرہ تاریخ ہوئی تو بزرگ نے سرخاب کے خون سے ایک سفوف تیار کیا اور پھر بین بجانی شروع کی اور اس وقت تک بجاتا رہا جب تک کہ روئے زمین کے سانپ جمع نہ ہو گئے اور ہر ایک سانپ کے گلے کو دیکھنا شروع کیا آخر میں اس کی نظر شہزادی کے گلے پر پڑ گئی کیونکہ وہ ہڈّی کی مالا پہنے تھی۔ تب اس نے تمام سانپوں کو رخصت کر دیا اور وہ سفوف شہزادی پر ڈالنا شروع کیا۔ آخر رفتہ رفتہ شہزادی اپنی اصلی حالت پر آگئی۔ اور شہزادی نے جب شہزادے کو دیکھا تو

شرم سے اپنا سر جھکا لیا۔ تب بزرگ نے کہا بیٹی یہ ہیں تمہارے محسن جنھوں نے تمہاری خاطر مصیبت جھیلی اور تم کو اصلی حالت پر لائے یہ کہہ کر بزرگ نے دونوں کو رخصت کیا اور ایک بیش قیمت جواہرات کا ہار دیا۔ بادشاہ کو جب بچھڑی ہوئی بیٹی مل گئی اور تمام حال معلوم ہوا تو اس نے ملکہ کو جس نے بے گناہ شہزادی پر یہ ظلم ڈھایا تھا زندہ چنوا دیا۔ دھوم دھام سے شہزادے کے ساتھ اپنی پیاری بیٹی کی شادی کر دی ؛

عطیہ نازلی

کیا آپ کو معلوم ہے ؟

اگر ہم چاند میں ہوتے تو ہوا میں بیس گز اونچی چھلانگ لگا سکتے۔

چاند میں کرکٹ کا ایک کھلاڑی گیند کو کئی میل دور پھینک سکتا۔

چاند میں ہم ایک موٹر کو اسی قدر آسانی کے ساتھ اٹھا سکتے جیسا کہ زمین پر ہم ایک بائیسکل کو اٹھا لیتے ہیں۔

جس شخص کا وزن زمین پر ۱۵۰ پونڈ ہے اس کا وزن چاند میں صرف ۲۴ پونڈ رہ جاتا ہے

اگر ہم زمین کے بجائے سورج میں ہوتے تو ہر شخص کا وزن تقریباً دو ٹن ہوتا۔ اور اگر کوئی شخص گر پڑتا تو پھر اس کے لئے اٹھنا بہت ہی مشکل ہوتا۔

اندازہ کیا گیا ہے کہ گرم ممالک میں ایک سال میں ۱۸۰۰۰۰۰۰ لوگ مرض ملیریا میں مبتلا ہوتے ہیں۔

قطب نما کو ایک چینی نے اب سے ۱۶۰۰ برس پہلے ایجاد کیا تھا۔

ریحانہ (حیدرآباد دکن)

چھپرکھٹ کی آپ بیتی

میرا بچپن آبادی سے بہت دور سنسان جنگلوں میں بسر ہوا اور جوانی بھی وہیں گذری۔ ہم سب بے شمار ساتھی تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر مزے سے کھڑے اپنی زندگی کے بہترین دن گذار رہے تھے اور روز بروز ہمارے قدوقامت میں ترقی ہو رہی تھی جس وقت کالے کالے بادل اٹھتے اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آتی ہم سب اس کی گود میں جھولا جھولتے اور جھوم جھوم کر اپنے پیدا کرنے والے کا شکریہ ادا کرتے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک چھوٹی سی چڑیا نے میری ڈالیوں پر گھونسلا بنا لیا تھا۔ اور یوں تو برسات کے پر بہار دنوں میں بیسیوں ہی ننھی ننھی چڑیوں کا گھونسلا میری سرسبز ڈالیاں بنتی تھیں لیکن یہ آخری دنوں کا ذکر ہے۔

جب چڑیا دانہ چگنے چلی جاتی تو میں اس کے پیارے پیارے بچوں کو جو مجھ سے بہت ہل گئے تھے میٹھے میٹھے گیت اور کہانیاں سناتا اور انھیں بہلانے کی کوشش کرتا۔ ننھی چڑیا میری بڑی شکرگزار ہوتی اور مجھے اپنا بھائی سمجھتی تھی۔ آہ یہ میری انتہائی خوش نصیبی اور بے فکری کا وہ آخری زمانہ تھا جو پھر نہ ملا۔ صبح کے ہوتے ہی سرد ہوا چلنی شروع ہو جاتی تمام جنگل کے جانور اور چڑیاں جاگ اٹھتیں اور جب سریلی آوازوں میں خدا کی تعریف کرتیں تو مجھ پر ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی اور میں بھی ان کے ساتھ خدا کی تعریف کرنے لگتا۔

تھوڑی دیر بعد جب سورج راجہ مشرق کی طرف سے اپنا شاندار سر اٹھاتے تو تمام جنگل میں ایک خوشی کا ناچ ہونے لگتا اور ہر چیز پر رونق آجاتی۔ ندی جو ہمارے قریب ہی پہاڑ کے دامن میں بہہ رہی تھی جس وقت اس کے شفاف پانی میں سورج کی سنہری کرنیں پڑتیں اور رو پہلی مچھلیاں آپس میں آنکھ مچولی کھیلتیں تو عجب دل فریب منظر ہوتا تھا میں الگ کھڑا مسکراتا اور میرے ساتھی دوسرے درخت بھی قہقہے لگاتے۔ اسی طرح ہمارے دن ہنسی خوشی سے

گذر رہے تھے کہ اچانک قسمت نے پلٹا کھایا اور کیسے کہوں کہ کیا آپڑی کلیجہ ٹکڑے ٹکڑے ہوا جاتا ہے لیکن کہنا تو ہے ہی شائد میری کہانی سے کسی کو عبرت ہو اور وہ سمجھ جائے کہ آج اُس کی جو حالت ہے وہ ہمیشہ نہ رہے گی۔
قصہ مختصر ایک روز جب چڑیا بہن دانہ چگنے جا چکی تھی اور میں اس کے بچوں کو اپنی گود میں لئے لوریاں دے رہا تھا کئی آدمی ادھر کی طرف نکلے اور بڑے غور سے مجھے تکنے لگے۔ آپس میں کچھ بات چیت بھی کی جسے میں بالکل نہ سمجھ سکا لیکن ان کے ہاتھوں میں دو تین تیز کلہاڑیاں دیکھ کر سہم گیا کیونکہ میں نے بہن چڑیا کی زبانی سنا تھا کہ انسان بہت سنگ دل ہوتے ہیں۔
پھر دیر بعد جب وہ لوگ میرے اور ساتھیوں کی دیکھ بھال کرکے آگئے اور جانے لگے تو اسی تیز کلہاڑی سے ایک گہرا زخم میرے جسم پر لگایا اور چلے گئے۔ گویا یہ پہلا نشان تھا میری بدنصیبی کا۔ اُف آج مجھے وہ تکلیف ہوئی کہ تڑپ اٹھا۔ اور ننھے ننھے معصوم بھی میری حالت دیکھ کر رو پڑے۔ اتنے میں چڑیا بہن بھی اڑتی ہوئی آئی اور ہمیں روتا دیکھ کر گھبرا گئی آہ اسے کیا خبر تھی کہ ہماری تباہی کا وقت آپہونچا ہے اور بہت جلد ہم سب جدا ہونے والے ہیں۔
آج کی رات کا بڑا حصہ روتے دھوتے گذرا اور آخر وہ منحوس صبح بھی آگئی جس کے خوف سے میری جان نکلی جاتی تھی۔ وہی ظالم انسان اپنے ساتھیوں سمیت آپہونچے اور نہایت بے دردی سے لگاتار ضربیں لگانا شروع کیں معصوم بچے چلانے لگے اور میں بھی زور زور سے رونے لگا۔ لیکن نہ معلوم ان لوگوں کے دل پتھر کے تھے یا فولاد کے کہ کسی طرح نہ پسیجے بلکہ بچوں کی آواز سن کر ایک سنگ دل مجھ پر چڑھ گیا اور انھیں اتار کر اپنی جیب میں بھر لیا۔
آہ! اگر میں جانتا کہ میرے ساتھ ان کا بھی یہی حشر ہونے والا ہے تو کل ہی انھیں اپنی آغوش سے جدا کر دیتا تاکہ وہ کسی اور درخت پر بسیرا کر لیتے لیکن اس کی خبر ہی کسے تھی۔ ننھے بچے میری طرف آنسو بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے اور میں انھیں حسرت سے تک رہا تھا۔ کہ بے شمار چوٹوں نے بالکل ہی بے تاب کر دیا اور کھڑے کھڑے دھڑام سے زمین پر گر گیا

جس پران بے رحم انسانوں نے ایک خوشی کا نعرہ لگایا اور سب نے پکڑ کر گھسیٹنا شروع کیا اور ایک چھکڑے کے قریب لاکر اس پر ڈالا اور لے چلے۔

اب میں اپنے پیارے وطن سے بہت دور نہ معلوم کہاں جارہا تھا۔ دوسرے درخت یعنی میرے ساتھی میری جدائی پر رو رہے تھے۔ کہ آہستہ آہستہ وہ جگہ جہاں میں نے مدتوں پرورش پائی اور بڑھا پلا آنکھوں سے اوجھل ہوگئی اور اس فکر نے میری جان پر بنا دی کہ شام کے وقت جب چڑیا بہن واپس آئے گی اور مجھے اور اپنے بچوں کو نہ پائے گی تو اس کا کیا حال ہوگا۔

چلتے چلتے جب میں اپنے عزیز وطن سے کوسوں دور جا پہونچا تو ایک جگہ جہاں بہت آبادی تھی شاید اسی کو شہر کہتے ہیں ان لوگوں نے مجھے ایک دوکان کے قریب اتار کر ڈال دیا۔ اور اسی حالت میں قریب دو ڈھائی ماہ تک پڑا سوکھتا رہا اور آخر کار یہ حالت ہوگئی کہ صرف ہڈیاں ہی ہڈیاں باقی رہ گئیں۔ اب وہی بے درد انسان پھر آئے اور مجھے چیرنے لگے۔ بہت سے تختے اتارے اُف میری جان پر تکلیفوں کی حد ہوگئی اور ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا۔ آہ یہ وہی نازوں کا پالا جسم تھا جس پر برسات کے موسم میں کیا بہار ہوتی تھی۔ سبز مخمل کا نیا لباس پہنتا تھا اور ٹھنڈی ہوا میرا منہ چومتی تھی لیکن یہ سب اب خواب وخیال ہوگئے تھے۔ غرض ان سب تختوں کو ان لوگوں نے خوبصورتی سے تراشا اور جب انھیں باہم جوڑا تو میں ایک بڑا خوبصورت چھپر کھٹ بن گیا پھر سب نے میرے جسم پر ایک سرخ رنگ کا بدبودار روغن لگایا جس سے میری بناوٹی خوشنمائی میں بہت اضافہ ہوا اور چمک بھی خوب آگئی اب میں پوری طرح تیار ہوچکا تھا اس لئے انھوں نے مجھے وہاں سے اٹھایا اور ایک دولت مند شخص کے یہاں لے گئے جس کی فرمائش نے میری یہ حالت بنوائی تھی۔ اس نے فوراً بہت سے روپیہ میں مجھے خرید لیا اور اپنی بھانجی کے جہیز میں دے دیا۔

اب چونکہ میں ایک دلہن کی ملکیت تھا اس لئے خود بھی دلہن ہی بنا رہتا تھا۔ جو کوئی مجھے دیکھتا پسند کرتا اور کاریگروں کی

محنت و بناوٹ کی داد دیتا لیکن افسوس کسی کو بھی میری انتہائی مصیبتوں کا احساس نہ تھا۔ بہر حال میں ایک بات سے بہت خوش تھا کہ میری مالکہ مجھے بہت چاہتی تھی اور اگرچہ ان واقعات کو آج برسوں گذر گئے ہیں لیکن اب تک وہ ہر روز مجھے اپنے ہاتھ سے جھاڑتی اور پونچھتی ہے اس وجہ سے میں اپنے آپ کو بڑا خوش قسمت سمجھتا ہوں اور بڑے آرام سے ہر وقت لیٹا رہتا ہوں۔ میرے ساتھ میرے اور بھی کئی ساتھی میز کرسیاں اور الماریاں ہیں جو میری ہی طرح ہر وقت صاف ستھری اور آراستہ نظر آتی ہیں۔ کیونکہ سب میری سلیقہ شعار اور قدر دان مالکہ کی ہیں ہم سب ایک ہی کمرے میں رہتے ہیں اور میں نے بھائی میز و بہن کرسی و الماری سے دوستی کر لی ہے اور جب کبھی دل گھبراتا ہے اور تنہائی ہوتی ہے تو یا تو وہ مجھے اپنی کہانی سناتے ہیں یا میں انھیں آپ بیتی سناتا ہوں اور اس طرح دو گھڑی دل بہلا لیتا ہوں لیکن اتنے آرام پر بھی ایک تکلیف ہے جب کبھی جنگل کے گذرے ہوئے دن یاد آتے اور دوستوں کی صورت سامنے آتی ہے تو ہائے وطن کہہ کر تڑپ جاتا ہوں۔

جہاں آرا بیگم (بنگال)

صفحہ ۳۲ کا باقی:۔ برطانیہ میں ایک کروڑ دس لاکھ اشخاص کی زندگی بیمہ شدہ ہے۔

ہنری فورڈ امریکہ کے مشہور کروڑ پتی دنیا کے سب سے بڑے موٹر سازی کے مالک ہیں۔ ان کے کارخانے سے اب تک ڈھائی کروڑ موٹر کاریں بن کر نکل چکی ہیں۔

موسم بہار ۲۰ مارچ سے، موسم گرما ۲۰ جون سے موسم خزاں ۲۳ ستمبر سے، موسم سرما ۲۲ دسمبر سے شروع ہوتا ہے۔

لندن کا کسٹم ہاؤس (جہاں بحری چونگی وصول کی جاتی ہے) ۱۲ لاکھ پونڈ میں تیار ہوا ہے۔

عندلیب خوش الحان کی چہک ایک میل کے فاصلے پر سے سنائی دیتی ہے۔

سید محمد عباس (نرسنگھ پور)

کیا آسمان نیلا ہے

ہوا میں خاک اور غبار کے چھوٹے چھوٹے ذرّے ملے رہتے ہیں وہ اس قدر چھوٹے ہوتے ہیں کہ ہمیں آنکھ سے نظر نہیں آتے تم نے اکثر دیکھا ہوگا کہ کمرے میں کسی روشن دان یا سوراخ سے روشنی آتی ہے تو سوراخ سے لے کر زمین تک روشنی کی لکیریں جاتی ہیں اس میں ریت و خاک کے چھوٹے چھوٹے ذرّے ناچتے اور چمکتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ یہ ذرّے زمین سے آسمان تک ہوا میں ملے ہوئے ہوتے ہیں لیکن صاف بڑے میدان میں کھڑے ہو کر دیکھنے سے نظر نہیں آتے۔ اس لئے کہ ہر طرف سورج کی روشنی پھیلی ہوتی ہے۔ لیکن کمرے میں اندھیرا ہوتا ہے اور صرف ایک سوراخ سے ہی روشنی آتی ہے اس لئے ہمیں وہ ذرات بہ آسانی نظر آتے ہیں۔

یہ خاک کے ذرّے زمین کے قریب موٹے ہوتے ہیں اور جو زمین سے دور رہتے ہیں وہ باریک اور چھوٹے ہوتے ہیں۔ سورج کی روشنی ان ذرّوں میں سے گذر کر تم تک پہونچتی ہے اور ان ذرّوں میں یہ صفت ہوتی ہے کہ وہ روشنی کو اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں۔ سورج کی روشنی میں بہت سے رنگ ہوتے ہیں مثلاً سفید نیلا زرد وغیرہ اور سورج کی مختلف کرنوں میں مختلف رنگ ہوتے ہیں۔ چھوٹی کرنوں میں نیلا رنگ ہوتا ہے اور بڑی کرنوں میں باقی سب رنگ۔ یہ ذرّے بڑی کرنوں کو اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں اور چھوٹی کرنوں کو جن میں نیلا رنگ ہوتا ہے زمین پر پڑنے دیتے ہیں۔ اسی لئے ہم کو آسمان نیلا نظر آتا ہے۔ اگر یہ خاک کے ذرّے ہوا میں سے نکال لئے جائیں تو سورج کی روشنی کو روکنے والی کوئی چیز نہ رہے اور روشنی سورج سے نکل کر سیدھی ہم تک پہونچ جائے۔ گویا یوں سمجھنا چاہیے کہ آسمان کا یہ رنگ سورج کی روشنی کا رنگ ہے۔ لیکن صرف اس کا نیلا حصہ ہے اس لئے کہ اور رنگوں کو راستے میں گرد و غبار چھین لیتے ہیں:

خالد حسن قادری ایم اے

خیرات اس کو کہتے ہیں

پرانے زمانہ کا قصّہ ہے کہ قنوج میں ایک درزی رہتا تھا اس کی ایک بیوی تھی اور تین لڑکیاں۔ سب کا گذارہ سلائی پر ہوتا تھا۔

ایک دفعہ ملک میں قحط پڑا۔ لوگ بھوکوں مرنے لگے۔ کپڑے کون سلواتا۔ بیچارے درزی کو کام ملنا بند ہوگیا۔ جو تھوڑا بہت ملتا اس سے بیوی اور لڑکیوں کا پیٹ پالتا اور آپ فاقے سے رہتا۔

ایک دن لڑکیوں نے کہا "ابا جان! ہم سے یہ نہیں دیکھا جاتا کہ آپ تو فاقے سے رہیں اور ہم اپنا پیٹ بھر لیں۔ آج سے ہم نے یہ صلاح کی ہے کہ آپ کھانا کھا لیا کریں اور ہم نہ کھائیں۔" باپ نے کہا "بھلا مجھ سے یہ کب ہو سکتا ہے کہ میں تو کھانا کھالوں اور تم سب فاقے سے رہو۔ چند روز کی بات ہے یہ مصیبت کے دن کٹ ہی جائیں گے۔ میں اس مصیبت کو جھیل لوں گا مگر تم پر فاقہ نہ ہونے دوں گا۔ یہ میری عادت نہیں کہ کسی دوست یا رشتہ دار کے سامنے ہاتھ پھیلاؤں۔ مجھے فاقوں سے مر جانا قبول ہے مگر کسی کے آگے ہاتھ پھیلانا پسند نہیں۔"

باپ کی یہ باتیں سُن کر لڑکیاں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں اور دعا مانگی کہ "اے خدا! ہمیں اس مصیبت اور تکلیف سے رہائی دے نہیں تو ہمارا باپ فاقے کرتے کرتے مر جائے گا۔"

قنوج کے راجہ کا کنور نہایت رحم دل اور سخی تھا۔ رات کے وقت بھیس بدل کر نکلتا اور جیبیں اشرفیوں اور روپوں سے بھر لیتا۔ محتاجوں اور مسکینوں کو تقسیم کرتا اور اپنے تئیں چھپائے رہتا۔ اتفاق کی بات کہ جب درزی اور اس کی لڑکیوں میں باتیں ہو رہی تھیں یہ مکان کے نیچے کھڑا سُن رہا تھا۔ ان کی گفتگو سن کر وہ چل دیا۔ اور آدھی رات گئے پھر آیا۔ رومال میں کچھ اشرفیاں لپیٹ کر اور گیند سی بنا کر کھڑکی سے مکان کے اندر پھینک دیں۔

صبح کو جب سب سو کر اٹھے تو درزی کی لڑکی کی نگاہ گیند پر پڑی۔ اس نے اٹھا کر اسے کھولا تو اس میں پوری دس اشرفیاں نکلیں۔

باپ کو دوڑ کر دکھائیں سب کے سب متحیر ہو گئے کہ یہ بات کیا ہے؟ درزی کی بیوی نے کہا رات کو لڑکیوں نے بہت غم کیا تھا۔ خدا کو ہمارے اوپر رحم آیا۔ کوئی فرشتہ انھیں ڈال گیا۔ آدمی تو یہاں آ نہیں سکتا۔ اندر سے سارے دروازے بند تھے۔ درزی نے بیوی کہا "تم ٹھیک کہتی ہو مگر اس میں کوئی بھید ضرور ہے"۔

بیوی نے کہا "اس میں کوئی بھید ہو یا نہ ہو۔ ہم ان اشرفیوں کو اپنے کام میں لا سکتے ہیں" یہ کہہ کر اس نے ایک اشرفی درزی کو دی اور کہا "لو اسے بھنا کر کھانے پینے کی چیزیں بازار سے مول لے آؤ"۔ دوسرے دن رات کو راجہ کا کنور پھر درزی کے مکان پر پہونچا اور ایک گیند اور کھڑکی میں سے پھینک دی۔ صبح کو اسی لڑکی نے گیند دیکھی اور خوشی کے مارے چلا اٹھی۔ "اماں جان! دیکھو آج پھر فرشتہ ویسی ہی گیند پھینک گیا ذرا کھول کر تو دیکھو آج بھی گیند میں اشرفیاں ضرور ہوں گی۔ دیکھا تو لڑکی کا کہنا سچ نکلا۔ دس اشرفیاں اور درزی کے ہاتھ آئیں"۔

درزی نے کہا بس آج تو مجھے پورا یقین ہو گیا کہ جب ہم سو جاتے ہیں تو کوئی خدا کا نیک بندہ یہ سونے کی گیند ہمارے گھر میں پھینک جاتا ہے۔ آج رات کو میں جاگتا رہوں گا اور پتہ لگاؤں گا کہ یہ رات کی بات کیا ہے؟ جب رات آئی تو درزی بالاخانے سے نیچے اترا اور سیڑھیوں کے دروازے آڑ میں بیٹھ کر انتظار کرنے لگا۔ آدھی رات گئے ایک شخص مکان کے نیچے آکر کھڑا ہوا اور کھڑکی میں کچھ پھینک کر چل دیا۔ درزی اس کے پیچھے ہو لیا اور راستے میں آ گھیرا۔ غور سے دیکھا تو پہچان لیا کہ کنور ہے۔ قدموں پر گرا اور دعائیں دینے لگا۔

کنور نے اسے قدموں پر سے اٹھا لیا اور کہا "ہمیں تیرے حال پر ترس آیا۔ اس لئے ہم نے تیرے ساتھ یہ سلوک کیا۔ خبردار کسی کے سامنے ہمارا حال نہ کہنا۔ اگر تجھے ضرورت پڑی تو ہم پھر تیری مدد کریں گے"۔

امۃ الزہرا

جونپور

دلچسپ معلومات

دنیا میں سب سے بڑا ہلیوں کا ہوٹل شنگھائی (چین) میں ہے۔

ہندوستان کا سب سے پہلا یہودی وائسرائے لارڈ ریڈنگ تھا۔

شہر پیکن کے قریب ایک پل ہے جو سارے کا سارا چینی کا بنا ہوا ہے۔

پرندوں میں سب سے تیز دوڑنے والا پرندہ شتر مرغ ہے جس کی رفتار فی گھنٹہ ساٹھ میل ہے۔

ہندوستان کی سب سے لمبی سڑک گرانڈ ٹرنک روڈ ہے۔ جو کلکتہ سے بمبئی تک گئی ہے۔

دنیا میں سب سے بڑی ہیرے کی کان کمبرلے میں واقع ہے۔

دنیا میں سب سے اونچے درخت آسٹریلیا میں پائے جاتے ہیں جن کی لمبائی پانچ سو فٹ تک ہوتی ہے۔

دنیا میں سب سے زیادہ شتر گاو (گرافی Graff) سے دھوسیا ہیر پائے جاتے ہیں۔

شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر کی لڑائی کا ایک توپ کا گولہ جو موسیٰ ندی (حیدرآباد دکن) کے سنگم سے چلایا گیا تھا۔ وہ گول کنڈہ قلعہ کی فصیل پر ابھی تک موجود ہے۔

دنیا کا سب سے مالدار مصور جیرالڈ براک ہرسٹ ہے۔ اس کی عمر ۴۶ برس کی ہے

اس وقت برطانیہ میں قریباً دس لاکھ دکانیں موجود ہیں۔ یعنی ہر برطانی آبادی کے چھبیس آدمیوں کے لئے ایک دکان ہے اور ہر بارہ آدمیوں میں سے ایک کی وجہ معاش دکانداری ہے۔

دنیا میں سب سے پہلے زمین کی پیمائش کا طریقہ حضرت معاویہؓ نے ایجاد کیا۔

سب سے پہلا فوجی ہسپتال حضرت عمر فاروقؓ نے بنایا۔

(باقی مضمون صفحہ ۴۲ پر دیکھئے)

سوداگر اور سانپ

کسی جنگل میں سانپ زہریلا ❊ ایک مدت سے رہتا سہتا تھا
جو بھی اس راہ سے گزرتا تھا ❊ کاٹ کر یہ ہلاک کرتا تھا
تنگ جب آگئے وہاں کے لوگ ❊ مارنے پر تلے وہاں کے لوگ
شہر کے کچھ جوان اے بھائی ❊ چلے بندوق لے کے اور لاٹھی
سانپ کو مارنے گئے سارے ❊ اس کو بھینے کے پڑ گئے لالے
آرہا تھا ادھر سے سوداگر ❊ اپنا سامان بیل پر رکھ کر
سانپ نے دیکھ کر اسے یہ کہا ❊ اس طرف آؤ او مرے بابا
مجھ کو للہ تم بچا لو اب ❊ اور مرے دل کی تم دعا لو اب
بولا بیپاری سانپ سے اچھا ❊ میری ہانڈی میں بیٹھ جا بیٹا
اب جو ہانڈی میں سانپ کو لے کر ❊ بڑھ گیا تھوڑی دور سوداگر
سانپ نے اس سے یوں کہا بابا ❊ مجھ کو میدان میں چھوڑ دو اچھا
منہ جو ہانڈی کا اس نے اب کھولا ❊ سانپ میدان میں نکل آیا
اور منہ اپنا اس نے پھیلایا ❊ اپنے محسن کو کاٹنے چاہا
بولا بیپاری اے مرے بھیا ❊ کیا یہ نیکی کا دیتے ہو بدلا

اتنے میں ایک لومڑی آئی ❊ بولی بیپاری سے کہ اے بھائی
بات کیا ہے جو لڑ رہے ہو تم ❊ کس لئے یوں بگڑ رہے ہو تم
بولا بیپاری ماجرا سارا ❊ جو بھی گزرا تھا وہ بیان کیا
لومڑی سن کے سانپ سے بولی ❊ تھے اسی ہانڈی میں تم اے بھائی
مجھ کو باور مگر نہیں آتا ❊ میں نے خود آنکھ سے نہیں دیکھا
سن کے وہ سانپ لومڑی کا کہا ❊ جا کے ہانڈی میں جلد جا بیٹھا
لومڑی بولی بھائی سوداگر ❊ باندھ دو کپڑا جلد ہانڈی پر

دلچسپ معلومات

دنیا میں سب سے بڑا ابلیوں کا ہوٹل شنگھائی (چین) میں ہے۔

ہندوستان کا سب سے پہلا یہودی وائسرائے لارڈ ریڈنگ تھا۔

شہر پیکن کے قریب ایک پل ہے جو سارے کا سارا چینی کا بنا ہوا ہے۔

پرندوں میں سب سے تیز دوڑنے والا پرندہ شتر مرغ ہے جس کی رفتار فی گھنٹہ ساٹھ میل ہے۔

ہندوستان کی سب سے لمبی سڑک گرانڈ ٹرنک روڈ ہے۔ جو کلکتہ سے بمبئی تک گئی ہے۔

دنیا میں سب سے بڑی ہیرے کی کان کمبرلے میں واقع ہے۔

دنیا میں سب سے اونچے درخت آسٹریلیا میں پائے جاتے ہیں جن کی لمبائی پانچ سو فٹ تک ہوتی ہے۔

دنیا میں سب سے زیادہ شتر گاؤ دگرافی Graff سے) دھوسیا میں پائے جاتے ہیں۔

شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر کی لڑائی کا ایک توپ کا گولہ جو موسیٰ ندی (حیدرآباد دکن) کے سنگم سے چلایا گیا تھا۔ وہ گول کنڈہ قلعہ کی فصیل پر ابھی تک موجود ہے۔

دنیا کا سب سے مالدار مصوّر جیرالڈ براک ہرسٹ ہے۔ اس کی عمر ۴۶ برس کی ہے۔

اس وقت برطانیہ میں قریبًا دس لاکھ دکانیں موجود ہیں۔ یعنی ہر برطانی آبادی کے چوبیس آدمیوں کے لئے ایک دکان ہے اور ہر بارہ آدمیوں میں سے ایک کی وجہ معاش دکانداری ہے۔

دنیا میں سب سے پہلے زمین کی پیمائش کا طریقہ حضرت معاویہؓ نے ایجاد کیا۔

سب سے پہلا فوجی ہسپتال حضرت عمرؓ فاروق نے بنایا۔

(باقی مضمون صفحہ ۴۲ پر دیکھئے)

سوداگر اور سانپ

ی جنگل میں سانپ زہریلا ؞ ایک مدت سے رہتا سہتا تھا
جی اس راہ سے گزرتا تھا ؞ کاٹ کر یہ ہلاک کرتا تھا
ب جب آگئے وہاں کے لوگ ؞ مارنے پر تلے وہاں کے لوگ
شہر کے کچھ جوان اے بھائی ؞ چلے بندوق لے کے اور لاٹھی
سانپ کو مارنے گئے سارے ؞ اس کو بیٹھے کے پڑ گئے لالے
رہا تھا ادھر سے سوداگر ؞ اپنا سامان بیل پر رکھ کر
سانپ نے دیکھ کر اسے یہ کہا ؞ اس طرف آ ذرا او میرے بابا
مجھ کو للہ تم بچا لو اب ؞ اور میرے دل کی تم دعا لو اب
بولا بیوپاری سانپ سے اچھا ؞ میری ہانڈی میں بیٹھ جا بیٹا
ب جو ہانڈی میں سانپ کو لے کر ؞ بڑھ گیا تھوڑی دور سوداگر
سانپ نے اس سے یوں کہا بابا ؞ مجھ کو میدان میں چھوڑ دو اچھا
سنہ جو ہانڈی کا اس نے اب کھولا ؞ سانپ میدان میں نکل آیا
ورمنہ اپنا اس نے پھیلایا ؞ اپنے محسن کو کاٹنے چاہا
بولا بیوپاری اے میرے بھیا ؞ کیا یہ نیکی کا دیتے ہو بدلا

اتنے میں ایک لومڑی آئی ؞ بولی بیوپاری سے کہ اے بھائی
بات کیا ہے جو لڑ رہے ہو تم ؞ کس لیے یوں بگڑ رہے ہو تم
بولا بیوپاری ماجرا سارا ؞ جو بھی گزرا تھا وہ بیان کیا
لومڑی سن کے سانپ سے بولی ؞ تھے اسی ہانڈی میں تم اے بھائی
مجھ کو باور مگر نہیں آتا ؞ میں نے خود آنکھ سے نہیں دیکھا
سن کے وہ سانپ لومڑی کا کہا ؞ جا کے ہانڈی میں جلد جا بیٹھا
لومڑی بولی بھائی سوداگر ؞ باندھ دو کپڑا جلد ہانڈی پر

جواب دیجئے

سوالات:-

(۱) کان کے پیچھے ہاتھ رکھنے سے زیادہ آواز کیوں سنائی دیتی ہے؟
(۲) اگر ریت یا مٹی جلتی چیز پر ڈالی جائے۔ تو وہ کیوں بجھ جاتی ہے؟
(۳) بائیسکل کو بہت عرصہ تک سورج کی تیز روشنی میں کیوں نہ رکھنا چاہیئے؟

جوابات:-

(۱) کان کے پیچھے ہاتھ رکھنے سے آواز کی لہریں زیادہ تعداد میں رک جاتی ہیں۔ اور ٹکرا کر سب کی سب کان میں داخل ہوتی ہیں جس سے آواز کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ اور سننے میں آسانی ہو جاتی ہے۔ جب آواز برابر سنائی نہیں دیتی اس وقت کان کے پیچھے ہاتھ رکھ لیا جاتا ہے۔

(۲) آکسیجن ایک گیس ہے جو جلنے میں مدد دیتی ہے یہ گیس ہوا میں موجود ہوتی ہے جب جلتی چیز پر ریت یا مٹی ڈال دی جاتی ہے اس وقت آکسیجن کا تعلق جلتی ہوئی چیز سے جدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ہوا کی غیر موجودگی جلتی چیز کو بجھا دیتی ہے۔ اس لئے اگر چولھے میں آگ زیادہ ہو جائے تو بجائے پانی کے راکھ یا مٹی ڈال دینی چاہیئے۔

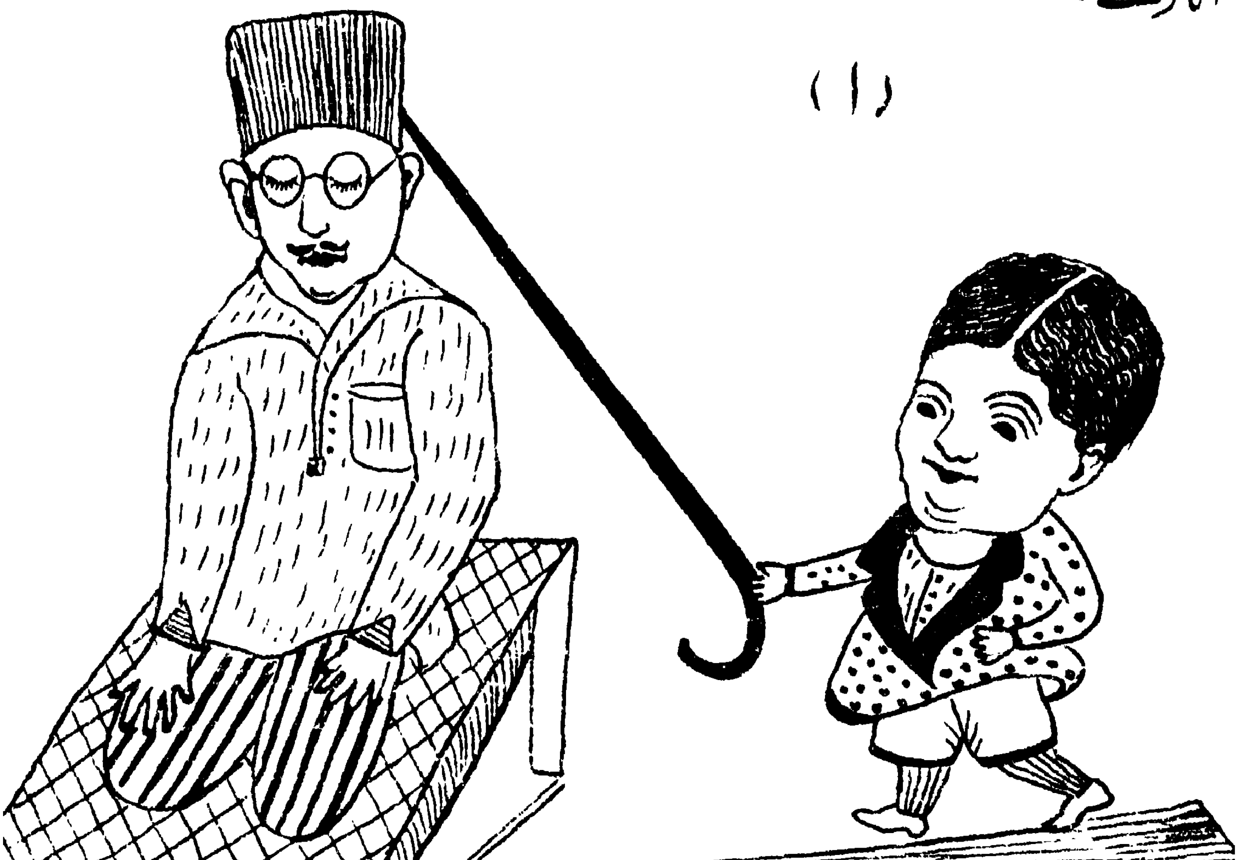
(۳) ہوا جب گرم ہوتی ہے اس وقت پھیلنے لگتی ہے۔ سورج کی تیز روشنی سے سائیکل کی ہوا گرم ہو جاتی ہے اور پھیل کر باہر نکلنے کی کوشش کرتی ہے۔ اگر اس کو کہیں سے نکلنے کی جگہ نہ ملی تو وہ اپنی پوری طاقت سے ٹیوب میں سے نکلنے کی کوشش کرتی ہے لہٰذا ٹیوب پھٹ جاتا ہے۔ اس لئے سورج کے سامنے سائیکل وغیرہ نہ رکھنا چاہیئے۔

ایچ ۔ سی ۔ ظفر (بمبئی)

شرارت

چچا میاں عینک لگائے اور آنکھیں بند کئے نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ میاں ہمٹی ڈمٹی ہنستے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے اور چچا کو خاموش جو دیکھا تو شرارت سوجھی ان کی ٹوپی اتار اپنے سر پر رکھنا چاہا لیکن مشکل یہ آپڑی کہ ہاتھ وہاں تک پہونچتا نہ تھا۔ مگر یہ کیا باز رہنے والے تھے فوراً اپنے دادا جان کی چھڑی اٹھالائے اور لگے اس سے ٹوپی اتارنے۔

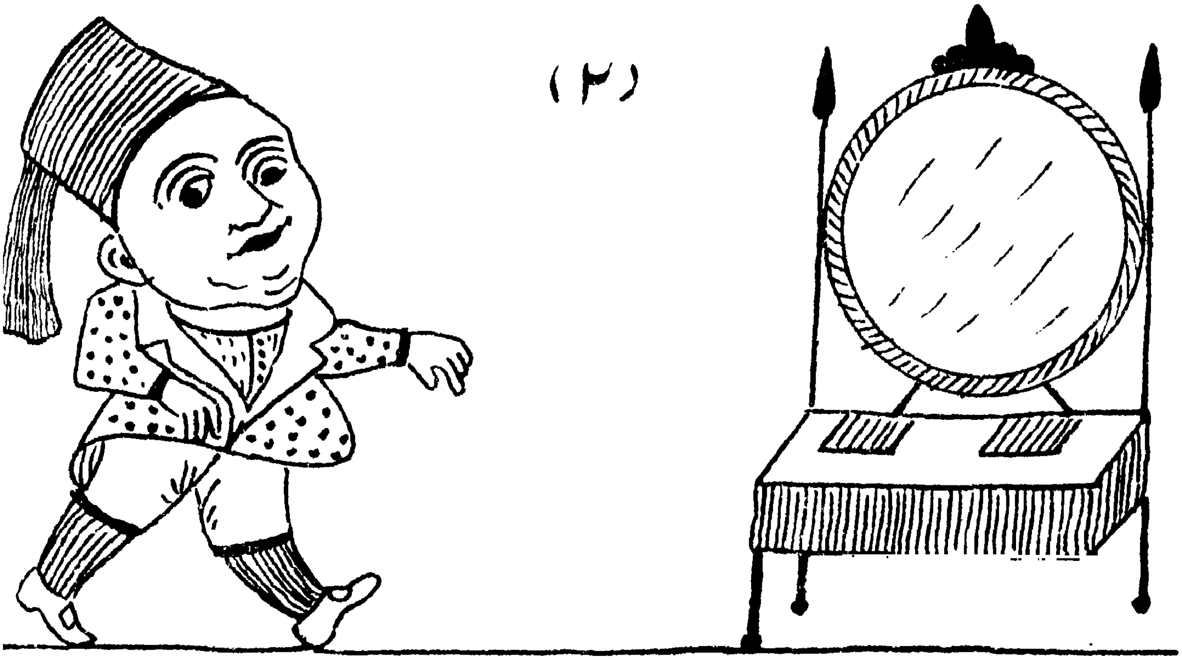
(۱)



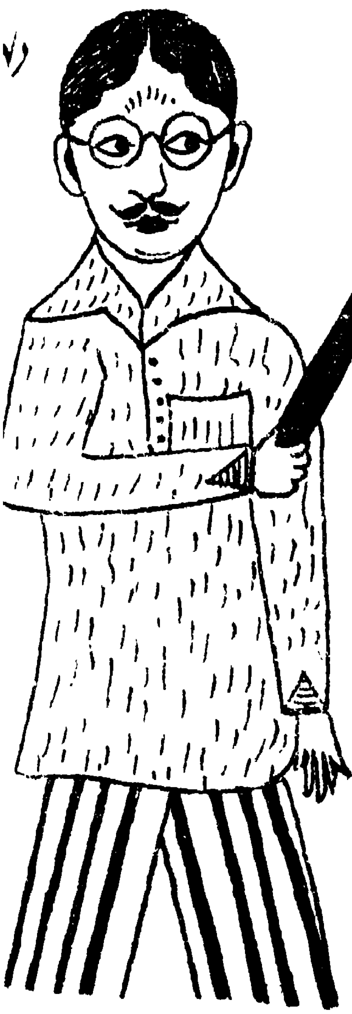
ٹوپی بھی ڈھیلی تھی جھٹ زمین پر آپڑی۔ اٹھا اپنے سر پر رکھ لی اور بڑی شان سے اکڑتے ہوئے آئینہ کی طرف چلے ہی تھے کہ چچا میاں کو ایک زور کی چھینک آئی۔ بس

میاں ہمٹی ڈمٹی کے حواس غائب ہو گئے اور سمجھے اب خیر نہیں - کچھ کرتے دھرتے بن

(۲)



نہ پڑا تو جھٹ پٹ ہاتھ جوڑ وہیں دعا، کرنے بیٹھ گئے - کہ یا اللہ چچا میاں اٹھیں ہی نہیں ورنہ میری خوب خبر لیں گے - لیکن انھیں کیا خبر کہ چچا میاں کی نماز ختم ہو چکی ہے اور وہ غصہ میں بھرے ان کی پوری خبر لینے کو آ رہے ہیں - اب ہمٹی میاں پٹ جائیں گے -



(۳)



جہاں آرا بیگم

(بنگال)

پہیلیاں

(۱) جھن جھن روکھ (درخت) بر کھن روکھ
چڑیا بیٹھے ہلے روکھ۔

(۲) ایک گاؤں میں پانی برسے ایک گاؤں
میں نارموٹ۔ ایک گاؤں میں کنواں
ایک گاؤں میں آگ لگی۔ ایک گاؤں
میں دھواں۔

(۳) مٹی کا بکرا اینٹی چبائے۔

(۴) چمن میں دیکھی ایک عجیب شے اندر غم حسین
اوپر غم حسن۔

(۵) پردے سی جب آویں گے باندھے
لٹکائے جائیں گے۔

الف۔ کے۔ بجنور

جوابات:۔ (۱) پوست کا درخت۔
(۲) حقہ۔ (۳) بھاڑ۔ (۴) مہندی۔
(۵) پردے۔

آپ جب کبھی ہمیں خط لکھیں تو نمبر خریداری
ضرور لکھیں ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔ **مینیجر**

ذرا ہنس لو

(۱) ایک شخص جس کے پاس کرایہ کے دام نہ تھے
لاری ڈرائیور سے کہنے لگا۔ کیا تم براے مہربانی
میرا یہ کوٹ مجھے فلاں مقام پر لاکر پہونچا دوگے۔
لاری ڈرائیور نے جواب دیا "ضرور" مگر تم مجھے
وہاں کیسے ملوگے۔ وہ بولا بہت آسانی سے۔
میں یہیں ایک طرف پائدان پر اس کے لینے
کے لئے کھڑا رہوں گا۔

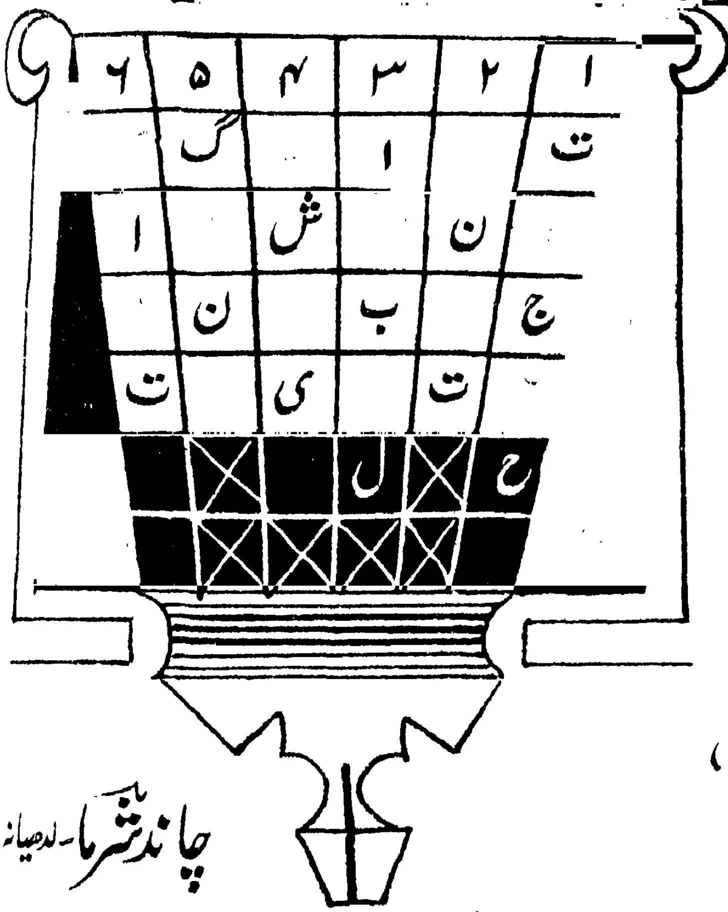
ب۔ ن۔ آنسہ ابراہیم۔ مدراس

(۲) ماں:۔ منے میاں! دیکھو شام ہوگئی۔ مرغیوں
کے بچے ڈربہ میں بند ہوگئے تم بھی اندر چلے جاؤ۔
لڑکا:۔ لیکن اماں۔ بچوں کے ساتھ تو
مرغی بھی جاتی ہے۔

(۳) وکیل:۔ میرے محترم دوست اگر
آپ میری ایمان داری کی صلاح چاہتے
ہیں تو۔ ۔ ۔ ۔ ۔"
موکل:۔ "نہیں نہیں وکیل صاحب مجھے
آپ کے پیشے والی صلاح درکار ہے"۔

خورشید جہاں بیگم۔ دیورا

دلچسپ معمہ



(۱) دنیا کا نہایت خوبصورت مقبرہ۔
(۲) بچوں کا دلچسپ ساتھی۔
(۳) اردو کا ایک مشہور شاعر۔
(۴) ایک خوبصورت ریاست۔
(۵) لڑکیوں کی پسندیدہ شے۔
(۶) آسمان کی ملکہ۔

جوابات:۔
(۱) تاج محل (۲) بنات (۳) اقبال (۴) کشمیر (۵) گہنے (۶) ماہتاب۔

چاند شرما۔ لدھیانہ

لندن کے مشہور اخبارات کتنے چھپتے ہیں

صبح کے اخبار	تعداد اشاعت		
ٹائمز آف انڈیا	۱۷۸۵۲۴	ڈیلی ٹیلیگراف	۳۱۳۹۶۱
ڈیلی ہیرلڈ	۱۷۱۰۰۰۰	ڈیلی میل	۱۷۳۵۶۵۲
ڈیلی ایکسپریس	۱۶۶۹۷۰۳	مارننگ پوسٹ	۱۳۲۷۷۴
نیوز کرانیکل	۱۳۰۵۹۱۰	شام کے اخبار۔ سٹار	۴۹۲۴۱۴
		ایوننگ نیوز	۸۲۳۱۱

محمود علی (حیدرآباد دکن)

نازک گھملا



اس گھملے کو خوبصورت اور مناسب رنگوں سے بنائیں بہت اچھا معلوم ہوگا -

رفیعہ نازلی - دہلی

خان بہادر عبدالحمید صاحب سابق وزیر اعظم کپورتھلہ تحریر فرماتے ہیں:-

میں نے وقتاً ایم کے آغا ساکن شیدی پورہ دہلی کا تیار کردہ ٹوتھ سیمنٹ استعمال کیا اور اس کو دانتوں کی تکلیف کے لئے ایک مجرب بے نظیر اور بے خطا مرکب دیکھا۔

ڈی ایل ماتھر منصف امروہہ تحریر فرماتے ہیں:-

دو عدد بہشتی دانت کی سیمنٹ کی بذریعہ وی پی بھیج دیجئے اور یہ تحریر کیجئے کہ بیسوں کے حساب سے آپ اس کی کیا قیمت لیں گے

ٹوتھ سیمنٹ:- یہ وہ عجیب و غریب چیز ہے جس کو ماتھر صاحب متعدد بار منگوانے کے بعد بیسوں کے حساب سے خریدنا چاہتے ہیں آپ اس سے قبل کہ اپنے ہلتے ہوئے دانت اور ڈاڑھ اکھاڑ پھینکیں فوراً اس کا امتحان کیجئے۔ اس کے استعمال سے وہ اپنی جگہ جم کر اچھے دانتوں کی طرح کام دیں گے اس کے روزانہ استعمال سے ناممکن ہے کہ آپ کے دانت ڈاڑھ ہل کر باعث تکلیف بنیں قیمت ۱۲ر علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ

ایم کے آغا شیدی پورہ رفعت منزل قرول باغ دہلی

خاتون کتاب گھر

تصانیف علامہ راشد الخیری، مطبوعات عصمت اور دوسرے مصنفین کی پاکیزہ کتابیں خاتون کتاب گھر جامع مسجد اردو بازار دہلی میں تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیے

فہرست کتب مفت طلب کیجئے۔ مہتمم

آپ کا خریداری نمبر

جن بہنوں اور بھائیوں کے خریداری نمبر نیچے لکھے ہیں مارچ کے پرچہ کے ساتھ ان کا سالانہ چندہ ختم مہربانی فرماکر اگلے سال کا چندہ صرف ڈیڑھ روپیہ منی آرڈر خریداری نمبر لکھ کر روانہ فرمائیے اور جاری رکھنا منظور نہ ہو تو ۵ اپریل تک انکاری اطلاع دے دیجئے۔ اگر منی آرڈر یا انکاری اطلاع نہ آئی اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ وی پی کا انتظار کر رہی چنانچہ اپریل کا پرچہ وی پی حاضر ہوگا ہمیں امید کہ آپ اسے ضرور وصول کرلیں گی۔ ۸۳-۸۴-۸۴-۲

۱۲۶-۱۲۷-۱۶۷-۲۱۷-۳۴۷-۴۴۰-۵۶۱-۵۶۴-۸۰۱

۸۹۱-۹۰۴-۱۲۹۲-۱۳۲۰-۱۸۰۱-۱۸۰۴-۱۸۰۶-۱۱

۱۸۲۴-۱۸۳۱-۱۸۴۱-۲۲۱۱-۲۲۱۸-۲۲۲۷-۲۲۳۱-۲

۲۳۴۴-۲۵۲۶-۲۶۹۷-۲۶۹۸-۲۷۴۵-۲۷۴۹-۱۰

۲۷۹۷-۲۸۰۱-۲۸۰۲-۲۸۰۴-۲۸۰۸-۲۸۱۱-۲۸۱۴-۲

۲۸۱۹-۲۸۲۰-۲۸۲۲-۲۹۲۴-۲۹۳۹-۲۹۶۰-۰۰

۳۱۳۵-۳۱۷۸-۳۱۸۶ تا ۳۱۸۸-۳۱۹۱-۳۱۹۸-۲۰۱

۳۲۰۲-۳۲۰۵-۳۲۱۱-۳۲۱۴-۳۲۱۶ تا ۳۲۱۸-۳۲۲۱

۳۲۲۴-۳۲۲۷-۳۲۳۰ تا ۳۲۳۲-۳۲۳۳ تا ۳۲۳۴-۳۲۳۷

۳۲۴۱-۳۲۵۰-۳۲۵۳-۳۲۸۱-۳۲۹۱-۳۲۲۸-۲

کربلا کے میدان میں مسلمانوں کے خون کی ندیاں

شہادت کی نہایت جامع مفصّل تاریخ

سیدہؓ کا لال

مصوّرِ غم علیہ الرحمۃ کی بے مثل تصنیف

خاندانی عداوت حضرت خدیجۃ الکبریٰ و جناب سیدہؓ کے اسلام پر احسانات اور فضائل سرورِ عالمؐ کی رحلت، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی شہادتیں اور مرثیے۔ جمل و صفین کی لڑائیوں کا مفصل بیان شیعہ سنی اختلافات کی ترقیاں۔ بنی امیہ کی کوششیں امیر معاویہ کی سیاست حضرت امام حسن علیہ السلام کی شہادت اور مرشیر یزید کی حکومت غرض معرکۂ کربلا سے پہلے کے تمام ضروری صحیح اور مستند واقعات نہایت تفصیل کے ساتھ علامہ مغفور نے اپنے مخصوص پیرائے میں تحریر فرمائے ہیں جن سے واقعہ کربلا کے صحیح اسباب اچھی طرح ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔

دوسرا حصّہ مراثیٔ کربلا ہے حضرت مسلم اور ان کے بچوں کی شہادت بی بی زینب کا بے مثل ایثار حضرت عباسؓ حضرت قاسمؓ حضرت علی اکبرؓ کی شہادتیں کربلا کا ننھا شہید بیمار صغرا کا قاصد۔ سیدہ کے لال کی شہادت خانما برباد سیدانیاں ابن زیاد اور یزید کے دربار شیعہ سنی اختلافات پر تبصرہ قاتلان حسینؓ کا انجام اور خدائی فیصلہ یوں تو تمام کتاب اس قدر دردانگیز ہے کہ بغیر آنسو بہائے نہیں پڑھی جا سکتی مگر نثری مرثیے علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ لکھ گئے ہیں۔ برسوں اور قرنوں ان کا جواب ادب اردو میں نہ مل سکے گا۔ ایک ایک صفحہ پر ہچکی بندھ جاتی ہے۔

شہادت نامہ پڑھنا ہے تو سیّدہ کا لال پڑھئے

ادب لطیف کے علاوہ جو کتاب کی جان ہے شہادت کی کوئی کتاب اس سے زیادہ جامع اور مستند اس سے بڑھ کر دردانگیز اور موثر اردو و فارسی عربی میں نہ ملے گی تعلیم یافتہ عورتیں اور مرد شیعہ ہوں یا سنی شہادت کی یہی کتاب خود پڑھتے یا مجلسوں میں پڑھواتے اور سنتے ہیں اس کی مقبولیت کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ تھوڑے عرصہ میں ہزاروں جلدیں ہاتھوں ہاتھ نکل گئیں اور اب چھٹی دفعہ ہے باعتبار ادب سیدہ کا لال اردو کی چوٹی کی کتابوں میں سے ہے اور آمنہ کے لال کی طرح سیدہ کا لال بھی وہ کتاب ہے جس پر خود مصنف کو فخر تھا ضخامت ڈھائی سو صفحوں سے کچھ کم قیمت ۱۲؍ علاوہ محصول۔

شہید کربلا کی ماں

یعنی سیدۃ النساء خاتون جنت حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا کی اردو زبان میں بے مثل سوانحعمری۔ الزہرا علامہ راشد الخیری مرحوم کی برسوں کی محنت ہے جس سے معلوم ہوگا کہ میاں بیوی کس طرح رہتے ہیں مائیں بچوں کو کس طرح پالتی ہیں دنیا کے ساتھ دین کس طرح میسر آتا ہے۔ باپ بیٹوں کے کیا تعلقات ہوتے ہیں۔ باوجود مورخانہ حیثیت کے اس قدر دلچسپ ہے کہ بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے آخر میں واقعہ کربلا کا مختصر بیان اور شہادت اہلبیت پر بھی بحث ہے اور اس قدر دردانگیز کہ آنسو نکل پڑتے ہیں الزہرا علامہ مغفور کی بہت مقبول کتاب ہے نو دفعہ چھپی ہے۔ قیمت ایک روپیہ

عروس کربلا

علامہ مغفور کے تمام تاریخی ناولوں میں بہ لحاظ درد اثر ممتاز ہے کربلا کے تاریخی واقعات پہلے ہی کچھ کم دردانگیز نہیں اس پر مصور غم نے قلم گوہر رقم سے قیامت ڈھا دی ہے کئی جگہ ہچکی بندھ جاتی ہے۔ اس پر لطف یہ کہ محبت کا دلآویز افسانہ ہے۔ بہت مشہور کتاب ہے اور ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو چکی ہے اور آج بھی اسی طرح دھڑا دھڑ نکل رہی ہے۔ عروس کربلا کے طرز پر کئی مصنفوں نے ناول لکھے مگر عروس کربلا عروس کربلا ہی ہے۔ قیمت ۱۲؍ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ کنواری بچیاں نہ منگائیں۔

زیور اسلام

مسلمان لڑکیوں اور عورتوں کے لئے حضرت علامہ مغفور کے متفرق مذہبی مضامین کا مجموعہ ہے۔ اس میں بھی دو مضمون عشرۂ محرم اور واقعہ کربلا سے متعلق ہیں۔ بہت موثر اور دردانگیز مضامین ہیں۔ یہ مجموعہ ہر مسلمان لڑکی اور ہر مسلمان عورت کی نظر سے گذرنا چاہئے۔ قیمت ایک روپیہ

محرّم نامہ

خواجہ حسن نظامی صاحب کی مشہور کتاب ہے۔ شہادت حسینؓ تک تمام حالات بشرح وبسیط درج۔ زبان آسان پیرایہ عام فہم قیمت صرف ۱۲؍

یزید نامہ

محرم نامہ کا دوسرا حصہ ہے جس میں شہادت حسینؓ کے بعد کے حالات لکھے گئے ہیں اور اسلام کی اس خونی داستان کو جس نے تاریخ اسلام پر برا اثر ڈالا بہت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی خلفائے بنی امیہ کے پورے حالات بھی ہیں۔

محصول ڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ۔ دفتر عصمت کوچہ چیلان دہلی

ملنے کا پتہ دفتر عصمت دہلی

مصور غم حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ کی تصانیف

نام کتاب	مختصر کیفیت	قیمت
حیات صالحہ	باصالحات دلی کی بیگماتی زبان میں بہترین اخلاقی و اصلاحی سبق آموز ناول ایک نیک لڑکی کے حالات علامہ مغفور کی سب سے پہلی مگر نہایت مقبول تصنیف	بہر
صبح زندگی	نسیمہ بیگم کی پیدائش سے شادی تک کے حالات نہایت موثر پیرایہ میں لڑکیوں کی تربیت پر مکمل کتاب ہے گیارہ دفعہ شائع ہو چکی ہے	بہر
شام زندگی	نسیمہ بیگم کی شادی سے موت تک کے واقعات یہی وہ تصنیف ہے جس نے مصنف مرحوم کو قوم سے مصور غم کا خطاب دلوایا تھا ۱۵ دفعہ چھپی	عہ
شب زندگی	نسیمہ بیگم کی موت کے بعد کے حالات اصلاح نسواں کے سلسلہ میں ماسٹر پیس یعنی بہترین تصنیف کہی جاتی ہے۔ دو حصے ہیں ہر حصہ کی قیمت عہ مکمل	عا
طوفانِ حیات	قتیع رسوم شرک و بدعت وغیرہ دور کرنے کے لیے مثل اصلاحی ناطق تصویر نہایت دلچسپ واقعات اس قدر دردانگیز کہ ہچکی بندھ جائے۔	نہ
جوہر قدامت	دو لڑکیوں کی مفصل زندگی جن میں ایک دورِ قدیم کی پرستار ہے اور ایک دورِ جدید کی دلدادہ یہ کتاب بتائے گی کہ عالم نسواں ۵۰ سال پہلے کیا جوہر رکھتا تھا۔	بہر
منازل السائرہ	ایک لڑکی کی پیدائش سے موت تک تمام واقعات نہایت دلچسپ پیرایہ میں یہ کتاب یونیورسٹیوں کی بڑی جماعتوں کے کورس میں داخل ہے	عا
نوحۂ زندگی	بیوہ کے نکاح ثانی کے متعلق مصور غم علیہ الرحمۃ کی معرکۃ الآرا تصنیف قصہ عجیب سبق آموز نہایت موثر ہے۔ آٹھ دفعہ چھپی ہے	۱۲ر
تمغہ شیطانی	ست شیطانی کے آٹھ کیریکٹر نہایت سبق آموز نتیجہ خیز بعض واقعات اس قدر دردانگیز کہ آنسو نکل پڑیں بعض کیریکٹر اتنے عجیب کہ ہنسی ضبط نہ ہو	۱۲ر
سات روحوں کے اعمالنامے	ایک شیطان کی مغفرت کے لئے سات روحیں پیش کی جاتی ہیں ہر روح کے حالات نتیجہ خیز ہیں آخری روح کے واقعات پڑھ کر سنگدل بھی آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتا	۸ر
بیلہ میں میلہ	یا غدر کی ماری شہزادیوں لال قلعہ کی رہنے والیوں کی آپ بیتی وہ دل ہلا دینے والی کہانیاں کہ بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ اجڑی ہوئی دلی کا آخری سانس	۱۲ر
ستونتی	اس افسانہ میں دکھایا ہے کہ مرد کے لئے شریف بیوی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہو سکتی۔ واقعات دلچسپ اور دردانگیز ہی نہیں سبق آموز بھی ہیں۔	۷ر
موؤدہ	مظلوم و زندہ در گور لڑکی کا دردناک افسانہ جو صرف اس لئے کہ لڑکی ہے ترکہ پدری کی حقدار نہیں حقیقی بابا یا ربائی کے ہاتھوں وہ وہ تکلیفیں اٹھاتی ہے کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے	۸ر
تفسیر عصمت	خلع اور رنڈاپا پر اس سے بہتر افسانہ شائع نہیں ہوا۔ کئی جگہ نہایت دردانگیز ہے کئی موقعوں پر ظرافت اور ہنسی سے لبریز ہے۔	۵ر
بنت الوقت	ہماری مستورات کی تعلیم و تربیت کا مرقع۔ وقت کا اندھا دھند ساتھ دینے والی ایک ناعاقبت اندیش لڑکی کا انجام	۸ر
سراب مغرب	غیر مسلم مدارس میں مسلم لڑکیوں کا تعلیم پانا کہاں تک جائز ہے اس بحث پر مشہور افسانہ مغربی تقلید کے دردناک نتائج	۸ر
انگوٹھی کا راز	تین مختلف الخیال لڑکیوں کا سبق آموز اور دردبھرا افسانہ۔ پانچویں دفعہ شائع ہوا ہے۔	۶ر
فسانۂ سعید	اس میں محسن نسواں حضرت علامہ مرحوم نے سعید جیسی بیوہ کے نکاح ثانی کو بے سود ثابت کیا ہے بے انتہا سبق آموز اور دلچسپ ہے۔	۸ر
ولایتی ننھی	ایک نہایت ہی مزیدار اور پُر لطف مزاحیہ کہانی جس کے ہر ہر فقرے پر ہنسی آتی ہے ننھی نے بڑھاپے میں وہ وہ سوانگ بھرے ہیں کہ بس پڑھنے ہی سے تعلق رکھتے ہیں	۶ر
منازل ترقی	اس افسانہ میں دکھایا گیا ہے کہ انسان ترقی کی دھن اور بیبدری کے شوق اور دولت کے نشہ میں غریب رشتہ داروں پر کیسے کیسے ظلم ڈھاتا ہے۔	۴ر
بچہ کا گیتا	ایک بدنصیب ماں اپنے جوان بچہ کی بدولت وہ وہ مصیبتیں اٹھاتی ہے کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے اور پڑھ کر بے اختیار آنکھ سے آنسو نکل آتے ہیں۔	۴ر
ڈیڈیا کی سرگذشت	فیشن اور جدت کی دلدادہ ایک انگریزی خاتون کی کہانی اسی کی زبانی مغربی معاشرت کا کامیاب مرقع یورپین میاں بیوی کے تعلقات کا فوٹو	۴ر
چہار عالم	ایک افسانہ میں چار افسانے حیات انسانی پر چند علماء کی بحث چند نسوانی کمزوریوں کا خاکہ کھینچا گیا ہے۔ پلاٹ نہایت دلچسپ۔	۴ر

مختصر افسانوں اور نظموں کے مجموعے

جوہر عصمت	مظلوم بیوی کا پاکیزہ بھنور کی دلہن اگلی جنتیں بیگناہ کا قتل، مدل جہانگیری بلبل کی شہادت وغیرہ ۲۴ سبق آموز افسانوں کا مجموعہ چھٹا ایڈیشن	۸ عہر
سیلاب اشک	پرستار محبت بلوچن کے تین رنگ۔ طلاق کا سفید بال، جج اکبر عدل گلبدن بے تصویر کی، ثریا کا تخیل ۷ دردانگیز باتصویر افسانے	عہ
طوفانِ اشک	رواج کی چوکھٹ پر مظلوم عورتوں کی قربانیاں دل ہلا دینے والے بارہ افسانوں کا مجموعہ نہایت دردانگیز اور عبرت ناک	عہر
نانی عشو	ایک نہایت ہی پُر لطف افسانہ جسے پڑھ کر ہنسی ضبط کرنی ناممکن ہے اس کے ساتھ تین اور افسانے جو مزاحیہ بھی ہیں اور دردناک بھی	۱۰ر
نسوانی زندگی	۴ افسانے ہیں جن میں دکھایا گیا ہے کہ ماں بیٹی بیوی بہن ہر حیثیت میں عورت ایسی ایسی قربانیاں کرتی ہے کہ غور کرے تو مرد حیرت میں رہ جائے	۸ر

دستہ عید — عید اور رمضان کے متعلق بارہ مضمونوں اور افسانوں کا مجموعہ ہے مگر اثر اور نتیجہ کے اعتبار سے ہر وقت پڑھنے کی چیز ہے۔ قیمت ۸ر

ودائے قفس — حضرت علامہ مغفور کی درد و اثر میں ڈوبی ہوئی ان نظموں کا مجموعہ جنہیں پڑھ کر دل درد مند تڑپ اٹھتے ہیں چھٹی مرتبہ چھپا ہے ۱۰ر

زفائے قفس — اس مجموعہ میں بھی بہت موثر نظمیں ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ حضرت مصور غم علیہ الرحمۃ کو جذبات نگاری میں کس درجہ کمال حاصل تھا ۴ر

تاریخ سیرۃ ادب و انشار

آمنہ کا لال — اردو زبان میں مولود شریف کی بہترین کتاب جس میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں جو خلاف عقل کہا جا سکے۔ اس میں علامہ مغفور کا بہترین لٹریچر ہے عہ

سیدہ کا لال — اردو زبان میں مکمل تاریخ شہادت جس میں واقعہ کربلا سے پہلے اور بعد کے مفصل حالات ہیں شہیدان مصور غم نے جو مرثیے لکھے ہیں صدیوں کا جواب نکلیگا عہ ۱۲ر

امت کی مائیں — رسول اکرم صلعم کی بیویوں کے مقدس حالات کثرت ازدواج پر نہایت معقول بحث یہ کتاب مردوں اور عورتوں کو دین و دنیا کی کامیابی کا راستہ بتاتی ہے ۱۲ر

زہرا — اردو زبان میں جگر گوشۂ رسول خاتون جنت حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا کی بہترین سوانحعمری آخر میں واقعہ کربلا کا مختصر بیان۔ نو دفعہ چھپی ہے عہ

تاریخ خاتون — مشہور ادیبہ محترمہ خاتون اکرم کی بیوہ مرگی پر قدر دان حضرت کے خون کے آنسو یہ کتاب بتائے گی کہ ہو کیسے کہتے ہیں۔ ۵ر

شب ستمبر میں — ان چھوٹے چھوٹے لطیف، ادبی مضامین کا مجموعہ جن میں حضرت علامہ مغفور نے شاعری کی ہے۔ طرز تحریر اتنا پیارا کہ بار بار پڑھیے ۸ر

داغ ظفر — یا نوبت پنج روزہ بہادر شاہ بادشاہ دہلی کے آخری پانچ جشن ستر سال پہلے کی دلی کی جھلک قلعہ کی بہاریں شاہی جھمکیے میلوں ٹھیلوں کے رنگ عہ

بین کا دم واپسیں — شہنشاہ ہارون الرشید اور ملکہ زبیدہ خاتون کے لخت جگر شہزادہ امین الرشید کے دردناک قتل کے حالات اور مصور غم کے قلم سے! ۴ر

دو بہر مقصود ہر، سنجوگ ۱۰ر، سوکن کا جلاپا ۵ر، لڑکیوں کی انشاء ۱۲ر، ماہ عجم ۸ر، قطرات اشک ۸ر، شاہین و دراج ۸ر

تاریخی ناول جو شادی شدہ خواتین مطالعہ کر سکتی ہیں مگر کنواری بچیاں نہ منگائیں

یمین شام — امیر المومنین حضرت عمر فاروق کے زمانہ خلافت کی اسلامی لڑائیاں یرموک، انطاکیہ، بیت المقدس وغیرہ کی لڑائیاں وہ تھیں جن میں مسلمان عورتوں نے دشمنوں کے دانت کھٹے کر دیئے تھے ۴ر

عروس کربلا — کربلا کا واقعہ یوں ہی کچھ کم درد انگیز نہیں اس پر مصور غم رحمۃ اللہ علیہ کے قلم نے قیامت ڈھا دی ہے بلحاظ درد و اثر مصنف کے تاریخی ناولوں میں بہت ممتاز ہے ۴ر

حوریہ خداوند — شمالی افریقہ کے مسلمانوں کی ایک قلیل جماعت نے خلیفہ سوم کے زمانہ میں عیسائیوں کی ٹڈی دل فوج پر کس طرح فتح پائی صلیب و ہلال کے معرکے اسلام و عیسائیت کی لڑائیاں ۱۲ر

اندلس کی شہزادی — مسلمانوں کے زمانہ کے اسپین کا دلآویز محبت کا افسانہ جو بتائے گا کہ مسلمانوں نے کس طرح فتح پائی اور کس طرح اپنے اعمال سے فنا ہوئے ۸ر

شہسوار — ایران ماژندران سیستان کی ہولناک لڑائیوں کا مرقع مندرجہ بالا چاروں تاریخی ناولوں کی طرح یہ بھی محبت کا دلچسپ افسانہ ہے ۸ر

سفر طرابلس — نتیجۂ طرابلس کے لیے مسلمانوں کا جوش ایمانی حضرت زبیر بن عوام کی بے مثل شجاعت اور ایثار محبت کے آتشکدہ میں بیگناہ لڑکی کی قربانی ۵ر

بیبیٔ مغرب — طرابلس مراکش میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے مقابلے مسلمان عورتوں کی ناموس اسلام پر قربانیاں ہندوستان میں شدھی اور ارتداد کا زور عہ

دوائے نقد — یہ تاریخی نہیں مگر محبت کا افسانہ ہے جس سے معلوم ہوگا کہ جوان بیٹی کی شادی نہ کرنا سوسائٹی پر کیا اثر ڈالتا ہے شفیق ماں کے ہاتھوں جوان بیٹی کا قتل ۸ر

شہنشاہ کا فیصلہ — عہد عباسی کے بغداد کا دلچسپ افسانہ ایک شخص اپنی بیوی کا نکاح ایک اور شخص سے کرتا ہے ایک مصیبت زدہ ماں کا بیگناہ بچہ واجب القتل ٹھیرتا ہے ۴ر

تیغ کمال — ترکوں اور اتحادیوں کی ہولناک اور خونریز لڑائیاں مصطفےٰ کمال پاشا کے جرأت انگیز کارنامے اور محبت کا لطیف افسانہ عہ

ملنے کا پتہ

عصمت بک ڈپو۔ دہلی

بنات دہلی

محصول ڈاک بذمہ خریدار

حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ کے مضامین کے جدید مجموعے

پہلا سٹ

نی قصے — ان نبیوں اور پیغمبروں کے حالات جن کا قرآن مجید میں ذکر ہے علامہ مغفور کے مخصوص اور موثر پیرایہ میں — قیمت عمر

ری میں لعل — عورتوں کو سگھڑ ہنر مند کفایت شعار اور منتظم بنانے کے لئے خانہ داری کے متعلق دلنشین پیرایہ میں بے بہا مشورے۔ — ۱۴/

زار — عورتوں کی مظلومیت کا مرقع ان کے مصائب والآم کی دردانگیز داستانیں وہ مضامین جو لٹریچر میں غیر فانی درجہ رکھتے ہیں۔ — ۱۲/

وس مشرق — مغربی تہذیب کے زہر آلود اثر سے مشرقی خواتین کو محفوظ رکھنے کے لئے علامہ مغفور کے معرکۃ الآرا مضامین۔ — ۱۰/

رفتگان — اردو نثر کے بے مثل مرثیے جو ملک و قوم کی چند مایہ ناز خواتین اور باکمال ادیبوں اور شاعروں کی یاد میں لکھے گئے۔ باتصویر۔ — ۱۰/

حت ہند — ہندوستان کے مختلف شہروں اور قصبوں کی تعلیم یافتہ خواتین و حضرات کا تذکرہ مختلف صوبوں کے معاشرتی حالات خود علامہ مرحوم کے متعلق معلومات بھی ہیں — عمر

ب حیات — عورتوں کی اصلاح و حمایت میں ۲۵ چھوٹے چھوٹے سبق آموز موثر افسانوں کا دلآویز مجموعہ۔ — عہ

الال بھکڑ — اور چار نہایت ہی پرمزاحیہ لیکن نتیجہ خیز قصے نانی عشو اور ولایتی نخمی کے ساتھ کی کتاب ہنسی مذاق میں اصلاحی باتیں بیان فرمائی ہیں۔ — ۸/

نکری کا آخری فرمان — اور دوسرے مضامین لڑکیوں کے لئے جنھیں پڑھ کر وہ کنوارپنے کی قدر کریں گی اور اپنے فرائض سمجھنے لگیں گی۔ — ۴/

دوسرا سٹ

م نسواں — عورتوں کے متعلق قرآن مجید کے احکام اور ان کی تفسیر عام فہم صاف ستھری زبان میں۔ — عمر

ائیں — حضرت علامہ مغفور کی آخری تصنیف سوز و گداز اور درد و اثر میں ڈوبی ہوئی اردو زبان میں نظم و نثر کی دعائیں۔ — ۸/

کی آخری بہار — نصف صدی پہلے کی تہذیب تعلقات وضعداری اور محبت کی پردرد کہانیاں اور بربادی دلی کے جگر خراش افسانے۔ — عہ

ن حقیقی — سرور کائنات صلعم کی مقدس زندگی کے چند متفرق واقعات اور مجالس میلاد کے اصلاحی مضامین — ۶/

نان مغرب — خانہ داری تاریخ معاشرت ادب وغیرہ پر خواتین کے مطلب کے چند بہترین انگریزی مضامین کے عام فہم ترجمے۔ — عہ

ہوئی بیتیاں — دلی کی ٹکسالی زبان میں چند خطوط جن کا ایک ایک لفظ تیر و نشتر کی طرح کلیجہ کے پار ہو جاتا ہے۔ — ۶/

تان پارینہ — چند تاریخی مضامین (باتصویر) جن میں افسانہ سے زیادہ دلچسپی اور دلآویزی ہے۔ — ۱۲/

بیار — لڑکیوں کی تربیت تعلیم اور پردہ پر طبقہ نسواں کے سب سے بڑے نباض نے تہائی صدی تک غور و فکر کرکے جو نسخے تجویز فرمائے تھے ان کا مجموعہ — ۱۰/

دران ان — عصمت و تمدن میں اب سے ۲۰ سال پہلے جو معرکۃ الآرا افسانے شائع ہوئے تھے ان میں سے آٹھ افسانے — ۱۲/

طِ حیات — حیات انسانی کے متعلق جانوروں کا مشاہدہ چار سبق آموز نہایت موثر افسانے۔ — ۶/

ب و فراز — آٹھ عورتوں نے اپنی اپنی زندگی کا کوئی اہم واقعہ یا مشاہدہ بیان کیا ہے۔ — ۴/

ر تمدن — تمدن حقوق نسواں کی حمایت میں پہلا اور آخری پرچہ تھا اس کے متعلق مضامین ہیں طرز بیان بے انتہا دلآویز۔ — ۶/

تیسرا سٹ

عورت کے حقوق — حقوق نسوانی کی حمایت میں علامہ مغفور کے معرکۃ الآرا مضامین جن کی رسالہ عصمت میں شائع ہو کر دھوم مچ گئی تھی۔ — ۱۲/

سلام — مسلمان لڑکیوں اور عورتوں کے لئے نہایت موثر اور دلچسپ مذہبی مضامین کا قیمتی مجموعہ — عمر

راج — اردو کے سب سے پہلے مختصر افسانہ نگار کے آخری بے مثل افسانوں کا دلآویز مجموعہ جو اردو افسانہ نگاری میں غیر فانی درجہ رکھتا ہے — عہ

ن موہنی — شوہر کا دل کس طرح مسخر کیا جا سکتا ہے اس موضوع پر بے بہا مشورے۔ — ۴/

کا انتخاب — لڑکی لڑکے کی شادی کے وقت کیا باتیں ضرور دیکھنی چاہئیں۔ — ۸/

سواں — خواتین سے متعلق ملکی غیر ملکی تحریکوں پر خواتین ہند کے محسن اعظم کا تبصرہ جو ادبی حیثیت رکھتا ہے۔ — ۸/

بستی — مسلمان گھرانے اندر ہی اندر کس طرح کھوکھلے ہو رہے ہیں اور ان کی درستی کی کیا تدابیر ہیں اس بحث پر مفید مضامین۔ — ۶/

ہوئی بیتیاں — مختلف موضوعوں پر علامہ مغفور کے متفرق مضامین جن میں حضرت مصور غم کی مختلف ادبی حیثیتیں نظر آتی ہیں۔ — عمر ۶/

ملنے کا پتہ

عصمت بک ڈپو دہلی

مصورِ غمؒ حضرت علامہ راشد الخیریؒ کی مشہور و مقبول تصانیف

گوہرِ مقصود

یعنی خیالستان کی پری اور لال کی تلاش" دو بہت مشہور قصے پہلا قصہ ملک خیالستان کی ایک پری کا ہے جو مدت تک اِدھر اُدھر پھرتی اور بار بار کوشش کرنے کے بعد دنیا کا بہترین تحفہ لانے میں کامیاب ہوتی ہے۔ دوسرا قصہ ایک دکھیاری ماں کا ہے جو گمشدہ بچہ کی تلاش میں جنگلوں اور پہاڑوں میں ماری ماری پھری دونوں قصے اس قدر دلچسپ اور درد انگیز ہیں کہ ہر لفظ کلیجہ کے پار ہو جاتا ہے قیمت ۶ر

سنجوگ

ایک تعلیم یافتہ سلیقہ شعار مگر کرموں جلی اور نصیبوں پھوٹی لڑکی کی داستان جس کا نکاح والدین نے سوچ سمجھ کر نہ کیا اور فریقین کی طبیعتوں کا اندازہ نہ لگایا بلکہ دولت و ثروت کی قربانگاہ پر اپنے جگر کے ٹکڑے کو بیدردی سے ذبح کر دیا۔ اس لڑکی کو سسرال میں کیا کیا تکلیفیں پہنچیں شوہر کے ہاتھوں کیا کیا اذیتیں برداشت کیں سوسائٹی کی پابندیوں اور زیادتیوں کو کس طرح سہتی رہی اور آخر کس طرح دنیا سے گئی یہ داستان معلوم ہو کر بے اختیار آنسو نکل پڑتے ہیں۔

قیمت ۸ر

سوکن کا جلاپا

ناشاد و نامراد تمو کا افسانہ غم ایک بیگناہ لڑکی پر ساس نے سوکن لا بٹھائی اور غم نصیب مصیبت زدہ لڑکی نے ماں باپ کی لاج رکھنے کے لئے ساس کی زیادتیاں شوہر کے مظالم غرض سب اذیتیں ہنس ہنس کر صبر شکر سے برداشت کیں یہاں تک کہ ان غموں میں گھل گھل کر جان دیدی درد و اثر سوز و گداز میں ڈوبا ہوا مصور غم کا بہت مشہور و مقبول افسانہ ہے۔ قیمت ۵ر

لڑکیوں کی انشاء

خط و کتابت سکھانے کی اردو زبان میں بہترین کتاب جس میں خطوں کے ذریعہ لڑکیوں کو بتایا گیا ہے کہ میکہ کی زندگی انہیں کس طرح بسر کرنی ہے اور سسرال میں جا کر ان کی ذمہ داریاں کیا ہیں ایک عورت کی حیثیت سے انہیں کیا کیا فرائض انجام دینے ہیں اور زندگی کی دشوار گذار منزلوں اور کٹھن راستوں کو وہ کس طرح کامیابی کے ساتھ طے کر سکتی ہیں اس میں پچاس کے قریب زنانہ خطوط ہیں مگر معمولی خطوط نہیں حیات انسان کے وہ راز ہیں جن کو پڑھ کر جی چاہتا ہے کہ الفاظ کو اٹھا کر آنکھوں پر رکھ لیجئے زبان ایسی پیاری کہ اردو لٹریچر کی شاید ہی کوئی کتاب اس کا مقابلہ کر سکے صفحات سو کے قریب۔ قیمت ۱۲ر

ماہِ عجم

فاروق اعظمؓ کے عہد میں سلطنت ایران پر قابو پایا نے کے لئے مسلمانوں کے بے مثل جنگی کارنامے فرزندان ایران کا سرفروشانہ مذہبی جوش آبرو انیوں کا پروانہ وار شمع وطن پر قربان ہونا اسلام اور نصرانیت کی لڑائیاں کفر و ایمان کے معرکے قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی ولولہ خیز جانبازیاں جذبات لطیفہ کی حقیقت طرازیاں مشرق کے تاریخی ناولوں میں بہت ممتاز ہے کنواری لڑکیاں نہ منگائیں قیمت صرف ۸ر

قطراتِ اشک

آنسوؤں کے بادشاہ حضرت علامہ راشد الخیری مرحوم کی افسانہ نگاری کے دور اول کے بہترین نمونے وہ مضامین جو مخزن عصمت تمدن کہکشاں وغیرہ میں شائع ہو کر شہرت دوام حاصل کر چکے ہیں۔ رویائے مقصود و بدنصیب کا لال دار الغرور ساس کی تارک الوطنی۔ عصمت و حسن ساون کی چڑیاں مظلوم کی فریاد نند کا خط، چاندنی چوک کا جنازہ جھولے کی یاد وغیرہ وہ مضامین اور افسانے ہیں جنھوں نے پڑھنے والوں کو جادو نگار مصنف کی تحریر کے اثر کا قائل کر دیا تھا قیمت صرف ۸ر

شاہین و درّاج

حضرت علامہ مرحوم کا وہ معرکتہ الآرا تاریخی ناول جس نے مصنف کی سحر نگاری کا بڑے بڑے ادیبوں کو قائل کر دیا تھا جس میں محبت کے جذبات لطیفہ کو نہایت لطف اور رنگینی سے بیان کیا گیا ہے بلحاظ زور قلم اور جذبات نگاری اور ناولوں میں یہ قصہ بہت اعلیٰ درجہ رکھتا ہے شاہین و درّاج مصور غم رحمۃ اللہ علیہ کی بہت مشہور تحریر ہے قصہ کی دلآویزی کی یہ کیفیت ہے کہ شروع کرنے کے بعد ختم کئے بغیر کتاب چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ کئی بار شائع ہو چکی ہے قیمت ۸ر

ملنے کا پتہ عصمت بک ڈپو دہلی

بچیوں اور لڑکیوں کے لئے
زنانہ بستہ
جس میں دس کتابیں ہیں

(۱) بسم اللہ کی کتاب۔ ننھی بچیوں کو بطور قاعدہ پڑھائی جاتی ہے (۲) کہانیوں کی کتاب۔ سات نہایت ہی دلچسپ کہانیاں ننھی بچیوں ہی کے مطلب کی جنھیں بچیاں مزے لے لے کے پڑھتی ہیں (۳) کھیل کی کتاب۔ چھوٹی بچیوں کے عمر کے لحاظ سے دلچسپ کھیلنے کے طریقے سکھائے گئے ہیں۔ (۴) لکھنے کی کتاب جس میں بچیوں کو لکھنے کے طریقے سکھلائے گئے ہیں قلم دوات کاغذ کے استعمال کی ہدایتیں بچیوں کے مطلب کے خطوط۔ مختلف نمونے نہایت آسان زبان اور عام فہم پیرایہ میں (۵) نماز کی کتاب خدا اور رسول کے متعلق جو باتیں جاننی ضروری ہیں پہلے وہ بتائی ہیں۔ نماز کے فائدے وضو کا پورا بیان۔ اس کے بعد نماز کا بیان اس قدر آسان کہ بچیاں خود بخود سمجھ کر اپنے شوق سے نماز پڑھنے لگیں اس کے بعد روزہ کا بیان (۶) کھانے پکانے کی کتاب مضامین کے عنوانات یہ ہیں۔ ضروری ہدایتیں۔ روٹی دال۔ باورچی خانہ کیسا ہو مصالحہ کیا کیا ہوتا ہے اور کس طرح پیسا جاتا ہے۔ گوشت سادہ ترکاری کا کیسا پکایا جاتا ہے۔ ان کے بعد چاول کھچڑی کوفتے پلاؤ شامی کباب پراٹھے کھٹا گوشت۔ انڈوں کے کوفتے اور چٹنیاں تیار کرنے کی نہایت آسان ترکیبیں بچوں کے مطلب کی درج کی گئی ہیں۔ (۷) تندرستی کی کتاب۔ مضامین کے عنوانات یہ ہیں۔ صفائی، غسل، کھانا، سونا، دانتوں کی صفائی۔ آنکھوں کی حفاظت۔ مکان کی صفائی۔ معدہ کی صفائی۔ سیر و تفریح۔ تندرستی کے اصول (۸) تہذیب ادب اور اخلاق کی کتاب جس میں کھانے پینے ملنے ملانے اور گفتگو کرنے اور لکھنے پڑھنے کے آداب بہت خوبی سے لکھے گئے ہیں ماں باپ اور شوہر کے حقوق پر بھی دل نشین بحث ہے۔ پھر تواضع حیا صبر و استقلال معافی کفایت شعاری محنت پر نہایت مفید باتیں لکھی گئی ہیں (۹) پردہ کی کتاب جس میں پردہ اور حیا کے متعلق بعض باتیں نہایت کام کی بتائی گئی ہیں (۱۰) خانہ داری کی کتاب یا دلہن کا جہیز جس میں شوہر اور بیوی کے تعلقات پر موثر بحث کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ شوہر کے دل کو کس طرح فتح کیا جا سکتا ہے۔ ساس نندیں کیسے برتاؤ سے محبت کرنے لگتی ہیں جو کتاب کہ جس مضمون پر ہے مکمل ہے بچیوں اور لڑکیوں کے لئے زنانہ بستہ نہایت ہی مفید اور بڑے کام کی کتاب ہے اور دلچسپ بھی اتنی ہے کہ وہ خوشی خوشی اور اپنے شوق سے بار بار پڑھتی ہیں ضخامت پونے دو سو صفحے سے کچھ کم کاغذ سفید یہ دس کتابیں یکجا ہیں زنانہ بستہ کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے

بچوں کی کتابیں

مزیدار کہانیاں

چھوٹے بچوں کے مطلب کی انہیں کی زبان میں لکھی ہوئی نہایت دلچسپ کہانیاں جو جناب سید ابو نسیم صاحب نے لکھی ہیں دلی کی زبان اور پھر سید صاحب کا طرز بیان ایک کہانی ایسی نہیں کہ بغیر ختم کئے بچے چھوڑ سکیں اول تو کہانیوں کی دلچسپی اس پر عمدہ عمدہ تصویریں بچے خوش ہو جائیں گے

قیمت ۵ر

شہزادی نیلوفر
اور
دوسری کہانیاں

ننھے بچوں اور بچیوں کے لئے د...
کی یہ نئی کتاب ہے جس کی کہا...
رسالہ بنات میں چھپ چکی ہیں ا...
بچوں اور بچیوں نے بے حد...
پسند کی ہیں۔

از محترمہ سرور رعنا بی اے مو...
پھول پھلواری با تصویر قیمت ...

جاپانی کہانیاں با تصویر

مسز فضلی صاحبہ اپنے شوہر کے ساتھ جاپان میں کئی سال ر...
انھوں نے بچوں کے مطلب کی نہایت عمدہ عمدہ سبق آموز کہانیا...
جمع کیں اور بڑی قابلیت سے اردو میں لکھیں چند کہانیوں کے عنوا...
ہیں۔ چڑے چڑیا کی کہانیاں۔ پھول کھلانے والا بڈھا۔ انگلی کے برا...
عجیب غصنتالو۔ کیکڑا اور مگر۔ بچوں کا باغ۔ شنتوں کو مار و غ...
جاپانی بچوں کی یہ بہترین ۱۴ کہانیاں ہیں۔ جن سے بچے...
بہادر بلند ہمت محنتی جفاکش ہوتے ہیں ہر کہانی کے س...
کئی کئی عمدہ تصویریں ہیں قیمت ایک روپیہ (عہ)

بالشتیوں کی دنیا

یعنی مختصر دنیا ایک سیاح بالشتیوں کی دنیا میں چلا گیا بالشتئے اسے دیو سمجھنے لگے سیاح کبھی درجنوں بالشتیوں کو جیب میں ڈال لیتا کبھی سینکڑوں بالشتیوں کا کھانا ایک لقمہ میں ختم کر دیتا نہایت آسان زبان میں اس کہانی کا ترجمہ کیا گیا ہے بچے اور بچیاں مزے لے لے کے پڑھتی ہیں۔

قیمت ۵ر

بچوں کی دنیا

ملک روس کے مشہور مصنف...
ٹالسٹائی کی کتابیں عمدہ عو...
بچے سب پسند کرتے ہیں ٹالسٹا...
نے بچوں کے لئے جو کہانیاں...
لکھیں۔ ان میں سے ۵ بہترین کہ...
کا ترجمہ بچوں ہی کی زبان میں کیا...
دلچسپ ہونے کے علاوہ بچوں میں ان...
سے نیکی محنت بہادری حب الو...
ہمدردی کے جذبات پیدا ہو...
ہیں۔ قیمت ۷ر

مصوّرِ غم حضرت علامہ راشد الخیری کی تصنیفات

انگریزی و جرمنی کھانے	ترکی و عربی کھانے	ایرانی اور افغانی کھانے	بنگالی اور بہاری کھانے	کشمیری اور مدراسی کھانے
گجراتی اور پنجابی کھانے	حیدرآبادی و درباری کھانے	لذیذ لذیذ کھانے	دلی اور لکھنؤ کے کھانے	پہلوی اور ہندی کھانے

سینکڑوں قسم کے کھانے تیار کرنے کی اُردو زبان میں بے نظیر کتاب

عِصمتی دستر خوان حِصہ اوّل

جس کی ایک نمایاں خصوصیت جو اس موضوع کی اور کسی کتاب میں نہ نکلے گی یہ ہے کہ تمام ترکیبیں تجربہ کرنے کے بعد لکھی گئی ہیں اس لئے ترکیبیں بالکل صحیح ہیں اور وزن بالکل درست! ہندوستان بھر کے ہر حصہ کی تقریباً عصمتی بہنوں نے اس کتاب کی تیاری میں حصہ لیا ہے اور ایڈیٹر صاحب عصمت کی اہلیہ محترمہ آمنہ نازلی صاحبہ نے بڑی محنت سے کتاب مرتب فرمائی ہے۔ باورچیخانہ کے انتظام اور کھانوں کے متعلق نہایت قیمتی ہدایات اور مضامین درج کئے گئے ہیں۔ ایک ایک چیز کئی کئی قسم کی تیار کرنے کے لئے بھی عصمتی دستر خوان سے بہتر کتاب ملنی ناممکن ہے مثال کے طور پر دو چیزوں پڈنگ اور کبابوں کی فہرست ملاحظہ فرمائیے۔

پلم پڈنگ	انجیر پڈنگ	ران کے کباب	کباب بیضہ مُرغ	تاشس کباب
کھوپرے کی پڈنگ	امنڈ پڈنگ	آلو کے کباب	کچے قیمہ کی ٹکیاں	شامی کباب
نارنگی بھری پڈنگ	بیبے پڈنگ	کچے آلو کے کباب	گوشت کے میٹھے کباب	آنتوں کے کباب
چقندر پڈنگ	جلیبیوں کی پڈنگ	ناریل کے کباب	کباب مُرغ مسلم	انگریزی کباب
سوجی پڈنگ	میوہ دار پڈنگ	مچھلی کے بیسنی کباب	سیخ کے چٹ پٹے کباب	اردی کے کباب
اناناس پڈنگ	کشمش پڈنگ	سیخ کے کباب	مچھلی کے شامی کباب	اور کئی کئی قسم کے کباب
کمزور بیماروں کے لئے	بالائی پڈنگ	پسندے کے کباب	دہی کے کباب	

یہ صرف دو چیزوں کی فہرست ہے

اسی سے کتاب کا اندازہ کر لیجئے۔ چاول سلونے اور میٹھے سویّاں کھیر فیرنی۔ سادے اور ترکاری کے سالن مچھلی مُرغ چیلی بسکٹ کیک۔ دالیں مٹھائیاں۔ حلوے چٹنیاں۔ مربے۔ آچار۔ سموسے۔ بڑے پوری کچوریاں پراٹھے۔ روٹی۔ غرض ہر قسم کے کھانوں کی بڑی بڑی اچھی ترکیبیں ہیں اور ہر چیز کی کئی کئی درجن صحیح ترکیبیں! اس کتاب کا ہر گھرانے میں ہونا ضروریات میں سے ہے ہندوستان بھر میں اس کی دھوم مچ گئی بہت ہی عورتیں اس کتاب کی بدولت عمدہ عمدہ ذائقہ دار کھانے پکانے لگیں۔ لڑکیوں کو یہ کتاب اشد ضروری سمجھ کر جہیز میں دیجاتی ہے سینکڑوں خواتین نے اس کی تعریف میں خطوط بھیجے ہیں اور کتنے ہی مردوں نے اس کتاب کی اشاعت پر مؤلفہ و پبلشر کا شکریہ ادا کیا ہے۔ اس کی مقبولیت کا اندازہ اس سے کر لیجئے کہ چند ہی سال میں ہاتھوں ہاتھ ۸ ایڈیشن نکل گئے۔ قیمت دو روپے مجلد سوا دو روپے۔ حصہ دوم مشرقی مغربی کھانے عہ مجلد ع

عصمتی ہنڈکلیا

ایک کتاب بچپن سے پہلے شادی سے قبل کھانا پکانے کے فن میں ماہر ہو جائیں اور ایک کنواری بچی کو جو کچھ جاننا چاہئے وہ پورا اس سے واقف ہو جائے سوا سو کھانوں کی صحیح صحیح ترکیبیں بچپن ہی کے مطلب کی درج کی گئی ہیں پھر خوبی یہ کہ کھانے پکانے کے متعلق نہایت مفید مضامین اور کار آمد ہدایتیں بھی ہیں قیمت صرف ۸ر

ناشتہ

دوپہر اور رات کے کھانے سے قبل صبح اور تیسرے پہر کیا کیا ناشتہ کیا جاتا ہے اس موضوع پر قابل قدر کتاب جس میں چاء۔ کوکو۔ شربت لسی۔ فالودہ۔ آئس کریم۔ بسکٹ۔ کیک۔ توسٹ۔ کڑاہی وغیرہ وغیرہ نیز ہندوستان کے ہر صوبے اور ہر حصے کے مختلف قسم کے ناشتوں کی کئی کئی ترکیبیں ہیں گویا اس کتاب کی بدولت ہم جس حصہ ملک کا مہمان ہمارے ہاں آجائے اسی کے مطلب کی چیز ہم پیش کر سکتے ہیں۔ قیمت ۱۰ر

بچّوں کے کھانے

ننھے بچوں کو اصول صحت سے کس قسم کی غذا دینی چاہئے کون سے کھانے مفید ہیں اور وہ کس طرح تیار ہوتے ہیں۔ اس موضوع پر بے نظیر کتاب جس میں بچوں کے صحت بخش اور مفید کھانوں کی کئی درجن تجربہ کی ہوئی صحیح ترکیبوں کے علاوہ کئی نہایت کارآمد مضامین بھی ملک کے قابل ڈاکٹروں اور تجربہ کاروں کے لکھے ہوئے ہیں قیمت ۸ر

بیماروں کے کھانے

بیماروں کے جو کھانے بہت مفید ہیں اس میں صرف انہی کی ترکیبیں ہیں اور کئی قابل تجربہ کار ڈاکٹروں نے اس کی تیاری میں حصہ لیا ہے۔ تمام ترکیبیں تجربہ کی ہوئی ہیں۔ مضامین بھی بے انتہا مفید و قابل قدر ہیں ہر گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت ۱۰ر

مذاقیہ کھانے

دولہا بھائی سے، نندوئی سے سہیلیوں سے مہذب مذاق کرنے کے لئے نہایت دلچسپ کتاب جس کی ہر ترکیب صحیح ہے بیہودہ عامیانہ مذاق کی جگہ اس کتاب سے شائستہ مذاق کرو۔ اور اس ہنسنے ہنسانے والی کتاب سے زندہ دلی کا ثبوت دو۔ لڑکیوں کی شادی کے وقت دولہا بھائی کی تواضع کے لئے لڑکیاں یہ کتاب نہایت شوق سے منگاتی ہیں۔ قیمت ۶ر

عصمتی دستر خوان حصہ دوم
مشرقی مغربی کھانے

باعتبار مضامین پہلے حصہ پر بھی فوقیت رکھتا ہے قریباً ۱۰۰ صفحوں کے نہایت ہی کارآمد اور قابل قدر مضامین ہیں۔ چند عنوانات یہ ہیں۔ ہماری خوراک اور غذا کے متعلق تحقیقی مضامین۔ کھانے کے اصول۔ کھانے کی حفاظت۔ جرمنی باورچی خانہ۔ جاپانی باورچی خانہ۔ کچی سبزی۔ ترکاریوں کے خواص۔ کھانے کا کمرہ۔ اناج کا صندوق ایرانی دعوت وغیرہ وغیرہ۔ ترکیبیں سب نئی اور آزمودہ ہیں اور ایک ایک چیز کی متعدد ترکیبیں۔ عربی۔ ایرانی۔ ترکی۔ جاپانی۔ عراقی۔ روسی۔ اطالوی۔ انگریزی۔ فرانسیسی۔ کھانوں کی اچھی اچھی ترکیبیں ہیں۔ عصمتی دستر خوان بغیر حصہ دوم کے مکمل نہیں یہ بھی بہت مقبول ہوا ہے۔ قیمت عہ مجلد ع۔ عصمتی دستر خوان مکمل یعنی دونوں حصوں کی قیمت للعہ۔ مجلد للعہ۔

محصول ڈاک بذمہ خریدار **پتہ منیجر عِصمت بُک ڈپو دھلی** محصول ڈاک بذمہ خریدار

ESTD 1927 | سنہ ۱۹۳۱ء | REGD No L 2222



اس پرچہ میں جس قدر مضامین شائع ہوئے ہیں ان کے حقوق بحق ... محفوظ ہیں

ایڈیٹر۔ رازق الخیری

بنات ہندوستان کے
مختلف محکمات تعلیم مثلاً یو.پی
سی پی. برار پنجاب، بہار، دہلی
سرحد کی طرف سے زنانہ مدرسوں
کیلئے سرکاری طور پر منظور ہے

بنات (یعنی بچیاں)

کہانی نمبر

بنات کا سال بھر کا چندہ عہ
بذریعہ وی پی صرف ۲؍
غیر ملکوں سے چار شلنگ
مستقل خریداروں کو
خاص نمبر مفت ملتا ہے

چودھواں سال | جلد ۲۷ نمبر ۲

فہرست مضامین بابت ماہ مئی سنہ ۱۹۴۱ء

(باہتمام ابو امین مولوی محمد امان الرحمٰن پرنٹر پبلشر محبوب المطابع دہلی میں چھپ کر دفتر عصمت دہلی سے شائع ہوا)

پہلے اسے پڑھ لیجئے

ہم نے پچھلے کسی پرچہ میں لکھا تھا کہ سنہ ۱۹۴۰ء میں بنات کو کافی مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ ایک تو اس وجہ سے کہ بعض خریداران بنات نے بنات کی خدمات اور اپنے اخلاقی فرائض کو بالکل بھلا کر بے دردی سے وی۔ پی واپس کئے۔ دوسرے اس وجہ سے کہ کاغذ وغیرہ کی گرانی بڑھتے بڑھتے ناقابلِ برداشت سی ہوگئی۔ جو کاغذ ڈھائی روپیہ کا آرہا تھا اب سات روپیہ میں بھی نہیں ملتا۔ تگنی چوگنی قیمت کاغذ کی ہو رہی ہے پھر ڈاک خانہ نے بھی محصول بڑھا دیا۔ ہو سکتا تھا کہ بہت سے پرچوں کی طرح بنات کا چندہ بڑھا دیا جاتا یا صفحے کم کردیے جاتے مگر ہم نے ایسا نہیں کیا۔ محض اس اُمید پر کہ خریدارانِ بنات موجودہ مشکلات کا مقابلہ کرنے میں ہمیں مدد دیں گے۔ اگرچہ اُنھوں نے اس سہ ماہی میں بھی توجہ نہ فرمائی تاہم ہم اُن کی طرف سے مایوس نہیں ہوئے اور ہمیں یقین ہے کہ اب وہ بنات کی مدد کریں گے۔ بنات نے تیرہ ۱۳ سال میں کبھی اپنے ناظرین سے کسی قسم کی اپیل نہیں کی اور اس وقت بھی کاغذ وغیرہ کی ہولناک گرانی سے پریشان ہوکر یہ چند سطریں لکھی جاتی ہیں۔ اگر یہ صحیح ہے کہ بنات سے لڑکیوں کو واقعی کوئی فائدہ پہنچ رہا ہے تو اس کی قدردان بہنوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اِس وقت اس کی مدد کریں اور اُن کی امداد کے یہ طریقے ہوسکتے ہیں:۔

(۱) بنات کی خوبیاں اور خصوصیات اور اس کی خریداری کے فائدے اپنی سہیلیوں اور ملنے والیوں کو بتائیے اور انھیں رسالہ کی خریداری کی ترغیب دیجیے۔ اگر واقعی آپ بنات کو پسند کرتی ہیں تو ایک ایک دو دو خریدار بھی ضرور دے سکتی اور اس طرح اس نازک موقع پر اس کی مدد کرسکتی ہیں (۲) اگر کسی وجہ سے آپ بنات کو کوئی خریدار نہ دے سکیں تو آپ خود چندہ دیکر غریب اور کم استطاعت لڑکیوں کے نام بنات جاری کراسکتی ہیں۔ علمی خیرات بھی ایک بڑی نیکی ہے کیا آپ کا دل خوش نہ ہوگا کہ آپ کے روپیہ سے کئی یتیم غریب لڑکیاں سال بھر تک بنات سے فائدہ اٹھاتی رہیں گی اور دستکاری سیکھ کر اپنی مالی دقتوں کو دُور کرسکیں گی (۳) آپ کوئی خریدار بھی نہیں دے سکتیں یا کسی غریب لڑکی کے نام اپنی طرف سے رسالہ جاری نہیں کرا سکتیں تو عصمت بکڈپو کی کتابیں منگائیے جو ہندوستان بھر میں زنانہ لٹریچر کا سب سے بڑا دارالاشاعت ہے اور جس کی مطبوعات کے بغیر کوئی کتب خانہ ہرگز مکمل نہیں کہا جاسکتا۔ مطبوعات عصمت اب نہیں تو کبھی نہ کبھی آپ کو ضرور منگانی پڑیں گی لیکن اِس وقت کتابوں کی خریداری آپ کے پرچہ کی مدد ہوگی۔ نئے خریدار دینے یا اپنی طرف سے غریب یتیم لڑکیوں کے نام رسالہ جاری کرانے اور معقول رقم کی کتابیں منگانے والی بہنوں کے نام جون نمبر سے ماہ بماہ رسالہ میں شکریہ کے ساتھ شائع ہوتے رہیں گے (۴) اِن تینوں صورتوں میں سے کسی طرح بھی اگر آپ بنات کی مدد نہیں کرسکتیں تو بنات کو اس نقصان سے تو یقیناً بچاسکتی ہیں جو وی۔ پی کی واپسی سے اٹھانا پڑتا ہے۔ آپ کے چندے کی میعاد جس ماہ ختم ہوتی ہے اس سے ایک ماہ پہلے رسالہ میں خریداری نمبر درج کرکے اطلاع دیدی جاتی ہے آیندہ آپ کو بنات کی اگر ضرورت نہ ہو تو کیا یہ بھی کچھ مشکل ہے کہ فوراً ایک پوسٹ کارڈ پر انکاری اطلاع دفتر کو دیدیں کہ آیندہ کے لئے رسالہ بند کردیا جائے اور وی۔ پی نہ بھیجا جائے۔

بنات خاموشی کے ساتھ تیرہ سال سے آپکی خدمت میں مصروف ہے۔ اس وقت وہ مالی پریشانیوں میں مبتلا ہے اور حق رکھتا ہے کہ آپ اسکی مدد کریں تاکہ کاغذ وغیرہ کی گرانی کا اور زیادہ اثر اس پر نہ پڑے اور وہ آپکی خدمت اور بھی مستعدی اور سرگرمی سے کرسکے لیکن اگر آپ اسے کسی قسم کا کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتیں تو کیا وہ یہ حق بھی نہیں رکھتا کہ اسے نقصان سے محفوظ رکھا جائے؟

رازق الخیری



بنات کے کہانی نمبر کا اعلان دیکھ کر بنات کی مضمون نگار بچیوں اور لڑکیوں نے جو کہانیاں بھیجیں ہمیں افسوس ہے
ں سے بہت سی شائع ہونے کے قابل نہ تھیں انگریزی اور دوسری زبانوں کے ایسے قصّے کہانیاں جو بہت مشہور ہیں یا
وں کی درسی کتابوں میں ہیں اور بہت سی بناتی بچیاں پڑھ چکی ہیں انھیں ترجمہ کرکے ہمیں بھیجنے کی ضرورت نہیں بھوت
ت اور جنوں دیوؤں کے قصّے جن سے دہشت طاری ہو یا بچّوں میں ڈر اور خوف پیدا ہو۔ بچّوں کے پرچوں کے لیئے
سب نہیں۔ پریوں کی ایسی کہانیاں جن میں سب باتیں ایسی ہوں جو روزمرہ ہمارے دیکھنے میں نہ آتی ہوں اور بچّوں کے
خیالات پر ان کا اچھا اثر نہ پڑے وہ بھی بری معلوم ہوتی ہیں۔ دل بہلانے کے لیئے جن پریوں کی کہانیاں کبھی کبھی چھپنے
حرج نہیں مگر ان سے نتیجے تو اچھے نکلیں؟ کہانیاں ایسی لکھنی چاہئیں جن سے بچّوں کو عمدہ عمدہ سبق حاصل ہوں۔
ت کے اس کہانی نمبر میں بہت سی اچّھی اچھی کہانیاں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے درج ہونے سے رہ بھی گئیں اور اب آئندہ
ں میں چھپینگی۔ اس پرچہ میں جو کہانیاں اور ڈرامے شائع کئے جارہے ہیں ہمیں امید ہے بچّیاں پڑھ کر خوش ہوں گی۔
کہانی نمبر کے لئے کوئی خاص اہتمام ہم نہ کرسکیں لیکن امید ہے یہ کہانی نمبر پسند کیا جائے گا۔

اپریل کے بنات میں "تن صاف رہے من صاف رہے" کے عنوان سے جو نظم سیّد محمد عباس تسکین کے نام سے شائع
ئی اس کے متعلق سلطانہ بیگم صاحبہ بنت شیخ عبدالخالق صاحب اللہ والے دہلی کے خط سے اور پھر خود مولوی شفیع الدّین
احب نیّر کی زبانی یہ معلوم ہوکر ہمیں بے حد افسوس ہوا کہ یہ نظم نیّر صاحب کی ہے اور تسکین صاحب نے اپنے نام سے شائع کراکے
ں دھوکہ دیا اور خود ایک اخلاقی چوری کی۔ ہمنے تسکین صاحب کو خط لکھا ہے اور جب تک وہ اس کا اطمینان بخش جواب دینگے
ن کے مضامین اور نظمیں اب بنات میں شائع نہ ہوں گی۔

فروری کے بنات میں سفید چکنا کاغذ دیکھ کر کئی بہنوں نے اپنے خطوط میں خوشی کا اظہار کیا تھا اپریل کے پرچہ میں
بادامی کاغذ لگا تو کئی بہنوں نے خفگی کے خط لکھے انھیں کیا معلوم کہ کاغذ کس قدر مہنگا ہو رہا ہے۔ بنات کا کاغذ
روپے سے آتا تھا اس کی قیمت ڈھائی روپیہ رم تھی اب سات آٹھ روپیہ رم میں بھی کبھی ملتا ہے کبھی نہیں ملتا۔ اسی وجہ
ے فروری میں سفید کاغذ لگا اور اپریل میں بادامی۔ اور بادامی کاغذ بھی بنات کے کاغذ سے ڈھائی گنی قیمت کا تھا۔ بناتی
بچیاں ہماری مشکلوں کا تو خیال کرتی نہیں اپنے خطوط میں بے نتیجہ شکایتیں کرنے لگتی ہیں اگر بنات کو اچھی حالت میں
یکھنا چاہتی ہیں تو اس پرچہ کے صفحہ ۲ کو غور سے پڑھ کر اپنے پرچہ کی مدد کریں۔

اپنے خدا سے

تیرا ہی بھروسا ہے، تیرا ہی سہارا ہے
جز تیرے مرے مالک! کوئی نہ ہمارا ہے
جس کا نہیں کوئی بھی، اُس کا تو ہی مولا ہے
میرا بھی نہیں کوئی، میری بھی تو سنتا ہے
مانا کہ بُرا ہوں میں، پُرعیب و خطا ہوں میں
سب کچھ یہ صحیح لیکن پھر بھی تو ترا ہوں میں
بیکس ترے بندوں پر کیسی یہ بلا آئی
ظُلم اور دغا کی ہے دُنیا پہ گھٹا چھائی
سہتے ہیں جفائیں سب پر اُف نہیں کرتے ہیں
ہر دن کے ستم سے ہم بے موت ہی مرتے ہیں
ہم ایسے غریبوں کے کیا دن نہیں پلٹیں گے؟
تہذیب کے یہ بندے کب تک ہمیں لوٹیں گے
بس اپنے شجاعت کو ہمت وہ عطا کر دے
جو سارے زمانہ سے کلفت کو فنا کر دے

شجاعت، سندیلوی

چوری ہوگئی

ڈرامہ

اشخاص ڈرامہ:-

رانی۔ ایک سات سال کی لڑکی۔
پربھا۔ رانی کی بہن جو اس سے دوسال بڑی ہے۔
شنکر۔ رانی کا بھائی جو آٹھویں درجہ میں پڑھتا ہے۔
پرتاب سنگھ۔ اِن کے والد۔

پہلا ایکٹ

رانی اور پربھا باورچی خانہ میں کھانا کھارہی ہیں۔ شنکر اسکول گیا ہے۔ گیارہ بجے ہیں۔

پربھا۔ اگر تم اپنا پارٹ پوری طرح انجام دو تو یہ میرا دعویٰ ہے کہ بھیا اب ایسی دلشکن بات کبھی زبان پر نہ لایا کرینگے

رانی۔ جی وہ جملہ تو ان کا ابتک میرے دل میں کھٹکرہا ہے کہ عورتیں بس اس لئے پیدا ہوئی ہیں کہ چوڑیاں پہنیں اور گھر میں بیٹھیں یہ مردوں ہی کا دل ہے کہ ڈاکوؤں کا مقابلہ کرتے ہیں اور لڑائیاں فتح کرتے ہیں، میں تو وہ کام کرونگی کہ آپ میری پیٹھ ٹھونک کر تعریف کئے بغیر نہ رہ سکیں۔

دوسرا ایکٹ

پربھا کا کمرہ ـــ رات کے ساڑھے گیارہ بجے

ہیں۔ تمام گھر سو رہا ہے صرف یہ دو بہنیں بیٹھی پڑھ رہی ہیں۔ آدھے کا گھنٹہ بجتے ہی دونوں اُٹھتی ہیں۔

رانی۔ اُف یہ سوچا ہی نہیں کہ کمرہ میں جائینگے کس طرح۔ بھیا تو کواڑ بند کئے سو رہے ہیں۔

پربھا۔ [آہستہ سے] آہستہ بولو کوئی اُٹھ بیٹھے گا۔ اِس کی فکر مجھے تم سے زیادہ تھی ہیں نے دن ہی ہیں ہال کی طرف کے دروازہ کو کھول دیا تھا۔ رات زیادہ ہو رہی ہے ہم اپنا کام پورا کر کے پھر سوئیں گے کس وقت ذرا جلدی کرو۔ رانی!

دونوں اپنے اپنے کمروں میں کپڑے بدلتی ہیں۔ چہرے پر کوئلا گھسا ہوا لگا کر داڑھی بناتی ہیں صرف ایک ایک بنیان سیاہ رنگ کا اور خاکی نیکر پہن لیتی ہیں، سروں پر سُرخ پلنگ پوشوں کا صافہ باندھتی ہیں۔ فراغت پا کر پربھا رانی کے کمرہ میں آتی ہے۔

پربھا۔ کیوں رانی تیار ہو گئیں۔ چلو تو پھر ایک ایک لاٹھی بھی لے لیں۔

رانی۔ لاٹھی کہاں ملے گی ایسے ہی چلیے۔

پربھا۔ کچو کی چارپائی ٹوٹی پڑی ہے اسی کی دونوں پٹیاں لے لو۔

تیسرا ایکٹ

شنکر کے کمرہ میں دونوں لڑکیاں ہال کے راستہ سے داخل ہو کر اس کے قریب رکھے ہوئے سوٹ کیس کو زور زور سے زمین پر مار کر بجاتی ہیں۔ بہت دیر بعد شنکر کی آنکھ کھلتی ہے۔ ڈر سے کانپنے لگتا ہے۔ کچھ دیر بعد بولنے کی کوشش کرتا ہے۔

شنکر۔ شش۔ شش۔

لڑکیاں ٹھٹک کر کچھ دیر بعد پھر اپنا وہی کام شروع کرتی ہیں۔

شنکر۔ شٹ شٹ۔

رانی اور پربھا ہنسی کو ضبط نہ کر سکنے کی وجہ سے کمرہ سے اُچھلتی کودتی ہال میں آجاتی ہیں۔ شنکر بھاگنے کا دھما کا سُن چکنے کے بعد کمبل سے منہ نکالتا ہے۔ سرہانے سے دیا سلائی اٹھا کر جلاتا ہے اور سوٹ کیس کو اپنی جگہ پر دیکھ کر خاموش لیٹ جاتا ہے۔ بولنے کی قوت نہیں ہے۔ دس منٹ بعد پربھا ایک کنکری شنکر کے کمرے میں پھینکنے سے محسوس کرتی ہے کہ شنکر کمبل کے اندر لمبی لمبی سانس لے رہا ہے۔

دونوں داخل ہوتی ہیں اور لاٹھی کو رانی شنکر کے قریب دیوار کے سہارے کھڑا کر کے سوٹ کیس۔ ہاتھ میں اٹھا لیتی ہے اور دونوں بھاگتی ہوئی باہر آجاتی ہیں۔

اب شنکر سے نہیں رہا جاتا۔

شنکر [بھرائی آواز سے] پتاجی۔ او پتاجی۔

اس کی آواز بس اس کے کمرہ اور ہال تک محدود رہتی ہے۔ وہ خاموش ہو جاتا ہے۔ پربھا اور رانی نکس کو ہال میں ٹپک کر آہستہ آہستہ اپنے کمروں میں چلی جاتی ہیں۔ منھ دھوتی ہیں اور کپڑے بدل کر ان کپڑوں کو چھپا کر سو جاتی ہیں۔

چوتھا ایکٹ

دفتر کے کمرہ میں شنکر اپنے باپ کے پاس بیٹھا ہوا داروغہ کو واردات کی اطلاع کے طور پر ایک خط لکھوا رہا ہے پربھا اور رانی رات کی جاگی ہوئی ابھی تک سو رہی ہیں

پرتاب سنگھ۔ تم بولتے جاؤ وہی میں لکھتا جاؤں

شنکر۔ بہت اچھا پتاجی! لکھئے۔ رات پانچ چھ چور آئے

پرتاب۔ تمھیں کس طرح معلوم ہوا؟

شنکر۔ چلنے کی آواز سے۔

پرتاب۔ [اتنا لکھنے کے بعد] اچھا پھر۔

شنکر۔ انھوں نے میرا سوٹ کیس جس میں بائیس روپے رکھے ہوئے تھے اٹھایا...... ان کے پاس لاٹھیاں بھی تھیں۔ ان میں سے ایک اپنی لاٹھی چھوڑ بھی گیا ہے۔ [لاٹھی دکھاتے ہوئے] یہ میرے سرہانے رکھی تھی۔

پھر بھا سو کر اٹھ چکی ہے۔ کمرہ سے نکل کر باہر آتی ہے۔

دفتر میں دیکھتی ہے تو بھائی کو ہاتھ میں چارپائی کی پٹی لئے پاتی ہے۔ قہقہہ مارتی ہے۔

پرتاب۔ تم ہنستی کیوں ہو؟ معلوم ہے رات چور آئے تھے؟

پربھا [شنکر سے] بھیا! مرد تو بڑے بہادر ہوتے ہیں۔ آپ نے ان کو مارا کیوں نہیں؟ چوہا سمجھ کر "شیشت" کیوں کرنے لگے؟

پربھا ہنسی پر قابو نہ پا کر منھ چھپا کر خوب ہنستی ہے۔

شنکر [کھسیانہ ہو کر] ہم پر مصیبت آئے اور تم ہنسو۔

پربھا۔ قھی قھی قھی قھی قھی قھی۔

پرتاب [تعجب سے] آخر بات کہو ہنسے ہی جاؤ گی۔

پربھا۔ اخو ہو ہو خیو ہو ہو۔ رھات ہا ہا ہا ہا۔ چھور آ ہے ...... دو دفعہ ہا ہا ہا۔ . . .

شنکر۔ [پرتاب سے] پتاجی بس معلوم ہو گیا یہی تھی کوئی چور وور نہیں آئے تھے۔

پرتاب۔ تم تو کہتے ہو پانچ چھ تھے۔

شنکر۔ نہیں ہوں گے۔

رانی بھی آنکھیں ملتی ہوئی آجاتی ہے۔

رانی [مسکرا کر] کیا بھیا چوروں کو آگ لگانے کی سوچی تھی۔ دیا سلائی کیوں جلائی تھی۔

پربھا۔ کیوں نہیں: مرد تو بہادر ہوتے ہی ہیں۔

رعایا پروری

ایک شب حضرت عمرؓ گھر سے
شہر میں گشت کے لئے نکلے

اک مکاں سے نکل رہا تھا دھواں
دیکھتے ہی عمرؓ ہوئے حیراں

"پوچھا عورت سے اے مری بہنا!
رات اتنی ہے یہ دھواں کیسا!"

"بولی عورت! نہ پوچھو اے بھیّا!
تین دن سے ہے سارا گھر بھوکا

بھوک کے مارے حال ہے ابتر
آرہا ہے ہمارا دَم لب پر

اپنے بچّوں کو مَیں مناتی ہوں
کہکے ٹھہرو، ابھی پکاتی ہوں

دیکھو ہانڈی میں پکتی ہے کھچڑی
دیر لگتی ہے پکنے میں کتنی!"

بیٹھے بیٹھے انھیں جو نیند آئی
سوگئے وہ زمین پر بھائی

کانپ اُٹھے سُنکے حال زار عمرؓ
گھر گئے ہوکے بیقرار عمرؓ

بوری بھر کر جوار کا آٹا
لائے کاندھے پہ اپنے وہ آقا

روٹیاں پھر پکائیں عورت نے
اور سب کو کھلائیں عورت نے

کھاکے بچّے بہت ہی شاد ہوئے
چلدیئے حضرت عمرؓ واں سے

جوہر چاندوڑی

(بقایا صفحہ ۸ کا)

پیاری بہنو! تم اپنے آپ کو قابل اعتماد بناؤ اور کبھی کسی کے راز کو چاہے وہ معمولی ہو ظاہر نہ کرو۔

(ترجمہ)

جمیلہ اسد اللہ۔ کلکتہ

سمجھدار بچّی

یہ اُس زمانے کا قصہ ہے جبکہ انگلستان میں حکومت جمہوری قائم تھی۔ اور اولیور کرامویل حکومت کرتا تھا اُس کے عہدِ حکومت میں انگلستان نے بہت ترقی کی۔ مگر کرامویل بہت سخت دل تھا۔ اور اپنے ماتحتوں سے سختی سے کام لیتا تھا۔ کرامویل مردوں سے تو سختی سے پیش آتا مگر عورتوں اور خاص کر بچّوں پر بہت مہربان تھا۔ اُس کی ایک کم عمر نواسی تھی۔ اور کرامویل کو اُس سے بڑا انتہا محبّت تھی۔ کرامویل اپنی چھ سالہ نواسی کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتا یہاں تک کہ جب اُسے سلطنت کے سلسلہ میں کسی جلسہ وغیرہ میں شریک ہونا پڑتا تو اُسے ہمیشہ اپنے ساتھ لے جاتا اور پاس بٹھاتا۔

سلطنت کے چند وزیروں نے اِس بات پر اعتراض کیا اور کہا کہ "سلطنت کے راز اِس کم عمر لڑکی کے سامنے کہے سُنے جاتے ہیں۔ اِس طرح اِن کے افشا ہونے کا خوف ہے۔" مگر کرامویل نے جواب دیا "جس طرح مجھے اِس بات کا یقین ہے کہ میرے وزیر سلطنت کے راز کو نہ کھولیں گے۔ اِسی طرح مجھے اِس بچّی پر بھی اعتبار ہے کہ وہ کبھی کسی سے حکومت کے راز نہ کہیگی"۔ کرامویل نے اِس خیال سے کہ وزیروں کو اِس بات کا ثبوت مل جائے کہ اُس کی نواسی عقلمند اور سمجھدار ہونے کے علاوہ قابلِ اعتماد بھی ہے ایک دن اپنی نواسی سے کچھ بات پوشیدہ طور پر کہی اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہہ دیا کہ بات کسی کو نہ بتانا۔

کرامویل نے اپنی نواسی سے تو یہ کہا اور اودھر اپنی نواسی کی ماں اور نانی سے یہ کہا کہ تم ہر ممکن کوشش کر کے اُس بچّی سے وہ راز جو میں نے اُس سے کہا ہے معلوم کرلو۔ اب اِس لڑکی کی ماں اور نانی نے ہزاروں کوششیں کیں کہ کسی طرح کرامویل کا راز جو کہ اُس نے اپنی نواسی کو بتایا ہے معلوم کرلیں مگر اِس لڑکی کو نہ وہ بات بتانی تھی نہ بتائی۔ حالانکہ مار اُس نے کھائی۔ جھڑکیاں اُس نے سُنیں۔ اور ہر ممکن طرح سے اُسے دھمکایا گیا۔ مگر اُس سمجھدار لڑکی نے یہ گوارا نہ کیا کہ وہ اُس راز کو جو کہ اُس کے نانا نے اُسے بتایا تھا کسی اور پر ظاہر کردے۔ جب کرامویل کے وزیروں نے یہ قصّہ سُنا تو بہت شرمندہ ہوئے۔ اور آئندہ اعتراض کرنے سے توبہ کرلی!

اکبر کی دلاوری

سُنا ہے ذکر اکبر بادشہ کا　　ابھی وہ پندرہ ہی سال کا تھا
دلیر ایسا تھا اپنے ساتھیوں میں　　کہ گھس جاتا تھا لڑتے ہاتھیوں میں
خدا کا ایک دن کرنا ہوا کیا　　کہ ہاتھی ایک شاہی اصطبل کا
بگڑ بیٹھا نہ جانے کس سبب سے　　نکل بھاگا بڑے غیظ و غضب سے
جو زنجیریں پڑی تھیں توڑ ڈالیں　　جو دیواریں کھڑی تھیں توڑ ڈالیں
اچانک آگیا پھر شہر اندر　　گھروں میں گھس گئے سب لوگ ڈر کر
لی اکبر نے یہ سُن کر شہر کی راہ　　چلا آتا تھا ہاتھی بھی اُسی راہ
بہادر جو چلے والا بہادر　　گیا وہ بھاگ کر اک گھر کی چھت پر
دیا ہاتھی جو نہی نیچے دکھائی　　منڈیرے سے چھلانگ ایسی لگائی
کہ پڑتے ہی نظر گردن پہ پہنچا
پکارا "مرحبا" جس نے بھی دیکھا

ادیب عثمانی

بادشاہ کا خواب

ایک بادشاہ تھا اُس نے ایک روز خواب میں دیکھا کہ ایک تخت ہے اس پر ایک تھالی رکھی ہے اور اس میں ایک خربوزہ ہے۔ خربوزہ میں ایک چاقو ہے۔ چاقو کاٹتا جاتا ہے اور خربوزہ بڑھتا جاتا ہے۔ جب بادشاہ سو کر اُٹھا تو اس کو بہت تشویش ہوئی۔ بہت سوچا مگر کچھ سمجھ میں نہ آیا۔ جب دربار میں گیا تو وہی عجیب خواب اور اس کا خیال۔ خواب کا ذکر وزیر سے کیا اور اس کی تعبیر دریافت کی اور کہا کہ اگر تم تعبیر نہ بتلاؤ گے تو زن بچوں کو کولھو میں پلوا دیئے جاؤ گے۔ لیکن وزیر کی سمجھ میں بھی تعبیر نہ آئی اور وہ بہت پریشان اپنے گھر گیا اور اٹوائی کھٹوائی لے کے پڑ گیا۔ اس کی بیوی نے سبب دریافت کیا۔ اس نے پریشانی کی وجہ بتلائی وزیر کی بیوی نے کہا کہ چھ مہینے کی مہلت اور زاد راہ (راستہ کا) بادشاہ سے مانگ کر کسی دوسرے شہر کو تفریح کے لئے چلے جایئے تو اطمینان اور سکون میں بادشاہ کے خواب کی تعبیر سمجھ میں آجائے گی

دوسرے روز جب دربار ہوا اور بادشاہ سلامت تخت پر تشریف لائے۔ تو وزیر نے دست بستہ جان بخشی چاہی اور چھ مہینے کی رخصت اور زاد راہ مانگی بادشاہ نے بہت خوشی سے منظور کیا اور چھ مہینے کی رخصت اور زاد راہ دے دیا۔ وزیر نے سامان سفر درست کیا اور دوسرے ملک کو سیر تفریح کے لئے نکل گیا چلتے چلتے راہ میں توشہ ختم ہو گیا۔ وزیر بھوک اور پیاس سے بہت تنگ تھا۔ پیاس بہت شدّت کی معلوم ہونے لگی چاہتا تھا کہ کوئی مکان نظر آئے تو پانی مانگ کر پیئے اور آگے بڑھا تو عرب کے ریگستان میں ایک خیمہ نظر آیا قریب گیا تو درِ خیمہ پر ایک لڑکی کھڑی نظر آئی۔ وزیر نے اس سے دریافت کیا تمہارے ماں باپ کہاں ہیں؟ لڑکی نے جواب دیا کہ میری ماں گئی ہے گانے کو اور باپ گیا ہے میں پیوند لگانے کو۔ وزیر لڑکی کی یہ عجیب بات سن کر متعجب ہوا۔ پھر اس نے لڑکی سے دریافت کیا تُم اپنے ماں باپ کی غیر حاضری میں مجھے تھوڑا

سکتی ہو؟ لڑکی نے جواب دیا "آپ ٹھیریے میں پانی لاتی ہوں۔ وزیر گھوڑے سے اُتر کر پانی کا انتظار کرنے لگا۔ لڑکی دو گھنٹہ میں پانی لے کر آئی ہوئی لیکن گلاس وزیر کے ہاتھ میں نہیں دیا اور خود ہی پانی کو دیکھتی رہی۔ وزیر پیاس کی شدت سے گلاس کی طرف ہاتھ بڑھائے ہوئے تھا لیکن لڑکی نے پانی زمین پر پھینک دیا وزیر کو غصہ تو بہت آیا۔ لیکن لڑکی سے پوچھا کہ تم نے مجھے پانی دیتے ہوئے کیوں پھینک دیا۔ اس نے کہا کہ "پانی میلا تھا۔ صاف پانی لاتی ہوں" دوبارہ پھر اتنی ہی دیر میں پانی لیکر آئی اور پھر وہی حرکت کرکے چلی گئی۔ جس پر وزیر کو بہت غصہ آیا۔ چاہتا تھا کہ گھوڑے پر سوار ہوکر چل دے کہ لڑکی جلدی ہی ایک قاب اور گلاس میں پانی لے کر آئی اور وزیر کے سامنے رکھ دیا۔ کھانے سے پہلے پانی پینے کو لڑکی نے روکا۔ وزیر چاہتا تھا کہ پہلے پانی پیئے۔ نصف کھچڑی کھانے کے بعد اس نے وزیر کو پانی پینے دیا۔ کھانا کھانے اور پانی پینے کے بعد وزیر کو نیند آنے لگی۔ لڑکی سے اجازت لیکر وزیر سو گیا۔ شام کے قریب اس کی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ لڑکی کے ماں باپ اس کے جاگنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ وزیر نے بلا اجازت ٹھیرنے کی معافی مانگی۔ وہ بہت اخلاق سے پیش آئے وزیر نے بھوک اور پیاس کے گزرے واقعات بیان کئے اور اُن کے گانے اور زمین میں پیوند لگانے کی وجہ بھی دریافت کی۔ انھوں نے کہا کہ دنیا میں مرے کو مٹی دینا اور زمین میں پیوند لگانا ایک ہی بات ہے۔ غم میں رونا اور شادی میں گانا یہ بھی ایک ہی بات ہے۔ اور میری لڑکی نے کھانے سے پہلے جو آپ کو پانی نہیں پینے دیا تھا وہ بھی اسی مصلحت سے کہ اگر آپ کھانے سے پہلے پانی پی لیتے تو فوراً مر جاتے وزیر کو لڑکی کی عقلمندی معلوم ہوکر خوشی ہوئی۔ مہمان نواز عرب نے وزیر سے اس کے شہر سے آنے اور دوسرے شہر جانے کا سبب دریافت کیا اور نام پوچھا لیکن وزیر نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ یوں ہی سیر کو آیا تھا" عرب نے کہا کہ "میرے عرب کے میدان میں خیمہ لگا کر رہنے کا یہی باعث ہے کہ مسافروں کو آرام پہنچاؤں آپ بھی جب تک چاہیں قیام کر سکتے ہیں۔ وزیر نے وہیں قیام کرنے کو بہتر سمجھا۔ ہر روز لڑکی کا ہنر سلیقہ اور عقلمندی

دیکھتا رہتا تھا۔ عرب نے اپنی لڑکی کے ساتھ شادی کرنے کی خواہش ظاہر کی اور وزیر نے منظور کر لیا۔ بعد پانچ ماہ گزرنے کے وزیر متفکر رہنے لگا جس کا سبب لڑکی نے دریافت کیا، تب وزیر نے اپنا وزیر ہونا ظاہر کرتے ہوئے بادشاہ کا خواب بیان کیا۔ لڑکی کو بہت تعجب ہوا کہ یہ وزیر ہے اور بیوی بچوں والا ہے۔ یہ ذکر اس نے اپنی ماں سے کیا ماں باپ کو بہت افسوس ہوا کہ میری ایک ہی لڑکی تھی اور اس کو ہمیشہ اپنی نظر کے سامنے رکھنا چاہتے تھے وزیر نے بھی عرب سے کل حالات بیان کرتے ہوئے وطن جانے اور اپنی بیوی کو ساتھ لے جانے کی خواہش ظاہر کی جس کو عرب نے منظور کیا اور اسے اور اپنی لڑکی کو بہت خوشی سے رخصت کیا۔ عرب نے کہا "ماشاءاللہ میری لڑکی عقلمند ہے وہ آپ کا ساتھ دے گی"۔ لڑکی نے بھی کہا "اگر آپ اجازت دیں تو میں بادشاہ کے خواب کی تعبیر بتاؤں گی" وزیر وطن کو روانہ ہو گئے اور کوچ مقام کرتے ہوئے چھ ماہ سے ایک روز پیشتر اپنے گھر پہنچے۔ بادشاہ تک یہ خبر پہونچی کہ "وزیر واپس آ گیا اور نئی شادی کر کے لایا ہے"۔ دوسرے روز وزیر نے دربار میں حاضر ہو کر دست بستہ جان بخشی چاہی، اور عرض کیا "میری بی بی آپ کے خواب کی تعبیر بتائیگی" جس کو بادشاہ نے منظور کر لیا وزیر کی بیوی بھی دربار میں حاضر ہوئی اور بادشاہ سے خواب پوچھا۔ بادشاہ نے اپنا خواب جیسا کہ وزیر کو بتلایا تھا بیان کیا۔ وزیر کی بیوی نے کہا تخت جو ہے وہ زمین ہے اور تھالی آسمان ہے خربوزہ دنیا ہے اور چاقو ملک الموت۔ جتنا وہ کاٹتا ہے اسی قدر دنیا بڑھتی جاتی ہے۔ جتنے ہر روز مرتے ہیں۔ اس سے دوگنے پیدا ہوتے ہیں"۔ بادشاہ کو ایک عورت کے منہ سے اپنے خواب کی تعبیر سنکر شرمندگی ہوئی، اور بہت کچھ انعام دے کر اس کو رخصت کیا اور روز وزیر کی عقلمند بیوی کی بہت قدر کرنے لگا۔

ضمیر فاطمہ (سوسر)

کچھ

ابھی میں بھائی انور کے یہاں سے لوٹ کر آیا ہی تھا کہ سامنے والی سڑک پر کچھ لوگ شور و غل مچاتے نظر آئے۔ میری کچھ سمجھ میں نہ آیا۔ میں نے اپنے ایک پڑوسی سے دریافت کیا کہ "بھائی اس وقت جبکہ ٹھیک دوپہر ہے اور گرمی شدّت سے پڑ رہی ہے۔ ان لوگوں کو کیا سُوجھا ہے کہ لُو سے جُھلستے چلے جا رہے ہیں"! انھوں نے جواب دیا۔ "اجی کچھ بھی ہیں یہ بیہودہ لوگ روز روز کچھ نہ کچھ نت نئے ڈھونگ رچایا کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی عینک کی کمانیوں کو ناک کے کنارے سے سنبھالتے ہوئے اپنے جواب کا "اجی کچھ بھی نہیں" کا جُملہ کچھ اس پیرایہ میں ادا کیا کہ واللہ مجھ کو بے اختیار ہنسی آ گئی، لیکن حضرت کی ناراضگی کا خیال کرتے ہوئے فوراً خاموش ہو گیا۔ لیکن پھر بھی جب کبھی مجھے حضرت کی وہ ظریفانہ صورت و اندازِ گفتگو یاد آ جاتی ہے تو خود بخود ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جاتے ہیں خصوصاً "اجی کچھ نہیں" پہ تو اس قدر ہنسی آتی ہے کہ خدا اگر جھوٹ نہ بلوائے تو بس نیم پاگل جیسی حالت ہو جایا کرتی ہے بس آج بھی میں اُن کے جُملے کے اس لفظ "کچھ" پر غور کر رہا تھا اور اُس کی اہمیت و معنی کے سمجھنے کی کچھ کوشش بھی کر رہا تھا۔ اپنی انتہائی دماغی کوششوں کے بعد بھی میں کچھ نہ سمجھ سکا۔ میں نے کہا یا اللہ یہ "کچھ" تو کچھ اس قدر تلخ معلوم ہوتا ہے کہ میں کچھ سمجھ ہی نہیں سکا۔ حالانکہ اس کے بننے میں صرف کچھ ہی لفظ صرف ہوئے ہیں۔ میں نے سوچا اچھا چلو اس وقت کچھ باغ کی سیر کروں پھر شام کو کچھ سوچوں گا۔ بس اس ارادہ سے ابھی میں نے کچھ کپڑے پہنے تھے کہ نوکر نے دریافت کیا "بابو کچھ ناشتہ کیجیے گا" میں نے کہا "ابھی کچھ نہ کرونگا" اور یہ سوچتے ہوئے کہ یہ لفظ کس قدر عام ہے پھر بھی میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔ آخر اس کی کچھ وجہ بھی ہونی چاہیئے۔ باغ کی طرف چل دیا۔ ابھی میں کچھ

ہی دور گیا تھا۔ کہ میں نے دیکھا کہ باغ کا مالی اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ کچھ باتیں کر رہا ہے پہلے تو مجھے کچھ غصہ آیا لیکن بعد میں کچھ اُس کی غربت پر ترس کھا کر خاموش ہوگیا۔ اور نزدیک جاکر کہا "کیوں جی بڑے میاں کچھ باغ وغیرہ کی بھی خبر ہے" اس نے مجھ کو دیکھ کر فوراً سلام کیا اور اپنی غلطی پہ کچھ نادم ہو کر کچھ دور جا کر کھڑا ہوگیا میں نے کہا "بڑے میاں کچھ باغ کی سیر کرنا چاہتا ہوں کیا آپ بھی کچھ دور تک میرا ساتھ دیں گے" منظوری کا اظہار کرتے ہوئے وہ کچھ ہنس پڑا میں اس کے ساتھ ہولیا۔ ابھی میں نے باغ میں قدم ہی رکھا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کچھ آم کے پیڑوں پر کچھ بندر بیٹھے کچھ آموں کو کھا رہے ہیں میں نے بڑے میاں کو جو کچھ دور کھڑے تھے اور کچھ ڈھیلوں سے کچھ بندروں کو کچھ مارنے کی کوشش کر رہے تھے' آموں کی کچھ ایسی حالت دیکھتے ہوئے کچھ سخت و سست الفاظ سُنائے اور پھر اپنی بندوق اُٹھا کر کچھ فیر کئے' جس سے کچھ بندر گرے' کچھ بھاگے' اور کچھ غرّے دکھا کر چھپ گئے۔ مجھ کو کچھ تسکین ہوئی کہ چلو اب باغ کی بربادی جو کچھ بندروں سے ہوئی تھی' کچھ دنوں کے لئے جاتی رہے گی' اور یہ خیال کرکے میں نے دوسری طرف رخ کیا لیکن اُس دن بڑے میاں کی شاید کچھ شامت ہی آئی تھی میں نے دیکھا کہ شمال کی جانب جو میں نے کچھ گل مہندی کچھ گل داؤدی اور کچھ گل عباسی کے پیڑ لگائے تھے۔ کچھ بکریاں چر رہی ہیں۔ مجھے اس بار تو کچھ اس قدر غصہ آیا کہ میں کچھ بول ہی نہ سکا اور صرف بڑے میاں کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ "دیکھئے اس میں کچھ آپ کی لاپروائی اور میری ملائمت کا نتیجہ ہے کہ آج میرے کچھ پھولوں کو کچھ بکریوں نے چر لیا۔ آخر یہ بکریاں ہیں کس کی" میں نے سختی سے پوچھا۔ بڑے میاں نے کچھ ہنستے ہوئے کہا کہ اس میں کچھ آپ کی ہیں کچھ پڑوسن کی ہیں اور کچھ حمید بابو کی ہیں۔ میں اُس کی اِس صاف گوئی پہ کچھ ہنس پڑا اور آئندہ احتیاط کی تاکید کرکے واپس آگیا۔ لیکن شروع سے آخر تک میرے دماغ میں حضرت "کچھ" ہی چکر لگاتے رہے اور میں ابتک کچھ نہ سمجھ پایا۔ میں نے یہ مصمم ارادہ کرلیا تھا کہ یہ کچھ کچھ مشکل ضرور ہے ورنہ میں کچھ نہ کچھ ضرور سمجھتا رہا۔ یہ کہ آئندہ اب اگر کوئی اس کچھ کے بارے میں کچھ بھی پوچھے گا

شیر دل شہزادہ

ایک شہزادہ بہت رحم دل اور اس قدر بہادر تھا کہ شیر دل کہلاتا تھا۔ ایک دفعہ جو وہ شکار کو گیا تو راستہ بھول کر دُور نکل گیا اور ایک گھنے جنگل میں جا پہنچا کچھ آرام کرنے کی غرض سے وہ ایک درخت کے نیچے بیٹھ گیا۔ سامنے جو دریا دیکھتا ہے تو ایک نیلے رنگ کا پھول تیر رہا ہے اُس کی خوبصورتی دیکھ کر شہزادے کا دل چاہا کہ دریا میں کود کر اسے توڑ لے۔ اس نے کودنے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ ایک ضعیف عورت آئی اور اس نے کہا اے نوجوان شہزادے تو واپس چلا جا ورنہ یاد رکھ بہت مصیبت اُٹھانی پڑے گی اور کچھ عجب نہیں کہ جان بھی کھونی پڑے۔ شہزادہ نے اس کا شکریہ ادا کیا اور وہ عورت واپس جانے والی ہی تھی کہ ایک نہایت حسین لڑکی ہلکے گلابی لباس میں پاس نظر آئی۔ اس نے شہزادے سے کہا اگر تم مجھ کو یہ پھول لادو۔ تو میں تمہاری ہر خواہش پوری کردوں گی کیونکہ میں گلاب میں رہتی ہوں اور گلاب پری کہلاتی ہوں" شہزادہ سمجھا اس میں کوئی راز ہوگا اس لئے اس نے انکار کردیا۔ لڑکی نے دوسری ترکیب نکالی اور کہا "تم کس خاندان کے ہو" اس نے جواب دیا "کہ شاہی خاندان سے" لڑکی بولی "مجھ کو شک ہے اگر تم شاہی خاندان سے ہوتے اور بہادر ہوتے تو یقیناً وہ پھول لادیتے کیونکہ بہادر اور شاہی خاندان کے لڑکے ہرگز نہیں ڈرتے"۔ یہ سُن شہزادہ فوراً کود گیا لیکن جیسے ہی وہ کُودا گہرا پانی خشکی میں تبدیل ہوگیا آخر جب اس کے پاؤں زمین لگے تو وہ ایک وسیع جنگل میں کھڑا تھا اور وہی لڑکی نہایت بدصورت ہوگئی تھی اور کہہ رہی تھی "دیکھو میں کیسی ہوشیار ہوں تم کو اپنی چالوں میں لے آئی اب تم میرے قیدی ہو۔ میرا باپ تم کو جانور بنائے گا اور میں تمہارا دل بھون کر کھاؤں گی "اب تمہاری زندگی صرف آج ہی آج کی ہے اس لئے خوب جی بھر سیر کرلو اور تم جو کچھ کہو وہ پورا کردوں"۔ یہ سُن کر

شہزادہ بہت گھبرایا مگر اپنی گھبراہٹ کو چھپایا پھر وہ سیر کرنے کی غرض سے اِدھر اُدھر ٹہلنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے دیکھا کہ بہت سے جانور چل رہے ہیں ان کا جسم تو جانوروں کا سا اور منہ انسانوں کا سا ہے۔ وہ ان انسان نما جانوروں یا جانور نما انسانوں کو دیکھ کر حیران تھا کہ اتنے میں وہی ضعیف عورت آئی اور شہزادوں سے کہا "میں نے تم کو منع کیا تھا مگر تم شاہی خاندان جتانے کے لئے پھنس گئے۔ میں ہر مسافر کو منع کرتی ہوں جو میرا کہنا مانتے ہیں وہ بچ جاتے ہیں اور جو تمہاری طرح ضدی ہوتے ہیں وہ یہ سزا پاتے ہیں۔ دیکھو یہ ہیں وہ آدمی جو جانور بنائے گئے اور اب تم بھی ان میں شامل ہو جاؤ" یہ سنکر شہزادہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ بوڑھی عورت بولی "تم رحم دل ہو اس لئے میں تمہاری مدد کرتی ہوں لو یہ میرے سر کے بال رات کو دھونی دے کر سو جانا میں پھر کل اسی وقت آؤں گی اور تمہارے لئے ایک تحفہ لاؤں گی۔ تم جادوگر اور اس کی بیٹی کے قبضہ سے بہت مشکل سے نکل سکو گے۔

اب میں جاتی ہوں" رات کو بادشاہ نے بالو کی دھونی دی اور سو گیا۔ تمام رات اس کے چاروں طرف سے شعلے نکلتے رہے اور اس کی گرمی سے جادوگر کی بیٹی اس کے نزدیک نہ آسکی۔ صبح کو لڑکی نے پوچھ "کیا تم کو منتر پڑھنا آتا ہے۔ کیا تم جادو جانتے ہو" بادشاہ بولا "ہاں میں مشہور جاد ہوں" لڑکی نے جواب دیا "اگر تم مجھ کو منتر سک تو میں تم کو رہا کرا دوں گی" تب وہ لڑکی کی چا کو سمجھ گیا اور اس نے ٹال دیا۔ پھر جب ا کی ملاقات بڑھیا سے ہوئی اور اس نے لڑ کی گفتگو کو دُھرایا اس نے کہا "تم ہرگز مت بتانا اور اس پر یہ ہی ظاہر کرنا کہ میں بہ بڑا جادوگر ہوں اور یہاں تو میں سیر کو آیا ہ تھا۔ جی چاہا لاؤ یہاں کی بھی سیر کر لوں۔ ی میری طلسمی انگوٹھی ہے اس میں ہر چیز کی حقیقت دیکھ سکتے ہو" وہ یہ کہہ کر رخصت ہ شہزادہ شکریہ ادا کرتا ہوا واپس آگیا تب و لڑکی پھر آئی اور اس نے کہا "اگر میں تمہار ملاقات اپنے باپ سے کراؤں" وہ شہزادہ لے کر ایک لمبی سرنگ میں چلی گئی جو بہت خو

اور تاریک تھی، بہت دیر چلنے کے بعد سُرنگ ختم ہوئی تو صبح کو روشنی پھیلی ہوئی تھی اور ایک بہت بڑا اور خوشنما باغ لگا ہوا تھا جس میں جگہ جگہ سنگ مرمر کے حوض بنے ہوئے تھے، جا بجا چشمے جاری تھے اور چاروں طرف رنگ برنگ کے پھول کھلے ہوئے تھے اور نہایت خوبصورتی سے گھاس تراشی گئی تھی اور کثرت سے گلاب کے پھول لگے ہوئے ایسا دلفریب منظر دیکھ کر شہزادہ بہت خوش ہوا۔ وسط باغ میں ریشمی فرش پر ایک بڈھا شخص بیٹھا ہوا مالا جپ رہا تھا اور ایک سات آٹھ برس کی بچی زار زار رو رہی تھی۔ شہزادہ کو اس پر بڑا رحم آیا اور اس نے عہد کیا کہ وہ اس کی مدد ضرور کرے گا پھر لڑکی نے بڈھے سے کہا "دیکھو بابا یہ ہے میرا اپنا شکار، مگر یہ بھی جادو جانتا ہے" بڈھا بولا "اچھا بیٹھ جاؤ" اور پھر کہا "اچھا لو یہ کٹورہ سامنے کے حوض سے پانی بھر لاؤ" شہزادہ کٹورہ لے کر پانی بھرنے گیا۔ جب اس نے کٹورہ حوض میں ڈالا تو پانی بجائے سفید کے سُرخ ہو گیا۔ اس نے واپس کٹورہ نکال لیا۔ پانی اپنی اصلی حالت پر آ گیا۔ کئی بار اس نے ایسا ہی کیا تب وہ واپس آگیا اور اس نے بڈھے سے کہا پانی صاف نہیں ہے پھر اس نے دوسرے حوض سے لانے کو کہا دوسرے پر گیا اور کٹورہ ڈالا تو پانی نیلا ہو گیا تب وہ تیسرے پر گیا وہاں سبز رنگ کا پانی لہریں مار رہا تھا، پھر اس نے چوتھے کو دیکھا تو زرد رنگ تھا، وہ واپس آگیا اور اس نے کہا "پانی صاف نہیں ہے" بڈھے نے کہا "تم تو جادوگر ہو مگر پھر بھی پانی کو صاف نہ کر سکے" بادشاہ نے کہا "بے شک مگر میرا جادو پہلے کے جادوگروں کا خاتمہ کر دیتا ہے تب وہ اپنا اثر دکھاتا ہے" پھر بڈھا بولا "اچھا اس سامنے والے درخت پر چڑھو۔ اگر تم اس کی سیر کر کے واپس آجاؤ گے تو میں تم کو اُستاد مان لوں گا نہیں تو میں تم کو مار دوں گا"

بادشاہ نے انگوٹھی کو گھسا اور دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ ڈالیوں پر ہرگز قدم نہ رکھے۔ بلکہ بلاتکلف پتوں پر چلے، چنانچہ نہایت اطمینان سے پتوں پر ہوتا ہوا اوپر چڑھ گیا وہاں اس کو ایک آراستہ کمرہ ملا جہاں ایک سونے کی مسہری بچھی ہوئی تھی اور اس پر وہی بچی بیٹھی رو رہی تھی۔ بادشاہ اس کے پاس گیا اور

شہزادہ بہت گھبرایا مگر اپنی گھبراہٹ کو چھپایا
پھر وہ سیر کرنے کی غرض سے اِدھر اُدھر ٹہلنے
لگا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے دیکھا کہ بہت سے
جانور چل رہے ہیں ان کا جسم تو جانوروں کا سا
اور منہ انسانوں کا سا ہے وہ ان انسان نما
جانوروں یا جانور نما انسانوں کو دیکھ کر حیران
تھا کہ اتنے میں وہی ضعیف عورت آئی اور
شہزادہ سے کہا "میں نے تم کو منع کیا تھا
مگر تم شاہی خاندان جتانے کے لئے پھنس
گئے۔ میں ہر مسافر کو منع کرتی ہوں جو میرا
کہنا مانتے ہیں وہ بچ جاتے ہیں اور جو
تمہاری طرح ضدی ہوتے ہیں وہ یہ سزا
پاتے ہیں۔ دیکھو یہ ہیں وہ آدمی جو جانور
بنائے گئے اور اب تم بھی ان میں شامل ہو جاؤ"
یہ سنکر شہزادہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔
بوڑھی عورت بولی "تم رحم دل ہو اس لئے
میں تمہاری مدد کرتی ہوں تو یہ میرے سر
کے بال رات کو دھونی دے کر سو جانا میں
پھر کل اسی وقت آؤں گی اور تمہارے لئے
ایک تحفہ لاؤں گی۔ تم جادوگر اور اس کی بیٹی
کے قبضہ سے بہت مشکل سے نکل سکو گے۔

اب میں جاتی ہوں" رات کو بادشاہ نے بالوں
کی دھونی دی اور سو گیا۔ تمام رات اس
کے چاروں طرف سے شعلے نکلتے رہے
اور اس کی گرمی سے جادوگر کی بیٹی اس
کے نزدیک نہ آسکی صبح کو لڑکی نے پوچھا
"کیا تم کو منتر پڑھنا آتا ہے۔ کیا تم جادو
جانتے ہو؟" بادشاہ بولا "ہاں میں مشہور جادوگر
ہوں" لڑکی نے جواب دیا "اگر تم مجھ کو منتر سکھا
تو میں تم کو رہا کرا دوں گی" تب وہ لڑکی کی چال
کو سمجھ گیا اور اس نے ٹال دیا۔ پھر جب اس
کی ملاقات بڑھیا سے ہوئی اور اس نے لڑکی
کی گفتگو کو دُھرایا اس نے کہا "تم ہرگز
مت بتانا اور اس پر یہی ظاہر کرنا کہ میں بہت
بڑا جادوگر ہوں اور یہاں تو میں سیر کو آیا ہوا
تھا۔ جی چاہا لاؤ یہاں کی بھی سیر کر لوں۔ یہ
میری طلسمی انگوٹھی ہے اس میں ہر چیز کی
حقیقت دیکھ سکتے ہو" وہ یہ کہہ کر رخصت ہوئی
شہزادہ شکریہ ادا کرتا ہوا واپس آگیا تب وہ
لڑکی پھر آئی اور اس نے کہا "اگر میں تمہاری
ملاقات اپنے باپ سے کراؤں" وہ شہزادہ کو
لے کر ایک لمبی سُرنگ میں چلی گئی جو بہت خوفناک

اریک تھی۔ بہت دیر چلنے کے بعد سرنگ
ہوئی تو صبح کو روشنی پھیلی ہوئی تھی اور ایک
بڑا اور خوشنما باغ لگا ہوا تھا جس میں جگہ جگہ
مرمر کے حوض بنے ہوئے تھے، جا بجا چشمے
ری تھے اور چاروں طرف رنگ برنگ کے
ول کھلے ہوئے تھے اور نہایت خوبصورتی
ے گھاس تراشی گئی تھی اور کثرت سے گلاب
ے پھول لگے ہوئے ایسا دلفریب منظر دیکھ کر
ہزادہ بہت خوش ہوا۔ وسط باغ میں ریشمی
رش پر ایک بڈھا شخص بیٹھا ہوا مالا جپ رہا
تھا اور ایک سات آٹھ برس کی بچی زار زار
و رہی تھی۔ شہزادہ کو اس پر بڑا رحم آیا اور
س نے عہد کیا کہ وہ اس کی مدد ضرور کرے گا
پھر لڑکی نے بڈھے سے کہا "دیکھو بابا یہ ہے
یرا اپنا شکار مگر یہ بھی جادو جانتا ہے"
بڈھا بولا "اچھا بیٹھ جاؤ" اور پھر کہا "اچھا لو یہ
کٹورہ سامنے کے حوض سے پانی بھر لاؤ"
شہزادہ کٹورہ لے کر پانی بھرنے گیا۔ جب
س نے کٹورہ حوض میں ڈالا تو پانی بجائے
سفید کے سرخ ہو گیا۔ اس نے واپس کٹورہ
نکال لیا۔ پانی اپنی اصلی حالت پر آ گیا۔ کئی بار

اس نے ایسا ہی کیا تب وہ واپس آ گیا اور اس
نے بڈھے سے کہا پانی صاف نہیں ہے پھر
اس نے دوسرے حوض سے لانے کو کہا دوسرے
پر گیا اور کٹورہ ڈالا تو پانی نیلا ہو گیا تب وہ
تیسرے پر گیا وہاں سبز رنگ کا پانی لہریں مار رہا
تھا پھر اس نے چوتھے کو دیکھا تو زرد رنگ
تھا وہ واپس آ گیا اور اس نے کہا "پانی صاف
نہیں ہے" بڈھے نے کہا "تم تو جادوگر ہو مگر پھر
بھی پانی کو صاف نہ کر سکے" بادشاہ نے کہا
"بے شک مگر میرا جادو پہلے کے جادوگروں کا
خاتمہ کر دیتا ہے تب وہ اپنا اثر دکھاتا ہے"
پھر بڈھا بولا "اچھا اس سامنے والے درخت
پر چڑھو۔ اگر تم اس کی سیر کر کے واپس آ جاؤ گے تو
میں تم کو استاد مان لوں گا نہیں تو میں تم کو مار دوں گا"
بادشاہ نے انگوٹھی کو گھسا اور دیکھا تو معلوم
ہوا کہ وہ ڈالیوں پر ہرگز قدم نہ رکھے۔ بلکہ
بے تکلف پتوں پر چلے۔ چنانچہ نہایت اطمینان
سے پتوں پر ہوتا ہوا اوپر چڑھ گیا وہاں اس کو
ایک آراستہ کمرہ ملا جہاں ایک سونے کی
مسہری بچھی ہوئی تھی اور اس پر وہی بچی بیٹھی
رو رہی تھی۔ بادشاہ اس کے پاس گیا اور

نہایت پیار سے رونے کی وجہ دریافت کی بچّی نے جواب دیا" میں اپنے باپ کے ساتھ شکار کو آئی تھی جب میرا باپ شکار میں مصروف تھا۔ اُس وقت میں نے نیلا پھول دیکھا۔ میں اس کو لینے کے لئے بےچین ہوگئی۔ اتنے میں ایک بوڑھی عورت آئی اور اس نے کہا کہ پیاری بچّی تو ہرگز اس پھول کو لینے کی کوشش نہ کر۔ مگر میں نے نہیں سُنا اور خود کنارے پر اُتر گئی پھر یہاں پہنچ گئی۔ یہ بڈھا انسانوں کو جانور بناتا ہے اور اس کی لڑکی مسافروں کو گھیر کر لاتی ہے۔ اس لڑکی نے اپنے کھیلنے کے واسطے مجھ کو رکھ لیا مگر میں اپنے والدین کو یاد کر کے ہر وقت روتی ہوں اگر آپ مجھ کو آزاد کرا دیں تو میں آپ کو اپنے باپ سے بہت سا انعام دلاؤنگی اور ہمیشہ آپ کا احسان مانوں گی" شہزادہ نے جواب دیا" میں تم کو آزاد کرا دوں گا۔ مگر تم مجھ کو بتاؤ کہ بڈھے کی جان کس چیز میں ہے" بچّی نے جواب دیا" نیلے پھول میں ہے جب کوئی اس کو توڑے گا تو وہ فوراً مر جائے گا مگر اس کا توڑنا بہت مشکل ہے وہ کسی کے ہاتھ نہیں آتا جب کوئی لینے جاتا ہے تو ڈوب جاتا ہے"

بادشاہ کنارے پر آیا۔ اور اس نے میٹھے راگ گانے شروع کئے۔ جب وہ گا رہا تھا تو ہر چیز پر وجد طاری تھا پھر وہ پانی میں اُترا اور اس نے انگوٹھی کو گھس کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ انگوٹھی کو پانی میں پھینکے چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور پھول اس کے پاس آگیا اور اس نے پھول کو فوراً مسل دیا۔ بڈھا تڑپ تڑپ کر مرگیا۔ اور وہ مع بچّی کے آزاد ہوگیا۔ اب جادوگر کی بیٹی آئی اور اس نے کہا" مجھ کو بخش دو۔ مجھے ہرگز نہ مارو میں تمہارے مسافروں کو نہیں ستاؤنگی میں وعدہ کرتی ہوں کو یہاں سے چلی جاؤنگی" اس نے اس کی عاجزی دیکھ کر معاف کر دیا۔ اس طرح اس نے اپنی جان بچالی اور ہزاروں مسافروں کی جانوں کو بچا لیا۔ شہزادہ بچّی کو اس کے باپ کے پاس چھوڑ کر اپنے ملک میں واپس آگیا مدتوں تک لوگوں کی زبان پر اس کا چرچا رہا ہمیشہ لوگ اس کا نام محبّت اور عزت سے لیتے تھے۔

عطیہ نازلی

پریوں کی شہزادی

...د:-
ایک بے رحم اور بدصورت جادوگرنی
نیلوفر- پریوں کی ننھی منی شہزادی-
- پریوں کی باوقار ملکہ -
- دیگر پریاں. نیلم ـ پکھراج ـ زرنگار وغیرہ وغیرہ
- ریحانہ ـ جادوگرنی کی معصوم نواسی

سین (۱)

ظر- جنگل میں پریوں کا مینا بازار منعقد ہے ـ پریاں دوکانیں سجائے بیٹھی ہیں ـ ان ے زرق برق لباس نے جنگل میں عجب اں پیدا کر دیا ہے ـ اشیاء فروخت پھل پھول ور شہد وغیرہ ہیں ـ مینا بازار کی گہما گہمی میں یک بوڑھی کبڑی جادوگرنی ایک بدنما لٹھیا یکتی ہوئی وارد ہوتی ہے -

جادوگرنی (پریوں کو مخاطب کرتے ہوئے) میں اپنے ملک سے اڑ کر آرہی ہوں ـ میرے پاس بیش قیمت دولت ہے ـ اس دولت سے میں آج خرید و فروخت کروں گی ـ میرے پاس پرستان کے نکمّے سکّے نہیں ـ بلکہ ایک چمکتا دمکتا چاندی کا کھرا روپیہ ہے ـ یہ روپیہ خاص طور پر انسانی ٹکسال میں گھڑا گیا ہے

پریاں (یک زبان ہوکر) اے جادوگرنی دولت کیا ہے؟ تیرا چاندی کا روپیہ کیا چیز ہے؟ یہ کیسے ہوسکتا ہے ـ کہ ایک واحد سکّہ تمام مینا بازار کو خرید سکے؟

نیلم ـ جادوگرنی صاحبہ مجھے معلوم ہے کہ آپ کو یہ مٹھائیاں بہت پسند ہیں ـ یہ لیجئے میری تمام دوکان آپ کے حوالے ہے آپ صرف مجھے اپنی دولت بخش دیں-

جادوگرنی ـ جاری! مجھے تیری مٹھائی کی ضرورت نہیں ـ میں تو مٹھائی اس روپیہ سے نہیں خریدنی-

پکھراج - یہ لو محترمہ میرا شہد حاضر خدمت ہے-

جادوگرنی (ناک بھوں سکیڑتے ہوئے) نہ! نہ بابا ـ میرے ہاں شہد بہت زیادہ ہے ـ خود میرے گھر کے گرد شہد کے بیس چھتے ہیں

نہایت پیار سے رونے کی وجہ دریافت کی بچّی نے جواب دیا "میں اپنے باپ کے ساتھ شکار کو آئی تھی جب میرا باپ شکار میں مصروف تھا۔ اُس وقت میں نے نیلا پھول دیکھا۔ میں اس کو لینے کے لئے بیچین ہوگئی۔ اتنے میں ایک بوڑھی عورت آئی اور اس نے کہا کہ پیاری بچّی تو ہرگز اس پھول کو لینے کی کوشش نہ کر۔ مگر میں نے نہیں سُنا اور خود کنارے پر اُتر گئی پھر یہاں پہنچ گئی۔ یہ بڈھا انسانوں کو جانور بناتا ہے اور اس کی لڑکی مسافروں کو گھیر کر لاتی ہے۔ اس لڑکی نے اپنے کھیلنے کے واسطے مجھ کو رکھ لیا مگر میں اپنے والدین کو یاد کرکے ہر وقت روتی ہوں اگر آپ مجھ کو آزاد کرا دیں تو میں آپ کو اپنے باپ سے بہت سا انعام دلاؤنگی اور ہمیشہ آپ کا احسان مانوں گی" شہزادہ نے جواب دیا "میں تم کو آزاد کرا دوں گا۔ مگر تم مجھ کو بتا دو کہ بڈھے کی جان کس چیز میں ہے" بچّی نے جواب دیا "نیلے پھول میں ہے جب کوئی اس کو توڑے گا تو وہ فوراً مر جائے گا مگر اس کا توڑنا بہت مشکل ہے وہ کسی کے ہاتھ نہیں آتا جب کوئی لینے جاتا ہے تو ڈوب جاتا ہے"

بادشاہ کنارے پر آیا۔ اور اس نے میٹھے راگ گانے شروع کئے۔ جب وہ گا رہا تھا تو ہر چیز پر وجد طاری تھا پھر وہ پانی میں اترا اور اس نے انگوٹھی کو گھس کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ انگوٹھی کو پانی میں پھینکے چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور پھول اس کے پاس آگیا اور اس نے پھول کو فوراً مسل دیا۔ بڈھا تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ اور وہ مع بچّی کے آزاد ہوگیا۔ اب جادوگر کی بیٹی آئی اور اس نے کہا "مجھ کو بخش دو۔ مجھے ہرگز نہ مارو میں تمہارے مسافروں کو نہیں ستاؤنگی میں وعدہ کرتی ہوں کو یہاں سے چلی جاؤنگی" اس نے اس کی عاجزی دیکھ کر معاف کر دیا۔ اس طرح اس نے اپنی جان بچا کر ہزاروں مسافروں کی جانوں کو بچا لیا۔ شہزادہ بچّی کو اس کے باپ کے پاس چھوڑ کر اپنے ملک میں واپس آگیا مدتوں تک لوگوں کی زبان پر اس کا چرچہ رہا ہمیشہ لوگ اس کا نام محبّت اور عزت سے لیتے تھے۔

عطیہ نازلی

پریوں کی شہزادی

افراد:-

۱- ایک بے رحم اور بدصورت جادوگرنی

۲- نیلوفر- پریوں کی ننھی منی شہزادی-

۳- پریوں کی باوقار ملکہ -

۴- دیگر پریاں- نیلم- پکھراج- زنگار وغیرہ وغیرہ

۵- ریحانہ- جادوگرنی کی معصوم نواسی

سین (۱)

منظر- جنگل میں پریوں کا مینا بازار منعقد ہے- پریاں دوکانیں سجائے بیٹھی ہیں- ان کے زرق برق لباس نے جنگل میں عجب سماں پیدا کر دیا ہے- اشیاء فروخت پھل پھول اور شہد وغیرہ ہیں- مینا بازار کی گہما گہمی میں ایک بوڑھی کُبڑی جادوگرنی ایک بدنما لٹھیا ٹیکتی ہوئی وارد ہوتی ہے -

جادوگرنی (پریوں کو مخاطب کرتے ہوئے) میں اپنے ملک سے اُڑکر آرہی ہوں- میرے پاس بیش قیمت دولت ہے- اس دولت سے میں آج خرید و فروخت کروں گی- میرے پاس پرستان کے نکمے سکے نہیں- بلکہ ایک چمکتا دمکتا چاندی کا کھرا روپیہ ہے- یہ روپیہ خاص طور پر انسانی ٹکسال میں گھڑا گیا ہے

پریاں (یک زبان ہوکر) اے جادوگرنی دولت کیا ہے؟ تیرا چاندی کا روپیہ کیا چیز ہے؟ یہ کیسے ہوسکتا ہے- کہ ایک واحد سکہ تمام مینا بازار کو خرید سکے؟

نیلم- جادوگرنی صاحبہ مجھے معلوم ہے کہ آپ کو یہ مٹھائیاں بہت پسند ہیں- یہ لیجئے میری تمام دوکان آپ کے حوالے ہے آپ صرف مجھے اپنی دولت بخش دیں-

جادوگرنی- جا ری! مجھے تیری مٹھائی کی ضرورت نہیں- میں تو مٹھائی اس روپیہ سے نہیں خریدتی-

پکھراج- یہ لو محترمہ میرا شہد حاضر خدمت ہے-

جادوگرنی (ناک بھوں سکیڑتے ہوئے) نہ! نہ بابا- میرے ہاں شہد بہت زیادہ ہے- خود میرے گھر کے گرد شہد کے بیس چھتے ہیں

مجھے تمہارے شہد کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔

زرنگار۔ میں تم کو سبز بوٹی کی بورا دیتی ہوں اس بُوٹی میں یہ کرامت ہے کہ اگر تم اس کو لیکر ہوگی تو سورج کی چمکیلی روشنی میں بھی تم کسی کو دکھائی نہ دو گی۔ ....

زمرّد۔ (زرنگار کی بات کاٹتے ہوئے) یہ عجیب و غریب گلاب میں تمہاری خدمت میں پیش کرتی ہوں۔ اگر تم اس کو اپنے بالوں میں لگا لوگی، تو اتنی خوبصورت ہو جاؤ گی کہ جو شخص تم کو ایک بار نظر بھر کر دیکھے گا فوراً دیوانہ ہو جائے گا۔

جادوگرنی۔ (غصّے میں لال پیلی ہو جاتی ہے) اخ! مجھے خوبصورتی اور ان باتوں سے کیا مطلب۔ مجھے تو ایک نوکر پری کی ضرورت ہے جو میرے شہد کے چھتّوں کی نگرانی کر سکے ... . پل کے پل میں میری جھونپڑی کو صاف چندن کی مانند چمکا دیا کرے۔ اس کے علاوہ میں اور بھی دوسرے کام لیتی رہوں گی۔

نیلوفر شہزادی: (آگے بڑھتی ہے، اور اس طرح کہتی ہے) میں جادوگرنی کا روپیہ لوں گی اور ضرور لوں گی۔ میں اس کی شرائط کو بخوشی مان لوں گی۔ میں اس کی نوکری کرنے کے لئے بالکل تیار ہوں۔ .....

(جادوگرنی ٹھنکتا ہوا روپیہ اس کے ہاتھ میں گرا دیتی ہے۔)

پریاں (اس سودے پر گھبرا جاتی ہیں اور وہ اکٹھی ہو کر یوں باتیں کرنے لگتی ہیں) نیلوفر! تم بیوقوف ہو، ناسمجھ ہو۔ تم کو یہ معلوم نہیں کہ ایک پری جادوگرنی کا کام ہرگز نہیں کر سکتی۔ آہ! ہم تم کو کس طرح یقین دلائیں کہ تم اس سنگدل جادوگرنی چڑیل کے کام سے جلد اُکتا جاؤ گی۔ بتاؤ جب کبھی تمہارا دل پرستان واپس آنے کو چاہے گا تو تم کیا کرو گی؟

جادوگرنی۔ اوں! تو اس میں کیا بات ہے؟ جب وہ مجھے میرا سکّہ واپس کر دے گی تو پھر میں اسے آزاد کر دوں گی۔ وہ پھر پرستان واپس چلی آئے گی۔ اور میں کسی اور پری کو نوکر رکھ لوں گی اور اس بیوقوف نوکر کو بالکل بھول جاؤں گی۔ .....

اچھا پریو! خدا حافظ۔ ہم دونوں تو اب جاتے ہیں۔ (یہ کہتے ہوئے جادوگرنی نیلوفر کے ساتھ غائب ہو جاتی ہے)

نیلم (روتے ہوئے) آہ آخر وہ چلی ہی گئی۔

(پریوں کی محفلِ رنگ ایک ماتم کی محفل سے
بدل جاتی ہے۔ چاروں طرف پریوں کے رونے
دھونے، چیخم دھاڑ سے ایک کہرام سا مچ جاتا ہے
اور کانوں پڑی آواز نہیں سنائی دیتی۔)

(پردہ)

سین (۲)

(جادوگرنی کی جھونپڑی۔ ننھی شہزادی نیلوفر
کھیتوں کے چھتّوں کی رکھوالی کر رہی ہے شہزادی
کے سامنے اسٹول پر جادوگرنی کی نواسی ریحانہ
بیٹھی ہوئی مٹر نکال رہی ہے۔ شہزادی پھٹے
حالوں ہے۔ اس کے پہلے کے کپڑے جو سورج
کی کرنوں سے بنے ہوئے تھے اب پھٹ کر
تار تار ہو گئے ہیں۔ اس کی جھول دار فراک کی
جگہ اب ایک بدرنگ کھدر کے لباس نے لے
لی ہے۔ اور تو اور اس کے خوشنما پر بھی مکھیوں کے
بدنما اور گندے پروں میں تبدیل ہو چکے ہیں)۔

جادوگرنی (اندر سے) نیلوفر۔ اری او نیلوفر
تو کہاں مر گئی۔

اس آواز کو سنتے ہی دونوں کے اوسان
خطا ہو جاتے ہیں۔ افراتفری میں مٹر تمام
بکھر جاتے ہیں۔ اور اسٹول بے قاعدگی سے اِدھر
اُدھر لُڑھک جاتے ہیں۔

جادوگرنی۔ (پھر) اری او تو مر گئی۔ کس کونے
کھدرے میں چھپی بیٹھی ہے! (وہ دروازے کے
قریب آجاتی ہے اور نیلوفر سے یوں مخاطب ہوتی ہے)
بتا او بے شرم تو نے صبح تڑکے میری
مکھیوں کو ایک ایک گن کر باہر نکالا تھا؟
کیا تو نے صحن میں جھاڑو بہار و دے دی تھی؟
کیا جھونپڑی کے فرش کو تو دھو چکی ہے؟
روٹی پکالی ہے تو نے اور چرخا بھی کات لیا ہے؟
کیا آگ جلانے کے لئے لکڑیاں جمع کرائی ہیں تو نے؟
میرے مینڈک اور چمگادڑوں کے لئے
مکھیاں پکڑ لائی ہے؟
بتا تو میری سیاہ بلّی کے لئے کتنے چوہے اکٹھے
کئے ہیں؟
سن ری چھوکری! جب سے تو یہاں آئی ہے میرے
پالتو جانور کمزور ہو گئے ہیں۔ جانتی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟
اس کی وجہ صرف یہ ہے (اسے تھپڑ مارتے ہوئے)
کہ تو ان کو اچھی طرح سے کھانا نہیں کھلاتی۔
ہاں تو کیا تو نے تمام کام کر لیا ہے۔ اگر کر لیا ہے
تو میرے لئے فوراً شہد لا۔ میں چائے پیوں گی۔

نیلوفر۔ مہربان مالکہ تمہاری مکھیاں نہایت ظالم

مجھے تمہارے شہد کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔

زرنگار۔ میں تم کو سبز بوٹی کی بورا دیتی ہوں اس بوٹی میں یہ کرامت ہے کہ اگر تم اس کو لیکر سوگی تو سورج کی چمکیلی روشنی میں بھی تم کسی کو دکھائی نہ دو گی۔۔۔۔۔۔۔

زمرد۔ (زرنگار کی بات کاٹتے ہوئے) یہ عجیب و غریب گلاب میں تمہاری خدمت میں پیش کرتی ہوں۔ اگر تم اس کو اپنے بالوں میں لگا لوگی، تو اتنی خوبصورت ہو جاؤ گی کہ جو شخص تم کو ایک بار نظر بھر کر دیکھے گا فوراً دیوانہ ہو جائے گا۔

جادوگرنی۔ (غصے میں لال پیلی ہو جاتی ہے) اخ! مجھے خوبصورتی اور ان باتوں سے کیا مطلب۔ مجھے تو ایک نوکر پری کی ضرورت ہے جو میرے شہد کے چھتوں کی نگرانی کر سکے۔۔۔ ۔۔۔۔ پل کے پل میں میری جھونپڑی کو صاف چندن کی مانند چمکا دیا کرے۔ اس کے علاوہ میں اور بھی دوسرے کام لیتی رہوں گی۔

نیلوفر شہزادی۔ (آگے بڑھتی ہے اور اس طرح کہتی ہے۔ میں جادوگرنی کا روپیہ لوں گی اور ضرور لوں گی۔ میں اس کی شرائط کو بخوشی مان لوں گی۔ میں اس کی نوکر بننے کے لئے بالکل تیار ہوں۔۔۔۔۔

(جادوگرنی ٹھنکتا ہوا روپیہ اس کے ہاتھ میں گرا دیتی ہے۔)

پریاں (اس سودے پر گھبرا جاتی ہیں اور وہ اکٹھی ہو کر یوں باتیں کرنے لگتی ہیں) نیلوفر! تم بیوقوف ہو، نا سمجھ ہو۔ تم کو یہ معلوم نہیں کہ ایک پری جادوگرنی کا کام ہرگز نہیں کر سکتی۔ آہ! ہم تم کو کس طرح یقین دلائیں کہ تم اس سنگدل جادوگرنی چڑیل کے کام سے جلد اکتا جاؤ گی۔ بتاؤ جب کبھی تمہارا دل پرستان واپس آنے کو چاہے گا تو تم کیا کرو گی؟

جادوگرنی۔ اوں! تو اس میں کیا بات ہے؟ جب وہ مجھے میرا سکہ واپس کر دے گی تو پھر میں اسے آزاد کر دوں گی۔ وہ پھر پرستان واپس چلی آئے گی۔ اور میں کسی اور پری کو نوکر رکھ لونگی اور اس بیوقوف نوکر کو بالکل بھول جاؤں گی۔۔۔۔۔

اچھا پریو! خدا حافظ۔ ہم دونوں تو اب جاتے ہیں۔ (یہ کہتے ہوئے جادوگرنی نیلوفر کے ساتھ غائب ہو جاتی ہے)

نیلم (روتے ہوئے) آہ آخر وہ چلی ہی گئی۔

(پریوں کی محفلِ رنگ ایک ماتم کی محفل سے
ں جاتی ہے۔ چاروں طرف پریوں کے رونے
ونے، چیخم دھاڑ سے ایک کہرام سا مچ جاتا ہے
ر کانوں پڑی آواز نہیں سنائی دیتی۔)

(پردہ)

سین (۲)

(جادوگرنی کی جھونپڑی۔ ننھی شہزادی نیلوفر
ھیوں کے چھتّوں کی رکھوالی کر رہی ہے شہزادی
ے سامنے اسٹول پر جادوگرنی کی نواسی ریحانہ
ٹھی ہوئی مٹر نکال رہی ہے۔ شہزادی پھٹے
الوں ہے۔ اس کے پہلے کے کپڑے جو سورج
ی کرنوں سے بنے ہوئے تھے اب پھٹ کر
ر تار ہو گئے ہیں۔ اس کی جھول دار فراک کی
لکہ اب ایک بدرنگ کھدّر کے لباس نے لے
ہے۔ اور تو اور اس کے خوشنما پر بھی مکھیوں کے
رنما اور گندے پروں میں تبدیل ہو چکے ہیں)۔

ادوگرنی (اندر سے) نیلوفر۔ اری او نیلوفر
کہاں مرگئی۔

(اس آواز کو سنتے ہی دونوں کے اوسان
طا ہو جاتے ہیں۔ افراتفری میں مٹر تمام
کھر جاتے ہیں۔ اور سٹول بے قاعدگی سے اِدھر
اُدھر لُڑھک جاتے ہیں۔)

جادوگرنی۔ (پھر) اری او تو مرگئی۔ کس کونے
کھدرے میں چھپی بیٹھی ہے (وہ دروازے کے
قریب آجاتی ہے اور نیلوفر سے یوں مخاطب ہوتی ہے)
بتا او بے شرم تو نے صبح تڑکے میری
مکھیوں کو ایک ایک گن کر باہر نکالا تھا؟
کیا تو نے صحن میں جھاڑو بہارو دے دی تھی؟
کیا جھونپڑی کے فرش کو تو دھو چکی ہے؟
روٹی پکالی ہے تو نے اور چرخا بھی کات لیا ہے؟
کیا آگ جلانے کے لئے لکڑیاں جمع کرلائی ہو تو؟
میرے مینڈک اور چمگادڑوں کے لئے
مکھیاں پکڑ لائی ہے؟
بتا تو میری سیاہ بلّی کے لئے کتنے چوہے اکٹھے
کئے ہیں؟
سُن ری چھوکری! جب سے تو یہاں آئی ہے میرے
پالتو جانور کمزور ہو گئے ہیں۔ جانتی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟
اس کی وجہ صرف یہ ہے (اسے تھپّڑ مارتے ہوئے)
کہ تو ان کو اچھی طرح سے کھانا نہیں کھلاتی۔
ہاں تو کیا تو نے تمام کام کر لیا ہے۔ اگر کر لیا ہے
تو میرے لئے فوراً شہد لا۔ میں چائے پیوں گی۔

نیلوفر۔ مہربان مالکہ تمہاری مکھیاں نہایت ظالم

مجھے تمہارے شہد کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔

زرنگار۔ میں تم کو سبز بوٹی کی بورا دیتی ہوں اس بُوٹی میں یہ کرامت ہے کہ اگر تم اس کو لیکر بیٹھوگی تو سورج کی چمکیلی روشنی میں بھی تم کسی کو دکھائی نہ دوگی ۔۔۔۔۔۔۔

زمرد۔ (زرنگار کی بات کاٹتے ہوئے) یہ عجیب و غریب گُلاب میں تمہاری خدمت میں پیش کرتی ہوں۔ اگر تم اس کو اپنے بالوں میں لگا لوگی، تو اتنی خوبصورت ہوجاؤگی کہ جو شخص تم کو ایک بار نظر بھر کر دیکھے گا فوراً دیوانہ ہوجائے گا۔

جادوگرنی۔ (غصّے میں لال پیلی ہوجاتی ہے) اخ! مجھے خوبصورتی اور ان باتوں سے کیا مطلب۔ مجھے تو ایک نوکر پری کی ضرورت ہے جو میرے شہد کے چھتّوں کی نگرانی کرسکے ... . پل کے پل میں میری جھونپڑی کو صاف چندن کی مانند چمکا دیا کرے۔ اس کے علاوہ میں اور بھی دوسرے کام لیتی رہوں گی۔

نیلوفر شہزادی۔ (آگے بڑھتی ہے اور اس طرح کہتی ہے) میں جادوگرنی کا روپیہ لوں گی اور ضرور لوں گی۔ میں اس کی شرائط کو بخوشی مان لوں گی۔ میں اس کی نوکر بننے کے لئے بالکل تیار ہوں۔.....

(جادوگرنی ٹھنکتا ہوا روپیہ اس کے ہاتھ میں گرا دیتی ہے۔)

پریاں (اس سودے پر گھبرا جاتی ہیں اور وہ اکٹھی ہوکر یوں باتیں کرنے لگتی ہیں) نیلوفر! تم بیوقوف ہو، ناسمجھ ہو۔ تم کو یہ معلوم نہیں کہ ایک پری جادوگرنی کا کام ہرگز نہیں کرسکتی۔ آہ! ہم تم کو کس طرح یقین دلائیں کہ تم اس سنگدل جادوگرنی چڑیل کے کام سے جلد اُکتا جاؤ گی۔ بتاؤ جب کبھی تمہارا دل پرستان واپس آنے کو چاہے گا تو تم کیا کرو گی؟

جادوگرنی۔ اوں! تو اس میں کیا بات ہے؟ جب وہ مجھے میرا سکّہ واپس کردے گی تو پھر میں اسے آزاد کردوں گی۔ وہ پھر پرستان واپس چلی آئے گی۔ اور میں کسی اور پری کو نوکر رکھ لوں گی اور اس بیوقوف نوکر کو بالکل بھول جاؤں گی۔.....

اچھا پریو! خدا حافظ۔ ہم دونوں تو اب جاتے ہیں۔ (یہ کہتے ہوئے جادوگرنی نیلوفر کے ساتھ غائب ہوجاتی ہے)

نیلم (روتے ہوئے) آہ آخر وہ چلی ہی گئی۔

(پریوں کی محفل رنگ ایک ماتم کی محفل سے بدل جاتی ہے۔ چاروں طرف پریوں کے رونے دھونے، چیخم دھاڑ سے ایک کہرام سا مچ جاتا ہے اور کانوں پڑی آواز نہیں سنائی دیتی۔)

(پردہ)

سین (۲)

(جادوگرنی کی جھونپڑی۔ ننھی شہزادی نیلوفر مکھیوں کے چھتوں کی رکھوالی کر رہی ہے شہزادی کے سامنے اسٹول پر جادوگرنی کی نواسی ریحانہ بیٹھی ہوئی مٹر نکال رہی ہے۔ شہزادی پھٹے حالوں ہے۔ اس کے پہلے کے کپڑے جو سورج کی کرنوں سے بنے ہوئے تھے اب پھٹ کر تار تار ہو گئے ہیں۔ اس کی جھول دار فراک کی جگہ اب ایک بدرنگ کھدر کے لباس نے لے لی ہے۔ اور تو اور اس کے خوشنما پر بھی مکھیوں کے بدنما اور گندے پروں میں تبدیل ہو چکے ہیں)۔

جادوگرنی (اندر سے) نیلوفر۔ اری او نیلوفر تو کہاں مر گئی۔

اس آواز کو سنتے ہی دونوں کے اوسان خطا ہو جاتے ہیں۔ افراتفری میں مٹر تمام بکھر جاتے ہیں۔ اور سٹول بے قاعدگی سے اِدھر اُدھر لڑھک جاتے ہیں۔

جادوگرنی۔ (پھر) اری او تو مر گئی۔ کس کونے کھدرے میں چھپی بیٹھی ہے (وہ دروازے کے قریب آ جاتی ہے اور نیلوفر سے یوں مخاطب ہوتی ہے)

بتا او بے شرم تو نے صبح تڑکے میری مکھیوں کو ایک ایک گن کر باہر نکالا تھا؟

کیا تو نے صحن میں جھاڑو بہار و دے دی تھی؟

کیا جھونپڑی کے فرش کو تو دھو چکی ہے؟

روٹی پکالی ہے تو نے اور چرخا بھی کات لیا ہے؟

کیا آگ جلانے کے لئے لکڑیاں جمع کر لائی ہے تو؟

میرے مینڈک اور چمگادڑوں کے لئے مکھیاں پکڑ لائی ہے؟

بتا تو میری سیاہ بلّی کے لئے کتنے چوہے اکھٹے کئے ہیں؟

سن رہی چھوکری! جب سے تو یہاں آئی ہے میرے پالتو جانور کمزور ہو گئے ہیں۔ جانتی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

اس کی وجہ صرف یہ ہے (اسے تھپڑ مارتے ہوئے) کہ تو ان کو اچھی طرح سے کھانا نہیں کھلاتی۔

ہاں تو کیا تو نے تمام کام کر لیا ہے۔ اگر کر لیا ہے تو میرے لئے فوراً شہد لا۔ میں چائے پیوں گی۔

نیلوفر۔ مہربان مالکہ تمہاری مکھیاں نہایت ظالم

ہیں۔ انہوں نے میرے ہاتھ کاٹ کاٹ کر سوجھا دیئے ہیں۔

جادوگرنی (غصّہ سے) تمہیں جس کام کا حکم دیا جائے اسے کرنا ہوگا۔ حکم عدولی کے سنگین جُرم میں میں تم کو بھڑوں اور بچھوؤں سے کٹواؤں گی۔

(جادوگرنی چلی جاتی ہے)

پری نیلوفر۔ (رونے لگتی ہے اور کہتی ہے کاش میں آج پرستان میں ہوتی۔ جادوگرنی نے تو میرا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ رات دن میری جان کھاتی رہتی ہے۔ کان کھینچتی ہے اور چٹکیاں ایسی لیتی ہے کہ خدا کی پناہ! میرے خوبصورت گھونگریالے بالوں کو قینچی سے کاٹ کاٹ کر اس نے ستیاناس کر دیا ہے اور زور زور سے رونے لگتی ہے)۔

ریحانہ۔ نیلوفر اس کا روپیہ دے دو اور واپس پرستان چلی جاؤ۔

نیلوفر۔ ریحانہ میں نے ہر جگہ اس کی تلاش کی، لیکن وہ کہیں نہیں ملتا۔ میں نے جھونپڑی کا کونا کونا چھان مارا۔ کچھ بھی نہیں ملا سوائے اس لونگ کے۔

ریحانہ۔ او پردیسی پری مجھے تجھ سے اُنس ہوگیا ہے اور اس اُنس کی وجہ سے میں تجھے ایک راز سے آگاہ کرتی ہوں۔ سُن اور کان دے کر سُن نانی نے وہ روپیہ اس پری کی گھاس سے جو وہ میلے میں بیچ رہی تھی مِل ڈالا تھا۔ اور اس کے بعد وہ روپیہ تمہاری جیب میں ڈال دیا روپیہ اب بھی تمہاری جیب میں پڑا ہے۔ اسے کوئی چرا نہیں سکتا۔ آنکھ اسے دیکھ نہیں سکتی۔ البتہ اُنگلی محسوس ضرور کر سکتی ہے۔

نیلوفر۔ اہا ہا۔ (انتہائی خوشی سے اُچھلتے ہوئے) اب میں اس جادو کو اچھی طرح توڑ سکتی ہوں دیکھو اس لونگ سے میں روپیہ کو چھوتی ہوں (خوشی میں وہ جادوگرنی کے کمرے میں روپیہ پھینک دیتی ہے)۔ یہ لو جادوگرنی اپنا روپیہ اب ہم جاتے ہیں۔ کیونکہ اب ہم آزاد ہو گئے ہیں۔ آؤ ریحانہ تم بھی ہمارے ساتھ چلو پرستان میں۔ وہاں بہت اچھے اچھے میوے کھانے کو عمدہ سے عمدہ لباس پہننے کو میں تم کو پریوں والے پَر بھی لگا دوں گی۔ پھر ہم خوشی خوشی رہیں گے۔

ریحانہ۔ اچھا تو میں بخوشی تمہارے ساتھ چلونگی

(جادوگرنی نیلوفر کے کھو جانے پر پیچ و تاب کھاتی ہے اور کچھ کچھ بڑبڑانے لگتی ہے)

دنیلوفر پرستان پہنچکر گل بجاتی ہے۔ سب پریاں حشرات الارض کی طرح نمودار ہو جاتی ہیں۔ اور اُن کی سُریلی آواز چار جانب پھیل جاتی ہے)

اتنے میں زمرّد باآواز بلند کہتی ہے "خاموش! ملکہ کی سواری آتی ہے۔

پریوں کی ملکہ آگے بڑھتی ہے۔ اور جادوگرنی کو یوں مخاطب کرتی ہے)

"آج سے اے جادوگرنی پھر کسی پریزاد کو ستا نہ سکو گی۔ میں اب تم کو ایک مکھی بنا دونگی اچھا اب تم شہد کی مکھی بن چکی ہو۔ جاؤ اُڑ جاؤ اور ساری عمر غلاموں کی زندگی بسر کرو۔ دیکھو یہ چھتے تمہارے گھر ہیں۔ (پردہ)

از نصرت نشاط

صفحہ ۱۴ کا بقیہ

تو میں صاف کہدوں گا کہ بھائی میں کچھ بھی نہیں جانتا۔ ابھی میں نے کچھ ہی سوچا تھا کہ ڈاکیہ نے مجھ کو کچھ خطوط لاکر دیئے اُس میں سے ایک امّی جان کا خط تھا اُس میں اُنھوں نے لکھا تھا کہ میں نے سنا ہے کہ تم آج کل کچھ نہیں پڑھتے جی تو نہیں چاہتا کہ تم کو کچھ بھیجوں لیکن تمہارے لکھنے کے بموجب کچھ روپے بھیج رہی ہوں اپنے ذاتی صرف میں لانا" میں بیک خوش ہو گیا کیونکہ میں نے امّی کے خط سے کچھ کے کچھ نہ کچھ معنی نکال لئے تھے۔ وہ یہ کہ "کچھ" کچھ موقعوں پہ تلخ بھی ہوتا ہے جیسا کہ امّی پہلے کچھ ناراض ہوئیں اور بعض موقعوں پر شیریں بھی جیسا کہ امی بعد میں کچھ خوش ہو گئیں اور کچھ روپے میرے نام روانہ کر دیئے

خلیل الرحمٰن زبیری

ایک لُٹی ہوئی ماں

کِدھر گُم ہُوا میری آنکھوں کا تارا   مِلے گا نہ کیا میری آنکھوں کا تارا
کہاں چھُپ گیا میری آنکھوں کا تارا

یہ خفقان ہے رات دن میرے دل کو   یہی دِھیان ہے رات دن میرے دل کو
کہاں چھُپ گیا میری آنکھوں کا تارا

نظر کیوں نہیں آتی وہ پیاری صورت   وہ پیاری سی آنکھیں وہ پیاری سی مورت
کہاں چھُپ گیا میری آنکھوں کا تارا

کلیجے کی ٹھنڈک کو لا کر ملا دو   خدا کے لئے کوئی اُس کا پتا دو
کہاں چھُپ گیا میری آنکھوں کا تارا

مُصیبت پڑے گی یہ کس کو خبر تھی   نگاہوں میں دُنیا اندھیری رہے گی
کہاں چھُپ گیا میری آنکھوں کا تارا

ارے سُننے والو ارے سُننے والو   مرے حال پر رحم کھاؤ بتا دو
کہاں چھُپ گیا میری آنکھوں کا تارا

کلیجے میں دھڑکن ہے کیوں کر مٹاؤں   کِسے آج میں اپنی بپتا سُناؤں
کہاں چھُپ گیا میری آنکھوں کا تارا

عابد (بی۔اے) مرادآبادی

رضیہ کی سالگرہ

آج رضیہ کی سالگرہ تھی اس لئے وہ صبح ہی اُٹھ بیٹھی نہائی دھوئی اور نئے کپڑے پہنے اور باغ میں اپنی سہیلیوں کا انتظار کرنے لگی۔ تھوڑی دیر بعد اُس کی سہیلیاں آنے لگیں کوئی اس کے لئے کتاب لائی، کوئی گڑیا کوئی کھلونا۔ کوئی ہار، کوئی گلدستہ کوئی مٹھائی اور کوئی اور تحفہ۔ اسی طرح بارہ بج گئے اور تمام کی تمام ہال میں آئیں۔ جہاں ضیافت کا انتظام تھا۔ سب نے اُسے مبارکباد دی اور پھر خوب مزے لے کر قسم قسم کے کھانے کھانے لگیں۔ اسی طرح دو بج گئے اور رفتہ رفتہ تمام سہیلیاں رخصت ہوگئیں۔

رضیہ کی ماں نے رضیہ کو دس روپیہ کا ایک نوٹ دیا۔ اور کہا یہ میری طرف سے تمہاری سالگرہ کا تحفہ ہے۔ جو چاہو اس سے لے لو۔ رضیہ نے ماں کا شکریہ ادا کیا۔ اور بازار کی طرف چلدی کیونکہ وہاں اُس نے ایک کتاب دیکھی تھی۔ "پرستان کی کہانیاں" جس میں بہت مزیدار کہانیاں اور رنگ برنگ کی تصویریں تھیں۔ اور اب وہ اُسے خریدنے جا رہی تھی۔

جونہی وہ شہر کے پھاٹک پر پہنچی اُس نے ایک غریب بڑھیا کو دیکھا، جس کے کپڑے بالکل پھٹے ہوئے تھے۔ اور وہ سردی سے کانپ رہی تھی۔ اور ہاتھ پھیلا پھیلا کر بھیک مانگ رہی تھی۔ رضیہ کو اُس پر بہت ترس آیا اُس نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور ایک ہوٹل پر لے گئی۔ وہاں اُسے کھانا کھلایا۔ اور پھر بازار سے اُس کے لئے ایک کمبل خریدا۔ اور اُسے دیتے ہوئے بولی "بوڑھی اماں، آج میری سالگرہ تھی اس لئے میں تمہیں یہ کمبل اپنی طرف سے دیتی ہوں۔ یہ لو کچھ پیسے ان سے دو چار دن کا گذارہ چل جائے گا۔" یہ کہہ کر اُس نے باقی پیسے جو اُس کے پاس بچے تھے بڑھیا کو دیدیئے۔ اور خود گھر کی طرف چلدی۔

رات کا وقت تھا اور رضیہ اپنے بستر پر لیٹی ہوئی تھی کہ اُسے آواز سنائی دی۔ "رضیہ بیٹی

ذرا باہر آؤ تو"۔ رضیہ سخت حیران ہوئی کہ اس وقت اسے کون بلا رہا ہے۔ فوراً اُٹھ کر باہر آئی، تو کیا دیکھا کہ ایک بہت ہی خوبصورت عورت باہر کھڑی ہے۔ اُس کا لباس بہت ہی عجیب ہے اور اُس کے سر کے بال سنہری ہیں اور گھٹنوں تک لٹک رہے ہیں۔ سر پر ایک تاج ہے جو جگمگا رہا ہے۔ وہ مُسکرائی اور بولی "گھبراؤ نہیں رضیہ! میں پریوں کی ملکہ ہوں۔ آج جس بڑھیا کو تم نے کھانا کھلایا تھا اور کمبل دیا تھا وہ میں ہی تھی۔ میں نے اپنا حُلیہ بدل لیا تھا۔ تُم نے مجھ پر ترس کھایا۔ اس لئے میں تُم سے بہت خوش ہوئی۔ آؤ آج پرستان کی سیر کرا لاؤں"۔ رضیہ مُسکرائی۔ اس کی آنکھوں میں مسرت کی چمک پیدا ہوئی۔ اور وہ بولی "میرے خدا یہ کیا؟"

پرستان کی ملکہ نے اپنی جادو کی چھڑی رضیہ کو چھوئی، تو فوراً اُس کے کندھوں پر دو خوبصورت پَر نکل آئے۔ اور وہ ملکہ کے ساتھ آسمان کی طرف اُڑنے لگی۔ آسمان پر چاند چمک رہا تھا اور ہر طرف چاندنی پھیلی ہوئی تھی۔ اور دونوں اُڑتی ہوئیں اوپر ہی اوپر جا رہی تھیں، تھوڑی دیر بعد وہ بادلوں میں جا پہنچیں۔ جہاں بے شُمار پریاں آپس میں آنکھ مچولی کھیل رہی تھیں جونہی اُنہوں نے ملکہ کو آتے دیکھا تمام اُس کے گرد جمع ہوگئیں۔ اور خوش آمدید کا سُریلا گیت گانے لگیں ملکہ کے حکم سے فوراً ایک بگھی منگائی گئی، جو کہ چاند کی روشنی میں چمکتی ہوئی بہت ہی بھلی معلوم دیتی تھی اس کے آگے اٹھارہ گھوڑے جُتے تھے۔ اور اُن کے رنگ بھی بہت ہی عجیب تھے۔ رضیہ اور ملکہ دونوں بگھی میں بیٹھ گئیں۔ آگے آگے بینڈ بجتا جا رہا تھا۔ اور بگھی کے پیچھے تمام پریاں ناچتی گاتی ملکہ کے محل کی طرف جا رہی تھیں۔

محل کے پاس پہنچ کر بگھی روک دی گئی اور رضیہ اور ملکہ دونوں نیچے اُتر آئیں۔ محل کیا تھا شاعر کے خیالات سے بھی زیادہ حسین۔ سارے کا سارا محل شیشے کا بنا تھا۔ دیواریں، فرش، چھت سبھی کچھ شیشے کا تھا۔ رضیہ اور ملکہ دونوں ایک ہال میں جا پہنچیں۔ جہاں اُن کے لئے دو کُرسیاں پہلے ہی خاص جگہ پر رکھی ہوئی تھیں وہ وہاں جاکر بیٹھ گئیں۔ اور دوسری تمام پریاں اُن کے سامنے ناچنے لگیں۔ اُس وقت کا سماں بھی دیکھنے کے قابل تھا۔ ناچتی ہوئی پریوں کے عکس دیواروں۔ چھت اور فرش پر

پڑ رہے تھے۔ اور ایک اور ہی قسم کا نظارہ تھا دیواروں پر قسم قسم کی تصاویر آویزاں تھیں اور کھڑکیوں میں طرح طرح کے پرندے بیٹھے سریلے راگ الاپ رہے تھے۔ رضیہ پریوں کا ناچ دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ اور خوشی سے تالیاں بجانے لگی۔

جب ناچ ہو چکا تو تمام کی تمام پریاں باہر باغیچہ میں چلی گئیں۔ وہاں قسم قسم کے پھول کھلے تھے۔ فوارے چل رہے تھے اور ہر طرف خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ درمیان میں حوض تھا۔ جس میں پریاں نہا رہی تھیں۔ کچھ تیرتی تھیں۔ کچھ غوطے لگاتی تھیں۔ اور کچھ ناچتی تھیں۔ رضیہ کو بھی پریوں نے نہلایا۔ پھر تمام کی تمام دعوت کے لئے تیار ہونے لگیں۔ سبز سبز گھاس پر شیشے کی میز کرسیاں لگائی گئیں۔ قسم قسم کے کھانے آئے۔ اور سب نے سیر ہو کر کھایا۔ رضیہ کے سامنے اس قسم کی مٹھائیاں پھل اور کھانے آئے کہ اس نے کبھی ان کے متعلق نہ سنا تھا۔ نہ پڑھا!!۔

کھانا کھانے کے بعد ملکہ رضیہ کو پرستان کی دوسری چیزیں دکھانے لے گئی۔ اس نے اسے پریوں کے خوبصورت مکانات۔ کھیلنے کے میدان کارخانے، سکول۔ ناچ گھر وغیرہ دکھائے۔ اور رضیہ بہت ہی خوش ہوئی۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ہر چیز کو دیکھ رہی تھی۔ اس نے پرستان میں عجیب عجیب چیزیں دیکھیں۔ مثلاً ایسے ایسے درخت جن پر پھلوں کی بجائے ہیرے، موتی جواہرات، یاقوت نیلم۔ زمرد اور الماس لگے تھے۔ ایسے ایسے پلنگ جو کہ پھولوں سے تیار کئے تھے اور ایسے ایسے کارخانے جہاں شیشے کے لباس تیار ہوتے تھے

اسی طرح سیر کرتے کراتے صبح ہونے کو آئی، تو پریوں کی ملکہ نے کہا "رضیہ اب صبح ہونے والی ہے اس لئے تم جاؤ کہیں تمہارے ماں باپ تمہارا خالی پلنگ دیکھ کر حیران اور پریشان نہ ہوں۔ یہ لو یہ میری طرف سے ایک تحفہ "پرستان کی کہانیاں" اسے غور سے پڑھنا۔ اس میں بہت اچھی اچھی کہانیاں ہیں۔ اور ہاں دیکھنا آئندہ بھی تم غریبوں کی مدد ضرور کرتی رہنا۔ غریبوں کی مدد کرنے والوں سے ہم بہت خوش ہوتے ہیں۔ اگر ہو سکا تو میں پھر کبھی تمہیں بونوں کے ملک کی سیر کراؤں گی۔"

یہ کہہ کر ملکہ نے رضیہ کو ایک تخت پر بٹھایا۔ اور تمام پریوں نے اسے الوداع کہی اور تخت زمین کی

طرف اُترنے لگا۔ وہ اُتر ہی رہی تھی کہ اُس کے کانوں میں آواز آئی۔ "رضیہ۔ بیٹی رضیہ، اُٹھ بیٹھو سورج نکل آیا۔"

رضیہ نے فوراً آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ اس کی ماں اُسے جگا رہی ہے اور میز پر وہ کتاب پڑی ہے۔ وہ رات کو سو گئی تھی۔ اُس نے انگڑائی لی اور اُٹھ بیٹھی۔

اب بھی رضیہ ہر فقیر کی مدد کرتی ہے۔ کیونکہ اُس کا خیال ہے کہ کبھی نہ کبھی پریوں کی ملکہ ضرور اُسے بونوں کے ملک کی سیر کرائے گی۔ چنانچہ وہ اُس رات کا شوق سے انتظار کر رہی ہے۔ جس رات کو پریوں کی حسین ملکہ اُسے اپنے ہمراہ بونوں کے ملک میں لے جائے گی۔

بچّو سنی تم نے رضیہ کی کہانی! تم بھی اس سے سبق سیکھو۔ اور جہاں تک ہو سکے غریبوں کی مدد کرو۔ ممکن ہے کہ کسی دن تمہیں بھی پریوں کی ملکہ بُلانے آئے اور تمہیں پریوں کے ملک کی سیر کرائے اور یاد رکھو کہ تم پرستان دیکھ کر کتنا خوش ہو گے۔ لیکن ہاں بھئی مجھے نہ بھول جانا۔ جس نے تمہیں پرستان کی سیر کرنے کی ترکیب بتائی ہے۔ چاند مرزا شملہ

اچھّے بچّے

وُہ کب اچھّے بچّے ہیں
رات کو کھیل میں کھوتے ہیں
دِن نِکلے پر سوتے ہیں
وہ کب اچھّے بچّے ہیں
مَیلے کُچیلے رہتے ہیں
بات ٹِھنک کر کرتے ہیں
وہ کب اچھّے بچّے ہیں
کھیل سے ہے نِت کام جِنہیں
کام نہ صبح اور شام جِنہیں
وہ کب اچھّے بچّے ہیں
سچ پر نفرت لاتے ہیں
جُھوٹی بات بناتے ہیں
وہ کب اچھّے بچّے ہیں
ضدّی ہٹّی ہوتے ہیں
بات کہو تو روتے ہیں
وہ کب اچھّے بچّے ہیں

پرمانند گُپتا

ماں

کسی گاؤں میں ایک ساس بہو رہتی تھیں۔ شادی کے بعد بڑھیا کا بیٹا (حامد کسی شہر میں کمانے چلا گیا۔ ادھر بڑھیا روزانہ صبح سے شام تک چرخہ کاتتی اور چرخہ کاتنے کے بعد بڑھیا چرخہ سے مخاطب ہو کے یہ کہتی "مائی! تو رہ۔ اور کسی وقت تجھ سے کام لیا جائے گا"

بڑھیا کی بہو یہ بے جوڑ باتیں سنتی اور دل ہی دل میں جلتی رہتی۔ اُسے ساس کی یہ باتیں بہت ہی بری لگتیں۔ چند دن بعد اس کا لڑکا حامد گھر آیا وہ بہت بے وقوف تھا۔ ماں کو سلام کر کے بیوی کے کمرہ میں جو وہ گیا۔ تو اُسے دیکھتے ہی اس کی بیوی نے کہا: "تمھاری ماں ڈائن ہے" اُس نے تعجب سے پوچھا "تجھے کیسے معلوم ہوا" کہنے لگی۔ "تمھاری ماں چرخہ کاتنے کے بعد چرخہ سے اِس طرح کی باتیں کیا کرتی ہے۔ یہ ضرور ڈائن ہے۔ اگر ابھی سے اس کا فکر نہ کرو گے۔ تو ایک نہ ایک دن یہ مجھے کھا جائے گی۔ اور تمھاری جان کی بھی خیر نہیں ہے" حامد کو اپنی بیوی کی بات سن کر یقین آگیا اور کہا "بہت اچھا! آج ہی میں اس ڈائن بڑھیا کا کام تمام کئے دیتا ہوں"

حامد حیلہ و بہانے سے اپنی ماں کو جنگل میں لے گیا۔ اور ایک بڑا سا گڑھا کھود کر اس میں ماں کو بٹھا دیا۔ اور اوپر سے بہت سی لکڑیاں چُن دیں۔ اور کہا اے بُڑھیا میں نے سنا ہے تو ڈائن ہے، میں تجھے جلا دینا چاہتا ہوں۔ یہ کہکر آگ کی تلاش میں چلدیا۔ بڑھیا نے دیکھا کہ اس کا بیٹا بہت دور نکل گیا۔ تو اپنے اوپر سے لکڑیاں ہٹائیں اور گڑھے سے باہر آکر جس طرح لکڑیاں چنی ہوئی تھیں اُسی طرح چُن دیں۔ اور دور جا کر ایک بڑے درخت پر چڑھ کر بیٹھ گئی۔ تھوڑی بعد بے وقوف حامد آگ لیکر آیا۔ اور بغیر دیکھے لکڑیوں میں آگ لگا دی۔ دیکھتے ہی دیکھتے لکڑیاں جل کر راکھ ہو گئیں۔ حامد خوش خوش گھر واپس آکر اپنی بیوی سے بڑھیا کے جل جانے کا قصہ سُنایا وہ بھی بہت خوش ہوئی، بڑھیا دن بھر اسی درخت پر بیٹھی رہی، اتفاق سے

اُس روز رات کو بادشاہ کے ہاں چوری ہوئی۔ بہت سے چور چوری کا مال لئے اُسی درخت کے نیچے آ بیٹھے۔ ایک چور ان میں اندھا تھا۔ بولا۔ دیکھو بھائیو! مال برابر برابر بانٹنا، اگر بے ایمانی کرو گے تو تم لوگوں پر بجلی گر پڑے گی۔ بھلا بیچارے اندھے کی بات کون سنتا تھا۔ انھوں نے اچھی اچھی چیزیں تو اپنے سامنے رکھیں اور خراب خراب چیزیں اندھے کے سامنے رکھیں بڑھیا درخت پر بیٹھی یہ تماشا دیکھتی رہی۔ اُس نے جب یہ بے انصافی دیکھی۔ تو آہستہ سے اُس نے درخت سے چند سوکھی لکڑیاں توڑیں۔ اور اُن چوروں پر پھینک دیں۔ ان کی آواز سنتے ہی چور "ہائے بجلی گری" چلاتے ہوئے بھاگے۔ اب بڑھیا اُس درخت پر سے اُتری۔ جتنے روپئے اشرفیاں وہاں تھیں۔ اُنھیں آنچل میں باندھ سر پہ رکھا۔ اور گھر کی طرف روانہ ہوئی۔

"بڑھیا ٹھیک صبح کے وقت اپنے گھر میں داخل ہوئی۔ حامد نے جب اس کی صورت دیکھی تو اچنبھے میں پڑ گیا، اور روپئے اشرفیاں دیکھکر اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

بڑھیا نے کہا۔ بیٹا! نہ تو مجھے جلاتا نہ مجھے اتنی دولت ملتی۔ افسوس کہ میں بڑھیا تھی۔ ورنہ اس سے زیادہ دولت سمیٹ لاتی۔ بہو نے جب یہ سنا تو خوش ہو کر بولی۔ جب یہ بات ہے۔ تو مجھے جلا دیا جائے تاکہ میں اس سے زیادہ دولت سمیٹ لاؤں۔ بے وقوف حامد نے کہا بہت اچھی بات ہے۔ آ میں تجھے جلائے دیتا ہوں۔ اس سے دوگنی دولت سمیٹ لانا۔ اگر اس کے خلاف ہوگا۔ تو میں بری طرح پیش آؤنگا۔" یہ کہکر اس نے ایک جلتی ہوئی لکڑی ہاتھ میں لی۔ اور بیوی کو لیکر اُسی جگہ گیا جہاں اس نے ماں کو جلایا تھا۔ بیوی کو گڑھے میں بٹھا دیا۔ اوپر سے لکڑیاں چُن کر آگ لگا دی۔ دیکھتے ہی دیکھتے بیوی جل بھُنکر خاک ہو گئی۔ گھر آکر اُس نے ماں سے کہا۔ میں نے تیری بہو کو جلا دیا۔ اُسے اپنے حسد کی سزا ملی۔ لیکن میں ایسی خوبصورت بیوی کہاں پاؤنگا" یہ کہکر وہ رونے لگا۔

اس کے بعد حامد کی ماں نے ایک بڑی سی رکابی میں اشرفیاں بھریں اور اُسے دے کر کہا۔ جا بیٹا! شہر سے ایک ایسی ماں خرید لا جو تجھے

بُڑھیا بدل گئی

(یہ خیال ایک انگریزی نظم سے لیا گیا ہے۔ نیّرؔ)

اِک دن کا ہے ذکر ہوا کیا
اک بوڑھی عورت نے کیا کیا
چِٹّے چِٹّے کپڑے پہنے
اچھّے اچھّے گہنے پہنے
اپنی مرغی کے سب انڈے
لے کر نکلی اپنے گھر سے
بیچنے وہ بازار کو چلدی
کھٹ پٹ کرتی جلدی جلدی
رستہ میں کچھ نیند جو آئی
بات یہ اُس کے جی میں سمائی
لاؤ ذرا کچھ دیر کو سولوں
ہرج ہی کیا، کچھ دیر کو سولوں
سوچ کے یہ سونے کی ٹھانی
بات یہ اُس نے کی مَن مانی
جب سوئی وہ بڑھیا عورت
آگئی بے چاری کی شامت
لڑکا ایک شریر سا آیا
اُس نے اِس بُڑھیا کو جگا یا
جب وہ نہ جاگی اس کے جگائے
تب اُس نے کندھے مٹکائے
جیب سے ڈبّا ایک نکالا
رنگ اُس کے کپڑوں پر ڈالا
چِٹّی صاف سفید سی ساری
بن گئی دم بھر میں پھُلواری
کچھ چھوٹے کچھ پھُول بڑے تھے
سب کپڑوں داغ پڑے تھے
جب وہ بڑھیا سو کر اُٹھی
اور اپنی یہ حالت دیکھی
اپنے آپ کو بدلا پایا
اُس کی سمجھ میں کچھ بھی نہ آیا
ایسی ساری ایسا جمپر
گھر سے چلی تھی میں نہ پہن کر
کیسے کہوں میں اب بھی وہی ہوں
نہیں نہیں میں اور کوئی ہوں

سوچ کے یہ بڑھیا چلائی
"رام دہائی - رام دہائی"

دل میں کہا گھر لوٹ کے جاؤں
پلّے کو اپنے، شکل دکھاؤں

پلّا تو پہچان ہی لے گا
ہوں میں وہی یہ جان ہی لے گا

دوڑی دوڑی گھر جا پہنچی
رات تھی لیکن اس دن کالی

پلّا بھی پہچان نہ پایا
اُس پر بھونکا اور چلایا

اب تو پاگل ہو گئی بڑھیا
سچ مچ آپ سے کھوئی بڑھیا

ڈھونڈھنے خود کو نکلی گھر سے
پوچھتی لوگوں سے جو گزرتے

ہو گئی کیا میں کوئی بتا دو
کچھ تو مجھے تم میرا پتا دو

لوگوں کے ہاتھ مذاق یہ آیا
قہقہہ سب نے ایک لگایا

محمد شفیع الدین نیّر استاد موڈرن ہائی اسکول نئی د

(بقایا صفحہ ۳۰ کا) بیٹے کے برابر سمجھے۔ اور میری طرح تجھ سے محبت کرے"۔ حامد فوراً بازار گیا اور آوازیں دینے لگا۔ "ایک رکابی اشرفیاں لو۔ اور مجھے ایک ماں دو۔ جو سگی ماں کی طرح مجھ سے محبت کرے" لوگوں نے کہا "کیا تو پاگل ہوا ہے۔ سگی ماں کے بدلے ایسی ویسی بہت ساری مائیں مل سکتی ہیں لیکن سگی ماں کی طرح الفت کرنے والی کوئی بھی نہیں مل سکتی ہے" غرضکہ شام تک یونہی آوازیں لگائیں۔ اور مایوس گھر واپس آیا کہا ماں! میں نے بڑی تلاش کی لیکن مجھے تیری طرح محبت کرنے والی ماں نہیں ملی ماں نے

کہا "الٹے پیروں واپس جا۔ کہنا اشرفیاں لیکر مجھے کوئی بہ
جو میری رنج و راحت کی شریک ہو۔ اور میری خدمت کر
حامد گیا۔ اس نے آواز لگائی۔ اس کی آواز سنتے ہی کسی
میری بہن کنواری ہے۔ لیجا۔ کسی نے کہا میری لڑکی کنو
یہ اشرفیاں دے اور اسے لیجا۔ مختصر یہ کہ سینکڑوں خو
لڑکیاں اُس کے سامنے اکٹھی ہوئیں۔ اُس نے ا
سے ایک لڑکی پسند کی۔ اور اشرفیاں دے کر ماں کے
لے آیا۔ ماں نے کہا۔ بیٹا! دولت سے دنیا کی تمام نع
مل سکتی ہیں لیکن سگی ماں نہیں مل سکتی "اڑیہ سے ترج

نجیبہ خاتون از لب

چالاک شوہر

کسی شہر میں دو بوڑھے میاں بیوی رہتے تھے۔ ان کے کوئی بچہ نہ تھا۔ انھوں نے دل بہلانے کے لئے ایک مرغی پالی۔ اس مرغی نے تھوڑے دنوں بعد بہت سے انڈے دیئے۔ کچھ روز بعد ان میں سے بچے نکلے وہ ابھی تھوڑے ہی بڑے ہوئے کہ بوڑھے کا اُن کو کھانے کو جی چاہا لیکن اس کی بیوی اس کو کوئی چوزہ نہ کھانے دیتی۔ آخر کار بوڑھے نے چوزے کھانے کی ایک ترکیب سوچی۔ اور ایک دن اپنی بیوی سے کہا۔ کہ بیوی ہم ایک الو بھی کیوں نہ رکھیں۔ بیوی نے کہا کہ تم نے اُلّو کہاں دیکھا۔ اس نے کہا ایک پرانے درخت کے تنے میں بیٹھا ہے جب وہ ہم سے مانوس ہو جائے گا۔ تو پھر ہم اس کو اپنے گھر لے آئیں گے۔ اس لئے ہمیں اس کو ایک چوزہ ہر روز دینا چاہیئے۔ اگلے دن صبح اُٹھ کر بوڑھے نے ایک چوزہ حلال کیا۔ اور بیوی کو دے کر کہا کہ اس کو بھون کر اس پرانے درخت کے تنے میں ڈال آنا۔ اور آپ یہ کہکر چلا گیا کہ میں کھیت میں ہل چلانے جا رہا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ گھر سے سیدھا اس درخت کے تنے میں جا چھپا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس کی بیوی بُھنا ہوا چوزہ لائی۔ اور تنے میں ڈال کر گھر چلی گئی۔ اسی طرح ہر روز ایک چوزہ حلال کر کے بیوی کو دے جاتا اور کہتا کہ بھون کر تنے میں ڈال آنا۔ تاکہ اُلّو کھائے۔ کیونکہ اس کے بغیر اُلّو ہمارے قابو میں نہیں آسکتا۔ ناچار بیوی کو اُلّو حاصل کرنے کے لئے اپنی عزیز مرغی کے بچے علیحدہ کرنے پڑے۔ اور وہ خود کسی بہانے ٹھیک وقت پر وہاں پہنچ جاتا۔ اور درخت کے تنے میں جا چھپتا۔ جونہی اس کی بیوی بُھنا ہوا چوزہ لا کر پھینکتی بوڑھے میاں اٹھا کر خوب مزے لے کر کھاتے۔ اسی طرح سب چوزے ختم ہو گئے۔ جب اس کی بیوی آخری چوزہ بھون کر لائی۔ تو اس نے دل میں خیال کیا کہ میں اس کھوکھلے میں جھانک کر دیکھوں تو اُلّو کس شکل کا ہے۔ اور اگر ہو سکے تو اسے پکڑ کر گھر لے جاؤں۔ کیونکہ اب میرے دل بہلاوے

کا کوئی سامان گھر میں نہیں رہا مرغیاں سب ختم ہو چکیں۔ اس خیال کے آتے ہی جونہی اس نے اندر کی طرف جھانکا تو کیا دیکھتی ہے۔ کہ اس کا خاوند چھپا بیٹھا ہے۔ بوڑھے کی اس دھوکہ بازی پر اسے اس قدر غصہ آیا۔ کہ وہ آگ بگولہ ہو گئی۔ اور اس نے پکا ارادہ کر لیا کہ اب میں ایسے چالباز خاوند کے ساتھ نہ رہونگی۔ وہ غصے سے بھری ہوئی گھر چلی گئی۔ ایک بڑا ٹوکرا لے کر اپنی تمام چیزیں اس میں باندھ لیں اور پھر اس کے اٹھوانے کے لئے باہر کسی مزدور کو بلانے کے لئے چلی گئی۔ اسی اثنا میں بوڑھا گھر آیا۔ تو دیکھتا کیا ہے۔ بیوی کی تمام چیزیں ایک ٹوکرے میں بند ہیں۔ تو وہ سمجھ گیا۔ کہ بیوی مجھ سے ناراض ہو کر جا رہی ہے۔ اب اسے کیا شرارت سوجھی کہ اس بیچاری کی تمام چیزیں نکال کر کسی کونے میں چھپا دیں۔ اور خود ٹوکرا خالی کر کے اس میں خاموش بیٹھ گیا۔ اور اوپر سے ڈھانک لیا۔ اور بیوی مزدور لے کر جب گھر واپس آئی تو اس نے مزدور کو حکم دیا کہ میرے سامان والے ٹوکرے کو اٹھا کر جلدی میرے ساتھ چل۔ وہ جلدی جلدی اپنے میکے چلی گئی۔ اور اس ٹوکرے کو احتیاط

سے ایک کونے میں رکھوا لیا جب دوسرے دن اسے کسی چیز کی ضرورت پڑی تو وہ ٹوکرے سے نکالنے کو آئی۔ ڈھکن اٹھا کر دیکھتی کیا ہے کہ جس چالاک خاوند سے ناراض ہو کر چھٹکارا حاصل کر کے آئی تھی وہی اس میں بیٹھا ہوا ہنس رہا ہے۔ اس کو دیکھ کر اس کی حیرانگی کی کوئی حد نہ رہی۔ تھوڑی دیر لڑائی رہی پھر ملاپ ہو گیا اور بیوی میاں کے ساتھ اپنے گھر آ گئی۔

مس طاہرہ بتول

بقایا صفحہ ۳۰ کا

نے جلدی کے مارے خود ہی کہہ دیا تھا کہ گھر میں پنڈ کرا جلدی لوٹیو۔ غرضکہ دس پانچ گالیاں سنکر نھان لپ کرا کر دوکان پر جا پہنچا اور ڈپٹی صاحب سے شکایت کی کہ ماما نے مجھے آج بہت برا بھلا کہا ہے۔ اس کا کیا لگا رہا تھا اور مجھے گھر سے نکال دیا۔ ماموں صاحب نے کہا کہ گھر چل کر پوچھوں گا۔ جب گھر آ پوچھا اور کیفیت معلوم ہوئی تو پھر بھوندو خوب بھٹکارے گئے اور گھر کے معنے کان پکڑ کر بتا گئے۔

مس رئیس فاطمہ دختر اشتیاق حسین

بچہ اور پرندہ

نصیحت بھری ہے سُنو یہ کہانی — کہ جس سے ہوا سخت دل پانی پانی
پرندے کو لڑکے نے اک قید رکھا — قفس میں اُسے دیکھکر تھا اُچھلتا
پرندہ بچارہ جو بچھڑا تھا سب سے — تھا ناشاد آیا تھا پنجرے میں جب سے
اسیری سے اُکتا گیا جب پرندہ — لگا حالِ دل کہنے تب وہ بیچارہ
کِھلانے کو دانہ گیا جب وہ لڑکا — تو دیکھا کہ غمگیں بہت ہے پرندہ
خموشی میں حیرت سے بچہ کھڑا تھا — کہ فریاد کا منہ پرندے نے کھولا
"مجھے باندھ رکھنے سے حاصل تجھے کیا؟ — مری قید سے کیا بھلا تیرا ہوگا؟
کسی کے بھی دل کو دکھانا نہ اچھا — نصیحت مری سُن ابھی تو ہے بچہ
کبھی خوش جہاں میں نہیں تو رہے گا — جو تو بے زبانوں کو تکلیف دے گا
ذرا سوچ تکلیف کتنی ہے مجھکو — اثر کس لئے کچھ نہیں اس کا تجھکو
اگر تو بھی اپنے عزیزوں سے بچھڑے — اگر تو بھی غیروں کے پھندے میں جکڑے
تو کیا حال ہوگا ترا روتے روتے — نہ جاگے میں آرام ہوگا نہ سوتے
یہی حال میرا ہے اے نیک لڑکے — پریشاں بہت ہوں میں سب سے بچھڑ کے
مری زندگی کو نہ برباد کر تو — خدا کے لئے مجھکو آزاد کر تو
ہوں عرصے سے غمگیں مجھے شاد کر دے — تو دنیا مری پھر سے آباد کر دے
سدا تجھکو دیتا رہوں گا دُعائیں — تو سُن لے مرے دل کی ہیں یہ صدائیں"

پرندے کی سُن کر یہ فریاد ساری — کہا دل میں میری نہ آ جائے باری
نہ پھنس جاؤں میں بھی کسی کے قفس میں — نہ ہو جاؤں میں غیر لوگوں کے بس میں
رحم آیا لڑکے کو پنجرا جو کھولا
تو پھر سے اُڑا وہ مقید پرندا

زہرا احمد علیخاں حیدرآباد دکن

بھُوندو ملازم

میرے ماموں اطہر حسین صاحب بی اے یوپی کے اکثر اضلاع میں ڈپٹی کلکٹر رہ چکے ہیں اور بلند شہر میں زمینداری بھی ہے۔ وہ جو ایک دفعہ اپنے موضع خانپور میں گئے تو ایک جولاہے کے لڑکے کو اپنے ساتھ بجنور لے آئے اس کا نام بھوندو تھا۔ اس کی عمر ۲۲-۲۳ سال کی تھی صورت کا اچھا تھا اور پاؤں کا مضبوط تھا اس کی تمام عمر گاؤں میں گذری تھی اس کو شہر سے کبھی واسطہ نہ پڑا تھا یہاں آکر ہر چیز عجیب معلوم ہوتی تھی اور وہ ہر طرح خوش تھا ہفتہ بھر میں تمام شہر گھوم گھام کر ایک ایک دوکان کو نہایت تعجب سے دیکھا اور ترستی ہوئی نظر سے ہر شئے کو تاکا۔ بھُوندو کو یہاں آئے ابھی بارھواں دن تھا کہ میرے چھوٹے بھائی کے ختنہ کی تقریب میں خاص احباب کی دعوت تھی جب سب لوگ آگئے تو بھوندو کو بلا کر حکم دیا کہ دسترخوان لاؤ۔ بھوندو بہت اچھا کہکر کوٹھے کے باہر آیا اور لگا چلّا کر پکارنے دتّرخان او دتّرخان ارے میاں دترخان جلدی آؤ۔ میاں بلا رہے ہیں مگر دترخان نے جب آواز نہ دی تو بیچارہ پندرہ بیس منٹ بعد واپس آیا اور بولا کہ میاں دتّرخان کا تو کہیں پتہ نہیں ہے میں سب جگہ دیکھ آیا اتنے دیر میں دسترخوان دوسرا ملازم لے آیا تھا اور بچھا دیا گیا تھا۔ بھوندو کی یہ بات سنکر سب نے بہت زور سے قہقہہ لگایا اور ڈپٹی صاحب نے دسترخوان کا کونہ اٹھا کر دکھایا کہ بیوقوف یہ ہے دسترخوان۔ بھوندو بڑبڑاتا ہوا چلا گیا کہ نیک سا لتّا (یعنی ذرا سا کپڑا) اور نام رکھا ہے دسترخوان۔ دو چار دن بعد ننھے میاں کچھ مٹھائی کھا رہا تھا اور بالٹی جو پانی سے بھری ہوئی تھی دیکھ رہا تھا اپنی شکل دیکھکر سمجھا کہ یہ دوسرا بچہ ہے مٹھائی بالٹی میں ڈالدی جب مٹھائی گر گئی تو روتا ہوا ڈپٹی صاحب کے پاس آیا ڈپٹی صاحب نے بھوندو کو بلا کر کہا کہ دو آنے کی عمدہ مٹھائی لاکر اس کو کھلا دے بھوندو فوراً ننھے میاں کو گود میں اٹھا کر بازار لے گیا۔ اور دو آنہ کا عمدہ سفید گُڑ لاکر بچہ کو کھلانے لگا۔ بھلا وہ کتنا کھا سکتا جب پیٹ بھر گیا تو بچا ہوا ماما کو دیکر کہا کہ ننھے میاں کو پھر کھلا دینا۔ گھر میں جب بچہ اور گُڑ پہنچا تو ڈپٹی صاحب بیٹھے ہوئے تھے بھوندو کو بلا کر کہا کہ نالایق تجھ سے میں نے گڑ کھلانے کو کب کہا تھا یہ مٹھائی ہے یا گڑ۔ مگر وہ یہی کہتا رہا کہ میاں یہی تو مٹھا

ہے۔ کیا میں نے کبھی کھائی نہیں ہے؟ ہزاروں دفعہ کھا چکا ہوں۔ خیریت آئی گئی ہوئی۔ اب رخصت ختم ہو چلی تھی سفر کی تیاری شروع ہوئی اسباب باندھا گیا۔ بھوندو کو بلا کر ڈپٹی صاحب نے کہا "کہ ریل کا وقت قریب ہے میں دوست احباب سے ملتا ہوا اسٹیشن جا رہا ہوں تم ہو ذرا احمق یہ میلے کپڑے پہنکر میرے ساتھ مت چلنا کپڑے اتار کر معہ اسباب اسٹیشن پر پہنچ جانا دیکھو ہوشیاری سے سب کام کرنا" غرضکہ ڈپٹی صاحب معہ اپنے چند احباب کے عین وقت اسٹیشن پر پہنچ گئے۔ اور مظفرنگر کا ٹکٹ لیکر بھوندو کو آواز دی۔ بھوندو صاحب فوراً حاضر ہوئے دیکھا کہ ایک لنگوٹ کسا ہوا ہے اور کندھے پر ایک چھوٹا سا رومال پڑا ہے اور ہاتھ میں ایک لمبا لٹھ ہے۔ یہ حالت دیکھ کر ڈپٹی صاحب کو ہنسی بھی آئی اور غصہ بھی پوچھا یہ کیا حالت بنائی تجکو جو کپڑے دئے تھے وہ کہاں پھینک آیا بولا حضور کپڑے تو سب میری گٹھری میں ہیں مگر آپ نے تو کہا تھا کہ کپڑے اتار کر آیو۔ یہ سُنکر سب نے ایک فرمائشی قہقہہ لگایا۔ اور ڈپٹی صاحب نے کہا کہ گدھا کہیں کا سمجھتا ہی نہیں ہے جلدی کپڑے پہن اور اسباب درجہ میں رکھ۔ بھوندو اسباب درجہ میں رکھتا جاتا اور راہ دلی کے چپراسی سے کہتا جاتا کہ سرکار کبھی کچھ کہتے ہیں کبھی کچھ کوٹھی پر خود ہی تو یہ کہا کہ کپڑے اتار کر آئیو اور جب اتار کر آیا کہنے لگے کہ ننگا کیوں آیا اور مجھے ہی احمق بنانے میں خیر۔ خدا خدا کر کے بخیریت مظفرنگر پہنچے۔ ایک دن ممانی صاحبہ نے کہا کہ جب آپ بازار جائیں تو عمدہ عمدہ قسم کے پانچ چھ تھان گلبدن وغیرہ کے مجھے دکھانیکو بھیجدیجئے گا۔ سُنا ہے کہ یہاں کا گلبدن بہت اچھا ہوتا ہے۔ شام کو ماموں صاحب بھوندو کو ہمراہ لیکر بازار گئے اور آٹھ دس تھان پسند کر کے بھوندو کے حوالہ کئے اور کہا کہ جلد کوٹھی پر جاؤ اور گھر میں پسند کرا کر فوراً واپس آؤ۔ چنانچہ بھوندو بھاگے ہوئے کوٹھی پر پہنچے اور گھر میں گھسکر کل تھان ممانی صاحبہ کے سامنے ڈالدیئے۔ ممانی صاحبہ بھوندو کو دیکھکر ننگے پاؤں بھاگیں کہ کمرہ میں چھپ گئیں۔ بھوندو بولا کہ "بیگم صاحبہ جلد آیئے اور تھان پسند کر کے مجھے دیجیے کیونکہ سرکار دوکان پر بیٹھے ہیں اور میرا راستہ دیکھ رہے ہوں گے۔" ممانی صاحبہ نے کہا کہ موئے گھر میں کیوں گھس آیا چل دور ہو اور ڈیوڑھی میں کھڑا ہو۔ دوسری طرف ماما "انا" چلائیں کہ کمبخت بغیر پوچھے گچھے گھر میں کیوں چلا آیا۔ بھوندو نے خفا ہو کر ماما سے کہا کہ میاں

(باقی صفحہ ۸۱ سطر ۱۲ پر)

خربوزے

میرا چھوٹا بچہ جس کی عمر صرف بارہ سال کی ہے اور جو اسی سال ساتویں درجہ سے پاس ہو کر آٹھویں میں آیا ہے۔ شعر و شاعری اُس کے لئے ذریعۂ تفریح بنی ہوئی ہے اور میری نظموں کو سامنے رکھکر "مشقِ سخن" اس کا دلچسپ مشغلہ ہے۔ ذیل کی نظم اُسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جو بعد اصلاح ضروری بنات کی بچیوں کی تفریحِ طبع کے لئے ارسال ہے۔

ام زہرا ہاشمی (بدایونی)

خربوزے لائے آج ہم ایسے — میٹھے تھے جو شکر جیسے
چتلے چتلے سب لکھنؤا — وزن ہر اک کا پوا پوّا
چمکیلے، خوش رنگ، رنگیلے — ہلکے، گہرے، پیلے پیلے
پیارے پیارے، اچھے اچھے — سب کے اندر بیج کے گچھے
اچھی پیاری آپا آئیں — چاقو اور رکابی لائیں
اک اک کرکے سب کو تراشا — کوئی تھا مصری، کوئی بتاشا
قاشیں اُن کی چھانٹ لیں ہم نے — اپنی اپنی بانٹ لیں ہم نے
جگ بھر کر شربت بھی بنایا — خوب پیا اور خوب پلایا
دَوڑی دَوڑی مُرغی آئی — بیج جو دیکھے، چونچ اُٹھائی
بیج زمین پر ہم نے ڈالے — تاکہ ہماری مُرغی کھالے
بیجوں میں اُس نے چونچ گھنگولی — کُٹ کُٹ، کُٹ کُٹ کُٹ کُٹ بولی
بچے چوں چوں کرتے آئے — اُڑتے اِترارتے پھرتے آئے
بیج اُٹھا کر چونچ میں بھاگے — دائیں، بائیں، پیچھے، آگے
کوئی زمین سے بین کے بھاگا — کوئی کسی سے چھین کے بھاگا

جوشؔ ہم اچھے خربوزے لائے
رنگ جنھوں نے یہ دکھلائے

ماہتاب ظفر جوشؔ نوائی

ہمدرد بہنیں اور بھائی

جن بہنوں اور بھائیوں نے بنات کے لئے خریدار بنائے ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں جنھوں نے اپنے پرچے کے لئے ابھی تک کوئی خریدار نہیں بنایا امید ہے وہ بھی کاغذ وغیرہ کی گرانی کو محسوس کر کے جلد نئے خریدار دے کر اپنے پرچہ کی مدد کریں گے۔

خورشید جہاں صاحبہ سورت نے ۲ خریدار بنائے

جنھوں نے ایک ۱ ایک خریدار دیا۔

محمد رحیم الرحمٰن صاحب گنج سلطان پرگنہ۔ ہمشیرہ عبدالوالی۔ جودھپور۔ محمدی صاحبہ۔ کبہا اعظم گڈھ۔ محمد کہف الوریٰ خاں صاحب سیونی۔ عبدالرحیم صاحب۔ پٹنہ۔ ایم احمد صاحب لکھنؤ۔ سید مطیع احمد صاحب۔ بانکی پور پٹنہ۔ صدیق علی صاحب گلاؤٹھی۔ شاہ محمد احسن صاحب پر ولیہ۔ عزیزہ صادقہ صاحبہ۔ فتحپور۔ سید حاجی کریم الدین صاحب۔ بشیر آباد۔ ناصرہ خاتون صاحبہ۔ بجنور۔ انوری بیگم صاحبہ۔ حجرہ مرود کولابہ۔ عائشہ بائی صاحبہ۔ بھروچ۔ محمد نورالحسن صاحب۔ اورنگ آباد دکن۔ شرف النسا بی بی صاحبہ۔ سورت گجرات۔ بی نور جہاں بیگم صاحبہ بنارس۔ بیگم محمد عمر صاحب حیدرآباد دکن۔ ہمشیرہ سید انوار حسین شاہ صاحب۔ سیالکوٹ۔ مس سلیم النساء صاحبہ۔ پونہ۔ حلیمہ بائی صاحبہ۔ سکندرآباد دکن۔ فاضلہ بیگم صاحبہ۔ محمد پور اعظم گڈھ۔ عبدالرحمٰن صاحب دھوبال گاؤں۔ حمیدہ سلطان ہاشمی۔ پٹیالہ۔ شمس النسا فرحت النسا بیگم صاحبہ بانکے پور پٹنہ۔ سردار فیاض حسین صاحب۔ جے پور۔

دیکھیں: مئی میں کن ہمدردوں کے نام شائع ہوتے ہیں۔

مینیجر

محفوظ کہانیاں

بنات کے مضمون نگاروں اور خریداروں نے ہمیں پچھلے مہینوں میں جو قصّے کہانیاں بھیجی تھیں ان میں صرف مندرجہ ذیل کہانیاں محفوظ کرلی گئی ہیں۔ باقی تمام کہانیاں ڈراپ افسوس ہے۔ بنات میں شائع نہیں ہوسکتیں:۔

چندرہ شہزادی۔ ہر دلعزیزی کا راز۔ جج کا انصاف شہنشاہ اور میوہ فروش۔ پریوں کا تحفہ۔ چور۔ کوئی کام بغیر سوچے سمجھے نہ کرنا چاہیئے۔ سات ماؤں کا بیٹا۔ مہینوں کی کہانی۔ سمندر کا پانی کیوں نمکین ہے۔ بچاری ربیعہ۔ چاند کی شہزادی۔ فارسی خریدو۔ ـش کی شجاعت۔ ریحانہ اور شہزادہ سانپ۔ لالچی پڑوسی۔ بُری دولت۔ مٹھائی کہاں سے آئی؟ لڑکی دریا ہوگئی۔ جادو کی چادر۔ سانپ کا من۔ ایک آنکھ والا دیو۔ ملکہ منٹگرس۔ چاند شہزادی۔ بولوں کا تحفہ۔ شہزادہ گل کی تلاش۔ ریچھ میاں میر بنے۔ مینڈک اور شہزادی۔

نظمیں

یہ نظمیں شائع ہوں گی اُن کے علاوہ سب ردّی کر دی گئیں۔

بنات　فرماں بردار بیٹا۔　عید کا گیت لوری　پیاری گائے۔ ہمارے نبی کا جانوروں سے سلوک۔ آؤ اس کو ہردم پوجیں۔ دعا۔ ساون میری دعا۔ سلطان ابوالعنان اور ایک ـشیر۔ نیا سال۔ اللہ میاں کا شکر۔ شیر اور چوہا۔

مینیجر

آپ کا خریداری نمبر؟

جن بہنوں اور بھائیوں کے خریداری نمبر نیچے لکھے ہوئے ہیں مئی کے پرچہ کے ساتھ ان کا سالانہ چندہ ختم ہوتا ہے مہربانی فرماکر اگلے سال کا چندہ صرف ڈیڑھ روپیہ بذریعہ منی آرڈر خریداری نمبر لکھ کر روانہ فرمائیے اور رسالہ جاری رکھنا منظور نہ ہو تو ۱۵ رجون تک انکاری اطلاع دے دیجئے۔ اگر منی آرڈر یا انکاری اطلاع نہ آئی تو اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ وی پی کا انتظار کر رہی ہیں چنانچہ جون کا پرچہ کا وی. پی حاضر ہوگا۔ ہمیں اُمید ہے کہ آپ اسے ضرور وصول کرلیں گی۔

۱۳۹۹-۹۷۲-۹۲۶-۵۹۲-۴۸۵
۱۸۸۵-۱۸۷۸-۱۸۷۰-۱۸۶۸-۱۷۴۵
۲۳۳-۲۳۳۳-۲۳۲۶-۲۲۸۷-۲۲۷۸
۲۳۹۳-۲۳۸۳-۲۳۷۱-۲۳۶۸-۲۳۶۶
۲۸۵۸-۲۸۵۵-۲۸۳۹-۲۸۳۷-۲۳۹۹
۲۸۷۴-۲۸۷۲-۲۸۷۰-۲۸۶۲-۲۸۶۰
۲۸۹۴-۲۸۸۸-۲۸۸۶-۲۸۸۳-۲۸۸۱
۲۹۱۲-۲۹۰۴-۲۹۰۰-۲۸۹۹-۲۸۹۶
۳۰۸۵-۳۰۴۰-۲۹۸۴-۲۹۱۶-۲۹۱۵
۳۲۶۷-۳۲۶۶-۳۲۶۴-۳۲۲۰-۳۱۷۵
۳۲۸۷-۳۲۸۰-۳۲۷۹-۳۲۷۸-۳۲۷۶
۳۳۰۰-۳۲۹۹-۳۲۹۷-۳۲۹۰-۳۲۸۸
۳۳۰۶-۳۳۰۵-۳۳۰۴-۳۳۰۲-۳۳۰۱
۳۳۱۳-۳۳۱۲-۳۳۱۱-۳۳۱۰-۳۳۰۹
۳۳۲۳-۳۳۲۰-۳۳۱۸-۳۳۱۷-۳۳۱۶
۳۴۸۱-۳۴۵۸-۳۴۲۶-۳۳۶۳-۳۳۵۱
مناک :- ۳۶۱۳-۳۵۶۲۔

مجلس بنات

بہن شاکرہ خاتون نے بنات کی ترقی کی جو تجویز پیش کی ہے۔ کاش سب بناتی بہنیں اس سے اتفاق کرکے خریدار پیارے بنات کو دیں۔ ایک خریدار میں بھی دیتی ہوں۔ اس پتہ پر وی پی بھیج دیجئے۔

رسالہ میں خبریں نہ ہونی چاہئیں۔ اگر خبروں اور واقعات کے لئے دو ایک صفحے مخصوص کر دیئے گئے تو مضمون کم ہوجائیں گے۔ خبریں معلوم کرنے کے لئے اخبار ہیں۔ اور جن بہنوں کے ہاں ریڈیو ہے۔ وہ اسے سُن سکتی ہیں خبریں روز کے روز معلوم ہونی چاہئیں۔ مہینہ بھر بعد معلوم ہونے سے کیا فائدہ جمیلہ سلطان خریدار

بناتی بہنوں کو یہ معلوم ہوکر خوشی ہوگی کہ میری ہمشیرہ انشا اللہ بیگم مرحومہ (جنھوں نے حضرت علامہ راشد الخیری کے مدرسہ میں تعلیم پائی تھی) کے دونوں بچے منظفر الحسن اور سید مناظر الحسن سالانہ امتحان میں کامیاب ہوئے۔ اوّل اور دوم آئے اور وظیفہ حاصل کیا۔ محمد جہاں بیگم

سجاد علی خاں عمر ۱۳ سال رنگ پختہ قد میانہ جامعہ ملیہ چھٹی جماعت میں تعلیم حاصل کر رہا تھا نہ معلوم وہاں سے کہاں چلا گیا بہت پریشان ہوں۔ جو شخص اس بچہ کا پتہ لگا کر قایم گنج پہنچا دیگا یا اس کا پتہ ہم کو لکھد یگا۔ اس کی ممکن خدمت کی جائیگی۔

کربلا کے میدان میں مسلمانوں کے خون کی ندیاں

شہادت کی نہایت جامع مفصل تاریخ

سیدہ کا لال

مصورِ غم علیہ الرحمۃ کی بے مثل تصنیف

خاندانی عداوت حضرت خدیجۃ الکبریٰ و جناب سیدہؓ کے اسلام پر احسانات اور فضائل سرورِ عالمؐ کی رحلت، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی شہادتیں اور مرثیے۔ جمل و صفین کی لڑائیوں کا مفصل بیان شیعہ سنی اختلافات کی ابتدا۔ بنی امیہ کی کوششیں امیر معاویہ کی سیاست حضرت امام حسن علیہ السلام کی شہادت اور مرثیہ یزید کی حکومت غرض معرکہ کربلا سے پہلے کے تمام ضروری صحیح اور مستند واقعات نہایت تفصیل کے ساتھ علامہ مغفور نے اپنے مخصوص پیرایہ میں تحریر فرمائے ہیں جن سے واقعہ کربلا کے صحیح اسباب اچھی طرح ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔

دوسرا حصہ مراثیٔ کربلا ہے حضرت مسلم اور ان کے بچوں کی شہادت بی بی زینب کا بے مثل ایثار حضرت عباسؓ حضرت قاسمؓ حضرت علی اکبرؓ کی شہادتیں کربلا کا تنہا شہید بیمار صغراؓ کا قاصد۔ سیدہ کے لال کی شہادت خاندانِ رسالت کی سیدانیاں ابن زیاد اور یزید کے دربار شیعہ سنی اختلافات پر تبصرہ قاتلانِ حسینؓ کا انجام اور خدائی فیصلہ یہ ہیں تو تمام کتاب اس قدر درد انگیز ہے کہ بغیر آنسو بہائے نہیں پڑھی جا سکتی مگر نثری مرثیے علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ لکھ گئے ہیں۔ برسوں اور قرنوں ان کا جواب ادب اردو میں نہ مل سکے گا۔ ایک ایک صفحہ پر ہچکی بندھ جاتی ہے۔

شہادت نامہ پڑھنا ہے تو سیدہ کا لال پڑھئے

ادب لطیف کے علاوہ جو کتاب کی جان ہے شہادت کی کوئی کتاب اس سے زیادہ جامع اور مستند اس سے بڑھ کر درد انگیز اور موثر اردو فارسی عربی میں نہ ملے گی تعلیم یافتہ عورتیں اور مرد شیعہ ہوں یا سنی شہادت کی یہی کتاب خود پڑھتے یا مجلسوں میں پڑھواتے اور سنتے ہیں اس کی مقبولیت کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ تھوڑے عرصہ میں ہزاروں جلدیں ہاتھوں ہاتھ نکل گئیں اور اب چھٹی دفعہ ہے باعتبار ادب سیدہ کا لال اردو کی چوٹی کی کتابوں میں سے ہے اور آمنہ کے لال کی طرح سیدہ کا لال بھی وہ کتاب ہے جس پر خود مصنف کو فخر تھا صفحات ڈھائی سو صفحوں سے کچھ کم قیمت ۱۲؍ علاوہ محصول۔

شہید کربلا کی ماں

یعنی سیدۃ النساء خاتون جنت حضرت بی بی فاطمہؓ کی اردو زبان میں بے مثل سوانحعمری۔

الزہرا علامہ راشد الخیری مرحوم کی برسوں کی محنت ہے جس سے معلوم ہوگا کہ میاں بیوی کس طرح رہتے ہیں مائیں بچوں کو کس طرح پالتی ہیں دنیا کے ساتھ دین کس طرح میسر آتا ہے۔ باپ بیٹوں کے کیا تعلقات ہوتے ہیں۔ باوجود سوانحی حیثیت کے اس قدر دلچسپ ہے کہ بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے آخر میں واقعہ کربلا کا مختصر بیان اور شہادت اہلبیت پر بھی بحث ہے اور اس قدر درد انگیز کہ آنسو نکل پڑتے ہیں۔ الزہرا علامہ مغفور کی بہت مقبول کتاب ہے نو دفعہ چھپی ہے۔ قیمت ایک روپیہ

عروس کربلا

علامہ مغفور کے تمام تاریخی ناولوں میں بہ لحاظ درد و اثر کے ممتاز ہے کربلا کے تاریخی واقعات پہلے ہی کچھ کم درد انگیز نہیں اس پر مصور غم نے قلم کو ہر ہر سطر سے قیامت ڈھا دی ہے کہیں کہیں جگہ ہچکی بندھ جاتی ہے۔ اس پر لطف یہ کہ محبت کا دلآویز فسانہ ہے۔ بہت مشہور کتاب ہے اور ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو چکی ہے اور آج بھی اسی طرح دھڑا دھڑ نکل رہی ہے۔ عروس کربلا کے طرز پر کئی مصنفوں نے ناول لکھے مگر عروس کربلا عروس کربلا ہی ہے۔ قیمت ۱۲؍ محصول بذمہ خریدار۔ کنواری بچیاں نہ منگائیں۔

زیور اسلام

مسلمان لڑکیوں اور عورتوں کے لئے حضرت علامہ مغفور کے متفرق مذہبی مضامین کا مجموعہ ہے۔ اس میں بھی دو مضمون عشرہ محرم اور واقعہ کربلا سے متعلق ہیں۔ بہت موثر اور درد انگیز مضامین ہیں۔ یہ مجموعہ ہر مسلمان لڑکی اور ہر مسلمان عورت کی نظر سے گذرنا چاہیے۔ قیمت ایک روپیہ

محرم نامہ

خواجہ حسن نظامی صاحب کی مشہور کتاب ہے۔ شہادت حسینؓ تک تمام حالات بشرح و بسیط درج۔ زبان آسان پیرایہ میں عام فہم قیمت صرف ۸؍

یزید نامہ

محرم نامہ کا دوسرا حصہ ہے جس میں شہادت حسین کے بعد کے حالات لکھے گئے ہیں اور اسلام کی اس خونی داستان کو جس نے تاریخ اسلام پر بڑا اثر ڈالا بہت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی خلفائے بنی امیہ کے پورے حالات بھی ہیں۔

محصول ڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ۔ دفتر عصمت کوچہ چیلان دہلی

مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ کی تصانیف

نام	مختصر کیفیت	قیمت
صبحِ زندگی	باصلاحیت دلی کی بگیماتی زبان میں بہترین اخلاقی و اصلاحی سبق آموز ناول ایک نیک لڑکی کے حالات علامہ مغفور کی سب سے پہلی مگر نہایت مقبول تصنیف۔	[illegible]
شامِ زندگی	نسیمہ بیگم کی پیدائش سے شادی تک کے حالات نہایت موثر پیرایہ میں لڑکیوں کی تربیت پر مکمل کتاب ہے اکیس دفعہ شائع ہو چکی ہے	[illegible]
شبِ زندگی	نسیمہ بیگم کی شادی سے موت تک کے واقعات یہی وہ تصنیف ہے جس نے مصنف مرحوم کو قوم سے مصورِ غم کا خطاب دلوایا تھا ۱۹ دفعہ چھپی ہے	[illegible]
طوفانِ حیات	نسیمہ بیگم کی موت کے بعد کے حالات اصلاح نسواں کے سلسلہ میں ماسٹر پیس یعنی بہترین تصنیف کہی جاتی ہے۔ دو حصے ہیں ہر حصہ کی قیمت عہ مکمل	[illegible]
جوہرِ قدامت	تسبیح رسوم شرک و بدعت وغیرہ دور کرنے کے لئے بے مثل اصلاحی ناول قصہ بے نہایت دلچسپ واقعات اس قدر درد انگیز کہ ہچکی بندھ جائے۔	[illegible]
منازل السائرہ	دو لڑکیوں کی مفصل زندگی جن میں ایک دورِ قدیم کی پرستار رہی اور ایک دورِ جدید کی دلدادہ یہ کتاب بتائیگی کہ عالم نسواں ۵۰ سال پہلے کیا جوہر رکھتا تھا۔	[illegible]
نوحۂ زندگی	ایک لڑکی کی پیدائش سے موت تک تمام واقعات نہایت دلچسپ پیرایہ میں۔ یہ کتاب یونیورسٹی کی بڑی جماعتوں کے کورس میں داخل ہے۔	۲
تمغۂ شیطانی	بیوہ کے نکاحِ ثانی کے متعلق مصورِ غم علیہ الرحمۃ کی معرکۃ الآرا تصنیف قصہ دلچسپ سبق آموز نہایت موثر ہے۔ آٹھ دفعہ چھپی ہے۔ بہت شیطانی کے آٹھ کیرکٹر نہایت سبق آموز نتیجہ خیز بعض واقعات اس قدر درد انگیز کہ آنسو نکل پڑیں بعض کیرکٹر اتنے دلچسپ کہ ہنسی ضبط نہ ہو	[illegible]
سات روحوں کے اعمالنامے	ایک شیطان کی مغفرت کے لئے سات روحیں پیش کی جاتی ہیں ہر روح کے حالات نتیجہ خیز ہیں آخری روح کے واقعات پڑھ کر سنگدل بھی آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتا	[illegible]
بیسویں صدی میں میلہ	غدر کی ماری شہزادیوں لال قلعہ کی رہنے والیوں کی آپ بیتی وہ دل ہلا دینے والی کہانیاں کہ بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ اُجڑی ہوئی دلی کا آخری سانس	[illegible]
ستونتی	اس افسانہ میں دکھایا ہے کہ مرد کے لئے شریف بیوی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہو سکتی۔ واقعات دلچسپ اور درد انگیز ہی نہیں سبق آموز بھی ہیں۔	[illegible]
موؤدہ	مرحوم وراثت والی کا نہایت دردناک افسانہ جو صرف اس لئے کہ لڑکی ہے کہ ترکہ پدری کی حقدار نہیں حقیقی باپ اور بھائی کے ہاتھوں وہ وہ تکلیفیں اٹھاتی ہے کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے	[illegible]
تفسیرِ عصمت	خلع اور بارہ دری پیاس سے بہتر افسانہ شائع نہیں ہوا۔ کئی جگہ نہایت درد انگیز ہے کئی موقعوں پر ظرافت اور ہنسی سے لبریز ہے۔	[illegible]
بنت الوقت	ہماری مستورات کی تعلیم و تربیت کا مرقع۔ فیشن کا اندھا دھند ساتھ دینے والی ایک ناعاقبت اندیش لڑکی کا انجام	[illegible]
سرابِ مغرب	غیر مسلم مدارس میں مسلم لڑکیوں کا تعلیم پانا کہاں تک جائز ہے اس بحث پر مشہور افسانہ مغربی تقلید کے دردناک نتائج	[illegible]
انگوٹھی کا راز	تین مختلف الخیال لڑکیوں کا سبق آموز اور درد بھرا افسانہ۔ پانچویں دفعہ شائع ہوا ہے۔	[illegible]
فسانۂ سعید	اس میں محسن نسواں حضرت علامہ مرحوم نے سعید جیسی بیوہ کے نکاح ثانی کو بہت سود ثابت کیا ہے بے انتہا سبق آموز اور دلچسپ ہے۔	[illegible]
ولایتی نتھی	ایک نہایت ہی مزیدار اور پرلطف مزاحیہ کہانی جس کے ہر ہر فقرے پر ہنسی آتی ہے بی نتھی نے بڑھاپے میں وہ وہ سوانگ بھرے ہیں کہ بس پڑھنے ہی سے تعلق رکھتے ہیں	[illegible]
منازلِ ترقی	اس افسانہ میں دکھایا گیا ہے کہ انسان ترقی کی دھن اور لیڈری کے شوق اور دولت کے نشہ میں غریب رشتہ داروں پر کیسے کیسے ظلم ڈھاتا ہے۔	[illegible]
بچہ کا کُرتہ	ایک بدنصیب ماں اپنے جوان بچہ کی بدولت وہ وہ مصیبتیں اُٹھاتی ہے کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے اور پڑھ کر بے اختیار آنکھ سے آنسو نکل آتے ہیں۔	[illegible]
وِڈیا کی سرگذشت	فیشن اور حریت کی دلدادہ ایک انگریزی خاتون کی کہانی اسی کی زبانی مغربی معاشرت کا کامیاب مرقع یورپین میاں بیوی کے تعلقات کا فوٹو	[illegible]
چہار عالم	ایک افسانہ میں چار افسانے حیاتِ انسانی پر پیندوں کی بحث چند نسوانی کمزوریوں کا خاکہ کھینچا گیا ہے۔ پلاٹ نہایت دلچسپ۔	[illegible]

مختصر افسانوں اور نظموں کے مجموعے

نام	مختصر کیفیت
جوہرِ عصمت	مظلوم بیوی کا پاک جذبہ، بعنور کی دلہن، اگلی محبتیں، بیگناہ کا قتل، عدل جہانگیری، بلبل کی شہادت وغیرہ ۳۲ سبق آموز افسانوں کا مجموعہ چھپا ایڈیشن
سیلابِ اشک	مینارِ محبت، بلوچن کے تین ننگ، طلاق کا سفید بال، جج اکبر، عدل گلبدن، بتصویر کچی، ثریا کا تخیل ۷ درد انگیز باتصویر افسانے
طوفانِ اشک	رواج کی چوکھٹ پر مظلوم عورتوں کی قربانیاں دل ہلا دینے والے بارہ افسانوں کا مجموعہ نہایت درد انگیز اور عبرتناک
نانی عشو	ایک نہایت ہی پرلطف افسانہ جسے پڑھ کر ہنسی ضبط کرنی ناممکن ہے اس کے ساتھ تین اور افسانے ہیں جو مزاحیہ بھی ہیں اور دردناک بھی
نسوانی زندگی	۴ افسانے ہیں جن میں دکھایا گیا ہے کہ ماں بیٹی بیوی بہن ہر حیثیت میں عورت ایسی ایسی قربانیاں کرتی ہے کہ غور کرے تو مرد حیرت میں رہ جائے

محصول ڈاک بذمہ

بنات دہلی

علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ کے مضامین کے جدید مجموعے

حصہ اول

پہلا سٹ

قیمت

...ور پیغمبروں کے حالات جن کا قرآن مجید میں ذکر ہے علامہ مغفور کے مخصوص اور موثر پیرایہ میں

...لو سگھڑ ہنر مند کفایت شعار اور منتظم بنانے کے لئے خانہ داری کے متعلق دلنشین پیرایہ میں بے بہا مشورے۔

...نوں کی مظلومیت کا مرقع ان کے مصائب والآم کی دردانگیز داستانیں وہ مضامین جو لٹریچر میں غیر فانی درجہ رکھتے ہیں۔

...ن سمرن — مغربی تہذیب کے زہر آلود اثر سے مشرقی خواتین کو محفوظ رکھنے کے لئے علامہ مغفور کے معرکۃ الآرا مضامین۔

بزم رفتگان — اردو نثر کے بے مثل مرثیے جو ملک و قوم کی چند مایۂ ناز خواتین اور باکمال ادیبوں اور شاعروں کی یاد میں لکھے گئے۔ با تصویر۔

سیاحت ہند — ہندوستان کے مختلف شہروں اور قصبوں کی تعلیم یافتہ خواتین و حضرات کا تذکرہ مختلف صوبوں کے معاشرتی حالات خود علامہ مرحوم کے متعلق معلومات

گرداب حیات — عورتوں کی اصلاح و حمایت میں ۲۵ چھوٹے چھوٹے سبق آموز مؤثر افسانوں کا دلآویز مجموعہ۔

دادا لال بھجکڑ — اور چار نہایت ہی پر مزاحیہ لیکن نتیجہ خیز قصے نانی عشو اور ولایتی نمی کے ساتھ کی کتاب ہنسی مذاق میں اصلاحی باتیں بیان فرمائی ہیں۔

...بے فکری کا آخری دن — اور دوسرے مضامین لڑکیوں کے لئے جنھیں پڑھ کر وہ کنوارپنے کی قدر کریں گی اور اپنے فرائض سمجھنے لگیں گی۔

دوسرا سٹ

احکام نسواں — عورتوں کے متعلق قرآن مجید کے احکام اور ان کی تفسیر عام فہم صاف ستھری زبان میں۔

دعائیں — حضرت علامہ مغفور کی آخری تصنیف سوز و گداز اور درد و اثر میں ڈوبی ہوئی اردو زبان میں نظم و نثر کی دعائیں۔ ۱

دلی کی آخری بہار — نصف صدی پہلے کی تہذیب تعلقات وضعداری اور محبت کی پردرد کہانیاں اور بربادی دلی کے جگر خراش افسانے۔ ۶

حسن حقیقی — سرور کائنات صلعم کی مقدس زندگی کے چند متفرق واقعات اور مجالس میلاد کے اصلاحی مضامین ۱

گلستان مغرب — خانہ داری تاریخ معاشرت ادب وغیرہ پر خواتین کے مطلب کے چند بہترین انگریزی مضامین کے عام فہم ترجمے۔ ۶

...سلی ہوئی بیتیاں — دلی کی ٹکسالی زبان میں چند خطوط جن کا ایک ایک لفظ تیر و نشتر کی طرح کلیجہ کے پار ہو جاتا ہے۔ ۲

داستان پارینہ — چند تاریخی مضامین (با تصویر) جن میں افسانہ سے زیادہ دلچسپی اور دلآویزی ہے۔ ۲

...لبل ہمیار — لڑکیوں کی تربیت تعلیم اور پردہ پر طبقہ نسواں کے سب سے بڑے نباض نے تہائی صدی تک غور و فکر کر کے جو نسخے تجویز فرمائے تھے ان کا مجموعہ ۱۰

...ور اوراق ان — عصمت و تمدن میں اب سے ۲۵ سال پہلے جو معرکۃ الآرا افسانے شائع ہوئے تھے ان میں سے آٹھ افسانے ۲

بساط حیات — حیات انسانی کے متعلق جانوروں کا مشاہدہ چار سبق آموز نہایت مؤثر افسانے۔ ۲

...شیب و فراز — آٹھ عورتوں نے اپنی اپنی زندگی کا کوئی اہم واقعہ یا مشاہدہ بیان کیا ہے۔ ۴

یادگار تمدن — تمدن حقوق نسواں کی حمایت میں پہلا اور آخری پرچہ تھا اس کے متعلق مضامین ہیں طرز بیان بے انتہا دلآویز۔ ۲

تیسرا سٹ

مسلمان عورتوں کے حقوق — حقوق نسوانی کی حمایت میں علامہ مغفور کے معرکۃ الآرا مضامین جن کی رسالہ عصمت میں شائع ہو کر دھوم مچ گئی تھی۔ ۱۲

نور اسلام — مسلمان لڑکیوں اور عورتوں کے لئے نہایت مؤثر اور دلچسپ مذہبی مضامین کا قیمتی مجموعہ ۵

...ندائی راج — اردو کے سب سے پہلے مختصر افسانہ نگار کے آخری بے مثل افسانوں کا دلآویز مجموعہ جو اردو فسانہ نگاری میں غیر فانی درجہ رکھتا ہے ۶

ساجن موہنی — شوہر کا دل کس طرح مسخر کیا جا سکتا ہے اس موضوع پر بے بہا مشورے۔ ۴

شادی کا انتخاب — لڑکی لڑکے کی شادی کے وقت کیا باتیں ضرور دیکھنی چاہئیں۔ ۸

عالم نسواں — خواتین سے متعلق ملکی غیر ملکی تحریکوں پر خواتین ہند کے محسن اعظم کا تبصرہ جو ادبی حیثیت رکھتا ہے۔ ۸

...ریب ہستی — مسلمان گھرانے اندر ہی اندر کس طرح کھوکھلے ہو رہے ہیں اور ان کی درستی کی کیا تدابیر ہیں اس بحث پر مفید مضامین۔ ۶

...بکھری ہوئی بیتیاں — مختلف موضوعوں پر علامہ مغفور کے متفرق مضامین جن میں حضرت مصور غم کی مختلف ادبی حیثیتیں نظر آتی ہیں۔ ۶

ملنے کا پتہ

عصمت بک ڈپو دہلی

مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیری کی مشہور و مقبول تصانیف

گوہرِ مقصود

یعنی خیالستان کی پری اور "لال کی تلاش" دو بہت مشہور قصے پہلا قصہ ملک خیالستان کی ایک پری کا ہے جو مدت تک اِدھر اُدھر پھرتی اور بار بار کوشش کرنے کے بعد دنیا کا بہترین تحفہ لانے میں کامیاب ہوتی ہے۔ دوسرا قصہ ایک دُکھیاری ماں کا ہے جو گمشدہ بچہ کی تلاش میں جنگلوں اور پہاڑوں میں ماری ماری پھری دونوں قصے اس قدر دلچسپ اور درد انگیز ہیں کہ ہر لفظ کلیجہ کے پار ہو جاتا ہے قیمت ۶ر

سنجوگ

ایک تعلیم یافتہ سلیقہ شعار مگر کرموں جلی اور نصیبوں پھوٹی لڑکی کی داستان جس کا نکاح والدین نے سوچ سمجھ کر نہ کیا اور فریقین کی طبیعتوں کا اندازہ نہ لگایا بلکہ دولت و ثروت کی قربانگاہ پر اپنے جگر کے ٹکڑے کو بیدردی سے ذبح کر دیا۔ اس لڑکی کو سسرال میں کیا کیا تکلیفیں پہنچیں شوہر کے ہاتھوں کیا کیا اذیتیں برداشت کیں سوسائٹی کی پابندیوں اور زیادتیوں کو کس طرح سہتی رہی اور آخر کس طرح دنیا سے گئی یہ واقعات معلوم ہو کر بے اختیار آنسو نکل پڑتے ہیں۔ قیمت ۸ر

سوکن کا جلاپا

ناشاد و نامراد محمودہ کا افسانہ غم ایک بیگناہ لڑکی پر ساس نے سوکن لا بٹھائی اور غم نصیب مصیبت زدہ لڑکی نے ماں باپ کی لاج رکھنے کے لئے ساس کی زیادتیاں شوہر کے مظالم غرض سب اذیتیں سہیں اور ہنس کھیل کر صبر شکر سے برداشت کیں یہاں تک کہ ان غموں میں گھل گھل کر جان دیدی درد و اثر سوز و گداز میں ڈوبا ہوا مصور غم کا بہت مشہور و مقبول افسانہ ہے۔ قیمت ۵ر

لڑکیوں کی انشاء

خط و کتابت سکھانے کی اردو زبان میں بہترین کتاب جس میں خطوں کے ذریعہ لڑکیوں کو بتایا گیا ہے کہ میکہ کی زندگی انہیں کس طرح بسر کرنی ہے اور سسرال میں جاکر ان کی ذمہ داریاں کیا ہیں ایک عورت کی حیثیت سے انہیں کیا کیا فرائض انجام دینے ہیں اور زندگی کی دشوار گذار منزلوں اور کٹھن راستوں کو وہ کس طرح کامیابی کے ساتھ طے کر سکتی ہیں اس میں پچاس کے قریب زنانہ خطوط ہیں مگر معمولی خطوط نہیں حیاتِ انسان کے وہ راز ہیں جن کو پڑھ کر جی چاہتا ہے کہ الفاظ کو اٹھا کر آنکھوں پر رکھ لیجئے۔ زبان ایسی پیاری کہ اردو لٹریچر کی شاید ہی کوئی کتاب اس کا مقابلہ کر سکے صفحات سو کے قریب۔ قیمت ۱۲ر

ماہِ عجم

قادسیہ عظمیٰ کے عہد میں سلطنت ایران پر قابو پانے کے لئے مسلمانوں کے بے مثل جنگی کارنامے فرزندان ایران کا سرفروشانہ مذہبی جوش ایرانیوں کا پروانہ وار شمع وطن پر قربان ہونا اسلام و نصرانیت کی لڑائیاں کفر و ایمان کے معرکے قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی ولولہ خیز جانبازیاں جذبات لطیفہ کی حقیقت طرازیاں مشرق کے تاریخی ناولوں میں بہت ممتاز ہے کنواری لڑکیاں نہ منگائیں قیمت صرف عہ

قطراتِ اشک

آنسوؤں کے بادشاہ حضرت علامہ راشد الخیری مرحوم کی افسانہ نگاری کے دور اول کے بہترین نمونے وہ مضامین جو مخزن عصمت تمدن کہکشاں وغیرہ میں شائع ہو کر شہرت دوام حاصل کر چکے ہیں۔ رویائے مقصود و بدنصیب کا لال دار الغرور سارس کی تارک الوطنی۔ عصمت و حسن ساون کی چڑیاں مظلوم کی فریاد نند کا خط، چاندنی چوک کا جنازہ جھولے کی یاد وغیرہ وہ مضامین اور افسانے ہیں جنھوں نے پڑھنے والوں کو جادو نگار مصنف کی تحریر کے اثر کا قائل کر دیا تھا قیمت صرف عہ

شاہین و درّاج

حضرت علامہ مرحوم کا وہ معرکتہ الآرا تاریخی ناول جس نے مصنف کی سحر نگاری کا بڑے بڑے ادیبوں کو قائل کر دیا تھا اس میں محبت کے جذبات لطیفہ کو نہایت لطف اور رنگینی سے بیان کیا گیا ہے۔ بلحاظ زور قلم اور جذبات نگاری اور ناولوں میں یہ قصہ بہت نمایاں درجہ رکھتا ہے شاہین و درّاج مصور غم رحمۃ اللہ علیہ بہت مشہور تحریر ہے قصہ کی دلآویزی کی یہ کیفیت ہے کہ شروع کرنے کے بعد ختم کئے بغیر کتاب چھوٹنے کو دل نہیں چاہتا۔ کئی بار شائع ہو چکا ہے قیمت ۸ر

ملنے کا پتہ عصمت بک ڈپو دہلی

...وں کے لئے
...عصمت حسنہ
...یہ دس کتابیں ہیں

(۱) بسم اللہ کی کتاب۔ ننھی بچیوں کو بطور قاعدہ پڑھائی جاتی ہے (۲) کہانیوں کی کتاب۔ سات نہایت ہی دلچسپ کہانیاں ننھی بچیوں ہی کے مطلب کی جنھیں بچیاں مزے لے لے کے پڑھتی ہیں (۳) کھیل کی کتاب۔ چھوٹی بچیوں کے عمر کے لحاظ سے دلچسپ کھیلنے کے طریقے سکھائے گئے ہیں۔ (۴) لکھنے کی کتاب جس میں بچیوں کو لکھنے کے طریقے سکھلائے گئے ہیں قلم دوات کاغذ کے استعمال کی ہدایتیں بچیوں کے مطلب کے خطوط۔ مختلف نمونے نہایت آسان زبان اور عام فہم پیرایہ میں (۵) نماز کی کتاب خدا اور رسول کے متعلق جو باتیں جاننی ضروری ہیں پہلے وہ بتائی ہیں۔ نماز کے فائدے وضو کا پورا بیان۔ اس کے بعد نماز کا بیان اس قدر آسان کہ بچیاں خود بخود سمجھ کر اپنے شوق سے نماز پڑھنے لگیں۔ اس کے بعد روزہ کا بیان (۶) کھانے پکانے کی کتاب مضامین کے عنوانات یہ ہیں۔ ضروری ہدایتیں، روٹی دال۔ باورچی خانہ کیسا ہو مصالحہ کیا کیا ہوتا ہے اور کس طرح پیسا جاتا ہے۔ گوشت سادہ ترکاری کا کیسا پکایا جاتا ہے۔ ان کے بعد چاول کھچڑی کو فتے پلاؤ شاہی کباب پراٹھے کھٹا گوشت۔ انڈوں کے کوفتے اور چٹنیاں تیار کرنے کی نہایت آسان ترکیبیں بچوں کے مطلب کی درج کی گئی ہیں۔ (۷) تندرستی کی کتاب۔ مضامین کے عنوانات یہ ہیں۔ صفائی، غسل کھانا، سونا، دانتوں کی صفائی۔ آنکھوں کی حفاظت۔ مکان کی صفائی۔ معدہ کی صفائی۔ سیر و تفریح۔ تندرستی کے اصول (۸) تہذیب ادب اور اخلاق کی کتاب جس میں کھانے پینے ملنے ملانے اور گفتگو کرنے اور لکھنے پڑھنے کے آداب بہت خوبی سے لکھے گئے ہیں ماں باپ اور شوہر کے حقوق پر بھی دل نشین بحث ہے۔ پھر تواضع حیا صبر و استقلال معافی کفایت شعاری محنت پر نہایت مفید باتیں لکھی گئی ہیں (۹) پردہ کی کتاب جس میں پردہ اور حیا کے متعلق بعض باتیں نہایت کام کی بتائی گئی ہیں (۱۰) خانہ داری کی کتاب یا دلہن کا جہیز جس میں شوہر اور بیوی کے تعلقات پر موثر بحث کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ شوہر کے دل کو کس طرح فتح کیا جا سکتا ہے ساس نندیں کیسے برتاؤ سے محبت کرنے لگتی ہیں جو کتابیں جس مضمون پر ہے مکمل ہے بچیوں اور لڑکیوں کے لئے زنانہ بستہ نہایت ہی مفید اور بڑے کام کی کتاب ہے اور دلچسپ بھی اتنی ہر وہ خوشی خوشی اور اپنے شوق سے بار بار پڑھتی ہیں ضخامت پونے دو سو صفحے سے کچھ کم کاغذ سفید یہ دس کتابیں یکجا ہیں زنانہ بستہ کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔

بچوں کی کتابیں

مزیدار کہانیاں

چھوٹے بچوں کے مطلب کی انہیں کی زبان میں لکھی ہوئی نہایت دلچسپ کہانیاں جو جناب سید ابو تمیم صاحب نے لکھی ہیں دلی کی زبان اور پھر سید صاحب کا طرز بیان ایک کہانی ایسی نہیں کہ بغیر ختم کئے بچے چھوڑ سکیں اول تو کہانیوں کی دلچسپی اس پر عمدہ عمدہ تصویریں بچے خوش ہو جائیں گے قیمت ۵/

شہزادی نیلو...
اور
دوسری کہانیاں

ننھے بچوں اور بچیوں کے لئے د...
کی یہ نئی کتاب ہے جس کی کہا...
رسالہ بنات میں چھپ چکی ہیں...
بچوں اور بچیوں نے بے حد...
پسند کی ہیں۔
از محترمہ سرور رعنا بی اے مو...
پھول پھلواری با تصویر قیمت...

جاپانی کہانیاں باتصویر

مسز فضلی صاحبہ اپنے شوہر کے ساتھ جاپان میں کئی سال رہ...
انھوں نے بچوں کے مطلب کی نہایت عمدہ عمدہ سبق آموز کہانیا...
جمع کیں اور بڑی قابلیت سے اردو میں لکھیں چند کہانیوں کے عنوا...
ہیں۔ چڑے چڑیا کی کہانیاں۔ پھول کھلانے والا بڈھا۔ انگلی کے برا...
عجیب نغمہ والا کیکڑا اور مگر بچوں کا باغ۔ شنتوں کو مارو وغیرہ...
جاپانی بچوں کی یہ بہترین ۱۴ کہانیاں ہیں۔ جن سے بچے...
بہادر بلند ہمت محنتی جفاکش ہوتے ہیں ہر کہانی کے سا...
کئی کئی عمدہ تصویریں ہیں قیمت ایک روپیہ (عہ)

بالشتیوں کی دنیا

یعنی مختصر دنیا ایک سیاح بالشتیوں کی دنیا میں چلا گیا بالشتئے اُسے دیو سمجھنے لگے سیاح کبھی درجنوں بالشتیوں کو جیب میں ڈال لیتا کبھی سینکڑوں بالشتیوں کا کھانا ایک لقمہ میں ختم کر دیتا نہایت آسان زبان میں اس کہانی کا ترجمہ کیا گیا ہے بچے اور بچیاں مزے لے لے کے پڑھتی ہیں۔ قیمت ۵/

بچوں کی دنیـ...

ملک روس کے مشہور مصنف...
ٹالسٹائی کی کتابیں مرد عورت...
بچے سب پسند کرتے ہیں ٹالسٹا...
نے بچوں کے لئے جو کہانیاں...
لکھیں۔ ان میں سے ۵ بہترین کہا...
کا ترجمہ بچوں ہی کی زبان میں کیا...
دلچسپ ہونے کے علاوہ بچوں میں ان کہ...
سے نیکی محنت بہادری حب الوطـ...
ہمدردی کے جذبات پیدا ہو...
ہیں۔ قیمت ۷/

بچیوں اور لڑکیوں کے لئے
زنانہ بستہ
جس میں دس کتابیں ہیں

(۱) بسم اللہ کی کتاب ۔ ننھی بچیوں کو بطور قاعدہ پڑھائی جاتی ہے (۲) کہانیوں کی کتاب ۔ سات نہایت ہی دلچسپ کہانیاں ننھی بچیوں ہی کے مطلب کی جنھیں بچیاں مزے لے لے کے پڑھتی ہیں (۳) کھیل کی کتاب ۔ چھوٹی بچیوں کے عمر کے لحاظ سے دلچسپ کھیلنے کے طریقے سکھائے گئے ہیں ۔ (۴) لکھنے کی کتاب جس میں بچیوں کو لکھنے کے طریقے سکھلائے گئے ہیں قلم دوات کاغذ کے استعمال کی ہدایتیں بچیوں کے مطلب کے خطوط ۔ مختلف نمونے نہایت آسان زبان اور عام فہم پیرایہ میں (۵) نماز کی کتاب خدا اور رسول کے متعلق جو باتیں جاننی ضروری ہیں پہلے وہ بتائی ہیں ۔ نماز کے فائدے وضو کا پورا بیان ۔ اس کے بعد نماز کا بیان اس قدر آسان کہ بچیاں خود بخود سمجھ کر اپنے شوق سے نماز پڑھنے لگیں ۔ اس کے بعد روزہ کا بیان (۶) کھانے پکانے کی کتاب ۔ مضامین کے عنوانات یہ ہیں ۔ ضروری ہدایتیں ۔ روٹی دال ۔ باورچی خانہ کیسا ہو مصالحہ کیا کیا ہوتا ہے اور کس طرح پیسا جاتا ہے ۔ گوشت سادہ ترکاری کا کیسا پکایا جاتا ہے ۔ ان کے بعد چاول کھچڑی کوفتے پلاؤ شامی کباب پراٹھے کھٹا گوشت ۔ انڈوں کے کوفتے اور چٹنیاں تیار کرنے کی نہایت آسان ترکیبیں بچوں کے مطلب کی درج کی گئی ہیں ۔ (۷) تندرستی کی کتاب ۔ مضامین کے عنوانات یہ ہیں ۔ صفائی ، غسل ، کھانا ، سونا ، دانتوں کی صفائی ۔ آنکھوں کی حفاظت ۔ مکان کی صفائی ۔ معدہ کی صفائی ۔ سیر و تفریح ۔ تندرستی کے اصول (۸) تہذیب ادب اور اخلاق کی کتاب جس میں کھانے پینے ملنے ملانے اور گفتگو کرنے اور لکھنے پڑھنے کے آداب بہت خوبی سے لکھے گئے ہیں ماں باپ اور شوہر کے حقوق پر بھی دل نشین بحث ہے ۔ پھر تواضع حیا صبر و استقلال معافی کفایت شعاری محنت پر نہایت مفید باتیں لکھی گئی ہیں (۹) پردہ کی کتاب جس میں پردہ اور حیا کے متعلق بعض باتیں نہایت کام کی بتائی گئی ہیں (۱۰) خانہ داری کی کتاب یا دلہن کا جہیز جس میں شوہر اور بیوی کے تعلقات پر موثر بحث کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ شوہر کے دل کو کس طرح فتح کیا جا سکتا ہے ۔ ساس نندیں کیسے برتاؤ سے محبت کرنے لگتی ہیں جو کتابیں جس مضمون پر ہے مکمل ہے بچیوں اور لڑکیوں کے لئے زنانہ بستہ نہایت ہی مفید اور بڑے کام کی کتاب ہے اور دلچسپ بھی اتنی ہے وہ خوشی خوشی اور اپنے شوق سے بار بار پڑھتی ہیں ضخامت پونے دو سو صفحے سے کچھ کم کاغذ سفید یہ دس کتابیں یکجا ہیں زنانہ بستہ کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے

بچوں کی کتابیں

مزیدار کہانیاں

چھوٹے بچوں کے مطلب کی انہیں کی زبان میں لکھی ہوئی نہایت دلچسپ کہانیاں جو جناب سید ابو تمیم صاحب نے لکھی ہیں دلی کی زبان اور پھر سید صاحب کا طرز بیان ایک کہانی ایسی نہیں کہ بغیر ختم کئے بچے چھوڑ سکیں اول تو کہانیوں کی دلچسپی اس پر عمدہ عمدہ تصویریں بچے خوش ہو جائیں گے

قیمت ۵ر

شہزادی نیلوفر
اور
دوسری کہانیاں

ننھے بچوں اور بچیوں کے لئے دلچسپ کی یہ نئی کتاب ہے جس کی کہانیاں رسالہ بنات میں چھپ چکی ہیں اور بچوں اور بچیوں نے بے حد پسند کی ہیں ۔

از محترمہ سرور رعنائی اے مولفہ پھول پھلواری با تصویر ہے قیمت ۸ر

جاپانی کہانیاں با تصویر

مسز فضلی صاحبہ اپنے شوہر کے ساتھ جاپان میں کئی سال رہیں انھوں نے بچوں کے مطلب کی نہایت عمدہ عمدہ سبق آموز کہانیاں جمع کیں اور بڑی قابلیت سے اردو میں لکھیں چند کہانیوں کے عنوان ہیں ۔ چڑے چڑیا کی کہانیاں ۔ پھول کھلانے والا بڈھا ۔ انگلی کے برابر عجیب ننھا لو ۔ کیکڑا اور مگر ۔ بچوں کا باغ ۔ شتونوں کو مارو وغیرہ جاپانی بچوں کی یہ بہترین ۱۴ کہانیاں ہیں ۔ جن سے بچے بہادر بلند ہمت محنتی جفاکش ہوتے ہیں ہر کہانی کے ساتھ کئی کئی عمدہ تصویریں ہیں قیمت ایک روپیہ (عہ)

بالشتیوں کی دنیا

یعنی مختصر دنیا ایک سیاح بالشتیوں کی دنیا میں چلا گیا بالشتیے اُسے دیو سمجھنے لگے سیاح کبھی درجنوں بالشتیوں کو جیب میں ڈال لیتا کبھی سینکڑوں بالشتیوں کا کھانا ایک لقمہ میں ختم کر دیتا نہایت آسان زبان میں اس کہانی کا ترجمہ کیا گیا ہے بچے اور بچیاں مزے لے لے کے پڑھتی ہیں ۔

قیمت ۵ر

بچوں کی دنیا

ملک روس کے مشہور مصنف ٹالسٹائی کی کتابیں مرد عورت بچے سب پسند کرتے ہیں ٹالسٹائی نے بچوں کے لئے جو کہانیاں لکھیں ۔ ان میں سے ۵ بہترین کہانیوں کا ترجمہ بچوں ہی کی زبان میں کیا گیا دلچسپ ہونے کے علاوہ بچوں میں ان کہانیوں سے نیکی محنت بہادری حب الوطنی ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں ۔ قیمت ۷ر

کپتان ڈاکٹر نصیر الدین احمد صاحب میڈیکل افسر کی بے مثل کتاب

زچّہ خانہ

ہندوستان میں لاکھوں عورتوں کی جانیں زچگی کے سلسلے میں ضائع ہو رہی ہیں نہ ہر جگہ ایسا معقول انتظام ہے کہ امیر غریب سب فائدہ اٹھا سکیں نہ ہندوستانی زبان میں کوئی ایسی کتاب شائع ہوئی جو انہیں پورا پورا فائدہ پہنچا سکے۔ اور حقیقی معنوں میں ان کے لئے کارآمد اور مفید ہو سکے مولانا راز ق الخیری نے کپتان ڈاکٹر نصیر الدین احمد صاحب میڈیکل افسر ایسٹ انڈیا ریلوے کو اس طرف متوجہ کیا تھا جو ڈبلن گلاسگو (لندن) کی یونیورسٹیوں اور برما بنگال بہار راجپوتانہ وغیرہ میں اپنی بے مثل خداداد قابلیت کا سکہ بٹھا چکے ہیں جن کی طبی ہدایتوں سے ہزاروں ہندوستانی عورتوں نے زچگی کے زمانہ سے پہلے اور بعد میں فائدہ اٹھایا اور آج بھی اٹھا رہی ہیں کپتان صاحب مشکل سے مشکل پیچیدہ سے پیچیدہ اور خشک سے خشک عنوانوں پر اس قدر عام فہم اور دلآویز انداز میں اظہار خیالات فرماتے ہیں کہ معمولی قابلیت کی خواتین بھی ان سے پوری طرح فائدہ اٹھاتی ہیں کپتان صاحب کے طرز بیان کی دلکشی مقبولیت عام حاصل کر چکی ہے انھوں نے یہ کتاب نہایت دردمندی اور دلسوزی کے ساتھ تحریر فرمائی ہے اور علاوہ بیش بہا وقت کے اس کے لئے تصاویر وغیرہ پر بھی سینکڑوں روپے صرف فرمایا۔ اور بڑی دقتیں اٹھائیں۔ کتاب کے تین حصے ہیں۔ (۱) حاملہ (۲) زچہ۔ (۳) بچہ فی الحال پہلے دو حصے تیار ہیں۔

زچّہ

دوسرا حصہ ہے جس کی مختصر فہرست یہ ہے۔ پہلا باب طبی پاکیزگی۔ دوسرا باب ولادت تیسرا باب زچہ خانہ کی تیاری۔ چوتھا باب قبل ولادت احتیاط و انتظام۔ پانچواں باب پرسوت۔ چھٹا باب زچہ کی خوراک رہائش و عام زندگی۔ ساتواں باب زچہ بچہ کا تعلق۔ آٹھواں باب۔ زچگی کے خطرات اور ان کا تدارک۔ نواں باب چند خطرناک امراض کا ولادت سے تعلق۔ دسواں باب ایک جاہل دائی کی زچہ سے مقابلہ۔ گیارہواں باب آخری باتیں۔ ایک باب کی مختصر فہرست بھی درج کی جاتی ہے۔ جس سے اندازہ ہوگا کہ یہ کس قدر مفید کتاب ہے۔

تیسرے باب کی فہرست

زچہ خانہ کی تیاری نہ کرنے کی وجوہ۔ غربت۔ جہالت۔ رسومات قبیحہ زچہ خانہ کے اصلاح کے ذرائع اور پیش بندیاں زچہ خانہ اور اس کا سامان۔ دائی کے لئے زچہ کے لئے بستر کپڑے بچہ کے لئے دھونے کی صفائی کا سامان کپڑے بستر۔ زچہ خانہ کی ضروری چیزوں کی فہرست اسی طرح ہر باب کے تحت میں زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کی گئیں ہیں کوئی بات نہیں رہ گئی۔ پھر جو کچھ مشورے دیئے گئے ہیں وہ سب عام ہندوستانی معاشرت ملحوظ رکھ کر جن سے ہندوستانی غریب عورتیں حقیقت میں فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔

حاملہ و زچّہ

دونوں حصوں میں ۲۶ بلاک کی تصاویر ہیں جو صرف کثیر کے بعد خاص طور پر اس کتاب کے لئے لی گئیں ہیں اور ۷۰ شکلیں صاف اور واضح ہیں دونوں حصوں کی قیمت ساڑھے تین روپے (۳/۸) علاوہ محصول ہے۔

یہ کتاب کپتان ڈاکٹر نصیر الدین احمد صاحب کا غیر فانی کارنامہ ہے۔ ہندوستان کی کسی زبان میں اس موضوع پر اتنی محنت اور قابلیت سے لکھی ہوئی اتنی مفید اور کارآمد اس قدر جامع اور مفصل و مکمل کتاب ہندوستانی عورتوں کے لئے آج تک شائع نہیں ہوئی۔

ہر گھر میں اس کتاب کی موجودگی ضروریات میں سے ہے۔

عصمت بک ڈپو دہلی

ESTD 1927 | اگست ۱۹۳۱ء | CGDL No. 2222

دُلہن نمبر

The BANAT DELHI

رسالہ بنات

بنات دہلی

بچیوں کیلئے ماہوار رسالہ
جس میں دلچسپ اور مفید مضامین
سبق آموز نظمیں اور مزیدار
کہانیاں شائع ہوتی ہیں

بنات دہلی

ہر انگریزی مہینہ کی بیس تاریخ کو
"عصمت" و "جوہر نسواں" کی طرح
نہایت پابندی وقت کیساتھ
کوچہ چیلان دہلی سے شائع ہوتا ہے

چندہ سالانہ پیشگی مع محصول ڈاک
بذریعہ منی آرڈر ڈیڑھ روپیہ (۱۸/)
بذریعہ وی پی ایک روپیہ بارہ آنے (۱۲/۱)

ایڈیٹر:- رازق انیجری

انگریزی و جرمنی کھانے	ترکی اور عربی کھانے	ایرانی اور افغانی کھانے	بنگالی اور بہاری کھانے	کشمیری اور مدراسی کھانے
گجراتی اور پنجابی کھانے	حیدرآبادی اور براری کھانے	لذیذ لذیذ کھانے	دلی اور لکھنؤ کے کھانے	پشاوری اور ہندی کھانے

سینکڑوں قسم کے کھانے تیار کرنے کی اُردو زبان میں بے نظیر کتاب

عِصمتی دسترخوان حِصّہ اوّل

جس کی ایک نمایاں خصوصیت جو اس موضوع کی اور کسی کتاب میں نہ نکلے گی یہ ہے کہ تمام ترکیبیں تجربہ کرنے کے بعد لکھی گئی ہیں اس لئے ترکیبیں بالکل صحیح ہیں اور وزن بالکل درست! ہندوستان بھر کے ہر حصّہ کی تقریباً عصمتی بہنوں نے اس کتاب کی تیاری میں حصہ لیا ہے اور ایڈیٹر صاحب عصمت کی اہلیہ محترمہ آمنہ نازلی صاحبہ نے بڑی محنت سے کتاب مرتب فرمائی ہے۔ باورچیخانہ کے انتظام اور کھانوں کے متعلق نہایت قیمتی ہدایات اور مضامین درج کئے گئے ہیں۔ ایک ایک چیز کئی کئی قسم کی تیار کرنے کے لئے بھی عصمتی دسترخوان سے بہتر کتاب ملنی ناممکن ہے مثال کے طور پر ۲ چیزوں پڈنگ اور کبابوں کی فہرست ملاحظہ فرمائیے۔

پلم پڈنگ	انجیر پڈنگ	ران کے کباب	کباب بیضہ مرغ	تاشس کباب
کھوئے کی پڈنگ	امنڈ پڈنگ	آلو کے کباب	کچے قیمہ کی ٹکیاں	شامی کباب
نارنگی بھری پڈنگ	بیسے پڈنگ	کچے آلو کے کباب	گوشت کے میٹھے کباب	آنتوں کے کباب
جنجر پڈنگ	جلیبیوں کی پڈنگ	ناریل کے کباب	کباب مرغ مسلم	انگریزی کباب
سوزی پڈنگ	میوہ دار پڈنگ	مچھلی کے تینی کباب	سیخ کے چٹ پٹے کباب	اردی کے کباب
اناس پڈنگ	کشمش پڈنگ	سیخ کے کباب	مچھلی کے شامی کباب	اور کئی کئی قسم کے
کمزور بیماروں کے لئے	بالائی پڈنگ	پسندے کے کباب	دہی کے کباب	کباب

یہ صرف دو چیزوں کی فہرست ہے

اسی سے کتاب کا اندازہ کر لیجئے۔ چاول سلونے اور میٹھے سوئیاں کھیر فیرنی۔ سادے اور ترکاری کے سالن مچھلی مرغ جیلی بسکٹ کیک۔ دالیں مٹھائیاں۔ حلوے چٹنیاں۔ مربے۔ اچار سموسے بڑے پوری کچوریاں پراٹھے۔ روٹی۔ غرضیکہ ہر قسم کے کھانوں کی بڑی بڑی اچھی ترکیبیں ہیں اور ہر چیز کی کئی کئی درجن صحیح ترکیبیں! اس کتاب کا ہر گھرانے میں ہونا ضروریات میں سے ہے ہندوستان بھر میں اس کی دھوم مچ گئی بہت سی عورتیں اس کتاب کی بدولت عمدہ عمدہ ذائقہ دار کھانے پکانے لگیں۔ لڑکیوں کو یہ کتاب اتنی ضروری سمجھ کر جہیز میں دی جاتی ہے سینکڑوں خواتین نے اس کی تعریف میں خطوط بھیجے ہیں اور کئی نیک مردوں نے اس کتاب کی اشاعت پر مؤلفہ و پبلشر کا شکریہ ادا کیا ہے۔ اس کی مقبولیت کا اندازہ اس سے کر لیجئے کہ چند ہی سال میں ہاتھوں ہاتھ ۸ ایڈیشن نکل گئے۔ قیمت دو روپے مجلد سوا دو روپے۔ حصہ دوم مشرقی مغربی کھانے عہ مجلد عہ

عصمتی دسترخوان حصہ دوم
مشرقی مغربی کھانے

باعتبار مضامین پہلے حصّہ پر بھی فوقیت رکھتا ہے قریباً ۱۰۰ صفحوں کے نہایت ہی کارآمد اور قابل قدر مضامین ہیں۔ چند عنوانات یہ ہیں۔ ہماری خوراک اور غذا کے متعلق تحقیقی مضامین۔ کھانے کے اصول۔ کھانے کی حفاظت۔ جرمنی باورچی خانہ۔ جاپانی باورچی خانہ۔ کچی سبزی۔ ترکاریوں کے خواص۔ کھانے کا اناج کا صندوق ایرانی دعوت وغیرہ وغیرہ۔ ترکیبیں سب نئی اور آزمودہ ہیں اور ایک ایک کی متعدد ترکیبیں۔ عربی۔ ایرانی۔ ترکی۔ جاپانی۔ عراقی۔ روسی۔ اطالوی۔ انگریزی۔ فرانسیسی۔ کھانوں کی اچھی اچھی ترکیبیں ہیں۔ عصمتی دسترخوان بغیر حصہ دوم مکمل نہیں یہ بھی بہت مقبول ہوا ہے۔ قیمت عہ مجلد عہ۔ عصمتی دسترخوان مکمل یعنی دونوں حصّوں کی قیمت للعہ۔ مجلد للعہ۔

عصمتی ہنڈ کلیا

یہ کتاب بچیوں کو ... وہ شادی سے قبل ... کے فن میں ماہر ہو جاتی ہیں اور ایک کنواری بچی کو جو جو کچھ جاننا ... طور پر اس سے واقف ہو جائے سوا سو کھانوں کی نہایت صحیح ترکیبیں ... کی کے مطلب کی درج کی گئی ہیں بعد خوبی یہ کہ کھانے پکانے ... نہایت مفید مضامین اور کارآمد ہدایتیں بھی ہیں قیمت ...

ناشتہ

دوپہر اور رات کے کھانے ... اور نتیجہ ہے پیر کیا گیا ناشتہ ... اس موضوع پر قابل قدر کتاب جس میں ... لسی۔ فالودہ۔ آئس کریم۔ بسکٹ۔ کیک۔ توسٹ۔ ... وغیرہ نیز ہندوستان کے ہر صوبے اور ہر حصّے ... قسم کے ناشتوں کی کئی کئی ترکیبیں ہیں گویا اس کتاب ... میں جس حصّہ ملک کا مہمان ہمارے ہاں آ جائے ... مطلب کی چیز ہم پیش کر سکتے ہیں۔ قیمت

بچوں کے کھانے

ننھے بچوں کو ... غذا دینی چاہیئے۔ کون سے کھانے مفید ... تیار ہوتے ہیں۔ اس موضوع پر بے نظیر ... کے صحت بخش اور مفید کھانوں کی کئی ... ترکیبوں کے علاوہ کئی نہایت کارآمد مضامین ... کے قابل ڈاکٹروں اور تجربہ کاروں کے لکھے ...

بیماروں کے کھانے

بیماروں ... ہیں اس میں صرف انہی کی ترکیبیں ہیں اور کئی قابل ڈاکٹروں نے اس کی تیاری میں حصہ لیا ہے۔ تمام ترکیبیں ... کی ہوئی ہیں۔ مضامین بھی بے انتہا مفید و قابل قدر ہر گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت

مذاقیہ کھانے

دولہا بھائی ... سندوی ... سے مہذب مذاق کرنے کے لئے نہایت عجیب ... جس کی ترکیب صحیح ہے بیہودہ عامیانہ مذاق کی جگہ کتاب سے شائستہ مذاق کرو۔ اور اس ہنسنے ہنسانے کتاب سے زندہ دلی کا ثبوت دو۔ لڑکیوں کی شادی کے وقت دولہا بھائی کی تواضع کے لئے لڑکیاں یہ کتاب شوق سے منگاتی ہیں۔ قیمت

محصول ڈاک بذمہ خریدار

پتہ منیجر عِصمت بُک ڈپو دہلی

محصول ڈاک بذمہ خریدار

بچیوں کا سب سے پرانا باتصویر رسالہ

بنات

(یعنی بچیاں)

ت ہندوستان کے مختلف
ات تعلیم مثلاً یو۔پی
پی۔برار پنجاب۔بہار دہلی
ِ کیطرف سے زنانہ مدرسوں
سرکاری طور پر منظور ہے۔

بنات کا سالانہ چندہ صرف عہ
بذریعہ وی پی صرف ۱۲/۳
غیر ملکوں سے چار شلنگ
مستقل خریداروں کو سالگرہ نمبر
مفت ملتا ہے

دھواں ۱۴ سال | فہرست مضامین بابت ماہ اگست سنہ ۱۹۴۱ع | جلد ۲۷ نمبر ۵



بنات کے جون اور جولائی کے پرچوں میں کئی بہنوں کے خطوط شائع ہوئے ہیں جن میں یہ مشورہ دیا گیا کہ کاغذ کی گرانی کا مقابلہ کرنے کے لئے بنات کا چندہ دو روپیہ یا تین روپیہ کر دیا جائے۔ اس مہینے تو کوئی آٹھ دس بہنوں نے اپنے خطوط میں چندہ بڑھانے پر زور دیا ہے اور انکی رائے ہے بھی نہایت معقول کیونکہ بنات جس کاغذ پر چھپتا ہے پہلے اس کی قیمت چھ آنے فی رم تھی اور اب ہے سولہ روپیہ سے بھی زیادہ جس کے معنے یہ ہوئے کہ اگر جنگ سے پہلے بنات میں چالیس روپیہ کا کاغذ لگ رہا تھا تو اب ایکسو بیس ۱۲۰ روپیہ میں وہی کاغذ آرہا ہے۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ بنات کو اس وقت کس قدر نقصان ہو رہا ہے اور پچھلے دو برس میں بنات کس قدر نقصان اٹھا چکا ہے۔ ایسی حالت میں اگر چندہ بڑھا دیا جائے یا صفحے کم کر دئے جائیں تو جو نقصان ہو رہا ہے وہ ضرور کم ہو جائے گا۔ مگر مشکل یہ ہے کہ صفحے کم کرنے سے بنات کی دلچسپی کم ہو جائے گی اور چندہ بڑھانے سے خریدار کم ہو جائیں گے۔ کم خریدار ہونے سے ہمیں نقصان بھی کم ہوگا۔ مگر ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ بنات سے زیادہ سے زیادہ لڑکیاں فائدہ اٹھائیں۔

ہم نے بنات کی وجہ سے ہزاروں روپے کا نقصان اٹھایا مگر اب ہمیں نقصان اٹھانے کی طاقت نہیں اس لئے بنات کی بہتری کی جو صورتیں ہو سکتی ہیں ان کی طرف خریداران بنات کو پوری توجہ کرنی چاہئے اور وہ صورتیں یہ ہیں: — (۱) ہر بہن بنات کو ایک ایک خریدار ضرور اس مہینے میں دیدیں یعنی اپنی کسی سہیلی یا رشتہ دار سے بنات کا سال بھر کے چندہ کا منی آرڈر بھجوائیں یا ان کے نام وی پی بھیجنے کے لئے ہمیں خط لکھیں (۲) غریب نادار یتیم بچیوں کے نام اپنی طرف سے رسالہ جاری کرنے کے لئے نادار فنڈ میں روپیہ بھیجیں (۳) عصمت بکڈپو سے زیادہ سے زیادہ کتابیں خریدی جائیں۔ ہمیں امید ہے کہ بناتی بچیاں ان میں سے جو صورت آسانی سے ممکن ہو گی (۱) پر عمل کر کے ہمارے ...

ہمارے نبیؐ کا جانوروں سے سلوک

ہے یہ بالکل سچا قصّا
کان لگا کر اِس کو سُننا
ایک صحابی نے یہ دیکھا
چھوٹ گیا ہے۔ اُن کا گھوڑا
توبرا" لائے فوراً اُس کا
اور اسے خالی وہ بتایا
تاکہ یہ گھوڑا دھوکا کھائے
دانہ سمجھ کر جلد آجائے
آں حضرتؐ نے دیکھ کے پوچھا
اس میں تم نے دانہ ڈالا؟
بولے وہ اے میرے آقا
خالی ہے یہ توبرا" میرا
آپ نے فرمایا کہ اِس میں
گھاس اور دانہ ضرور ڈالیں
دھوکا سمجھا جائے گا ورنہ
آفت تم پر لائے گا ورنہ
جوہرؔ ایسے پیارے نبیؐ پر
تن من دھن سب کر دو نچھاور

جوہرؔ چاندوڑی

داتا خالی دامن بھر دے

میرے مالک میرے داور
ناز ہے مجھ کو تیرے اوپر
ذات ہے تیری واحد یکتا
شان ہے تیری سب سے اعلیٰ
نام ترا ہے پیارا پیارا
کام ترا ہے سب سے نیارا
سب سے بڑھ کر تیری قدرت
سب کے اوپر تیری رحمت
پل بھر میں جو چاہے کر دے
سوکھی کھیتی کو تر کر دے
سارے جگ میں تیرا اُجالا
تو ہی سب کا پالن ہارا
بیڑا سب کا پار لگا دے
تو ہی ڈوبی کشتی ترا دے
داتا! خالی دامن بھر دے
علم و ہنر میں یکتا کر دے

شجاعت سندیلوی
لکھنؤ

ہجرت

جس وقت کافروں نے آپس کے مشورہ میں یہ بات طے کر لی کہ حضرت رسول اللہ صلعم کو رات کے اندھیرے میں قتل کر دیا جائے۔ اور اس کام کے لئے کچھ بہادر آدمی مقرر بھی کر دئے گئے تو حضرت جبرئیلؑ نے کافروں کے ارادے کی اطلاع حضرت رسول اللہؐ کو دی اور کہا اب آپ کا مکّہ میں رہنا مناسب نہیں آپ مع حضرت ابو بکر صدیقؓ کے مدینہ تشریف لے جائیں چنانچہ حضرتؐ نے ابو بکر صدیقؓ کو اس بات کی اطلاع دے کر تیاری کی تاکید کی تاکہ رات کو ہی گھر سے نکل کے غارِ ثور میں جا چھپیں۔ آدھی رات کو کافر حضرت رسول اللہؐ کے مکان کے گرد جمع ہو گئے تاکہ جب آپ صبح کی نماز کے لئے باہر تشریف لائیں تو اسی وقت یہ اپنا کام کریں۔ حضرت رسول اللہؐ نے اپنے بستر پر حضرت علیؓ کو اپنی سبز چادر اڑھا کے لٹا دیا۔ اور سمجھا دیا کہ تم بالکل نہ ڈرنا تم کو کوئی نہ ستائیگا اور جو چیزیں مکّہ والوں کی حضرت کے پاس امانت رکھی تھیں وہ سب حضرت علیؓ کو دے کے سمجھا دیا کہ یہ چیزیں سب کو نام بنام دیدینا اور پھر میرے پاس مدینہ آجانا۔ پھر حضرت رسول اللہؐ یٰسین شریف پڑھتے ہوئے کافروں کے بیچ میں سے نکل کے حضرت ابو بکرؓ کے گھر تشریف لے گئے اور خدا کی قدرت سے کافروں نے آپ کو پہچانا تک نہیں بلکہ سبز چادر والے جسم پر نگاہ جمائے بیٹھے رہے۔ یہاں تک کہ صبح کو جب بستر پر سے حضرت علی نکلے تو کافر اپنی غلطی پر بہت شرمندہ ہوئے۔ اور حضرت علیؓ سے پوچھا کہ محمدؐ کہاں گئے؟ انھوں نے جواب دیا کہ "مجھے نہیں معلوم کہ وہ اس وقت کہاں ہیں تم لوگ ان سے مکّہ سے چلے جانے کو کہتے رہتے تھے اس لئے کیا عجب ہے کہ وہ مکّہ چھوڑ کر چلے گئے ہوں" کافروں نے حضرت علیؓ کو تھوڑی دیر قید رکھا مگر جب کوئی فائدہ نہ دیکھا تو رہا کر دیا۔ وہاں سے

یہ لوگ حضرت ابوبکرؓ کے مکان پر گئے اور
جب ان کو بھی نہ پایا تو سمجھ گئے کہ دونوں
اپنی جان بچا کر نکل گئے۔ اب قریش کے غصہ
کی حد نہ رہی چاروں طرف تلاش کے لئے
پھیل گئے اور ڈھونڈ لانے والے کے لئے
سو اونٹ کا انعام مقرر کیا۔ حضرت رسولؐ اللہ
راتوں رات ثور پہاڑ کے غار پہ جا پہونچے۔
پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے غار میں جا کے
اس کو صاف کیا پھر حضرت رسولؐ اللہ کو بھی
اندر بلا لیا۔ انعام کے لالچی قدموں کے
نشان لیتے ہوئے اس غار پہ بھی آ پہونچے
جس کے اندر یہ دونوں چھپے ہوئے تھے
یہ لوگ اس قدر قریب تھے کہ ان کے پیر
دکھائی دے رہے تھے۔ لیکن خدا کی قدرت
سے وہ کافر ان کو نہ دیکھ سکے۔ غار کے منہ پر
مکڑی نے جالا تن دیا تھا اور جنگلی کبوتر نے
انڈے دے دئے تھے۔ اس لئے اور بھی
کسی کا خیال اس طرف نہیں گیا کہ غار کے
اندر دیکھیں حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ
یا رسولؐ اللہ دشمن اتنے قریب ہیں کہ اپنے
پیروں کی طرف نظر کریں گے تو ہم کو دیکھ لیں گے۔

حضرتؐ نے ان کو تسلی دی اور کہا غم نہ کرو
اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ تیسرے دن عبداللہ
بن اریقط نامی رہنما دو اونٹ لایا۔ یہ اگرچہ
کافر تھا لیکن اس سے وعدہ لے لیا گیا تھا کہ
کسی کو اطلاع نہیں دے گا اور مدینہ تک راستہ
بتاتا ساتھ چلے گا۔ چنانچہ ان سب نے اونٹوں
پر سوار ہو کے مدینہ شریف کا سفر دریا کے کنارے
کنارے شروع کیا۔ یہ راستہ زیادہ تر ویران
رہتا تھا اس لئے کسی کا خوف نہیں تھا۔ مدینہ
میں بھی حضرتؐ کی مکہ سے روانگی کی اطلاع
پہونچ چکی تھی۔ اس لئے مدینہ کے مسلمان روز
صبح کو غول کے غول آتے تھے اور دوپہر ہو جانے
پر مایوس ہو کے چلے جاتے تھے۔ جس روز حضرتؐ
مدینہ شریف پہونچے اس روز بھی سب ناامید ہو کے
جا چکے تھے۔ اتفاق سے ایک یہودی اپنے اونچے
مکان کی چھت پر کسی کام سے چڑھا۔ اس نے
دیکھا کہ دور سے کچھ سواریاں چلی آ رہی ہیں۔ وہ
وہیں سے پکار اٹھا کہ لو اے اہل یثرب تمہارا
مقصود آ گیا۔ چلو چلو جن کا تمہیں کئی دن سے
انتظار تھا وہ آ رہے ہیں۔ اس آواز کے سنتے ہی
مدینہ میں کھلبلی پڑ گئی تمام مسلمان (باقی صفحہ پر دیکھئے)

شہنشاہ اور میوہ فروش

بہت عرصہ گذرا ملک فرانس کے ایک چھوٹے سے شہر میں ایک بوڑھی عورت پھل بیچا کرتی تھی۔ یہ عورت بہت دیانت دار اور معاملہ کی کھری تھی۔ علاوہ بہت سے خریداروں کے اسکول کا ایک طالب علم بھی اکثر اس کی دُکان پر آتا اور کبھی کبھی کچھ سودا قرض بھی لے جاتا۔

اس بوڑھی عورت کو اس لڑکے سے خاص الفت تھی ایک روز اس نے لڑکے سے کہا کہ "تم بڑے ہو کر کیا بنو گے؟"

لڑکا:۔ میں فوجی اسکول میں تعلیم پاتا ہوں سپاہی بنوں گا۔ مگر یاد رکھو میں عمر بھر معمولی سپاہی نہ رہوں گا۔"

بوڑھی:۔ "کیا تم بڑے آدمی ہو کر اپنی بوڑھی میوہ فروش کو بھول جاؤ گے؟"

لڑکا:۔ داکڑ کے ابھی نہیں صبر کرو اور دیکھو کہ آگے کیا ہوتا ہے۔ اچھا میرے پاس پیسے نہیں مگر تم مجھ پر اعتبار کرو اور یہ ناشپاتی دے دو۔

بوڑھی:۔ "مجھے تم پر بھروسہ ہے۔ تم چند پیسوں کا فکر مت کرو۔"

وقت گذرتا گیا لڑکے نے اسکول چھوڑ کر فوج میں نام لکھالیا۔ یہاں تک معمولی سپاہی سے وہ کمانڈر اور کمانڈر سے ملک فرانس کا شہنشاہ بنا۔ قدرت نے اس کی ہمت کا ساتھ دیا اور اس کی تلوار نے سارا یورپ فتح کرلیا۔ بچیو! بتاؤ اس کا نام کیا تھا۔ آؤ ہم بتائیں یہ چھوٹا لڑکا فرانس کی قسمت کا مالک کل یورپ کا فاتح "نپولین اعظم" تھا۔

کثرت فتوحات کے جھگڑوں میں وہ اس قدیم چھوٹے شہر میں نہ جاسکا لیکن ایک مرتبہ وہ کسی ضرورت سے معہ اپنی فوجوں کے اس شہر سے گذرا اور اپنی گذشتہ زندگی کی یادگار منانے کے خیال سے اس مقام پر ٹھیرا۔

شہر کی تمام مخلوق اپنے مہربان بادشاہ کے استقبال کے لئے شہر سے نکلی۔ مگر مشتاق بادشاہ کی آنکھیں اس بڑھیا کو تلاش کرنے میں

ناکام رہیں۔ اس نے سوچا وہ میوہ فروش عورت مر گئی اور مجھ پر اس کا قرض رہ گیا۔

شام کو سادے لباس میں بادشاہ اس جگہ گیا تو اس کو حیرت ہوئی کہ بڑھیا زندہ ہے۔ اس نے بہت نرم آواز میں بڑھیا سے پوچھا۔

"کیا تم بادشاہ کو دیکھنے نہیں گئیں"؟

بڑھیا:- میں بہت بڑھیا ہوں سنتی ہوں میرا نپولین بادشاہ بن گیا۔ وہ میرا پرانا گاہک تھا بس میرے لئے یہی بہت بڑا فخر ہے۔

بادشاہ:- کیا وہ تمہارا مقروض تھا۔

بڑھیا:- (سوچ کر) ہاں کچھ یاد پڑتا ہے اس نے چند چیزیں آخر مرتبہ قرض لی تھیں۔ مگر ایسے چند پیسوں کی کیا حقیقت ہے۔ وہ بھول گیا مگر کوئی بات نہیں خدا اسے خوش رکھے۔

بادشاہ بوڑھی عورت کے اس حوصلہ سے بہت متاثر ہوا۔ اور کہا اے نیک دل بڑھیا فرانس تجھ جیسی عورت پر فخر کر سکتا ہے۔ دیکھو میں وہی تمہارا نپولین اور موجودہ بادشاہ ہوں۔

بڑھیا نے بادشاہ کو کلیجے سے لگا کر بہت دعائیں دیں۔

بادشاہ نے اس کا وظیفہ مقرر کر کے اس کا مکان پھر سے بنوا دیا۔

مقصودہ خاتون ادیب فاضل

صفحہ ۵ کا باقی:- جلدی جلدی کپڑے پہن کر اور ہتھیار لگا کر ایسے روانہ ہوئے جیسے بادشاہ کا استقبال کرنے کو اس کی فوج جاتی ہے۔ یہ ایسے ہی لپکے چلے جا رہے تھے کہ وداع پہاڑی کے درے میں سے وہ چاند نکلتا نظر آگیا جس کے ہفتہ بھر سے منتظر تھے۔ عید کے چاند کی بھی وہ خوشی نہیں ہوتی جو اس وقت مدینہ کے مسلمانوں کو ہوئی۔ حضرت علیؓ بھی سب کی امانتیں پہونچا کے پیدل ہی روانہ ہوگئے۔ جس وقت مدینہ پہونچے تو ان کے پیر سوج گئے تھے اور آبلے پڑ گئے تھے۔ حضرتؐ نے جب سُنا کہ حضرت علیؓ کا یہ حال ہے تو ان کے پاس تشریف لائے اور ان کو سینے سے لگا کر پیار کیا پھر آبلوں پر لعاب دہن لگایا جس سے اسی وقت حضرت علی کو آرام ہوگیا۔ مدینہ کا پہلا نام یثرب تھا مگر اب مدینۃ النبیؐ یعنی رسول کا شہر مشہور ہوا۔ مدینے والے جنھوں نے اسلام کی مدد کی وہ انصار کہلائے اور جو لوگ اپنا وطن چھوڑ کر حضرتؐ کے پاس آگئے وہ مہاجر کہلائے۔

منیر سید الطاف حسین۔ مظفر نگر

خراب ہوا

ہوا خدا کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہے، اگر یہ نہ ہو تو انسان کا جینا دوبھر ہو جائے، بغیر کچھ کھائے پیئے تو انسان کچھ دن زندہ بھی رہ سکتا ہے لیکن اگر ہوا نہ ملے تو ایک ہی منٹ میں انسان کیا ہر جاندار کا دم گھٹ جائے اور وہ مر جائے - گندی اور خراب ہوا بہت نقصان دیتی ہے - اس لئے ان باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے -

(۱) صبح کو جو ہوا پورب سے چلتی ہے اس سے زخم اور چوٹ کو نقصان پہونچتا ہے - کمزور آدمی اس سے سست ہو جاتا ہے -

(۲) دکھن کی طرف سے جو گرم ہوا چلتی ہے اس سے بیماری سے اٹھے ہوئے آدمی کو بچنا چاہیئے اور موٹا یا گرم کپڑا پہن لینا چاہیئے

(۳) گھر میں جگہ جگہ کیچڑ اور کوڑا کرکٹ جمع کرنے سے ہوا گندی ہو جاتی ہے -

(۴) جس طرح ٹھنڈی ہوا نقصان دیتی ہے اسی طرح گرم ہوا یعنی لو بھی نقصان دیتی ہے -

(۵) رات کے وقت لیمپ یا چراغ جلتا چھوڑ کر نہیں سونا چاہیئے - اس سے ہوا میں خشکی آتی ہے اور خشک ہوا سے آنکھوں کو نقصان پہونچتا ہے - بعض دفعہ دیکھا گیا ہے کہ چراغ جلتا چھوڑ کر کمرہ بند کر کے سونے سے موتیں واقع ہو گئی ہیں -

(۶) جاڑے میں سرد ہوا سے بچنا چاہیئے اور نہانے کے بعد بال اور کپڑے فوراً خشک کر لینے چاہئیں -

عطیۃ الکبریٰ

برسات

جب گرم مہینے جاتے ہوں ٭ اور ساون بھادوں آتے ہوں
جب چرخ پہ بادل چھاتے ہوں ٭ ہر سمت سے لہرے آتے ہوں
اس وقت مزہ برسات کا لو
برسات کی بھیگی رات کا لو

جب ہلکی بارش ہوتی ہو ٭ ہر قطرہ مثل موتی ہو
جب ساون کجری ہوتی ہو ٭ آزادیِ وطن منہ دھوتی ہو
اس وقت مزہ برسات کا لو
برسات کی بھیگی رات کا لو

جب کالی گھٹائیں چھاتی ہوں ٭ نئے موسم کی بتلاتی ہوں
جب چڑیاں شور مچاتی ہوں ٭ اور بوندیں آتی جاتی ہوں
اس وقت مزہ برسات کا لو
برسات کی بھیگی رات کا لو

جب سرد ہوائیں چلتی ہوں ٭ اور شاخ سے شاخیں ملتی ہوں
جب پختہ کلیاں کھلتی ہوں ٭ اور برگ شجر بھی ڈھلتی ہوں
ط درخت کے
اس وقت مزہ برسات کا لو
برسات کی بھیگی رات کا لو

جب چم چم جگنو چمکتے ہوں ٭ اور باغوں میں پھول مہکتے ہوں
جب شب میں راہ بھٹکتے ہوں ٭ اور چلتے لوگ جھجکتے ہوں
اس وقت مزہ برسات کا لو

برسات کی بھینی رات کا لو

جب رم جھم بارش ہوتی ہو ؛ اور ابر میں سازش ہوتی ہو
جب کیف میں دانش[۱] ہوتی ہو ؛ اور دد رکھی کاوش[۲] ہوتی ہو
اُس وقت مزہ برسات کا لو
برسات کی بھینی رات کا لو

جب خشک زمیں شاداب رہے ؛ اور کھیتی زیرِ آب رہے
جب دُنیا سب بے خواب رہے ؛ اور جھیل ندی پُر آب رہے
اُس وقت مزہ برسات کا لو
برسات کی بھینی رات کا لو

جب بادل دل دہلاتے ہوں ؛ اور پپیہے راگ سناتے ہوں
جب مینڈک شور مچاتے ہوں ؛ اور جھینگر بھی چلاتے ہوں
اُس وقت مزہ برسات کا لو
برسات کی بھینی رات کا لو

جب دشت[۳] میں آہو[۴] پھرتے ہوں ؛ اور چوکڑی خوش خوش بھرتے ہوں
جب طائر دل خوش کرتے ہوں ؛ اور راگ غنا[۵] دل بھرتے ہوں
اُس وقت مزہ برسات کا لو
برسات کی بھینی رات کا لو

جب دریا نالے بھرتے ہوں ؛ اور پودے پھول نکھرتے ہوں
جب رُوپ زیادہ بھرتے ہوں ؛ تب زیغیؔ کہتے پھرتے ہوں
اُس وقت مزہ برسات کا لو
برسات کی بھینی رات کا لو

زیغیؔ فیض آبادی

دس باتیں جو نہ کرنی چاہئیں

(۱) اپنی جیب میں کبھی اون بننے کی سلائیاں یا کروشیا نہ رکھو۔

(۲) اگر کوئی شخص کرسی پر بیٹھنے لگے تو کبھی اس کی کرسی پیچھے نہ کھینچو۔

(۳) چلتی موٹر میں پھول وغیرہ توڑنے کی کوشش نہ کرو۔ اس سے ہاتھ ٹوٹ جانے کا خطرہ ہے۔

(۴) جلتی ہوئی آگ پر تیل نہ ڈالو۔ اس سے شعلے بھڑکنے کا خوف ہے۔ اور اس طرح ممکن ہے کہ ارد گرد کی چیز کو آگ لگ جائے۔

(۵) موم بتی کی روشنی یا آگ کی روشنی یا چلتی ریل گاڑی یا پیدل چلتے ہوئے کبھی نہ پڑھو۔ اس سے آنکھوں پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔

(۶) اگر کسی کے ہاتھ میں چھری یا استرا دیکھو تو جھپٹ کر لینے کی کوشش نہ کرو۔

(۷) دیا سلائی کو کبھی ایسی جگہ نہ رکھو جہاں چھوٹے بچے کا ہاتھ پہونچ سکے۔

(۸) چھوٹے بچوں کو کبھی اندھیرے میں ڈرانے کی کوشش نہ کرو۔

(۹) اگر بجلی چمک رہی ہو تو درخت کے نیچے نہ کھڑے ہو۔ اور نہ کھڑکی کے نزدیک جاؤ۔

(۱۰) لالٹین یا موم بتی کو کبھی پھونک مار کر نہ بجھاؤ۔

جمیلہ اسد اللہ۔ کلکتہ

دوسرے ملکوں کے جانور

کانگرو:- آسٹریلیا میں پایا جاتا ہے اور خرگوش کی طرح ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے اگلے پیر چھوٹے اور پچھلے پیر بڑے ہوتے ہیں یہ چراگاہوں کی گھاس چر کر بہت نقصان پہونچاتا ہے۔ اس میں سب سے عجیب بات یہ ہوتی ہے کہ یہ اپنے بچوں کو ایک تھیلی میں رکھے رہتے پھرا کرتا ہے جو اس کے پیٹ میں ہوتی ہے۔

آنٹ ایٹر:- (چیونٹی خور) یہ جانور بھی آسٹریلیا کا ہے۔ اس کے پنجے پلنچ کی طرح جڑے ہوتے ہیں اور اس کی چونچ میں ایک ڈوری سی لٹکی ہوتی ہے جس سے یہ چیونٹی دیمک وغیرہ کو کھا جاتا ہے۔ یہ جنوبی امریکہ میں بھی پایا جاتا ہے۔

ایمو:- ایک چڑیا کی طرح کا جانور ہے جو اڑ نہیں سکتا لیکن بھاگتا اس قدر تیز ہے کہ بڑے تیز دوڑنے والے گھوڑے بھی اسے نہیں پا سکتے۔ اس کا قد چھ فٹ اونچا ہوتا ہے لوگ اسے زیادہ تر سواری کے کام میں لا ہیں یہ بھی آسٹریلیا میں ملتا ہے۔

لاما:- یہ جنوبی امریکہ کا پہاڑی جانور ہے جو قد میں بھیڑ کی طرح اور شکل میں اونٹ سے مشابہ ہوتا ہے۔ یہ پہاڑوں پر بار بردار کے کام آتا ہے۔

بسن:- (امریکہ کی بھینس) یہ شما امریکہ کی پہاڑیوں پر پائی جاتی ہے ان ک جھنڈ کا جھنڈ ساتھ رہتا ہے۔ ایک ایک جھ میں قریب قریب ایک ہزار بھینسیں ہو ہیں۔ ان کی آنکھیں انگاروں کی طرح سر ہوتی ہیں اور بالوں کا رنگ سیاہ یا گہرا بھو ہوتا ہے اور کھر بالکل بکری وغیرہ کی ط ہوتے ہیں۔

برڈ آف پیراڈائز:- (جنت کی چڑیا) یہ نیوگنی میں ہوتی ہے اور بہت خوبصورت ہ ہے۔ اس کی دم پر سفید اور سنہرے پر ہوتے ہیں۔ لوگ اسے پوجتے ہیں۔

سیدہ نور افشاں عالم

جج کا انصاف

آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے سخت کہر پڑ رہی تھی۔ ایک ضعیف عورت جس کے بدن پر چیتھڑے لگے ہوئے تھے اتمام چہرے پر زردی چھا رہی تھی! ایک گلی کے نکڑ پر کھڑی سردی کے مارے کانپ رہی تھی۔ وہ اس طرح کھڑی رہی جیسے کسی کا انتظار ہو۔ لیکن کوئی اس کا خبر گیرا نہ آیا! سرد ہوا کا جھونکا آیا پیپل کے شکستہ پتے جو سوکھ گئے تھے بڑھیا کے قدموں پر گر گر اطمینان کا ٹھنڈا سانس لینے لگے۔ گویا! فرض پورا ہو گیا! بڑھیا چونک پڑی۔ اپنی بے نور آنکھوں سے چاروں طرف مڑ مڑ کر دیکھا۔ مگر وہاں۔۔ تو مایوسی کھڑی قہقہہ لگا رہی تھی۔۔ پھر سر جھک گیا۔۔ پاس سے گذرنے والے انسانوں پر اس کی منتظر آنکھیں کچھ اثر نہ کر سکیں۔ اور وہ اس طرح گذر گئے جیسے پانی کی لہریں۔

(۲)

گلی سے قہقہے لگاتے ہوئے اسکول سے آزادی پا کر لڑکوں کا غول کا غول اس طرح آیا جس طرح بھیڑوں کا گلہ۔ اس مصیبت زدہ کے پاس سے اس کو چھیڑتے ہوئے پتھروں سے نشانہ بازی کرتے گذر گئے۔ اس کے کمزور جسم پہ جہاں گوشت نام کو نہ تھا۔ ہڈیوں پہ کھال منڈھی ہوئی تھی۔ موٹے نکیلے کنکر پڑتے ہی ایک ہلکی سی چیخ کے ساتھ مجرم کا مسکرا کر اس کا شکریہ ادا کرنا اور ساتھ ہی اپنا منہ آسمان کی طرف کر کے حسرت سے دیکھنا! گویا اپنے جج کو بیدار کرنا تھا۔

(۳)

گذرنے والوں میں سے ایک یتیم لڑکا بھی تھا جو بہت ہی غریب تھا! جو ابھی سیٹھ جی کی دوکان سے واپس آ رہا تھا۔ وہ اب دوکان سے جہاں جگمگاتے ہوئے قمقمے روشن تھے اور دوکان دلہن بنی ہوئی تھی۔۔۔ وہاں سے اپنی تاریک کوٹھری میں جا رہا تھا۔ اس نے اس بڑھیا کو سردی میں کانپتے ہوئے دیکھا!

وہ غریب تھا اس کو غریب کی تکلیف کا احساس تھا۔ اس کو اپنی بیماری یاد آگئی جو تین وقت کے فاقہ کے ساتھ گذری تھی۔ اور وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کو کوئی پانی پلانے والا تک نہ تھا۔

اس نے بڑھ کر ناتوان بڑھیا کو پیٹھ پر لادا۔ اور بغیر کچھ کہے سنے اپنی تاریک مگر گرم کوٹھری میں بستر پر لٹاکر پرانا لحاف اس پر ڈال دیا۔ بڑھیا نے اس کو محبت بھری نگاہوں سے دیکھا جس میں اب چمک آگئی تھی۔

(۴)

خدا جو کچھ کرتا ہے اپنی مشیت سے کرتا ہے۔ ایک یتیم بن ماں باپ کے بچے کو ماں دی اور غریب تنہا بڑھیا کو بیٹے جیسی نعمت نج اپنا انصاف کر چکا تھا۔ اے بچو تم کو اس قدر سنگ دل نہ ہونا چاہئے تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ وہ بھی کسی کی ماں ہوگی اب مصیبت میں جب کہ اس کا جوان بیٹا مرگیا اس کا کوئی خبر گیر نہ تھا۔ خواہ کوئی غریب ہو۔ زدہ حالت میں ہو حقیر نہ سمجھو۔ بلکہ مدد کرو۔

سحاب آغا شاعر قزلباش

کپڑوں سے چکنائی دور کرنے کی ترکیب

چونہ صدف۔ لیموں کا ست یہ برابر ملا کر رکھو۔ استعمال کے وقت سرکہ سے خمیر دے کر داغ پر لگاؤ۔ جب خشک ہو جائے جھاڑ دو۔

پھل اور میوہ کے داغ:۔ کپڑے کو پانی سے خوب تر کرو اور دیا سلائی سلگا کر داغ والی جگہ دکھلا دو۔ دیا سلائی کی دھونی سے داغ جاتا رہے گا۔

کلابتون اور لیس صاف کرنا:۔ اسپرٹ آف وائن میں ریٹھوں کے چھلکوں کے جھاگ ملا کر اس سے صاف کر لو۔

سعادت الحمیدہ خاتون۔ جبل پور

موسم کی تبدیلی اور احتیاط

ہندوستان کے موسم ہر تین چار ماہ بعد تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ کبھی گرمی کبھی برسات کبھی خزاں کبھی جاڑا۔ جب یہ موسم بدلتے ہیں تو انسان کے جسم میں بھی اندرونی و بیرونی تبدیلی محسوس ہوتی ہے۔ آج بناتی بہنوں کو ان ہی تبدیلیوں کی بابت کچھ بتایا جائے گا۔

گرمی:۔ یہ موسم نصف اپریل سے شروع ہو کر آخر جولائی بلکہ بعض اوقات اگست کے شروع تک رہتا ہے۔ درمیانی مہینوں یعنی مئی جون میں سخت گرمی پڑتی ہے اور ہر وقت پسینہ بہتا ہے۔ اس موسم میں خاص احتیاط کی ضرورت ہے۔ کپڑے ہلکے استعمال کرو تو بھی بدن کا کوئی ضروری عضو مثلاً گردن وغیرہ کھلا نہ رکھو۔ اس طرح لو لگ کر نقصان کا خوف ہوتا ہے۔ اس موسم میں ایسی بیماریاں مثلاً بخار۔ تپ محرقہ۔ دردِ سر۔ سرسام۔ غرض تمام خشک اور گرم بیماریوں کے ہونے کا ڈر رہتا ہے۔ جہاں تک ہو سکے کوشش کر کے دن کو سخت گرمی اور دھوپ کی تپش میں سفر مت کرو۔ اگر نکلو تو گردن پر کوئی کپڑا ضرور لپیٹ لو۔ کھانے میں گوشت کم کر دو سرکہ استعمال کرو۔ دہی کا شربت یا لیموں کا شربت صبح شام تھوڑے برف کے ساتھ پینا فائدہ مند ہے ترکاریوں اور پھلوں کا استعمال خون کو صاف رکھتا ہے۔ صبح شام ٹھنڈے اور تازے پانی سے نہاؤ۔ پیاز۔ سرکہ۔ دہی۔ پودینہ ایسی چیزوں کا استعمال کرو۔

برسات:۔ اکثر حالتوں میں نصف جولائی سے لے کر اکتوبر تک رہتی ہے مگر کبھی کمی بیشی بھی ممکن ہے۔ یہ موسم تمام موسموں سے زیادہ خراب اور گندہ ہے۔ جلد میں اس کا خاص اثر ہوتا ہے اور اکثر جلدی امراض مثلاً پھوڑے۔ پھنسیاں خارش وغیرہ ہو جاتی ہے طبیعت سست ہونے لگتی ہے اور ملیریا پیچش بدہضمی ہیضہ۔ ورم جگر وغیرہ امراض جسم انسانی کو گھیر لیتے ہیں۔ برسات

وہ غریب تھا اس کو غریب کی تکلیف کا احساس تھا۔ اس کو اپنی بیماری یاد آگئی جو تین وقت کے فاقہ کے ساتھ گذری تھی۔ اور وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کو کوئی پانی پلانے والا تک نہ تھا۔

اس نے بڑھ کر ناتوان بڑھیا کو پیٹھ پر لادا۔ اور بغیر کچھ کہے سنے اپنی تاریک مگر گرم کوٹھری میں بستر پر لٹا کر پرانا لحاف اُس پر ڈال دیا۔ بڑھیا نے اس کو محبت بھری نگاہوں سے دیکھا جس میں اب چمک آگئی تھی۔

(۴)

خدا جو کچھ کرتا ہے اپنی مشیت سے کرتا ہے۔ ایک یتیم بن ماں باپ کے بچے کو ماں دی اور غریب تنہا بڑھیا کو بیٹے جیسی نعمت بخش اپنا انصاف کر چکا تھا۔ اے بچو تم کو اس قدر سنگ دل نہ ہونا چاہیئے تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ بھی کسی کی ماں ہوگی اب مصیبت میں جب کہ اس کا جوان بیٹا مر گیا اس کا کوئی خبر گیر نہ تھا۔ خواہ کوئی غریب ہو۔ زدہ حالت میں ہو حقیر نہ سمجھو۔ بلکہ مدد کرو۔

سحاب آغا شاعر قزلباش

کپڑوں سے چکنائی دور کرنے کی ترکیب

چونہ صدف۔ لیموں کا ست یہ برابر برابر ملا کر رکھو۔ استعمال کے وقت سرکہ سے خمیر دے کر داغ پر لگاؤ۔ جب خشک ہو جائے جھاڑ دو۔

پھل اور میوہ کے داغ:- کپڑے کو پانی سے خوب تر کرو اور دیاسلائی سلگا کر داغ والی جگہ دکھلا دو۔ دیاسلائی کی دھونی سے داغ جاتا رہے گا

کلابتون اور لیس صاف کرنا:- اسپرٹ آف وائن میں ریٹھوں کے چھلکوں کے جھاگ ملا کر اس سے صاف کر لو۔

سعادت الجمیلہ ... (۱) ... جل ... ور

موسم کی تبدیلی اور احتیاط

ہندوستان کے موسم ہر تین چار ماہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔کبھی گرمی کبھی برسات ی خزاں کبھی جاڑا ۔جب یہ موسم بدلتے ہیں انسان کے جسم میں بھی اندرونی و بیرونی دیلی محسوس ہوتی ہے۔آج بناتی بچیوں کو ں ہی تبدیلیوں کی بابت کچھ بتایا جائے گا۔

رمی:۔ یہ موسم نصف اپریل سے شروع ہوکر آخر جولائی بلکہ بعض اوقات اگست شروع تک رہتا ہے۔درمیانی مہینوں نی مئی جون میں سخت گرمی پڑتی ہے اور وقت پسینہ بہتا ہے۔اس موسم میں س احتیاط کی ضرورت ہے۔کپڑے ہلکے ستعمال کرو تو بھی بدن کا کوئی ضروری عضو ثلاً گردن وغیرہ کھلا نہ رکھو۔اس طرح لُو لگ نقصان کا خوف ہوتا ہے۔اس موسم میں ی بیماریاں مثلاً بخار۔تپ محرقہ۔ درد سر۔ رسام۔غرض تمام خشک اور گرم بیماریوں ے ہونے کا ڈر رہتا ہے۔جہاں تک ہوسکے کوشش کرکے دن کو سخت گرمی اور دھوپ کی تپش میں سفر مت کرو۔اگر نکلو تو گردن پر کوئی کپڑا ضرور لپیٹ لو۔کھانے میں گوشت کم کردو سرکہ استعمال کرو۔ دہی کا شربت یا لیموں کا شربت صبح شام تھوڑے برف کے ساتھ پینا فائدہ مند ہے ترکاریوں اور پھلوں کا استعمال خون کو صاف رکھتا ہے۔صبح شام ٹھنڈے اور تازے پانی سے نہاؤ۔ پیاز۔سرکہ۔دہی۔پودینہ ایسی چیزوں کا استعمال کرو۔

برسات:۔ اکثر حالتوں میں نصف جولائی سے لے کر اکتوبر تک رہتی ہے مگر کبھی کمی بیشی بھی ممکن ہے۔یہ موسم تمام موسموں سے زیادہ خراب اور گندہ ہے۔ جلد میں اس کا خاص اثر ہوتا ہے اور اکثر جلدی امراض مثلاً پھوڑے۔پھنسیاں خارش وغیرہ ہو جاتی ہے طبیعت سست ہونے لگتی ہے اور ملیریا پیچش بدہضمی ہیضہ۔ ورم جگر وغیرہ امراض جسم انسانی کو گھیر لیتے ہیں۔برسات

غریب تھا اس کو غریب کی تکلیف کا احساس
ا۔ اس کو اپنی بیماری یاد آگئی جو تین وقت
ے فاقہ کے ساتھ گذری تھی۔ اور وہ آنکھیں
اڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کو
ئی پانی پلانے والا تک نہ تھا۔

اس نے بڑھ کر ناتوان بڑھیا کو پیٹھ پر
دا۔ اور بغیر کچھ کہے سنے اپنی تاریک مگر گرم
ٹھری میں بستر پر لٹا کر پرانا لحاف اس پر
ال دیا۔ بڑھیا نے اس کو محبت بھری
گاہوں سے دیکھا جس میں اب چمک
لئی تھی۔

(۴)

خدا جو کچھ کرتا ہے اپنی مشیت سے کرتا
ہے۔ ایک یتیم بن ماں باپ کے بچے کو ماں
دی اور غریب تنہا بڑھیا کو بیٹے جیسی نعمت
نج اپنا انصاف کر چکا تھا۔ اے بچو
تم کو اس قدر سنگ دل نہ ہونا چاہئے تم کو
معلوم ہونا چاہئے کہ وہ بھی کسی کی ماں ہوگی
اب مصیبت میں جب کہ اس کا جوان بیٹا مر گیا
اس کا کوئی خبر گیر نہ تھا۔ خواہ کوئی غریب ہو۔
زدہ حالت میں ہو حقیر نہ سمجھو۔ بلکہ مدد کرو۔

سحاب آغا شاعر قزلباش

کپڑوں سے چکنائی دور کرنے کی ترکیب

چونہ صدف۔ لیموں کا ست یہ برابر ملا کر رکھو۔ استعمال کے وقت سرکہ سے خمیر دے کر
اغ پر لگاؤ۔ جب خشک ہو جائے جھاڑ دو۔

پھل اور میوہ کے داغ:۔ کپڑے کو پانی سے خوب تر کرو اور دیا سلائی سلگا کر داغ والی جگہ دکھلا دو۔ دیا سلائی کی دھونی سے داغ جاتا رہے گا۔

لاتون اور لیس صاف کرنا:۔ اسپرٹ آف وائن میں ریٹھوں کے چھلکوں کے جھاگ ملا کر اس سے صاف کر لو۔

سعادت الحمیدہ خاتون۔ جبل پور

موسم کی تبدیلی اور احتیاط

ہندوستان کے موسم ہر تین چار ماہ
بدیل ہوتے رہتے ہیں۔کبھی گرمی کبھی برسات
خزاں کبھی جاڑا۔جب یہ موسم بدلتے ہیں
ُسان کے جسم میں بھی اندرونی و بیرونی
یلی محسوس ہوتی ہے۔آج بناتی بچیوں کو
ہی تبدیلیوں کی بابت کچھ بتایا جائے گا۔

رمی:۔ یہ موسم نصف اپریل سے شروع ہوکر آخر جولائی بلکہ بعض اوقات اگست
شروع تک رہتا ہے۔درمیانی مہینوں
نی مئی جون میں سخت گرمی پڑتی ہے اور
وقت پسینہ بہتا ہے۔اس موسم میں
اس احتیاط کی ضرورت ہے۔کپڑے ہلکے
ستعمال کرو تو بھی بدن کا کوئی ضروری عضو
شلاً گردن وغیرہ کھلا نہ رکھو۔اس طرح لُو لگ
ر نقصان کا خوف ہوتا ہے۔اس موسم میں
ایسی بیماریاں مثلاً بخار، تپ محرقہ۔ درد سر
سرسام۔غرض تمام خشک اور گرم بیماریوں
کے ہونے کا ڈر رہتا ہے۔جہاں تک ہوسکے کوشش
کرکے دن کو سخت گرمی اور دھوپ کی تپش میں سفر
مت کرو۔اگر نکلو تو گردن پر کوئی کپڑا ضرور لپیٹ
لو۔کھانے میں گوشت کم کردو سرکہ استعمال کرو۔
دھی کا شربت یا لیموں کا شربت صبح شام
تھوڑے برف کے ساتھ پینا فائدہ مند ہے
ترکاریوں اور پھلوں کا استعمال خون کو صاف
رکھتا ہے۔صبح شام ٹھنڈے اور تازے پانی
سے نہاؤ۔ پیاز۔سرکہ۔دہی۔پودینہ ایسی
چیزوں کا استعمال کرو۔

برسات:۔ اکثر حالتوں میں نصف جولائی سے لے کر اکتوبر تک رہتی ہے
مگر کبھی کمی بیشی بھی ممکن ہے۔یہ موسم تمام
موسموں سے زیادہ خراب اور گندہ ہے۔
جلد میں اس کا خاص اثر ہوتا ہے اور اکثر جلدی
امراض مثلاً پھوڑے۔پھنسیاں خارش وغیرہ
ہو جاتی ہے طبیعت سست ہونے لگتی ہے
اور ملیریا ہیضہ پیچش بدہضمی۔ورم جگر وغیرہ
امراض جسم انسانی کو گھیر لیتے ہیں۔برسات

میں کھانے کی خاص احتیاط رکھو۔ پانی اُبال کر پیو۔ غذا ہلکی اور جلدی ہضم ہونے والی کھاؤ۔ ترش چیزیں جیسے سرکہ لیموں۔ اچار۔ چٹنی وغیرہ ضرور کھاؤ۔ اس سے برساتی ہوا کے خراب جراثیم مرجاتے ہیں۔ کپڑے صاف ہلکے اور مناسب پہنو۔ گرمی کے باعث جسم برہنہ رکھنا مضر ثابت ہوتا ہے۔

جاڑا:۔ ہندوستان میں لوگ جتنا عیش اس موسم میں کرتے ہیں غالبًا کسی موسم میں ممکن نہیں۔ یہ موسم اکتوبر سے شروع ہوکر مارچ تک رہتا ہے۔ اس موسم میں ہوا ٹھنڈی چلتی ہے۔ جو اکثر کان گلے اور سینے کو نقصان دیتی ہے۔ اس لئے ان چیزوں کی خاص کر صبح شام حفاظت کرنی چاہیئے۔ کپڑے تمام جسم پر اور گرم ہوں۔ ورنہ زکام۔ نزلہ۔ کھانسی۔ درد پسلی۔ نمونیہ۔ گلے کا دکھنا اس قسم کے امراض کا اندیشہ ہے۔ گوشت۔ مکھن۔ پھل۔ چائے۔ توسٹ۔ مربے حلوے سب قسم کی خوراک اس موسم میں بلا تامل کھا سکتے ہیں۔ ہاں ترش چیزوں سے بچنا لازم ہے۔ کیونکہ ترشی میں ہوا لگ کر اکثر طرح طرح کے امراض پیدا ہوجانے کا ڈر ہوتا ہے۔ لباس اونی۔ ملینہ کا گرم استعمال کرو۔ جس میں کوٹ۔ شال۔ چادر۔ موزے واسکٹ۔ روئی کی بنڈی سب شامل ہیں۔ سردی کے باوجود مناسب کپڑے استعمال کرکے تازہ ہوا میں بسر کرنا نقصان دہ نہیں۔ ہاں احتیاط شرط ہے ؎

مقصدہ خاتون ادیب فاضل

بلاٹنگ پیپر بنانے کی ترکیب

سفید کاغذ کی چند کترنیں لو اور انھیں ایک دن پانی میں بھیگنے دو۔ جب وہ خوب بھیگ جائیں تو اُن کو کوٹ کر لئی سا کر لو پھر حسب مقدار چونا (قلعی) حل کر لو جب سب مرکب خوب گاڑھا ہوجائے تو جست کی تھالی میں پھیلا کر دھوپ میں سکھالو۔ بلاٹنگ پیپر تیار ہے۔

محمد اکرام اللہ احسانی۔ آگرہ

چاند کے بادشاہ سے ملاقات

تھا اک رات کو میں نے یہ خواب دیکھا ÷ کہ بھیجا کسی نے سفید ایک گھوڑا
وہ اُڑتا تھا پَر اس کے بے حد بڑے تھے ÷ زمرد اور الماس اُن میں جڑے تھے
سبب میں نے گھوڑے سے آنے کا پوچھا ÷ کہا تم کو شاہِ قمر نے بلایا
سُنا اس نے تم ہو ہنرمند بچے ÷ نہیں جھوٹ کہتے ازل کے ہو سچے
تمہیں اپنے ماں باپ سے ہے محبت ÷ دل و جاں سے کرتے ہو تم ان کی خدمت
غریبوں پہ بھی ہے عنایت تمہاری ÷ ہے خوش تم سے دنیا کی مخلوق ساری
یہ سب خوبیاں پا کے اس نے تمہاری ÷ بلانے تمہیں ہے یہ بھیجی سواری
مری پیٹھ پر چڑھ کے تم باگ کھینچو ÷ ذرا اپنی آنکھوں کو پھر بند کر لو

کیا میں نے گھوڑے نے جیسا کہا تھا ÷ تو بس آنکھ جھپکی تھی اور میں نے دیکھا
کہ اب وہ مکاں ہے نہ وہ ساتھ والے ÷ بچھونا ہے میرا نہ چادر نہ تکیے
غرض میں اسی فکر میں تھا پریشاں ÷ عجب رنگ تھا میرے منہ پر نمایاں
جدھر دیکھتا ہوں اُدھر روشنی ہے ÷ کہا دل میں میں نے عجب دل لگی ہے
غرض محل سلطان پر جب میں پہونچا ÷ تو خود بادشاہ میرے لینے کو آیا
کرائی مجھے سیر گلشن کی اُس نے ÷ کھلائے سب اقسام کے پھل بھی اس نے
مرا پیٹ میووں سے جب بھر چکا تھا ÷ تو بتلایا اُس نے مجھے ایک حجرا
کہ دیوار پر جس کی ہیرے جڑے تھے ÷ جہاں لعل و موتی ہزاروں پڑے تھے
کہا مجھ سے اس نے بتا کر یہ سارے ÷ اٹھا لو تم ان کو یہ سب ہیں تمہارے

میں کھانے کی خاص احتیاط رکھو۔ پانی اُبال کر پیو۔ غذا ہلکی اور جلدی ہضم ہونے والی کھاؤ۔ ترش چیزیں جیسے سرکہ لیموں۔ اچار۔ چٹنی وغیرہ ضرور کھاؤ۔ اس سے برساتی ہوا کے خراب جراثیم مر جاتے ہیں۔ کپڑے صاف ہلکے اور مناسب پہنو۔ گرمی کے باعث جسم برہنہ رکھنا مضر ثابت ہوتا ہے۔

جاڑا:۔ ہندوستان میں لوگ جتنا عیش اس موسم میں کرتے ہیں غالباً کسی موسم میں ممکن نہیں۔ یہ موسم اکتوبر سے شروع ہو کر مارچ تک رہتا ہے۔ اس موسم میں ہوا ٹھنڈی چلتی ہے۔ جو اکثر کان گلے اور سینے کو نقصان دیتی ہے۔ اس لئے ان چیزوں کی خاص کر صبح شام حفاظت کرنی چاہئے۔ کپڑے تمام جسم پر اور گرم ہوں۔ ورنہ زکام۔ نزلہ۔ کھانسی۔ درد پسلی۔ نمونیہ۔ گلے کا دکھنا اس قسم کے امراض کا اندیشہ ہے۔ گوشت مکھن پھل۔ چائے۔ توسٹ۔ مربے حلوے سب قسم کی خوراک اس موسم میں بلا تامل کھا سکتے ہیں۔ ہاں ترش چیزوں سے بچنا لازم ہے۔ کیونکہ ترشی میں ہوا لگ کر اکثر طرح طرح کے امراض پیدا ہو جانے کا ڈر ہوتا ہے۔ لباس اونی۔ ملینہ کا گرم استعمال کرو جس میں کوٹ۔ شال۔ چادر موزے واسکٹ۔ روئی کی بنڈی سب شامل ہیں۔ سردی کے باوجود مناسب کپڑے استعمال کر کے تازہ ہوا میں بسر کرنا نقصان دہ نہیں۔ ہاں احتیاط شرط ہے ؎

مقصودہ خاتون ادیب فاضل

بلاٹنگ پیپر بنانے کی ترکیب

سفید کاغذ کی چند کترنیں لو اور انھیں ایک دن پانی میں بھیگنے دو۔ جب وہ خوب بھیگ جائیں تو اُن کو کوٹ کر لئی سا کر لو۔ پھر حسب مقدار چونا (قلعی) حل کر لو جب سب مرکب خوب گاڑھا ہو جائے تو جست کی تھالی میں پھیلا کر دھوپ میں سکھا لو۔ بلاٹنگ پیپر تیار ہے۔

محمد اکرام اللہ احسانی۔ آگرہ

چاند کے بادشاہ سے ملاقات

تھا اک رات کو میں نے یہ خواب دیکھا ٭ کہ بھیجا کسی نے سفید ایک گھوڑا
وہ اُڑتا تھا پَر اس کے بے حد بڑے تھے ٭ زمرّد اور الماس اُن میں جڑے تھے
سبب میں نے گھوڑے سے آنے کا پوچھا ٭ کہا تم کو شاہِ قمر نے بلایا
سُنا اس نے تم ہو ہنرمند بچّے ٭ نہیں جھوٹ کہتے ازل کے ہو سچّے
تمہیں اپنے ماں باپ سے ہے محبّت ٭ دل و جاں سے کرتے ہو تم ان کی خدمت
غریبوں پہ بھی ہے عنایت تمہاری ٭ ہے خوش تم سے دنیا کی مخلوق ساری
یہ سب خوبیاں پاکے اس نے تمہاری ٭ بلانے تمہیں ہے یہ بھیجی سواری
مری پیٹھ پر چڑھ کے تم باگ کھینچو ٭ ذرا اپنی آنکھوں کو پھر بند کر لو

کیا میں نے گھوڑے نے جیسا کہا تھا ٭ تو بس آنکھ جھپکی تھی اور میں نے دیکھا
کہ اب وہ مکاں ہے نہ وہ ساتھ والے ٭ بچھونا ہے میرا نہ چادر نہ تکیے
غرض میں اسی فکر میں تھا پریشاں ٭ عجب رنگ تھا میرے منہ پر نمایاں
جدھر دیکھتا ہوں اُدھر روشنی ہے ٭ کہا دل میں میں نے عجب دل لگی ہے
غرض محل سلطان پر جب میں پہونچا ٭ تو خود بادشاہ میرے لینے کو آیا
کرائی مجھے سیر گلشن کی اُس نے ٭ کھلائے کئی اقسام کے پھل بھی اس نے
مرا پیٹ میووں سے جب بھر چکا تھا ٭ تو بتلایا اُس نے مجھے ایک حُجرا
کہ دیوار پر جس کی ہیرے جڑے تھے ٭ جہاں لعل و موتی ہزاروں پڑے تھے
کہا مجھ سے اس نے بتا کر یہ سارے ٭ اٹھا لو تم ان کو یہ سب ہیں تمہارے

لتے میں نے دامن میں جتنے سمائے ؛ خدا سب کو ایسے بھلے دن دکھائے
چلا پھر میں خوش خوش وہاں سے نکل کر ؛ کہا شاہ سے بھیج دے اب زمیں پر
دیا حکم گھوڑے کو اس نے بلا کر ؛ کہ اس نیک لڑکے کو پہونچا دے گھر پر
یہ کہتا تھا رخصت سب مجھے کرتے کرتے ؛ کہ بھائے بہت مجھ کو اخلاق تیرے
مکاں اپنے جاتے ہی اے نیک لڑکے ؛ یہ قصہ تو کہہ دے سبھی دوستوں سے
جنیں بھی تو اپنے ہی جیسا بنا دے ؛ بھلائی کے ان کو طریقے سکھا دے
اگر وہ بھی بن جائیں گے نیک لڑکے ؛ تو ہم ان کو ہیرے جواہر بھی دیں گے
کھلائیں گے میوے ہم اپنے چمن کے ؛ مزے دار ان کو مٹھائی بھی دیں گے
کھلونے بھی دیں گے انھیں ہر قسم کے ؛ زمیں پر جو اُن کو نہ ہرگز ملیں گے

اگر چاند کی سیر کرنی ہو تم کو ؛ تو کرنے کو نیکی کمر اپنی باندھو
کرو اپنے ماں باپ کی دل سے عزت ؛ رکھو علم کی اپنے دل میں محبت
وہی بچے بھاتے ہیں شاہِ قمر کو ؛ سدا خوش جو رکھتے ہیں سارے دہر کو
اگر تم بھی ایسا ہی کرتے چلو گے ؛ تو اک روز شاہِ قمر سے ملو گے

میر اکبر علی خاں ۔ استانہ

بادشاہوں کے باورچی

آج بناتی بہنوں کی دلچسپی کے لئے چند ایسے باورچیوں کا ذکر کرتی ہوں جنھوں نے اپنی خداداد ذہانت سے کھانے میں ایسی ایسی چیزیں پکائیں کہ جو ایک مرتبہ کھا لیتا عمر بھر اس کا ذائقہ نہ بھولتا۔

نواب آصف الدولہ کے زمانہ میں دربار میں ایک باورچی آیا۔ نواب نے اس سے دریافت کیا کہ تم کیا پکانا جانتے ہو۔ باورچی نے جواب دیا کہ میں صرف ماش کی دال پکا سکتا ہوں اور وہ بھی دو شرطوں پر۔ نواب نے کہا وہ شرطیں کیا ہیں۔ باورچی نے جواب دیا اوّل تو جب آپ دال کھانا چاہیں تو ایک دن پہلے فرما دیں۔ دوسرے یہ کہ تیار ہونے پر فوراً تناول فرما لیں۔ نواب نے دونوں شرطیں منظور کر لیں۔ دو ماہ بعد نواب نے اس سے دال پکانے کو کہا۔ دوسرے دن جب دال پک کر تیار ہو گئی تو باورچی لے کر گیا۔ نواب سے دو تین بار کہا مگر وہ نہ آئے باورچی نے طیش میں آکر وہ دال ایک درخت کے نیچے انڈیل دی اور چلا گیا بعد میں نواب نے اسے بہت تلاش کرایا مگر اس کا پتہ نہ ملا۔ لیکن جس درخت کے نیچے وہ دال انڈیلی گئی تھی وہ درخت سرسبز ہو گیا۔

پیر علی نامی ایک باورچی مٹھائی کا انار بناتا تھا۔ یہ انار بالکل اصلی شکل کا ہوتا تھا کوئی آدمی اس انار اور اصلی انار میں تمیز نہیں کر سکتا تھا۔ انار کا اوپر کا چھلکا دانوں کے بیچ کا چھلکا شکر کے ہوتے تھے۔ دانے ناشپاتی کے عرق کے بناتا تھا اور دانوں کی گٹھلیاں بادام کی ہوتیں۔ اور یہ سب چیزیں اس اصلیت سے بنائی جاتیں کہ یہ انار بالکل قدرتی انار کے مانند معلوم ہوتا تھا۔

نصیر الدین حیدر کے زمانہ میں ایک باورچی بادام اور پستہ کی کھچڑی پکاتا۔ بادام کے سڈول چاول بناتا اور پستوں کی

دال بناتا۔ جب پک کر آتا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ نہایت عمدہ ماش کی کھچڑی رکھی ہے لیکن کھانے پر عجیب ذائقہ ملتا جس کا مزہ مدت تک نہ بھولتا۔

بعض باورچی ایسے مسلم کریلے اور کدو پکاتے کہ ان کی ظاہری بناوٹ۔ سبزی تازگی ذرا بھی نہ مٹنے پاتی۔ لیکن مزہ اور ہی ہوتا تھا۔

ایک دفعہ مرزا سعادت قدر نے واجد علی شاہ کی دعوت کی۔ دسترخوان پر قورمہ۔ بریانی۔ زردہ۔ اچار۔ چٹنی۔ مربہ۔ حلوا۔ غرض کل چیزیں موجود تھیں لیکن سب شکر کی بنی ہوئی۔ صورت مختلف مگر مزہ سب کا ایک تھا۔ یہاں تک کہ آفتابہ۔ سلفچی۔ گلاس تک شکر کا تھا۔

بادشاہ ایک ایک چیز پر ہاتھ ڈالتے مگر اصلیت معلوم ہونے پر نہایت تعجب کرتے۔ اللہ اللہ کیسے زندہ دل اور عقل مند لوگ تھے۔ وہ مر گئے مگر ان کی باتیں اب تک زمانے کو ان کی یاد دلاتی رہتی ہیں۔

مستبشرہ خاتون ادیب فاضل

گھریلو علاج

ایک وہ وقت تھا جب کہ گھروں کی عورتیں گھر میں چھوٹی چھوٹی اور اچانک ہو جانے والی بیماریوں کا علاج خود کیا کرتی تھیں ڈاکٹر حکیموں کی ضرورت نہ پڑتی تھی۔ لیکن آج کل یہ حالت نہیں ہے۔ نیچے چند بیماریوں کے علاج لکھے جاتے ہیں جو گھر میں آسانی سے کئے جا سکتے ہیں۔

دردِ سر:۔ صندل۔ کافور اور سونٹھ پیس لیں اور سر پر لیپ کریں۔ سر میں روغن کدو یا خشخاش کی مالش کریں دہی ڈال کر نہالیں۔

کان کا درد:۔ میٹھے تیل میں لہسن جلا کر یا افیون پانی میں گھول کر نیم گرم کر کے کان میں ڈالیں۔

پیٹ کا درد:۔ نمک سیاہ اور اجوائن ملا کر گرم پانی کے ساتھ کھائیں۔ ہینگ اور ست پودینہ بھی اچھا ہے یا امرت دھارا ایک بوند بتاشے میں ڈال کر کھائیں۔

آنکھ دکھنا:۔ گرم پانی میں پھٹکری حل کر کے صاف روئی اس میں بھگو کر دن میں تین چار دفعہ آنکھ دھوئیں۔ یا رسوت رگڑ کر لیپ کریں۔

پت یا گرمی کے دانے:۔ ملتانی مٹی پانی یا تیل میں ملا کر ملیں۔

چوٹ لگنا:۔ اگر کسی جگہ پر چوٹ لگ جائے تو گرم گرم دودھ میں چھ ماشہ ہلدی ڈال کر پلائیں۔ چوٹ کی جگہ پر ٹنکچر لگائیں۔

قبض ہونا:۔ اگر قبض کی شکایت ہو تو گلقند رات کو سوتے وقت گرم گرم دودھ کے ساتھ کھالیں۔ مربہ ہلیلہ بھی دودھ کے ساتھ کھانے سے قبض جاتا رہتا ہے۔

ایم حمیدہ بیگم ۔ بارموٹی

سات ماؤں کا بیٹا

ایک راجہ تھا اس کی سات رانیاں تھیں مگر کوئی بچہ نہ تھا۔ اس لئے وہ ہمیشہ غمگین رہا کرتا۔ ایک روز ایک فقیر بادشاہ کے محل کی طرف آنکلا۔ جب اسے یہ معلوم ہوا تو اس نے ایک ترکیب بتائی کہ فلاں جنگل میں ایک آم کا درخت ہے اس میں سات آموں کا ایک گچھا لٹکا ہوا ہے۔ اگر بادشاہ اسے اپنے ہاتھ سے توڑ کر ساتوں رانیوں کو ایک ایک آم کھلائے تو ہر رانی کے ہاں ایک ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ راجہ نے ایسا ہی کیا اور ساتوں رانیوں کو ایک ایک آم کھانے کو دیا۔ چند روز بعد راجہ کو جب یہ معلوم ہوا کہ ساتوں رانیاں ماں بننے والی ہیں تو خوشی کے مارے پھولا نہ سمایا۔

ایک روز راجہ شکار سے واپس آرہا تھا کہ راستہ میں ایک نہایت خوبصورت عورت ملی۔ راجہ نے اس سے شادی کرلی لیکن یہ عورت نہ تھی بلکہ ایک دیونی تھی۔ راجہ کو یہ بات معلوم نہ تھی۔ اسے محل میں رہتے رہتے بہت دن گذر گئے۔ وہ جو کچھ کہتی راجہ اس کا کہنا مانتا۔ ایک روز اس نے راجہ سے کہا۔ "آپ نے مجھ سے ایک روز کہا تھا کہ میں تم سے بے حد محبت کرتا ہوں تم جو کچھ کہو گی میں اسے کرنے کے لئے تیار رہوں۔ آج میں آپ کا امتحان لینا چاہتی ہوں۔" بادشاہ نے کہا "شوق سے تم میرا امتحان لے سکتی ہو" تو اس نے کہا "آپ میری خاطر اپنی ساتوں رانیوں کی آنکھیں نکلوا کر انھیں قتل کرادیں" یہ سن کر بادشاہ خاموش ہوگیا۔ مگر آخرکار اس چہیتی رانی کی خاطر اُن ساتوں رانیوں کی آنکھیں نکلوانے اور قتل کرنے کا حکم وزیر کو دے دیا۔ مگر اس کا وزیر رحم دل تھا اس نے آنکھیں نکلوانے کے بعد قتل کرنے کے بجائے انھیں ایک پہاڑ کی کھوہ میں چھپا دیا۔ یہ رانیاں اب سب اندھی ہو گئی تھیں اور اندھیرے ناریں بھوک سے

ے تاب ہورہی تھیں۔ کہ کچھ دنوں بعد بڑی
نی کے لڑکا پیدا ہوا۔ سب نے مل کر سوچا کہ
نر یہ بچہ بھوک سے مرجائے گا۔ بہتر یہ ہے کہ
لوگ اسے مار کر کھا جائیں۔ بڑی رانی نے
پنے ننھے بچے کو مار ڈالا اور سات حصے کر ڈالے۔
میں سے سب نے اپنا اپنا حصہ کھایا لیکن
وٹی رانی نے اپنا حصہ لے کر ایک طرف چھپا
ا۔ جب دوسری رانی کے لڑکا پیدا ہوا تو
ں نے بھی ایسا ہی کیا۔ غرض اسی طرح
ب نے کیا لیکن جب چھوٹی رانی کے لڑکا
یدا ہوا تو اس نے اپنے بچے کو نہیں مارا۔
رہ حصے جو اس نے ایک طرف چھپا رکھے
ھے دوسری رانیوں کو کھانے کے لئے دے دئے
ہن انھوں نے کہا "یہ گوشت سوکھا ہوا
لوم ہوتا ہے۔ نئے بچے کا گوشت نہیں ہے"
وٹی رانی نے کہا "بہنو میں اپنے بچے کو مارنا
ہیں چاہتی بلکہ اسے پال کر بڑا کرنا چاہتی
ں"۔ یہ سن کر سب رانیاں خوش ہوئیں
رسب نے اس بچے کو ہنسی خوشی دودھ
نا منظور کیا۔ یہ بچہ سات ماؤں کا دودھ
بار ہا اور ۱۲-۱۴ سال کی عمر میں نہایت

خوبصورت نوجوان۔ بہادر اور دلیر معلوم ہونے لگا۔ بادشاہ کی چہیتی رانی جو محل میں دیونی تھی جو کچھ کھاتی اس سے اس کا پیٹ کبھی نہ بھرتا۔ اس لئے اس نے اب انسانوں کا شکار کرنا شروع کر دیا تھا۔ پہلے تو اس نے محل کے آدمیوں کو کھانا شروع کیا تھوڑے ہی دنوں میں دیکھتے دیکھتے سارا محل خالی ہوگیا۔ لیکن یہ کوئی نہ سمجھ سکا کہ یہ آدمی کہاں چلے جاتے ہیں۔ بادشاہ بھی سخت پریشان تھا۔ اب ڈر کی وجہ سے بادشاہ کے محل میں کوئی کام کرنے نہیں آتا تھا۔ یہ سن کر وہ لڑکا جسے سات ماؤں نے دودھ پلایا تھا بادشاہ کے محل میں کام کرنے لگا۔ وہ ہر طرح کی خبرداری کیا کرتا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہ رانی اصل میں دیونی ہے۔ جب رانی نے دیکھا کہ اس کے رہنے سے وہ آدمیوں کا شکار نہیں کر سکتی تو سوچا کہ اگر اسے دیوؤں کے ملک میں بھیج دیا جائے تو یہ وہاں سے لوٹ کر نہیں آسکتا۔ یہ سوچ کر اس نے بادشاہ تک خبر پہونچائی کہ وہ بہت بیمار ہے۔ جب بادشاہ نے پوچھا کہ تم کس طرح اچھی

ہو گئی۔ تو اس نے کہا " میری ماں جو سمندر پار رہتی ہے اس کے پاس ایک خربوزہ ہے اس کے بیج کھانے سے میں صحت یاب ہو سکتی ہوں "۔ چونکہ وہ لڑکا بہت بہادر تھا اور مشکل سے مشکل کام کر سکتا تھا اس لئے بادشاہ نے اس سے کہا کہ فلاں ملک سے وہ خربوزہ لے آئے۔ چنانچہ وہ لڑکا چلا اور سمندر کے کنارے جوں ہی پہونچا دیکھا کہ اس رانی کی ماں ایک طلسمی رسی کے ذریعے سمندر پار ہو رہی ہے تو لڑکے نے بھی اس رسی کو پکڑ لیا اور سمندر پار اس کے ساتھ دیوؤں کے ملک میں پہونچ گیا۔ جوں ہی بڑھیا دیونی نے اسے دیکھا لڑکے نے فوراً کہا " نانی اماں سلام! تمہاری بیٹی جو فلاں بادشاہ کے یہاں ہے اور جو میری ماں بھی ہے بہت بیمار ہے اس نے خربوزہ مانگا ہے "۔ یہ سُن کر دیونی نے اسے بہت پیار کیا اور فوراً خربوزہ دے دیا اور لوٹنے کو کہا۔ لیکن اس نے کہا کہ وہ بہت تھک گیا ہے آرام کر کے کل چلا جائے گا۔ جب وہ گھر کے اندر داخل ہوا تو ایک رسّی چھت سے لٹکی ہوئی دکھائی دی۔ یہ دیکھ کر اس نے پوچھا " نانی اماں یہ کیا ہے؟ " بڑھیا نے کہا تم میرے نواسے ہو میں تم سے کوئی بات چھپانا نہیں چاہتی۔ دیکھو یہ طلسمی رسی ہے اگر کوئی اسے پکڑ کر یہ منتر پڑھے۔

" تو ہے مضبوط رسی میں ہوں اِس پار
تو ہے مضبوط رسی لے چل مجھے اُس پار "

تو یہ ایک سکنڈ میں سمندر کے اس پار پہونچ جائے گا "۔ اس کے بعد اس نے ایک پنجرہ کی بابت پوچھا جس میں ایک طوطا تھا۔ اس نے کہا " اس میں تیری ماں کی جان ہے "۔ دوسرے روز جب بڑھیا کہیں گئی ہوئی تھی تو وہ خربوزہ اور پنجرا لے کر رسّی کے پاس آیا اور منتر پڑھا " تو ہے مضبوط رسّی میں ہوں اِس پار۔ تو ہے مضبوط رسّی لے چل مجھے اس پار "۔ یہ کہتے ہی لڑکا ایک پل میں سمندر کے دوسرے کنارے پہونچ گیا اور فوراً بادشاہ کے پاس حاضر ہوا۔ بادشاہ اسے دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ لیکن رانی کو بہت تعجب ہوا کہ وہ کس طرح بچ کر چلا آیا۔

جوں جوں رانی کو محل میں زیادہ دن ہوتے گئے توں توں شہر کے آدمی کم ہونے لگے۔ ایک روز لوگوں نے دیکھا کہ شاہی محل کے اوپر سے ایک بہت بڑا پرند شام کے وقت اُڑتا ہوا آیا اور شہر میں جس پر نظر پڑی کھا گیا۔ یہ دیکھ کر لوگ بہت گھبرائے۔ چنانچہ ایک روز سب بادشاہ کے پاس حاضر ہوئے اور شہر کی حالت سُنائی۔ بادشاہ نے اعلان کر دیا کہ جو شخص اس بلا کا پتہ لگائے گا اسے بہت بڑا انعام دیا جائے گا۔ اب وہ لڑکا جسے سات ماؤں نے دودھ پلایا تھا بادشاہ کے پاس آیا اور کہا۔ "میں اس کا پتہ لگا سکتا ہوں آپ سب لوگ ایک میدان میں جمع ہو جائیں اور رانی کو اپنے پاس کھڑا کریں۔ راجہ نے ایسا ہی کیا۔ شہر کے سب آدمی میدان میں جمع ہوئے اور راجہ بھی رانی کے ساتھ کھڑا ہوا۔ اب لڑکے نے سب کے سامنے کھڑے ہو کر وہ پنجرا کھولا جسے وہ دیوؤں کے ملک سے اپنے ساتھ لایا تھا۔ اور طوطے کو نکال کر کہنے لگا۔ "میں اس طوطے سے پتہ لگاؤں گا کہ وہ کون بلا ہے۔ میں اس کے جسم کا جو حصہ توڑوں گا اس آدمی کے جسم کا وہی حصہ ٹوٹ جائے گا۔" یہ کہہ کر لڑکے نے پہلے طوطے کی ٹانگ توڑی۔ ادھر فوراً رانی کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ راجہ اور سب لوگ حیرت سے دیکھنے لگے کہ کیا ماجرا ہے۔ اب رانی اپنی اصلی شکل میں آگئی تو لڑکے نے طوطے کا گلا گھونٹ دیا۔

گلا گھونٹتے ہی وہ دیونی (رانی) مرگئی۔ اس کے بعد لڑکے نے راجہ سے سب حالات سُنائے۔ راجہ بہت خوش ہوا۔ اور لڑکے کو اپنے تخت و تاج کا مالک بنا دیا۔ اور ساتوں رانیوں کو جنگل سے محل میں بلوا لیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ فقیر بھی کسی طرف سے پھرتا پھراتا آگیا جس نے راجہ کو آم توڑنے کو بتایا تھا۔ اس نے خدا سے دعا کی تو سب رانیوں کی آنکھیں روشن ہوگئیں راجہ اپنے کئے پر بہت شرمندہ ہوا اور آیندہ کے لئے خدا سے توبہ کی اور سب رانیوں سے معافی مانگی اور ہنسی خوشی زندگی بسر کرنے لگا۔

بی جہاں آرا بیگم۔ بنارس

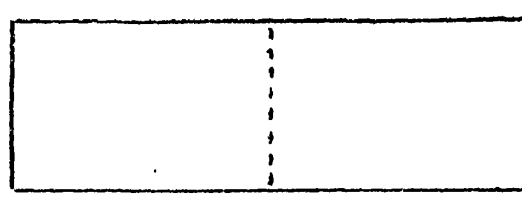
کاغذ کی ناؤ

قمر:- باجی آپ اس کاغذ کے ٹکڑے سے کیا چیز بنا رہی ہیں۔

سلطانہ:- بھائی ناؤ بنا رہی ہوں۔

قمر:- باجی مجھے بھی سکھا دیجئے۔

سلطانہ:- اچھا لو اس کاغذ کے چوکور ٹکڑے کو پکڑو۔ اس کو اب بیچ سے موڑو کونے ایک دوسرے سے ملے رہیں۔ اب کاغذ



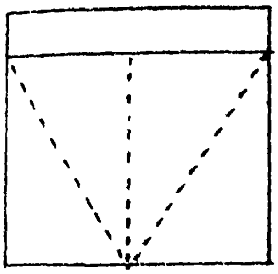
پہلے کا آدھا ہوگیا۔

قمر:- اب اس کے آگے کیا کروں۔

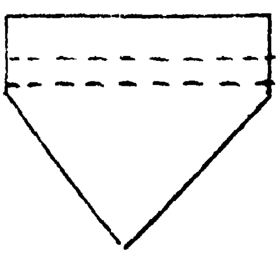
سلطانہ:- اب موڑے ہوئے طرف کے نیچے والے دونوں کونوں کو اس طرح موڑو کہ وہ کاغذ کے بیچ میں مل جائیں۔ اور ان کے اوپر تھوڑا کاغذ نکلا رہے۔

قمر:- لو یہ بھی کر لیا۔

سلطانہ:- اب اوپر نکلے ہوئے کاغذ کی پٹیوں کو دونوں طرف موڑ کر ان کے کونے اندر کر دو۔



قمر:- یہ تو بڑا ہی آسان ہے۔ اس کے بعد کیا کروں۔



سلطانہ:- اب اسے اندر سے کھول کر دونوں کونوں کو ملا کر موڑ دو۔ اب کاغذ پھر چوکور ہو گیا۔

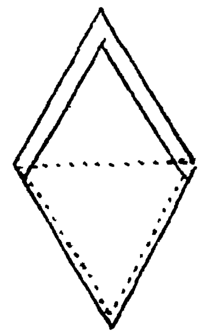
قمر:- ہاں ہو تو گیا۔ مگر ابھی ناؤ کہاں بنی؟

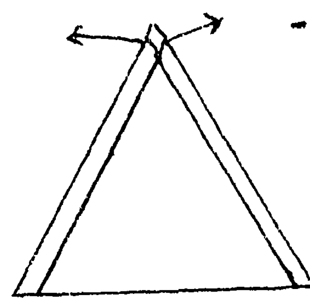
سلطانہ:- ذرا ٹھیرو۔ دونوں کھلے ہوئے کونوں کو الٹ کر دونوں طرف اس طرح موڑ دو کہ کاغذ پھر تین کونے والا رہ جائے۔

قمر:- موڑ لیا۔

سلطانہ:- ہاں ٹھیک ہے۔ اب

پہلے کی طرح اسے
بیچ سے کھول کر پھر
چوکور بناؤ۔ اس کے
بعد کونوں کو دونوں
طرف سے پلٹ کر پھر
تکونی شکل بناؤ۔





قمر:۔ بنالی۔
لیکن ابھی ناؤ
نہیں بنی۔

سلطانہ:۔ بس اب ناؤ بن گئی۔
بیچ والے پرت کے دونوں نکلے ہوئے
سروں کو کھینچ لو۔

قمر:۔ اہا ہا یہ تو بڑی اچھی ناؤ تیار
ہو گئی۔

صابرہ افتخار

۴ وہ کسی کو اپنا یہ راز بتانا پسند نہ کرتی تھی لہذا اس نے اس راز کو اپنے سینے ہی میں پوشیدہ رکھا۔ رفتہ رفتہ لوگ اس کے گھر کے متعلق بھول گئے اور کسی کو یہ نہ معلوم ہو سکا کہ یہ مکان ایک رات میں کہاں سے آگیا ؟

ب۔ ن۔ آنسہ ابراہیم۔ مدراس

صفحہ ۲۹ کا باقی:۔

کہ مصیبت کے وقت میں کام آئے۔ اُس نے خوش ہو کر سارا گھر پھر کر دیکھا۔ جب اُس کو بھوک لگی تو اس نے خدمت گاروں سے نہایت عمدہ کھانا منگا کر کھایا۔ جب شام کو وہ بہترین لباس پہنے باغ میں چہل قدمی کرنے لگی تو اس نے لوگوں کو اس کے مکان کے متعلق بات چیت کرتے سنا۔ ایک نے کہا یہ مکان تو کل تک یہاں نہ تھا۔ اب یہ رات رات میں یہاں کہاں سے آگیا۔ دوسرے نے کہا یہ تو ناممکن ہے کہ ایک رات میں اتنا بڑا مکان بن کر تیار ہو جائے۔ چل کر اس کے متعلق اس کے مالک سے پوچھنا چاہیئے۔

دونوں مل کر مکان کے احاطہ میں آئے اور اس کو چہل قدمی کرتے دیکھ کر دریافت کیا۔ کیا آپ ہی اس مکان کی مالک ہیں۔ اگر ہیں تو مہربانی سے بتا سکتی ہیں کہ یہ مکان یہاں کہاں سے آیا۔ ہمیں تعجب ہے کہ یہ کل تک نہ تھا۔ اس نے کہا مجھے افسوس ہے کہ میں اس کے متعلق آپ سے بجز اس کے کچھ نہیں کہہ سکتی کہ مجھے یہاں آئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے۔ ۴

پریوں کا تحفہ

کسی ملک میں ایک بہت غریب لڑکی رہتی تھی۔ اس کے ماں باپ بھی بہت غریب تھے۔ یہ بہت دور جنگل میں جاکر لکڑیاں چن کر لاتی تھی تاکہ کھانا پکانے اور اس کے ضعیف ماں باپ کو ٹھنڈ میں گرم رکھنے کے لئے جلانے کے کام آئیں۔ یہ بہت نیک اور فرماں بردار لڑکی تھی۔ ایک دن حسب معمول لکڑیاں چننے جنگل میں گئی اور چنتی چنتی بہت دور نکل گئی اس جنگل میں لکڑیاں چنتے وقت اس کی نظر ایک بڑے سے درخت کی کھوہ پر پڑی۔ اس کھوہ کے منہ پر دو ننھی ننھی پریاں بیٹھی تھیں۔ انھیں دیکھ کر اس کو بچپن میں اپنی ماں سے سنے ہوئے پریوں کے قصے یاد آگئے۔ مگر پہلے اسے اس کا یقین نہ آیا اور اپنی آنکھوں پر دھوکا ہوا۔ وہ یہ سمجھ کر کہ کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہی ہوں اپنی آنکھیں بند کرلیں۔ تھوڑی دیر کے بعد جب اس نے آنکھیں کھولیں تو پریاں بدستور وہیں بیٹھی مسکرا رہی تھیں۔ اب ان پریوں کی نظر جب اس لڑکی پر پڑی تو انھوں نے اس کو نہایت نرم آواز سے پکارا پیاری لڑکی ادھر آؤ۔ اب لڑکی کو یقین آگیا کہ یہ خواب نہیں بلکہ اصلیت ہے اور اس کو ان کے پاس جانے کی خواہش ہوئی۔ وہ بلا خوف درخت پر چڑھ کر کھوہ میں داخل ہوگئی۔ اس نے کھوہ میں داخل ہوکر دیکھا تو کھوہ بہت بڑی ہے اور بہت نیچے تک چلی گئی ہے۔ اس میں زینہ لگا ہوا تھا۔ دونوں پریاں اس کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرکے زینے پر سے اترنے لگیں۔ لڑکی بھی ان کے پیچھے ہولی۔ تینوں نیچے ایک خوشنما ہال میں جا پہونچیں۔ سب پریاں اس کو دیکھ کر اس کے گرد جمع ہوگئیں اور اس کو درمیان میں لے کر اس کا حلقہ باندھ کر خوشی سے ناچنے لگیں۔ اس کا سر گھومنے لگا۔ وہ اپنا سر گھٹنوں میں دے کر بیٹھ گئی۔ جب پریاں جی بھر کر ناچ چکیں تو انھوں نے

ی سے ناچنے کی فرمائش کی۔ چونکہ وہ ب فرماں بردار لڑکی تھی اور کسی کا حکم لنا نہ جانتی تھی لہٰذا اس نے اٹھ کر ناچنا روع کیا اور خوب ناچی۔ پریاں اُس کا چ دیکھ کر بہت خوش ہوئیں۔ جب وہ چ کر تھک گئی تو ایک طرف بیٹھ گئی۔ پریوں نے اس کو انواع اقسام کے کھانے اور مٹھائیاں ھانے کو دیں۔ اس نے ایسے لذیذ کھانے اب میں بھی نہ دیکھے تھے لہٰذا اس نے جی مر کر خوب کھائے۔ جب اس کو بہت دیر ئے ہوئے ہوگئی تو اس کو گھر کا خیال آیا۔ ہ پریوں سے اجازت لے کر زینہ پر چڑھ کر وہ پر آئی تو دیکھا کہ بارش بہت زور کی و رہی ہے۔ میرے ماں باپ میرا انتظار ر رہے ہوں گے میں گھر کس طرح جاؤں سوچ کر وہ پلٹ آئی۔ پریوں نے اس کو یک چھتری دی وہ چھتری لے کر کھوہ پر آئی بارش بہت زور کی ہو رہی تھی۔ اس نے تری کھولی اور لکڑیاں چھوڑ کر گھر کی طرف ھاگی۔ مگر اس کا گھر کہاں تھا۔ اب بارش بھی م چکی تھی۔ اس نے گھر تلاش کرنا شروع کیا۔

مگر گھر ہو تو ملے۔ اس کو یہ دیکھ کر سخت حیرت ہوئی کہ ساری دنیا کا نقشہ ہی بدلا ہوا ہے۔ بے چاری لڑکی یہ دیکھ کر گھبرا گئی اور رونے لگی وہ نہیں جانتی تھی کہ اس پر کیا گذری ہے اور اب وہ کیا کرے در اصل جب وہ کھوہ کے اندر پریوں کے ساتھ چند گھنٹے جو ناچنے اور کھانے میں مصروف تھی تو اس کو سو سال سے اوپر گزر چکے تھے۔ وہ مایوس ہو کر ایک جگہ کھڑی ہو گئی اور سوچنے لگی کہ اب کہاں جائے۔ کیونکہ اس نئی دنیا کے وہ کسی ایک بچے سے بھی واقف نہ تھی۔ وہ اسی سوچ میں تھی کہ بارش پھر زور سے ہونے لگی اس نے بارش سے بچنے کے لئے اپنی چھتری کھولی۔ جوں ہی اس نے چھتری کھولی معًا وہ ایک بڑے گھر میں تھی جس میں آرام و آسائش کا کل سامان موجود تھا حتیٰ کہ کھانے پینے کی سب چیزیں اور نوکر تک موجود تھے۔ وہ یکایک اس تبدیلی کو دیکھ کر سخت متعجب ہوئی مگر اس کو فوراً خیال آیا کہ پریوں نے اس پر مہربان ہو کر یہ جادو کی چھتری تحفہ میں دی ہوگی

(باقی مضمون صفحہ ۲۷ کالم ۲ پر دیکھئے)

اچھی باتیں

سُنو میری بہنو بہت غور سے ؛ بہت شوق سے اور بہت ذوق سے
نہ گندا رکھو اپنے کپڑوں کو تم ؛ صفائی کو رکھو پسندیدہ تم
نہ لو تم بازاری مٹھائی کبھی ؛ کہ اس کا نتیجہ ہے غم خوردگی
نہ چھوڑو ادھورا کوئی کام تم ؛ ہمیشہ کرو پورا ہر کام تم
نہ بولو کبھی جھوٹ تم زینہار ؛ گلے میں پہن لو سچائی کا ہار
رہو مل کے آپس میں تم سب بہن ؛ کہ لڑنا نہیں اچھا ہوتا بہن
ادب کرنا تم اپنے ماں باپ کا ؛ بجا لانا ہر حکم ماں باپ کا
ادب ہی سے رہنا تمہیں چاہیے ؛ نہ کہنا کسی کو برا چاہیے
ہو چھوٹوں سے الفت تمہیں چاہیے ؛ ہو جھوٹوں سے نفرت تمہیں چاہیے

جو مانو گی یہ میری ہر ایک بات
کہے گا پھر اچھا تمہیں بھی "بنات"

ے۱ غم کھانا یعنی بیماری ——— **محمد اسمٰعیل خاں** - کالکا

صفحہ ۳۲ کا باقی:- بیل بوٹے نہ تھے بلکہ خط گلزار میں ہم سب کی مصیبت کا حال اور ڈاکوؤں کے مقام کا پتہ لکھا تھا۔ سب نے بادشاہ کی عقل مندی کی اور دستکاری کی تعریف کی، بادشاہ خود بھی بہت خوش تھا۔ آج نہ صرف اس کو تمام مصیبتوں سے نجات ملی تھی بلکہ اس کی رعایا کو بھی ان ظالم ڈاکوؤں سے کوئی خوف نہیں رہا تھا۔ ان سب کو سزائے موت دے کر بادشاہ نے اپنی رعایا کو ان کے ظلم سے بچا لیا۔

شجاعت سندیلوی

جادو کی چادر

جنگلوں میں شیر چیتے، جیسے جنگلی جانور تو رہتے ہی ہیں، لیکن ان کے علاوہ وہاں کچھ آدمی بھی رہنا پسند کرتے ہیں جن کو جنگلی آدمی اور ڈاکو کہا جاتا ہے۔ یہ لوگ بڑے خراب اور بدمعاش ہوتے ہیں، دوسروں کو ستانا اور لوٹ مار کرنا بس یہی ان کا کام ہوتا ہے ان سے بچنے کے لئے رعایا اور بادشاہ دونوں انتظام کیا کرتے ہیں۔ بادشاہ کی طرف سے پولیس، خفیہ وغیرہ ایسے لوگوں کے ظلم سے بچنے کے لئے مقرر ہے۔ کبھی کبھی اچھے بادشاہ خود بھیس بدل کر ان لوگوں کا پتہ لگاتے اور اپنی رعایا کا دکھ درد معلوم کرتے ہیں، ایسا ہی اچھا ایک بادشاہ تھا۔ بڑا نیک، بڑا اچھا۔ رعایا کو بہت چاہنے والا، وہ رات کو بستی میں بھیس بدل کر گھوما کرتا تھا جس سے اس کو رعایا کی تکلیف معلوم ہوتی تھی، دن میں کبھی کبھی جنگلوں میں شکار کھیلنے چلا جاتا تھا تاکہ وہاں چور اور ڈاکو نہ رہ سکیں۔ ایک دن وہ اسی طرح بھیس بدل کر جنگل میں شکار کھیلنے گیا۔ اس جنگل میں بہت سے ڈاکو رہتے تھے، ان کی وجہ سے رعایا بے حد پریشان تھی، بہت کچھ تلاش کے باوجود بھی ابھی تک ان کا پتہ نہیں چلا تھا۔ بادشاہ شکار کھیلتے کھیلتے جنگل میں بہت دور تک چلا گیا۔ وہ واپس ہونا ہی چاہتا تھا کہ بہت سے آدمیوں نے اس کو چاروں طرف سے گھیر کر دھوکے میں پکڑ لیا۔ اور قید کر کے اپنے یہاں لے جا کر بند کر دیا۔

بادشاہ جب قید خانہ میں پہونچا تو اس نے دیکھا کہ وہاں اور بھی بہت سے آدمی قید ہیں، ان کی مصیبت دیکھ کر بادشاہ کو بہت افسوس ہوا۔ اس نے سب کو تسلی دی کہ گھبراؤ نہیں اللہ نے چاہا تو جلد ہم آپ سب اس مصیبت سے نجات پائیں گے، ہمیں صبر اور ہمت سے کام لینا چاہئے۔ اور اپنی رہائی کے واسطے کوئی تدبیر سوچنا چاہئے۔ سوچتے سوچتے بادشاہ کو ایک تدبیر سوجھی۔ اس نے

ڈاکوؤں کے سردار سے کہا کہ اگر آپ ہمیں ریشم لادیں تو ہم آپ کو ایسی عمدہ ریشمی چادر بن دیں جو بہت خوبصورت اور قیمتی ہو، اگر آپ اس کو دربار میں لے جائیں گے تو قیمت کے علاوہ آپ کو بہت سا انعام داکرام بھی ملے گا۔

سردار نے بادشاہ کی یہ بات بڑی خوشی سے قبول کرلی، اس نے دوسرے دن ریشم لاکر بادشاہ کو دے دیا۔ بادشاہ نے بننے کا تمام سامان مہیا کر کے بننا شروع کیا۔ کچھ ہی دنوں میں اس نے ایک خوبصورت بیل بوٹے والی اچھی چادر بن کے تیار کردی اور سردار کے حوالہ کر کے کہا میں نے یہ چادر بادشاہوں کے لائق بنی ہے اگر آپ اس کو دربار میں لے جائیں گے تو مجھے امید ہے کہ یہ ضرور خرید لی جائے گی۔

سردار بھی چادر دیکھ کر بہت خوش ہوا اس نے کہا واقعی یہ چادر بادشاہوں کے لائق ہے میں ضرور وہاں لے جاؤں گا۔ دوسرے دن وہ چادر لے کر دربار میں گیا، وزیر چادر دیکھ کر اک دم کسی خیال سے خوش ہوگیا۔ اس نے سردار کی بہت خاطر مدارات کی اور کئی لاکھ روپیہ انعام میں دے کر اور چادر لانے کے لئے کہا۔

سردار واپس ہوکر بادشاہ سے دوسری چادریں بننے اور دربار کا حال کہنے بھی نہ پایا تھا کہ اس نے اپنے آپ کو مع ساتھیوں کے شاہی فوج سے گھرا ہوا پایا، فوج نے اس کو اور اس کے تمام ساتھیوں کو گرفتار کرلیا۔ اور جتنے قیدی تھے سب کو آزاد کردیا۔ فوج اور وزیر اپنے بادشاہ کو صحیح سلامت پاکر بہت خوش ہوئے انھوں نے "بادشاہ سلامت زندہ باد" کے نعرے لگانے شروع کئے۔ بادشاہ کے علاوہ جو دوسرے لوگ قید میں تھے ان کو بڑا تعجب ہوا کہ چادر کے پہونچتے ہی ہم لوگوں کی قسمت کیسے جاگ گئی؟ چادر میں ایسی کون سی کرامت تھی جس نے ہم سب کو اس مصیبت سے نجات دلوائی۔ انھوں نے بادشاہ سلامت سے باادب ہوکر عرض کیا کہ حضور! یہ راز سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم لوگوں کی مدد شاہی فوج نے اک دم سے چادر پہونچتے ہی کیسے کی؟ بادشاہ یہ سن کر ہنسا اور کہا یہ تو بالکل معمولی بات ہے۔ میں نے چادر کے اندر جو بیل بوٹے بنائے تھے وہ اصل میں (باقی مضمون صفحہ ۵۰ پر دیکھئے)

شین کی شجاعت

شہر شیراز میں ایک شوخ و شریر و
…ملیل (خوبصورت) شہزادی اپنی شجاعت و
…دری کی وجہ سے شہرت پذیر (مشہور) ہو
…ں تھی۔ شہروں سے شہزادے امیرزادے
…غیرہ شاہینہ کی شجاعت کا شہرہ (چرچا) سُن کر
…نے لگے تھے۔ ایک دن شکار پارٹی کے ساتھ
…م شہزادے مع شاہینہ کے شیر کے شکا…
…لے نئے شیروں کے جنگل میں گئے۔ شیر کی
…ش میں شیرازہ (ٹکڑے) کی طرح پھیل گئے۔

شاہینہ کی نگاہیں شہتوت کی جنگلی باڑ پر
…یں۔ جہاں ایک شہزادہ شیر سے لڑ رہا تھا۔
…یب تھا کہ شیر شہزادے کو مار ڈالے۔ شیر دل
…اہینہ نے شست (نشانہ) باندھ کر پستول کی
…لبی دبائی گولی نشانہ پر بیٹھی شیر مردہ
…ہو کر گر پڑا۔

زخمی شہریار کو شاہینہ اپنے شاہی محل
…یں لے گئی۔ شفا ہونے پر یہ بھید آشکار (کھلا)
…ا کہ شہریار در اصل شاہینہ کی گم شدہ بہن
شمیمہ ہے۔ اس وقت گویا شادمانی (خوشی)
شاہی محل پر شہنشاہیت (حکومت) کر رہی تھی۔

ایک دن دو شہ زور (طاقت ور) شکیل
شہزادے شکستہ (پھٹے ہوئے کپڑوں میں)
حالت میں شہر شیراز آئے۔ تاکہ شاہینہ اور
شمیمہ کی شجاعت اور رحم دلی کا امتحان لیں۔

شام کے وقت شاہینہ اور شمیمہ شکار
کی شوقین شہزادیاں شکاری لباس پہنے
شاہی محل سے باہر نکلیں۔ شکستہ حال
شہزادوں نے اپنے شکستہ کپڑوں کو درست
کرتے ہوئے نہایت شُستگی (سلیقہ و صفائی)
سے شہزادیوں سے کہا "شہزادیوں ہم آپ کی
شجاعت کا شہرہ سُن کر بہت دور سے آئے
ہیں۔ امید ہے ہم شکستہ حال فقیروں کو
آپ کے شجاعانہ (بہادرانہ) کارناموں (کاموں)
سے مشاہدہ (دیکھنے) کا شرف (عزت) حاصل ہوگا۔

شاہینہ و شمیمہ نے شاہانہ انداز سے
جواب دیا۔ شوق سے چلیے۔

سب شیروں کے جنگل میں جا پہونچے۔
اچانک دو شیر غصے میں بھرے ہوئے شاہینہ اور شمیمہ پر جھپٹے۔ شہزادیوں کی شمشیر خارا شگاف (پہاڑنے والی) نے شیروں کے چار ٹکڑے کر دئے۔
شہزادوں نے اپنے شکستہ کپڑے اسی وقت پھینک دئے اور شاہانہ لباس میں شاہینہ اور شمیمہ کے سامنے کھڑے ہو گئے۔
شوخ و شریر لڑکیاں شرارت بھول کر بت بنی کھڑی تھیں۔ پھر شرما کر شاہی محل کو بھاگ گئیں۔

شش (چھ) روز بعد شنبہ کے دن شاہینہ کی شادی شہزادہ شکیل کے ساتھ اور شمیمہ کی شادی شہزادہ شفیق کے ساتھ ہو گئی۔
شہر شیراز کے یہ دو شگفتہ (کھلے ہوئے تازہ) پھول اپنی شجاعانہ مہک (بو) سے شہرت کے آسمان پر شمس (سورج) کی طرح چمک رہی ہیں۔

جمیلہ خاتون

سب سے پہلے

سب سے پہلے تلوار اصفہان میں بنائی گئی
سب سے پہلا آئینہ حلب میں بنایا گیا۔
سب سے پہلا قالین تبریز میں بُنا گیا۔
سب سے پہلے گھڑی ہارون رشید کے زمانہ میں ایک مسلمان نے بنائی۔
ایک شامی نے جرثقیل کے وہ آلے بنائے جن سے غرق شدہ جہاز فوراً نکال لیا جاتا تھا
سب سے پہلے مصری مصر میں بنائی گئی

سب سے پہلے بندوق میر فتح اللہ شیراز کے ایک باشندہ نے بنائی جس سے پے درپے بارہ گولیاں چل سکتی تھیں۔
سب سے پہلے دوربین بنانے والا ایک مسلمان ابوالحسن نامی تھا۔
سب سے پہلے میر فتح اللہ نے چکی بنائی تھی جو بغیر پانی اور ہوا کی مدد سے چلتی تھی۔

ایک بہن

عقل مند ایسے ہوتے ہیں

دو عرب بغداد جا رہے تھے۔ راستہ میں دوپہر کا کھانا کھانے کے لئے ایک چھوٹے سے گاؤں میں ٹھہرے۔ ایک عرب کے پاس پانچ روٹیاں تھیں اور دوسرے کے پاس تین۔ ابھی دونوں نے کھانا شروع بھی نہیں کیا تھا کہ ایک اور مسافر آ گیا اور کہنے لگا "میرے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہے لیکن نقدی ہے اگر تم مجھے کچھ کھانے کو دے دو تو میں اس کی قیمت ادا کر دوں گا" یہ سن کر دونوں عرب راضی ہو گئے اور تینوں نے روٹیاں برابر تقسیم کر لیں روٹی کھانے کے بعد مسافر نے دونوں کا شکریہ ادا کیا اور آٹھ سکے (ایک ہی قیمت کے) دے کر اپنی راہ لی۔ اب جس عرب کے پاس پانچ روٹیاں تھیں اس نے پانچ سکے اٹھا لئے اور باقی تین دوسرے کے لئے رہنے دیے۔ لیکن جس کے پاس تین روٹیاں تھیں۔ مگر اس عرب نے تین سکے لینے سے انکار کر دیا۔ اور کہنے لگا کہ برابر کا حصہ کرو۔ چار سکے تم لو اور چار ہی مجھے دو۔ غرض کہ اس بات پر جھگڑا شروع ہو گیا اور دونوں قاضی کے پاس اپنا فیصلہ کرانے پہونچے۔ قاضی نے دونوں کا بیان سنا اور یہ فیصلہ کیا کہ جس عرب کے پاس پانچ روٹیاں تھیں وہ سات سکے لے اور جس کے پاس تین روٹیاں تھیں وہ صرف ایک سکہ لے۔ قاضی نے یہ فیصلہ کیوں کیا؟ سوچ کر جواب دیجئے۔

جواب:- قاضی کا فیصلہ سن کر دونوں عرب حیران رہ گئے تھے۔ مگر قاضی نے کہا سنو میں اس فیصلہ کی وجہ سمجھاتا ہوں۔ تم دونوں کے پاس آٹھ روٹیاں تھیں ایک کے پاس پانچ اور دوسرے کے پاس تین۔ اب ایک اور مسافر آ گیا اس وجہ سے تم نے روٹیاں برابر برابر تقسیم کر لیں۔ آٹھ روٹیوں کا برابر حصہ اس طرح تقسیم کیا جا سکتا ہے کہ ایک روٹی کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے اس طرح آٹھ روٹیوں کے کل چوبیس (۲۴) حصے ہوئے

اور تم تینوں نے آٹھ آٹھ حصّے کھائے - اب جس کے پاس پانچ روٹیاں تھیں اس نے بھی صرف آٹھ حصّے کھائے حالانکہ پانچ روٹیوں کے پندرہ حصّے ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے اپنے سات حصّے مسافر کو دئے جس کے پاس تین روٹیاں تھیں اس نے بھی آٹھ حصّے کھائے اور اس کے کل نو حصّے ہوئے تھے اس طرح اس نے صرف ایک حصّہ مسافر کو دیا۔ لہذا جس نے مسافر کو سات حصّے دئے اسے سات سکے ملنے چاہئیں اور جس نے ایک حصّہ دیا اُسے ایک سکہ ملنا چاہئے۔ دونوں عرب قاضی کا فیصلہ تسلیم کرکے رخصت ہوئے۔

جمیلہ اسد اللہ - کلکتہ

عقل کا امتحان :-

اس جدول میں جو خانے خالی ہیں ان میں ایسے حروف لکھئے کہ جن سے ان کے مقابل کی صراحت کے موافق الفاظ بن جائیں

(۱) بچیوں کا ایک بہترین اصلاحی اخلاقی رسالہ۔
(۲) عورتوں کا ایک لاجواب رسالہ۔
(۳) ایک سچا قوم پرست لیڈر
(۴) مسلمانوں کا ایک مشہور قومی اور فلسفی شاعر۔
(۵) ہندوؤں کا ایک مشہور لیڈر۔
(۶) مسلمانوں کا ایک متبرک مقام۔
(۷) دنیا کے مشہور غار۔
(۸) ہندوستان کی ایک بہادر اور دلیر ملکہ۔
(۹) عورتوں کے سچے ہمدرد اور مصلح۔

۱ ب			ت						
۲ ع			ت						
۳	ن		ح						
۴ ا		ب		ل					
۵	ا		د		ی				
۶	د		ن	ہ					
۷ ا		ل		ر					
۸	ا	ن			ی		ی		
۹	ا		د		ل		ے		ی

سیدہ اطہر النساء بیگم - بشیر آباد

بنات ۱ - عصمت ۲ - جناح ۳ - اقبال ۴ - گاندھی ۵ - مدینہ ۶ - ایلورہ ۷ - چاند بی بی ۸ - راشد الخیری ۹ -

پہیلیاں

(۱) دو مورکھ ہیں ایک ہے ناؤں۔
جب چلیں تب پیٹ میں پاؤں۔

(۲) ایک نار کرتا ر بنائی
سوہا جوڑا پہنے آئی
ہاتھ چھوت لجائے
خسرو واکے بل بل جائے
خالدہ جمیل

(۳) اونچا سا پہاڑ پھولوں کی قطار
مالن توڑ نہ سکے رانی پہن نہ سکے

(۴) ایک عورت کے دو ہیں بالک۔
وہ ہیں دونوں سنگ، ایک چلے
اور ایک کھڑا رہے پھر دونوں سنگ۔
قیصر جہاں۔

(۵) غل اور شور کا ایک پرندہ۔ دن کو مردہ
رات کو زندہ۔ سانس نہ لیوے چیختے جاوے
مرد پرانی جب وہ آوے۔ شکیلہ خاتون

جواب:- (۱) جوتہ (۲) بیر بہوٹی (۳) آسمان اور ستارے (۴) چکی (۵) جھینگر۔

برتنوں کے نام بتائیے

(۱) نظیر کا بیٹا آج کل وکالت کر رہا ہے۔
(۲) حمید کو تواریخ پڑھنے کا بہت شوق ہے اس نے نویں جماعت میں اسی مضمون کو پسند کیا۔
(۳) چارلس نے کہا کہ چلو شام باغ میں گیند کھیلیں گے۔
(۴) سائنس داں نے سوچا کہ سورج کی کرنیں کسی نیلی نلکی میں داخل کرنی چاہئیں
(۵) میں نے تم کو پہلے ہی نصیحت کی تھی کہ گلا سینہ دکھانے سے بیٹھ جاتا ہے۔ لیکن تم نے اس پر توجہ ہی نہ کی اور اپنے گلے کو خراب کر لیا۔
(۶) ارے حمید! دس بج گئے ہیں اور تم ابھی تک اسکول نہیں گئے۔

جواب:- (۱) رکابی (۲) توا (۳) لوٹا (۴) سینی (۵) گلاس (۶) جگ۔

ننھی بیگم۔ شکارپور

ہنڈیا

نمکین سموسے:۔ میدہ پاؤ بھر۔ قیمہ پاؤ بھر۔ قیمہ کو مرچ مصالحہ لگا کر بھون لیا جائے۔ آٹے میں ایک انڈا۔ نمک ملا کر پانی میں گوندھ لیں۔ پھر اس کو بیل کر چھوٹے چھوٹے سموسے بنا لیں اور گرم پانی میں ان کو ڈال دیں۔ جب وہ پانی کے اندر سخت ہو جائیں تو ان کو نکال لیں۔ نہایت لذیذ ہوں گے۔

لذیذ کباب:۔ عمدہ گوشت کے بڑے بڑے ٹکڑوں کو پسندے بنا لینا چاہئے۔ پھر اس میں پیاز کا عرق اور ٹماٹر چھان کر اس کا عرق۔ نمک۔ کالی مرچ۔ تھوڑا ادرک اور لہسن لگا دیا جائے۔ پھر گوشت کے ٹکڑے لگن میں بچھا دیجئے۔ اس کے اوپر پیاز کی بڑی چکتی اور پیاز کی تہ کے اوپر آلو کی موٹی بڑی چکتی رکھیں پھر آلو کی تہ کے اوپر بڑے بڑے ٹماٹر کے بیچ میں سے دو دو کرکے رکھیں۔ پھر چاروں طرف گھی ڈال کر نیچے اوپر آگ رکھ کر دم دے دیں۔

شمسی بیگم مچھلی شہری

ذرا ہنسیے

باپ:۔ فہمیدہ دیکھو ہمارے ایک سوال کا جواب دو تو جانیں۔

فہمیدہ:۔ آبا جان فرمائیے۔

باپ:۔ اگر میرے پاس مٹھائی کی ایک طشتری ہو اور میں اس میں سے $\frac{1}{2}$ حصّہ تم کو اور $\frac{1}{4}$ سعیدہ کو اور $\frac{1}{4}$ محمودہ کو دے دوں تو میرے پاس کیا بچے گا۔

فہمیدہ:۔ (چلا کر) طشتری۔

آنا:۔ بیٹی دیکھو شکر نہ لینا۔ تمہاری اماں تو نہیں دیکھتیں۔ مگر خدا تو دیکھتا ہے۔

ننھی بچی:۔ دیکھتا تو ہے مگر وہ اماں سے تو نہیں کہے گا۔

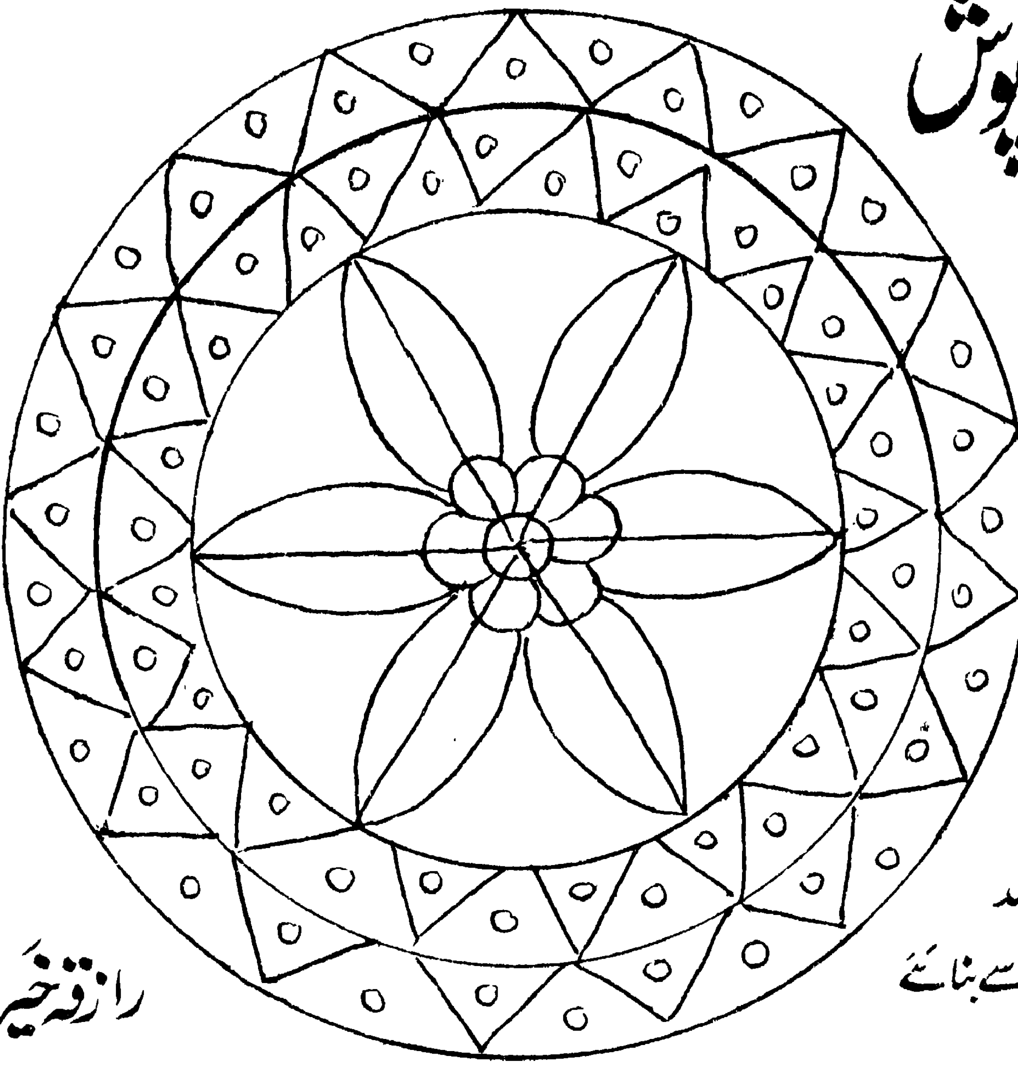
ایک آنکھ والی:۔ لاؤ شرط کریں کہ میں تم سے زیادہ دیکھتی ہوں۔

سہیلی:۔ بھلا کیسے؟

ایک آنکھ والی:۔ کیونکہ میں تمہاری دو آنکھیں دیکھتی ہوں اور تم میری ایک۔

عطیۃ الکبریٰ عثمانیہ جودھپور

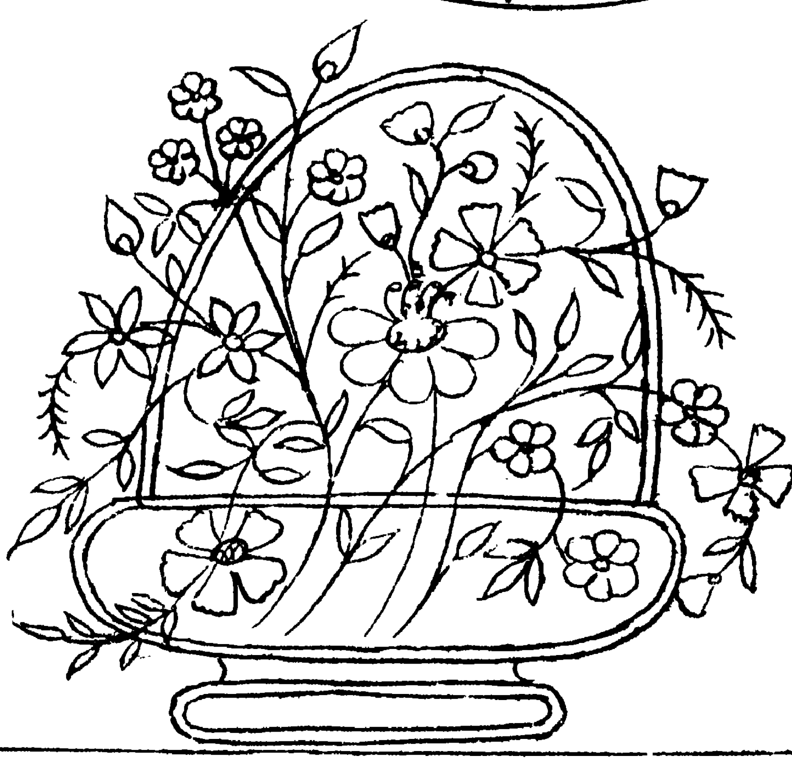
...ان پوش



اپنے
دل پسند
رنگوں سے بنائیے

رازقہ خیریہ

نازک باسکٹ



مختلف رنگوں سے
بنائیے۔

رفیعہ نازلی

مجلس بنات

میں نے امسال کلکتہ یونیورسٹی سے میٹرک کا امتحان درجہ دوم میں پاس کیا ہے۔ میں اپنے خاندان بھر میں پہلی لڑکی ہوں کہ اپنی ہمت کوشش اور شوق کی بدولت یہ امتحان پاس کیا۔ اب میرا داخلہ لیڈی برابورن کالج کلکتہ میں ہوگیا ہے بنات کا چندہ آپ ضرور بڑھا دیں۔ بنات جیسے رسالے کا سالانہ چندہ دو روپیہ بھی کم ہے۔ سب لڑکیاں اس کو خوشی خوشی منظور کرلیں گی۔

صالحہ عبدالحکیم قادری

میری پیاری بہن اشرف جہاں بیگم نے امسال میٹرک کا امتحان فسٹ ڈویژن میں پاس کیا جس خوشی میں ڈیڑھ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیج رہی ہوں کسی غریب بہن کے نام رسالہ جاری کر دیجئے۔

جہاں آرا بیگم۔ بنگال

بنات کی بہتری کے لئے بہن مس شاکرہ خاتون کی رائے مجھے بہت پسند ہے۔ چونکہ میں کوئی خریدار نہ بنا سکی اس لئے چھ روپیہ کی کتابیں مجھے بھیج دیجئے۔

امتہ الزہرا خاتون

آپ کا خریداری نمبر

جن بہنوں اور بھائیوں کے خریداری نمبر نیچے لکھے ہوئے ہیں اگست کے پرچہ کے ساتھ ان کا سالانہ چندہ ختم ہوتا ہے۔ مہربانی فرما کر اگلے سال کا چندہ صرف عہ بذریعہ منی آرڈر خریداری نمبر لکھ کر روانہ فرمائیے اور رسالہ جاری رکھنا منظور نہ ہو تو ۱۵ ستمبر تک انکاری اطلاع دے دیجئے۔ اگر منی آرڈر یا انکاری اطلاع نہ آئی تو اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ وی پی کا انتظار کررہی ہیں چنانچہ ستمبر کا پرچہ وی پی حاضر ہوگا۔ ہمیں امید ہے کہ آپ اسے ضرور وصول کرلیں گی۔

۱۰۷-۱۰۹-۱۱۰-۲۱۶-۳۱۶-۳۸۹-۶۲۲-

۱۴۷-۱۰۶۴-۱۹۳۵-۱۹۳۹-۱۹۸۵-

۲۰۸۴-۲۴۹۰-۲۴۹۳-۲۴۹۷-۲۵۰۳-

۲۵۵۵-۲۵۰۷-۲۵۱۰-۲۵۳۱-۲۶۱۷-

۲۹۶۶-۲۹۶۷-۲۹۷۰-۲۹۷۶-۲۹۸۳-

۲۹۸۷-۲۹۹۵-۲۹۹۶-۳۰۱۱-۳۳۷۹-۳۳۸

۳۳۸۵ تا ۳۳۹۰-۳۳۹۲-۳۳۹۵ تا ۳۳۹۸-

۳۴۰۲ تا ۳۴۰۶-۳۴۰۸-۳۴۱۵ تا ۳۴۱۸-۳۴۲۰

مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیری کی تصانیف

تاریخ و سیرت

آمنہ کا لال ۵ر
سیدہ کا لال ۱۲ر
الزہرا عہ ر
نوبت پنج روزہ یا وداعِ ظفر عمہ ر
وداعِ خاتون ۵ر
ایام دم واپسیں ۴ر
دلی کی آخری بہار عہ ر
بزمِ رفتگاں (بانصویر) ۱۰ر
داستانِ پارینہ ۱۲ر

مذہبی مضامین

احکام نسواں عہ ر
محسن حقیقی ۶ر
دعائیں ۸ر
قرآنی قصے عمہ ر
نیوبارِ اسلام عہ ر

سیاحتِ عالم و سیاحی مضامین

شہیدِ مغرب عہ ر
یادِ [illegible] ۶ر
عالم نسواں ۸ر
سیاحتِ ہند عہ ر

مضامین کے متفرق مجموعے

بادِ مشرق ۱۰ر
[illegible] عمہ ر
مسلمان عورت کے حقوق ۱۲ر
نالۂ زار ۱۲ر
بلبلِ بہار ۱۰ر
ساجن موہنی ۴ر
شادی کا انتخاب ۸ر
ذریعۂ ہستی ۶ر
زندگی کا آخری دن ۴ر
چمنستانِ مغرب عمہ ر
بکھری ہوئی پتیاں عمہ ر

اصلاحی معاشرتی ناول

حیاتِ صالحہ عمہ ر
منازل السائرہ مکمل عمار
صبح زندگی عمہ ر
شامِ زندگی عہ ر
شبِ زندگی دو حصے عمار
نوحۂ زندگی ۱۲ر
طوفانِ حیات عہ ر
جوہرِ قدامت عمہ ر

اسلامی تاریخ بطرز ناول

ماہِ عجم عمہ ر
عروسِ کربلا عمہ ر
یاسمین شام عمہ ر
محبوبۂ خداوند ۱۲ر
تیغِ کمال عہ ر
شہنشاہ کا فیصلہ ۴ر
منتظر طرابلس ۵ر
شاہین و دُرّاج ۸ر
دُرِّ شہوار ۸ر

مزاحیہ افسانے

نانی عشو ۱۰ر
ولایتی نفی ۶ر
دادا لال بجھکڑ ۸ر

نظموں کے مجموعے

رودادِ قفس ۱۰ر
گرفتارِ قفس ۴ر

ادب و انشا

قلبِ حزیں ۸ر
لڑکیوں کی انشا ۱۲ر
مسلی ہوئی پتیاں ۶ر

لڑکیوں کا نصاب زیرِ طبع

اصلاحی معاشرتی افسانے

بنت الوقت ۸ر
سرابِ مغرب ۸ر
فسانۂ سعید ۸ر
سودائے نقد ۵ر
نغمۂ شیطانی ۱۲ر
سات روحوں کے اعمال نامے ۸ر
غدر کی ماری شہزادیاں ۱۲ر
سنجوگ ۱۰ر
ستونتی ۷ر
سوکن کا جلاپا ۵ر
موؤدہ ۷ر
تفسیرِ عصمت ۵ر
انگوٹھی کا راز ۲ر
منازلِ ترقی ۴ر
بچہ کا کرتہ ۴ر
وڈیا کی سرگذشت ۴ر
چہار عالم ۴ر

مختصر افسانوں کے مجموعے

جوہرِ عصمت عمہ ر
سیلابِ اشک باتصویر عہ ر
طوفانِ اشک عہ ر
قطراتِ اشک عمہ ر
خدائی راج عہ ر
نسوانی زندگی ۸ر
گلدستۂ عید ۸ر
گوہرِ مقصود ۶ر
گردابِ حیات عہ ر
بساطِ حیات ۶ر
جور اور انسان ۱۲ر
نشیب و فراز ۴ر

کھانا پکانے کی مستند کتابیں

عصمتی دسترخوان عمار
مشرقی مغربی کھانے عمار
عصمتی ہند کلیا ۸ر
ناشتہ ۱۰ر
بچوں کے کھانے ۸ر
بیماروں کے کھانے ۱۰ر
مذاقیہ کھانے ۶ر

دیگر تصانیف محترمہ آمنہ نازلی

دولت پرزو بانیاں فسانے ۸ر
تاریخی لطیفے ۸ر
عقل کی باتیں ۸ر
ہنسی کی باتیں ۸ر

تصانیف منشی پریم چند

دودھ کی قیمت (افسانے) عہ ر
روحانی شادی (ڈراما) ۶ر

تصانیف رازق الخیری

وداعِ راشد ۸ر
عصمت کی کہانی ۸ر

تصانیف مولانا سیماب اکبرآبادی

زنانہ بستہ (۱۰ حصے) عہ ر
آفتابِ زندگی ۶ر
شبابِ زندگی ۶ر

تصانیف صاحبزادہ ولی احمد خان ایم

مختصر دنیا اور باشتیوں کی دنیا کے لئے ۵ر
انشائے سلمیٰ (زنانہ خطوط) ۶ر

کچھ اور زنانہ کتابیں

پردہ و تعلیم مذہبی و سیاسی رخ ۱۲ر
خوانینِ اندلس (دلچسپ تذکرہ) ۶ر
خیابانِ نسواں (مفید مضامین) ۱۲ر

خانہ سلائی کی بہترین کتب

عصمتی کروشیا عمہ ر
عصمتی کشیدہ عہ ر
گلزارِ درخشاں عمہ ر
گلدستۂ کشیدہ عمہ ر
گلشنِ زہرہ عمہ ر
چمنستانِ خیاطی سوئی کام عمہ ر
گلستانِ خیاطی عمہ ر
موتیوں کا کام عمار
سلمہ ستارہ کا کام عمار
اونی کام سلائیوں سے عمہ ر
گوٹہ کناری کا کام عمہ ر
جالی کا کام عمہ ر
تارکشی کا کام عہ ر
گلدستۂ تارکشی عمہ ر
کراس اسٹچ ورک عمہ ر
جوہرِ نسواں راشد الخیری نمبر عہ ر
تعلیمِ سوزن کاری عمہ ر
خواتین کی دستکاریاں ۸ر
لکڑی کا باریک کام ۸ر
وصلی کا کام ۸ر

عورتوں کی خاص کتابیں

زیبِ خانہ (۲ حصے) عہ ر
سنگھار خانہ عمار

نامور خواتین کے افسانے و ناول

انوری بیگم عمہ ر
جاں باز ۱۲ر
غیرت کی پتلی ۶ر
شہیدِ وفا عہ ر
چار رخ ۴ر
ذہیروزہ ۸ر

کچھ اور بہت مفید کتابیں

صنعت و حرفت عمار
تندرستی ہزار نعمت ۴ر
بچوں کی تربیت ۱۰ر
آئینۂ موثر عمہ ر
کپڑے کی چھپائی ۸ر

تصانیف محترمہ خاتون اکرم

جمالِ ہمنشیں
گلستانِ خاتون (افسانے)
پیکرِ وفا
بچھڑی بہنیں

تصانیف محترمہ صغرا ہمایوں

مشیرِ نسواں یا زہرہ
سرگذشتِ ہاجرہ
سفیرِ النسا
موہنی

تصانیف محترمہ بلقیس بیگم

خانہ داری کے تجربات
مفیدِ نسواں

تصانیف محترمہ حجاب امتیاز

ادبِ زریں
نغماتِ موت

تصانیف محترمہ سرو جہاں

پھول پھلواری یا باغبانی کو مستقل
شہزادی نیلوفر بچوں کیلئے کہانی

زنانہ افسانے و گیت

افسانۂ حرم
دامنِ باغباں
دیہاتی گیت

زنانہ نظمیں

شمعِ خاموش
آئینۂ جمال

بچوں کے لیے کہانیاں

جاپانی کہانیاں
مزیدار کہانیاں
بچوں کی دنیا

خواتین کے لئے دوسرے مصنفوں کی کتابیں بھی عصمت بک ڈپو دہلی سے مل سکتی ہیں

عصمت بُک ڈپو دہلی

یادگار مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ

ہندوستان بھر کے تمام زنانہ اخبارات و رسائل میں سب سے اچھا اور سب سے زیادہ مقبول و مشہور با تصویر ماہوار رسالہ تہائی صدی سے شائع ہو رہا ہے عصمت ہندوستان کے مشہور ادیبوں اور ملک کی بہترین لکھنے والی خواتین کے اعلیٰ درجہ کے مضامین ۸۰ صفحوں پر ہر ماہ شائع کرتا ہے عصمت ہی وہ پرچہ ہے جو صوری و معنوی خوبیوں کے لحاظ سے شریف بیگمات کے لئے ہندوستان کا چوٹی کا رسالہ تسلیم کیا جاتا ہے۔

سالانہ چندہ چار روپیہ (للعہ)

ادیبۂ جلیلہ محترمہ خاتون اکرم جنت مکانی کی یادگار

ہندوستان بھر میں زنانہ دستکاری کا واحد ماہوار رسالہ جو ۱۹۳۴ء سے کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ جس میں کشیدہ۔ کروشیا۔ جالی۔ تارکشی۔ نٹنگ۔ کارپٹ کینوس۔ کراس اسٹیچ۔ سلمہ ستارہ۔ بن بٹی۔ کناوا اور کپڑوں کی سلائی۔ کٹائی وغیرہ وغیرہ مختلف قسم کی زنانہ دستکاریوں کے عمدہ عمدہ نمونے اور مفصل ترکیبیں اور کار آمد ہدایتیں شائع ہوتی ہیں۔ جوہر نسواں کے مضامین پھوہڑ لڑکیوں کو بھی سگھڑ اور ہنرمند بنا دیتے ہیں۔ جوہر نسواں کی قلمی معاونین ہندوستان کی مشہور دستکار خواتین ہیں سال میں دو خاص نمبر شائع ہوتے ہیں۔ سالانہ چندہ تین روپیہ نمونہ ۴ر

بچیوں کے لئے ملک کا واحد رسالہ

حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ نے ۱۹۲۶ء میں یہ ماہوار رسالہ بچیوں کے لئے جاری فرمایا تھا۔ عصمت کی طرح بنات بھی پابندِ وقت رسالہ ہے بچیوں کے لئے بہترین مضامین سبق آموز نظمیں مزیدار کہانیاں۔ دلچسپ کھیل معمے وغیرہ نہایت آسان زبان میں شائع کرتا ہے ہندوستان کے مختلف صوبوں کے محکمہائے تعلیم نے بچیوں اور بچوں کے مدرسوں کے لئے منظور کیا ہے۔

سالانہ چندہ ڈیڑھ روپیہ جو بذریعہ منی آرڈر بھیجا جائے۔ بذریعہ وی پی عہ ۱۲

عصمت بُک ڈپو دھلی زنانہ لٹریچر کا ہندوستان بھر میں سب سے بڑا ادارالاشاعت ہے فہرست مطبوعات مفت منگائیے



اس پرچہ میں جس قدر مضامین شائع ہوتے ہیں ان کے حقوق بحق بنات محفوظ ہیں

ایڈیٹر۔ رازق الخیری

چندہ سالانہ پیشگی مع محصول ڈاک

[illegible] کھانے	ترکی اور عربی کھانے	ایرانی اور افغانی کھانے	بنگالی اور بہاری کھانے	کشمیری اور مدراسی کھانے
گجراتی اور پنجابی کھانے	حیدرآبادی اور برمی کھانے	[illegible] لذیذ کھانے	دلی اور لکھنؤ کے کھانے	پشاوری اور سندھی کھانے

سینکڑوں قسم کے کھانے تیار کرنے کی اُردو زبان میں بے نظیر کتاب

عِصمتی دسترخوان حِصہ اوّل

جس کی ایک نمایاں خصوصیت جو اس موضوع کی اور کسی کتاب میں نہ نکلے گی یہ ہے کہ تمام ترکیبیں تجربہ کرنے کے بعد لکھی گئی ہیں اس لئے ترکیبیں بالکل صحیح ہیں اور وزن بالکل درست! ہندوستان بھر کے ہر حصہ کی تقریباً ۵ عصمتی بہنوں نے اس کتاب کی تیاری میں حصہ لیا ہے اور ایڈیٹر صاحب عصمت کی اہلیہ محترمہ آمنہ نازلی صاحبہ نے بڑی محنت سے کتاب مرتب فرمائی ہے۔ باورچیخانہ کے انتظام اور کھانوں کے متعلق نہایت قیمتی ہدایات اور مضامین درج کئے گئے ہیں۔ ایک ایک چیز کئی کئی قسم کی تیار کرنے کے لئے بھی عصمتی دسترخوان سے بہتر کتاب ملنی ناممکن ہے مثال کے طور پر دو چیزوں پڈنگ اور کبابوں کی فہرست ملاحظہ فرمایئے۔

پام پڈنگ	انجیر پڈنگ	ران کے کباب	کباب بیضہ مرغ	ناشش کباب
کھوئے کی پڈنگ	امنڈ پڈنگ	آلو کے کباب	کچے قیمہ کی ٹکیاں	شامی کباب
نارنگی بھری پڈنگ	بیبے پڈنگ	کچے آلو کے کباب	گوشت کے میٹھے کباب	آنتوں کے کباب
جنجر پڈنگ	جلیبیوں کی پڈنگ	ناریل کے کباب	کباب مرغ مسلم	انگریزی کباب
روز پڈنگ	میوہ دار پڈنگ	مچھلی کے حسینی کباب	سیخ کے چٹ پٹے کباب	اردی کے کباب
اناناس پڈنگ	کشمش پڈنگ	سیخ کے کباب	مچھلی کے شامی کباب	اور کئی کئی قسم کے کباب
کمزور بیماروں کے لئے	بالائی پڈنگ	پسندے کے کباب	دہی کے کباب	

یہ صرف دو چیزوں کی فہرست ہے

اسی سے کتاب کا اندازہ کرلیجئے۔ چاول سلونے اور میٹھے سویاں کھیر فیرنی۔ سادے اور ترکاری کے سالن مچھلی مرغ جیلی بسکٹ کیک۔ دالیں شوربے۔ حلوے۔ چٹنیاں۔ مربے۔ اچار۔ سموسے۔ بھرے۔ پوری کچوریاں پراٹھے۔ روٹی غرض ہر قسم کے کھانوں کی بڑی بڑی اچھی ترکیبیں ہیں اور ہر چیز کی کئی کئی درجن صحیح ترکیبیں! اس کتاب کا ہر گھرانے میں ہونا ضروریات میں سے ہے ہندوستان بھر میں اس کی دھوم مچ گئی بہت سی عورتیں اس کتاب کی بدولت عمدہ عمدہ ذائقہ دار کھانے پکانے لگیں۔ لڑکیوں کو یہ کتاب اشد ضروری سمجھ کر جہیز میں دیجاتی ہے سینکڑوں خواتین نے اس کی تعریف میں خطوط بھیجے ہیں اور کتنے ہی مردوں نے اس کتاب کی اشاعت پر مؤلف و پبلشر کا شکریہ ادا کیا ہے۔ اس کی مقبولیت کا اندازہ اس سے کرلیجئے کہ چند ہی سال میں ہاتھوں ہاتھ ۸ ایڈیشن نکل گئے۔ قیمت دو روپے مجلد سوا دو روپے۔ حصہ دوم مشرقی مغربی کھانے عہ/ مجلد عہ/

عِصمتی ہنڈکلیا

یہ کتاب بہنوں کے [illegible] شادی سے قبل کے کھیل میں ماہر ہوجائیں اور ایک کنواری بچی کو جو کچھ جاننا ہو پورا اس سے واقف ہوجائے سوا سو کھانوں کی صحیح صحیح ترکیبیں ہی کے مطلب کی درج کی گئی ہیں پھر خوبی یہ کہ کھانے پکانے نہایت مفید مضامین اور کارآمد ہدایتیں بھی ہیں قیمت [illegible]

ناشتہ

دوپہر اور رات کے کھانے [illegible] اور تیسرے پہر کیا کیا ناشتہ [illegible] اس موضوع پر قابل قدر کتاب جس میں چاء۔ کوکو۔ لسی۔ فالودہ۔ آئس کریم۔ بسکٹ۔ کیک۔ توسٹ۔ [illegible] وغیرہ نیز ہندوستان کے ہر صوبے اور ہر حصے [illegible] قسم کے ناشتوں کی کئی کئی ترکیبیں ہیں گویا اس کتاب میں جس حصہ ملک کا مہمان ہمارے ہاں آجائے [illegible] مطلب کی چیز ہم پیش کرسکتے ہیں۔ قیمت

بچوں کے کھانے

ننھے بچوں کو صحت سے کیسی غذا دینی چاہئے۔ کون سے کھانے مفید ہیں اور وہ کیسے تیار ہوتے ہیں۔ اس موضوع پر بے نظیر کتاب جس کے صحت بخش اور مفید کھانوں کی کئی درجن تجربہ کی ہوئی ترکیبوں کے علاوہ کئی نہایت کارآمد مضامین بھی [illegible] کے قابل ڈاکٹروں اور تجربہ کاروں کے لکھے ہوئے ہیں

بیماروں کے کھانے

بیماروں [illegible] کھانے [illegible] ہیں اس میں صرف انہی کی ترکیبیں ہیں اور کئی قابل تجربہ کار ڈاکٹروں نے اس کی تیاری میں حصہ لیا ہے۔ تمام ترکیبیں [illegible] کی ہوئی ہیں۔ مضامین بھی بے انتہا مفید و قابل قدر ہیں ہر گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت

مذاقیہ کھانے

دولہا بھائی۔ نندوئی سے بہت مہذب مذاق کرنے کے لئے نہایت دلچسپ کتاب جس کی ہر ترکیب صحیح ہے بیہودہ عامیانہ مذاق کی جگہ اس کتاب سے شائستہ مذاق کرو۔ اور اس ہنسنے ہنسانے والی کتاب سے زندہ دلی کا ثبوت دو۔ لڑکیوں کی شادی کے وقت دولہا بھائی کی تواضع کے لئے لڑکیاں یہ کتاب شوق سے منگاتی ہیں۔ قیمت [illegible]

عِصمتی دسترخوان حصہ دوم
مشرقی مغربی کھانے

باعتبار مضامین پہلے حصہ پر بھی فوقیت رکھتا ہے تقریباً ۱۰۰ صفحوں کے نہایت ہی کارآمد اور قابل قدر مضامین ہیں۔ چند عنوانات یہ ہیں۔ ہماری خوراک اور غذا کے متعلق تحقیقی مضامین۔ کھانے کے اصول۔ کھانے کی حفاظت۔ جرمنی باورچی خانہ۔ جاپانی باورچی خانہ۔ کچی سبزی۔ ترکاریوں کے خواص۔ کھانے کا کم اناج کا صندوق ایرانی دعوت وغیرہ وغیرہ۔ ترکیبیں سب نئی اور آزمودہ ہیں اور ایک ایک کی متعدد ترکیبیں۔ عربی۔ ایرانی۔ ترکی۔ جاپانی۔ عراقی۔ روسی۔ اطالوی۔ انگریزی۔ فرانسیسی کھانوں کی اچھی اچھی ترکیبیں ہیں۔ عصمتی دسترخوان بغیر حصہ دوم مکمل نہیں یہ بھی بہت مقبول ہوا ہے۔ قیمت عہ/ مجلد عہ/ عصمتی دسترخوان مکمل یعنی دونوں حصوں کی قیمت للعہ/ مجلد للعہ/

محصول ڈاک بذمہ خریدار **پتہ منیجر عِصمت بُک ڈپو دہلی** محصول ڈاک بذمہ خریدار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بنات ہندوستان کے مختلف بچیوں کا سب سے پُرانا باتصویر رسالہ

محکمات تعلیم۔ مثلاً۔ یو۔ پی
سی۔ پی۔ برار۔ پنجاب۔ بہار دہلی
سرحد کیطرف سے زنانہ مدرسوں
کیلئے سرکاری طور پر منظور ہے

بنات (یعنی بچیاں)

بنات کا سال بھر کا چندہ ۸؍عہ
بذریعہ وی پی صرف ۲؍عہ
غیر ملکوں سے چار شلنگ
مستقل خریداروں کو سالگرہ
نمبر مفت ملتا ہے۔

چودھواں سال | فہرست مضامین بابت ماہ ستمبر ۱۹۴۱ء | جلد ۲۷ نمبر ۶

(باہتمام رازق الخیری پرنٹر پبلشر۔ محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں چھپ کر دفتر عصمت دہلی سے شائع ہوا)



بنات کی مضمون نگار محترمہ بیگم عبدالرحمن خاں بمبئی سے لکھتی ہیں کہ بنات کے کسی پچھلے پرچہ میں ایک ڈراما بعنوان انصاف شائع ہوا ہے۔ لیکن اس کے آخر میں منقول یا ماخوذ کچھ تحریر نہ تھا حالانکہ یہ ڈراما انگریزی کتاب سے اردو میں ترجمہ کیا گیا تھا۔ دوسروں کے مضمون اپنے نام سے شائع کرانا بہت ہی بری بات ہے اور یہ بیہودہ حرکت صرف وہ لڑکیاں کر سکتی ہیں جن میں خاک قابلیت نہ ہو اور جنہیں اپنی بدنامی کا ذرا بھی خیال نہ ہو۔ ہم بنات کی مضمون نگار لڑکیوں کو بار بار اس طرف متوجہ کر چکے ہیں۔ کسی کا مال چپکے سے اپنے قبضہ میں کر لینا چوری ہے مگر کسی اور کا مضمون اپنے نام سے شائع کرانا ڈاکا ہے اور یہ غیر ممکن ہے کہ چوروں اور ڈاکوؤں کا کبھی نہ کبھی پتہ نہ چلے اور جاننے والوں میں بجائے تعریف ہونے کے بدنامی نہ ہو۔ اور انہیں شرمندگی اور ذلت نہ اٹھانی پڑے۔ انگریزی یا کسی اور زبان کا ترجمہ کرنے کے لئے لیاقت کی ضرورت ہے۔ ترجمہ کر کے مصنف یا کتاب کا حوالہ دے دیا جائے تو اس دیانت داری سے علمی قابلیت کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ ہم بیگم عبدالرحمن صاحب کے ممنون ہیں کہ انہوں نے ہمیں اس چوری کے ڈرامہ سے آگاہ کر دیا۔ امید ہے بنات کی مضمون نگار لڑکیاں آیندہ کبھی کسی دوسرے کا مضمون اپنے نام سے نہ بھیجیں گی۔ انہیں چاہیئے کہ خود مضامین لکھیں۔ اور مضمون لکھنے میں بھی کسی کی نقالی نہ کریں۔ اگر کسی اور زبان سے کوئی مضمون ترجمہ کر کے بھیجیں تو مصنف یا کتاب کا حوالہ ضرور دیدیں۔

محترمہ شرف النسا صاحبہ، ڈپٹی سکرٹری ہز ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال لکھتی ہیں "اگست کے بنات میں ہماری باتیں دیکھکر بہت متاثر ہوئی۔ کاغذ کی گرانی واقعی بہت زیادہ ہے۔ میری نظر سے بہت سے رسالے گذرتے ہیں مگر لڑکیوں کیلئے آسان عام فہم یہی رسالہ ہے۔ بنات کی خوبیاں دیکھتے ہوئے میں رائے دیتی ہوں کہ آپ فوراً اس کا چندہ تین روپیہ کر دیں تاکہ یہ مفید رسالہ خطرات سے محفوظ رہے۔ رسالہ کی مدد کے سلسلے میں مجھے بارہ روپیہ کی مندرجہ ذیل کتابیں بھیجدیجے۔"

محترمہ شرف النسا بی بی کی طرح اگر بنات کی تمام خریدار بہنوں کو بنات کی مشکلات کا احساس ہو جائے اور وہ ایک ایک دو دو خریدار اپنے پرچے کو جلد سے جلد دیدیں یا غریب نادار یتیم کم استطاعت لڑکیوں کے نام اپنی طرف سے رسالہ جاری کرا دیں یا معقول رقم کی کتابیں دفتر سے منگائیں تو بنات کی مشکلات بڑی حد تک ختم ہو سکتی ہیں۔

اڈیٹر

آیا آیا ماہِ رمضاں

(۱) رب کا ہوا پھر ہم پر احساں — آگیا دیکھو ماہ رمضاں
ماہِ رمضاں ماہِ رحماں — روزے رکھیں جتنیں مسلماں
رب کا ہوا پھر ہم پر احساں — آیا آیا ماہِ رمضاں

(۲) پھیری والوں کا وہ آنا — پچھلے پہر وہ گانا گانا
نیند سے سب کو آکے جگانا — اُٹھ کر سب کا سحری کھانا
تازہ کرنا دین و ایماں — آیا آیا ماہِ رمضاں

(۳) سُورج چھپتے سب کا آنا — مسجد میں افطاری لانا
بچّوں کا وہ شور مچانا — حصہ لے کر گھر کو جانا
روزہ رکھیں، دل میں ارماں — آیا آیا ماہِ رمضاں

(۴) جاہل مورکھ غافل انساں — زر کا بندہ، بندۂ شیطاں
جس کا نہیں کچھ دین و ایماں — چھوڑا اس نے روزۂ رمضاں
دُور ہوا ہے اس سے رحماں — آیا آیا ماہِ رمضاں

(۵) بھائی! بہنو!! نیکی کر لو — کچھ تو دکھیوں کا دُکھ ہر لو
روزے رکھ لو نمازیں پڑھ لو — اپنے رب سے جنّت لے لو
اس کا یہی ہے عہد و پیماں
آیا آیا ماہِ رمضاں

شجاعت سندیلوی

روزہ

خدا کا حکم ہے کہ ہر سمجھدار ہوشیار تندرست مسلمان مرد اور عورت سال میں ایک مہینے کے روزے رکھے - بہنو ہمارا پاک مذہب بالکل انسانی فطرت کے مطابق ہے انسان کی فطرت یہی چاہتی ہے کہ اگر انسان آرام کرے تو سختیاں بھی جھیلے جتنی محنت کروگی اتنی ہی کھانے کی صحیح خواہش ہوگی اور غذا میں مزا آئیگا - بیکار اور خالی بیٹھے رہنے سے جسم کے تمام کل پرزے خراب ہوجاتے ہیں - کتنے ہی اچھے اچھے کھانے ہمارے سامنے آئیں ان کے کھانے میں کوئی لطف ہی نہ آئیگا جب ہم گیارہ مہینے آرام کرتے ہیں ہر طرح کی چیز کھاتے پیتے ہیں تو ایک مہینے بھوک پیاس کی تکلیف بھی اٹھالیں - انسان سبق لینا چاہے تو روزے سے بہت کچھ لے سکتا ہے - مثلاً دولتمندوں کو غریبوں کی آئے دن کے فاقہ کشی کا پتہ چلتا ہے دن بھر کی بھوک پیاس کے بعد خدا کا سچا شکر نصیب ہوتا ہے پھر دن بھر کے بعد جو غذا ملتی ہے تو بھوک میں اچھی طرح کھائی جاتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی بھوک کسے کہتے ہیں - اس وقت سوکھی روٹی بھی مزیدار معلوم ہوتی ہے خدا کا حکم اور فرض جانکر روزہ رکھو اور کام دھندے سے فارغ ہوکر قرآن شریف پڑھو اللہ کی عبادت کرو - دیکھو تو اس وقت عبادت کرنے اور قرآن شریف پڑھنے میں کیا لطف آتا ہے - دل خوش ہوتا ہے عقل سمجھ درست ہوتی ہے ہر ایک کام کرنے میں دل لگتا ہے - وقت بھی آسانی سے بہت اچھا گزرتا ہے اور ثواب بھی ملتا ہے - اور انسان میں بہت سی اچھی عادتیں پیدا ہوجاتی ہیں - روزے کی حالت میں جھوٹ چوری گالی غصہ سے بچنا چاہیے کسی کو برا بھی نہ کہنا چاہیے کیونکہ ان سب باتوں سے روزہ مکروہ ہوجاتا ہے - سچے دل سے روزہ رکھنے میں خدا خوش ہوتا ہے - تمام بری باتوں سے پرہیز کرنے اور اچھی باتیں اختیار کرنے سے خدا کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے روحانی فائدوں کے علاوہ جسمانی صورت میں بھی انسان کے تمام جسم کی اس مہینے میں کایا پلٹ جاتی ہے سب بیماریاں جاتی رہتی ہیں جسطرح توبہ کرنے سے روح گناہوں سے پاک صاف ہوجاتی ہے اسی طرح ۳۰ روزوں کے بعد بدن کی ساری گندگی جاتی رہتی ہے اکثر بیماریوں میں روزہ اکسیر خیال کیا جاتا ہے حکیم اور ڈاکٹر...

بلند بخت شہزادہ

مدت مدید عرصہ بعید کا ذکر ہے کہ ایک ملک میں نہایت نیک و عقلمند و جلیل القدر اور رعایا پرور بادشاہ حکمرانی کرتا تھا۔ وہ اپنی خداداد عقل و ذہانت کی مدد سے سالہا سال ملک کی خدمت کرتا رہا لیکن جب بڑھاپے نے آگھیرا تو سلطنت کا کام ایک ناقابل برداشت بار معلوم ہونے لگا۔ بہت عرصہ کی سوچ بچار کے بعد دربار میں یہ طے پایا کہ وہ بادشاہت کے بھاری بوجھ کو اپنے کمزور کندھوں سے اُتار کر کسی بیٹے کو سونپ دے اور خود خدا کی عبادت میں مشغول ہو جائے۔ اب بادشاہ کو انتخاب میں دقت پیش آئی تینوں بیٹے اسے یکساں پیارے تھے۔ ان میں سے کسی ایک کو چن لینا انصاف کے نام پر دھبہ لگانا تھا۔

بس ایک دن اس نے تینوں کو اپنے پاس بلایا اور کہا "پیارے بچو! تم جانتے ہو کہ میں اب بوڑھا ہو چکا ہوں اور بحیثیت ایک بادشاہ کے اپنے فرائض سے سبکدوش ہونا چاہتا ہوں تم تینوں میں سے ایک کو بادشاہ بننا ہوگا (کچھ وقفہ بعد) تم تینوں مجھے یکساں پیارے ہو۔ تینوں میری آنکھوں کے تارے ہو۔ میں نہیں جانتا کہ تم میں سے کس کا انتخاب کروں۔ میں تمہارا ایک امتحان یا آزمایش کرنا چاہتا ہوں جو اس آزمایش میں پورا اُترے گا اس کو تخت اور تاج شاہی سونپ دیا جائے گا۔"

"مہربان باپ۔ ہم آپ کے انتخاب کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں گے" تینوں بیٹوں نے یک زبان ہو کر کہا:۔

"اچھا تو تم میں سے جو باریک سے باریک سوئی جس میں موٹے سے موٹا تاگا پرویا جا سکے لا کر دیگا وہی راج پاٹ کا واحد مالک ہوگا۔"

بوڑھے باپ کا حکم سنتے ہی تینوں شہزادے سفر کے لئے روانہ ہو گئے۔ تینوں نے ایک ہی وقت ایک ہی راستہ اختیار کیا۔ یہ راستہ سخت خطرناک تھا کیونکہ تینوں ایک ہی شے کے طلبگار تھے۔ بس ہونا خدا کا کیا ہوا۔ دو بڑے بھائیوں نے چھوٹے بھائی کو جان سے مار ڈالا اور خود آگے بڑھ گئے۔

اسی راستے سے پریوں کی شاہزادی کا گذر ہوا۔ اس نے جب نوجوان شہزادے کو مرے ہوئے



پایا۔ تو اسے اس کی مظلوم حالت پر رحم آگیا۔ اس نے نہایت پھرتی سے شہزادے کے جسم پر ایک دوا چھڑک دی۔ شہزادہ اس کے اثر سے فوراً زندہ ہوگیا۔ وہ اٹھا اور شہزادی سے کہا "میں تمہارا احسان کبھی نہیں بھول سکتا۔ تم نے مجھ کو موت کی گود سے نجات دلائی۔ کیا میں پوچھنے کی ہمت کرسکتا ہوں کہ تم ہو کون؟ میرے لئے یہ امر فخر کا باعث ہوگا اگر مجھ کو بتا دیا جائے کہ میرے محسنِ اعظم کا نام نامی کیا ہے۔

اس نے جواب دیا "میں پریوں کی شہزادی ہوں میں نے تم کو زمین پر بے بس مردہ پایا مجھے تم پر اور تمہاری بے کسی پر رحم آگیا۔ اور اس دوا کے زور سے میں نے تم کو دوبارہ زندہ کیا۔ ہاں تو اب تم بتاؤ۔ تم کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟ کہاں جا رہے ہو؟"

شہزادہ نے جواب دیا "میں بدنصیب ایک بادشاہ کا سب سے چھوٹا لڑکا ہوں۔ میں دنیا میں باریک سے باریک سوئی کی تلاش میں ہوں اس باریک سوئی کے جس میں موٹے سے موٹا تاگا ڈل سکے۔"

یہ تو معمولی سی بات ہے۔ میں تم کو یہ گیند دیتی ہوں۔ اس میں اس قسم کی ایک سوئی ہے اسے سنبھال کر رکھنا اور بادشاہ کی خدمت میں پیش کر دینا۔"

شہزادہ ابھی پری کا شکریہ ادا کرنے بھی نہ پایا تھا کہ وہ جلد نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ شہزادہ سوئی کو پاکر اپنے ملک میں لوٹ آیا۔

کچھ عرصہ کے بعد دوسرے بھی واپس آگئے ان کی سوئیاں دربار شاہی میں پیش کی گئیں اس میں تو کوئی شک نہیں سوئیاں بہت باریک تھیں لیکن جب ان میں تاگا ڈالنے کی کوشش کی گئی تو وہ بے کار ثابت ہوئیں۔ چھوٹے شہزادے کی سوئی بھی پیش ہوئی تو حسب منشا حضور عالی میں پیش کی گئی۔

بادشاہ نے چھوٹے بیٹے کو بہت شاباش دی۔ شاہی تخت و تاج کا وارث اسکو ٹھہرایا لیکن بڑے بھائیوں نے اس انتخاب بہت چوں وچرا کی اور کہا "کہ یہ سوئی معمولی سوئی نہیں۔ یہ جادو کے زور سے پیدا کی گئی ہے اگر جہاں پناہ اس سوئی کی بنا پر چھوٹے بھائی کو تخت و تاج دیں گے تو یہ سخت ناانصافی ہوگی

بادشاہ نے کہا "اگر تمہاری خوشی اسی میں ہے تو میں تمہارا ایک اور امتحان لوں تو وہ یہ ہے کہ

...لائے گا اُسے تخت
...ک بنا دیا جائے گا۔"
بادشاہ کا حکم سنتے ہی تینوں پھر اپنی قسمت
...ے چلے۔ راستہ میں پہلی بار کی طرح بڑے بھائیوں
...چھوٹے کو قتل کر دیا اور خود آگے نکل گئے۔ پریوں
...شہزادی نے اسے پھر زندہ کر دیا وہ کہنے لگی میں
...ہوں کہ تم پھر یہاں کس طرح آئے
...گئے۔ تم یہ اخروٹ اپنے ہمراہ لیجاؤ
...میں ایک کتا بند ہے۔ یہ کتا دنیا بھر میں سب سے
...۔ شہزادہ خوشی خوشی اسے محلات میں
...یا۔ بھائیوں کے آنے پر کتا بادشاہ کو دکھایا
...۔ اس دفعہ پھر بادشاہت کی لاٹری چھوٹے
...ادہ کے نام نکلی۔ بھائیوں نے پہلی بار کی طرح
...بڑبڑانا شروع کیا۔ ان کی استدعا پر بادشاہ نے کہا۔
...بار جو سب سے خوبصورت شہزادی اپنے ہمراہ لائیگا
...میں بادشاہ بنا دوں گا۔"

اس دفعہ بڑے بھائیوں نے چھوٹے بھائی کیساتھ
...کہ اسے سفر پر جانے سے پہلے ہی مار ڈالا جائے لیکن
...دفعہ شہزادی محلات میں آگئی۔ شہزادہ کو پھر زندگی
...ی اور پھر اس سے یوں مخاطب ہوئی "اے حسین و
...شہزادے بتا اس دفعہ تجھ کو کس چیز کی تلاش ہے"

اس نے کہا "اس دفعہ مجھے ایک حسین شہزادی کی جستجو ہے کیا ہی اچھا ہو جو تم ہی میرے ساتھ چلی چلو"۔ پریوں کی شہزادی نے کہا "تمہارے ساتھ چلنے میں مجھے انکار نہیں۔ لیکن ایک شرط پر میں تمہارا ساتھ دونگی وہ یہ ہے۔ کہ جب تم بادشاہ بنو تو مجھے تم اپنی ملکہ بنا لینا"۔ شہزادے نے شہزادی کی درخواست بخوشی مان لی۔

دوسرے شہزادوں کے واپس آنے تک پریوں کی شہزادی غائب رہی لیکن جب وہ اپنی اپنی شہزادیاں لیکر دربار میں حاضر ہوئے تو پریوں کی شہزادی رونق افروز ہوئی گو دوسری دو شہزادیاں بہت حسین تھیں لیکن چھوٹی شہزادی کے مقابلہ میں وہ ہیچ تھیں۔ بادشاہ نے تیسری بار بھی چھوٹے شہزادے کے انتخاب کو پسند کیا۔ جب بادشاہ نے شہزادی سے باتیں کیں تو شہزادی نے بڑے شہزادوں کی مکاری کی داستان بھرے دربار میں سنادی۔ اس داستان کو سنتے ہی بڑے شہزادوں کے سر ندامت کے بوجھ سے جھک گئے۔ بادشاہ کو انپر بہت غصہ آیا اور انکو ملک بدر کر دیا چھوٹا شہزادہ بادشاہ بنا دیا گیا نئے بادشاہ کی شادی انتخاب شدہ شہزادی سے کر دیگئی اور نیا بادشاہ اور ملکہ بہت خوشی سے رہنے سہنے لگے۔

نتائج:- (۱) حسینی بنت ولیا عمل (۲) حسد بغض اور جذبۂ انتقامی انسان کو کہیں کا نہیں رکھتے (۳) جس کو اللہ رکھے اُسکو کون چکھے۔

(فرانسیسی کہانی) نصرت نشاط (بی اے)

دعا

مرے مالک مرے ناشاد دل کو شاد تو کر دے ✤ غلامی سے وطن کو اب مرے آزاد تو کر دے

گھٹا افلاس کی چھائی ہوئی ہے ہند پر میرے ✤ بچائے اس مصیبت سے اسے کون اب سوا تیر

کبھی جو ہند تھا جنت نشاں مشہور عالم میں ✤ ہوا افسوس وہ دوزخ سے بھی بدتر اب عالم

اسے برباد کر ڈالا تعصب نے جہالت نے ✤ بھرے گھر میں لگائی آگ آپس کی عداو

مصیبت پر مصیبت اک نئی ہر روز آتی ہے ✤ مرے ہندوستاں کو پھوٹ یارب کھائے جا

سبق ہم کو پڑھایا تھا ترے مذہب نے یہ آکر ✤ نہیں ہے غیر یاں کوئی رہو آپس میں م

مگر اب ہم اسی کی آڑ لے کر خوب لڑتے ہیں ✤ یونہی پھندے غلامی کے ہمیشہ ہم جکڑتے

بدل دے ذہنیت اب ہند والوں کی خداوندا! ✤ رہیں شیر و شکر کی طرح سب مل کر خداو

کریں دکھ درد خود اپنے سہارا غیر کا چھوڑیں ✤ وطن جنت نشاں جب تک نہ ہو ہرگز نہ دم

شجاعت مشکلیں ساری کریں حل اپنی ہمت سے
بچائیں اپنے ملک و قوم کو ہر ایک آفت سے

شجاعت سندیلوی



آسمانی دلچسپیاں

بناتی بچیوں میں سے ایسی کون سی بچی ہوگی جس نے آسمان نہ دیکھا ہوگا۔ سائنس والے کہتے ہیں کہ آسمان دراصل کوئی چیز نہیں بلکہ ہماری بینائی کی حدِ نظر ہے۔ مگر ہم مسلمانوں کو آسمان کے ہونے پر یقین ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے "ہم نے رونق دی ستاروں سے آسمان کو" آسمان میں اپنی آنکھوں سے بہت سی خوبصورت دیدہ زیب چیزیں نظر آتی ہیں۔ مثلاً

(۱) سورج:۔ آسمان میں جتنی چیزیں روشنی کی نظر آتی ہیں سورج ان سب میں بڑا اور سب سے زیادہ روشن جسم ہے۔ اسکی گولائی زمین سے ایک سو نو (109) گنا زیادہ ہے۔ یہ زمین سے نو کروڑ تیس لاکھ میل کی دوری پر ہے تمام ستارے بلکہ چاند بھی اسی سورج سے روشنی حاصل کرتے ہیں۔

(۲) سیارے:۔ آسمان پر دو قسم کے ستاروں کا وجود مانا گیا ہے۔ ایک وہ جو اپنی جگہ پر قایم رہتے ہیں اور اپنی جگہ سے کسی طرف آتے جاتے نہیں۔ دوسرے وہ جو مقررہ راستوں پر ہمیشہ پھرتے رہتے ہیں۔ گھومنے والے ستارے کو سیارہ اور نہ گھومنے والے کو ستارہ کہتے ہیں۔ ایک اور فرق بھی ان دونوں میں ہے وہ یہ کہ جو ستارے گھومنے والے ہوتے ہیں وہ اپنی روشنی سورج کی چمک سے حاصل کرتے ہیں۔ نہ گھومنے والے ستاروں میں خود اپنی روشنی ہوتی ہے۔ گھومنے والے بڑے بڑے ستارے جو دنیا میں مشہور ہیں وہ یہ ہیں۔

عطارد۔ زہرہ۔ مشتری۔ مریخ۔ زحل وغیرہ۔

(۳) شہابِ ثاقب:۔ بناتی بچیوں نے رات کے وقت یہ دیکھا ہوگا کہ کوئی چیز ستارے کی طرح کی ٹوٹ کر اور لمبی سی روشن لکیر بنا کر نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ ایسے ستاروں کو شہابِ ثاقب یا ٹوٹنے والے ستارے کہتے ہیں۔ جب یہ چھوٹی چھوٹی

چیزیں سورج کے قریب سے گذرتی ہیں۔ تو اس کی تیز روشنی سے ان میں آگ لگ جاتی ہے اور وہ جل کر خاک ہوجاتی ہیں۔ اس طرح ہمارے دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں۔

(۴) کہکشاں:۔ رات کو ہلکی تاریکی میں خوبصورت آسمان پر جو رنگ دار راستہ کنفر نظر آتا ہے اس کو کہکشاں کہتے ہیں۔ یہ راستہ کسی رنگ نہیں بلکہ لاکھوں ننھے منے ستاروں سے جڑ کر بنا ہے۔ یہ تارے اس طرح ملتے ہیں کہ عوام کی نظروں میں ایک دھاری کی شکل ہوجاتی ہے۔ مگر دراصل ہوتے ستارے ہیں۔ بڑی طاقت کی دوربین سے اصلیت معلوم ہوتی ہے۔

مقصدہ خاتون ادیب فاضل صاحبہ

صفحہ ۳۱ کا باقی:۔

تیزاب کیڑے کو حل کر دیتا ہے۔ سب کار جز و چوس لیا جاتا ہے۔ علاوہ پانی و تیز کے پچر کے اندر دندانے سے ہوتے ہیں جو کہ کیڑے باہر نہیں نکلنے دیتے۔ لیکن دندانے ہر ایک پچر پودے میں نہیں ہو

انوری:۔ خوب۔ اللہ میاں نے پودوں کو خوراک حاصل کرنے کا عجیب طریقہ سکھایا ہے۔

میں:۔ ہاں ننھی خدا ہر جاندار کو کسی نہ کسی طرح خوراک پہونچا ہی دیتا ہے۔

نعیم:۔ باجی آپ کہتی تھیں کہ تمہیں امیبا کی بابت کچھ بتاؤں گی۔

ناہید:۔ بھیا امیبا کیا بلا ہوتی ہے۔

میں:۔ امیبا ...

گندے پانی کا چھوٹا سا کیڑا ہوتا ہے۔ جو بغیر خوردبین کے دکھائی نہیں دیتا۔ لیکن اب تو دیر ہوگئی ہے لہذا اس کے حالات پھر کبھی سناؤں گی۔

محمودہ ملک۔ جہلم

کیڑے کھانے والے پودے

رات کا وقت تھا اور ہم سب نماز وغیرہ اور دوسرے ضروری کاموں سے فارغ ہوکر اوپر کی منزل پر چڑھے۔ میں ابھی اپنے بستر پر نیم دراز ہی ہوئی تھی کہ ننھی انوری بھاگی بھاگی میرے پاس آئی۔

انوری:۔ باجی آپ کہتی تھیں نا کہ تمہیں ایسے پودوں کے حالات سناؤں گی جو کہ کیڑے کھاتے ہیں اب سنا دیجئے۔

میں:۔ لیکن انوری اس وقت تو نیند آرہی ہے کل سنا دوں گی۔

انوری:۔ نہیں کل نہیں آج ہی سنا دیں۔ اچھی باجی ہونا۔

سچ کہتی ہوں۔ اس وقت ننھی کا خوشامدانہ لہجہ دیکھ کر مجھے بے اختیار ہنسی آگئی لیکن جب وہ منتیں کرنے لگی تو مجھے ترس آگیا۔

"اچھا آؤ سناؤں" میں نے کہا۔ لیکن شور نہ مچانا۔ اتنے میں نعیم اور ناہید بھی آگئے۔ سب بچے ہمہ تن گوش ہوکر سننے کے لئے تیار ہو گئے۔

"بعض دفعہ پودے بڑے حیرت انگیز کام کرتے ہیں" میں نے کہنا شروع کیا۔ وہ بیج پیدا کرنے کے علاوہ کھاتے پیتے بھی ہیں اور بیجوں کی حفاظت بالکل ماں باپ کی طرح کرتے ہیں۔ بعض پودے تو بڑے عجیب و غریب ہوتے ہیں۔ وہ ظاہر میں تو بڑے بھولے بھالے معصوم و بے ضرر معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن اصل میں چالاک اور شیطان سیرت ہوتے ہیں۔ ایسے پودے دلدلی زمین میں پائے جاتے ہیں۔ کیونکہ ایسی زمین میں پوٹاشس نائٹروجن اور دوسرے نمکوں کی کمی ہوتی ہے اس لئے یہ اس کمی کو کیڑے کھاکر پوری کرتے ہیں۔ ان پودوں کا رنگ نہایت خوشنما اور دلکش ہوتا ہے۔ بعض میں شہد بھی ہوتا ہے بھولے کیڑے رنگت سے خوش ہوکر ان پر آکر بیٹھ جاتے ہیں۔ جب کوئی کیڑا بیٹھ جاتا ہے تو یہ اس کو اس طرح مار لیتے ہیں جیسے کہ

ایک مکڑی جال میں پھنسی ہوئی مکھی کو۔"

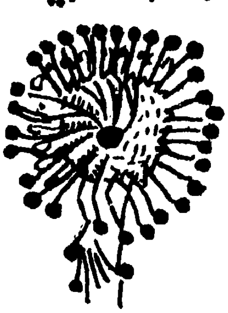
ناہید:- اے ہے۔ باجی پھر تو یہ پودے بڑے ظالم ہوئے۔

نعیم:- باجی کیا ہماری چنبیلی۔ موتیا۔ اور گلاب بھی کیڑے کھاتے ہیں۔

میں:- نہیں نعیم یہ نہیں کھاتے میں نے جیسا کہ بتایا ہے ایسے خاص خاص پودے ہیں۔ اگر تم ایسے ہی مشتاق ہو تو میں تمہیں ایک دو کا حال سناتی ہوں۔

ڈروسیرا یا سن ڈیو:- یہ پودا عام طور پر پایا جاتا ہے۔

یہ بڑا خونی پودا ہے۔ اس کے پتے گول اور چھوٹی ڈنڈی کے ہوتے ہیں۔ پتے کے کنارے پر گول بالوں کی مانند پتلی سی ڈنڈیاں ہوتی ہیں۔ انھیں انگریزی میں Tentacles کہتے ہیں۔ یہ پودا ظاہر میں بالکل معصوم لگتا ہے لیکن جیسا کہ مشہور ہے ظاہری صورت ہمیشہ دھوکہ دے جاتی ہے۔ ان پتلی ڈنڈیوں سے سفید لعاب سا نکلتا رہتا ہے۔ مکھیاں لالچ میں آکر اس کو چوسنے کے لئے پتے پر بیٹھ جاتی ہیں۔ ان کی ٹانگیں اور پر وہیں پھنس جاتے ہیں اور جتنی یہ نکلنے کی کوشش کرتی ہیں۔ ا[تنی] ہی زیادہ مضبوطی سے پھنس جاتی ہیں۔ یہ ڈنڈیاں Tentacles اندر کی طرف جھک جاتی ہیں اور اپنے شکار پر لیس دار لعاب Sticky secretion. لگاتی ہیں۔ جو کہ کیڑے پر تیزاب کا سا کام کرتا ہے۔ اور تمام فائدہ مند اجزا کو حل کر لیتا ہے۔ پتہ بند ہو جاتا ہے۔ جب سب کارآمد چیز چوس لی جاتی ہے تو پتہ کھل جاتا ہے اور بےکار باقی ماندہ سخت چمڑا باہر پھینک دیا جاتا ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ یہ پتہ خود شناخت کر لیتا ہے کہ آیا جو شکار اس پر بیٹھا ہے وہ کھانے کے قابل ہے کہ نہیں مثال کے طور پر اگر تم ایک گوشت کا چھوٹا سا ٹکڑا پتے پر رکھ دو تو وہ ایک دم بند ہو جائے گا۔ اور اس کو ہضم کرلے گا۔ برعکس اس کے اگر تم کوئی کو[ئلہ] رکھ دو تو پتہ ایک دم بند ہو کر کھل جائے گا اور کوئلہ باہر گر جائے گا۔



دوسرا پودا:- ڈائے اونیا یا ونیس فلائی ٹریپ

...بھی کیڑے کھانے والا پودا ہے۔ اس کے پتّے
...ول دائرے کی صورت میں ترتیب دئے ہوئے
ہوتے ہیں۔ پتّے کے کنارے دندانے دار ہوتے
ہیں۔ (ہر ایک پتّے پر چھ ریشے سے ہوتے ہیں)
...یہ ریشے قوت محسوسیات میں بڑے ماہر ہیں
اگر کوئی کیڑا بھولے سے بھی انھیں چھو جائے تو
یہ ایک دم سے پتّے بند کر لیتے ہیں اور کیڑے
...پتّے میں پھنسا لیتے ہیں۔ پتّے کے اندر سرخ
سرخ پوٹلیاں ہوتی ہیں
جن میں سے کہ گیسٹرک جوس نکلتا ہے۔ جب
کیڑا پتّے میں بند کر لیا جاتا ہے تو یہ گلینڈز اپنے
اندر سے گیسٹرک جوس نکال کر اس پر ڈال
دیتی ہیں جس سے کہ کیڑا ایک دم حل ہو جاتا ہے
کارآمد چیز و
کھا کر باقی کا
حصہ باہر
پھینک دیا
جاتا ہے۔



تیسرا پودا:۔ پچر پلانٹ کہلاتا ہے۔

یہ پتّہ سے بنتا ہے۔ یعنی کہ اسے انگریزی میں
کہتے ہیں۔ اس کا رنگ
نہایت خوبصورت ہوتا ہے۔ جب پتّہ بڑی
عمر کا ہوتا ہے تو ڈھکن جو کہ اس کے کھوکھلے
منہ پر ہوتا ہے خود بخود کھل جاتا ہے۔ کیڑا
اس کے رنگ کو دیکھ کر خوش ہو کر اس کے
ڈھکن پر بیٹھ جاتا ہے۔ ڈھکن اس کے بوجھ
سے خود بخود نیچے جھک جاتا ہے اور کیڑا
قسمت کا مارا اندر گر جاتا ہے۔ اندر کی سطح
بڑی پھسلنے والی ہوتی ہے۔ جوں جوں یہ
اوپر آنے کی کوشش کرتا ہے اور زیادہ
نیچے گرتا ہے۔ آخر خوف کی وجہ سے یہ اپنا
رخ بدل دیتا ہے اور نیچے کی طرف چلا جاتا ہے
تہ میں پانی اور قدرے تیزاب ہوتا ہے۔



دسپیڈا پچر کا پتّہ

(باقی مضمون صفحہ ۱۰ پر دیکھئے)

جو اماں میں چڑیا ہوتا

جو اماں میں چڑیا ہوتا
اونچا اونچا اڑ کر جاتا
توڑ کے تارے گھر لے آتا
ان سب کو پھر چھت میں لگاتا
جو اماں میں چڑیا ہوتا

جو اماں میں چڑیا ہوتا
اونچا اونچا اڑ کر جاتا
چاند کی بڑھیا دیکھ کے آتا
تجھ کو سارا بھید بتاتا
جو اماں میں چڑیا ہوتا

جو اماں میں چڑیا ہوتا
اونچا اونچا اڑ کر جاتا
بادل سے پانی برساتا
ٹہنی ٹہنی پھول کھلاتا
جو اماں میں چڑیا ہوتا

جو اماں میں چڑیا ہوتا
اونچا اونچا اڑ کر جاتا
چیلوں سے اک جنگ مچاتا
سب کو پل میں مار گراتا

(از) نیر عظیم

چیچک کا ٹیکہ

میں آج اپنی بناتی بہنوں کو چیچک کے ٹیکہ کے موجد ایڈورڈ جینر کے مختصر حالات بتانا چاہتی ہوں۔

چیچک کے ٹیکہ کی دریافت سے پہلے یہ مرض دنیا میں سب سے مہلک سمجھا جاتا تھا تقریباً تین سو سال پہلے ولایت میں ہر شخص چیچک میں مبتلا ہوتا تھا اور یہ مرض تمام عمر کے لئے چہرے پر اپنے نشانات چھوڑ جاتا۔ اس زمانے میں جس کسی عورت کے چہرے پر چیچک کے داغ نہ ہوتے وہ خوبصورت تصوّر کی جاتی تھی۔

۱۷۴۹ء میں ایک شخص ایڈورڈ جینر نامی پیدا ہوا۔ اُس نے اِس مرض کے پھیلنے کا سدباب کیا۔ ایڈورڈ جینر کی جس دیہات میں رہائش تھی وہاں اس نے یہ محسوس کیا کہ قرب وجوار میں اکثر گوالنیں اس مرض کی آسانی سے شکار ہو جاتی ہیں۔ تو اس نے گائے کی پاڑی کے دودھ کو انسان کے بازوؤں پر ایک خاص طریقہ سے کُرید کر لگانا اور آزمانا شروع کیا جس سے اُس کو معلوم ہوا کہ اس ٹیکہ کا خفیف سا درد اور ورم کی تکلیف چیچک کی تکلیف اور داغوں سے بدرجہا بہتر ہے اور اس نے اپنے سولہ سال کے طویل تجربہ کے بعد یہ ٹیکہ ایک چھوٹے سے لڑکے کے لگایا جس کے اثر سے اس کو چیچک نہ نکلی۔ پھر اس نے غربا کے اور خود اپنے لڑکے کے یہ ٹیکہ لگایا۔ جو نہایت کامیاب رہا۔ اگر ایڈورڈ جینر اپنی اس دریافت کو کسی پر ظاہر نہ کرتا اور اس کو ایک راز کی طرح چھپائے رہتا تو دوسروں کی طرح بہت دولت حاصل کر سکتا تھا۔ لیکن اس کے بجائے اس نے نہ صرف دریافت کو ہر ایک پر ظاہر کیا بلکہ ان تمام سوالوں کے جواب میں جو دنیا کے مختلف حصّوں سے اس کے متعلق کئے جاتے تھے اپنا بہت سا وقت اور روپیہ صرف کیا۔ اس کے باوجود بہت سارے لوگ (باقی صفحہ ۲۱ پر دیکھئے)

چور

رات کے بارہ بجے تھے۔ میں اپنے کمرے میں بیٹھی ایک رسالہ پڑھ رہی تھی منجھلی آپا جان میرے قریب ہی چارپائی پر سو رہی تھیں۔ سب گھر والے میٹھی نیند کے مزے لے رہے تھے۔ یکایک منجھلی آپا جان کروٹ بدلتے ہوئے بولیں "چور بہن چور" میں گھبرا گئی۔ رسالہ دور پھینکا اور ان کے پلنگ پر لیٹتے ہوئے میں نے پوچھا "خواب تو نہیں دیکھا آپ نے" منجھلی آپا نے کہا "حقیقت میں چور آیا ہے تم دیکھو" میں نے ہنس کر کہا "چور کہاں سے آیا بہن آپ ضرور خواب دیکھ رہی ہوں گی" انھوں نے جواب دیا "خدا کی قسم بہن چور آیا ہے ارے کیا تم اندھی ہو گئیں دیکھو اس کا قد کتنا لانبا ہے" ان کے سراسیمگی کے انداز نے مجھے بھی گھبرا دیا اور میں نے خوفزدہ انداز میں کہا "للہ بہن ایسا نہ فرمائیے میرا دل ڈرنے لگا ہے کہیں سچ مچ چور نہ آجائے" منجھلی آپا نے جمائی لیتے ہوئے کہا "افوہ

اس کے ہاتھ میں پستول ہے میرے اللہ
یہ اب ہم پر فائر کرے گا" مجھے بے ساختہ
آگئی میں نے سوال کیا "آپ جاگ رہی
"ہاں" وہ بولیں "میں جاگ رہی ہوں"
آنکھیں بند کئے لیٹی تھیں پھر انھیں کیسے
ہوا کہ چور کے ہاتھ میں پستول ہے اور
قد لانبا ہے ضرور انھوں نے خواب دیکھا
منجھلی آپا جان نے ایک ہلکی سی چیخ کے
کہا "اختر اختر وہ جھانک رہا ہے" میں پر
ہو گئی اور ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پو
"کہاں سے جھانک رہا ہے بہن" منجھلی آ
کہا "اب کیا کریں گے ہم خدایا رحم کر اپنے
سے اس موذی چور کو بھگا دے۔ اللہ
دونوں اکیلی ہیں۔ پھر کھڑکی کی طرف دیکھ
دل مضبوط کر کے کہا "جناب چور صاحب
بھاگ جائیے ورنہ ..... ورنہ ---
ہی ان کی گھگی بندھ گئی۔ مجھے ان کی اس
حرکت پر بے اختیار ہنسی آگئی۔ یکایک۔

خیال ہوا کہ اکثر لوگوں کے خواب صحیح ہوتے ہیں شاید ان کا بھی خواب سچا ہو۔ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کوئی پیچھے سے کھڑکی دھکیل رہا ہے۔ میں نے پلٹ کر دیکھا۔ اُف وہ اس پر تو جناب چور صاحب تشریف رکھتے ہیں لیکن کتنا نورانی چہرہ ہے اس کا۔ ارے ہمارے استاد بالکل ایسے ہی ہیں۔۔۔ اے اللہ اس بے چارے چور کو اس وقت ہی آنا فرض تھا۔ اس نے اتنا خیال بھی نہ کیا کہ اگر کوئی مجھے دھکیل دے گا تو میں فوراً مر جاؤں گا۔ کیونکہ یہ کھڑکی جس پر چور صاحب تشریف فرما تھے سڑک پر کھلتی تھی اور سڑک سے تقریباً ۳۰ فٹ بلند تھی۔ بہرحال اب مجھے کیا کرنا چاہئے۔ اگر میں نے ذرا بھی شور مچایا تو پھر ہم دونوں کی خیر نہیں۔ معاً ایک تدبیر میرے ذہن میں آئی کہ اگر میں اسے سلام کر لوں تو شائد یہ ہم پر رحم کرے اور چلا جائے۔

میں فوراً کھڑی ہو گئی اور نہایت ادب سے بوڑھے چور کو سلام کیا۔

بوڑھا مسکرایا اور ساتھ ہی کھڑکی سے کود کر اندر آگیا اور منجھلی آپا جان کے پلنگ پر بیٹھ گیا۔ ان کی چیخ نکل گئی اور کہا "ادئی ستیاناس ہو تیرا موئے جانا بھی ہے یہاں سے یا۔۔۔" ہی ہی ہی" وہ ہنسنے لگا اس پر میری منجھلی بہن کو بے انتہا غصہ آگیا وہ جھپٹیں اور اس بوڑھے کی ڈاڑھی کو پکڑ لیا میں نے بھی ان کی مدد کی" اوہ۔۔۔۔۔۔ میں ۔۔۔ مرا۔۔۔۔ بوڑھا چور بولا۔

ہماری حیرت کی انتہا نہ تھی جب ہم نے دیکھا کہ اس کے ایک بڑی چوٹی ہے" ارے یہ کیا" ہمارے منہ سے نکلا۔۔۔ آہاہا۔۔ یہ تو ہماری بڑی آپا جان تھیں۔

سیّدہ اختر جہاں بیگم ناز

ڈاکٹر ٹیگور

افسوس چند سال کے اندر ہمارے ملک کے بہت سے نامور، باکمال اور بےمثل انسان ہم سے جدا ہو گئے۔ ڈاکٹر اقبال۔ منشی پریم چند۔ علامہ راشد الخیری۔ مولوی ممتاز علی۔ ڈاکٹر انصاری اور سر شاہ سلیمان جیسے ممتاز، خادم قوم و ملک، مخلص اور قابل لوگ جن کی زندگی ہمارے لئے ایک گراں بہا نعمت تھی، ایک ایک کر کے رخصت ہو چکے ہیں اور ان کی موت ایسا نقصان ہے جس کی کوئی تلافی نہیں ہو سکتی مادر ہند کے دل پہ اپنے ان سپوتوں کا غم تازہ ہی تھا کہ اس کے دل پر ایک اور داغ لگا۔ ۷۔ اگست ۱۹۴۱ء کو یہ خبر آناً فاناً تمام دنیا میں پھیل گئی کہ ہندوستان کے مایۂ ناز شاعر ڈاکٹر ٹیگور اس جہان فانی سے رحلت کر گئے۔ نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام دنیا میں ان کی موت پر انتہائی رنج و غم محسوس کیا جا رہا ہے، کیونکہ وہ اپنی مشہور و معروف تصانیف اور اپنی بےمثل شخصیت کی وجہ سے تمام دنیا میں مشہور اور ہر دل عزیز تھے۔

ڈاکٹر ٹیگور بنگال کے باشندے ت
وہ ۱۸۶۱ء میں کلکتہ میں پیدا ہوئے۔ چھو
سی عمر میں ان کے والدین نے انھیں اسکو
میں داخل کر دیا تھا۔ مگر اسکول کی باقاعد
اور جبریہ پڑھائی میں ان کا دل نہ لگا۔ ان
طبیعت اس سے میل نہ کھاتی تھی۔ وہ تو
میں کسی اور ہی کام کے لئے پیدا ہوئے
نو دس سال ہی کی عمر سے انھوں نے شعر
شروع کر دئے تھے اور بیس سال کی عمر
تو وہ تمام ملک میں ایک مشہور شاعر کی حیثی
سے مشہور ہو چکے تھے۔ وہ چودہ ہی سا
کے تھے کہ ان کی ماں کا انتقال ہو گیا۔ ۱
کی عمر میں وہ اپنے بڑے بھائی کے ہمراہ پہل
یورپ گئے اور وہاں لندن یونیورسٹی م
تعلیم پانے لگے۔ یورپ سے واپس آنے
بعد ۲۳ برس کی عمر میں ان کی شادی ہو
اور یکے بعد دیگرے تین بچے ایک لڑک

دو لڑکے پیدا ہوئے جن میں سے دو بچے تو فوت ہو گئے صرف ایک لڑکا زندہ رہا۔ کچھ مدت بعد وہ دوبارہ یورپ گئے اور وہاں بہت سے ملکوں کا دورہ کیا۔ وہاں کے کسانوں مزدوروں اور عوام سے ملے اور ان سے متاثر ہو کر چند چھوٹی چھوٹی نظمیں اور اپنے اس سفر کی ڈائری لکھی۔ یورپ سے واپس آکر بنگلہ زبان میں ایک رسالہ سادھن نامی جاری کیا۔ ۱۹۰۱ء یعنی ۴۰ سال کی عمر میں انھوں نے شانتی نکتین کے نام سے ایک اسکول کھولا جو اب وشوا بھارتی کہلاتا ہے۔ اس اسکول کو جاری رکھنے میں ٹیگور کو بہت سی مالی مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن ہمت اور استقلال سے انسان ہر مشکل پر غالب آسکتا ہے۔ انھوں نے اپنی جائداد بیچی، بیوی کے زیور فروخت کئے اور اسکول کا کام نہ رکنے دیا۔ چنانچہ وہ اسکول اب تک بڑی کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔ تمام دنیا میں اس کی شہرت ہے اور شانتی نکتین مشرق کی بہترین یونیورسٹی سمجھی جاتی ہے۔ اس میں سے ہر سال سیکڑوں لڑکے لڑکیاں تعلیم پا کر نکلتے ہیں۔

۱۹۱۳ء میں ٹیگور تیسری بار یورپ اور وہاں سے امریکہ گئے۔ اب ان کی شہرت ہندوستان، یورپ، امریکہ بلکہ تمام دنیا میں پھیل گئی۔ ان کی تصانیف ہر ملک میں مقبول تھیں۔ اسی سال انھیں اپنی مشہور و معروف کتاب گیتانجلی پر (جو ان کے لکھے ہوئے گیتوں کا مجموعہ ہے) نوبل پرائز ملا۔ یہ انعام ہر سال دنیا کے بہترین ادبی کارنامے پر سویڈن کی ایک انجمن دیتی ہے۔ اس کے بعد ہی انھیں "سر" کا خطاب بھی ملا۔ مگر ۱۹۱۹ء میں جلیانوالہ باغ کے واقعہ کے بعد (جس میں سینکڑوں ہندوستانیوں کو بڑی بے دردی کے ساتھ موت کے گھاٹ اتار دیا گیا تھا) انھوں نے یہ خطاب گورنمنٹ کو واپس کر دیا۔

ٹیگور نے کئی بار دنیا کا سفر کیا۔ لیکن ان کا مستقل قیام شانتی نکتین ہی میں رہا۔ جہاں وہ اپنے ادبی اور تعلیمی کاموں میں مشغول رہتے تھے۔ ۱۹۳۱ء میں انھوں نے دیہات سدھار کی ایک تحریک شری نکتین کے

ڈاکٹر ٹیگور

افسوس چند سال کے اندر ہمارے ملک کے بہت سے نامور، باکمال اور بے مثل انسان ہم سے جدا ہو گئے۔ ڈاکٹر اقبال۔ منشی پریم چند۔ علامہ راشد الخیری۔ مولوی ممتاز علی۔ ڈاکٹر انصاری اور سر شاہ سلیمان جیسے ممتاز، خادم قوم وملک، مخلص اور قابل لوگ جن کی زندگی ہمارے لئے ایک گراں بہا نعمت تھی، ایک ایک کر کے رخصت ہو چکے ہیں اور ان کی موت ایسا نقصان ہے جس کی کوئی تلافی نہیں ہو سکتی مادر ہند کے دل پر اپنے ان سپوتوں کا غم تازہ ہی تھا کہ اس کے دل پر ایک اور داغ لگا۔ ۷۔ اگست ۱۹۴۱ء کو یہ خبر آناً فاناً تمام دنیا میں پھیل گئی کہ ہندوستان کے مایۂ ناز شاعر ڈاکٹر ٹیگور اس جہان فانی سے رحلت کر گئے۔ نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام دنیا میں ان کی موت پر انتہائی رنج وغم محسوس کیا جا رہا ہے، کیونکہ وہ اپنی مشہور و معروف تصانیف اور اپنی بے مثل شخصیت کی وجہ سے تمام دنیا میں مشہور اور ہر دل عزیز تھے۔

ڈاکٹر ٹیگور بنگال کے باشندے تھے، وہ ۱۸۶۱ء میں کلکتہ میں پیدا ہوئے۔ چھوٹی سی عمر میں ان کے والدین نے انھیں اسکول میں داخل کر دیا تھا۔ مگر اسکول کی باقاعدہ اور جبریہ پڑھائی میں ان کا دل نہ لگا۔ ان کی طبیعت اس سے میل نہ کھاتی تھی۔ وہ تو دنیا میں کسی اور ہی کام کے لئے پیدا ہوئے تھے تو دس سال ہی کی عمر سے انھوں نے شعر کہنے شروع کر دئے تھے اور بیس سال کی عمر میں تو وہ تمام ملک میں ایک مشہور شاعر کی حیثیت سے مشہور ہو چکے تھے۔ وہ چودہ ہی سال کے تھے کہ ان کی ماں کا انتقال ہو گیا۔ اسی کی عمر میں وہ اپنے بڑے بھائی کے ہمراہ پہلی یورپ گئے اور وہاں لندن یونیورسٹی میں تعلیم پانے لگے۔ یورپ سے واپس آنے بعد ۲۳ برس کی عمر میں ان کی شادی ہو گئی اور یکے بعد دیگرے تین بچے ایک لڑکی

ڑکے پیدا ہوئے جن میں سے دو بچے تو
ت ہوگئے صرف ایک لڑکا زندہ رہا۔ کچھ
ت بعد وہ دوبارہ یورپ گئے اور وہاں
ت سے ملکوں کا دورہ کیا۔ وہاں کے
سانوں مزدوروں اور عوام سے ملے اور
ن سے متاثر ہوکر چند چھوٹی چھوٹی نظمیں اور
پنے اس سفر کی ڈائری لکھی۔ یورپ سے
اپس آکر بنگلہ زبان میں ایک رسالہ سادھن
می جاری کیا۔ ۱۹۰۱ء یعنی ۴۰ سال کی عمر
یں انھوں نے شانتی نکتین کے نام سے
یک اسکول کھولا جواب وشوا بھارتی کہلاتا
ہے۔ اس اسکول کو جاری رکھنے میں ٹیگور
و بہت سی مالی مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا
رنا پڑا لیکن ہمت اور استقلال سے انسان
ہر مشکل پر غالب آسکتا ہے۔ انھوں نے اپنی
یا مداد دیکھی، بیوی کے زیور فروخت گئے اور
سکول کا کام نہ رکنے دیا۔ چنانچہ وہ اسکول
ب تک بڑی کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔
مام دنیا میں اس کی شہرت ہے اور شانتی
کتین مشرق کی بہترین یونیورسٹی سمجھی جاتی ہے۔
اس میں سے ہر سال پچاسیوں لڑکے لڑکیاں
تعلیم پاکر نکلتے ہیں۔

۱۹۱۳ء میں ٹیگور تیسری بار یورپ اور وہاں سے امریکہ گئے۔ اب ان کی شہرت ہندوستان، یورپ، امریکہ بلکہ تمام دنیا میں پھیل گئی۔ ان کی تصانیف ہر ملک میں مقبول تھیں۔ اسی سال انھیں اپنی مشہور و معروف کتاب گیتانجلی پر (جوان کے لکھے ہوئے گیتوں کا مجموعہ ہے) نوبل پرائز ملا۔ یہ انعام ہر سال دنیا کے بہترین ادبی کارنامے پر سویڈن کی ایک انجمن دیتی ہے۔ اس کے بعد ہی انھیں "سر" کا خطاب بھی ملا۔ مگر ۱۹۱۹ء میں جلیانوالہ باغ کے واقعہ کے بعد (جس میں سینکڑوں ہندوستانیوں کو بڑی بے دردی کے ساتھ موت کے گھاٹ اتار دیا گیا تھا) انھوں نے یہ خطاب گورنمنٹ کو واپس کر دیا۔

ٹیگور نے کئی بار دنیا کا سفر کیا۔ لیکن ان کا مستقل قیام شانتی نکیتن ہی میں رہا۔ جہاں وہ اپنے ادبی اور تعلیمی کاموں میں مشغول رہتے تھے۔ ۱۹۳۱ء میں انھوں نے دیہات سدھار کی ایک تحریک شری نکیتن کے

مقام پر شروع کی۔

اسی سال یعنی ۱۹۴۱ء میں مئی کے مہینے میں ان کی اسی سالہ سالگرہ ہندوستان میں بڑی دھوم دھام سے منائی گئی تھی۔

ان کی صحت کئی سال سے خراب رہتی تھی۔ تین چار ہفتے بہت زیادہ بیمار رہے۔ علاج کے لئے کلکتہ لایا گیا جہاں ان کا آپریشن بھی کیا گیا۔ لیکن موت کے بے رحم ہاتھوں سے بھی کسی کو نجات ملی ہے؟ ۷۔ اگست ۱۹۴۱ء کو ان کا انتقال ہوگیا۔ ٹیگور مر گئے لیکن ان کی تصانیف اور ان کے کارنامے ایسے ہیں جو ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ انسان مرجاتا ہے لیکن جو کام اس نے اپنی زندگی میں کیا ہے وہ باقی رہ جاتا ہے۔ ٹیگور کے "کام" بہت دیرپا ہیں اور وہ ٹیگور کو ہمیشہ زندہ رکھیں گے۔

ٹیگور کے کارناموں کے مفصل بیان کے لئے تو ایک دفتر کی ضرورت ہے۔ اس چھوٹے سے مضمون میں اتنی گنجائش کہاں؟ میں صرف چند لفظوں میں یہ بتاؤں گی کہ ٹیگور کی ذات کئی حیثیتوں سے ہندوستان بلکہ تمام دنیا کے لئے بڑی اہمیت رکھتی تھی۔

(۱) وہ بہت بڑے شاعر اور ادیب تھے
(۲) قوم کی آزادی کی بہت بڑی کوشش ک
(۳) تعلیمی اصلاح کی (۴) غریبوں کے ہمدرد تھے۔

(۱) ان کی شاعری ایسی بے مثل چیز جسے تمام دنیا نے مانا۔ بہت چھوٹی سی عمر انھوں نے شعر کہنے شروع کئے اور تھوڑے عرصہ میں تمام دنیا نے ان کی شاعری کا لو مان لیا۔ وہ صرف شاعر ہی نہیں بلکہ بہت بڑے ادیب بھی تھے۔ مختصر افسانے، ناو ڈرامے وغیرہ بھی انھوں نے بہت سے ل ان کی تصانیف کی صحیح تعداد تو معلوم نہیں خیال یہ ہے کہ چھوٹی بڑی تقریباً ڈیڑھ سو کتابیں انھوں نے تحریر کی ہیں۔ وہ بنگلہ ا انگریزی دونوں زبانوں میں لکھتے تھے۔ زبان کی اکثر کتابیں یورپ اور ہندوستا کی سب زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہیں۔ ا میں یوں تو ٹیگور کے اکثر ناولوں اور افسا کے ترجمے ہوئے ہیں مگر سب سے عمدہ تر ان کی مشہور کتاب "گیتان جلی" کا نیاز فتحپوری کیا ہے۔ یہ وہی کتاب ہے جس پر انھیں نوبل

(۲) اگرچہ اپنی شاعرانہ طبیعت کی وجہ سے ٹیگور سیاسی زندگی سے گھبراتے تھے لیکن ان کے دل میں ملک اور قوم کی آزادی کا جذبہ بہت گہرا تھا۔ چنانچہ سر کا خطاب واپس کرنے کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ بہت سے لوگ اس خطاب کو حاصل کرنے کی آرزو میں اپنی پوری زندگی صرف کر دیتے ہیں اور اس شوق میں ہر جائز ناجائز کام کر ڈالتے ہیں۔ مگر انھوں نے اس کو کھوٹے سکے کی طرح واپس کر دیا۔ اس موقع پر انھوں نے وائسرائے کو ایک خط بھی لکھا تھا جو بہت مشہور ہے۔ اس خط میں انھوں نے بڑی سختی سے انگریزوں کے طرز عمل پر نکتہ چینی کی تھی اور ان کی زیادتیاں ایک ایک کر کے گنائی تھیں۔ یوں بھی وہ وقتاً فوقتاً اخباروں میں سیاسی مضامین لکھا کرتے تھے۔ خصوصًا آخری چند سال میں تو وہ بڑی سختی سے برطانوی سلطنت پر نکتہ چینی کرتے رہے۔

(۳) تعلیمی اصلاح کے لئے ٹیگور نے شانتی نکتین میں جو اسکول قائم کیا اس میں اس مقصد کو سامنے رکھا کہ بچوں کی تعلیم آزادی کی فضا میں کی جائے۔ بے جا پابندیاں اور قید میں ان کو جکڑ بند نہ رکھیں۔ اُن کا خیال تھا کہ موسیقی مصوری وغیرہ انسان کے اخلاق کو سدھارنے اور سنوارنے میں بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ اس لئے شانتی نکتین کی تعلیم میں ان چیزوں پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ ٹیگور کی سرپرستی میں موسیقی، مصوری اور ڈراما وغیرہ کو بہت ترقی ہوئی۔ آخر عمر میں انھوں نے خود بھی مصوری شروع کی تھی اور ان کی بنائی ہوئی تصویریں دنیا میں بہت مقبول ہوئیں۔

(۴) غریبوں کے ساتھ ہمدردی کا جذبہ ان کے دل میں بہت گہرا تھا۔ ان کی تمام تصانیف اس جذبہ سے لبریز نظر آتی ہیں۔ دنیا میں کتنے ایسے لوگ ہیں جو غریبوں کی ہمدردی اور محبت کا سچا اور حقیقی جذبہ اپنے دل میں رکھتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ انھوں نے عملی طور پر بھی غریبوں کو ابھارنے ان کی اصلاح کرنے اور ان کے افلاس پستی اور جہالت دور کرنے کے لئے ایک تحریک شروع کی جس کا مرکز شری نکتین تھا اور جو اب تک دیہات سدھار کا کام بہت بڑے پیمانہ پر کر رہی ہے۔

ان کی ایک بڑی خصوصیت یہ تھی کہ انکے

مقام پر شروع کی۔

اسی سال یعنی ۱۹۴۱ء میں مئی کے مہینے میں ان کی اسی سالہ سالگرہ ہندوستان میں بڑی دھوم دھام سے منائی گئی تھی۔

ان کی صحت کئی سال سے خراب رہتی تھی۔ تین چار ہفتے بہت زیادہ بیمار رہے۔ علاج کے لئے کلکتہ لایا گیا جہاں ان کا آپریشن بھی کیا گیا۔ لیکن موت کے بے رحم ہاتھوں سے بھی کسی کو نجات ملی ہے؟ ۷۔ اگست ۱۹۴۱ء کو ان کا انتقال ہوگیا۔ ٹیگور مر گئے لیکن ان کی تصانیف اور ان کے کارنامے ایسے ہیں جو ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ انسان مرجاتا ہے لیکن جو کام اس نے اپنی زندگی میں کیا ہے وہ باقی رہ جاتا ہے۔ ٹیگور کے "کام" بہت دیرپا ہیں اور وہ ٹیگور کو ہمیشہ زندہ رکھیں گے۔

ٹیگور کے کارناموں کے مفصل بیان کے لئے تو ایک دفتر کی ضرورت ہے۔ اس چھوٹے سے مضمون میں اتنی گنجائش کہاں؟ میں صرف چند لفظوں میں یہ بتاؤں گی کہ ٹیگور کی ذات کئی حیثیتوں سے ہندوستان بلکہ تمام دنیا کے لئے بڑی اہمیت رکھتی تھی۔

(۱) وہ بہت بڑے شاعر اور ادیب تھے۔

(۲) قوم کی آزادی کی بہت بڑی کوشش کی۔

(۳) تعلیمی اصلاح کی (۴) غریبوں کے ہمدرد تھے۔

(۱) ان کی شاعری ایسی بے مثل چیز ہے جسے تمام دنیا نے مانا۔ بہت چھوٹی سی عمر سے انھوں نے شعر کہنے شروع کئے اور تھوڑے ہی عرصہ میں تمام دنیا نے ان کی شاعری کا لوہا مان لیا۔ وہ صرف شاعر ہی نہیں بلکہ بہت بڑے ادیب بھی تھے۔ مختصر افسانے، ناول، ڈرامے وغیرہ بھی انھوں نے بہت سے لکھے۔ ان کی تصانیف کی صحیح تعداد تو معلوم نہیں مگر خیال یہ ہے کہ چھوٹی بڑی تقریباً ڈیڑھ سو کتابیں انھوں نے تحریر کی ہیں۔ وہ بنگلہ اور انگریزی دونوں زبانوں میں لکھتے تھے۔ بنگلہ زبان کی اکثر کتابیں یورپ اور ہندوستان کی سب زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہیں۔ اردو میں یوں تو ٹیگور کے اکثر ناولوں اور افسانوں کے ترجمے ہوئے ہیں مگر سب سے عمدہ ترجمہ ان کی مشہور کتاب "گیتانجلی" کا نیاز فتحپوری نے کیا ہے۔ یہ وہی کتاب ہے جس پر انھیں نوبل پرائز ملا تھا

(۲) اگرچہ اپنی شاعرانہ طبیعت کی وجہ سے ٹیگور سیاسی زندگی سے گھبراتے تھے لیکن ان کے دل میں ملک اور قوم کی آزادی کا جذبہ بہت گہرا تھا۔ چنانچہ سر کا خطاب واپس کرنے کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ بہت سے لوگ اس خطاب کو حاصل کرنے کی آرزو میں اپنی پوری زندگی صرف کر دیتے ہیں اور اس شوق میں ہر جائز ناجائز کام کر ڈالتے ہیں۔ مگر انھوں نے اس کو کھوٹے سکّے کی طرح واپس کر دیا۔ اس موقع پر انھوں نے وائسرائے کو ایک خط بھی لکھا تھا جو بہت مشہور ہے۔ اس خط میں انھوں نے بڑی سختی سے انگریزوں کے طرزِ عمل پر نکتہ چینی کی تھی اور ان کی زیادتیاں ایک ایک کر کے گنائی تھیں۔ یوں بھی وہ وقتاً فوقتاً اخباروں میں سیاسی مضامین لکھا کرتے تھے۔ خصوصاً آخری چند سال میں تو وہ بڑی سختی سے برطانوی سلطنت پر نکتہ چینی کرتے رہے۔

(۳) تعلیمی اصلاح کے لئے ٹیگور نے شانتی نکتین میں جو اسکول قائم کیا اس میں اس مقصد کو سامنے رکھا کہ بچّوں کی تعلیم آزادی کی فضا میں کی جائے۔ بے جا پابندیاں اور قید میں ان کو جکڑ بند نہ رکھیں۔ اُن کا خیال تھا کہ موسیقی مصوری وغیرہ انسان کے اخلاق کو سدھارنے اور سنوارنے میں بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ اس لئے شانتی نکتین کی تعلیم میں ان چیزوں پر بہت زور دیا جاتا ہے ٹیگور کی سرپرستی میں موسیقی، مصوری اور ڈراما وغیرہ کو بہت ترقی ہوئی۔ آخر عمر میں انھوں نے خود بھی مصوری شروع کی تھی اور ان کی بنائی ہوئی تصویریں دنیا میں بہت مقبول ہوئیں۔

(۴) غریبوں کے ساتھ ہمدردی کا جذبہ ان کے دل میں بہت گہرا تھا۔ ان کی تمام تصانیف اس جذبہ سے لبریز نظر آتی ہیں۔ دنیا میں کتنے ایسے لوگ ہیں جو غریبوں کی ہمدردی اور محبّت کا سچّا اور حقیقی جذبہ اپنے دل میں رکھتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ انھوں نے عملی طور پر بھی غریبوں کو ابھارنے ان کی اصلاح کرنے اور ان کے افلاس پستی اور جہالت دور کرنے کے لئے ایک تحریک شروع کی جس کا مرکز شری نکتین تھا اور جو اب تک دیہات سدھار کا کام بہت بڑے پیمانہ پر کر رہی ہے۔

ان کی ایک بڑی خصوصیت یہ تھی کہ انکے

...ر چھوٹے اور بڑے
...کے لئے گنجائش موجود تھی۔ تعصب اور تنگ
...نظری سے وہ کوسوں دور تھے جس شخص میں
یہ خوبی موجود ہو اس کی بڑائی کا کیا کہنا۔
...مال دولت، عزت، شہرت، نیک نامی یہ سب
باتیں ایسی ہیں جو بہت سے لوگوں کو حاصل
ہیں۔ لیکن وہ دل جس میں سچا خلوص ہو اور
جس میں سب انسانوں کے لئے جگہ ہو بہت کم
لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ وہ اصلی اور حقیقی معنوں
میں انسان تھے۔ افسوس کہ اتنا اچھا آدمی
اور ایسا بے مثل شاعر، بے نظیر ادیب، قوم و
ملک کا سچا دوست ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گیا۔
ایسے لوگ روز روز نہیں پیدا ہوتے۔ ان کی
موت سے جو جگہ دنیا میں خالی ہو گئی ہے اس کے
پر ہونے کی بظاہر کوئی امید نہیں۔

صالحہ عابد حسین

صفحہ ۱۵ کا باقی:—

...س کے دشمن ہو گئے اور اکثروں نے اس دریافت کو دھوکا سمجھا اور مختلف طریقوں سے اس کا مذاق اڑایا۔ لیکن ان اختلافات کے باوجود جب کئی تجربات کے بعد اس کی دریافت ترقی کرتی گئی تو ایڈورڈ جینر بہت مشہور ہو گیا اور رفتہ رفتہ نپولین اعظم تک اس کی رسائی ہو گئی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایڈورڈ جینر کے دو دوست کسی جرم کی سزا میں فرانس میں قید کر دیے گئے۔ جینر نے ان کی رہائی کے لئے نپولین کو خط لکھا تو نپولین انکار کرنے والا تھا۔ لیکن جب اس کو معلوم ہوا کہ یہ خط اسی ٹیکہ کے موجد کا ہے تو اس نے بے اختیار یہ کہا کہ "ہم اس شخص کے کسی مطالبہ کو پورا کرنے سے انکار نہیں کر سکتے"۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک اس کا کس درجہ شکر گزار تھا۔ کیونکہ اس نے اپنی دریافت سے دنیا کو اس موذی مرض سے بچا لیا۔ تجربہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس ٹیکہ سے ۹۰ فیصدی آدمی اس مرض سے محفوظ رہتے ہیں۔ اس دریافت پر ایڈورڈ جینر کو پارلیمنٹ سے بہت سا روپیہ انعام ملا۔ یہ وہی ٹیکہ ہے جو ہم سب ہر سال یا ہر دوسرے سال اپنے بازو پر لگایا کرتے ہیں:

آمنہ صدیقی حیدرآباد

ربڑ کا بچہ

ایک دن ایک سیٹھ صاحب کی دوکان پر ایک تانگہ آکر رکا جس میں سے ایک مرد اور دو برقع پوش بیبیاں اتریں ان میں سے ایک کی گود میں بچہ تھا جو دوسری کی نسبت عمر میں زیادہ معلوم ہوتی تھی۔ وہ برانڈے میں بچہ کو لے کر ٹہلنے لگی اور وہ دونوں دوکان میں داخل ہوئے۔ دونوں شریف معلوم ہوتے تھے اور قیمتی لباس زیوروں سے آراستہ سیٹھ نے بڑی خاطر سے بٹھایا مزاج پرسی کے بعد پان حاضر کئے اور دوسری بچہ والی کو بھی اندر آنے کی دعوت دی۔ اس نے بچے کی غنودگی کا عذر کرتے ہوئے چند منٹ کی مہلت چاہی اور تھوڑی سی دیر کے بعد وہ بھی ان دونوں کے پاس اندر آگئی۔ اس کے بعد ان سب نے زیورات دیکھنے چاہے چندن ہار۔ کانوں کے بندے اور طلائی کڑے دیکھے۔ دونوں عورتوں نے ان کو بہت پسند کیا لیکن بچہ والی عورت نے اپنے دیور اور چھوٹی بھابی سے کہا کہ یہ چیزیں ہم لوگوں کو تو پسند ہیں مگر نہ معلوم بھابی صاحبہ کو پسند آئیں یا نہ آئیں۔ بہتر ہے کہ انھیں دکھلا لی جائیں سیٹھ صاحب نے مسکرا کر جواب دیا کہ جیسی مرضی۔ غرض بڑی بی معہ بچہ کے دوکان پر رک گئیں اور یہ دونوں مع زیورات کے تانگہ پر سوار ہوکر روانہ ہوگئے۔ اتنے عرصہ میں بڑی بی کا بچہ سو چکا تھا انھوں نے اسے صوفہ پر لٹا دیا اور ریشمی چادر اڑھا دی اور خود چند زیورات نکلوا کر دیکھنے بھالنے لگی۔ اسی عرصہ میں انھیں پیشاب کرنے کی حاجت ہوئی سیٹھ صاحب سے کہا کہ سیٹھ جی میں پیشاب کرنے کی اجازت چاہتی ہوں۔ کسی بچے کو بلا دیجئے تاکہ وہ پاخانہ تک پہونچا دے۔

سیٹھ جی کے سامنے زیورات بکھرے تھے اور خیال تھا کہ اگر انھیں رکھوں تو ان کو واپس آنے پر پھر اتنی ہی زحمت اٹھانی پڑے گی

دل میں ہر قوم، ہر ملک، ہر چھوٹے اور بڑے کے لئے گنجائش موجود تھی۔ تعصب اور تنگ نظری سے وہ کوسوں دور تھے جس شخص میں یہ خوبی موجود ہو اس کی بڑائی کا کیا کہنا۔ مال دولت، عزت، شہرت، نیک نامی یہ سب باتیں ایسی ہیں جو بہت سے لوگوں کو حاصل ہیں۔ لیکن وہ دل جس میں سچا خلوص ہو اور جس میں سب انسانوں کے لئے جگہ ہو بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ وہ اصلی اور حقیقی معنوں میں انسان تھے۔ افسوس کہ اتنا اچھا آدمی اور ایسا بے مثل شاعر، بے نظیر ادیب، قوم و ملک کا سچا دوست ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گیا۔ ایسے لوگ روز روز نہیں پیدا ہوتے۔ ان کی موت سے جو جگہ دنیا میں خالی ہو گئی ہے اس کے پر ہونے کی بظاہر کوئی امید نہیں۔

صالحہ عابد حسین

صفحہ ۱۵ کا باقی:—

اس کے دشمن ہو گئے اور اکثروں نے اس دریافت کو دھوکا سمجھا اور مختلف طریقوں سے اس کا مذاق اڑایا۔ لیکن ان اختلافات کے باوجود جب کئی تجربات کے بعد اس کی دریافت ترقی کرتی گئی تو ایڈورڈ جینر بہت مشہور ہو گیا اور رفتہ رفتہ نپولین اعظم تک اس کی رسائی ہو گئی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایڈورڈ جینر کے دو دوست کسی جرم کی سزا میں فرانس میں قید کر دیے گئے۔ جینر نے ان کی رہائی کے لئے نپولین کو خط لکھا تو نپولین انکار کرنے والا تھا۔ لیکن جب اس کو معلوم ہوا کہ یہ خط اسی ٹیکہ کے موجد کا ہے تو اس نے بے اختیار یہ کہا کہ "ہم اس شخص کے کسی مطالبہ کو پورا کرنے سے انکار نہیں کر سکتے" اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک اس کا کس درجہ شکر گزار تھا۔ کیونکہ اس نے اپنی دریافت سے دنیا کو اس موذی مرض سے بچا لیا۔ تجربہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس ٹیکہ سے ۹۰ فیصدی آدمی اس مرض سے محفوظ رہتے ہیں۔ اس دریافت پر ایڈورڈ جینر کو پارلیمنٹ سے بہت سا روپیہ انعام ملا۔ یہ وہی ٹیکہ ہے جو ہم سب ہر سال یا ہر دوسرے سال اپنے بازو پر لگایا کرتے ہیں۔

آمنہ صدیقی حیدرآباد

ربڑ کا بچّہ

ایک دن ایک سیٹھ صاحب کی ددکان پر ایک تانگہ آکر رکا جس میں سے ایک مرد اور دو برقع پوش بیبیاں اتریں ان میں سے ایک کی گود میں بچّہ تھا جو دوسری کی نسبت عمر میں زیادہ معلوم ہوتی تھی۔ وہ برانڈے میں بچّہ کو لے کر ٹہلنے لگی اور وہ دونوں ددکان میں داخل ہوئے۔ دونوں شریف معلوم ہوتے تھے اور قیمتی لباس زیوروں سے آراستہ سیٹھ نے بڑی خاطر سے بٹھایا مزاج پرسی کے بعد پان حاضر کئے اور دوسری بچّہ والی کو بھی اندر آنے کی دعوت دی۔ اس نے بچّے کی غنودگی کا عذر کرتے ہوئے چند منٹ کی مہلت چاہی اور تھوڑی سی دیر کے بعد وہ بھی ان دونوں کے پاس اندر آگئی۔ اس کے بعد ان سب نے زیورات دیکھے چاہے چندن ہار۔ کانوں کے بندے اور طلائی کڑے دیکھے۔ دونوں عورتوں نے ان کو بہت پسند کیا لیکن بچّہ والی عورت نے اپنے دیور اور چھوٹی بھابی سے کہا کہ یہ چیزیں ہم لوگوں کو تو پسند ہیں مگر نہ معلوم بھابی صاحبہ کو پسند آئیں یا نہ آئیں۔ بہتر ہے کہ انھیں دکھلا لی جائیں سیٹھ صاحب نے مسکرا کر جواب دیا کہ جیسی مرضی۔ غرض بڑی بی معہ بچّہ کے دوکان پر رک گئیں اور یہ دونوں مع زیورات کے تانگہ پر سوار ہوکر روانہ ہوگئے۔ اتنے عرصہ میں بڑی بی کا بچّہ سو چکا تھا انھوں نے اسے صوفہ پر لٹا دیا اور ریشمی چادر اڑھادی اور خود چند زیورات نکلوا کر دیکھنے بھالنے لگی۔ اسی عرصہ میں انھیں پیشاب کرنے کی حاجت ہوئی سیٹھ صاحب سے کہا کہ سیٹھ جی میں پیشاب کرنے کی اجازت چاہتی ہوں۔ کسی بچّے کو بلا دیجئے تاکہ وہ پاخانہ تک پہونچا دے۔

سیٹھ جی کے سامنے زیورات بکھرے تھے اور خیال تھا کہ اگر انھیں رکھوں تو آن کو واپس آنے پر پھر اتنی ہی زحمت اٹھانی پڑے گی

اس واسطے دروازہ پر کھڑے ہو کر بولے کہ وہ سامنے آپ ہی کا گھر ہے۔ دروازہ پر پہونچ کر محمودہ کہہ کر آواز دیجئے اور شوق سے ضروریات سے فارغ ہو کر آئیے۔ اتنا کہہ کر سیٹھ جی دوکان میں آبیٹھے بڑی بی دروازے تک تشریف لے گئیں اور دروازہ بند کر کے چند منٹ وہیں رکی رہیں اس کے بعد پھر نہ معلوم ہو سکا کدھر تشریف لے گئیں۔

سیٹھ جی بہت دیر تک یہ سمجھتے رہے کہ گھر والی ان کی خاطر تواضع کرنے لگی ہے۔ اور اسی سے ان کو دیر ہوئی لیکن تانگہ کا واپس نہ آنا انھیں بار بار کھٹک رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد چپراسی ڈاکخانہ سے ڈاک لے کر آیا۔ آپ نے ایک لفافہ کھولتے ہوئے چپراسی کو حکم دیا کہ ذرا گھر پر جاکر کہو کہ اگر نہانا ہی ختم ہو چکی ہو تو بڑی بی کو رخصت کرو۔ میں یہاں ان کے انتظار میں تمام سامان بکھیرے بیٹھا ہوں۔ چپراسی نے جاکر کہا۔ وہاں سے جواب ملا سیٹھ جی احمق ہوئے ہیں۔ یہاں کوئی نہیں آیا۔ ان سے کہو ڈیڑھ بج چکا ہے اور کھانے پر آپ کا انتظار رہے۔ تھوڑی دیر کے لئے چلے آئیے۔

چپراسی نے آکر جواب دیا تو سیٹھ جی کے پیر تلے سے زمین نکل گئی لیکن اطمینان اس بات کا تھا کہ بچہ سو رہا ہے اسے چھوڑ کر کہاں جا سکتی ہے۔ مگر ایک قسم کی پریشانی بڑھ گئی۔ اٹھ کر دوکان میں ٹہلنے لگے چپراسی نکلی ہوئی چیزوں کو الماری کے اندر رکھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد آپ نے خود بخود کہا جانے کمبخت سب کے سب کہاں چلے گئے بچے کی بھی فکر کسی نے نہیں کی۔ یہ کہہ کر بچے کے سر پر سے چادر ہٹائی اور چیخ مار کر یہ کہتے ہوئے گرے

ہائیں۔۔۔ ربڑ کا بچہ!

سیدہ بیگم۔ فتح پور

لوری

میرا ننھّا، میری جاں ہے ؛ اس کی خوشی کا دل خواہاں ہے
اس پر دھن کیا من قرباں ہے ؛ آ ری نندیا، آ ری نندیا
میرے اس ننّھے کو سُلا جا

نیند اگر ننھّا نہ لے گا ؛ دن بھر چِلّاتا ہی رہے گا
اور مجھے آرام نہ دے گا ؛ آ ری نندیا، آ ری نندیا
میرے اس ننّھے کو سُلا جا

رات کا کتنا وقت ہے گزرا ؛ ہو گا کچھ لمحوں میں سویرا
جاگ رہا ہے میرا بھیّا! ؛ آ ری نندیا، آ ری نندیا
میرے اس ننّھے کو سُلا جا

لال یہ جب تک نہ سو جائے ؛ آنکھ مری لگنے نہ پائے
میرے دل کو کل نہ آئے ؛ آ ری نندیا، آ ری نندیا
میرے اس ننّھے کو سُلا جا

اس کی خاطر دکھ جھیلوں گی ؛ دنیا بھر کی باتیں سنوں گی
لیکن اس کو شاد رکھوں گی ؛ آ ری نندیا، آ ری نندیا
میرے اس ننّھے کو سُلا جا

میرا ننھّا منّا پیارا ؛ دن بھر کا ہے ماندا ہارا
پائے کچھ آرام خدارا ؛ آ ری نندیا، آ ری نندیا
میرے اس ننّھے کو سُلا جا

تیرے آنے سے ہے صحت ؛ تو نہ آئی ، بگڑی طبیعت
آجا ، آجا ، بہر الفت ؛ آری نندیا ، آری نندیا
میرے اس ننھے کو سُلا جا
میں کرتی ہوں تیری منت ؛ تو نہ کئے جا حیلہ ، حجت
پائے ننھا منا راحت ؛ آری نندیا ، آری نندیا
میرے اس ننھے کو سُلا جا
جوہر اپنی لوری گائے ؛ میرے ننھے کو بہلائے
قلب مضطر راحت پائے ؛ آری نندیا ، آری نندیا
میرے اس ننھے کو سُلا جا

جوہر چاندوڑی

مفید معلومات

بھڑ کی کاٹی ہوئی جگہ پر اگر فوراً مٹی کا تیل لگا دیا جائے تو درد بند ہو جاتا ہے۔

اگر کپڑے پر کسی قسم کے خون کا داغ پڑ جائے تو جس جگہ پر داغ پڑے اسے دو تین منٹ تک ٹھنڈے دودھ میں بھگو رکھیں۔ اس کے بعد کپڑے کو گرم دودھ سے دھو ڈالیں۔ دھبہ بالکل مٹ جائے گا۔

دودھ میں لیموں کا عرق ملا کر صبح شام چہرے پر ملنے سے چہرہ خوبصورت اور خوشنما ہو جاتا ہے۔

لہسن کو باریک پیس کر ٹوٹے ہوئے چینی کے برتنوں کے جوڑوں پر لگانے سے برتن جڑ جاتے ہیں۔

سمندر کھار آٹے میں گوندھ کر چوہوں کے بلوں میں رکھ دینے سے چوہے بل چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں۔

ننھی بیگم، شکارپور

شہزادی گل کی تلاش

بہت دنوں کی بات ہے کہ کسی شہر میں ایک شہزادہ رہا کرتا تھا۔ اسے جانوروں کے شکار کا بہت شوق تھا۔ وہ ایک روز اکیلا شکار کھیلنے گیا۔ شکار کھیلتے کھیلتے اسے اپنے راستہ کا مطلق دھیان نہ رہا اور صحیح راستہ سے بھٹک کر دوسری سمت نکل گیا۔ اب اس کا زادراہ بھی ختم ہوچکا تھا اور پیاس کی شدت سے بے چین تھا۔ پانی کی تلاش میں پھرتے پھرتے اسے ایک کنواں نظر آیا، جوں ہی اس میں ڈول ڈالا اندر سے آواز آئی "دھائی شہزادی گل کی یہ مسافر پانی نہ پینے پائے" اب شہزادہ اس سوچ میں پڑ گیا کہ پانی پیئے یا شہزادی گل کی تلاش کرے۔ آخر شہزادہ بغیر پانی پیئے شہزادی گل کی تلاش میں چل پڑا۔ چلتے چلتے اسے راستے میں ایک دریا ملا۔ دل میں ارادہ کیا کہ دریا کا پانی پی کر اپنی پیاس بجھالوں۔ لیکن جیسے ہی پانی پینا چاہا اس میں سے بھی وہی آواز آئی جو کنوئیں سے آئی تھی۔ اب شہزادے نے پانی کا خیال چھوڑ کر ایک بیڑا تیار کیا اور اس پر بیٹھ کر کھینا شروع کیا۔ یکایک اس کی نظر ایک بہت بڑے سانپ پر پڑی جو بیڑے پر چڑھنا چاہتا تھا۔ شہزادے نے اس کو اٹھا کر بیڑے پر بٹھا لیا اور کھینا شروع کیا۔ کھیتے کھیتے جب بیڑا کنارے پر آ لگا تو شہزادے نے سانپ کو وہیں چھوڑا اور خود شہر کا رخ کیا لیکن سانپ نے روک لیا اور کہا کہ میں ایک درندہ ہوں لیکن اس نیکی کا بدلہ دینا چاہتا ہوں۔ تم میری پیٹھ کے چند بال اکھاڑ کر احتیاط سے اپنے پاس رکھ لو اور جب کبھی تمہیں کوئی ضرورت ہو آگ یا سورج کے سامنے اسے دکھانا میں فوراً حاضر ہو جاؤں گا اور جو کچھ خدمت ہوگی فوراً بجالاؤں گا۔ شہزادے نے ڈرتے ڈرتے چند بال اس کی پیٹھ سے اکھاڑ کر اپنے پاس احتیاط سے رکھ لئے۔ اس کے بعد دونوں نے اپنا راستہ لیا شہزادہ بھوک پیاس کی شدت سے بے

بے چین تھا۔ چند ہی قدم چلا ہو گا کہ ایک خیمہ نظر آیا۔ جوں ہی وہاں جا کر ٹھیرا کیا دیکھتا ہے کہ تین شخص آپس میں جھگڑا کر رہے ہیں۔ جب ان تینوں نے شہزادے کو دیکھا تو دوڑے ہوئے آئے اور کہا۔ ہم تینوں آپس میں بھائی بھائی ہیں ہمارے باپ کا انتقال ہو گیا ہے اور یہ چار چیزیں ترکہ میں چھوڑی ہیں۔ ہم میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے حصّہ میں دو چیزیں آئیں۔ اب آپ اتفاق سے تشریف لائے ہیں تو ہمارے درمیان اس کا فیصلہ کر دیجئے۔ ہم لوگ بہت بہت شکر گزار رہوں گے۔

شہزادے نے کہا دیکھو! دو چیزیں چھوٹے بھائی یا بڑے بھائی کو ملنی چاہئیں اور دو چیزیں ایک ایک آدمی کو ملنی چاہئیں۔ یہ فیصلہ سن کر ان لوگوں نے کہا ایسا نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ ان میں سے ہر ایک چیز ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر خوبی رکھتی ہے۔ شہزادے نے کہا یہ تو معمولی معمولی چیزیں ہیں۔ ان میں سے ایک بھائی بولا۔ دیکھیے! جانماز کھڑاؤں۔ تھیلی اور ڈنڈا یہ چار چیزیں ہیں۔ جانماز کی خوبی یہ ہے کہ اس پر نماز پڑھنے کے بعد جو دعا مانگی جائے وہ ضرور قبول ہو گی۔ اور کھڑاؤں کی خوبی یہ ہے کہ اسے پہن کر جہاں جانا چاہے اسے یہ آناً فاناً میں وہاں پہونچا دے گی۔

اور جب روپے کی ضرورت ہو تو تھیلی میں ہاتھ ڈال کر کہے اے موسیٰ پیغمبر کی تھیلی مجھے اتنے روپیہ کی ضرورت ہے فوراً اُتنے روپیہ مل جاویں گے۔ اسی طرح یہ ڈنڈا اس وقت کام دے گا جب چاروں طرف سے دشمنوں نے گھیر لیا ہو، ان سب کے لئے صرف یہ ڈنڈا کافی ہے۔ شہزادے نے کہا تم لوگوں کا فیصلہ بہت پیچیدہ معلوم ہوتا ہے۔ اچھا لو میں ایک تیر پھینکتا ہوں۔ جو شخص تیر اٹھا کر لائے گا اس کو دو چیزیں دی جائیں گی۔ یہ بات سب نے منظور کر لی۔ شہزادے نے تیر پھینکا تینوں بھائی اس کے پیچھے دوڑ پڑے۔ ان کے جانے کے بعد شہزادے نے پہلے پانی پیا پھر وضو کیا اور نماز پڑھ کر دعا مانگی اور جانماز کو تھیلی میں رکھا اور کھڑاؤں پہن ڈنڈا ہاتھ میں لیا۔ اور کہا اے موسیٰ پیغمبر کی کھڑاؤں مجھے شہزادی گل کے شہر میں لے چل۔ اس نے پلک جھپکاتے ہی اس کے شہر میں پہونچا دیا۔ تھوڑی دیر بعد

جب تینوں بھائی تیرے کر دالپس آئے تو وہاں شہزادہ تھا نہ وہ چاروں چیزیں۔ اب سب اپنی اپنی حماقت پر افسوس کرنے لگے کہ اگر ان میں اتفاق ہوتا اور آپس میں فیصلہ کر لیتے تو یہاں تک نوبت نہ پہونچتی۔

شہزادہ جوں ہی شہزادی گل کے شہر میں داخل ہوا ہر سمت سے شہزادی گل کی دُھائی سُنائی دینے لگی۔ شہزادہ بھوک پیاس سے سخت پریشان تھا۔ اس نے غصہ ہو کر ایک شخص سے پوچھا کیا اس شہر میں نو وارد شخص کو کھانا نہیں ملتا؟ اس نے جواب دیا، ہاں ایسا ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ اس شہر میں اسی شخص کو آنے کی اجازت ہے جو شہزادی گل کے ساتھ شادی کرے۔ اور اس کے لئے بادشاہ کی تین شرطیں ہیں۔ پہلی شرط یہ ہے کہ ایک کوٹھری میں ایک کنواں ہے وہ مونگے موتیوں سے بھر جائے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ ایک دریائی گھوڑا بادشاہ کا باغ روزانہ چر جاتا ہے اس کو پکڑ کر اصطبل میں باندھ دے تیسری شرط یہ ہے کہ ایک دریا میں ایک مندر ہے اسے تیر کے ایک نشانے میں گرادے شہزادے نے یہ سُن کر کہا اگر کسی مسافر کو یہ شرطیں نہ معلوم ہوں اور آجائے تو کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا اوّل تو کوئی اس شہر میں آتا ہی نہیں لیکن اتفاق سے اگر کوئی آجاتا ہے تو ایک سپاہی کی بیوی رہتی ہے اس کے پاس چلا جاتا ہے جا کر کچھ آرام ملتا ہے۔ تم بھی وہیں چلے جاؤ۔ یہ سُن کر شہزادہ سپاہی کے گھر آیا اور دروزہ پر آکر کنڈی کھٹکھٹائی اور بسم اللہ کہہ کر تھیلی میں ہاتھ ڈالا اور کہا اے موسیٰ پیغمبر کی تھیلی مجھے سو روپیہ چاہئیں۔ شہزادے کے ہاتھ میں فوراً سو روپے آگئے۔ دروازہ کھلا اور اندر سے ایک ملازمہ نکلی۔ شہزادے نے اس کو روپیہ دیتے ہوئے کہا میں تمہارے سپاہی کے پاس سے آیا ہوں اور یہ روپیہ لایا ہوں اور تھوڑے دن میں تمہارے گھر پہ ٹھیرنا چاہتا ہوں۔ اس نے ٹھیرنے کے لئے کہا اور خود اندر جا کر اس کے لئے کھانا اور پانی لے آئی۔ شہزادے نے خوب پیٹ بھر کر کھایا۔ اور تھوڑی دیر ستانے کے لئے چارپائی پر لیٹ گیا۔ جب نماز کا وقت آیا تو وضو کیا اور جانماز بچھا کر نماز پڑھی۔ اس کے بعد کھڑاؤں

پہن کر کہا
شہزادی گل کے محل میں ... شہزادے
ان کی آڑ میں وہاں ...
... جگہ پہنچا دیا۔ اس وقت
شہزادی گل اپنے محل میں بے خبر سو رہی تھی
اور اس کا کھانا میز پر چنا ہوا تھا۔ شہزادے
نے جب سے اپنا محل چھوڑا تھا اس وقت سے
اسے اچھا کھانا نہیں ملا تھا۔ اس لئے اس نے
فوراً کھانا شروع کر دیا۔ کھانا کھانے کے بعد
کھڑاؤں پہنی اور اس سے سپاہی کے گھر
لے چلنے کو کہا۔ جب وہ سپاہی کے گھر پہونچ
گیا تو شہزادی گل کی آنکھ کھلی اور دیکھا کہ تمام
برتن خالی پڑے ہیں اور سب چیزیں ادھر
ادھر بکھری پڑی ہیں۔ یہ دیکھ کر شہزادی گل
اپنے ملازموں پر سخت ناراض ہوئی اور بولی
میرا کھانا کس نے خراب کیا ہے۔ ملازموں نے
معافی مانگتے ہوئے کہا ہم لوگوں نے آج تک
ایسی غلطی نہیں کی ہماری کیا مجال کہ ایسی
گستاخی کر سکیں۔ شہزادہ دوسرے روز
پھر کھڑاؤں پہن کر گیا۔ اس روز بھی شہزادی
سوئی ہوئی تھی اور اسی طرح کھانا میز پر چنا
ہوا تھا لیکن شہزادے نے کھانا نہیں کھایا

... شہزادے پہنا دی اور
انگوٹھی خود پہن اپنی قیام گاہ پر چلا آیا
جب شہزادی گل کی آنکھ کھلی تو دیکھ
اس کی انگوٹھی غائب ہے اور دو
انگوٹھی انگلی میں موجود ہے۔ یہ دیکھ کر
بہت حیرت ہوئی اور اس نے انگوٹھ
رکھ دی۔ تیسرے روز پھر شہزادہ وقت
پر شہزادی گل کے محل میں گیا اور اپنی
اس کو اڑھا کر اس کی شال خود اوڑھ
آیا۔ جونہی اس کی آنکھ کھلی دیکھا کہ
بدلی ہوئی ہے۔ اب اور بھی اس کی
کی انتہا نہ رہی۔ اس روز اس نے
کر لیا کہ کل ضرور چور کو پکڑے گی۔ چنا
دوسرے روز سوئی نہیں اور جاگ
کے لئے اپنے سر میں کنگھی کرتی رہی۔
میں شہزادہ آ پہونچا۔ اس نے اسے
ہی پوچھا تم میرے محل میں بلا اجازت
طرح داخل ہوئے۔ شہزادے نے
آپ کی تلاش میں بہت پریشان
چکا ہوں اور آپ کے ساتھ شادی
ہوں۔ اس نے کہا جو میرے باپ ک

پوری کرے گا اس سے شادی کروں گی۔ اگر یہ شرطیں نہ پوری ہوئیں تو لوگوں کی عبرت کے لئے تمہیں سولی پر چڑھا دیا جائے گا اور جب تک تم تینوں باتیں پوری نہ کرلو اس وقت تک محل میں داخل ہونے کی اجازت نہیں۔ اس کے بعد شہزادہ گھر واپس آیا۔ دوسرے روز صبح منہ اندھیرے بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوکر نقارہ پر چوب لگائی۔ بادشاہ نے اسے فوراً بلایا اور اپنی شرطیں بتائیں، شہزادے نے تینوں باتیں پوری کرنے کا بیڑا اٹھالیا۔

پہلی شرط مونگے موتی سے کنواں بھرنے کی تھی۔ وہ اسی سوچ میں تھا کہ اسے ایک دم سانپ کے بال اور اس کا قول یاد آیا۔ اس نے بال کو آگ پر دکھایا۔ سانپ فوراً ہانپتا کانپتا آموجود ہوا۔ شہزادے سے پوچھا کیا کام ہے اس نے کہا بادشاہ کے محل کی کوٹھری میں جو کنواں ہے وہ آج رات بھر میں مونگے موتیوں سے بھر جانا چاہیئے۔ سانپ جنوں کا بادشاہ تھا اس نے اپنے حکم سے رات بھر میں کنواں موتیوں سے بھروا دیا صبح کو بادشاہ کے دربار میں یہ خبر پہونچی تو ہلچل پڑ گئی۔ دوسرے روز رات کو شہزادے نے نماز پڑھ کر کھڑاؤں پہنی اور آدھی کو اٹھ کر کھڑاؤں سے کہا اے موسیٰ پیغمبر کی کھڑاؤں مجھے گھوڑے کی پیٹھ پر بٹھا دے۔ شہزادے نے اس گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھتے ہی اس کے لگام لگا دی اور اس کے بعد بادشاہ کے اصطبل میں باندھ دیا اب آخری شرط باقی تھی اس نے شہر میں منادی کرا دی کہ آج دریا کا منہ ایک نشانہ میں گرایا جائے گا۔ شہر کے تمام لوگ اس منظر کو دیکھنے کے لئے امنڈ پڑے۔ اس نے تیر میں موسیٰ پیغمبر کا ڈنڈا لگا کر جو پھینکا تو ایک ہی نشانہ میں منہ گر گیا تمام لوگوں کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ سب آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ اور سارے شہر میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ اس کے بعد شہزادے کی شادی شہزادی گل کے ساتھ ہوگئی۔ شادی کے بعد اس شہر کا پرانا قانون توڑ دیا گیا۔ اب جب کوئی شخص اس شہر میں آنکلتا ہے تو اس کی بہت آؤ بھگت ہوتی ہے۔

سیّدہ ضمیرہ فاطمہ (دسوسرا)

پہن کر کہا اے موسیٰ پیغمبر کی کھڑاؤں مجھے
شہزادی گل کے محل میں لے چل۔ اس نے
آن کی آن میں وہاں ہی جا کر پہنچا دیا۔ اس وقت
تین شخص آپس میں جھگاں میں بے خبر سو رہی تھی
اور اس کا کھانا میز پر چنا ہوا تھا۔ شہزادے
نے جب سے اپنا محل چھوڑا تھا اس وقت سے
اسے اچھا کھانا نہیں ملا تھا۔ اس لئے اس نے
فوراً کھانا شروع کر دیا۔ کھانا کھانے کے بعد
کھڑاؤں پہنی اور اس سے سپاہی کے گھر
لے چلنے کو کہا۔ جب وہ سپاہی کے گھر پہونچ
گیا تو شہزادی گل کی آنکھ کھلی اور دیکھا کہ تمام
برتن خالی پڑے ہیں اور سب چیزیں ادھر
ادھر بکھری پڑی ہیں۔ یہ دیکھ کر شہزادی گل
اپنے ملازموں پر سخت ناراض ہوئی اور بولی
میرا کھانا کس نے خراب کیا ہے۔ ملازموں نے
معافی مانگتے ہوئے کہا ہم لوگوں نے آج تک
ایسی غلطی نہیں کی ہماری کیا مجال کہ ایسی
گستاخی کر سکیں۔ شہزادہ دوسرے روز
پھر کھڑاؤں پہن کر گیا۔ اس روز بھی شہزادی
سوئی ہوئی تھی اور اسی طرح کھانا میز پر چنا
ہوا تھا۔ لیکن شہزادے نے کھانا نہیں کھایا

بلکہ اپنی انگوٹھی اتار کر اسے پہنا دی اور اس کی
انگوٹھی خود پہن اپنی قیام گاہ پر چلا آیا۔
جب شہزادی گل کی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ
اس کی انگوٹھی غائب ہے اور دوسری
انگوٹھی انگلی میں موجود ہے۔ یہ دیکھ کر اسے
بہت حیرت ہوئی اور اس نے انگوٹھی اتار کر
رکھ دی۔ تیسرے روز پھر شہزادہ وقت مقررہ
پر شہزادی گل کے محل میں گیا اور اپنی شال
اس کو اڑھا کر اس کی شال خود گھر لے
آیا۔ جونہی اس کی آنکھ کھلی دیکھا کہ شال
بدلی ہوئی ہے۔ اب اور بھی اس کی حیرت
کی انتہا نہ رہی۔ اس روز اس نے یہ تہیہ
کر لیا کہ کل ضرور چور کو پکڑے گی۔ چنانچہ وہ
دوسرے روز سوئی نہیں اور جاگتے رہنے
کے لئے اپنے سر میں کنگھی کرتی رہی۔ اتنے
میں شہزادہ آپہونچا۔ اس نے اسے دیکھتے
ہی پوچھا تم میرے محل میں بلا اجازت کس
طرح داخل ہوئے؟ شہزادے نے کہا میں
آپ کی تلاش میں بہت پریشانیاں اٹھا
چکا ہوں اور آپ کے ساتھ شادی کرنا چاہتا
ہوں۔ اس نے کہا جو میرے باپ کی تین شرطیں

...ری کرے گا اس سے شادی کروں گی۔
...ر یہ شرطیں نہ پوری ہوئیں تو لوگوں کی عبرت
...ے لئے تمہیں سولی پر چڑھا دیا جائے گا اور
...ب تک یہ تینوں باتیں پوری نہ کرلو اس
...قت تک محل میں داخل ہونے کی اجازت
...ہیں ہے۔ اس کے بعد شہزادہ گھر واپس
...یا اور دوسرے روز صبح منہ اندھیرے
...ادشاہ کے دربار میں حاضر ہوکر نقارہ پر
...وب لگائی۔ بادشاہ نے اسے فوراً بلایا اور
...اپنی شرطیں بتائیں، شہزادے نے تینوں
...باتیں پوری کرنے کا بیڑا اٹھالیا۔
پہلی شرط مونگے موتی سے کنواں بھرنے
...کی تھی۔ وہ اسی سوچ میں تھا کہ اسے ایک دم
...سانپ کے بال اور اس کا قول یاد آیا۔ اس نے
...بال کو آگ پر دکھایا۔ سانپ فوراً ہانپتا کانپتا
...آموجود ہوا۔ شہزادے سے پوچھا کیا کام ہے
اس نے کہا بادشاہ کے محل کی کوٹھری میں
جو کنواں ہے وہ آج رات بھر میں مونگے
موتیوں سے بھر جانا چاہئے۔ سانپ جنوں
کا بادشاہ تھا اس نے اپنے حکم سے رات
بھر میں کنواں موتیوں سے بھروا دیا۔ صبح کو

بادشاہ کے دربار میں یہ خبر پہونچی تو ہل چل
پڑ گئی۔ دوسرے روز رات کو شہزادے نے
نماز پڑھ کر کھڑاؤں پہنی اور آدھی کو اٹھ کر کھڑاؤں
سے کہا اے موسیٰ پیغمبر کی کھڑاؤں مجھے گھوڑے
کی پیٹھ پر بٹھا دے۔ شہزادے نے اس گھوڑے
کی پیٹھ پر بیٹھتے ہی اس کے لگام لگا دی اور
اس کے بعد بادشاہ کے اصطبل میں باندھ دیا
اب آخری شرط باقی تھی اس نے شہر میں منادی
کرادی کہ آج دریا کا مندر ایک نشانہ میں گرایا
جائے گا۔ شہر کے تمام لوگ اس منظر کو دیکھنے
کے لئے امنڈ پڑے۔ اس نے تیر میں موسیٰ پیغمبر
کا ڈنڈا لگا کر جو پھینکا تو ایک ہی نشانہ میں مندر گرگیا
تمام لوگوں کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ سب
آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ اور سارے
شہر میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ اس کے بعد شہزادے
کی شادی شہزادی گل کے ساتھ ہوگئی۔ شادی
کے بعد اس شہر کا پرانا قانون توڑ دیا گیا۔ اب
جب کوئی شخص اس شہر میں آنکلتا ہے تو
اس کی بہت آؤ بھگت ہوتی ہے۔

سیّدہ ضمیرہ فاطمہ دسوسرا

پہن کر کہا اے موسیٰ پیغمبر کی کھڑاؤں مجھے
شہزادی گل کے محل میں (لے چل)۔ اس نے
آن کی آن میں وہاں ہی جا کر۔ اس وقت
تین شخص آپس میں بے خبر سو رہی تھی
اس کا کھانا میز پر چنا ہوا تھا۔ شہزادے
جب سے اپنا محل چھوڑا تھا اس وقت سے
ے اچھا کھانا نہیں ملا تھا۔ اس لئے اس نے
کھانا شروع کر دیا۔ کھانا کھانے کے بعد
اؤں پہنی اور اس سے سپاہی کے گھر
چلنے کو کہا۔ جب وہ سپاہی کے گھر پہونچ
تو شہزادی گل کی آنکھ کھلی اور دیکھا کہ تمام
ن خالی پڑے ہیں اور سب چیزیں ادھر
ادھر بکھری پڑی ہیں۔ یہ دیکھ کر شہزادی گل
نے ملازموں پر سخت ناراض ہوئی اور بولی
کھانا کس نے خراب کیا ہے۔ ملازموں نے
معافی مانگتے ہوئے کہا ہم لوگوں نے آج تک
بھی غلطی نہیں کی ہماری کیا مجال کہ ایسی
گستاخی کر سکیں۔ شہزادہ دوسرے روز
کھڑاؤں پہن کر گیا۔ اس روز بھی شہزادی
سوئی ہوئی تھی اور اسی طرح کھانا میز پر چنا
تھا لیکن شہزادے نے کھانا نہیں کھایا

بلکہ اپنی انگوٹھی اتار کر اسے پہنا دی اور اس کی
انگوٹھی خود پہن اپنی قیام گاہ پر چلا آیا۔
جب شہزادی گل کی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ
اس کی انگوٹھی غائب ہے اور دوسری
انگوٹھی انگلی میں موجود ہے۔ یہ دیکھ کر اسے
بہت حیرت ہوئی اور اس نے انگوٹھی اتار کر
رکھ دی۔ تیسرے روز پھر شہزادہ وقت مقررہ
پر شہزادی گل کے محل میں گیا اور اپنی شال
اس کو اڑھا کر اس کی شال خود اوڑھ لے
آیا۔ جونہی اس کی آنکھ کھلی دیکھا کہ شال
بدلی ہوئی ہے۔ اب اور بھی اس کی حیرت
کی انتہا نہ رہی۔ اس روز اس نے یہ تہیہ
کر لیا کہ کل ضرور چور کو پکڑے گی۔ چنانچہ وہ
دوسرے روز سوئی نہیں اور جاگتے رہنے
کے لئے اپنے سر میں کنگھی کرتی رہی۔ اتنے
میں شہزادہ آپہونچا۔ اس نے اسے دیکھتے
ہی پوچھا تم میرے محل میں بلا اجازت کس
طرح داخل ہوئے؟ شہزادے نے کہا میں
آپ کی تلاش میں بہت پریشانیاں اٹھا
چکا ہوں اور آپ کے ساتھ شادی کرنا چاہتا
ہوں۔ اس نے کہا جو میرے باپ کی تین شرطیں

ری کرے گا اس سے شادی کروں گی ۔
ر یہ شرطیں نہ پوری ہوئیں تو لوگوں کی عبرت
ے لئے تمہیں سولی پر چڑھا دیا جائے گا اور
ب تک یہ تینوں باتیں پوری نہ کرلو اس
نت تک محل میں داخل ہونے کی اجازت
یں ہے۔ اس کے بعد شہزادہ گھر واپس
یا۔ اور دوسرے روز صبح منہ اندھیرے
دشاہ کے دربار میں حاضر ہوکر نقارہ پر
ب لگائی۔ بادشاہ نے اسے فوراً بلایا اور
نی شرطیں بتائیں، شہزادے نے تینوں
یں پوری کرنے کا بیڑا اٹھالیا۔

پہلی شرط مونگے موتی سے کنواں بھرنے
ی تھی۔ وہ اسی سوچ میں تھا کہ اسے ایک دم
انپ کے بال اور اس کا قول یاد آیا۔ اس نے
ں کو آگ پر دکھایا۔ سانپ فوراً ہانپتا کانپتا
وجود ہوا۔ شہزادے سے پوچھا کیا کام ہے
ں نے کہا بادشاہ کے محل کی کوٹھری میں
کنواں ہے وہ آج رات بھر میں مونگے
وتیوں سے بھر جانا چاہئے۔ سانپ جنوں
بادشاہ تھا اس نے اپنے حکم سے رات
بھر میں کنواں موتیوں سے بھروا دیا۔ صبح کو

بادشاہ کے دربار میں یہ خبر پہونچی تو ہل چل پڑ گئی۔ دوسرے روز رات کو شہزادے نے نماز پڑھ کر کھڑاؤں پہنی اور آدھی کو اٹھ کر کھڑاؤں سے کہا اے موسیٰ پیغمبر کی کھڑاؤں مجھے گھوڑے کی پیٹھ پر بٹھا دے۔ شہزادے نے اس گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھتے ہی اس کے لگام لگادی اور اس کے بعد بادشاہ کے اصطبل میں باندھ دیا اب آخری شرط باقی تھی اس نے شہر میں منادی کرادی کہ آج دریا کا مندر ایک نشانہ میں گرایا جائے گا۔ شہر کے تمام لوگ اس منظر کو دیکھنے کے لئے امنڈ پڑے۔ اس نے تیر میں موسیٰ پیغمبر کا ڈنڈا لگا کر جو پھینکا تو ایک ہی نشانہ میں مندر گر گیا تمام لوگوں کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ سب آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ اور سارے شہر میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ اس کے بعد شہزادے کی شادی شہزادی گل کے ساتھ ہوگئی۔ شادی کے بعد اس شہر کا پرانا قانون توڑ دیا گیا۔ اب جب کوئی شخص اس شہر میں آنکلتا ہے تو اس کی بہت آؤبھگت ہوتی ہے ۔

سیدہ ضمیرہ فاطمہ (دسوسرا)

پہن کر کہا اے کھڑاؤں مجھے
شہزادی گل کے محل میں لے چل۔ اس نے
آن کی آن میں وہاں ہی جا کر ۔ اس وقت
تین شخص آپس میں جھگا بے خبر سو رہی تھی
اور اس کا کھانا میز پر چنا ہوا تھا۔ شہزادے
نے جب سے اپنا محل چھوڑا تھا اس وقت سے
اسے اچھا کھانا نہیں ملا تھا۔ اس لئے اس نے
فوراً کھانا شروع کر دیا۔ کھانا کھانے کے بعد
کھڑاؤں پہنی اور اس سے سپاہی کے گھر
لے چلنے کو کہا۔ جب وہ سپاہی کے گھر پہونچ
گیا تو شہزادی گل کی آنکھ کھلی اور دیکھا کہ تمام
برتن خالی پڑے ہیں اور سب چیزیں ادھر
ادھر بکھری پڑی ہیں۔ یہ دیکھ کر شہزادی گل
اپنے ملازموں پر سخت ناراض ہوئی اور بولی
میرا کھانا کس نے خراب کیا ہے۔ ملازموں نے
معافی مانگتے ہوئے کہا ہم لوگوں نے آج تک
ایسی غلطی نہیں کی ہماری کیا مجال کہ ایسی
گستاخی کر سکیں۔ شہزادہ دوسرے روز
پھر کھڑاؤں پہن کر گیا۔ اس روز بھی شہزادی
سوئی ہوئی تھی اور اسی طرح کھانا میز پر چنا
ہوا تھا۔ لیکن شہزادے نے کھانا نہیں کھایا

بلکہ اپنی انگوٹھی اتار کر اسے پہنا دی اور اس
انگوٹھی خود پہن اپنی قیام گاہ پر چلا آیا
جب شہزادی گل کی آنکھ کھلی تو دیکھا
اس کی انگوٹھی غائب ہے اور دوس
انگوٹھی انگلی میں موجود ہے۔ یہ دیکھ کر ا
بہت حیرت ہوئی اور اس نے انگوٹھی
رکھ دی۔ تیسرے روز پھر شہزادہ وقت مق
پر شہزادی گل کے محل میں گیا اور اپنی ش
اس کو اڑھا کر اس کی شال خود گھر
آیا۔ جونہی اس کی آنکھ کھلی دیکھا کہ ش
بدلی ہوئی ہے۔ اب اور بھی اس کی حی
کی انتہا نہ رہی۔ اس روز اس نے یہ
کر لیا کہ کل ضرور چور کو پکڑے گی۔ چنانچہ
دوسرے روز سوئی نہیں اور جاگتے ر
کے لئے اپنے سر میں کنگھی کرتی رہی۔ ا
میں شہزادہ آ پہونچا۔ اس نے اسے د
ہی پوچھا تم میرے محل میں بلا اجازت ک
طرح داخل ہوئے؟ شہزادے نے کہا
آپ کی تلاش میں بہت پریشانیاں ا
چکا ہوں اور آپ کے ساتھ شادی کرنا چ
ہوں۔ اس نے کہا جو میرے باپ کی تین ش

پوری کرے گا اس سے شادی کروں گی۔ اگر یہ شرطیں نہ پوری ہوئیں تو لوگوں کی عبرت کے لئے تمہیں سولی پر چڑھا دیا جائے گا اور جب تک یہ تینوں باتیں پوری نہ کر لو اس وقت تک محل میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ اس کے بعد شہزادہ گھر واپس آیا۔ اور دوسرے روز صبح منہ اندھیرے بادشاہ کے دربار میں حاضر ہو کر نقارہ پر چوب لگائی۔ بادشاہ نے اسے فوراً بلایا اور اپنی شرطیں بتائیں، شہزادے نے تینوں باتیں پوری کرنے کا بیڑا اٹھالیا۔

پہلی شرط مونگے موتی سے کنواں بھرنے کی تھی۔ وہ اسی سوچ میں تھا کہ اسے ایک دم سانپ کے بال اور اس کا قول یاد آیا۔ اس نے بال کو آگ پر دکھایا۔ سانپ فوراً ہانپتا کانپتا آموجود ہوا۔ شہزادے سے پوچھا کیا کام ہے اس نے کہا بادشاہ کے محل کی کوٹھری میں جو کنواں ہے وہ آج رات بھر میں مونگے موتیوں سے بھر جانا چاہیے۔ سانپ جنوں کا بادشاہ تھا اس نے اپنے حکم سے رات بھر میں کنواں موتیوں سے بھروا دیا۔ صبح کو بادشاہ کے دربار میں یہ خبر پہونچی تو ہل چل پڑ گئی۔ دوسرے روز رات کو شہزادے نے نماز پڑھ کر کھڑاؤں پہنی اور آدھی کو اٹھ کر کھڑاؤں سے کہا اے موسیٰ پیغمبر کی کھڑاؤں مجھے گھوڑے کی پیٹھ پر بٹھا دے۔ شہزادے نے اس گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھتے ہی اس کے لگام لگا دی اور اس کے بعد بادشاہ کے اصطبل میں باندھ دیا اب آخری شرط باقی تھی اس نے شہر میں منادی کرا دی کہ آج دریا کا مندر ایک نشانہ میں گرایا جائے گا۔ شہر کے تمام لوگ اس منظر کو دیکھنے کے لئے امنڈ پڑے۔ اس نے تیر میں موسیٰ پیغمبر کا ڈنڈا لگا کر جو پھینکا تو ایک ہی نشانہ میں مندر گر گیا تمام لوگوں کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ سب آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ اور سارے شہر میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ اس کے بعد شہزادے کی شادی شہزادی گل کے ساتھ ہوگئی۔ شادی کے بعد اس شہر کا پرانا قانون توڑ دیا گیا۔ اب جب کوئی شخص اس شہر میں آنکلتا ہے تو اس کی بہت آؤ بھگت ہوتی ہے۔

سیدہ ضمیرہ فاطمہ (دسوسرا)

ایرانی لڑکیاں

ایران میں جب لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اس کی خالہ یا اور کوئی قریبی رشتہ دار اس کو کپڑوں سے ڈھانک دیتے ہیں۔ تاکہ اس کا بدن سارا چھپ جائے۔ اگر ایرانی رسم ورواج سے بے خبر آدمی یہ کہہ دے کہ "کیسی اچھی بچّی ہے" یا "کیسی تندرست بچّی ہے" تو اس کے رشتہ دار بہت بُرا مانتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ایسا کہنے سے بچّی کو نظر ہو جاتی ہے۔ اگر نظر لگ جائے یا بچّی کو بخار ہو جائے یا وہ روئے یا دودھ نہ پیئے تو اس کے سر پر سے ذرا سے بال کاٹ کر جلا دیتے ہیں۔ ہندوستان کی طرح ایران میں بھی پرانے خیال کے لوگ بہت ہیں۔ اب یہ رسم ورواج کم ہوتے جا رہے ہیں۔ مگر پھر بھی اکثر گھرانوں میں یہ طریقے رائج ہیں اور ایسے ٹونے ٹوٹکوں پر ان کا پورا اعتقاد ہے۔

آج کل ایران میں لڑکیوں کی تعلیم کا بڑا خیال رکھا جاتا ہے۔ ان کو مہذب اور شائستہ بنایا جاتا ہے۔ ایرانی لڑکی گفتگو کے دوران میں برابر اس بات کا خیال رکھتی ہے کہ اس کی زبان سے کوئی کلمہ ایسا نہ نکلے جو مخاطب کو ناگوار گزرے۔ پہلے لڑکیوں پر پردے کی بڑی پابندی تھی مگر اب ملک کے بادشاہ رضا شاہ پہلوی کے حکم سے نہیں رہی لڑکیوں کے بال انگریزی فیشن کے تراشے جاتے ہیں۔ اب وہ بجائے ڈھیلے ڈھالے چغہ کے فراکیں پہنتی ہیں۔ اسکول بڑے شوق سے جاتی ہیں۔ ایران کے کسی بہادر آدمی کے کارنامے بڑے شوق سے سنتی اور پڑھتی ہیں۔ اگر وہ ایرانی آدمی کی بابت پڑھتی ہیں کہ اس نے اس قدر مصیبت اٹھا کر یہ کام کیا یا ایسے کارنامے کئے تو بجائے ہندوستانی لڑکیوں کی طرح ڈرنے کے وہ خوش ہو کر اس کی تعریف کرتی ہیں۔

مستبشرہ خاتون "ادیب فاضل"

بے قصور زلفی

شاہدہ - بہن ضمیرہ ایک بات پوچھوں ؟

ضمیرہ - کیا ؟

شاہدہ - خفا تو نہ ہوگی -

ضمیرہ - ارے پہلے کہئے تو -

شاہدہ - یہ آج صبح ہی صبح آپ نے بیچاری زلفی کو اس قدر کیوں مارا اور اُس کی چوٹی پکڑ کر اس زور کا جھٹکا دیا کہ غریب منہ کے بل اوندھی گری ہونٹ کٹ گئے -

ضمیرہ - کیونکر نہ مارتی میرے اسکول جانے کا وقت ہوگیا - مینے اُس سے اپنی کتاب مانگی . تو کہتی کیا ہے " مینے تو میز ہی پر رکھ دی تھی " حالانکہ بالکل غلط میز پر اگر رکھتی تو کتاب جاتی کہاں میں ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے حیران ہوگئی -

شاہدہ - آپ نے سب سے دریافت کیا ؟

ضمیرہ - اوّل تو میری کتابوں کو کوئی ہاتھ نہیں لگاتا - پھر لینے والا ہی کون ہے - ایک ناہد سو وہ کل رات ہی سے چچا جان کے یہاں گیا ہوا ہے -

شاہدہ - آپ زلفی کو ساتھ لے کر اور ایک دفعہ تلاش کرتیں کتاب جائے گی کہاں کہیں گھر ہی میں پڑی ہوگی لیکن اس ذرا سی بات کے لئے اُسے اتنا مارنا نہ چاہیئے تھا - دیکھیے تو ابھی تک کوٹھری میں پڑی رو رہی ہے -

ضمیرہ - بہن آپ اس کے ڈھکوسلوں میں نہ آیئے بھلا مینے کونسا ایسا تیر مارا تھا - ذرا سے جھٹکے میں تو وہ خود زمین پر گر گئی اور چوڑیاں توڑ ڈالیں - اس کی غفلت سے آج میرا کتنا نقصان ہوا - اُستانی جی بگڑیں، سبق ناغہ ہوا، پھر نئی کتاب گئی - میرے دل کی بھڑاس تو ابھی نکلی ہی نہیں - جی چاہتا ہے اور ماروں وہ صرف آپ کے دکھانے کو اتنے سوانگ بھر رہی ہے ورنہ کب کی اُٹھ جاتی کیا اتنی سی ماریں اُس کے بدن پر نیل پڑ گئے ؟

شاہدہ - لیجئے اتنی مار پر بھی آپ کا جی نہ بھرا کہ اور مارنا چاہتی ہیں - لیکن قصور معاف اس میں سراسر غلطی آپ کی ہے - کتاب آپ پڑھتی ہیں یا وہ آپ کو خود اپنی کتاب اُٹھا کر حفاظت سے رکھنی چاہیئے

ی تاکہ وقت پڑے ہونڈنی نہ پڑتی
نیل نہ پڑے نہ سہی لیکن بہن خیال تو کیجئے
ں دن ذرا کی ذرا خالہ اماں نے صرف آپ کو
نٹ بتائی تھی۔ آپ نے کیسی اودھم مچائی تھی
م دن سر منہ لپیٹے پڑی رہیں نہ کھایا نہ پیا سینکڑوں
ں خوشامدیں کروالیں تب اٹھیں کجا یہ مار۔ پیاری
ن اگرچہ یہ ہمارے ہاتھ بکنے والے لونڈی غلام
ں لیکن آخر ہماری ہی طرح انسان ہیں صرف
ق اتنا ہے کہ ہم با اختیار اور وہ لاچار۔ زلفی
ہت اچھی اور بے زبان چھوکری ہے اور بچاری
ں بساط ہی کیا ہے۔ آپ سے چھوٹی ہوگی۔
یکن کتنا کام کرتی ہے۔ غریب کا منہ ہر وقت
ہوٹی بیگم کہتے خشک ہوتا ہے۔ گذشتہ مہینے
ب آپکو شدت کا بخار آیا تھا یاد ہے۔ خالہ اماں
ے ساتھ رات رات بھر جاگ کر اس نے آپ کی
تنی خدمت کی تھی۔ عزیزہ بہت اگرچہ یہ لاوارث
ر یتیم بچی ہے۔ لیکن خدا کے یہاں بڑا درجہ
لھتی ہے۔ ہمارے پیارے نبیؐ جن کا خطاب
حمت اللعالمین ہے اور جو تمام دنیا کے لئے
حمت بنا کر بھیجے گئے تھے اکثر یہ دعا کرتے تھے کہ اے
للہ تو مجھے مسکین اٹھا اور غریبوں ہی کے ساتھ

میرا حشر کر۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہ نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کیوں؟ آپ نے فرمایا "اسلئے کہ یہ لوگ دولت مندوں سے پہلے جنت میں داخل ہونگے" پھر ارشاد ہوا "اے عائشہ کسی مسکین کو اپنے دروازے سے نامراد نہ پھرنا چاہیئے۔ تمہارے پاس چھوہارے کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو اے عائشہ ان لوگوں سے محبت رکھو اور انہیں اپنے سے نزدیک کرو تو خدا بھی تمہیں اپنے سے نزدیک کرے گا۔"

چونکہ عرب میں لونڈی غلاموں کے ساتھ بہت برا سلوک کیا جاتا تھا۔ اس لئے ہمارے پیارے نبیؐ نے خاص طور سے ان کے ساتھ ہمدردی اور رعایت کی تاکید فرمائی اور آپ خود اس مظلوم فرقے سے بیحد شفقت و محبت کا برتاؤ کرتے تھے۔ چنانچہ آپکا ارشاد ہے کہ لونڈی غلام تمہارے بھائی بہن ہیں جو خود کھاؤ انہیں کھلاؤ جو خود پہنو انہیں پہناؤ" ایکدفعہ ایک شخص آپ کے پاس آئے اور پوچھا "یا حضرت غلاموں کے قصور کتنی دفعہ معاف کروں"۔ آپ نے کہا "ہر روز ستر مرتبہ"۔

اللہ اللہ ہمارے پیارے نبیؐ جن کے نقش قدم پر چلنا ہمارا ایمان اور جن پر ہم اور ہمارے ماں باپ ہزار بار قربان فرماتے ہیں مگر افسوس ہماری بدنصیبی پر کہ

ان انمول نصیحتوں کو بھلائے بیٹھے ہیں خدا ہم پر رحم کرے اور ہمیں ارشادِ نبوی پر چلنے کی توفیق دے"۔

شاہدہ نے اپنی گفتگو ختم ہی کی تھی کہ زاہد دوڑا دوڑا آیا اور ضمیرہ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا" لو آپا تمہاری کتاب کل میرے ساتھ غلطی سے چلی گئی تھی" ضمیرہ کا چہرہ فق ہو گیا لیکن شاہدہ نے جلدی سے پوچھا" زاہد بھیا تم نے یہ کتاب کہاں سے اٹھائی تھی؟ زاہد نے جواب دیا آپا کی میز پر سے"۔

شاہدہ نے ضمیرہ کی طرف دیکھ کر کہا لیجئے بہن یہ تو میاں زاہد لے گئے تھے۔ اور مار پڑی بے قصور زلفی پر اُس نے تو ٹھیک ہی کہا تھا کہ میں نے کتاب میز پر رکھ دی تھی"۔

ضمیرہ جس کے چہرے پر ایک رنگ آ رہا تھا اور ایک جا رہا تھا۔ آنکھوں میں آنسو بھر کر بولی۔ میری عزیز بہن آج آپ نے میری آنکھیں کھول دیں میں اپنی غلطی پر سخت شرمندہ ہوں۔ ہائے خدا مجھے کبھی معاف نہ کرے گا میری بہن بتائیے میں اپنے گناہ کی تلافی کیسے کروں؟

شاہدہ۔ پیاری بہن آپ خود چل کر زلفی کو اٹھائیے اور اُس سے اپنے قصور کی معافی مانگئے پھر دیکھئے آپ کا دل کتنا خوش ہوتا ہے۔

ضمیرہ۔ کیسے جاؤں میں اُس سے چار آنکھیں نہ کر سکوں گی۔

شاہدہ۔ شرم کی کیا بات ہے غلطی انسان ہی سے ہوتی ہے۔ چلئے میں آپ کے ساتھ چلتی ہوں"۔

غرض شاہدہ کے کہنے سے ضمیرہ نے جا کر زلفی کو محبت سے پکارا ہی تھا کہ وہ دوڑ کر خود بخود اُس کے قدموں میں آ لپٹی اور کہا" چھوٹی بیگم کتاب ملی" ضمیرہ بھی بیتاب ہو گئی اور فوراً اُسے اٹھا کر گلے سے لگا لیا اور کہا زلفی مجھے معاف کر میں نے تجھے ناحق مارا کتاب زاہد لے گیا تھا"۔ شاہدہ نے جو قریب ہی کھڑی تھی دیکھا زلفی کے معصوم چہرے پر خوشی کی لہریں دوڑ رہی تھیں اور ضمیرہ کا سر ندامت سے جھکا ہوا تھا۔

جہاں آرا بیگم۔ بنت شاہ محمد حسن

پہیلیاں

(۱) مادہ ہے ایک گونگی چلنے میں ہے وہ گویا
سمجھے جو اس کو انساں عاقل ہے اور وہ دانا

(۲) چھاپچی کول دیکھی - کھونٹی کیسی دیکھی
بن پروں کی اڑتی دیکھی - کوکوکو کرتی دیکھی

(۳) چھوٹا منہ بڑا پیٹ - پانی دیکھ جائے لیٹ

(۴) ہاتھ ہے ہتھیلی نہیں گلا ہے پر سر نہیں

(۵) سر کاٹو طرف بنے - دم کاٹو سوگند
سر دم کاٹے زہر بنے یہی سمجھ کا پسند

جوابات:- (۱) قلم (۲) ریل گاڑی - (۳) مشک (۴) قمیص (۵) قسمت -

اگر پہلا حرف ق نکال دیجیے تو سمت رہ جاتا ہے جس کے معنی طرف کے ہیں - اور ت نکال دیجیے جو آخری حرف ہے تو قسم رہ جاتا ہے جس کے معنی "سوگند" ہے - اور ق ت نکال دیجیے تو صرف "سم" رہ جاتا ہے جس کے معنی زہر کے ہیں -

ضمیر فاطمہ - نرسنگھ پور

پھلوں اور ترکاریوں کے نام بتائیے

(۱) رضیہ نے مجھ سے کہا کہ ان کے گھر میں بے گنتی روپیہ آتا ہے -

(۲) جمیلہ نے پیسٹری لی چیل لے گئی سب دیکھتے رہ گئے -

(۳) خورشید کا چھوٹا بھائی کل اکیلا آیا تھا -

(۴) انور کی سہیلی نے اس کو پالکی بھیجی ہے -

(۵) املی کے درخت پر آلو بول رہا تھا بچہ ڈر گیا -

(۶) چندرا کی بہن ڈبیا صاف کر رہی تھی -

(۷) میں بارش میں گو بھیگ گئی - مگر طبیعت اچھی ہے -

جوابات :-

(۱) بیگن (۲) لیچی (۳) کیلا (۴) پالک (۵) آلو (۶) بھنڈی (۷) گوبھی -

مس طاہرہ محمود

ہنڈکلیا

دہی کا حلوا۔ چیزیں۔ دہی ڈیڑھ پاؤ۔ میدہ آدھ پاؤ گھی ڈیڑھ چھٹانک۔ زعفران کیوڑہ پتہ بادام کشمش حسب خواہش۔

ترکیب۔ دہی کو کپڑے میں باندھ کر لٹکا دیجئے جب پانی اچھی طرح نتھر جائے اور دہی ڈیڑھ پاؤ رہ جائے تو گھی میں بھون لیں اور میدہ الگ بھون لیں پھر شکر ڈال لیں اور خوب گھونٹتی رہیں جب بھوٹنے لگے تو اُتار کر کیوڑہ زعفران اور میوہ ڈال دیں اور ٹھنڈے ہونے پر نوش فرمائیں۔

ضمیر فاطمہ۔ نرسنگھ پور

حلوا مغز بادام۔ اشیا۔ مغز بادام آدھ پاؤ۔ شکر سفید آدھ پاؤ۔ گھی آدھ پاؤ۔ میدہ اکیتولہ۔ کیوڑہ اکیتولہ۔ پتہ اکیتولہ۔ چاندی کے ورق ضرورت کے موافق۔

ترکیب۔ بادام کو بھگو کر چھیل ڈالیں پھر تھوڑا تھوڑا پانی ڈالکر پیس لیں زیادہ پتلا نہ ہونے پائے۔ بعدہٗ گھی میں مع میدہ کے بھونکر گلابی کریں اور کسی برتن میں علیحدہ رکھدیں۔ اُسکے بعد شکر کا گاڑھا قوام مع کیوڑہ کے تیار کرکے بھنے ہوئے بادام اُسمیں ملاکر سینی میں جمادیں۔ اُوپر سے ورق لگاکر پتہ کی ہوائی چھڑک دیں لوزات کے نشان بناکر ٹھنڈے ہونیکے بعد الگ کریں۔ قوت دماغ اور [illegible]

ذرا ہنسئے

(۱) سرندر:۔ تمہارے والد ایک دکان دار ہیں اور پھر بھی تمہارے جوتوں میں اتنے سوراخ ہیں

موہن:۔ تمہارے والد تو دندان ساز ہیں اور پھر بھی تمہارے چھوٹے بھائی کے دانت نہیں

(۲) فہیم:۔ ابا جان کیا آپ اپنی آنکھیں بند کرکے دستخط کرسکتے ہیں۔

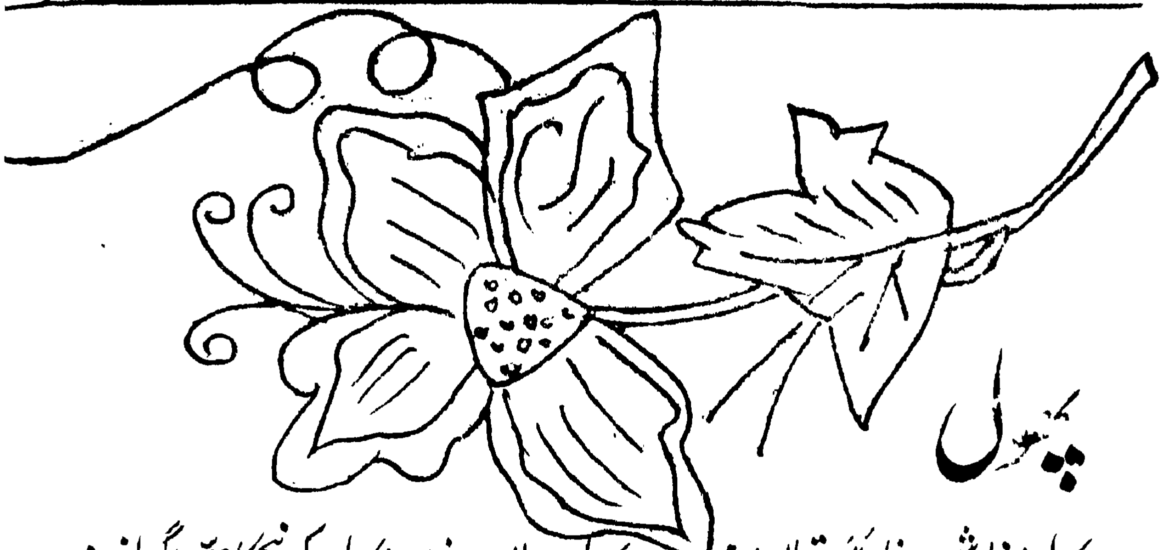
باپ:۔ ہاں بیٹا کیوں نہیں۔

فہیم:۔ تو پھر میری اسکول کی رپورٹ پر کردیجئے۔

(۳) کمال نے اپنے نوکر جمال کو دو روپیہ دے اور کہا کہ ایک روپیہ کی مٹھائی اور ایک روپیہ کا میوہ لائے۔ جمال کوئی دو گھنٹہ کے بعد لوٹا اور کہا کہ صاحب آپ نے یہ نہیں بتایا کہ ان دو روپیوں میں سے کون سے روپے کی مٹھائی اور کون سے روپیہ کا میوہ۔

زہرا احمد علی خاں

پھول



یہ پھول میز پوش پر بنائیے۔ پتیاں سبز۔ پھول پیلا۔ زیرہ (پھول کے نیچے کا حصہ) گہرا زرد۔

رشیدہ بانو

گلدستہ



حسب پسند رنگوں سے بنائیے۔ صفائی کا خیال رکھئے۔

مس ارسال بیگم

عقل کا امتحان

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کے حروف الٹ پلٹ کر صحیح نام بنائیے۔

(۱) ہلدی — ہندوستان کا دارالسلطنت
(۲) جامن — ہمارے ملک کا مشہور دریا۔
(۳) نیام — باتیں کرنے والی چڑیا۔
(۴) بگلا — پھولوں کا سردار (راجہ)
(۵) سیب — دہائی کا ہندسہ
(۶) ناچ — ایک غلہ کا نام
(۷) گرم — دریاؤں میں رہنے والا جانور
(۸) بنتا — بچوں کا مشہور رسالہ
(۹) راکب — مسلمانوں کا مشہور بادشاہ

حل:۔ دہلی۔ جمنا۔ مینا۔ گلاب۔ بیس چنا۔ مگر۔ بنات۔ اکبر۔

سیّدہ شاکرہ خاتون ادیب

جوہر نسواں کا سالگرہ نمبر ستمبر میں شائع ہو گیا یہ چودھواں خاص نمبر ہے اور خریداروں کو سالانہ چندہ میں دیا جا رہا ہے۔ مینیجر جوہر نسواں دہلی

مجلس بنات

میں بنات کو بہت شوق سے پڑھتی ہوں مجھے بنات کی مشکلوں کو پڑھ کر بہت افسوس ہوا ایک خریدار دیتی ہوں۔ خریداری ۳۶۳۴

بنات کو فی الحال میں کوئی خریدا نہیں دے سکتی مگر آپ آٹھ روپیہ کی مندرجہ ذیل کتب مجھے بھیج دیجئے اس طرح میری طرف سے بنات کی مدد ہو جائے گی

مس سعیدہ قمر جہاں۔ چاندپور

ڈیڑھ روپیہ کا منی آرڈر بھیج رہی ہوں۔ کسی مطالعہ کی شوقین نادار بہن کے نام بنات ایک سال کے لئے جاری کر دیں۔

جہاں آرا بیگم۔

آپ نے میری سہیلی شیلا کے نام رسالہ بنات جاری کر دیا ہے۔ اب میں اپنی چھوٹی بہن طاہرہ علوی کا پتہ لکھ رہی ہوں برائے مہربانی آپ ان کے نام بھی رسالہ بنات وی پی روانہ کر دیں۔

ثروت علوی۔ دہلی

ہمدرد بہنیں اور بھائی

جن بہنوں اور بھائیوں نے بنات کے خریدار بنائے ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں جنھوں نے اپنے پرچہ کے لیے ابھی تک کوئی خریدار نہیں بنایا امید ہے وہ بھی کاغذ وغیرہ کی گرانی کو محسوس کرکے جلد نئے خریدار دیکر اپنے پرچہ کی مدد کریں گی۔ مندرجہ ذیل بہنوں نے خریدار دئے۔ بیگم شمس الدین محمد صاحب بہاولپور ۲ خریدار جنھوں نے ایک ایک خریدار دیا۔ آنسہ ماہ طلعت شجاع صاحبہ نئی دہلی۔ عزیزہ صادق صاحبہ۔ فتح پور۔ زہرہ سید حسن رضوی صاحبہ۔ جالنہ۔ دکن۔ محبوب عالم صاحب گوڑگاؤں۔ مسز شوکت صاحبہ۔ اعظم گڈھ۔ آنسہ براہیم صاحبہ مدراس۔ ایس اے رفیع صاحب۔ پوسا۔ صالحہ خاتون صاحبہ۔ بھوپال۔ سیدی محمد منیر الدین خاں صاحب۔ حیدر آباد دکن۔ ثروت علوی صاحبہ۔ نئی دہلی۔

آپ کا خریداری نمبر

جن بہنوں اور بھائیوں کے خریداری نمبر نیچے لکھے ہوئے ہیں ستمبر کے پرچے کے ساتھ ان کا سالانہ چندہ ختم ہوتا ہے مہربانی فرماکر اگلے سال کا چندہ صرف ۸ بذریعہ منی آرڈر خریداری نمبر لکھ کر روانہ فرمائیے اور رسالہ جاری رکھنا منظور نہ ہو تو ۱۵- اکتوبر تک انکاری اطلاع دے دیجئے اگر منی آرڈر یا انکاری اطلاع نہ آئی تو اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ وی پی انتظار کررہی ہیں۔ چنانچہ اکتوبر کا پرچہ وی پی حاضر ہوگا ہمیں امید ہے کہ آپ اسے ضرور وصول کرلیں گی- ۳۸۲-۴۰۰-۵۴۰-۶۶۹-۶۷۱-

۶۹۵-۱۰۸۷-۱۱۰۸-۱۶۵۳-۱۷۸۰-۲۰۰۷-۲۰۰۸-

۲۱۸۹-۲۲۷۹-۲۴۷۲-۲۵۱۱-۲۵۲۹-۲۵۳۸-

۲۵۴۱-۲۵۴۵-۲۵۵۰-۲۵۵۱-۲۵۶۱-۲۵۶۲-

۲۵۶۴ تا ۲۵۶۶-۲۵۶۹-۲۵۷۳-۲۵۷۵-

۲۵۷۶-۲۵۷۹-۲۵۸۲-۲۵۸۴-۲۵۸۷-۲۸۷۸-

۲۹۷۸-۲۹۸۸-۳۰۰۰-۳۰۱۶-۳۰۲۸-۳۰۳۰-

۳۰۳۲-۳۰۳۴-۳۰۴۱-۳۰۸۸-۳۱۷۴-۳۴۰۷-

۳۴۲۳-۳۴۳۰-۳۴۳۴-۳۴۳۵-۳۴۳۶-

۳۴۴۱-۳۴۴۲-۳۴۴۳-۳۴۴۵-۳۴۴۶-۳۴۴۸-۳۴۴۹ تا

۳۴۵۱-۳۴۵۳-۳۴۵۴ تا ۳۴۵۵-۳۴۹۷-۳۶۳۲-۳۶۳۵-

ع
ں
اور اسکا وزن
ے خطبے
قضے
ن کی نماز
نماز خوف
نے کی ترکیب
یح
ق
ں
ز دال
امین
اعتکاف
تارہ
جہ تسمیہ
اہ رمضان
ہ کا بیان
رہ
ہ ور یہ روزہ
یان
ز کوۃ سے

کن اشیاء پر زکوۃ نہیں
حج اور اسکی شرطیں
حج کے واجبات

باب سوم

عربی مہینوں کی وجہ تسمیہ
اور ان کے وظائف
محرم الحرام کی وجہ تسمیہ
فضائل ماہ محرم
اعمال و وظائف ماہ محرم
ماہ صفر کی وجہ تسمیہ
فضائل ماہ صفر
اعمال و وظائف ماہ صفر
اعمال و وظائف ماہ
ربیع الاول
ماہ ربیع الثانی کی وجہ تسمیہ
اعمال و وظائف ماہ
ربیع الثانی
اس طرح تمام مہینوں کی
وجہ تسمیہ اعمال و وظائف
اور ان بزرگان دین کے
حالات اس باب میں درج
ہیں جنہوں نے اس ماہ میں
ولادت اور وفات پائی

باب چہارم

حلال و حرام

جانور و ذبح شکار
مذہب حنفیہ کے قواعد کلیہ
دریا حرام و حلال جانوران
و ذبح شکار
شکار کے مالک ہونیکا بیان
شکار کرنیکا بیان
شرائط شکار

باب پنجم
حقوق

حقوق اللہ
حقوق آنحضرت صلعم
حقوق صحابہؓ اہلبیت
حقوق علماء و فقہاء و محدثین
حقوق استاد و پیر طریقت
حقوق العباد
حقوق والدین
حقوق اقربا
دودھ پلانیوالی کے حقوق
حقوق سلطان و امیر
خاوند کے حقوق عورت پر
آقا کے حقوق ملازم پر
زوجہ کے حقوق شوہر پر
حقوق غلام آقا پر

ہمسایہ ہم سفر اور ہم صحبت
کے حقوق
عام مسلمانوں کے حقوق
سلام علیک کا بیان
مصافحہ کا بیان
اسی طرح تمام حقوق کا
تذکرہ اس باب میں
درج ہے

باب ششم
معاشرت

کھانا کھانے کے آداب
پانی پینے کے آداب
سونے کے آداب
آداب لباس
کیسا لباس پہننا
سنت ہے
دستار اور شملہ کی تحقیق
سفید لباس کی فضیلت
حضورؐ کا لباس مبارک
حضورؐ کا عمامہ مبارک
حلیہ مبارک کی تحقیق
قیمتی لباس پہننے اور
بزرگوں نے پہنا ہے
کپڑا حلال وجہ سے پہننا چاہیے

حرام وجہ سے عبادت
قبول نہیں ہوتی
خرقہ اور فرجہ اور لبادہ
ریشمی کپڑے کا ذکر
اس باب میں کھانا پینا
اوڑھنا رہنا سہنا و غیرہ
تمام باتوں کے متعلق
مسائل ہیں

باب ہفتم
حیات و ممات

پیدائش عقیقہ ختنہ
بچہ کا نام رکھنا
بسم اللہ پڑھانا
نکاح و شادی
شادی میں گانا بجانا
سہرا باندھنا
ولیمہ
جن عورتوں سے نکاح حرام ہے
سوگ طلاق عدت طلاق
عیادت مریض انتقال
غسل تجہیز و تکفین و تعزیت
مسائل وصیت غسل میت
غسل عورت
کفن پہنانیکا طریقہ

نماز جنازہ و دفن میت
قبروں پر پھول
میت میں کھانا وغیرہ
زیارت قبور
قبروں پر روشنی کرنا
غلات چڑھانا فاتحہ
اور خیرات نذر کے
مسائل
گونڈوں کا آداب
عرس وغیرہ

باب ہشتم

ضروری باتیں اور نصائح
سفر کرنیکے متعلق ہدایتیں
نصائح سعادت نامہ
ترجمہ وصیت نامہ
اورنگ زیب

باب نہم

اصول حفظان صحت
ہوا کا بیان پانی
تندرستی کے دیگر ذرائع
فہرست اشیاء خوردنی
شراب بھنگ چرس تمباکو
چرٹ مدک افیون
ریاضت مجاہدہ

بخار ہیضہ طاعون چیچک
بدن کے مختلف اعضاء اور تحفظ
ہر ایک مرض اور اسکے مجرب نسخے

باب دہم

اس باب میں خاتمہ قرآن
شریف تہلیل تسبیح استغفار
کے مسائل۔
دعا کے آداب اور دعا مانگنے
کے طریقے قرآنی وظائف
وغیرہ درج ہیں۔
اس کے علاوہ کلام اللہ
کی آیتوں کے تمام وظائف
بتائے گئے ہیں۔

باب یازدہم

اسمیں مکمل میلاد شریف اور
اس کے پڑھنے کے طریقے
اور حضورؐ کی زندگی کے
مفصل حالات

باب دوازدہم

اس باب میں خواجہ خواجگان
حضرت خواجہ معین الدین
چشتی کے حالات اور
وظائف بزرگان چشت
درج ہیں۔

مختصر فہرست مضامین

پڑھ لینے کے بعد آپ ضرور اس نتیجہ پر پہنچ گئے ہوں گے کہ ایک ایسے مسلمان کے لیے جو ایک سچے اور خدا پرست مسلمان کی حیثیت سے بسر کرنا چاہتا ہو فلاح دین و دنیا کی کس قدر ضرورت ہے ہر ایسے گھر میں جہاں کوئی مسلمان رہتا ہو اس کتاب کی ایک جلد موجود ہو نیز اسلامی لڑکے اور لڑکیاں سب اس کو پڑھکر اپنی مذہبی معلومات اور خدائی تعلیم کی برکات سے مالا مال قیمت فی جلد علاوہ محصول ڈاک ہے)

ملنے کا پتہ منیجر عصمت بکڈپو کوچہ چیلاں دہلی



جوہر نسواں نے سات سال میں ہزاروں پھوہڑ بے ڈھنگی عورتوں کو سگھڑ ہنر مند دستکار بنا دیا

EST'D. 1927 — نومبر ۱۹۳۶ء — REGD. No. L. 2222



ایڈیٹر:- رازق الخیری

عصمت بُک ڈپو دہلی

ہندوستان بھر میں سب سے بڑا زنانہ دارالاشاعت

تصانیف علامہ راشد الخیری علیہ

دوں اور عورتوں کیلئے اصلاحی معاشرتی ناول

صبح زندگی لڑکی کی پیدائش سے شادی تک کیونکر تعلیم و تربیت کرنی چاہیئے۔ اس موضوع پر اردو زبان کی بہترین کتاب یوں کی اتالیق۔ بیویوں کی مشیر اور مردوں کے لیئے لٹریچر کا بیش بہا خزانہ بے انتہا ویز۔ نتیجہ خیز۔ موثر ناول یہ کتاب اکیس ۲۱ دفعہ چھپی ہے۔ قیمت عہ

شام زندگی صبح زندگی کا دوسرا حصہ۔ شادی سے موت تک نسیمہ بیگم کے حالات۔ عورتیں اسکی مدد سے اپنے خاوند کا دل موہ ن ہیں۔ موثر اتنی کہ قوم نے اسی کیوجہ سے مصنّف کو مصوّر غم کا خطاب دیا تھا۔ ر مطر آنکھوں کو پُرنم کر دیتی ہے۔ انیسواں ۱۹ ایڈیشن۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

شب زندگی صبح زندگی میں نسیمہ کے بچپن اور جوانی کو دکھایا گیا ہے۔ شام زندگی میں اسے آخر منزل تک پہنچایا ہے ب زندگی میں موت کے بعد کے حالات پڑھو۔ اپنے رنگ میں بے مثل لامی ناول ہے۔ پلاٹ بے حد دلآویز۔ دو حصے ہیں قیمت دو روپیہ۔

حیات صالحہ یا صالحات ایک نیک لڑکی کی زندگی کے وہ واقعات نہایت موثر پیرایہ میں ن کئے گئے ہیں جو اکثر ہندوستانی گھروں میں پیش آتے ہیں۔ سوتیلے رشتوں معرکۃ الآرا ناول ہے واقعات اس قدر موثر کہ کلیجے کے پار ہوجاتے ہیں۔ ت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

منازل السّائرہ اس میں ایک شریر لڑکی کی پیدائش سے موت تک کے تمام واقعات نہایت دلچسپ پیرایہ میں ف کئے گئے ہیں۔ طرز تحریر اسقدر پیارا کہ سر دھنئے قیمت دونوں حصے عہ

نوحۂ زندگی بیوہ کے نکاح ثانی کے متعلق نہایت دردانگیز اور عبرتناک ناول۔ اس کے مطالعہ کے بعد ان خاندانوں میں جہاں وہ کا نکاح ثانی گناہ سمجھا جاتا ہے۔ شرع اسلام کے بموجب کتنے ہی بیواؤں کے ح ہوئے اور کتنے ہی کنوارے نوجوانوں نے بیواؤں سے نکاح کئے۔ سو دفعہ

چھپی ہے۔ قیمت ۱۲ر

طوفانِ حیات قبیح رسوم اور شرک و بدعت۔ پیر پرستی قبر پرستی وغیرہ پر وہ بے مثل ناول جس کے مطالعہ کے بعد شرک کوسوں دور بھاگ جاتا ہے۔ اور رسوم مروجہ خوفناک اژدھے کی صورت میں نظر آنے لگتی ہیں۔ اور انسان خدائے واحد کی عظمت کے آگے سر جھکا دیتا ہے نہایت دلچسپ اور دردانگیز ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

جوہر قدامت دو بہنوں کی پُرلطف کہانی دو لڑکیوں کی مفصل زندگی دو عورتوں کی جگر خراش داستان جن میں ایک دور قدیم کی درخشندہ تصویر اور دوسری طرز جدید کی دلدادہ ہے۔ اس ناول سے معلوم ہوگا کہ نصف صدی قبل ہمارے گھرانوں میں کیسے کیسے لعل گدڑیوں میں چمکتے تھے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔ عہ۔

اصلاحی و معاشرتی فسانے

تمغۂ شیطانی اس تصنیف میں اُمّت شیطانی کے آٹھ کیرکٹر دکھائے گئے ہیں۔ اُن لوگوں کے جو نیک انسان سمجھے جاتے تھے۔ مگر ان کے صرف ایک فعل سے جو بظاہر بہت معمولی بات تھی حلقۂ شیطانی میں داخل ہوئے۔ واقعات اس قدر دردانگیز کہ آنکھوں سے آنسو نکل پڑتے ہیں بے حد مؤثر سبق آموز اور عبرت انگیز افسانے۔ قیمت ۱۲ر

سات روحوں کے اعمال نامے دنیا کی سات عجیب و غریب روحیں ایک شیطان کی مغفرت کے لئے پیش کی جاتی ہیں جن کے مطالعہ سے کہیں ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جائیں کہیں آنسو نکل آئیں۔ آخری روح کے کارنامے اس قدر دردانگیز ہیں کہ ہچکی بندھ جائے۔ سات دفعہ چھپی ہے۔ قیمت ۸ر

غدر کی ماری شہزادیاں یا بیلا میں میلہ ۱۸۵۷ء کے غدر کی لٹی ہوئی دلی کی شہزادیوں اور بیگموں کی دل ہلا دینے والی کہانیاں نہایت دردانگیز اور عبرتناک۔ تین چار گئی گئی

رنگ کی بلاک کی تصویریں بھی ہیں۔ قیمت بارہ آنے (۱۲؍)

ستونتی ایک دلچسپ سبق آموز قصہ۔ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ مرد کے لئے بیوی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہوسکتی۔ اور شریف عورت ایثار کے جوہر دکھا کر دنیا کو محو حیرت کر دیتی ہے۔ قیمت ۷؍

موؤدہ ہندوستان کے بعض صوبوں میں شرع اسلام کے خلاف مسلمان لڑکیوں کو ترکہ پدری نہیں دیتے۔ علامہ محترم نے یہ افسانہ اسی خرابی کے انسداد پر لکھا اور ایسے درد سوز وگداز سے کہ پتھر سے پتھر دل بھی اس کو پڑھ کر پسیجے ہی نہیں موم ہو جاتے ہیں۔ قیمت ۷؍

تفسیر عصمت خلع اور ارتداد پر اس سے بڑھ کر موثر افسانہ آج تک اردو زبان میں شائع نہیں ہوا۔ ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت کی نظر سے گذرنا چاہئے واقعات کہیں نہایت درد انگیز اور کہیں مزاحیہ۔ قیمت پانچ آنہ - ۵؍

انگوٹھی کا راز تین مختلف الخیال لڑکیوں کا سبق آموز افسانہ۔ رابعہ کا عبرت انگیز انجام - اسلامی کی جگر خراش داستان اور صفیہ کی مشکلات - انگوٹھی کا راز نہایت خوبی سے حل کرتا ہے - ۶؍

ولایتی ننھی ایک نہایت پرلطف باتصویر افسانہ جس کے ہر ہر صفحے پر ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جاتے ہیں۔ بی ننھی نے بڑھاپے میں وہ وہ سوانگ بھرے ہیں کہ بس پڑھنے ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ قیمت ۶؍

منازلِ ترقی اس عبرت انگیز افسانے میں دکھایا گیا ہے کہ انسان ترقی کی دھن - لیڈری کے شوق - اور دولت کے نشہ میں - اخلاق - انسانیت - اور مذہب کو بیچ کر غریب رشتہ داروں پر کیسے کیسے مظالم ڈھاتا ہے۔ قیمت چار آنے ۴؍

بچہ کا کرنہ ایک عاشق زار بدنصیب ماں اپنے جوان بچّہ کی بدولت وہ وہ مصیبتیں اٹھاتی ہے کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے دنیا اس کی محبت اور ایثار کا ایسا عبرت انگیز جواب دیتی ہے کہ آنکھ سے آنسو نکل پڑتے ہیں بہت موثر افسانہ ہے اور کئی بار چھپ چکا ہے۔ قیمت ۴؍

وِیڈیا کی سرگذشت فیشن و جدّت کی دلدادہ ایک انگریز عورت کی کہانی اسی کی زبانی مغربی معاشرت کا ایک نہایت کامیاب مرقع - میاں بیوی کے تعلقات کا ہو بہو فوٹو۔ قیمت ۴؍

چہار عالم حیات انسانی پر پرندوں کی بحث - چند نسوانی کمزوریوں کا بیان ہندوستان کی معاشرت کا مرقع - قصہ کا پلاٹ بے حد دلچسپ ہے - کئی قلمی تصویریں ہیں - قیمت ۴؍

بنت الوقت ہماری مستورات کی تعلیم و تربیت کا بے مثل مرقع وقت کا اندھا دھند ساتھ دینے والی ایک ناعاقبت اندیش لڑکی کا حیرت انگیز انجام - سات دفعہ چھپ چکی ہے - قیمت ۸؍

سراب مغرب غیر مسلم مدارس میں لڑکیوں کا تعلیم پانا کہاں تک جائز ہے اس بحث پر مشہور کتاب - تقلید مغربی کا نتائج پارٹیز کا حشر - ماں باپ کی ناعاقبت اندیشی اور لڑکی کی تباہی یہ سب آگرہ یونیورسٹی کے بی اے کورس میں شامل ہے۔

فسانہ سعید بیوہ کا نکاح ثانی اسلام کا حکم ہے مگر اس افسانہ میں حضرت مصورِ غم نے سعید کا نکاح بے سود ثابت کیا ہے - سعید کی جگر خراش داستان دل ہلا دیگی - ۸؍

سنجوگ ایک تعلیم یافتہ سلیقہ شعار سمجھ دار مگر کرموں جلی اور نصیبوں پھوٹی مصیبت زدہ اور مظلوم لڑکی کی درد انگیز داستان جس کا نکاح والدین نے سوچ سمجھ کر نہ کیا اور فریقین کی طبیعتوں کا اندازہ نہ لگایا - بلکہ دولت و ثروت کی قربان گاہ پر اپنے جگر کے ٹکڑے کو بیدردی سے ذبح کر دیا اس کتاب کا فقرہ فقرہ تیر ہے اور سطر سطر نشتر۔ قیمت صرف ۱؍

سوکن کا جلاپا ایک بے گناہ لڑکی پر ساس سے سوکن لا بٹھائی اور غم نصیب مصیبت زدہ لڑکی نے ماں باپ کی لاج رکھنے کے لئے ساس کی زیادتیاں شوہر کے مظالم غرض سب اذیتیں ہنس کھیل کر صبر و شکر سے برداشت کیں - یہاں تک کہ ان غموں میں گھل گھل کر جان دیدی - قیمت ۵؍

مختصر افسانوں کے مجموعے

جوہر عصمت حضرت علّامہ مغفور کے بہت مشہور ۱۳ سبق آموز مختصر افسانے (۱) مظلوم بیوی کا پاک جذبہ (۲) جنوں کی دلہن (۳) اگلی محبتیں (۴) فسانہ تنویر (۵) بیگناہ کا قتل (۶) بھاوج کا کینہ۔ (۷) مامون رشید کا دربار اور ایک سچی عورت (۸) عدل جہانگیری - (۹) بلبل کی شہادت (۱۰) ملکہ شہزاد (۱۱) برقع کی مستحق (۱۲) غلط فہمی (۱۳) خاتمہ بالخیر - ان ۱۳ - افسانوں کا مجموعہ **جوہر عصمت** ہر شریف مرد اور شریف عورت کی نظر سے گذرنا چاہئے - بہت مشہور و مقبول ہے - قیمت عہ

سیلاب اشک باتصویر حضرت مصوّرِ غم کے سات درد انگیز افسانے (۱) پرستار محبت (۲) بلوچن کے تین رنگ (۳) طلاقن کا سفید بال (۴) حج اکبر (۵) عدل گلبدن (۶) بے قصور بچی (۷) ثریا کا تخیل - ہر افسانے کے ساتھ زر کثیر صرف کر کے فوٹو بلاک کی تصاویر لگائی گئی ہیں - قیمت عہ

طوفان اشک یعنی رواج کی چوکھٹ پر مظلوم عورتوں کی قربانیاں وہ موثر اور سبق آموز کتاب جس میں ۱۲ دل ہلا دینے والی کہانیاں ہیں اور سب درد و اثر اور سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی - قیمت عہ

قطراتِ اشک آنسوؤں کے بادشاہ حضرت علامہ راشد الخیری مرحوم کی افسانہ نگاری اور مضمون نگاری کے دور اوّل کے بہترین نمونے جو مخزن - عصمت - تمدن کہکشاں وغیرہ میں شائع ہو کر قبولیت عام اور شہرت دوام حاصل کر چکے ہیں - جنھوں نے پڑھنے والوں کو جادو نگار مصنف کی تحریر کے اثر و تاثیر کا قائل کر دیا تھا اور جو ادبی رنگینیوں اور طرز تحریر کی دلاویزی کے باعث بار بار پڑھے جاتے ہیں - قیمت صرف عہ

شہیدِ مغرب طرابلس اور مراکش میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے مقابلے - اسلام اور نصرانیت کے معرکے مسلمان عورت کی ناموس اسلام پر قربانیاں - مسلمانوں کی ترقی کا راز اور تنزل کے اسباب شدھی اور تبلیغ کا اثر - ۹ سبق آموز افسانے - قیمت عہ

نسوانی زندگی ان افسانوں میں خصوصیت کے ساتھ۔ بیوی۔ بیٹی۔ بہن کی ہر حیثیت علیحدہ دکھائی گئی ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ ہر حیثیت میں عورت ایسا ایثار اور قربانیاں کر دکھاتی ہے کہ مرد حیرت میں رہ جاتا ہے۔ قیمت ۸ر

گوہر مقصود یعنی خیالستان کی پری اور لال کی تلاش "دو بہت مشہور قصے۔ پہلا قصہ ملک خیالستان کی پری کا ہے جو مدت تک اِدھر اُدھر پھرتی اور بار بار کوشش کرنے کے بعد دنیا کا بہترین تحفہ لانے میں کامیاب ہوتی ہے۔ دوسرا قصہ ایک دکھیاری ماں کا ہے۔ جو گم شدہ بچے کی تلاش میں جنگلوں اور پہاڑوں میں ماری ماری پھری قیمت ۶ر

نانی عشو آپ کتنے ہی سنجیدہ کیوں نہ ہوں ناممکن ہے کہ نانی عشو پڑھتے یا سنتے وقت آپ کے پیٹ میں بل نہ پڑ جائیں۔ تمام ہندوستان میں اس کتاب کا ڈنکا بج چکا ہے۔ مصورِ غم مرحوم نے ظرافت کے مضامین بھی لکھے تو کمال کر دیا۔ چھٹا ایڈیشن قیمت ۱۰ر

رودادِ قفس حضرت علامہ مرحوم کی درد و اثر میں ڈوبی ہوئی نظموں کا مجموعہ۔ یہ معمولی نظمیں نہیں۔ بے کس عورتوں کے جگر خراش نالے اور مسلمان گھرانوں کے حیرت انگیز مرقعے ہیں۔ علامہ مرحوم کو جذبات نگاری میں جو کمال حاصل تھا وہ پورے طور پر ان نظموں میں نمایاں ہے۔ قیمت ۱۰ر

گرفتارِ قفس حضرت علامہ راشد الخیری مرحوم کی درد انگیز نظموں کے مشہور مجموعے رودادِ قفس کا دوسرا حصہ یہ نظمیں اس قدر درد و اثر میں ڈوبی ہوئی ہیں کہ سنگدل سے سنگدل انسان کی آنکھ سے بھی آنسو نکل پڑیں۔ قیمت ۴ر

گلدستۂ عید سچی خوشی کس طرح میسر ہوتی ہے۔ رمضان شریف میں کیا کرنا چاہیئے۔ عید کس طرح منانی چاہیئے۔ ان موضوعات پر نتیجہ خیز مضامین اور افسانے۔ کتاب ایک طرف بہترین تحفہ عیدی ہے تو دوسری طرف ہر وقت پڑھنے اور روزانہ زندگی میں بہت سے مفید نتائج اخذ کرنے کی چیز ہے۔ قیمت صرف ۸ر

تاریخ وسیرت۔ ادب وانشاء

آمنہ کا لال اُردو زبان کا سب سے بہترین مولود شریف حضرت علامہ مرحوم کی وہ تصنیف جو اپنے رنگ میں جواب نہیں رکھتی۔ اب تعلیم یافتہ گھرانوں میں مجلس میلاد پر یہی کتاب پڑھی جاتی ہے کیونکہ اس میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ہے جو خلافِ عقل کہا جا سکے۔ نثر کے ساتھ ساتھ نظم بھی علامہ مغفور کی ہے۔ قیمت عہ ر

سیدہ کا لال شہادت کی مکمل و مفصل تاریخ۔ حصہ اول مکمل تاریخ شہادت ہے جس سے واقعہ کربلا کے صحیح اسباب ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔ دوسرا حصہ مراثی کربلا ہے۔ یوں تو تمام کتاب اس قدر درد انگیز ہے کہ بغیر آنسو بہائے نہیں پڑھی جا سکتی مگر نثر میں جو مرثیے علامہ مغفور لکھے ہیں ان کی ایک ایک سطر کلیجہ کے پار ہو جاتی ہے۔ ادب لطیف کے علاوہ جو کتاب کی جان ہے شہادت کا اس قدر مفصل اور مکمل درد انگیز اور موثر بیان کسی کتاب میں نہیں۔ قیمت عہ ر

الزہرا اردو زبان میں جگر گوشۂ رسول اُمّ سیدۃ النساء حضرت بی بی فاطمہ رضی کی بہترین سوانح عمری جو بتاتی ہے کہ میاں بیوی کو کس طرح رہنا چاہیئے۔ بچوں کی پرورش کس طرح کرنی چاہیئے۔ دنیا کے ساتھ دین کس طرح میسر آتا ہے۔ آخر میں واقعہ کربلا کا مختصر بیان اور مصورِ غم کا قلم۔ قیمت ایک روپیہ

نوبت پنج روزہ شاہ جہاں آباد اجڑ چکا مگر اس کے کھنڈر اب تک مٹنے والوں کے کارنامے سنا رہے ہیں اور شہر کے در و دیوار اس وقت بھی اپنے مہمانوں کا مرثیہ پڑھ رہے ہیں۔ آج سے ستر سال پہلے دلی کیا تھی بادشاہ کا جلوس قلعہ معلیٰ کی بہاریں۔ شاہی جھمگٹے میلے تماشوں کے رنگ دربار کی کیفیت۔ شہر آبادی کی چہل پہل۔ ہندو مسلمانوں کی معاشرت رمضان۔ عید۔ سالگرہ کے تزک و احتشام۔ شادی بیاہ کی رسوم۔ غرض دورِ گذشتہ کی بہار اگر دیکھنی ہو تو نوبت پنج روزہ یعنی وداع ظفر ملاحظہ فرمایئے۔ جس میں آخری تاجدار مغلیہ کی پانچ نوبتیں اس قدر درد انگیز پیرایہ میں لکھی گئی ہیں کہ خون کے آنسو رلوا دیں گی۔ قیمت عہ ر

قلبِ حزیں چھوٹے چھوٹے نہایت لطیف ادبی مضامین کا دلاویز مجموعہ جذبات نسوانی کی درد انگیز ترجمانی ان مضامین میں علامہ مغفور نے شاعری کی ہے۔ اور نظم نما نثر کا یہ کتاب بہترین نمونہ ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے (۸ر)

وداعِ خاتون وہ درد انگیز مضامین جو مشہور ادیبہ محترمہ خاتون اکرم کی جواں مرگی پر لکھے گئے تھے۔ جو بتائیں گے کہ ہوتے کہتے ہیں۔ اور لڑکی شادی کے بعد کس طرح سسرال والوں کے دل فتح کر سکتی ہے۔ قیمت ۵ر

امین کا دمِ واپسین شہنشاہ ہارون الرشید اور ملکہ زبیدہ خاتون کے لختِ جگر شہزادہ امین الرشید کا دردناک قتل اسلامی تاریخ کا یوں ہی ایک درد انگیز واقعہ ہے اس پر مصورِ غم نے قصہ کے دلکش پیرایہ میں عبرت انگیز واقعات اپنے خاص رنگ میں لکھے ہیں۔ قیمت ۴ر

لڑکیوں کی انشاء خط و کتابت سکھانے کی اُردو زبان میں بہترین کتاب جس میں خطوں کے ذریعہ لڑکیوں کو بتایا گیا ہے کہ میکہ کی زندگی انہیں کس طرح بسر کرنی چاہیئے۔ اور سسرال میں جا کر ان کی ذمہ داریاں کیا ہیں۔ ایک عورت کی حیثیت سے انہیں کیا کیا فرائض انجام دینے ہیں اور زندگی کی دشوار گذار منزلوں اور کٹھن راستوں کو وہ کس طرح کامیابی کے ساتھ طے کر سکتی ہیں۔ ضخامت سو صفحوں کے قریب۔ قیمت ۱۲ر

اسلامی تاریخ افسانہ کے طرز پر

ماہِ عجم مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیری رحمۃ اللہ علیہ کا بے نظیر تاریخی ناول فاروق اعظم کے عہد مبارک میں

سلطنت ایران پر قابو پانے کے لئے مسلمانوں کے بے مثل جنگی کارنامے۔ فرزندان ایران کا سرفروشانہ مذہبی جوش۔ ایرانیوں کا پروانہ وار وطن پر قربان ہونا اسلام اور نصرانیت کی لڑائیاں۔ کفر و ایمان کے معرکے قرون اولے کے مسلمانوں کی ولولہ خیز جانبازیاں اور محبت کے جذبات لطیفہ کی حقیقت طرازیاں دیکھنی ہوں تو یہ تاریخی ناول پڑھئے۔ کنواری لڑکیاں نہ منگائیں عہ

عروس کربلا علامہ مغفور کے تمام تاریخی ناولوں میں بہ لحاظ درد و اثر کے ممتاز ہے۔ کربلا کے تاریخی واقعات پہلے ہی کچھ کم درد انگیز نہیں اس پر مولانا کے قلم گوہر ریز نے قیامت ڈھادی ہے کئی جگہ ہچکی بندھ جاتی ہے۔ اس پر لطف یہ ہے کہ محبت کا دلآویز افسانہ ہے بہت مشہور کتاب ہے ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو چکی ہے۔ قیمت عہ

یاسمین شام حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ثانی کے عہد کی اسلامی جنگ ہلال و صلیب کے معرکے اسلام کی فتح اور تسخیر شام کے حالات۔ اس کے ہمراہ حسن و محبت کی داستان نہایت متانت اور تہذیب سے لکھی گئی ہے۔ قیمت عہ

محبوبۂ خداوند طرابلس کے مقدس خداوند کا رقیب شمالی افریقہ کی حسینہ سفیریہ کو قابو میں کرنے کے لئے اپنے فرضی دعوؤں میں کیا کیا کرتب دکھاتا ہے۔ یہ ایک راز ہے جو محبوبۂ خداوند کے مطالعہ سے حل ہوگا۔ حضرت عثمانؓ خلیفۂ ثالث کے زمانہ میں اسلام اور عیسائیت کے معرکے اور لڑائیوں کے حالات لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۱۲ر

شہنشاہ کا فیصلہ عہد عباسی کے بغداد کا دلچسپ افسانہ ایک شخص اپنی بیوی کی شادی کن اسباب کے تحت ایک دوسرے شخص سے کرتا ہے۔ ایک مصیبت زدہ ماں کا بے گناہ بچہ کس وجہ سے واجب القتل ٹھیرایا جاتا ہے۔ ملکہ اپنے حصول مقصد کے لئے کیا کیا کوششیں کرتی ہے اور آخر میں کس خوبی سے شہنشاہ کا دودھ کا دودھ پانی کا پانی الگ کر دیتا ہے۔ قیمت ۳ر

شاہین و درّاج مصوّر غم حضرت علامہ راشد الخیری مرحوم کا وہ معرکۃ الآرا تاریخی ناول جس نے مصنف کی جادو نگاری کا بڑے بڑے ادیبوں کو قائل کر دیا تھا۔ علامہ مغفور کا سب سے پہلا تاریخی ناول ہے جس میں محبت کے جذبات لطیفہ کو نہایت لطف اور رنگینی سے بیان کیا گیا ہے یہ لحاظ زور قلم اور جذبات نگاری اردو ناولوں میں یہ قصہ نہایت نمایاں درجہ رکھتا ہے۔ پانچواں ایڈیشن قیمت ۸ر

منظر طرابلس تسخیر طرابلس کے لئے مسلمانوں کا جوش ایمانی حضرت زبیر بن عوام کی بے مثل بہادری ایثار و شجاعت محبت کے آتش کدہ میں بے گناہ لڑکی کی قربانی۔ حقیقی بہن کے ہاتھوں بھائی کا قتل۔ مذہبی پیشوا کی سیاہ کاریاں۔ قیمت ۵ر

دُرِ شہوار ایران۔ مازندران۔ سیستان کی ہولناک لڑائیوں کا مرقع بہرام کے شجاعانہ کارنامے اور ملکہ پر احسانات شہزادی سبطورہ کی فراست اور بہادری۔ اور وزیر کی مکاری اور فریب۔ قیمت صرف ۸ر

سودائے نقد جس سے معلوم ہوگا کہ مرد کا نکاح ثانی اور اسلام میں عورت کی حیثیت کیا ہے۔ یہ افسانہ بتائے گا کہ جوان بیٹی کی شادی نہ کرنا سوسائٹی کا کیسا زبردست گناہ ہے دو سگی بہنوں کی کوششیں اور حقیقی ماں کے ہاتھوں جوان بیٹے کا قتل ۵ر

تیغِ کمال اگر آپ کو غازی اعظم مصطفےٰ کمال کے مفصل حالات یونان کے برخلاف مسلمانوں کی کوشش اور فتح کے منظر دیکھنے ہیں تو اس کتاب میں دیکھئے جس میں یورپ کی سازشوں کے راز افشا کئے گئے ہیں۔ شکست یونان کے درد انگیز مناظر جاں باز ترکوں کی شجاعت اور کمال پاشا کا کمال۔ قیمت عہ

مضامین اور افسانوں کے جدید مجموعے

قرآنی قصّے ان نبیوں اور رسولوں کے مقدس حالات جن کا قرآن مجید میں ذکر ہے۔ حضرت علامہ راشد الخیری مرحوم یہ قصے مسلمان بچیوں کے لئے ان کی سمجھ کے مطابق انہیں کی زبان میں مگر اپنے خاص رنگ میں لکھے تھے۔ قیمت صرف عہ

عروس مشرق وہ مضامین جو یورپ کی اندھادھند نقالی اور مغربی تہذیب کے زہر آلود اثر سے محفوظ رکھنے کے لئے مرحوم مصوّر غم نے تحریر فرمائے تھے ان میں ان مشرقی خوبیوں کو جو روز بروز مٹ رہی ہیں اور جن پر ہندوستان کے بسنے والے ناز کرتے تھے موثر پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۰ر

گردابِ حیات حضرت مصوّر غم نے عورتوں کی اصلاح و حمایت میں چھوٹے چھوٹے نتیجہ خیز اور موثر افسانے عام فہم پیرایہ میں عصمت میں لکھے تھے ان کا مجموعہ ان افسانوں نے بیسیوں عورتوں کو افسانہ نگار بنا دیا۔ اور سینکڑوں عورتوں کی زندگی سنور گئی۔ عہ

بزمِ رفتگاں اردو ادب کے غیر فانی نثر کے مرثیے جو ملک کی مایۂ ناز خواتین اور باکمال شعرا ادبا کی یاد میں لکھے گئے تھے اور جو معدن ادب کے بیش بہا جواہر ریزے ہیں ایک ایک فقرہ اور ایک ایک جملہ درد و اثر میں ڈوبا ہوا ہے قیمت ۱ر

گدڑی میں لعل لڑکیوں اور عورتوں کو سگھڑ، ہنرمند اور کفایت شعار بننے اور کامیاب زندگی بسر کرنے کے لئے خانہ داری کے متعلق نہایت ہی مفید مشورے دل نشین پیرایہ میں۔ یہی ہیں وہ مضامین جنھوں نے ہزاروں عورتوں کی زندگی میں انقلاب پیدا کر دیا اور وہ کامیاب گھر والی بن کر خوشی کو زندگی گذارنے لگیں۔ عہ

سیاحتِ ہند جو ہندوستان کے مختلف مقامات کی تعلیم یافتہ دردمند خواتین و حضرات کا تذکرہ۔ جس سے مختلف صوبوں کی معاشرت۔ تمدن سے واقفیت ہوتی ہے۔ اور علامہ مرحوم کی طبیعت و عادات و خصائل کا بھی پتہ چلتا ہے۔ قیمت عہ

دادا لال بجھکڑ پانچ نہایت ہی پر لطف مزاحیہ قصے جنھیں پڑھ کر ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جائیں۔ ولائتی ننھی اور نانی عشو کے سلسلہ کی تفریحی لیکن نتیجہ خیز کتاب جس سے

علوم ہوتا ہے کہ مصور غم علیہ الرحمۃ ظرافت نگاری میں بھی کس درجہ کمال رکھتے
ھے۔ قیمت ۸ر

بے فکری کا آخری دن اور دوسرے مضامین کنواری بچیوں کے لئے۔ جن کا مقصد یہ ہے کہ
ن میں اچھے عادات وخصائل پیدا ہوں۔ وہ اپنے فرائض کو سمجھنے لگیں
ت چار آنہ ۴ر

الہ زار خواتین ہند کے محسن اعظم کے دردانگیز مضامین جن میں عورت کی مختلف حیثیت پر بحث کی گئی ہے۔ عورتوں کی
ظلومیت کا مرقع اور ان کے مصائب و آلام کی دردانگیز داستانیں
یں جنھیں پڑھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ اور سنگدل سے سنگدل انسان کی
نکھیں نم ناک ہوجاتی ہیں۔ قیمت ۱۲ر

احکامِ نسواں قرآن مجید کے وہ احکام جو عورتوں سے متعلق ہیں مع ترجمہ وتفسیر جس نے مسلمان
ورتوں کی ایک اشد ضرورت کو پورا کر دیا۔ کتاب زنانہ لٹریچر میں نہایت
ہمیت رکھتی ہے اور ہر مسلمان خاتون کے پاس رہنی چاہئے۔ اس کی
ری قدر وقیمت مطالعہ کے بعد ہی معلوم ہوسکتی ہے۔ قیمت ۱۲ر

رُباعیں حضرت علامہ مغفور کی سب سے آخری تصنیف مصور غم علیہ الرحمۃ نے اپنے مخصوص رنگ میں اردو زبان میں نثر ونظم کی رباعیں
کہی تھیں۔ جو اس قدر سوز وگداز اور درد واثر میں ڈوبی ہوئیں کہ ایک ایک
لہ اور ایک ایک مصرعہ کلیجہ کے پار ہوجاتا ہے۔ قیمت آٹھ آنے۔

دِلی کی آخری بہار ساٹھ برس پہلے دلی کیا تھی۔ مرد۔ عورتیں۔ بوڑھے بچے کس طرح
بےفکری اور سادگی کے ساتھ زندگی کا لطف اٹھاتے تھے۔ میلے ٹھیلے
س طرح مناتے اور سیر وتفریح کس طرح کی جاتی تھی۔ اس کتاب میں قدیم
عاشرت۔ محبت۔ تعلقات اور وضعداری کی دردانگیز کہانیاں اور بربادی
لی کے جگرخراش افسانے ہیں۔ قلعہ معلی کی کوثر سے دھلی ہوئی زبان میں
صنف نے فسانہ شب شنا کر دردمند دلوں کو تڑپا دیا ہے۔ قیمت صرف
یک روپیہ عہ ر

محسن حقیقی مسلمانوں کے آقا و مولا سردار دوجہاں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے چند متفرق
اقعات مصنف آمنہ کے لال کے قلم سے اور اس قدر موثر پیرایہ میں کہ
نکھ سے آنسو نکل پڑیں۔ مجالس میلاد کے متعلق چند اصلاحی مضامین
ی اس کتاب میں ہیں۔ قیمت چھ آنہ - ۶ر

داستانِ پارینہ تاریخی مضامین کا مجموعہ جن میں متعصب غیرمسلم مورخوں کے ان حملوں کا دندان
کن جواب بھی دیا گیا ہے جو مسلمان بیگمات اور حکمرانوں پر کئے جاتے
یں۔ افسانوں سے زیادہ دلآویزی ہے۔ قیمت باتصویر ۱۲ر

بلبلِ بیمار لڑکیوں کی تعلیم اور تربیت اور پردہ کے مختلف پہلوؤں پر طبقہ نسواں کے سب سے بڑے ناصح نے نہایی

صدی تک غور وفکر کے بعد جو بیش بہا مضامین تحریر فرمائے تھے ان کا
بے انتہا قیمتی مجموعہ۔ قیمت ۱۰ر

مسلی ہوئی پتیاں دلی کی بیگماتی زبان میں زنانہ خطوط حیات انسانی کے وہ راز جن کو
پڑھ کر بے ساختہ جی چاہتا ہے کہ الفاظ کو اٹھا کر آنکھوں پر رکھ لیجئے ۶ر

چمنستانِ مغرب خانہ داری۔ تاریخ۔ معاشرت۔ ادب غرض ہر موضوع پر جو خواتین کے لئے مفید ہوسکتا
ہے۔ انگریزی زبان کے چند بہترین مضامین کے عام فہم ترجمے۔ جن میں حضرت
علامہ مغفور کا خاص رنگ بھی جھلک رہا ہے۔ قیمت عہ

حور اور انسان اب سے تقریباً تیس سال قبل رسالہ تمدن میں علامہ مغفور نے حقوق نسواں کی حمایت
میں چند نہایت موثر دردانگیز افسانے تحریر فرمائے تھے جنھوں نے تعلیم یافتہ
مردوں میں ایک تہلکہ مچا دیا تھا۔ ان کا مجموعہ ۱۲ر

بساطِ حیات چار مختصر افسانوں کا مجموعہ۔ حیات انسانی کے متعلق جانوروں کا مشاہدہ اور مطالعہ یاروں
افسانے دلآویز اور نتیجہ خیز ہیں۔ قیمت ۶ر

نشیب وفراز آٹھ عورتوں نے اپنی اپنی زندگی کا کوئی اہم واقعہ یا مشاہدہ بیان کیا ہے۔ ہر افسانہ نہ صرف حد
درجہ دلچسپ ہے بلکہ نسوانی زندگی کے کسی نہ کسی پہلو پر کافی روشنی
ڈالتا ہے۔ قیمت ۴ر

مسلمان عورت کے حقوق جو مرد خانگی زندگی خوشگوار بنانے کے
آرزومند ہیں، جو عورتیں معلوم کرنا چاہتی ہیں کہ اسلام میں ان کی کیا وقعت
اور کیا درجہ ہے وہ اس مجموعہ کا مطالعہ کریں۔ جس دل میں مسلمانوں کی
ترقی اور بہتری کا درد ہے ممکن نہیں وہ ان مضامین کو پڑھے اور تڑپ
نہ اٹھے۔ قیمت بارہ آنہ۔ ۱۲ر

ساجن موہنی بہت سی بیبیاں باوجود کوشش کے شوہر کو خوش نہیں رکھ سکتیں کیونکہ انھیں تسخیر
شوہر کے گر ہی نہیں معلوم۔ اس مجموعہ کا مطالعہ نہ صرف شادی شدہ
خواتین ہی کے لئے بے انتہا مفید ہے بلکہ ان لڑکیوں کے لئے بھی جن
کی عنقریب شادی ہونے والی ہے۔ قیمت ۴ر

زیورِ اسلام لڑکیوں اور عورتوں کے لئے نہایت موثر مذہبی مضامین جن کے مطالعہ سے انھیں معلوم ہوگا
کہ ان کی ہستی کیا معنی رکھتی ہے اور آئندہ زندگی کو خطرات سے بچا کر ایک
مسلمان کی حیثیت سے پرلطف اور باطمینان زندگی کس طرح بسر کیجاتی
ہے۔ قیمت ایک روپیہ عہ ر

شادی کا انتخاب اس وقت اولاد کی شادی کا انتخاب مسلمانوں کے لئے نہایت نازک مسئلہ ہے۔ اس کتاب
میں اولاد کی شادی کے بارے میں بیش بہا مشورے دئے گئے ہیں۔ قیمت ۸ر

عالم نسواں

ان ملکی اور غیر ملکی واقعات پر جو خواتین بالخصوص مسلمان عورتوں سے متعلق تھے حضرت علامہ مغفور کا اپنے مخصوص پیرایہ میں تبصرہ۔ تحریک نسواں۔ بیداری نسواں۔ آزادی نسواں۔ حریت نسواں پر گراں بہا خیالات۔ قیمت ۸ ر

غریب بہشتی

وہ بیش بہا مضامین جو اصلاح معاشرت اور اصلاح اخلاق کے متعلق ہیں اور جن کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ کس طرح مسلمان گھرانے اندرونی اندر گھن کی طرح کھوکھلے ہو رہے ہیں۔ اور ان کی حالت درست ہونے کی کیا تدبیر ہیں۔ ۶ ر

بکھری ہوئی پتیاں

مختلف موضوعات کے متفرق مضامین انشائے لطیف اور کئی درد انگیز ... بھی ہیں۔ گویا اس مجموعہ میں حضرت علامہ مغفور کی کئی حیثیتیں نظر آتی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ چھ آنے۔ عہ ۶ ر

خدائی راج اور دوسرے افسانے

اردو کے سب سے پہلے مختصر افسانہ نگار کے آخری افسانوں کا بے مثل مجموعہ جس میں حیات انسانی کی پیچیدہ سے پیچیدہ گتھیوں کو سلجھایا گیا ہے اور جذبات انسانی کی بے مثل ترجمانی کی گئی ہے۔ پلاٹ۔ مکالمہ کردار نگاری۔ مناظر نویسی۔ جذبات نگاری ہر اعتبار سے یہ افسانہ مشرق کے بہترین افسانوں میں سے ہیں۔ جن پر اردو ادب ہمیشہ فخر کرے گا۔ قیمت ایک روپیہ۔ عہ ر

یادگار تمدن

تمدن حقوق نسواں کی حمایت میں پہلا اور آخری مردانہ رسالہ تھا۔ اس کے ایڈیٹر کی حیثیت سے علامہ مغفور نے جو مضامین تحریر فرمائے تھے اُن کا مجموعہ طرز بیان اس قدر دلآویز ہے کہ بار بار پڑھنے کو دل چاہتا ہے۔ قیمت ۶ ر

تصانیف محترمہ خاتون اکرم جنت مکانی

گلستان خاتون

محترمہ خاتون اکرم ہندوستان کے بہترین افسانہ نگاروں میں نہایت ممتاز درجہ رکھتی تھیں۔ گلستان خاتون متفقہ طور پر اردو کے بہترین افسانوں کا مجموعہ تسلیم کی گئی ہے اور اس میں وہ سبق آموز موثر اور درد انگیز افسانے ہیں جو زنانہ لٹریچر میں غیر فانی درجہ رکھتے ہیں۔ اس سے پہلے کسی ہندوستانی خاتون کے ایسے بلند پایہ افسانوں کا مجموعہ نہیں چھپا۔ ملک کے تمام مشہور اخبارات اور رسائل اور نامور اہل قلم مردوں اور عورتوں نے نہایت شاندار ریویو کئے ہیں۔ دیباچہ مولانا راشد الخیری ایڈیٹر عصمت نے لکھا ہے۔ تمام کتاب آرٹ کے کاغذ پر چھپی ہے۔ بار سوم۔ قیمت عہ

بیکر وفا

دلآویز نتیجہ خیز افسانہ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ وفا عورت کی طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ اور شریف بیوی اپنے شوہر کے لئے ایسی ایسی قربانیاں کر دکھاتی ہے کہ دنیا حیرت میں رہ جائے۔ قیمت ۸ ر

بچھڑی بیٹی

ایک دلچسپ اور سبق آموز افسانہ۔ ایک لڑکی ماں باپ سے بچھڑ جاتی ہے۔ اس کی جدائی میں ماں باپ کی جو کیفیت ہوتی ہے۔ صرف کتاب پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ برسوں کے بعد وہی لڑکی اس طرح ملتی ہے کہ جنت مکانی کی بے مثل افسانہ نگاری کی داد دینی پڑتی ہے۔ قیمت ۶ ر تیسری بار چھپی ہے۔

جمال ہمنشیں

جنت مکانی کے بے مثل ادبی مضامین کا نہایت حسین شاندار مجموعہ رسالہ حرم کی رائے۔ "یہ مضامین بہ لحاظ زبان وخیال نہایت ہی بلند ہیں اور ان کی اشاعت اردو زبان پر بڑا احسان ہے۔" قیمت عہ ر تیسرا ایڈیشن قریب ختم ہے۔

تصانیف محترمہ صغرا ہمایوں مرزا صاحبہ ایم۔ آر۔ اے۔ ایس لندن

مشیر نسواں یا زہرہ

ایک دلچسپ اخلاقی ناول جس میں لڑکیوں کو بہت سی بیش بہا اخلاقی باتیں بتائی گئی ہیں۔ قصہ دلچسپ اور نتیجہ خیز ہے۔ طرز بیان نہایت آسان اکابرین قوم نے جسے پڑھ کر شاندار ریویو کئے تھے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے۔

سرگذشت ہاجرہ

دلچسپ اور سبق آموز قصوں کے پیرایہ میں اخلاقی اور اسلامی جواہرات کا بیش بہا ذخیرہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ازدواجی زندگی میں جو بدمزگی پیدا ہو جاتی ہے عورت انہیں کس طرح دور کر سکتی ہے۔ قیمت ۱۰ ر

موہنی

ایک اخلاقی معاشرتی افسانہ۔ ایک شہزادی شوہر کے انتقال پر گھر بار چھوڑ کر جنگلوں میں ماری ماری پھرتی تھی یہاں تک کہ ایران پہونچتی ہے اور وہاں عجیب طریقہ سے شوہر سے ملاقات ہوتی ہے ایران کی معاشرت اور مہمانداری زچہ خانہ شادی بیاہ رسم و رواج پر دلچسپ معلومات بھی ہیں۔ قیمت ۱۰ ر

تحریر النساء

لڑکیوں اور عورتوں کے لئے جدید طرز پر خط و کتابت کی مفید کتاب۔ اخلاقی۔ معاشرتی۔ مذہبی سبقوں کا لاجواب دلچسپ مجموعہ۔ یہ کتاب انشا کی انشا ہے اور نتیجہ خیز سبق آموز مضامین کا مجموعہ بھی۔ قیمت ۴ ر

اخلاقی و اصلاحی ناول و افسانے

شہید وفا

سلمہ کی محبت کی سچی داستان دنیا فراموش نہیں کر سکتی اس نے سعید کی محبت میں فنا ہو کر وہ مصیبتیں اٹھائیں جن کی تاب شاید ہی کوئی انسان لا سکے۔ مشہور افسانہ نگار محترمہ امتہ الوحی صاحبہ کے اس کامیاب افسانے کے ساتھ ۹ نہایت سبق آموز افسانے اور بھی ہیں۔ قیمت عہ

انوری بیگم

اردو کی نامور افسانہ نگار محترمہ طیبہ بیگم مسز نواب خدیو جنگ بہادر کا نہایت دلآویز ناول ہے جس میں حیدرآباد کے ایک شریف معزز و اعلیٰ تعلیم یافتہ گھرانے کی بلند معاشرت دکھائی گئی ہے۔ پلاٹ میں نہایت دلکشی اور طرز بیان میں بے تکلفی اور سادگی ہے۔ قیمت عہ

دولت پر قربانیاں

تعلیم یافتہ اور روشن خیال لڑکی کا اس درجہ بے کر غیر کفو میں شادی کرنے سے ترک پدری دینا ہوگا برادری کے نا اہل لڑکے سے شادی کرنے کے دردناک نتائج اور دولت کے لالچ میں سوکن پر مٹی بیا بنے کا عبرتناک انجام قیمت ۸ر

چار رُخ

عصمت کی مشہور انشا پرداز محترمہ انیس فاطمہ کا لکھا ہوا ایک نتیجہ خیز افسانہ جس میں چار عورتوں کی عبرت انگیز اور سبق آموز آپ بیتی ہے - مغربی تمدن کی اندھا دھند تقلید - عیسائی مشنریوں کی صحبت - رواج کی پابندی کے دردناک نتائج - قیمت ۴ر

جاں باز

جس میں ایک معزز اعلیٰ تعلیم یافتہ گھرانے کے حالات نہایت ہی دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں - زبیدہ اپنے منگیتر کے لئے کیا کیا قربانیاں کرتی ہے - مسٹر ایک کم حیثیت مغربی لڑکی کے ہاتھوں کس طرح اپنی پرمسرت زندگی کو تباہ کرتے ہیں خاندان کا ایک سچا دوست تمام مشکلات کو حل کرتا اور اپنے دوستوں کی خاطر کیسی کیسی قربانیاں کرتا ہے - یہ ایسے باب ہیں کہ آپ عش عش کریںگے -
از محترمہ نذر سجاد حیدر صاحبہ - قیمت ۱۲ر

فیروزہ

ایک دولت مند مگر یتیم و بیکس لڑکی کا افسانہ غم - شرافت اور انسانیت کی دل ہلا دینے والی قربانیاں جن سے معلوم ہوگا کہ کس وجہ سے ایک شریف عورت اپنے شوہر کو ایک دوسری عورت کے حوالہ کر دیتی ہے - لالچ بے ایمانی - ہنگامی جذبات کے قابل نفرین نتیجے احسان فراموشی محسن کشی کے کمینہ حملے اور استقامت استقلال اور دور اندیشی کی فتح - از جمیلہ بیگم صاحبہ کلکتہ - قیمت ۸ر

نغمات موت

محترمہ حجاب اسمٰعیل کے دلآویز مضامین کا مجموعہ جو انہوں نے اپنی والدہ مرحومہ کی یاد میں لکھے تھے - یہ مضامین مصنفہ کے دلی جذبات کا آئینہ اور نظم نما نثر کا بہترین نمونہ ہیں - مصنفہ کے انداز بیان کی دل کشی اور ان کے شاعرانہ خیالات کی نزاکت رفعت پورے طور پر نغمات موت میں نمایاں ہیں - قیمت ۶ر

ادب زرّیں

محترمہ حجاب اسمٰعیل کا طرز تحریر ملک کی دوسری مشہور انشا پرداز خواتین سے بالکل جدا نہایت دلچسپ ہے - وہ نثر میں خوب شاعری کرتی ہیں - ان کے چھوٹے چھوٹے لطیف مضامین بلند تخیل عبارت کی رنگینی اور جذبات کی ترجمانی کا بہترین نمونہ ہوتے ہیں - اس مجموعہ میں پچاس مضامین ہیں جن میں سے اکثر مختلف رسائل میں شائع ہوکر خراج تحسین وصول کر چکے ہیں - قیمت ۸ر

غیرت کی پتلی

محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ منشی فاضل کا لکھا ہوا ایک سبق آموز اور دلچسپ قصہ جس میں تین مختلف خیال عورتوں کے حالات ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ اولوالعزمی اور ہمت سے عورت کس طرح بگڑا ہوا گھر بنا سکتی ہے - قیمت ۶ر

روحانی شادی

یہ اصلاحی ڈرامہ منشی پریم چند نے عصمت کے لئے لکھا تھا - پلاٹ مکالمہ - کیرکٹر اور ہر اعتبار سے کامیاب ہے - نتیجہ خیز سبق آموز ہے - دلچسپ اور دلآویز ہے عبرت ناک بھی اور کافی تفریحی مزاحیہ بھی - اصلاح معاشرت پر نہایت موثر اور بلند پایہ ڈرامہ ہے - قیمت ۶ر

دامنِ باغباں

دودھ کی قیمت (افسانے) عمر
مشہور افسانہ نگار ڈاکٹر سعید احمد بریلوی کے افسانے جذبات نگاری میں ڈاکٹر صاحب کو کمال حاصل ہے - اور زبان روزمرہ عام فہم لکھتے ہیں - دامن باغباں ڈاکٹر صاحب کے ۷ سبق آموز افسانوں کا مجموعہ ہے - جو اردو کے بہترین افسانوں میں شمار کئے جاتے ہیں -
قیمت صرف عمر

افسانۂ حرم

لڑکیوں کے لئے ایک فاضل جرنلسٹ نے دس کہانیاں لکھی ہیں اور ہر کہانی سے کوئی نہ کوئی مفید نتیجہ نکلتا ہے - لڑکیاں کتاب کو نہایت دلچسپی سے پڑھیں گی - طرز بیان میں دلآویزی ہے - عبارت بہت ہی آسان عام ہندوستانی گھرانوں کی کیفیت نہایت خوبی سے دکھائی گئی ہے -
قیمت ۷ر

آئینۂ جمال

یعنی دور حاضرہ کی نامور شاعرہ محترمہ ملقب بہ جمال صاحبہ کی ۴۰ نظمیں اسلام کے دور اولین کی سبق آموز منظوم کہانیاں ہمدردی قومی کی تڑپ - مناظر قدرت کی مصوری - جذبات نسواں کی صحیح ترجمانی - موسیقی کی لطافت وہ کیا خوبی ہے جو آئینۂ جمال میں نہیں خوف خدا پاس مذہب - حب الوطنی - ایثار ہمت بہادری کے جذبات اس کے مطالعہ سے پیدا ہوتے ہیں -
قیمت ۱۲ر

شمع خاموش

اردو کی مشہور شاعرہ منجو بیگم لکھنوی کی درد انگیز اور موثر نظموں کا مجموعہ مع دیباچہ مولانا راشد الخیری یہ نظمیں ہندوستانی مسلمان عورتوں کی مظلومیت کے صحیح تڑپ ذیلے ہیں - اردو رسائل میں شائع ہوکر مقبول ہو چکی ہیں ہر ہر شعر درد سے لبریز ہے - پڑھ کر آنسو نکل آتے ہیں - کسی خاتون کے کلام کا ایسا درد انگیز مجموعہ اب تک نہیں چھپا - زبان آسان اور عام فہم - قیمت ۶ر

کچھ اور مفید زنانہ کتابیں

تاریخی لطیفے

دنیا بھر کے نامور مصنفوں شاعروں بادشاہوں شہزادیوں وغیرہ کے لطیفے جو نہ دائرہ تہذیب سے باہر ہیں - نہ فرضی من گھڑت - ان سے ہنسی ہی آئے گی معلومات بھی بڑھے گی -
قیمت آٹھ آنے ۸ر

ہنسی کی باتیں

یہ کتاب ہندوستان کے معزز گھرانوں کی محترم خواتین کے نئے نئے طبع زاد مہذب لطیفے ہیں جنہیں پڑھ کر سنجیدہ انسان بھی ہنسے بغیر نہ رہ سکے - لطف یہ ہے کہ کوئی وقار تہذیب سے گرا ہوا کوئی لطیفہ نہیں - مہذب ظرافت کی بہترین کتاب ہے -
قیمت ۸ر

عقل کی باتیں

دنیا کے بڑے بڑے آدمیوں پیغمبروں بادشاہوں مصنفوں شاعروں ادیبوں اور فلاسفروں کے وہ سات سو اقوال جو برسوں کے تجربوں پر مبنی ہیں - جن میں ہنسی خوشی کامیابی سے زندگی گذارنے کا راز اور حیات انسانی کی پیچیدہ سے پیچیدہ گتھیاں سلجھانے کا حل ہے جو دل بہلانے اور غم غلط کرنے کا ذریعہ ہیں قیمت ۸ر

تندرستی ہزار نعمت

عصمت کی مایہ ناز مضمون نگار محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ فیضی بمبئی کے نہایت مفید مضامین جن میں صحت قائم رکھنے کے چند اصول بڑی خوبی سے بیان فرمائے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اپنی سیاحت امریکہ اور یورپ کے تجربات بھی تحریر فرمائے ہیں - قیمت ۴ ر

بچوں کی تربیت

بچوں کی پرورش اور تربیت پر بہترین کتاب پہلے شریف گھرانوں میں بچوں کی پرورش میں جن جن باتوں کا خیال رکھا جاتا تھا - آج جن بیماریوں پر اشرفیاں خرچ کی جاتی ہیں اس وقت پیسوں میں کام ہوجاتا تھا - وہ سب اس میں جمع کی گئی ہیں - قیمت ۱۰ ر

خواتین اندلس

اندلس یعنی اسپین میں مسلمانوں نے ۸۰۰ سال تک حکومت کی ہے - مسلمانوں کے زمانہ میں سرزمین اندلس (اسپین) نے ایسی ایسی باکمال خواتین پیدا کی تھیں جنہوں نے علوم وفنون کے دریا بہا دئے تھے - یہ ان کا تذکرہ ہے جس سے معلوم ہوگا کہ اس زمانہ میں طبقہ نسواں میں کیسی کیسی اعلیٰ پایہ کی شاعر ادیب - مصور - بذلہ سنج - لطیفہ گو - حاضر جواب موجود تھیں

قیمت صرف ۶ ر

زنانہ بستہ

دس چھوٹی کتابوں کا مجموعہ (۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) کہانیوں کی کتاب (۳) کھیل کی کتاب (۴) کلفے کی کتاب (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانے پکانے کی کتاب - (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب ادب اور اخلاق کی کتاب (۹) پزرہ کی کتاب (۱۰) خانہ داری کی کتاب یا دلہن کا اصلی جہیز - جو کتاب جس مضمون پر ہے مکمل ہے - بچیوں اور لڑکیوں کے لئے زنانہ بستہ نہایت ہی مفید اور بڑے کام کی کتاب ہے - قیمت صرف ۵ ر

بچوں کے لئے بچوں ہی کی زبان میں ۵ کتابیں

مختصر دنیا

انگریز سیاح گلیور صاحب بالشتیوں کی دنیا میں چلے گئے تھے جنہیں بالشتیے دیکھتے تھے - سیاح کبھی درجنوں بالشتیوں کو ہتھیلی پر اٹھا لیتا تھا اور سینکڑوں بالشتیوں کا جو کھانا اہتمام سے تیار ہوتا تھا ایک لقمہ میں ختم کر دیتا تھا بڑی مزے دار کہانی ہے - قیمت ۵ ر

بچوں کی دنیا

روس کے مشہور مصنف ٹالسٹائی کی ان کہانیوں میں سے جو بچوں کے لئے مصنف نے لکھی تھیں پانچ بہترین کہانیوں کا ترجمہ بچوں ہی کی زبان میں کیا گیا ہے جن سے علاوہ دلچسپ ہونے کے بچوں کے اخلاق درست ہوتے ہیں - ان میں نیکی بہادری - حب الوطنی - ہمدردی - ایثار کے جذبات پیدا ہوتے ہیں - قیمت ۷ ر

مزیدار کہانیاں

چھوٹے بچوں کے مطلب کی انہیں کی زبان میں لکھی ہوئی کہانیاں اس قدر دلچسپ کہ بغیر ختم کئے بچے چھوڑ نہ سکیں باتصویر - از سید ابو تمیم فرید آبادی - قیمت ۵ ر

جاپانی کہانیاں

مسز فضلی صاحبہ نے اپنے شوہر کے ساتھ جاپان میں کئی سال رہ کر بچوں کے مطلب کی نہایت عمدہ سبق آموز کہانیاں جمع کی ہیں اور بڑی قابلیت سے اردو میں لکھی ہیں - جاپانی بچوں کی یہ بہت مشہور پسندیدہ کہانیاں ہیں - تصویریں بھی دی گئی ہیں - قیمت ۱۲ ر

شہزادی نیلوفر

اور دوسری نہایت مزیدار دلچسپ کہانیاں - چھوٹے بچوں اور بچیوں کے لئے از محترمہ سردار جہاں رعنا - بی - اے - قیمت ۱۲ ر

آئینہ موٹر

موٹر کے متعلق اردو میں کئی کتابیں شائع ہو چکیں مگر وہ سب مل کر آئینہ موٹر کا پاسنگ بھی نہیں ہیں - اس کتاب میں موٹر انجن کے ہر حصہ کے اصول کا سلیس اور عام فہم عبارت میں سمجھائے گئے ہیں - اس کتاب کی مدد سے پرزے پرزے کے متعلق کافی واقفیت ہوجاتی ہے - ڈرائیور اور کسی کتاب کی پریشانیوں کی نہیں آتی اور بہت سا روپیہ اور وقت ضائع ہونے سے محفوظ ہوتا ہے - بہت سے نقشے اور انڈکس بھی ہے - قیمت صرف ۸ ر

آفتاب زندگی

مولانا سیماب اکبرآبادی نے اس دلچسپ قصہ میں ایک لڑکی کے کنوارپنے کے حالات دل نشین پیرائے میں لکھے ہیں اور فضول اور نقصان دہ رسموں پر مدلل بحث کی ہے - واقعات دلآویز اور طرز بیان دلکش ہو - قیمت ۶ ر

شباب زندگی

آفتاب زندگی کا دوسرا حصہ ہے جس میں شمس النساء کی شادی اور بعد کے حالات ہیں - اس ضمن میں جو مصائب اور جو تکلیفیں اور جو آرام اور جو درجنیں اس نے اٹھائیں اور جو تجربے اس نے حاصل کئے وہ سننے اور پڑھنے اور گرہ میں باندھ لینے کے قابل ہیں - قیمت ۶ ر

پھول پھلواری

پھولوں کی کاشت کیاری اور باغیچہ کی نگہداشت اور انگریزی ہندوستانی اور ہر موسم اور ہر قسم کے پھولوں کے متعلق نہایت مفید اور کارآمد معلومات اور عورتوں کے لئے قابل قدر تحفہ - از محترمہ سرور جہاں رعنا بی - اے - قیمت ۸ ر

وداع راشد

حیات راشد کا آخری باب

از رازق الخیری حضرت علامہ راشد الخیری رح کی علالت اور وفات کے حالات ذاتی اوصاف اور مختلف انسانی حیثیتوں کا تذکرہ - رسالہ شاہکار لکھتا ہے "رازق صاحب نے دلی کی صاف ستھری زبان میں بیچ پاکیزہ جذبات کی دردناک تصویر کھینچ کر رکھدی ہے - واقعات کو اس قدر موثر انداز میں بیان کیا ہے کہ بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکل آتے ہیں" اخبار وکیل لکھتا ہے "ہندوستان کے سب سے بڑے حزن نگار کی میت کے تاثرات کو اس قدر دردناک انداز میں بیان کیا ہے گویا خود مولانا مرحوم کتاب کے مصنف ہیں - صفحات ۸۰ فوٹو - قیمت ۸ ر

بچیوں کا سب سے پرانا ماہوار رسالہ

بنات

(یعنی بچیاں)

بنات ہندوستان کے مختلف
محکمات تعلیم مثلاً یو۔ پی
سی پی برار پنجاب بہار دہلی
سرحد کیطرف سے زنانہ مدرسوں
کیلئے سرکاری طور پر منظور ہے

بنات کا سال بھر کا چندہ صرف ۱۲؎
بذریعہ وی پی صرف ۔۱۲؎
غیر ملکوں سے چار شلنگ
مستقل خریداروں کو
سالگرہ نمبر مفت ملتا ہے

چودھواں ۱۴ سال || فہرست مضامین بابت ماہ نومبر ۱۹۴۱ء || جلد ۲۸ نمبر ۲

(باہتمام رازق الخیری پرنٹر پبلشر محبوب المطابع دہلی میں چھپکر دفتر عصمت دہلی سے شائع ہوا)

تندرستی ہزار نعمت عصمت کی مایہ ناز مضمون نگار محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ فیضی بمبئی کے نہایت مفید مضامین جن میں صحت قائم رکھنے کے چند اصول بڑی خوبی سے بیان فرمائے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اپنی سیاحت امریکہ اور یورپ کے تجربات بھی تحریر فرمائے ہیں - قیمت ۴ ر

بچوں کی تربیت بچوں کی پرورش اور تربیت پر بہترین کتاب پہلے شریف گھرانوں میں بچوں کی پرورش میں جن جن باتوں کا خیال رکھا جاتا تھا - آج جن بیماریوں پر اشرفیاں خرچ کی جاتی ہیں اس وقت پیسوں میں کام ہو جاتا تھا - وہ سب اس میں جمع کی گئی ہیں - قیمت ۱۰ ر

خواتین اندلس اندلس یعنی اسپین پر مسلمانوں نے ۸۰۰ سال تک حکومت کی ہے - مسلمانوں کے زمانہ میں سرزمین اندلس (اسپین) نے ایسی ایسی باکمال خواتین پیدا کی تھیں جنہوں نے علوم و فنون کے دریا بہا دئے تھے - یہ ان کا تذکرہ ہے جس سے معلوم ہوگا کہ اس زمانہ میں طبقہ نسواں میں کیسی کیسی اعلیٰ پایہ کی شاعر ادیب - مصور بذلہ سنج - لطیفہ گو - حاضر جواب موجود تھیں قیمت صرف ۶ ر

زنانہ بستہ دس چھوٹی کتابوں کا مجموعہ (۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) کہانیوں کی کتاب (۳) کھیل کی کتاب (۴) سلکھنے کی کتاب (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانے پکانے کی کتاب - (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب ادب اور اخلاق کی کتاب (۹) پرزہ کی کتاب (۱۰) خانہ داری کی کتاب یا دولہن کا اعلیٰ جہیز - جو کتاب جس مضمون پر ہے مکمل ہے - بچیوں اور لڑکیوں کے لئے زنانہ بستہ نہایت ہی مفید اور بڑے کام کی کتاب ہے - قیمت صرف عہ ر

بچوں کے لئے بچوں ہی کی زبان میں ۵ کتابیں

مختصر دنیا انگریز سیاح گلیور صاحب بالشتیوں کی دنیا میں چلے گئے تھے جنہیں بالشتیے دیکھتے تھے - سیاح کبھی درجنوں بالشتیوں کو ہتھیلی پر اٹھا لیتا تھا اور سینکڑوں بالشتیوں کا جو کھانا اہتمام سے تیار ہوتا تھا ایک لقمہ میں ختم کر دیتا تھا بڑی مزے دار کہانی ہے - قیمت ۵ ر

بچوں کی دُنیا روس کے مشہور مصنف ٹالسٹائی کی ان کہانیوں میں سے جو بچوں کے لئے مصنف نے لکھی تھیں پانچ بہترین کہانیوں کا ترجمہ بچوں ہی کی زبان میں کیا گیا ہے جن سے علاوہ دلچسپ ہونے کے بچوں کے اخلاق درست ہوتے ہیں - ان میں نیکی بہادری - حب الوطنی - ہمدردی - ایثار کے جذبات پیدا ہوتے ہیں - قیمت ۷ ر

مزیدار کہانیاں چھوٹے بچوں کے مطلب کی انہیں کی زبان میں لکھی ہوئی کہانیاں اس قدر دلچسپ کہ بغیر ختم کئے بچے چھوڑ نہ سکیں باتصویر - از سید ابو تمیم فرید آبادی - قیمت ۵ ر

جاپانی کہانیاں مسز فضلی صاحبہ نے اپنے شوہر کے ساتھ جاپان میں کئی سال رہ کر بچوں کے مطلب کی نہایت عمدہ سبق آموز کہانیاں جمع کی ہیں اور بڑی قابلیت سے اردو میں لکھی ہیں - جاپانی بچوں کی یہ بہت مشہور پسندیدہ کہانیاں ہیں - تصویریں بھی دی گئی ہیں - قیمت عہ ر

شہزادی نیلوفر اور دوسری نہایت مزیدار دلچسپ کہانیاں - چھوٹے بچوں اور بچیوں کے لئے از محترمہ سردار جہاں رعنا - بی - اے - قیمت ۱۲ ر

آئینہ موٹر موٹر کے متعلق اردو میں کئی کتابیں شائع ہو چکیں مگر وہ سب مل کر آئینہ موٹر کا پاسنگ بھی نہیں ہیں - اس کتاب میں موٹر انجن کے ہر حصہ کے اصول کا سائیں اور عام فہم عبارت میں سمجھائے گئے ہیں - اس کتاب کی مدد سے پرزے کے متعلق کافی واقفیت ہو جاتی ہے - ڈرائیور اور کشاب کی پریشانیوں کی نہیں آتی اور بہت سا روپیہ اور وقت ضائع ہونے سے محفوظ ہوتا ہے - بہت سے نقشے اور انڈکس بھی ہے - قیمت صرف عہ ۸ ر

آفتاب زندگی مولانا سیماب اکبرآبادی نے اس دلچسپ قصہ میں ایک لڑکی کے کنوارپنے کے حالات دل نشین پیرائے میں لکھے ہیں اور فضول اور نقصان دہ رسموں پر مدلل بحث کی ہے - واقعات دلآویز اور طرز بیان دلکش ہے - قیمت ۶ ر

شباب زندگی آفتاب زندگی کا دوسرا حصہ ہے جس میں شمس النساء کی شادی اور بعد کے حالات ہیں - اس ضمن میں جو مصائب اور جو تکلیفیں اور جو آرام اور جو راحتیں اس نے اٹھائیں اور جو تجربے اس نے حاصل کئے وہ سننے اور پڑھنے اور گرہ میں باندھ لینے کے قابل ہیں - قیمت ۶ ر

پھول پھلواری پھولوں کی کاشت کیاری اور باغیچہ کی نگہداشت اور انگریزی ہندوستانی اور ہر موسم اور ہر قسم کے پھولوں کے متعلق نہایت مفید اور کارآمد معلومات اور عورتوں کے لئے قابل قدر تحفہ - از محترمہ سرور جہاں رعنا بی - اے - قیمت ۸ ر

وداعِ راشد

حیاتِ راشد کا آخری باب

از رازق الخیری حضرت علامہ راشد الخیری رح کی علالت اور وفات کے حالات ذاتی اوصاف اور مختلف انسانی حیثیتوں کا تذکرہ - رسالہ شاہکار لکھتا ہے رازق صاحب نے دلی کی صاف ستھری زبان میں سچے پاکیزہ جذبات کی دردناک تصویر کھینچ کر رکھدی ہے - واقعات کو اس قدر موثر انداز میں بیان کیا ہے کہ بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکل آتے ہیں - اخبار وکیل لکھتا ہے "ہندوستان کے سب سے بڑے حزن نگار کی موت کے تاثرات کو اسقدر دردناک انداز میں بیان کیا ہے گویا خود مولانا مرحوم کتاب کے مصنف ہیں - ۸۰ صفحات دو فوٹو قیمت ۸ ر

بچیوں کا سب سے پرانا ماہوار رسالہ

بنات ہندوستان کے مختلف
تعلیمات علیم مثلاً یو۔پی
سی۔پی بہار پنجاب بہار دہلی
سرحد کیطرف سے زنانہ مدرسوں
کیلئے سرکاری طور پر منظور ہے

بنات

(یعنی بچیاں)

بنات کا سال بھر کا چندہ فقط عہ
بذریعہ وی پی صرف عہ
غیر ملکوں سے چار شلنگ
مستقل خریداروں کو
سالگرہ نمبر مفت ملتا ہے

چودھواں سال	فہرست مضامین بابت ماہ نومبر ۱۹۴۱ء	جلد ۲۸ نمبر ۲

(باہتمام رازق الخیری پرنٹر پبلشر محبوب المطابع دہلی میں چھپکر دفتر عصمت دہلی سے شائع ہوا)



بچوں کے لئے جتنے رسالے اور اخبار ہندوستان میں شائع ہوتے ہیں ان میں شائد بنات ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کی آمدنی صرف خریداروں کا چندہ ہے۔ بنات میں نہ تو اشتہارات ہوتے ہیں اور نہ کسی امیر یا رئیس کی سرپرستی اسے حاصل ہے۔ اگرچہ بنات تمام صوبوں کے تعلیم کے محکموں سے منظور ہو چکا ہے مگر کسی صوبہ کا محکمہ تعلیم قابل ذکر تعداد میں اسے نہیں خریدتا حالانکہ بچیوں کے لئے تمام ہندوستان میں صرف یہی ایک رسالہ ہے۔ بچوں کے مطلب کی کتابیں دفتر بنات سے بہت کم شائع ہوئی ہیں اس لئے کتابوں کی فروخت سے بھی اسے کوئی خاص مدد نہیں ملتی۔ ایجنٹوں کے ذریعہ یا ریلوے اسٹیشنوں پر بھی یہ پرچہ فروخت نہیں کیا جاتا۔ غرض اخباروں اور رسالوں کی آمدنی کے جو جو ذریعے ہیں بنات ان سب سے محروم ہے لے دے کے بس خریداروں کا چندہ ہے اور وہ اخراجات کے لئے کافی نہیں ہوتا۔ کاغذ کی گرانی نے بڑے بڑے کامیاب پرچوں کو پریشان کر دیا بنات تو ہے کس گنتی میں لیکن پھر بھی دو سال تک بنات نے کاغذ کی گرانی کا مقابلہ کیا۔ جنگ سے پہلے جو کاغذ سوا دو روپے رم آتا تھا اب اگر آٹھ روپیہ رم مل جائے تو غنیمت ہے یہ نہیں معلوم چند ماہ بعد او کس قدر مہنگا ہوتا ہے۔ بنات کو اس دو سال میں اس قدر کافی مالی نقصان ہو چکا ہے کہ اب اس کے جاری رکھنے میں نقصان ہی نقصان ہے۔ مگر یہ پرچہ عورتوں کے سب سے بڑے محسن حضرت علامہ راشد الخیریؒ نے جاری فرمایا تھا تیرہ برس میں ہم نے کئی ہزار روپیہ اس پرچہ پر صرف اس خیال سے قربان کیا کہ ہماری قومی بچیوں کو اس سے فائدہ پہونچ رہا ہے۔ اگر بنات بند کر دیا جائے تو بچیوں کے لئے سارے ہندوستان میں کوئی پرچہ نہیں ہے۔ ہاں لڑکوں کے لئے بہت سے پرچے جاری ہیں۔ اگرچہ ہماری قوم نے بنات کی قدر نہیں کی لیکن بنات بچیوں کی ضرورت کو اچھی طرح سمجھتا ہے۔ بنات کی بہتری کے خیال سے ہم اس پرچہ سے ۸ صفحے کم کر رہے ہیں۔ اور کوشش کریں گے کہ جس طرح بھی ہو یہ پرچہ جاری رہے۔

بنات میں لمبے مضمون پہلے بھی بہت ہی کم چھپتے تھے اب ۸ صفحے کم ہو جانے کی وجہ سے لمبے مضمونوں کیلئے بالکل جگہ نہ نکل سکے گی۔ اس لئے مضمون بھیجنے والی لڑکیاں اور بچیاں جہاں تک ممکن ہو مضمون چھوٹے چھوٹے بھیجیں ٭

عبادت

از

(مصور غم حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمتہ)

کس قدر تعجب ہوتا ہے ان نافرمان نمک حرام احسان فراموش اور گمراہ لڑکیوں پر جو کہنے کو تو مسلمان ہیں مگر اپنے اصلی آقا سچے رازق حقیقی محسن اور ہادیٔ برحق کے ارشاد کی تعمیل نہیں کرتیں۔

سیکسر جو دہریوں کا استاد ہے جس نے کبھی خدا کو خدا نہیں سمجھا اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ عبادت انسان کے واسطے بہترین جوہر ہے۔ وہ خود ہر اتوار کو گرجا میں جاتا نماز میں شریک ہوتا اور ہر شام کو دو گھنٹہ خالق حقیقی کے تصور میں مصروف رہتا جب سپارٹا کے ایک گروہ نے اس کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ عرض کیا کہ آپ جب خدا کی ہستی کے منکر ہیں تو آپ نماز میں کیوں شریک ہوتے ہیں" تو سیکسر اس کے جواب میں ہنسا اور کہا "میں اس کی ہستی سے منکر ہو کر اس کی عبادت کرنے والا اُن سے بہت بہتر ہوں جو اس کی ہستی کا اقرار کر کے اس کی طرف توجہ نہیں کرتے"۔

اس حکیم کا یہ جواب ہماری وہ بہنیں جو نماز بھول کر بھی نہیں پڑھتیں غور سے سنیں اور بتائیں کہ ان کا اسلام اچھا ہے یا اس لامذہب کا جو دہریہ ہو کر بھی خدا کی عبادت میں مشغول رہتا ہے۔

ظاہر ہے کہ عبادت سے خدا کو کوئی فائدہ نہیں پہونچ سکتا، اس کی زبردست طاقت اس بات کی محتاج نہیں ہے کہ اس کے پیدا کئے ہوئے بندوں میں سے ایک لاکھ نے اس کے آگے سر جھکایا یا ایک کروڑ نے۔ عبادت کا سچا منشا خود ہماری اپنی اصلاح اور نیکی ہے۔ ہم اگر خدا سے ڈریں گے موت کو یقینی قیامت کو برحق عذاب ثواب کو سچا سمجھیں گے تو

ضرور خدا سے ڈریں گے۔ اس کی رضامندی کی کوشش کریں گے۔ اور ہمارے پاس چونکہ خدا کو ممنون کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں اس لئے اس کے حکم کے بموجب رانڈوں یتیموں کی خدمت کریں گے۔

افسوس تو اس کا ہے کہ ہمارے دل اس قدر سیاہ ہو گئے ہیں کہ ہم کو خدا کی پرواہ ہے نہ اس کے رسول کی مگر جو بہنیں آج خدا سے غافل ہیں وہ انسان تو کیا پتھر ہیں جن کو کبھی اپنے خالق حقیقی کا خیال نہیں آتا کلام ربانی وہ چیز ہے کہ جس نے ہر معاملہ کا قطعی فیصلہ کر دیا۔ اب اس پر بھی اگر کوئی بدنصیب اس حکم کی تعمیل نہ کرے تو اس کی دین و دنیا دونوں برباد ہیں۔

وہ بہنیں جو مسلمان کہلاتی ہیں اور نماز سے غافل ہیں ان کو اس طرف بھی توجہ کرنی چاہئے کہ ایک نہایت ہی متعصب عیسائی جو اسلام کی جان کا دشمن ہے لکھتا ہے کہ :-

"گو ہمارے یہاں گھنٹہ بجتا ہے مگر جو طریقہ اسلام نے اذان کا ایجاد کیا دل دہلا دیتا ہے۔ صبح کی نماز کے وقت جب موذن کی صدائے اللہ اکبر ہوا میں گونجتی ہے تو سننے والے کی نگاہ میں بے تابی دنیا کا نقشہ آنکھوں میں پھر جاتا ہے۔ یہ ایسا لاجواب طریقہ ہے کہ ہر دماغ جو ذرہ بھر بھی عقل رکھتا ہو اس سنسان وقت میں معبود حقیقی کے آگے جھکنے پر رضامند ہو جاتا ہے"۔

پیاری بہنو تم مسلمان ہو کبھی صبح کی اذان پر غور کرو کہ دنیا بے خبر سوتی ہے اور وہ منادی کرنے والا تم کو خدا کی طرف بلاتا ہے اور کہتا ہے کہ نماز نیند سے بہتر ہے۔ یہ عجیب وقت ہوتا ہے۔ اور اگر ہماری بہنیں زیادہ نہیں صرف تین چار ہی دفعہ موذن کی اس آواز کو سن لیں تو یقیناً موذن سے پہلے نماز کو اٹھ کھڑی ہوں۔

۱۵ء

میری دُعا

تری درگاہ میں اے ذات باری التجا یہ ہے ٭ نہ کر محتاج تو اپنے سوا میری دعا یہ ہے
سہارے چھوڑ دوں سب کے ترا ہی بس سہارا ہو ٭ مجھے دونوں جہاں میں سب سے زیادہ تو ہی پیارا ہو
خدایا دولت علم و عمل ہم کو عطا کر دے ٭ ہمارے حال بیکس پر کرم اب تو ذرا کر دے
صداقت نیک نیت پاک جذبہ ہم میں پیدا کر ٭ ہماری زندگی کو نیک کاموں پہ ہی شیدا کر
کریں نیکی ہمیشہ ساتھ اپنے اور عزیزوں کے ٭ نہ گھبرائیں مخالف کی ہوا کے آئیں جو جھونکے
سیاہی کو مٹا کے بھر دے یارب دل میں نور اپنا ٭ دکھا دے ہم کو سیدھا راستہ ربِ غفور اپنا
الٰہی! ہم کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھنا ٭ ہمیشہ دین و دنیا میں ہمارا تو بھرم رکھنا
ہمیں دے اتنی طاقت اے خداوند دو عالم اب ٭ کہ اپنے آپ پیروں پر کھڑے ہو جائیں ہم یارب
یتیموں بیکسوں اور بے سہاروں کی کریں خدمت ٭ اور اپنے باپ ماں استاد کی دل سے کریں عزّت

غرض دنیا میں جتنی نیک راہیں ہیں خداوندا!
ہمیں سب کو چلانا تو سدا ان پہ خداوندا!

شجاعت سندیلوی

دیانت دار خاتون

حضرت عمر فاروقؓ کا عہد خلافت عدل و انصاف کے لئے اسلامی تاریخ میں خاص اہمیت رکھتا تھا ہم یہاں ایک واقعہ لکھتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ رعایا کی بہتری کے لئے کیا کچھ کیا کرتے تھے اور رعایا آپ کے احکام کی کہاں تک تعمیل کرتی تھی۔

حضرت عمرؓ کی عادت تھی کہ رات کو بھیس بدل کر گشت کیا کرتے تھے۔ تاکہ دیکھیں کہ رعایا کس حال میں بستی ہے۔

ایک رات آپ مدینہ منورہ کی گلیوں میں پھر رہے تھے۔ رات اندھیری تھی۔ گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ گلی کوچے سونے اور اداس تھے۔ سب لوگ سو رہے تھے۔ نیند کے نشے میں چور تھے۔

آپ جب شہر سے باہر نکلے تو ایک گھر میں مدھم سی روشنی دکھائی دی اور دو عورتوں کے بحث کرنے کی آواز بھی کان میں پڑی۔ آپ فوراً اس

دھر کو سنا تو ماں بیٹی بحث کر رہی تھیں۔ ماں کہتی تھی:۔

"بیٹی! دودھ میں پانی ملا دے"

بیٹی اس ضد پر اڑی ہوئی تھی کہ میں دودھ میں پانی ملانا نہیں چاہتی۔ کیوں کہ خلیفۂ وقت کا حکم ہے کہ دودھ میں پانی ملا کر نہ بیچا جائے۔ پھر میں خلیفہ کے حکم کو کیوں ٹھکراؤں۔ میں مسلمان ہوں اور مسلمان کا کام خلیفۂ وقت کی اطاعت (پیروی) کرنا ہے"۔

ماں نے ہر چند اپنی بیٹی کو دودھ میں پانی ملانے کے لئے کہا لیکن وہ نہ مانی۔ آخر ماں بولی "بیٹی! اس وقت خلیفہ دیکھ یا سن تھوڑا ہی رہے ہیں۔ اٹھ اور تھوڑا سا پانی ملا دے"۔

بیٹی نے جھنجھلا کر کہا "امی جی! یہ ناممکن ہے کہ میں خلیفہ کے حکموں کو کسی وقت بھلا دوں"۔ یہ گفتگو سن کر حضرت عمرؓ نے ان کے

کونین کی کہانی

تمام ہندوستان میں برسات کے موسم
ں عام طور پر موسمی بخار جس کو ملیریا کہتے ہیں
ی کثرت سے پھیلتا ہے۔ بعض شہر تو اس
امیں خاص طور پر نشانہ بنتے ہیں۔ دہلی میں
ں یہ بخار بکثرت اور سالانہ اپنے وقت پر پھیلتا
بتا ہے۔ ملیریا کا سب سے بہتر اور عمدہ
اج یہ ہے کہ رہائشی مکان میں جہاں تک
سکے صفائی رکھنی چاہیے۔ گھر کے آس پاس
ہیوں وغیرہ میں پانی جمع نہ ہونے پائے۔ تاکہ
ہروں کو انڈے دینے کے لئے کوئی جگہ نہ
ں سکے۔ لیکن ان چیزوں کے علاوہ جب
ار آجاتا ہے تو اس وقت اس کے اتارنے
ر روکنے کے لئے ایک دوا دی جاتی ہے
سفوف گولیوں اور عرق کی صورتوں میں
تی ہے مگر گولیاں بہت مشہور ہیں۔ اس
وا کا نام کونین ہے۔ اس کی ایجاد اور
علوم ہونے کے متعلق ایک دلچسپ کہانی
شہور ہے۔

جنوبی امریکہ میں ایک ملک پیرو ہے یہاں ملک ہسپانیہ کے بادشاہ کی طرف سے ایک وائسرائے کاونٹ آف سنکون مقرر تھا۔ یہ وائسرائے بڑا رحم دل اور نیک تھا۔ اس کے ماتحت ایک صوبہ کا حاکم ڈون لوئس نامی ایک اور شخص تھا جس کے سپرد علاوہ اور محکموں کے محکمہ جنگلات کی دیکھ بھال بھی تھی۔ ایک مرتبہ جب وہ کسی گھنے جنگل کا دورہ کرکے واپس آرہا تھا تو واپسی میں بخار میں مبتلا ہوگیا۔ جب اس کے ماتحت عملے کے ایک آدمی جارج کو خبر ہوئی جو اس جنگل کی جڑی بوٹیوں کے خواص سے واقف تھا تو اس نے ایک بوٹی کا عرق نکال کر لوئیس کو پلا دیا۔ ڈون لوئس نے چلتے وقت تھوڑی سی یہ بوٹی اپنے ساتھ لے لی۔ کچھ عرصہ کے بعد وائسرائے کی لیڈی کو اسی قسم کا بخار چڑھا جیسا لوئس کو چڑھا تھا۔ لوئس کو وہ دوا یاد آگئی۔ اس نے

وائسرائے کو وہ دوا پیش کی تو اس کی آزمائش پر لیڈی صاحب کا بخار بھی جاتا رہا۔

چنانچہ متواتر آزمائش کے بعد ملک پیرو میں اس کی شہرت ہوگئی۔ اور اہل ملک میں اس کا رواج عام ہوگیا۔ لوگوں کو اس کے استعمال سے بہت فائدہ ہوا۔ جب وائسرائے کے عہدے کی میعاد ختم ہوگئی تو وہ بوٹی اپنے ساتھ کثرت سے اسپین لایا۔ چونکہ یہ دوائی ملک پیرو میں ملی تھی اس لئے اس کو کسی وقت میں پیرو کی چھال کہتے تھے۔ لیکن یورپ میں اس کا لانے والا کاونٹ آف سنکون تھا اس لئے وہاں اس بوٹی کا نام سنکونا مشہور ہوا۔ اسی سنکونا کی چھال سے اس زمانہ کی کونین نامی دوائی تیار کی جاتی ہے جو ملیریا کے علاج میں اکسیر ثابت ہوئی ہے۔

ہندوستان میں بھی مناسب مقامات پر حکومت کی زیر نگرانی سنکونا کی کاشت شروع ہوگئی ہے۔ صرف ایک شخص کاونٹ آف سنکون کی عقل نے ہر سال لاکھوں شخصوں کی جان بچانے والی دوائی کے خواص معلوم کر لئے۔

مقصودہ خاتون ادیب فاضل

دیوتا کا عطیہ

ایک بار شہد کی مکھیوں نے کچھ شہد دیوتا کے سامنے پیش کیا۔ دیوتا بہت خوش ہوا۔ اس نے پوچھا کہ تم کیا چاہتی ہو۔ جو بھی تم مانگو گی وہ دیا جائے گا۔

مکھیوں نے آپس میں مشورہ کر کے عرض کی کہ اے دیوتا تو ہمیں ایک ڈنک عطا فرما دے تاکہ ہم اپنے شہد کی حفاظت کر سکیں اور آدمیوں سے محفوظ رہ سکیں۔ دیوتا اس بات کو سن کر بہت رنجیدہ ہوا۔ اس نے تھوڑی دیر کے بعد جواب دیا۔ "تم نے ایسی چیز طلب کی ہے جو دوسروں کے واسطے تکلیف کا باعث ہوگی مگر میں تم سے وعدہ کر چکا ہوں کہ تم جو بھی مانگو گی وہ دیا جائے گا۔ اس لئے آج سے تم کو ڈنک دے دیا گیا۔ مگر تم نے یہ صرف اس لئے مانگا ہے کہ تم دوسروں کو کاٹو انھیں تکلیف پہونچاؤ۔ اس لئے یاد رکھو کہ جب بھی تم کسی کو کاٹو گی اس کے چند ہی لمحہ بعد تم اپنی زندگی کا آخری سانس بھی لے لوگی۔

خالد حسن قادری ۔ آگرہ

ہمالیہ کی سیر

جاڑے کی ایک کڑکڑاتی رات تھی۔ ہم لوگ اپنی اپنی رضائی میں لپٹے لپٹائے کمرے میں بیٹھے پڑھنے میں مشغول تھے۔ کیونکہ صبح ہی سے ہمارا ششماہی امتحان شروع تھا۔ اس وقت کوئی بارہ کا عمل تھا کہ یکایک سیّد صاحب کو نیند آنے لگی۔ میں نے کہا اجی واہ ابھی سے نیند آنے لگی۔ کہاں تو ایک بجے تک کی ٹھیری تھی۔ ابھی تو صرف بارہ ہی بجے ہیں۔ سید صاحب نے آنکھیں ملتے ہوئے کہا ”ہاں جانے بھی دو اب سونا چاہیئے۔ کیا پڑھنے کے پیچھے تندرستی خراب کرنی ہے۔ میں نے کہا اچھا بھئی چلو سو جائیں۔ سیّد صاحب نے بٹن دبا کر برقی قمقمے کو بجھا دیا۔ اور ہم اپنی اپنی چارپائیوں پر دراز ہو گئے۔ میں نے کہا سیّد دیکھو تو آج کل یہ انگریز اور امریکہ والے ہمالیہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھنے کے لئے کس قدر جاں فشانی سے کام کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں بہتوں کی جانیں بھی جا چکی ہیں۔ لیکن اب تک کوئی کامیابی نہ حاصل ہوئی۔ سیّد نے کروٹ لیتے ہوئے کہا ”ہاں بھئی۔ نئے نئے حالات معلوم کرنے کے واسطے یورپ والے کتنی ترقی کر گئے ہیں۔ اور کر رہے ہیں۔ ایک ہم ہندوستانی ہیں کہ ہماری آنکھیں ہی نہیں کھلتیں۔ کیا ہم اپنے ہندوستان کے مشہور پہاڑ کے نامعلوم حالات نہیں دریافت کر سکتے۔ ہم تو اور آسانی سے معلوم کر سکتے ہیں۔ لیکن ہم میں اتنی ہمت کہاں۔ ہمارے تو خمیر ہی میں کاہلی دشمنی ہے۔ لعنت ہے ہماری زندگی پر۔ ہم کو تو صرف چارپائی توڑنی آتی ہے۔ اور دماغ سے کام لینا تو ہم جانتے ہی نہیں۔

میں نے سیّد صاحب کی بات کاٹتے ہوئے کہا ” اجی واہ۔ یہ کیسی باتیں کرتے ہو۔ کیا سب کی طرح ہم تھوڑا ہی ننگے ہیں۔ اگر ہم لوگ اس کا بیڑا اٹھائیں اور پھر اگر خدا کے فضل سے کامیابی ہاتھ رہی تو ساری دنیا میں ہمارے نام کا ڈنکا بجے گا اور سال نو

کی ڈائری میں ہمارا نام زرّیں حرفوں سے لکھا جائے گا۔ پھر دیکھنا ہماری کیا عزّت ہوتی ہے۔ یہ سن کر سیّد صاحب کی باچھیں کھل گئیں اور انھوں نے اپنے دماغ میں اپنی عزت اور شہرت کے قلعوں کا خاکہ کھینچتے ہوئے بے تابی سے کہا۔ تو ایسا کیسے ہوسکتا ہے۔ میں نے قدرے اطمینان سے کہا۔ آہاں واہ۔ اس میں کیا مشکل ہے۔ آنکھیں بند کرلو۔ کیا سچ۔ سیّد نے تعجب سے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا میں نے مسکرا کر کہا تو پھر کیا جھوٹ"۔ غرض کہ ہم نے آنکھیں بند کرلیں۔

میں نے کہا سیّد بھئی پہلے یہ تو بتاؤ اڑکر سفر کروگے یا پہاڑوں پر چڑھ کر۔ سیّد نے انتہائی خوشی میں کہا بھئی اڑکر سفر کرنے میں جلد پہونچ بھی جائیں گے اور ذرا لطف بھی رہے گا۔ میں نے جواب دیا۔ ہاں یہی میں بھی چاہتا تھا۔ اچھا تو پھر کس رفتار سے اڑا جائے جس میں جلد پہونچ جائیں۔ بس ۸۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑا جائے کیونکہ مقصد جلد پہونچنا ہے اور راستہ کے گرد و نواح کی چیزوں کا بھی تو اچھے طریقہ سے جایزہ لیتے چلنا ہے۔

میں نے کہا بہتر ہے۔ اب ہم سطح زمین سے قریب ۲۰۰ فٹ اوپر کی خوشگوار صحت بخش اور خنک فضا میں تھے۔ میں نے کہا بھائی سیّد اب تو ذرا ٹھنڈک محسوس ہونے لگی۔ اونی لبادہ نکالنا ہی پڑے گا۔ جواب ندارد۔ میں نے کہا سیّد کہو تو رفتار کی سوئی کو ٹھیک ۱۰۰ پہ کردوں تاکہ جلد پہونچ جایا جائے ورنہ یہ ٹھنڈک تو مار ہی ڈالے گی۔ جواب ندارد۔ میں نے ذرا زور سے کہا اجی کیا سو رہے ہو دیکھو تو نیچے کے آدمی کس قدر چھوٹے معلوم ہو رہے ہیں۔ اس بار پھر جواب غائب۔ اب تو مجھے نہایت ہی غصّہ آیا۔ میں نے مڑکر جو دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت ۵۰ فٹ نیچے ایک تاڑ کے درخت میں اٹکے پڑے ہیں۔ مجھے نہایت ہی غصّہ آیا لیکن کر ہی کیا سکتا تھا۔ مجبوراً مشین کو موڑ کر نیچے اترنا پڑا۔ جب قریب پہونچا تو حضرت نے نہایت شرمندگی سے کہا کیا کروں میرا لحاف اس تاڑ کے پتوں میں پھنس گیا اور میں اٹک کر رہ گیا۔ میں نے کہا "خوب! جب دیکھا تھا کہ سامنے تاڑ ہے تو مشین کو

را ایک طرف موڑ رہا ہوتا۔ یہ خوردبین آخر سامنے کس واسطے لگی ہوئی ہے۔ انھیں سب موقعوں کے لئے تو۔ وہ تو کہو خیریت ہو گئی۔ ورنہ کہیں مشین کا کوئی پرزہ اٹکتا تو پھر چھٹنا ہی مشکل ہو جاتا۔ اچھا خیر آئندہ خیال رہے چلئے"! اب ہم پھر نہایت تیزی سے اوپر اڑنے لگے۔ ٹھنڈک سے ہمارے بدن تھر تھرا رہے تھے لیکن ہمارے گرم لبادے ہم کو کافی گرمی وآرام دے رہے تھے۔ ابھی ہم نے صرف ڈھائی سو میل کا سفر طے کیا تھا کہ ہم نے خوردبین سے دیکھا کہ ایک انسان نما چمکدار شے آہستہ آہستہ حرکت کرتی ہماری طرف آرہی ہے میں نے تعجب سے سید کی طرف دیکھا اور سید نے میری طرف۔ ہماری آنکھیں آنے والے خوف کا اظہار کر رہی تھیں۔ سید نے کہا بھئی آخر یہ کیا چیز ہے۔ میں نے جواب دیا میں خود اسی فکر میں ہوں۔ کیونکہ اب تک جتنے لوگوں نے سفر کیا ان کے سفرنامے میں اس چیز کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ سید نے قدرے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے جیسے کہ انھوں نے کچھ معلوم کر لیا ہو کہا کہ ممکن ہے کہ وہ حضرت جبرئیل ہوں اور خدا تعالیٰ نے ان کو ہماری سرکوبی کے لئے بھیجا ہو۔ کیونکہ ان کا خیال ہو کہ ہم ان کی ہستی کا راز معلوم کرنے جا رہے ہیں۔ میں نے کہا ہاں بھئی ممکن ہے کہ تمہارا خیال صحیح ہو۔ لیکن شاید یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ہم طالب علموں کی ہمت اور دلیری دیکھ کر خدا تعالیٰ نے حضرت جبرئیل کو اس لئے بھیجا ہو کہ وہ جا کر ہماری مدد کریں اور ہمالیہ فتح کرنے کی صحیح اور آسان ترکیبیں بتائیں۔ پھر ہم مسلمان بھی تو ہیں۔ سید نے اعتبار کرتے ہوئے کہا ہاں! ہاں شاید یہی ہو۔ غرض کہ ہم اسی ششش وپنج میں آگے بڑھتے جا رہے تھے اور لمحہ بہ لمحہ ہمارا خوف ترقی ہی کرتا جا رہا تھا یہاں تک کہ ہم اس چمکیلی شے کے بہت نزدیک پہونچ گئے۔ ہمارے ہاتھ ڈر کی وجہ سے کانپنے لگے تھے۔ ہینڈل کو سنبھال نہ سکتے تھے۔ سید صاحب کی تو یہ حالت تھی کہ ان کا جسم سرد ہوا جا رہا تھا۔ اور منہ پر ہوائیاں اڑنے لگی تھیں۔ قریب پانچ منٹ کے وہ شے اچھی طرح دکھائی دینے لگی اور نزدیک جانے پر معلوم ہوا کہ

ایک بہت بڑا پرندہ ہے جس کے پر
ٹ کے شعلوں کی طرح سرخ و سنہرے
بک دار ہیں۔ قد ہاتھی سے کچھ چھوٹا ہے۔
نہ گہرا سرخ ہے۔ لیکن اس کی بناوٹ
لکل انسان جیسی ہے۔ ناک۔ کان۔ آنکھ
انت سب موجود ہیں۔ آنکھیں نیلی و
بوری ہیں جن سے ایک قسم کی تیز روشنی
ابر نکل رہی ہے جس کے سہارے وہ
ات کو بھی اپنا راستہ دیکھ سکتا ہے۔
نسان کی طرح دو ہاتھ موجود ہیں۔ اور
ن کے پیچھے دو بڑے بڑے ڈینے لگے
وئے ہیں جن کے سہارے وہ ایک ڈراؤنی
واز پیدا کرتا ہوا اڑتا ہے۔ سر پر ایک کلغی
ہایت خوبصورت بالکل بادشاہوں کے
ج کے مشابہ لگی ہوئی ہے۔ ہم ایسا پرندہ
یکھ کر حیران تھے۔ شائد وہ آسمانی پرندوں
بادشاہ تھا۔ اور سیر و تفریح کی غرض سے
ہیں جا رہا تھا۔

اب ہماری جان میں جان آئی اور ہم
یر کسی خوف و خطر کے آگے بڑھتے چلے گئے
یونکہ اس پرندے کے حملے سے بچاؤ کے
واسطے ہماری جیبوں میں بھرے ہوئے پستول
موجود تھے۔ ہم نے رفتار اور بڑھا دی
اور چند ہی منٹوں میں زن سے اس سنہرے
پرندے کے پاس سے گذر گئے۔ ابھی مجھ کو
صرف ایک ہی آفت سے چھٹکارا ملا تھا کہ
دوسری زبردست آفت نے آگھیرا۔ کیونکہ
ابھی ہم نے سطح زمین سے صرف ۵۰۰ میل
کا سفر کیا تھا کہ سید صاحب کہنے لگے۔ بھئی
جمیل اب تو آگے چلنے کی ہمت نہیں ہوتی۔
جاڑا اس قدر پڑ رہا ہے کہ میرے ہاتھ پیر
سرد ہوئے جا رہے ہیں۔ میں نے کہا۔ اماں
واہ ابھی اتنے ہی میں ہمت نے جواب دے
دیا۔ ابھی آپ چلے ہی کتنا ہیں۔ کم سے کم
اس فاصلہ کا دس گنا ابھی اور چلنا ہے تب
کہیں جا کے منزل مقصود کی ہلکی سی جھلک
دکھائی دے گی۔ انھوں نے کہا کچھ بھی ہو
بھئی اب تو مجھ سے ایک قدم آگے نہ چلا جائیگا
اب ذرا آرام کرو۔ دوسرے دن پھر چلیں
گے۔ میں نے کہا جی نہیں! اچھے کام میں
دیر نہیں کی جاتی۔ چلئے اٹھئے۔ آخر آپ کو
اپنی ناموری و شہرت کا بھی خیال نہیں۔ سید نے

چیں بہ جبیں ہو کر کہا۔ خوب! کیا آپ کسی کو زندہ ہی مارنا چاہتے ہیں۔ یہاں تو تھکن سے میری حالت بری ہو رہی ہے اور آپ کو ناموری کی سوجھی ہے۔ آدمی ہو کہ مشین۔ کہتا تو ہوں کہ آج ذرا آرام کرو کل تک تھکن دور ہو جائیگی تو پھر چلنا شروع کریں گے۔ میں نے ذرا ترش رو ہو کر کہا۔ جی نہیں میں آپ کے لئے رُک نہیں سکتا۔ اپنی کامیابی اپنے ہاتھ۔ آخر ٹھیرے تو ہندوستانی ہی۔ میں نے کیا غلط کہا تھا کہ تمہارے خمیر میں کاہلی و سستی ہے۔ خون میں حرارت نام کو نہیں چستی و پھرتی چھو تک نہیں گئی۔ اس قدر گرے ہوئے خیال کے کہ اپنے آس پاس تک کی خبر نہیں۔ اچھا جناب آپ بہت کچھ کہہ چکے۔ اب زبان بند کیجئے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہ ہوگا۔ آپ نے جتنی بے عزتی اور ہتک اس وقت میری کی ہے اگر کوئی دوسرا ہوتا تو میں اس کو اس کی اس نالائقی کا مزہ بھی چکھا دیتا۔ نہ جانے میں کیوں خاموش ہوں۔ سید نے غصہ سے کانپتے ہوئے کہا۔ میں نے کہا یہ گیدڑ بھپکیاں کسی اور کو دکھانا۔ میں تمہارے دباؤ میں آنے والا نہیں۔ سید نے انتہائی غصہ میں سرخ ہوتے ہوئے کہا بس اپنا بھلا چاہتے ہو تو اب خاموش ہو جاؤ۔ میں زیادہ بیہودہ بکواس نہیں سننا چاہتا۔ میں نے ڈانٹ کر کہا۔ کیا! بیہودہ بکواس؟ نہیں تو اور کیا! سید نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔ میں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ جھٹ سے زور کا ایک طمانچہ رسید ہی تو کر دیا۔

ہماری آنکھیں یکایک کھل گئیں میں نے دیکھا میرا تھپڑ سید کے رخسار پر پڑا ہے اور پانچوں انگلیوں کے نشان اس کے گال پر ابھر آئے ہیں اس کی آنکھیں غصہ کے مارے پیلی ہو رہی ہیں۔ اس نے کڑک کر کہا جناب یہ کیا حرکت"۔ میں نے شرم سے نظریں نیچی کئے ہوئے کہا "سید یہ ہماری پہلی ناکامی ہے"۔ وہ مسکرا دیا۔ اور میں نادم۔

سید خلیل الرحمٰن رغبی

صفحہ ۶ کا باقی: نشان لگا دیا۔ اگلے دن اس لڑکی کے باپ کو اپنے پاس بلایا اور پوچھا "میں اپنے لڑکے عاصم کو آپ کی دامادی میں دیتا ہوں کیا آپ قبول فرما سکتے ہیں؟" لڑکی کا باپ بڑا خوش ہوا چنانچہ عاصم کی شادی اس لڑکی سے ہو گئی۔ یہ دیانت داری سچائی اور خلیفہ وقت کی اطاعت

بے ہوشی کی دوا

اب سے سو سال پہلے جمیس سمپسن کی "بے ہوشی کی دوا" (کلوروفارم) عالم وجود میں نہ آئی تھی مختلف قسم کے بیماروں کو اپریشن یعنی زخموں پھوڑے پھنسیوں کی چیر پھاڑ کرانے میں بڑی بڑی تکلیفیں اٹھانی پڑتی تھیں اور سخت سے سخت بیماریاں جن کو چیرے پھاڑے بغیر اچھا نہیں کیا جا سکتا تھا۔ کیونکہ اس وقت تک درد کو کم کرنے والی کوئی دوا معلوم ہی نہ تھی چنانچہ اکثر بیمار درد کی تاب نہ لاکر مر جاتے تھے۔ اس زمانہ کے ڈاکٹروں نے بہت سی کوششیں کیں کہ کوئی ایسی دوا ایجاد کی جائے جو چیرنے پھاڑنے کی تکلیف کو کم کر سکے اور مختلف لوگوں نے اس کے لئے بہت سی دوائیں ایجاد بھی کیں لیکن وہ پورے طور پر مفید ثابت نہیں ہوئیں۔ اسی زمانہ کے ایک مشہور اور بڑے ڈاکٹر جمیس سمپسن نے بھی اس بات کا خیال کیا کہ ان دواؤں کے استعمال کرنے پر بھی بیمار کو پورے طور پر آرام نہیں ہوتا

چنانچہ اس کے بعد سے اس نے ایک خاص اور پوری پوری بے ہوشی کی دوا تیار کرنے کا ارادہ کر لیا جمیس ابھی ڈاکٹری پڑھتا ہی تھا کہ اس کی لیاقت کی کافی شہرت ہو چکی تھی اور اب جب کہ وہ ایک ماہر ڈاکٹر تھا مختلف ملکوں سے اس کے ہاں دوائیں آتیں اور وہ ان پر تجربے کرتا رہتا۔ چنانچہ کئی سال گذر گئے ایک دن اتفاق سے وہ اپنے دوستوں کے ساتھ کسی دوائی کا تجربہ کر رہا تھا۔ اس نے اور اس کے دوستوں نے اس دوا کو سونگھا تو معلوم ہوا کہ دوا کے سونگھنے سے کچھ بے ہوشی سی پیدا ہو رہی ہے۔ چنانچہ تھوڑی سی دیر میں سمپسن اور اس کے دوست سب بیہوش ہو گئے۔ اسی وقت اتفاق سے سمپسن کا ایک نوکر کمرے میں آیا تو دیکھا کہ تینوں بیہوش پڑے ہیں۔ وہ یہ سمجھا کہ شائد شراب پئے ہوئے ہیں۔ تھوڑی دیر گذرنے کے بعد پہلے سمپسن کو ہوش آیا۔ اس نے اس دوا کی

حقیقت کو پہچانا۔ کئی بار اس کا تجربہ کیا اور کامیاب ہونے پر کلوروفارم اس دوا کا نام رکھا گیا۔ جو آج تک مشہور ہے۔ اس کے بعد اس نے اپنی اس دوا کو تقریباً پچاس لوگوں پر استعمال کیا تو معلوم ہوا کہ وہ بہت زیادہ مفید ہے۔ پھر تو سمپسن کی یہ مشہور اور مفید دوا ہر ملک میں پہونچ گئی اور جہاں بھی اس کا استعمال کیا گیا وہاں امید سے بڑھ کر فائدہ ہوا۔ یہاں تک کہ خطرناک سے خطرناک چیر پھاڑ میں بھی اس دوا کے استعمال سے بلا کسی تکلیف کے آسانی سے کامیابی ہوئی۔ اس دوا کے استعمال کے وقت یا اس کے بعد بیمار کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک تعجب ہوتا ہے کہ اس کا پھوڑا یا زخم کس وقت اور کس طرح کھول کر بغیر تکلیف کے صاف کر دیا گیا۔ جیمس سمپسن کی اس قابل تعریف ایجاد نے ان گنت بیماروں کی جانیں بچا دیں۔ اگر آج اس دوا کی ایجاد نہ ہوتی تو چیر پھاڑ کے وقت کی تکلیف اور درد کی وجہ سے ہزاروں انسان مرجاتے جیمس سمپسن کی اس سنہری خدمت کے ہم احسان مند ہیں اور ساری دنیا اسے عزت سے یاد کرتی ہے۔ محمود علی حیدرآباد دکن

کام کی باتیں

سرکہ کے چند قطروں میں تھوڑی سی مصری ملا کر پینے سے ہچکی فوراً بند ہو جاتی ہے۔

اگر عینک کے شیشوں پر چکنائی جم جائے تو تھوڑے سے میتھلیٹڈ اسپرٹ میں بھگویا ہوا کپڑا ملنے سے دور ہو جائے گی۔

اگر آنکھوں میں کوئی خراش دار چیز پڑ جائے تو فوراً کیسٹر آئیل کی چند بوندیں ڈال دیں یا شہد ڈال دیں آرام ہو جائے گا۔

زکام دور کرنے کے لئے گائے کے دودھ میں سیاہ مرچ اور مصری ملا دیں اور سوتے وقت پی لیں۔ چار پانچ روز اس طرح کرنے سے زکام پختہ طور پر دور ہو جائے گا۔ جائفل اور افیون گھس کر ناک اور پیشانی پر لگانے سے بھی آرام ہو جاتا ہے۔

اگر دانت کا درد ہو تو کافور رتی بھر یا گندہ بروزہ چنے کے دانہ کے برابر لے کر دانت کے نیچے چند منٹ رکھنے سے درد دور ہو جاتا ہے۔ مسعودہ محمد اعظم

اچھن چچا

آگیا اک دن چچی کو جو بخار	ہوگیا اچھن چچا پر جن سوار
بولے ماما سے کہ تو جا کر ذرا	ڈاکٹر صاحب کو اپنے ساتھ لا
چھوڑ دے یہ ہانڈی وانڈی اور توا	بعد میں ان سب کو دیکھا جائے گا
سن کے ماما نے دیا اتنا جواب	بھون لوں ہانڈی تو جاتی ہوں جناب
اتنا سننا تھا کہ بل کھانے لگے	منہ سے اک دم پھول برسانے لگے
ارے او، الو کی بچی، بے حیا	تو نے سمجھا ہے ہمیں کیا یہ بتا
کہہ دیا تجھ سے کہ ہانڈی چھوڑ دے	خاک ڈال ان برتنوں کو چھوڑ دے
ایسے نوکر بھی بھلا ہوں گے کہیں	کچھ کہے جاؤ وہ سنتی ہی نہیں
ہاتھ تو رکھ آکے ان کی نبض پر	دیکھ تو کیسا پھنکا جاتا ہے سر
ہو رہا ہے اس طرف تو گھر تباہ	آپ ہانڈی بھونتی ہیں واہ واہ
گو چچی نے لاکھ سمجھایا انھیں	اپنی ضد میں کچھ نہ دھیان آیا انھیں
بڑبڑاتی دل ہی دل میں کوستی	ڈاکٹر صاحب کے گھر ماما چلی
اس طرف آیا چچا کو کچھ خیال	ہوگئیں فوراً ہی آنکھیں لال لال
دیکھ کر کوڑا منوں پھیلا ہوا	ڈاکٹر صاحب کہیں گے کیا بھلا
منّو اور چنّو کو دھمکانے لگے	صحن کا کوڑا سمٹوانے لگے
سوچ کر منّو سے پھر بولے چچا	ہاتھ دھونے کے لئے پانی تو لا
ایسے لوٹے تو نے دیکھے ہیں کہیں	خوبصورت ایسے اور اتنے حسین
مانجھنے کی تجھ کو عادت ہی نہیں	کیا کرے ہاتھوں میں طاقت ہی نہیں

اور اس کو کہتی ہے تو تولیا ؛ توبہ، توبہ، توبہ لاحول و لا
اس سے تو صافی ہی بہتر ہے کہیں ؛ تولیہ بھی دوسرا گھر میں نہیں
اور یہ صابن یہ بچہ کا ریاں ؛ پوچھ وہ اچھن کا بچہ ہے کہاں
توڑ ڈالی کس نے لو یہ الگنی ؛ کوئی شے آخر ہے گھر میں ٹھیک بھی
اور یہ کرسی کوئی دیکھے ذرا ؛ ہو گیا ہے گھر کے گھر کا خاتمہ
کاظمی اچھا ہوا تو آ گیا ؛ دوڑ کر گھر سے ذرا کرسی تو لا
اس طرف اک دوڑ سی ہونے لگی ؛ اُس طرف چولھے پہ ہانڈی جل گئی
پہلے تو یہ سب چچی سنتی رہیں ؛ عقل پر حضرت کی سر دھنتی رہیں
ہوئے پھر مجبور بستر سے اٹھیں ؛ دوڑ کر باورچی خانہ میں گئیں
ہو گئی تھی جل کے ہانڈی کوئلا ؛ بھیج کر ماما کو یہ تحفہ ملا
اس طرف دروازہ پر تھے ڈاکٹر ؛ اور چچا فرما رہے تھے یہ اِدھر

ہر کوئی ہے اپنی مرضی کا غلام
ایسے گھر کو دونوں ہاتھوں سے سلام

کوکب شادانی۔لاہور

صفحہ ۲۴ کا باقی:۔ وہ سمجھا کہ شائد مجھے کچھ انعام دے رہے ہیں۔ وہ لڑکا خوشی خوشی اُس شخص کے پاس آ گیا۔ اس شخص نے پوچھا۔ کیوں میاں لڑکے! یہ دوّنی لینی چاہتے ہو۔ لڑکے نے کہا ہاں جناب! کیوں نہیں۔ اگر آپ عنایت فرمائیں۔ اور آگے ہاتھ بڑھا دیا۔ اس شخص نے دوّنی والا ہاتھ تو کھینچ لیا اور زور سے ایک رول اس کے ہاتھ پر مارا کہ وہ لڑکا بلبلا اٹھا اور روتے ہوئے مُنہ بنا کر بولا کہ کیوں جناب میں نے آپ کا کیا نقصان کیا تھا۔ یا آپ سے دوّنی مانگی تھی؟ جو آپ نے بلا قصور مجھے مارا۔ اس شخص نے جواب دیا کہ میاں لڑکے اس کُتے نے تمہارا کیا بگاڑا تھا کہ تم نے ڈنڈے سے اس کی پیٹھ توڑ دی؟ لڑکا یہ معقول جواب سن کر اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔ **محمد عثمان**۔سورت

سنہری بالوں والی شہزادی

پرانے زمانے کا ذکر ہے کہ ایک چھوٹے سے ملک پر ایک بادشاہ حکمراں تھا۔ اس بادشاہ کی ایک بیٹی تھی۔ چندے آفتاب اور چندے ماہتاب۔ صورت شکل کے علاوہ اس کے لانبے سنہرے اور گھنے بال اس کی خوبصورتی دوبالا کئے دیتے تھے۔ قرب وجوار کے علاقے میں اسے "سنہرے بالوں والی شہزادی" کہتے تھے۔

شہزادی کے ملک کے نزدیک ہی ایک اور بادشاہ کی حکومت تھی۔ یہ بادشاہ شہزادی کے باپ سے کہیں زیادہ طاقت ور اور امیر تھا۔ اس نے شہزادی کو کبھی دیکھا تھا نہ بھالا۔ لیکن حسن کا چرچا ضرور سنا تھا۔ اس بادشاہ نے شہزادی زریں بال سے شادی کرنے کا ارادہ کرلیا اور اپنا ایک ایلچی نہایت شان وشوکت کے ساتھ اعلیٰ اعلیٰ تحفے دے کر شہزادی کے پاس شادی کا پیغام لے کر بھیجا۔ منزل مقصود پر پہونچ کر ایلچی نے شہزادی کو پیغام اور تحفے تحائف پہونچا دئے۔ پیغام کے جواب میں شہزادی نے بادشاہ کی مہربانی کا شکریہ ادا کیا اور شادی کے متعلق یہ جواب دیا کہ "فی الحال میرا شادی کرنے کا مطلق ارادہ نہیں ہے"

ایلچی نے جب یہ جواب سنا تو بہت گھبرایا لیکن بے چارہ کر بھی کیا سکتا تھا۔ اپنا سا منہ لے کر واپس ہوگیا۔ بادشاہ کو ایلچی کی ناکامی پر بہت افسوس ہوا اور ایک حد تک اسے شرمندگی بھی اٹھانی پڑی۔

بادشاہ کے مصاحبوں میں ایک نوجوان اور خوبصورت مصاحب بھی تھا۔ یہ نہ صرف خوبصورت بلکہ سمجھ دار اور عقل مند بھی تھا۔ اس نوجوان کا خیال تھا کہ اگر بادشاہ اسے ایلچی بنا کر شہزادی کے پاس بھیجتا تو وہ شاہی پیغام کو کبھی رد نہ کرتی۔ ہوتے ہوتے یہ بات بادشاہ کے کانوں تک پہونچی۔ بادشاہ نے شکیل (نوجوان کا نام) کو خلوت میں بلایا اور غصہ سے شکیل سے کہا کہ تم نے ہمارے متعلق ایسے الفاظ کیوں

کیے جن سے کم عقلی ظاہر ہوتی ہے۔ شکیل بادشاہ کے قدموں پر گر پڑا اور معافی کی درخواست کی۔ بادشاہ کو بھی رحم آگیا اور اس کا قصور معاف کر دیا۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ تمہاری جان بخشی تب ہی ہوگی جب سنہری بالوں والی شہزادی ہمارے حضور تک پہونچا دوگے۔

چنانچہ شکیل خدا پر بھروسہ کرکے شہزادی کے ملک کی طرف روانہ ہوگیا۔ راستے میں وہ جنگل بیابانوں۔ پہاڑوں اور دریاؤں کے قریب قیام کرتا ہوا چلا جارہا تھا۔ ایک دن اس نے دریا کے کنارے قیام کیا۔ رات کو سوکر صبح اٹھا تو اس نے دیکھا کہ دریا کے کنارے فاصلہ پر ایک سنہری مچھلی پڑی تڑپ رہی ہے۔ مچھلی کی یہ حالت دیکھ کر اسے رحم آگیا اور فوراً ہی اس ماہیِ بے آب کو گھسیٹ کر پانی میں ڈال دیا۔ پانی میں پہونچ کر جب ذرا دم آیا تو اس نے کہا شکیل! اگر تم میرے ساتھ مہربانی نہ کرتے تو میں کبھی کی مر چکی ہوتی۔ تمہاری مہربانی اور کرم فرمائی کا شکریہ کسی طرح بھی نہیں ادا کرسکتی۔ جب کبھی ہوسکا میں تمہاری جان دل سے مدد کروں گی۔ اس کے بعد شکیل

وہاں سے آگے روانہ ہوگیا۔ ایک دن اس نے دیکھا کہ ایک کوّا آگے آگے اور اس کے پیچھے ایک بڑا عقاب کوّے کا شکار کرنے کے لیے چلا آتا ہے شکیل نے تیر کمان نکال کر عقاب کے ایسا تیر مارا کہ وہ اسی وقت لوٹ پوٹ ہوکر زمین پر گر پڑا اور کوّے کی جان بچ گئی۔ کوّے نے شکیل کا شکریہ ادا کیا اور کسی وقت امداد دینے کا وعدہ کرکے اڑ گیا۔

شکیل وہاں سے بھی آگے چلا تو اس نے دیکھا کہ چڑی مار کے جال میں ایک الّو پھنس گیا ہے۔ شکیل نے اس کو بھی جال سے نجات دی۔ الّو نے بھی شکیل سے وعدہ کیا کہ ضرورت کے وقت وہ اس کے ضرور کام آئے گا۔

یہاں تک کہ شکیل اپنا سفر ختم کرکے ملکہ زریں بال کے دارالخلافہ میں پہونچ گیا۔ اس کی آمد کی سارے شہر میں دھوم مچ گئی۔ اس کے اوصاف ظاہری اور باطنی کی خبر شہزادی تک پہونچی تو اس نے شکیل کو اپنے پاس بلوا کر شاہی مہمان بنایا۔ شکیل نے بھی موقع پاکر اپنے آنے کا اصلی مطلب شہزادی پر ظاہر کر دیا اور یہ بھی کہہ دیا کہ شہزادی کا انکار میری موت کا

باعث ہوگا۔

شہزادی نے اس کی حالت پر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ اگر تم میری تین شرائط پوری کر دو گے تو میں بخوشی تمہارے بادشاہ سے شادی کر لوں گی۔ شکیل نے شرائط پوچھیں۔ شہزادی نے کہا کہ ایک عرصہ کی بات ہے کہ میری انگوٹھی ایک دریا میں گر گئی تھی میں نے اس کی تلاش میں انتہائی کوشش کی لیکن وہ نہ ملی۔ اگر تم وہ انگوٹھی مجھے لا دو گے تو پھر میں تم کو دوسری شرط بتاؤں گی۔

شکیل شہزادی کی شرط سُن کر سکتے میں رہ گیا۔ وہ جانتا تھا کہ انگوٹھی کا ملنا ناممکن ہے وہ ہر طرح سے مایوس ہوگیا لیکن دوسرے دن صبح سویرے یاس اور ناامیدی کے عالم میں وہ دریا کے کنارے جا بیٹھا۔ ابھی وہ انگوٹھی حاصل کرنے کی فکر ہی میں تھا کہ کسی نے اُس کا نام لے کر پکارا۔ اس نے مڑ کر دیکھا وہی سنہری مچھلی جس کی اس نے ایک مرتبہ جان بچائی تھی اس کو پکار رہی ہے۔ اس کے دیکھنے پر مچھلی نے اس سے کہا کہ شکیل میاں تم [illegible] انگوٹھی جس کی تم کو تلاش ہے میرے پاس ہے۔ لو یہ لے لو۔ اس کو لے جاکر شہزادی کو دو اور اس کی پہلی شرط پوری کردو۔ شکیل انگوٹھی خوشی خوشی شہزادی کے پاس لے گیا۔ شہزادی بھی انگوٹھی لے کر بہت حیران ہوئی۔ اس کے بعد شکیل نے شہزادی سے اس کی دوسری شرط دریافت کی تو معلوم ہوا کہ اس کی دوسری شرط ایک دیو کو جان سے مارنے کی تھی۔ یہ دیو شہزادی کے شہر کے باشندوں کو بہت حیران و پریشان رکھتا تھا۔ شکیل یہ شرط سن کر بہت ڈرا کہ بھلا ایک معمولی انسان کا دیو سے کیا مقابلہ۔ مگر غریب کیا کرتا۔ چار و ناچار وہ دیو کے مقابلہ کے واسطے روانہ ہوگیا اور اس کے مکان پر جا پہونچا اور دیو کو دیکھتے ہی اس نے اپنے چھوٹے سے خنجر سے اس پر حملہ کر دیا۔ بس پھر کیا تھا۔ دیو ایک بپھری ہوئی شیرنی کی طرح شکیل پر جھپٹا۔ وہ عنقریب شکیل کو اپنی مٹھی میں لے کر مسلنے والا ہی تھا کہ اتنے میں ایک کوا اڑتا ہوا آیا اور ایک آن واحد میں دیو کی دونوں آنکھیں نکال کر لے گیا۔ دیو تکلیف کی وجہ سے بے ہوش ہو کر گر پڑا تو شکیل نے اپنی تلوار سے دیو کا سر کاٹ ڈالا۔ اور شہزادی کے حضور

میں پیش کیا۔

شہزادی نے شکیل کی شجاعت اور بہادری کی داد دی اور اپنی آخری شرط بھی بیان کر دی۔ شرط یہ تھی کہ شکیل ایک خاص چشمے سے پانی کا لوٹا بھر کر لائے۔ چشمے کے اردگرد بڑے بڑے خوفناک اژدہے پہرہ دیتے تھے اور کسی کو اپنے پاس پھٹکنے نہ دیتے تھے۔ شکیل صاحب اس دفعہ بھی اپنی قسمت آزمانے نکلے یہانتک کہ اس چشمے پر پہونچ گئے۔ اژدھوں نے جو ایک آدمی کو اپنی طرف آتے دیکھا تو اس کی طرف پھنکارے مارتے اور آگ کے شعلے نکالتے دوڑے۔ شکیل نے جو موت کو اژدھوں کی صورت میں دیکھا تو وہ ڈر کے مارے ایک چٹان کے پیچھے چھپ گیا۔ چٹان کے عقب میں اس نے ایک الو دیکھا جو اس سے انسانی آواز میں لوٹا مانگ رہا تھا۔ شکیل نے لوٹا اس کے حوالے کیا اور اطمینان کا سانس لیا۔ ایک گھنٹہ کے عرصہ میں اس کو حسب منشا پانی مل گیا۔ وہ بھی اس نے شہزادی تک پہونچا دیا۔

اب تینوں شرطیں پوری ہو چکی تھیں شہزادی وعدہ کے مطابق شکیل کے ہمراہ جانے کے لئے تیار ہو گئی۔ لونڈیاں۔ باندیاں بھی ساتھ ہو لیں اور یہ خوش نصیب قافلہ کچھ دنوں کی مسافت کے بعد شکیل کے بادشاہ کی راج دھانی میں جا پہونچا۔ بادشاہ نہایت شان و شوکت اور کرو فر سے شہزادی کے استقبال کے لئے شہر سے باہر آیا۔ کچھ عرصہ بعد شہر کے شہریوں اور ملک کے باسیوں نے اپنے بادشاہ کی شادی ملکہ زریں بال کے ساتھ بخیر و خوبی سرانجام پاتے ہوئے دیکھی۔ بادشاہ اور نئی ملکہ اپنی ساری رعایا کو بہت محبت کی نظر سے دیکھتے تھے اور شکیل کی تو وہ جان و دل سے قدر کرتے اور اب اسے ایک ممتاز عہدے پر قائم کر دیا گیا تھا۔

نتیجہ:- بھلا کرنے والے کا ہمیشہ بھلا ہوتا ہے بچو اور بچیو! اگر تم سے کوئی مدد مانگے تو کبھی انکار نہ کرنا۔ کیونکہ تمہاری امداد کا پھل ہمیشہ میٹھا ہو گا۔

(ترجمہ)

نصرت نشاط

وہ مسلمان تھے!

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آنحضرتؐ اور چند صحابہ مدینہ شریف سے کہیں باہر سفر پر گئے اور ایک صحابی کو انتظام وحفاظت کے لئے ایک مسلم خاتون کے گھر پر مقرر کیا گیا۔ کیونکہ ان خاتون کے گھر میں کوئی مرد باقی نہ رہا تھا۔ وہ صحابی صبح اٹھ کر سودا سلف لانے کے لئے تیار ہو گئے۔ خاتون پردہ کے پیچھے کھڑی ہوئی تھیں کہ اتنے میں ایک ہوا کا جھونکا ایسا آیا کہ وہ پردہ جو صحابی اور خاتون کے درمیان تھا اڑ گیا۔ خاتون بڑی خوبصورت تھیں جب پردہ ہٹا اور صحابی کی نظر ان کے پرنور چہرے پر پڑی تو وہ مدہوش ہو گئے اور کسی اور نگاہ سے خاتون کو دیکھا۔ وہ بھی ان صحابی کی نگاہ کو تاڑ گئیں اور ان سے کہا کہ "میرے بھائی! رسولؐ خدا کو کیا منہ دکھاؤ گے!" یہ سنتے ہی صحابی ہوش میں آئے اور سر پیٹتے ہوئے جنگل میں نکل گئے۔

آنحضرتؐ اور صحابہ جب سفر سے واپس آئے تو یہ واقعہ معلوم ہوا۔ اکثر صحابہ نے ان کو تلاش کیا مگر کہیں پتہ نہ چلا۔ ایک جنگل میں ایک لڑکا بکریاں چرا رہا تھا۔ اس سے دریافت کیا گیا۔ لڑکے نے کہا "میں نے تو یہاں کسی کو آتے جاتے نہیں دیکھا۔ البتہ اس جگہ جہاں میں اپنی بکریوں کو پانی پلاتا ہوں کسی کے رونے کی آواز آتی رہتی ہے۔ صحابہ اس جگہ کا پتہ لے کر وہاں پہونچے تو دیکھا کہ ایک غار سے رونے کی آواز آ رہی ہے جس سے صاف ظاہر تھا کہ کوئی شخص شرمندگی کے ساتھ اپنے گناہوں کی معافی مانگ رہا ہے۔ دو ایک صحابی اس غار میں اترے تو دیکھا کہ وہ شخص وہی صحابی تھے جن کا ذکر اوپر آیا ہے۔ سجدہ میں پڑے ہوئے تھے اور آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا بہ رہا تھا۔ آپ نے دیکھا وہ تھے پچھلے زمانہ کے مسلمان!

فاطمہ بنت سید غلام نبی۔ دکن

ایک کھیل

یہ لڑکیوں کا ایک کھیل ہے جو بعد مغرب کھیلا جاتا ہے اسے کھونٹا کھونٹول کہتے ہیں مثلاً سات پانچ یا دس بارہ لڑکیاں دائرہ میں کھڑی ہو جاتی ہیں اور دائرہ کے اندر کی طرف اپنے اپنے سامنے ایک ایک چھوٹے بچے کو بٹھا لیتی ہیں۔ اگر بچے کم ہوئے تو ان کی بجائے کوئی چیز یا اینٹ وغیرہ پیروں سے لگا کر رکھ لیتی ہیں۔ وہ بچے جو بٹھائے جاتے ہیں یا وہ چیز جو رکھی جاتی ہے کھونٹا کہلاتی ہے۔ اس کے بعد ایک لڑکی مندرجہ ذیل قسم کے مصرعوں میں سے ایک مصرعہ مثلاً لال لال مرچیں لمبی کھجور۔ بی بی کا شکر کتنی دور۔ دُہراتی ہوئی بغیر سانس توڑے حلقہ کے گرد زیادہ سے زیادہ چکر لگائے گی اور اپنے کھونٹے پر پہونچ کر دم لے گی۔ پھر اس کے داہنی جانب سے باری باری سے ہر لڑکی کوئی دوسرا جملہ یا مصرعہ دہراتی ہوئی چکر لگائے گی۔ ہر لڑکی کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ جتنے زیادہ ہو سکیں چکر لگا کر اپنے کھونٹے پر پہونچ کر سانس ختم کرے بیچ میں سانس نہ ٹوٹنے پائے۔ کبھی کسی لڑکی کا سانس دوڑنے کی حالت میں کھونٹے پر پہونچنے سے قبل ٹوٹنے لگتا ہے تو وہ مصرعہ کے پچھلے لفظ کو کھینچتی ہوئی جیسے بی بی کا شکر کتنی دُو - - - - - - ر کھونٹے پر پہونچ کر سانس پورا کر کے ہانپنے لگتی ہے تو خوب ہنسی ہوتی ہے جس لڑکی کا دوڑنے میں سانس ٹوٹ جاتا ہے اور جو بیچ میں سانس لے لیتی ہے وہ پھر چکر نہیں لگا سکتی اور چور رکھی جاتی ہے۔ جب تک کھیل ختم نہ ہو یعنی سب لڑکیاں چکر نہ لگا چکیں وہ چور لڑکی کھونٹے پر بیٹھی رہے گی۔ چکر خواہ ایک ہی بار لگایا جائے لیکن شرط یہی ہوتی ہے کہ کھونٹے سے چل کر سانس پھر کھونٹے ہی پر واپس آ کر لیا جائے۔ اگر ایک دور ختم ہو جاتا ہے یعنی دائرے کی سب لڑکیاں چکر کاٹ لیتی ہیں اور کسی کا سانس درمیان میں نہیں ٹوٹتا تو کئی کئی دورے کئے جاتے ہیں۔

اگر پہلے ہی دور میں کسی درمیانی لڑکی کا سانس ٹوٹا تو وہ کھونٹے پر بیٹھی رہتی ہے اور بقیہ لڑکیاں چکر لگا کر دور پورا کرتی ہیں اور پھر چور لڑکی کو سزا دی جاتی ہے۔ اس طرح کہ لڑکیاں اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر دونوں ہاتھوں کو ملا کر اس میں کوئی چیز کنکریاں، راکھ، مٹی یا آٹا بھر دیتی ہیں اور اسے پکڑ کر کسی پیچ دار راستے سے کہیں لے جا کر وہ چیز رکھوا دیتی ہیں پھر دوسرے راستے سے کھیل کے مقام پر واپس لا کر اور آنکھوں کی پٹی کھول کر کہتی ہیں جا وہ چیز ڈھونڈھ لاؤ۔ اگر وہ ڈھونڈھ لائی تو دوسری لڑکیوں پر اسے پھینکے گی۔ لڑکیاں بھاگتی اور چھپتی پھریں گی کسی لڑکی پر وہ چیز پڑ گئی تو وہ لڑکی چور بنے گی۔ اور نہ پڑی یا نہ لگی تو اصلی چور کو چند کوڑے مار کر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ کوڑا کسی کپڑے عموماً چور لڑکی کے دوپٹے ہی کا بنا لیا جاتا ہے۔

کھونٹا کھونٹول کے اشعار یا مصرعے

(۱) لال لال مرچیں لمبی کھجور: بی بی کا لشکر کتنی دور

(۲) بچھواڑے پھینکا لاچھا: موری گلے نے دیا باچھا

ایک شعر کو دو اور دو سے زیادہ لڑکیاں بھی کہہ سکتی ہیں

بنی فاطمہ

جیسا کرنا ویسا بھرنا

ایک لڑکا کسی گلی میں زینے کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں ڈنڈا تھا اور دوسرے میں روٹی۔ وہ روٹی کھاتا جاتا تھا اور ساتھ ہی کچھ گنگنا کر گاتا بھی جاتا تھا۔ اسی حالت میں اس کی نظر ایک کتے پر پڑی جو اس کے پاس ہی چپ چاپ بیٹھا تھا۔ لڑکے نے کتے کو چمکار کر اپنے پاس بلایا۔ کتا دم ہلاتا ہوا اس کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔ لڑکے نے روٹی کا ٹکڑا اس کی طرف بڑھایا۔ جوں ہی کتا ٹکڑا لینے آگے بڑھا اس نے زور سے ایک ڈنڈا اس کی پیٹھ پر رسید کیا۔ کتا چیختا چلاتا ہوا بھاگا۔ لڑکا یہ دیکھ کر اپنی حرکت پر بہت ہنسا۔ اس گلی کے ایک طرف ایک کھڑکی سے ایک شریف آدمی نے لڑکے کی یہ ساری شرارت دیکھی۔ کتے پر اسے بہت رحم آیا اور اس شریر لڑکے پر غصہ۔ اس نے خیال کیا کہ اس لڑکے کو اس کی شرارت کی سزا دی جائے۔ یہ ٹھان کر اس نے ایک دونی ہاتھ میں لی۔ اور لڑکے کو دکھائی

(باقی صفحہ ۔ پر دیکھئے)

خود غرض کا انجام

ناریل کے درخت پر اک دن ؛ ایک بندر شریر بیٹھا تھا
اک مسافر بھی اس جگہ آیا ؛ پیاس سے حال تھا برا جس کا
تشنگی سے نجات پانے کو ؛ اس نے بندر سے ناریل مانگا
لگا دکھلا کے ناریل کھانے ؛ جب مسافر کا یہ سوال سُنا
تھا مسافر تھکا ہوا بے حد ؛ اس پہ غصہ بہت اسے آیا
لے کے پتھر زمین پر سے اک ؛ اس نے بندر کو زور سے مارا
جب نہ بندر کو چال کچھ سوجھی ؛ دل میں اپنے بہت وہ گھبرایا
سوچ کر اس نے فیصلہ یہ کیا ؛ "ناریل پھینک، میں بھی ماروں گا"
ٹھان لی بات اس نے یہ دل میں ؛ اور مسافر پہ ناریل پھینکا
تھا مسافر بھی عقل کا پُتلا ؛ اک جگہ پر کبھی نہیں ٹھہرا
اس طرح اس کو چوٹ ہی نہ لگی ؛ ناریل کا زمیں پہ ڈھیر ہوا
چن کے سب ناریل مسافر نے ؛ اس کو دکھلائے اور کہنے لگا
"دیکھ بندر اکہ چال نے تیری ؛ کیسا نقصان میں تجھے ڈالا
ناریل گر تو مجھ کو دے دیتا ؛ طول قصہ نہ اس قدر ہوتا
تو بھی اپنی جگہ پہ خوش رہتا ؛ میں بھی اپنی جگہ پہ خوش رہتا
یاد رکھ میں جو تجھ کو کہتا ہوں ؛ ورنہ نقصان تو اٹھائے گا

یہی انجام اس کا ہوتا ہے
جس نے سب اپنے واسطے چاہا"

میر اکبر علی خاں

امتحانی سوالات

کل چوبیس سوال ہیں۔ ہر سوال ایک نمبر کا ہے بناتی بھائی بہن اپنے کسی بڑے بوڑھے کے پاس بیٹھ کر سوالات پڑھیں اور صرف "ہاں" یا "نہیں" جواب دیں۔ اگر کسی نے دس نمبر سے کم پائے تو وہ اچھا بھائی یا بہن نہیں اور جس نے بارہ نمبر سے زیادہ پائے وہ اچھا بھی خراب بھی اور جس نے پورے نمبر پائے وہ امتحان میں پاس ہونے کی خوشی میں کوئی اچھا کام کرے۔

۱:۔ صبح آپ کو کوئی جگاتا ہے ؟
۲:۔ گھر کے تمام کاموں سے دلچسپی ہے ؟
۳:۔ نماز و قرآن روزانہ بلاناغہ پڑھتی ہیں ؟
۴:۔ ماں باپ بھائی بہن کا حکم مانتی ہیں ؟
۵:۔ بھائی بہنوں سے محبت کرتی ہیں ؟
۶:۔ بڑوں کا ادب کرتی ہیں ؟
۷:۔ جھوٹ بولتی ہیں ؟
۸:۔ ماں باپ آپ کو ڈانٹتے مارتے ہیں ؟
۹:۔ چھوٹوں کو آپ مارتی ہیں ؟
۱۰:۔ بھائی بہنوں کی چیزیں چھپا دیتی ہیں ؟
۱۱:۔ جو چیز جہاں سے اٹھاتی ہیں وہیں رکھ دیتی ہیں ؟
۱۲:۔ کھانے میں دیر ہونے پر آپ روٹھ جاتی ہیں ؟
۱۳:۔ آپ کی لائبریری ہے ؟
۱۴:۔ عصمت بکڈپو سے کتابیں منگاتی ہیں ؟
۱۵:۔ آپ کی ہر سہیلی کے پاس بنات آتا ہے ؟
۱۶:۔ آپ نے بنات کی کچھ خدمت کی ؟
۱۷:۔ آپ مضمون خود لکھتی ہیں ؟
۱۸:۔ عصمت بکڈپو سے اس مہینہ کتابیں منگائی ہیں ؟
۱۹:۔ بنات کا چندہ وقت پر ادا کر دیتی ہیں ؟
۲۰:۔ اس مہینے آپ نے نیا خریدار بنایا ؟
۲۱:۔ وی پی واپس کر دیتی ہیں ؟
۲۲:۔ کوئی دوسرا آپ کو مضمون لکھ کر دیتا ہے ؟
۲۳:۔ پچھلے مہینوں اور سالوں کے بنات آپ کبھی دیکھتی ہیں ؟
۲۴:۔ اس مہینہ بنات کی مدد کی ؟

شاکرہ خاتون ادیب

دلچسپ معلومات

(۱) زمین کا گول ہونا یونانی جغرافیہ داں "الطرابو" نے ثابت کیا ہے۔
(۲) چاند میں زمین کا سایہ گول پڑتا ہے۔ سکندر اعظم کے استاد ارسطو نے ثابت کیا ہے۔
(۳) ہندوستان میں کولار کے مقام سے ہر سال نو کروڑ روپیہ کا سونا باہر نکالا جاتا ہے۔
(۴) ہندوستان میں سات لاکھ گاؤں اور چالیس لاکھ فقیر ہیں۔
(۵) ہندوستان کا رقبہ سوا سولہ کروڑ ایکڑ اور آبادی چھتیس کروڑ ہے۔
(۶) ہندوستان میں سب سے بڑی اور مالدار ریاست حیدر آباد ہے۔

مستبشرہ خاتون ادیب فاضل

تصحیح:۔ ستمبر کے بنات میں میرا جو مضمون "چیچک کا ٹیکہ" کے عنوان سے (چھپا) ہے وہ ایک انگریزی کتاب ڈسکوریز اینڈ انونشن (کا) ترجمہ ہے میں نے مسودہ میں لکھدیا تھا مگر کاتب کی

ذرا بوجھو

(۱) اللہ میں بندہ تیرا نیچ بازار میں ڈیرا میرا
اتنا مینہ برسا تیرا ایک پر نہ بھیگا میرا
(۲) ایک نر دو سنگوں سے روز لڑے دو دھینگوں سے
جس کے گھر پر جا کے اڑے ایک دو کو لیکے ٹلے؟
(۳) سونا ہے سنار نہیں۔ روپا ہے دلال
نہیں۔ گنبد ہے دروازہ نہیں؟
(۴) ایک سینگ ادھر ایک سینگ اُدھر
گائے مرکھنی دودھ میٹھا۔
(۵) چھہ ٹانگ کا بھیڑیا بن مارے غرائے
(۶) آس پاس سے آئی ہے خدا کی قسم
کھائی ہے۔ شہر میں بنائی ہے۔
کھائی ہے پر چکھی نہیں۔

سہاب آغا شاعر

(۷) جنگل ہے تو شیر نہیں۔ پانی ہے تو
گھڑیال نہیں۔ آسمان ہے تو تارے نہیں

جہاں آرا بیگم

جوابات (۱) گولر (۲) ڈولی (۳) انڈا (۴) سنگھاڑا
(۵) بھونرا (۶) کھائی (۷) ناریل۔

ذرا ہنسئے

(۱) شوہر:۔ (بیوی سے) میرے کھانے کا بالکل خیال نہیں کرتیں بلکہ جو چیز اچھی اور مزیدار ہوتی ہے وہ خود ہی کھالیتی ہو۔

بیوی (بگڑ کر) آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ میں آپ کی بیوی ہوں آپ کی والدہ نہیں ہوں۔ س

(۲) میاں احمق جب پہلی بار دہلی گئے تو سیر کی غرض سے بازار کے چکر لگانے لگے۔ ایک دوکان پر انھوں نے امرود نہایت سلیقے سے لگائے ہوئے دیکھے۔ ان کا نام پوچھ کر اپنی کاپی میں درج کر لیا۔ کچھ دور جانے پر ہاتھی نظر پڑا۔ اس کا نام بھی لکھ لیا۔ جس گاؤں میں میاں احمق رہتے تھے وہاں کے لوگ بہت بھولے بھالے تھے اور ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ ایک بار اس گاؤں میں سے ایک ہاتھی گذرا۔ گاؤں والوں نے ہاتھی کبھی نہ دیکھا تھا۔ انھوں نے میاں احمق سے اس عجیب و غریب جانور کا نام دریافت کیا۔ میاں احمق نے کاپی نکالی اور فرمانے لگے کہ یہ جانور اوّل تو ہاتھی ہے ورنہ امرود تو ضرور ہی ہے۔

چاند شرما۔ لدھیانہ

(۳) بیٹا:۔ ابّا ابّا مجھے چار پیسے دیدیجئے۔

باپ:۔ بیٹا تم بڑے ہوگئے ہو اب ہر وقت پیسا نہ مانگا کرو۔

بیٹا:۔ بہت اچھا۔ تو مجھے ایک روپیہ ہی دیدیجئے۔

(۴) ماں:۔ آج تم پھر نئی شیروانی پہن کر کیچڑ میں گر گئے۔ بہت لاپرواہ ہو۔

بچہ:۔ امی جان کیا کروں گرتے وقت موقع نہیں ملا کہ شیروانی اتار دوں۔

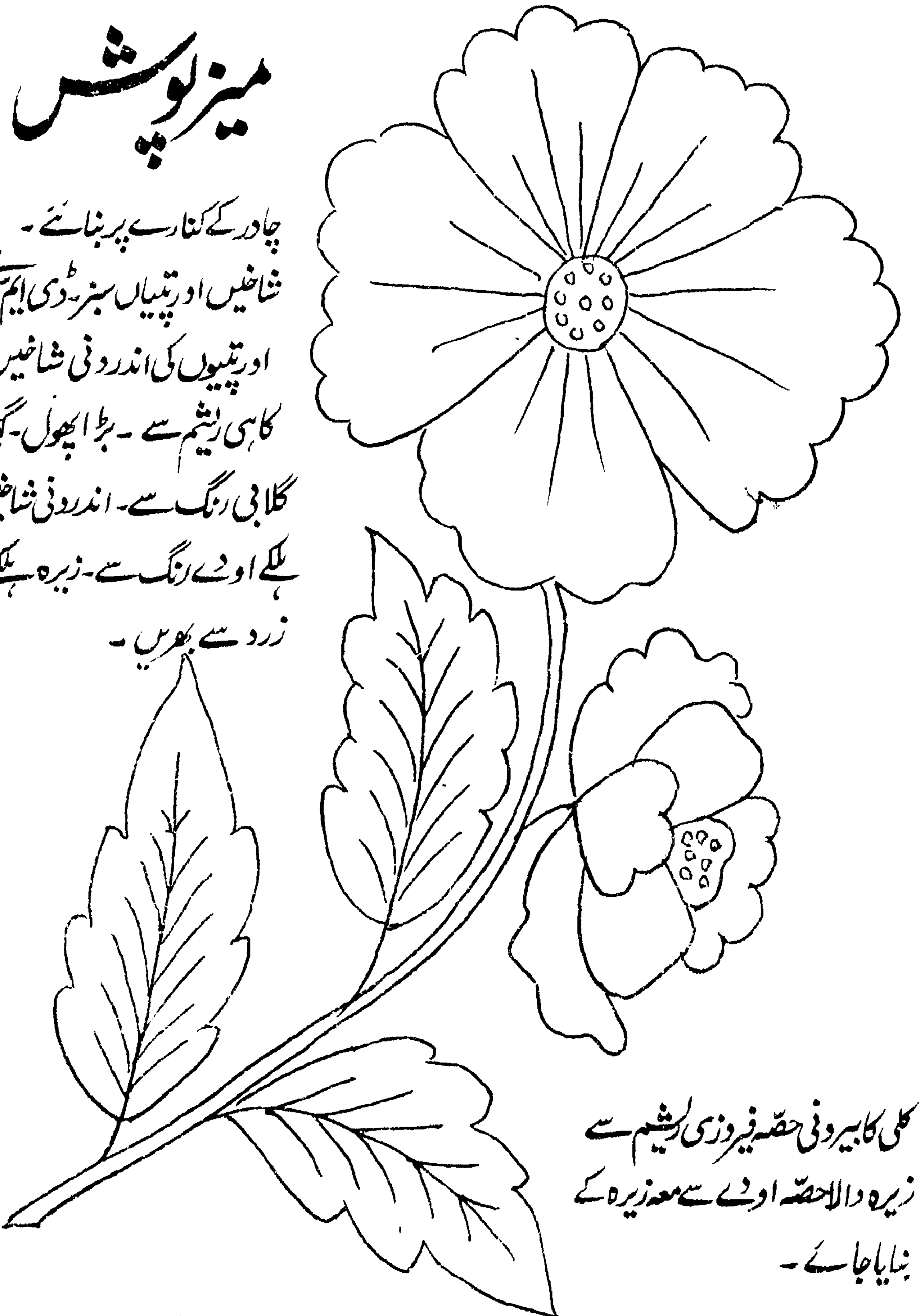
(۵) افسر الشعرا:۔ کل والے مشاعرہ میں سب سے اچھی غزل کس کی رہی؟

ملک الشعرا:۔ میری۔ مگر افسوس کہ صدر مشاعرہ نے پڑھنے کی اجازت نہیں دی۔

مرتضیٰ بانو بیگم۔ گلاؤٹھی

میزپوش

چادر کے کنارے پر بنائیے۔
شاخیں اور پتیاں سبز ڈی ایم سی سے
اور پتیوں کی اندرونی شاخیں
کاہی ریشم سے ۔ بڑا پھول ۔ گہرے
گلابی رنگ سے۔ اندرونی شاخیں
ہلکے اودے رنگ سے۔ زیرہ ہلکے
زرد سے بھریں ۔



کلی کا بیرونی حصہ فیروزی ریشم سے
زیرہ والا حصہ اودے سے معہ زیرہ کے
بنایا جائے ۔

صالحہ خاتون

نام بتائیے

(۱) شیلا! دیکھو تو ناہید خود ہی جمپر تراش کر سی رہی ہے۔
(۲) چلنے میں محمود کا باپ لنگ کیوں کرتا ہے
(۳) ارے رامی زبیدہ کے ہاں گئی تھی؟
(۴) حامد کے تینوں بیٹے بلا کے ذہین ہیں۔
(۵) بھئی مجھے پہچانتی بھی نہیں سوچو کیا بھول گئیں اپنی وحیدہ کو؟

عقیلہ محمد جان

(۶) دو مشہور شہروں کا نام:۔ ا۔پ۔ ت۔ ک۔ و۔ ک۔ ر۔ ک۔ ل۔ ن۔ ہ
(۷) دو بڑے دریاؤں کا نام:۔ گ۔ گ۔ گ۔ گ۔ ا۔ ا۔ ا۔ ر۔ ن۔ ہ۔
(۸) دو عمدہ پھلوں کے نام:۔ ب۔ ا۔ ی م س۔
(۹) دو اچھے پھولوں کے نام:۔ ا۔ ا۔ ب۔ ب۔ گ۔ ی۔ ل۔ ل۔ (شاکرہ خاتون ادیب)

جوابات:۔ (۱) کرسی (۲) پلنگ (۳) میز (۴) ٹیبل (۵) چوکی (۶) کلکتہ۔ کان پور (۷) گنگا۔ گھاگرا (۸) آم۔ سیب (۹) گلاب۔ بیلا۔

آپ کا خریداری نمبر

جن بہنوں اور بھائیوں کے خریداری نمبر نیچے لکھے ہوئے ہیں نومبر کے پرچے کے ساتھ ان کا سالانہ چندہ ختم ہوتا ہے مہربانی فرما کر اگلے سال کا چندہ صرف ۔۔ بذریعہ منی آرڈر خریداری نمبر لکھ کر روانہ فرمائیے اور رسالہ جاری رکھنا منظور نہ ہو تو ۱۵ دسمبر تک انکاری اطلاع دیدیجئے اگر منی آرڈر یا انکاری اطلاع نہ آئی تو اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ وی پی کا انتظار کر رہی ہیں چنانچہ دسمبر کا پرچہ وی پی حاضر ہوگا ہمیں امید ہے کہ آپ اسے ضرور وصول کرلیں گی۔ ۷۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۳۳۔ ۴۲۔ ۵۲۔ ۱۱۵۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۴۰۲۔ ۴۰۴۔ ۴۹۷۔ ۵۰۱۔ ۵۰۴۔ ۵۰۸۔ ۷۱۸۔ ۷۳۷۔ ۹۴۰ تا ۹۴۲۔ ۹۹۶۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۶۔ ۱۲۵۴۔ ۱۳۶۴۔ ۱۵۶۔ ۱۵۶۵۔ ۱۶۷۳۔ ۱۶۸۴۔ ۱۶۰۹۔ ۱۶۶۹۔ ۱۹۴۹۔ ۱۹۶۶۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۲۰۰۱۔ ۲۰۲۰۔ ۲۰۳۶۔ ۲۰۴۴۔ ۲۰۵۶۔ ۲۰۶۹۔ ۲۰۷۱۔ ۲۰۷۷۔ ۲۰۶۹۔ ۲۰۸۶۔ ۲۱۰۱۔ ۲۱۰۸۔ ۲۱۲۱۔ ۲۴۴۳۔ ۲۶۲۲۔ ۲۶۲۶۔ ۲۶۴۵۔ ۲۶۴۹۔ ۲۶۶۶۔ ۲۶۸۸۔ ۲۶۸۹۔ ۲۸۱۲۔ ۲۸۱۷۔ ۲۸۶۵۔ ۲۸۶۶۔ ۲۸۶۹۔ ۲۹۶۵۔ ۲۹۹۲۔ ۳۰۳۵۔ ۳۰۶۹۔ ۳۰۷۴۔ ۳۰۷۶۔ ۳۰۷۹ تا ۳۰۸۲۔ ۳۰۹۲۔ ۳۰۹۴۔ ۳۱۰۵۔ ۳۳۱۹۔ ۳۴۲۵۔ ۳۴۳۳۔ ۳۴۳۸۔ ۳۴۵۶۔ ۳۴۷۱۔ ۳۴۸۳۔ ۳۴۸۹۔ ۳۴۹۳ تا ۳۴۹۶۔ ۳۴۹۸۔ ۳۴۹۹۔ ۳۵۰۰ تا ۳۵۰۷۔ ۳۵۰۹۔ ۳۵۱۰۔ ۳۵۱۳ تا ۳۵۱۶۔ ۳۵۲۰۔ ۳۵۲۳۔ ۳۵۲۸۔ ۳۵۲۹۔ ۳۵۳۲۔ ۳۶۸۸۔ ۴۰۰۲۔ ۴۰۰۹۔ ۴۰۱۳۔ ۴۰۱۷۔ ۴۰۱۹۔ ۴۰۲۵۔ (۹۱۱۳) ۴۰۳۵۔ منیجر

ہنڈکلیا

کرم کلہ کے پتوڑے:۔ کرم کلہ کے باریک کترے ہوئے پتے آدھ پاؤ۔ بیسن ڈیڑھ پاؤ۔ مرچ سرخ حسب مرضی۔ ہلدی ذراسی۔ پیاز ایک چھٹانک۔ کھٹائی حسب ذائقہ یا انار دانہ ڈھائی تولہ۔ زیرہ ایک تولہ۔ گرم مصالحہ ایک تولہ۔ نمک حسب ذائقہ۔ تمام اشیا باریک پسی ہوئی۔

ترکیب:۔ کرم کلہ کو خوب باریک کترلیں پھر مصالحہ خوب باریک پیس لیجئے۔ بیسن میں تھوڑا پانی ڈال کر مصالحہ شامل کرکے خوب پھینٹئے۔ اب کترے ہوئے کرم کلہ کو بیسن میں ملا لیجئے۔ فرائی پان میں یا کڑھائی میں تیل یا گھی ڈال کر چھوٹی چھوٹی ٹکیاں بنا کر تل لیجئے۔

ہمشیرہ شرف زماں خاں

پیٹھے کی مٹھائی و مربہ:۔ اوّل پیٹھے کو خوب صاف کرکے قاشیں کرلیجئے پھر بانس کی تیلی سے گود کر چونہ کے پانی میں ڈال دیجئے دو تین گھنٹے کے بعد نکال کر آدھی دیگچی میں پانی بھر کر منہ پر کپڑا باندھ کر اوپر سے قاشیں رکھ کر سرپوش ڈھانک دیں اور جب بھاپ میں گل جائیں تو نکال کر خشک کرلیجئے۔ اگر قاشیں سیر بھر ہوں تو آدھ سیر شکر کا قوام بنا لیجئے اگر آپ مربہ بنانا چاہیں تو قاشیں قوام میں داخل کرکے تھوڑی دیر پکائیے مربہ تیار ہے اور اگر مٹھائی بنانی ہو تو شیرہ کسی قدر گاڑھا کرکے اس میں قاشیں ڈال دیجئے اور چمچہ سے اوپر نیچے ملائیے تاکہ شیرہ قاشوں میں مل جائے اور خشک ہو جائے۔ اور پھر پکانے کی ضرورت نہیں۔

سیدہ شکیلہ خاتون

آپ جب کبھی ہمیں خط لکھیں تو نمبر خریداری ضرور لکھئے۔ منیجر

مجلسِ بنات

میں نہایت خوشی کے ساتھ اطلاع دیتی ہوں کہ میری چھوٹی باجی جان مسز منیرہ محمد علی کو خداوند کریم نے ۲۳ ستمبر ۱۹۴۱ء کو ایک ننھا منا بچہ عطا فرمایا۔ باجی جان اور دولہا بھائی کو خدا اس کی خوشیاں دیکھنی نصیب کرے آمین۔

نیز یہ خبر بھی بہت خوشی کی ہے کہ میری پیاری بھابی جان بیگم جمیل الرحمن صاحب جمیل کو اللہ پاک نے عید کے دن فرزند عطا فرمایا۔ خدا تعالیٰ والدین کے زیر سایہ بچہ کو پروان چڑھائے آمین۔ اس خوشی میں پانچ روپیہ کی حقیر رقم نادار فنڈ کے لئے روانہ کرتی ہوں۔ (عطیہ خاتون موتی ہاری)

بنات کا تازہ پرچہ ملا ماشاء اللہ بہت اچھا ہے۔ خدا ہمارے بنات کو دن دونی رات چوگنی ترقی دے۔ لڑائی کے زمانہ میں اگر بنات کا چندہ بڑھا دیا جائے تو کسی کو بھی اعتراض نہ ہوگا۔ اس طرح بوجھ کچھ ہلکا ہو جائے گا۔

جمیلہ اسد اللہ خریداری ۱۰۳۹

ہمدرد بہنیں اور بھائی

جن بہنوں اور بھائیوں نے بنات کے خریدار بنائے ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں جنہوں نے اپنے پرچہ کے لئے ابھی تک کوئی خریدار نہیں بنایا امید ہے وہ بھی کاغذ وغیرہ کی گرانی کو محسوس کر کے جلد نئے خریدار دیکر اپنے پرچہ کی مدد کریں گی۔ مندرجہ ذیل بہنوں نے ایک ایک خریدار دیا۔

نسیم فاطمہ صاحبہ۔ بدایوں۔ ثروت علوی صاحبہ۔ نئی دہلی۔ تارا بیگم صاحبہ بمبئی۔ سیدی محمد منیر الدین صاحب حیدرآباد دکن۔ صالحہ خاتون صاحبہ بھوپال۔ مسز سید محمد علی شاہ صاحب۔ مردان۔ سیدہ اختر جہاں بیگم صاحبہ۔ حیدرآباد دکن۔ طیب النسا بیگم صاحبہ۔ اعظم گڈھ۔ مس سیدہ قمر جہاں صاحبہ۔ چاندپور۔ افروز جہاں بیگم صاحبہ رامپور۔ سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ۔ اٹاوہ۔ عابدہ سلطان صاحبہ۔ لدھیانہ۔ مس اے رفیع صاحبہ۔ [illegible]۔ مسز محمد بشیر الدین صاحبہ۔ چوارہ۔ سید رضی الدین صاحب بلیگنڈہ

مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیریؒ کی تصانیف

تاریخ و سیرت
- آمنہ کا لال — عہ
- سیدہ کا لال — ۱۲
- الزہرا — عہ
- نوبت پنج روزہ یا وداعِ ظفر — عہ
- وداعِ خاتون — ۵ر
- ایّن کا دم واپسیں — ۴ر
- دلی کی آخری بہار — عہ
- بزمِ رفتگاں (بانعیوبہ) — ۱۰ر
- داستانِ پارینہ — ۱۲ر

مذہبی مضامین
- احکامِ نسواں — عہ
- محسنِ حقیقی — ۶ر
- دعائیں — ۸ر
- قرآنی قصے — عہ
- زیورِ اسلام — عہ

سیاسی صحافی سیاحی مضامین
- شہیدِ مغرب — عہ
- یادگارِ تمدن — ۶ر
- عالمِ نسواں — ۸ر
- سیاحتِ ہند — عہ

مضامین کے متفرق مجموعے
- ... — ۱۰ر
- گذری ہوئی ... — عہ
- مسلمان عورتوں کے حقوق — ۱۲ر
- نالۂ زار — ۱۲ر
- بلبلِ سیار — ۱۰ر
- ساحن موتی — ۴ر
- شادی کا انتخاب — ۸ر
- فریبِ ہستی — ۶ر
- بے فکری کا آخری دن — ۴ر
- جغتانِ مغرب — عہ
- بکھری ہوئی پتیاں — عہ

اصلاحی معاشرتی ناول
- حیاتِ صالحہ — عہ
- منازل السائرہ مکمل — عہ
- صبحِ زندگی — عہ
- شامِ زندگی — عہ
- شبِ زندگی دو حصے — عہ
- نوحۂ زندگی — ۱۲ر
- طوفانِ حیات — عہ
- جوہرِ قدامت — عہ

اسلامی تاریخ بطرز ناول
- ماہِ عجم — عہ
- عروسِ کربلا — عہ
- یاسمینِ شام — عہ
- محبوبۂ خداوند — ۱۲ر
- تیغِ کمال — عہ
- شہنشاہ کا فیصلہ — ۴ر
- منظر طرابلس — ۵ر
- شاہین و دراج — ۸ر
- درِ شہوار — ۸ر

مذاحیہ افسانے
- نانی عشو — ۱۰ر
- ولایتی نمی — ۶ر
- دادا لال بجکڑ — ۸ر

نظموں کے مجموعے
- رودادِ قفس — ۱۰ر
- گرفتارِ قفس — ۴ر

ادبِ لطیف و انشا
- قلبِ حزیں — ۸ر
- لڑکیوں کی انشا — ۱۲ر
- مسلی ہوئی پتیاں — ۶ر

لڑکیوں کا نصاب زیرِ طبع

اصلاحی معاشرتی افسانے
- بنت الوقت — ۸ر
- سرابِ مغرب — ۸ر
- فسانۂ سعید — ۸ر
- سودائے نقد — ۵ر
- نغمۂ شیطانی — ۱۲
- سات روحوں کے اعمال نامے — ۸ر
- غدر کی ماری شہزادیاں — ۱۲ر
- سنجوگ — ۱۰
- ستونتی — ۸ر
- سوکن کا جلاپا — ۵ر
- موودہ — ۷ر
- تفسیرِ عصمت — ۵ر
- انگوٹھی کا راز — ۲ر
- منازلِ ترقی — ۴ر
- بچہ کا کرتہ — ۴ر
- ڈیڈیا کی سرگذشت — ۳ر
- چہار عالم — ۴ر

مختصر افسانوں کے مجموعے
- جوہرِ عصمت — عہ
- سیلابِ اشک باتصویر — عہ
- طوفانِ اشک — عہ
- قطراتِ اشک — عہ
- خدائی راج — عہ
- نسوانی زندگی — ۸ر
- گلدستۂ عید — ۸ر
- گوہرِ مقصود — ۶ر
- گردابِ حیات — عہ
- بساطِ حیات — ۶ر
- نور اور انسان — ۱۲ر
- نشیب و فراز — ۴ر

کھانا پکانے کی مستند کتابیں
- عصمتی دسترخوان — عہ
- مشرقی مغربی کھانے — عہ
- عصمتی ہند کلیا — ۸ر
- ناشتہ — ۱۰ر
- بچوں کے کھانے — ۸ر
- بیماروں کے کھانے — ۱۰ر
- مذاقیہ کھانے — ۶ر

دیگر تصانیف محترمہ آمنہ نازلی
- دولت پر قربانیاں افسانے — ۸ر
- تاریخی لطیفے — ۸ر
- عقل کی باتیں — ۸ر
- ہنسی کی باتیں — ۸ر

تصانیف منشی پریم چند
- دودھ کی قیمت (افسانے) — عہ
- روحانی شادی (ڈراما) — ۶ر

تصانیف رازق الخیری
- وداعِ راشد — ۸ر
- عصمت کی کہانی — ۸ر

تصانیف مولانا سیماب اکبرآبادی
- زنانہ بستہ (۱۰ حصے) — عہ
- آفتابِ زندگی — ۶ر
- شبابِ زندگی — ۶ر

تصانیف صاحبزادہ ولی احمد خاں ایم
- مختصر و نیاز (اشتیوں کی دنیا کے حالات) — ۵ر
- انشائے ملی (زنانہ خطوط) — ۶ر

کچھ اور زنانہ کتابیں
- پردہ و تعلیم (مذہبی و سیاسی بحث) — ۱۲ر
- خواتینِ اندلس (دلچسپ تذکرہ) — ۶ر
- خیابانِ نسواں (مفید مضامین) — ۱۲ر

عصمت بک ڈپو دہلی

زنانہ دستکاری کی نہایت مفید کتب
- عصمتی کروشیا — عہ
- عصمتی کشیدہ — عہ
- گلزارِ درخشاں — عہ
- گلدستۂ کشیدہ — عہ
- گلشنِ زہرہ — عہ
- چمنستانِ خیاطی (سوئی کا کام) — عہ
- گلستانِ خیاطی — عہ
- موتیوں کا کام — عہ
- سلمہ ستارہ کا کام — عہ
- اونی کام سلائیوں سے — عہ
- گوٹہ کناری کا کام — عہ
- جالی کا کام — عہ
- تارکشی کا کام — عہ
- گلدستۂ تارکشی — عہ
- کراس اسٹچ ورک — عہ
- جوہرِ نسواں راشد الخیری نمبر — عہ
- شمیم سوزن کاری — عہ
- خواتین کی دستکاریاں — ۸ر
- لکڑی کا باریک کام — ۸ر
- وصلی کا کام — ۸ر

عورتوں کی خاص کتابیں
- زچہ خانہ (۲ حصے) — عہ
- سگھڑ خانہ — عہ

نامور خواتین کے افسانے و ناول
- انوری بیگم — عہ
- جاں باز — ۱۲ر
- غیرت کی پتلی — ۶ر
- شہیدِ وفا — عہ
- چار رُخ — ۴ر
- فیروزہ — ۸ر

کچھ اور نہایت مفید کتابیں
- صنعت و حرفت — عہ
- تندرستی ہزار نعمت — ۴ر
- بچوں کی تربیت — ۱۰ر
- آئینۂ موثر — عہ
- کپڑے کی چھپائی — ۸ر

تصانیف محترمہ خاتون اکرم
- جمالِ ہمنشیں
- گلستانِ خاتون (افسا...)
- پیکرِ وفا
- بچھڑی بہنیں

تصانیف محترمہ صغرا ہمایو...
- شیرِ نسواں یا زہرہ
- سرگزشتِ ہاجرہ
- تحریر النسا
- موہنی

تصانیف محترمہ ملقب بیگم
- خانہ داری کے تجربات
- مفیدِ نسواں

تصانیف محترمہ حجاب امتیاز
- ادبِ زرّیں
- نغماتِ موت

تصانیف محترمہ سرو جہاں ...
- پھول پھلواری (باغبانی کے متعلق)
- شہزادی نیلو فر (بچوں کیلئے کہانیاں)

زنانہ افسانے و گیت
- افسانۂ حرم — ۷ر
- دامنِ باغباں — عہ
- دیہاتی گیت — ۸ر

زنانہ نظمیں
- شمعِ خاموش — ۶ر
- آئینۂ جمال — ۱۲ر

بچوں کے لئے کہانیاں
- جاپانی کہانیاں — عہ
- مزیدار کہانیاں — ۵ر
- بچوں کی دنیا — ۷

خواتین کے لئے دوسرے مصنفوں کی کتابیں بھی عصمت بکڈپو دہلی سے مل سکتی ہیں۔

[illegible]

ESTD.1927 فروری ۱۹۶۲ء REGD.No L.2222

دہلی بنات

حضرت علامہ راشد الخیری نے
سنہ ۱۹۲۷ء
میں
جاری
کیا

BANAT DELHI

رسالہ بنات

بنات دہلی

نہایت پابندی وقت کیساتھ

بنات دہلی

بچیوں کیلئے ماہوار رسالہ
جس میں دلچسپ اور مفید مضامین
سبق آموز نظمیں اور معیاری
... شائع ہوتی ہیں

ایڈیٹر:- رازق الخیری

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بچیوں کا سب سے پرانا ماہوار رسالہ

بنات ہندوستان کے مختلف
محکمات تعلیم مثلاً یو پی
سی پی برار پنجاب بہار دہلی
سرحد کیطرف سے زنانہ مدرسوں
کیلئے سرکاری طور پر منظور ہے

بنات
(یعنی بچیاں)

بنات کا سال بھر کا چندہ صرف عہ
بذریعہ وی پی صرف ۳؍
غیر ملکوں سے چار شلنگ
مستقل خریداروں کو
سالگرہ نمبر مفت ملتا ہے

چودھواں ۱۴ سال | فہرست مضامین بابت ماہ فروری ۱۹۴۲ء | جلد ۲۸ نمبر ۵

(باہتمام رازق الخیری پرنٹر پبلشر محبوب المطابع دہلی میں چھپ کر دفتر رسالہ عصمت کوچہ چیلان دریا گنج دہلی سے شائع ہوا)



حضرت علامہ راشد الخیری مرحوم

ولادت ۱۸۶۸ء

وفات ۱۹۳۶ء

۳ر فروری ۳۶ء کو ہندوستانی عورتوں کے سب سے بڑے محسن او
اردو کے بہت بڑے مصنف حضرت علامہ راشد الخیری دنیا سے رخصت ہوئے تھ
۳ر فروری ۴۲ء کو ان کی چھٹی برسی تھی۔ اللہ تعالےٰ ان کی روح کو دا
سکون عطا فرمائے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ

مسلمانانِ عالم کے پہلے خلیفہ

آپ مکہ شریف میں پیدا ہوئے۔ مکہ کے [بڑ]ے رئیسوں اور امیروں میں شمار ہوتے تھے۔ زمانہ جہالت اور اسلام سے قبل بھی [آ]پ نہایت ہی پارسا تھے۔ اس زمانہ میں [ج]ب کہ لڑائی قتل۔ جوا۔ شراب جیسی چیزیں [ل]وگوں میں جاری تھیں تب بھی آپ اُن سے دور رہتے۔ آنحضرت رسولؐ اکرم کے نبی ہونے کے بعد مردوں میں سب سے پہلے [ج]س نے اسلام قبول کیا وہ ابوبکرؓ ہی تھے۔ حضور علیہ السلام کی وفات شریف کے بعد آپ ہی مسلمانوں کے پہلے خلیفہ ہیں۔ آپ کو رسولؐ اکرم سے اس قدر محبت تھی کہ ضرورت کے وقت مال دولت بیوی بچوں رشتہ کنبہ داروں دوستوں کو چھوڑ کر آپ نے رسولؐ مقبول کا ساتھ دیا۔ آگے چل کر بناتی بہنیں اس بات کا اندازہ لگا سکتی ہیں کہ مسلمانوں کے اس خلیفہ اور انسانیت کے اس مجسم پتلے کو آقائے نامدار حضرت رسولؐ مقبول سے کس درجہ محبت تھی۔ کفار مکہ نے جب مسلمانوں پر زندگی تنگ کر دی تو دین دار لوگوں نے مکہ سے کسی دوسرے ملک میں جانے کا ارادہ کر لیا تو روپیہ کی ضرورت پڑی۔ اس وقت جتنے لوگ اسلام میں داخل ہو چکے تھے ان میں حضرت ابوبکر سب سے زیادہ مالدار تھے۔ رسولؐ مقبول نے سب سے امداد چاہی تو سب نے اپنی اپنی حیثیت کے موافق دیا۔ مگر جب حضرت ابوبکرؓ کی باری آئی تو آپ نے اس قدر دیا کہ رسولؐ مقبول کو کچھ شک ہوا تو آپ نے پوچھا صدیق کچھ بال بچوں کے لئے بھی رکھا یا نہیں۔ تو آپ نے عرض کیا "خدا کا نام"۔

آپ نے اپنی تمام عمر میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ اسی سے خوش ہو کر رسولؐ مقبول نے "صدیق" کا لقب عنایت کیا۔ اسی روز سے آپ ابوبکر صدیق کے نام سے مشہور ہیں۔

مکہ کے لوگ جب رسولِ مقبول کی جان کے دشمن ہوئے تو رسولِ مقبول نے ایک غار ثور میں پناہ لی۔ آپ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ بھی تھے۔ آپ پہلے غار میں داخل ہوئے اور تمام سوراخ بند کئے۔ یہاں تک کہ ہاتھوں سے خون ٹپکنے لگا۔ مگر کام پورا کیا۔ مکہ شریف کے بے دین لوگ قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے آرہے تھے۔ ان کو دیکھ کر حضرت ابوبکرؓ صدیق گھبرا گئے مگر رسولِ اکرم نے فرمایا "ڈرو نہیں خدا مددگار ہے"۔ دو تین دن کے بعد دونوں صاحب غار سے نکل کر مدینہ شریف تشریف لے گئے۔ اسی وقت سے مسلمانوں کا سنہ شروع ہوتا ہے جو سنہ ہجری کہلاتا ہے یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کا سال جس طرح آپ دین کی پابندی میں بے مثال ہیں اسی طرح خلافت کے امور میں بھی لاثانی تھے۔ آپ نے خلیفہ مقرر ہونے کے بعد کہا کہ لوگوں میں بھی تم جیسا ہی انسان ہوں اگر مجھ سے کوئی غلطی ہو جائے تو سزا دینا۔ خدا میری مدد کرے کہ میں محتاجوں کو مدد دوں اور حقداروں کو ان کا حق دلا سکوں۔ آپ نے فوج کی طرف (باقی مضمون صفحہ ۹ پر دیکھئے)

اچھے بچوں کا گیت

غریبوں پہ ہر دم عنایت کریں ہم
بزرگوں کی دل سے اطاعت کریں ہم
جسے دیکھیں شفقت کی نظر سے دیکھیں
جو بے بس ہیں ان کی حمایت کریں ہم
خدا بھی ہمیں خوب چاہے گا بچو!
برائی سے بچنے کی عادت کریں ہم
نہ دن اپنے غفلت میں ہرگز گنوائیں
بھلائی کے میداں میں سبقت کریں ہم
کریں علم حاصل ہو ممکن جہاں تک
ہمیشہ جہالت سے نفرت کریں ہم
رکھیں دردِ قومی ہم اپنے دلوں میں
وطن کی دل و جاں سے خدمت کریں ہم
اگر اک دفعہ ہار جائیں تو کیا غم
دوبارہ اسی طرح محنت کریں ہم
سدا اپنے ماں باپ کو شاد رکھیں
ہمیشہ بزرگوں کی عزت کریں ہم
بنات ہم کو اکبر سکھاتا یہی ہے
کہ اغیار سے بھی محبت کریں ہم

میر اکبر علیخاں اکبر۔ آستانہ

پھدکنی شہزادی

عرصہ گذرا ایک دور دراز ملک میں ایک شہزادی رہتی تھی۔ اس شہزادی کو جیری[1] بہت پسند تھا۔ بادشاہ نے شاہی باغ میں بہت سارے جیری کے پودے لگوا دئے۔ ان پودوں میں جو سب سے خوبصورت تھا اس کے نیچے شہزادی بیٹھا کرتی تھی اور پہروں جیری کے پھولوں کو دیکھتی اور خوش ہوتی رہتی۔ ایک دن وہ پودے کے نیچے بیٹھی تھی کہ پھولوں کی خوشبو اور خوشگوار ہوا کے جھونکوں سے اسے نیند آگئی کچھ دیر تک سونے کے بعد کسی نے اسے جگا دیا۔ وہ چونک کر اٹھی تو کیا دیکھتی ہے کہ ایک خوبصورت سنہری پرندہ اس کے پیروں پر چونچیں مار رہا ہے۔ دراصل یہ پرندہ شہزادی کے پیروں کے نزدیک گری ہوئی جیریاں کھا رہا تھا۔ شہزادی نے جو اس عجیب وغریب پرندے کو دیکھا تو ڈر کے مارے ایک زور کی چیخ ماری۔ اسی ڈر کی حالت میں شہزادی کے پاؤں پرندے کے پنجوں پر پڑ گئے۔ شہزادی کے پاؤں کا پڑنا تھا کہ پرندے نے بھی شہزادی سے بڑھ کر ایک چیخ ماری اور پرندہ نے آدمیوں کی بولی میں شہزادی سے کہا کہ اب تم کو بھی پتہ چل جائے گا کہ پنجے کیا چیز ہوتے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ پرندہ اڑ گیا۔ تھوڑی دیر میں شہزادی نے جو اپنے پیروں کی طرف دیکھا تو وہ بہت حیران ہوئی کہ اس کے خوبصورت پیر بدل کر جانوروں کے سے پنجے بن گئے ہیں۔

اب تو شہزادی کو چلنا پھرنا بھی دوبھر ہو گیا۔ اگر وہ کسی جگہ آتی جاتی تو بجائے معمولی طور سے اپنے قدموں سے چلنے کے وہ پھدک پھدک کر وہاں جاتی۔ اسی وجہ سے لوگوں نے اس کا نام "پھدکنی شہزادی رکھ دیا"

بادشاہ اور ملکہ بیٹی کی یہ حالت دیکھ کر بہت رنجیدہ ہوئے۔ ملک ملک سے حکیم سیانے بلائے گئے اور شہزادی کا علاج کروایا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اور اس کے پنجے

---

[1] ایک پھل اور پودہ یعنی پھولدار ایک قسم کی بیری۔

طرح نہ بدلے۔شہزادی بے چاری مصیبت
ی بچوں کو دیکھ دیکھ کر کڑھتی رہی۔ماں باپ
اس کی حالت دیکھ کر صدمہ ہوتا۔اگرچہ وہ
کو بہت سادلاسا دیتے اور اس کی خوشی
میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے۔لیکن شہزادی کی
طرح سے تسلی نہ ہوتی۔اعلیٰ درجے کے
اور کپڑے تمام خوبصورت رہائشی سامان
نعمتیں سب کچھ اس کے واسطے مہیا تھیں
شہزادی ان سب چیزوں کو دیکھ دیکھ کر
اپنے بچوں کو دیکھتی تو اور زیادہ روتی۔
چونکہ شہزادی بہت رنجیدہ رہتی تھی بادشاہ نے
کے رنج کو دور کرنے کے لئے یہ سوچا کہ
دی کی اگر شادی کر دی جائے تو شائد
کا دل بہل جائے۔

چنانچہ اس معاملہ میں شہزادی سے بھی معلوم
شہزادی نے کہا کہ میں تو اس سے شادی
گی جو مجھے پھدکتے ہوئے دیکھ کر ہنسے نہیں
بادشاہ نے ملکوں ملکوں ایلچی دوڑائے
سے ایسا شہزادہ مل جائے جو شہزادی
کتے دیکھ کر نہ ہنسے۔بہت سے ملکوں
ہزادے آئے جس نے شہزادی کو
دیکھا وہ اس کے حسن کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکا
لیکن جب شہزادی اٹھ کر اور پھدک پھدک کر
چلی تو سب دیکھ دیکھ کر ہنسنے لگے۔اس پر
شہزادی نے ہر ایک سے شادی کرنے سے
انکار کر دیا۔بادشاہ نے بہت کوشش کی۔اور
مصاحبوں سے مشورے کئے۔اخباروں
رسالوں میں "ضرورت رشتہ" کے اشتہار دئے
چنانچہ ہم نے بھی رسالہ عصمت میں ایسا اشتہار
دیکھا تھا۔اتفاقی بات ہے کہ رسالہ عصمت
ملک مصر (افریقہ) میں بھی جاتا تھا۔وہاں کا
شہزادہ تعلیم نسواں کا حامی تھا۔اردو زبان سے
اس کو خاص محبت تھی۔اس کی بہن بھی اسی
کے ہم خیال تھی۔بلکہ تعلیم نسواں کی ایسی دلدادہ
تھی کہ اس نے اپنے محل ہی میں اپنے خاوند
کی اجازت اور مشورہ سے ایک زنانہ مدرسہ
بھی جاری کر دیا تھا۔مدرسہ میں علاوہ تعلیم کے
دستکاری پر خاص طور سے زور دیا گیا۔چنانچہ
رسالہ عصمت اور جوہر نسواں سے بہت فائدہ
حاصل کیا جاتا تھا۔اور دستکاری۔خانہ داری
اور دیگر مفید مستورات کتب خاص کر علامہ
راشد الخیری کی تصانیف کی ایک مختصر سی

لائبریری بھی بنالی گئی تھی۔ خلاصہ یہ کہ شہزادہ مصر نے بھی رسالہ عصمت میں "ضرورت رشتہ" کا اشتہار پڑھ کر پھدکنی شہزادی کی شرط شادی پڑھ کر پختہ ارادہ کرلیا کہ میں یہ شرط انشاء اللہ ضرور پوری کرکے شہزادی کے ساتھ شادی کروں گا۔ اور بہت جلد وہ اس کام کے واسطے اپنے ملک سے روانہ ہوگیا۔

اُدھر شہزادی شادی سے ناامید ہوکر اسی چیری کے درخت کے نیچے آبیٹھی۔ وہ وہاں بیٹھی چرخا کاتا کرتی۔ ایک دن ایک شہزادہ اس کے پاس آیا اور چرخا کاتنے والی کو دیکھنے لگا۔ شہزادی چونکہ اپنے کام میں مشغول تھی۔ تھوڑی دیر میں شہزادی نے نظر اٹھائی تو ایک خوبصورت شہزادے کو اپنے سامنے کھڑا دیکھا۔ شہزادے کی شکل صورت اسے کچھ ایسی بھائی کہ وہ بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئی اور شہزادے کی طرف پھدکتی ہوئی چلی گئی۔ شہزادہ بجائے ہنسنے کے نہایت متانت اور سنجیدگی سے اسے دیکھتا رہا۔

شہزادی! شہزادے نے اس سے کہا میں بہت افسوس سے دیکھ رہا ہوں کہ تم بجائے پاؤں کے پنجوں پر پھدکتی ہو۔ مجھے بتاؤ کہ اگر میں تمہارے پاؤں واپس دلوا دوں تو کیا تم مجھ سے شادی کرلوگی؟

بڑی خوشی سے" شہزادی نے جواب دیا۔

شہزادی سے وعدہ لے کر وہ شہزادہ وہاں سے روانہ ہوگیا۔ جنگلوں۔ پہاڑوں اور میدانوں بیابانوں میں پھرتا رہا۔ ایک دن اسے جنگل میں ایک بڑا سنہری پرندہ نظر آیا جو ایک جگہ درد اور مصیبت میں پڑا ہوا تھا۔ شہزادہ اس کے پاس گیا۔ اس نے دیکھا کہ ایک عجیب و غریب چیز اس کے پنجوں میں الجھی ہوئی ہے جس کی وجہ سے پرندے کو سخت تکلیف ہے۔ شہزادے نے اس چیز کو فوراً اس کے پنجوں سے نکال دیا۔ پرندہ کو اس مصیبت سے نجات ملی۔ اور خوش ہوکر کہنے لگا۔ "اے شہزادے آج تو نے میری جان بچائی ہے مانگ جو کچھ تو مانگتا ہے۔"

"آہ! مجھے ڈر ہے کہ تو میری مراد پوری نہ کرسکے گا۔ شہزادے نے کہا مجھے اس چیز کی ضرورت ہے جو پھدکنے والی شہزادی کا جادو توڑ سکے"۔ (باقی مضمون صفحہ ۸ کالم ۲ پر دیکھئے)

بے جا شرم

بعض لڑکیوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ اگر کسی محفل یا مجمع میں ان سے کوئی سوال کیا جائے تو ڈر یا شرم سے غلط جواب دیتی ہیں حالانکہ ان کو اس کا صحیح جواب معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض لڑکیاں اپنی اصل رائے کا اظہار نہیں کرتیں اور دوسروں کی ہاں میں ہاں ملا دیتی ہیں یہ بہت بری عادت ہے اور بزدلی اور ایک قسم کی کمزوری ہے کبھی سچ کہنے سے نہ رکنا چاہئے۔ ایک دن زہرا کے اسکول میں تمام کلاس کی لڑکیوں سے استانی نے دریافت کیا کہ بچو تم کو کون سا کھیل سب سے زیادہ پسند ہے جس کھیل کی خواہش مند زیادہ لڑکیاں ہوں گی اسی کھیل کی تم کو سالانہ اسپورٹس میں مشق کرائی جائیگی۔ حالانکہ زہرا کو باسکٹ بال بہت پسند تھا لیکن زہرا نے فٹ بال کی تائید کی میں نے جب وجہ دریافت کی تو زہرا نے کہا کہ تمام اسکول کی لڑکیاں اور استانیاں سامنے کھڑی ہوئی تھیں اور میرے قریب کی چند لڑکیوں نے فٹ بال کی تائید کی اس لئے میں نے بھی وہی کہہ دیا۔ میں نے یہ سن کر کہا کہ تم کو ہرگز ایسا نہ کرنا چاہئے تھا بلکہ تم جرات سے صاف باسکٹ بال کی تائید کر دیتیں۔ نہ معلوم اور کتنی لڑکیوں نے اسی طرح باسکٹ بال کو پسند کرتے ہوئے فٹ بال کی تائید کر دی۔ جب تم سے اپنی رائے دریافت کی جائے تو بلا روک ٹوک اپنی رائے ظاہر کر دیا کرو۔ جو بچے سچ بات کہنے میں جھجکتے یا شرماتے ہیں وہ بڑے ہو کر بھی بزدل رہتے ہیں۔ کبھی بے جا شرم نہ کرنی چاہئے اور سچ بات کہنے سے نہ رکنا چاہئے بلکہ جرات سے کام لے کر صاف صاف بتا دینا چاہئے۔ چاہے کتنے ہی لوگ مخالف ہوں۔

آمنہ صدیقی حیدرآبادی

صفحہ ۷ کا باقی

:- پرندہ نے کہا کہ ان جوتوں کو تم شہزادی کے پاس لے جاؤ۔ ان کے پہنتے ہی اسکے پیر ٹھیک ہو جائیں گے۔ جوتے لے کر شہزادہ سیدھا شہزادی کے محل پر پہونچا اور شہزادی کو جوتے پہنا دئے۔ جوتے پہنتے ہی شہزادی کے پیر جیسے تھے ویسے ہی ہو گئے۔ شہزادی کے پاؤں درست ہونے سے سارے ملک کو از حد خوشی ہوئی اور

سلطان کا انصاف

تم نے سلطان محمد تغلق کا نام تو تاریخ میں پڑھا ہوگا۔ تغلق خاندان کا بہت مشہور بادشاہ تھا۔ آج ہم تمہیں اس کے انصاف کی ایک مثال دیتے ہیں۔

وہ ایک روز صبح کے وقت شاہی باغ میں ٹہل رہا تھا کہ اتفاق سے سامنے سے ایک غیر مسلم لڑکا نکل آیا۔ وہ بے پروائی سے چلا آرہا تھا۔ سلطان کو اس کی یہ بے پروائی بہت بری لگی۔ اس لئے اسے اشارے سے پاس بلایا اور کچھ پوچھے گچھے کئے بغیر پانچ سات کوڑے سڑاسڑ اس کے لگادئے۔

لڑکا روتا روتا شہر کے قاضی کے پاس فریاد لے گیا اور عرض کی کہ سلطان نے مجھ پر بے قصور ظلم کیا ہے اور سارا واقعہ بیان کیا۔ قاضی نے اگلے دن دربار عام میں یہ فیصلہ کیا کہ وہ لڑکا بادشاہ کے جسم پر اتنے ہی کوڑے لگائے جتنے سلطان نے اس کے لگائے تھے۔

سلطان نے سر جھکاتے ہوئے لڑکے سے کہا: "لڑکے! ڈرنا مت اتنے ہی زور سے میرے جسم پر کوڑے مار جتنے زور سے میں نے لگائے تھے۔"

لڑکے نے سلطان کے اتنے ہی کوڑے لگائے اور خوش خوش دربار سے چلا گیا۔

یہ ہے اسلامی انصاف کی ایک سچی مثال۔ ایسی مثالیں کہیں اور ڈھونڈے سے بھی نہ ملیں گی۔

محمد حفیظ۔ کانگنوی

صفحہ ۴ کا باقی:۔ دیکھ کر فرمایا کہ جب تم کہیں چڑھائی کرو تو بچوں اور عورتوں کا قتل ناجائز ہے۔ وہاں کی کھیتی اور پیداوار بھی برباد نہ کی جائے۔" آہ کیا انسان تھے خلیفہ ہو کر بھی خدا اور رسول ؐ کا ڈر عقبیٰ کا خیال۔ موت کی فکر دل میں رکھتے تھے۔ مالک حقیقی سب کو بھی ایسے ہی ایمان کی روشنی سے منور کردے۔ مستیشرہ خاتون

اپنی مدد آپ

جس طرح ایک لاٹھی اپنے آپ اپنے مالک کے راستہ پر نہیں چل سکتی۔ اسی طرح کسی طرح کی تعلیم کسی طرح کی تربیت آدمی کو کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتی۔ جب تک کہ وہ انسان خود اپنے ہاتھ پاؤں ہلا کر کوشش نہ کرے اور آگے نہ بڑھے۔ اس لئے اپنا کام آپ کرنا نہایت اچھی بات ہے۔ اس سے کئی فائدے ہیں۔ اوّل تو یہ کہ خود کام کرنے والا آدمی کبھی کاہل اور سست نہیں رہتا۔ دوسرے ضرورت کے وقت کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔ تیسرا یہ فائدہ ہے کہ کام اچھا ہوتا ہے۔ چوتھی بات یہ ہے کہ خرچ بھی زیادہ نہیں ہوتا۔ بھلا کسی کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ دوسرے کے کام کو اپنا کام سمجھ کر کرے۔ ملازم بے شک تمہاری مرضی کے مطابق کام کر دیتے ہیں۔ مگر دل سے نہیں کرتے۔ وہ جب موقع پائیں گے دل چرائیں گے۔ ہم کو کبھی اپنے دل میں یہ خیال نہ کرنا چاہیے کہ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنے میں ہماری بے عزتی ہوگی۔ ہم تو معمولی آدمی ہیں۔ پہلے زمانے کے اکثر بادشاہ اور ان کی بیگمات خود اپنے ہاتھ سے اپنا کام کرتے تھے۔

ناصرالدین دہلی کا ایک بادشاہ تھا بڑا خوش اخلاق اور نیک دل، اور سارے ہندوستان کا بادشاہ۔ اگر وہ چاہتا تو ہزاروں لاکھوں روپیہ ماہوار اپنی ضرورتوں پر خرچ کر سکتا تھا۔ لیکن اس کی نیک دلی کا یہ حال تھا کہ اپنے ہاتھ سے قرآن شریف لکھتا اور اس کی آمدنی سے اپنا اور اپنی بیوی کا پیٹ پالتا۔ کبھی اس نے سلطنت کا ایک پیسہ بھی اپنے اوپر خرچ نہیں کیا۔ معمولی موٹا کھانا کھاتا تھا اور معمولی ہی موٹا کھدر کا کپڑا پہنتا تھا۔

شاہ ناصرالدین کی بیگم کا نام سلمہ تھا اور اس نیک دل کی بس یہ ہی ایک بیوی

تھی۔ بیگم محل میں اپنا کام کاج آپ کرتی تھی۔
خود کھانا پکاتی اور سیتی پروتی۔

ایک روز روٹی پکا رہی تھی کہ غریب بیگم کا ہاتھ جل گیا۔ دل میں خیال آیا کہ اگر کام کاج کرنے کے لئے کوئی خادمہ ہوتی تو میں اس تکلیف سے بچ جاتی۔ یہ خیال کر ہی رہی تھی کہ بادشاہ کھانا کھانے محل میں آ گیا۔ بیگم نے دبی زبان میں کہا۔ دیکھئے آج میرا ہاتھ جل گیا اگر کوئی خادمہ ہوتی تو یہ تکلیف مجھے نہ ہوتی۔ اب میری امداد کے لئے کم سے کم ایک ملازمہ رکھ دیجئے۔ بادشاہ خاموشی سے سنتے رہے آخر سوچ سمجھ کر کہا۔ بیگم تم جانتی ہو کہ میں اپنے گھر کا خرچ کیونکر چلاتا ہوں نہیں معلوم ہے کہ میں اپنے ہاتھ سے قرآن شریف لکھتا ہوں۔ اسے فروخت کرتا ہوں اور جو کچھ ملتا ہے اس سے اپنا اور تمہارا پیٹ پالتا ہوں۔ بھلا مجھ میں اتنی وسعت کہاں کہ تمہاری امداد کرنے کے لئے ایک خادمہ مقرر کر دوں۔ اس لئے میری طرح تم بھی محنت کرو اور اپنا سارا کام ہوشیاری سے اپنے ہاتھ سے انجام دیا کرو۔

یہ تو ایک بادشاہ ہی تھا۔ اگر ہم ذرا رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات پر غور کریں تو ہمیں تعجب ہوگا کہ عرب کے سردار۔ ہمارے پیشوا اور خدا کے محبوب پیغمبر صلعم خود اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرتے تھے۔ بلکہ دوسروں کا کام بھی کر دیتے تھے پھر بھلا ہم لوگ کس شمار و قطار میں ہیں۔
ہم لوگوں کو چاہیے کہ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کریں۔ بہن بھائیوں اور ملازموں پر نہ چھوڑیں نہیں تو جب ہم بڑے ہوں گے تو کوئی کام نہ کر سکیں گے اور دوسروں کے محتاج بنے رہیں گے۔

کلیم غفار۔ بھوپال

صفحہ ۱۶ کا باقی:۔ دیوار اس قدر سرخ کیسے ہو گئی؟ چونکہ قدرتاً وہ نہایت ذہین اور عقل مند تھی اس وجہ سے اس نے اس پر غور کیا۔ آخر کار وہ اس نتیجہ پر پہونچی۔ اور تجربہ کے طور پر پہلے خود پان میں کتھے کے ساتھ کچھ چونا ملا کر کھایا۔ اور جب اس نے آئینہ کے سامنے اپنے ہونٹ بیر بہوٹی جیسے سرخ دیکھے تو اس نے ایجاد کیا کہ پان کے ساتھ چونا کھانے سے منہ خوب لال ہوتا ہے ...

گم شدہ بٹوہ

(کام کرنے والے)

نسیمہ
شمیم } رشتہ کی بہنیں۔

خالہ اماں نسیمہ اور شمیم کی دور کی رشتہ دار

موقعہ: نسیمہ کی بہن کی شادی ہے تمام مہمان عورتیں بچے جمع ہیں۔ ہنگامہ برپا ہے۔

پہلا منظر

کوٹھی کے پائیں باغ کے بیچ میں حوض اس میں سنگ مرمر کا فوارہ۔ حوض کے چاروں طرف خوبصورت بنچوں کی نشستیں ہیں مختلف پھل دار درختوں۔ پھولوں سے لدی ہوئی کیاریاں۔ کوٹھی کے مقابلہ میں باغ کی فضا پُرسکون ہے نسیمہ گنگناتی ہوئی آتی ہے۔ سرخ گلاب کا ایک پھول توڑ کر ایک بنچ پر بیٹھ جاتی ہے۔

نسیمہ:۔ (حوض کے پاس کیاری کی طرف دیکھتے ہوئے) ارے یہ کیا!

(کیاری کے قریب جاکر جھک کر اٹھاتے ہوئے) ارے بٹوہ! کتنا خوبصورت ہے۔ کیسی نرم سبز مخمل کا بنا ہوا ہے سنہری حاشیہ کتنا اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اور یہ گلابی ربن کا فیتہ! اچھا اس کے اندر تو دیکھیں ہے کیا۔ (ہاتھ سے دباتے ہوئے) کچھ ہے ضرور شاید روپے۔ (کھول کر نکالتی ہے) تین روپے (دونئے بادشاہ کے ایک ایڈورڈ کا) تیجھر پر ان کو سجاتی ہے) اگر یہ مجھے لینے نہیں چاہئیں کل اماں جان کہہ رہی تھیں کہ پرائی چیز بلا اجازت لینا بری بات ہے۔ اچھی لڑکیاں چوری نہیں کرتیں۔ مگر اس کو یہاں چھوڑ دینا بھی ٹھیک نہیں۔ خدا جانے کس بے چاری کا ہوگا۔ (کچھ سوچ کر) اسے خالہ اماں کو دیدوں وہ جس کا ہوگا اسے دیدیں گی یہیں شادی کے

ہنگامہ میں کہاں ڈھونڈتی پھروں گی۔

چلی جاتی ہے اور دوسرے دروازے سے شمیم داخل ہوتی ہے۔ نظریں زمین کی طرف ہیں۔ رک رک کر چلتی ہے۔ جیسے کسی چیز کی تلاش ہو۔

شمیم:۔ یقیناً وہ یہیں کہیں گرا ہوگا۔ میں اور کہیں گئی ہی نہیں۔ ناشتہ کے بعد سیدھی اسی طرف آئی تھی۔ (کیاری کے پاس جاکر تلاش کرتی ہے۔) وہ تو یہاں کہیں بھی نہیں!۔ اب کیا ہوگا۔ امی جان نے پہلے ہی کہا تھا کہ شادی کا موقعہ ہے۔ لوگ بہت جمع ہیں کہیں کھو بیٹھوگی۔ مگر میں نے کہنا نہ مانا۔ بڑوں کا کہنا نہ ماننے کا یہی نتیجہ ہوتا ہے۔ (تھک کر بنچ پر بیٹھ جاتی ہے روتی آوازمیں) ہائے اللہ اب میں کیا کروں۔ امی جان ناراض ہوں گی۔ (کچھ سوچ کر) خالہ اماں کے پاس چلوں۔ شائد کسی نے اٹھاکر انھیں دے دیا ہو۔

جاتی ہے

دوسرا منظر

نسیمہ خالہ جان کو بٹوہ دے چکی ہے۔ اور جانے والی ہے کہ شمیم آتی ہے۔

شمیم:۔ (نسیمہ کو دیکھ کر دل میں) شائد نسیمہ کو ملا ہوگا اور اس نے خالہ اماں کو دے دیا ہے۔ میرا خیال بالکل ٹھیک ہے۔ (خالہ اماں سے مخاطب ہوکر)

خالہ اماں! میرا بٹوا کھویا گیا ہے۔

خالہ اماں:۔ ہاں نسیمہ نے ابھی مجھے ایک بٹوا لاکر دیا ہے۔ مگر تمہارا بٹوا کیسا تھا۔ کچھ اتا پتا بتاؤ۔

شمیم:۔ نرم سبز مخمل کا ہے۔ چاروں طرف سنہری حاشیہ ہے۔ گلابی ربن کا فیتہ پڑا ہے۔

خالہ اماں:۔ ٹھیک۔ اس میں کچھ تھا۔

شمیم:۔ جی ہاں۔ روپے تھے۔

خالہ اماں:۔ کتنے۔

شمیم:۔ (دل میں خیال کرتے ہوئے) کیوں نہ پانچ روپے بتاؤں تین میرے تھے دو اور مفت کے ملیں گے نسیمہ ہی کو دینے پڑیں گے۔ (زور سے) خالہ اماں اس میں پانچ روپے تھے۔

خالہ اماں:۔ کیا! پانچ روپے۔ اس میں تو تین روپے ہیں۔ (نکال کر ہاتھ پر رکھتی ہیں)

دیکھو تین ہیں۔ (پھر مسکرا کر) اچھا تو تمہارے
ے میں پانچ روپے تھے اور اس میں تین
یں۔ اس لئے یہ تمہارا بٹوہ نہیں ہے۔

شمیم:۔ (بات کاٹتے ہوئے) مگر خالہ اماں
اگر بٹوا میرا نہ ہوتا تو میں اس کا حال کیسے بتاتی۔
ہاں ضرور میرے بٹوے میں پانچ روپے تھے۔
دو اس نے (نسیمہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے)
نکال لئے ہوں گے۔

خالہ اماں:۔ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔
بجائے شرمندہ ہونے کے اور اس بے چاری
پر الزام لگاتی ہو۔ اگر اس کو روپے لینے ہی
ہوتے تو سب کیوں نہ لیتی۔ کوئی بیٹھا اسے
دیکھ تو رہا نہیں تھا۔ اگر بٹوا بھی لے لیتی تو کسی
کو کیا پتہ چلتا۔ مگر اس کی ایمان داری دیکھو
کہ فوراً اٹھا کر مجھے دے دیا۔ ممکن ہے کہ تمہارا
بھی بٹوا بالکل ایسا ہی ہو جس میں پانچ روپے
بھی ہوں۔ کیا ایک صورت کے دو بٹوے
نہیں ہو سکتے۔ بنانے والے نے صرف تمہارے
ہی واسطے خاص طور پر ایک بٹوا بنایا تھا۔
تمہارے بٹوے میں پانچ روپے تھے اور
اس میں تین ہیں۔ اس لئے یہ تمہارا نہیں ہے۔
کسی اور کا ہے۔ جو میں ایمانداری کے انعام
میں نسیمہ کو دیتی ہوں۔ لو نسیمہ۔

نسیمہ جھک کر ادب سے بٹوا لے لیتی
ہے اور سلام کرتی ہے۔

خالہ اماں:۔ (نسیمہ سے) بیٹی میں تمہاری
ایمان داری سے بہت خوش ہوئی خدا عمر
دراز کرے۔ دنیا میں پھولو پھلو۔ خوشیاں
دیکھو۔ (شمیم سے) جاؤ تم اپنا بٹوا تلاش کرو۔
شائد مل جائے۔ تم نے بجائے اس کے کہ
نسیمہ کا شکریہ ادا کرتیں اور اس پر الزام
دھرا۔ تمہارے دل میں بے ایمانی آئی۔
اس کی سزا بھی ملنی چاہئے۔

شمیم خفت سے سر جھکائے چلی
جاتی ہے۔

(پردہ) **خالد حسن قادری۔ آگرہ**

صفحہ ۱۹ کا باقی:۔

بادشاہی عطار کی وہ اور انکے بچے میری اماں
جان کہتی ہیں بالکل ایسی ہی زندگی بسر کرتے
تھے جیسا کہ میں اور میری اماں کرتے ہیں اب آپ
خود سمجھ لیجئے کہ مجھے اپنی حالت پر افسوس نہیں بلکہ میں
خوش ہوں۔ **بیگم عبد الرحمٰن خاں بمبئی**

اذان کب سے شروع ہوئی

جب مسجد نبوی بن کر تیار ہو گئی اور پانچوں وقت کی نمازیں پڑھی جانے لگیں تو اس وقت تک کسی خاص علامت کے نہ ہونے کی وجہ سے نماز جماعت کا کوئی انتظام نہ تھا۔ لوگ آگے پیچھے آتے اور جس وقت آتا نماز پڑھ لیا کرتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ طریقہ پسند نہ تھا۔ آپ نے ارادہ فرمایا کہ کچھ لوگ مقرر کئے جائیں جو وقت پر لوگوں کو گھروں سے بلا لائیں۔ لیکن اس میں بھی دقت تھی۔ صحابہؓ کو بلا کر مشورہ کیا۔ لوگوں نے مختلف رائے دیں۔ کسی نے کہا نماز کے وقت مسجد پر ایک جھنڈا کھڑا کر دیا جائے لوگ دیکھ کر آتے جائیں گے۔ آپ نے یہ طریقہ بھی ناپسند فرمایا۔

عیسائیوں اور یہودیوں کے یہاں نماز کے اعلان کے لئے جو طریقے ہیں وہ بھی عرض کئے گئے۔ لیکن آپ نے حضرت عمرؓ کی رائے پسند کی اور حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ اذان دیں۔ اس سے ایک طرف تو نماز کا اعلان ہو جاتا تھا۔ دوسرے دن میں پانچ مرتبہ اسلام کی دعوت دی جاتی تھی۔

حضرت عمرؓ نے جو رائے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی تھی وہ خواب میں دیکھی تھی۔ اس کے بعد چودہ آدمیوں نے جس میں حضرت رسولِ خدا صلعم بھی شامل تھے یہی خواب دیکھا۔

آپ کو تعجب ہوگا کہ یہ خواب اسی وقت تھوڑی دیر گزرنے پر جاگتے ہی میں دیکھا گیا۔ آپ نے قوالیوں میں حال کی کیفیت دیکھی یا سنی ہوگی۔ اسی طرح کی کیفیت ان حضرات پر بھی طاری تھی۔ یہ واقعہ آج سے تیرہ سو ۱۳۶۰ بَرس پہلے کا ہے۔

شاہ کرہ ادیب

نیکی کا پھل

ایک گھنی جھاڑی میں چیتا ۞ دھوپ میں جا کر چین سے سویا
اس کو اک چوہے نے دیکھا ۞ اس پر دوڑا کودا اُچھلا
چیتا اس ہل چل سے اٹھا ۞ دیکھا تو اک چوہا پایا
بگڑا اور پنجے میں پکڑا ۞ اور بنانا چاہا لقمہ
چوہا بولا چھوڑو بھیّا ۞ کھا کے مجھے کیا پیٹ بھرے گا
تم سے میں تو کھیل رہا تھا ۞ تم ہو بڑے اور میں چھوٹا سا
سُن کر چوہے کا یہ کہنا ۞ چیتے نے چوہے کو چھوڑا
جاتے جاتے چوہا بولا ۞ دُکھ میں مدد میں تم کو دونگا
سُن کے چیتا ہنس کر بولا ۞ کام مرے تو کیا آئے گا

کچھ دن کے بعد ایک شکاری ۞ اس جنگل میں آیا بھائی
اور بڑا ہی جال لگایا ۞ اس میں اس چیتے کو پھنسایا
چیتے نے گو زور لگایا ۞ چھٹکارا پر اُس نے نہ پایا
سُن کر شور و غل چیتے کا ۞ بل سے چوہا دوڑا آیا
اور کہا اے چیتے بھیّا ۞ بیٹھے رہو چپ چاپ ذرا سا
تم کو چھڑانے آیا ہوں میں ۞ دُکھ سے بچانے آیا ہوں میں
چوہے نے چیتے سے یہ کہہ کے ۞ جال کے کر ہی ڈالے ٹکڑے
جگہ جگہ سے اس کو کترا ۞ تھا ہشیار بڑا وہ چوہا
چیتا جال سے باہر نکلا ۞ اور یہ جاتے جاتے بولا
خوش رہو تم اے چوہے بھائی ۞ تم نے میری جان بچائی

جوہر ہے کسی کی جوہر نیکی
جاتی نہیں بیکار کبھی بھی

جوہر چاندوڑی

نورجہاں اور پان

ملکہ نورجہاں کا نام تو تمام بچوں نے سُنا ہوگا۔ یہ صرف بادشاہ جہانگیر کی بیوی ہی نہیں بلکہ ایک بہت بڑی قابل اور انصاف پسند ملکہ تھی مضمون نگاری اور شاعری میں خوب مشّاق تھی۔ اس کے علاوہ نئے کاٹ چھانٹ کے کپڑے وغیرہ پہنّنا اس نے ہی ایجاد کیا۔ آج کل جو ہمارے والدین اور بڑے لوگ پان کھایا کرتے ہیں اس کی ایجاد میں بھی اس کا بہت بڑا حصّہ ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کے وقت میں لوگ پان کے ساتھ چونا نہیں کھاتے تھے اور نہ کسی کو معلوم ہی تھا کہ کتھے کے ساتھ چونا ملا کر کھانے سے منہ خوب لال ہوجاتا ہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ محل کی دو دھیلی براق دیوار پر کسی بدتمیز کنیز نے غلطی سے پان کی پیک تھوک دی۔ ملکہ نورجہاں کی جب نظر پڑی تو اس کو بہت تعجب ہوا کہ پان کی پیک سے د

(باقی مضمون صفحہ ۱۱ پر دیکھئے)

بڑی دولت

میں غریب ہوں تمہاری طرح امیر نہیں۔ میرے ابا نہیں، اماں کہتی ہیں کہ ابا خدا کے گھر گئے ہیں۔ خدا کو بھی میرے پیارے ابا اچھے لگے۔ اس نے انھیں اپنے پاس بلا لیا۔ میری اماں جان دن بھر چکی پیستی ہیں۔ بعض دفعہ وہ چکی پیستے ہوئے ہاتھ روک کر کسی سوچ میں پڑ جاتی ہیں۔ مجھے اس وقت ان کا چہرہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ سوسن کا کملایا ہوا پھول۔ ان کی خوبصورت آنکھوں سے آنسو نکلنے لگتے ہیں جن کو وہ اپنی میلی کچیلی ساری کے آنچل سے پونچھتی جاتی ہیں۔ جیسے ہی ان کی نظر مجھ پر پڑتی ہے اپنے دونوں کمزور ہاتھ مجھ پر پھیلا دیتی ہیں اور میں دوڑ کر ان سے لپٹ جاتی ہوں وہ میرا منہ چوم لیتی ہیں اور میں اپنا سر اُن کے ناتواں سینہ پر رکھ دیتی ہوں۔ مجھے ان کے نحیف دل کی حرکت بخوبی سنائی دیتی ہے۔

ہمارے گھر کے سامنے ایک امیر آدمی کا عالی شان محل ہے۔ جاڑے میں اس امیر آدمی کے بچے گرم گرم کپڑے پہنتے ہیں۔ گرم و نرم توشک تکیوں میں آرام کرتے ہیں۔ سوکھا میوہ مثلاً سیب انگور بادام کشمش وغیرہ کھاتے ہیں۔ شام جب ہوتی ہے تو گرم انگیٹھی کے اطراف سب بیٹھ جاتے ہیں۔ صبح اُن کے ہاں جاڑوں میں روزانہ نہاری اور مزیدار سالن پکتے ہیں۔ باوجود ان سب غذاؤں کے وہ دُبلے پتلے ہیں۔ غذا کے علاوہ اماں جان کہتی ہیں وہ کئی کئی روپے کی دوائیاں بھی استعمال کرتے ہیں پھر بھی وہی دُبلے کے دبلے۔ ہفتہ میں دو مرتبہ تو ضروری ان کے لئے ڈاکٹر حکیم آتے ہیں۔ لیکن ذرا مجھے دیکھو نہ مجھے پہننے کو گرم کپڑے ہیں نہ کھانے کو عمدہ غذائیں۔ جوار باجرہ کی روٹی اور پیاز کی چٹنی اور وہ بھی دن میں صرف دو دفعہ صبح اور شام کھاتی ہوں۔ میری اماں کے ہاتھ کا کھلایا ہوا نوالہ کیا بتاؤں کس قدر مزیدار

ہوتا ہے۔ مجھے تو اس میں سچ کہتی ہوں پلاؤ بریانی کا مزہ آتا ہے۔ میری اماں کے ہاتھ کے موٹے سلے ہوئے کپڑے مجھے ریشمی کپڑوں سے زیادہ نرم معلوم ہوتے ہیں۔ نہ میرے پاس توشک ہے نہ تکیہ جاڑے کی لمبی لمبی راتیں جب آتی ہیں تو ساری رات اپنی پیاری اماں کی پیاری گود میں دبکی سکڑی سو جاتی ہوں۔ اماں کی گود کتنی پیاری ہے جی چاہتا ہے سوئے ہی چلی جاؤں کسقدر نرم کیسی گرم مجھے یقین ہے کہ ان امیر بچوں کو اپنے مخمل کے بستروں میں بھی اتنی میٹھی نیند نہ آتی ہوگی جتنی کہ مجھے اپنی اماں جان کی گود میں آتی ہے۔

گرمی آتی ہے امیروں کے بچے مہین ہلکے پھلکے صاف ستھرے کپڑے پہنتے ہیں ٹھنڈی غذائیں کھاتے ہیں۔ مفرح شربت ہر قسم کے اڑاتے ہیں گرمی سے تنگ آکر شام کو ہوا کھانے جاتے ہیں۔ گھر میں برقی پنکھے دن رات چلاتے ہیں لیکن انھیں پھر بھی آرام نہیں ملتا خس کی ٹٹیوں والے کمرے میں سوتے ہیں تاہم راحت نہیں ملتی۔ ذرا میری طرف دیکھو گرمی آتی ہے د جوار باجرہ کی روٹی پیاز کی چٹنی ہم کھاتے ہیں ہیں نہ شربت نصیب ہیں نہ ٹھنڈی ٹھنڈی مزیدار قلفی ملائی وغیرہ ملتی ہے اور وہی کھدر کے کرتے پاجامے۔ اس میں بھی کوئی تبدیلی نہ ہوئی۔ نہ میرے پاس بجلی کا پنکھا ہے نہ خس کی ٹٹیاں یہی ایک ٹوٹا ہوا تار کا پنکھا لیکن جھوٹ نہیں کہتی۔ اس ٹوٹے کو اماں جب مجھے اپنی گود میں لٹا کر جھلاتی ہیں تو کیا کہوں مجھے کتنی آرام کی نیند آجاتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ان امیر بچوں کو خس کی ٹٹیوں کے کمروں اور بجلی کے پنکھوں کے باوجود ایسی پیاری مست نیند نہ آتی ہوگی

برسات آتی ہے امیروں کے گھر چھوٹ جاتے ہیں پھر وہی مخملی تکیہ توشک جو گرمیوں کی وجہ سے صندوق میں بند کر دیے گئے تھے نکلوائے جاتے ہیں اور پھر وہی جاڑے کا سا معاملہ شروع ہو جاتا ہے۔ بچے لبادہ اوڑھے موٹروں میں سوار مدرسوں کو جاتے ہیں۔ مجھے دیکھو۔ نہ ہمارا کوئی مکان ہے نہ پکی چھت وہی پرانی جھونپڑی۔ برسات کے دنوں میں

ری اماں جنگل سے درختوں کے پتے کاٹ کر ں ہیں اور جھونپڑی پر ڈال دیتی ہیں لیکن اس سے ہوتا ہے۔ جھونپڑی میں پانی برابر ٹپکتا ہے اور ی دنوں میں میری اماں کو بڑی مشکل یہ ہوتی ے کہ وہ چکّی بہ آسانی پیس نہیں سکتیں بارش ی وجہ سے اناج میں نمی پیدا ہوتی ہے۔ لیکن ری اماں بڑی ہمت والی ہیں وہ گھبراتی نہیں ں۔ برسات میں بھی ہماری غذا باجرہ جوار کی ٹی اور پیاز لہسن کی چٹنی دہی موٹے کھدر کے ے اور سونے کے لئے مجھے وہی میری پیاری ں کی گودڑا!۔

برسات میں ہم اپنی کھٹیا ایک طرف اں ٹپکا ذرا کم ہوتا ہے بچھاتے ہیں۔ میں اپنی ں کی گودڑی میں گھس جاتی ہوں۔ جیسے کہ یا کے بچے چڑیا کے گھونسلے میں یا مرغی کے چے اپنی اماں کے پروں میں چھپ جاتے ہیں تو مجھے نہ برسات کی فکر ہے نہ بادل کا ڈر نہ بجلی سے خوف نہ سردی کا احساس نہ بھوک پیاس۔

نہ میں مدرسہ جاتی ہوں نہ مکتب۔ میری ں ہی میرا مدرسہ ہیں۔ وہ اپنی فرصت کے وقت مجھے ایسی ایسی باتیں سناتی ہیں کہ جی چاہتا ہے کہ سنتی ہی چلی جاؤں امیروں کے بچے اسکول جاتے ہیں انگریزی لکھتے پڑھتے ہیں اور بولتے ہیں۔ لیکن مجھے انگریزی خاک نہیں آتی۔ البتہ اپنے پیارے مذہب کی باتیں اسلام کی خوبیاں ہمارے رسولؐ مقبول کی زندگی کے حالات یہ سب میرے نوک زبان ہیں۔

امیروں کے بچے مجھے دیکھ کر ہنستے ہیں شائد وہ میرے گندے کپڑوں کو دیکھ کر میرا مذاق اُڑاتے ہوں گے۔ وہ میری طرف کنکریاں مارتے ہیں۔ شائد وہ مجھے دنیا کی ذلیل ہستی خیال کرتے ہوں گے۔ وہ میری طرف دیکھ کر آپس میں کانا پھوسی کرتے ہیں۔ شائد وہ میری غریبی کا ذکر کرتے ہوں گے۔ میں انھیں یہ سب کچھ کرتے دیکھتی ہوں لیکن زبان سے کچھ نہیں کہتی۔ اماں کہتی ہیں اور مجھے یقین ہے کہ خدا، پاک کے نزدیک ان بچوں سے زیادہ میں پیاری ہوں۔ آپ پوچھیں گی یہ کس طرح؟ سُنئے ہمارے نبی صلعم جن کو خدا نے دونوں جہاں کی دیاتی (مضمون صفحہ ۱۰ پر دیکھئے)

مضمونوں کی چوری

چوریوں کی بہت سی قسمیں ہوتی ہیں۔ ہاتھ کی چوری۔ آنکھ کی چوری۔ کان کی چوری۔ اسی طرح ایک چوری مال کی ہوتی ہے۔ ایک بانوں کی اور قلم کی۔ قلم کی چوری یہ ہوئی کہ دوسروں کے مضامین جوں کے توں یا فقرے کے فقرے یا ہشیاری سے کام کیا تو ان کا مطلب مفہوم خیالات کسی نہ کسی طرح اپنے مضمون میں لکھ دئے۔ جو لڑکیاں ایسی ذلیل حرکتیں کرتی ہیں ان کو یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ اس ملمع کو اتارنے والوں اور بال کی کھال نکالنے والوں کی اب بھی کمی نہیں ہے۔ اگر ان چوریوں کو بے نقاب کر دیا گیا تو پھر ان کی کیا عزت رہ جائے گی۔ دوسری چوریوں سے تو صرف عزیز و اقارب ہی باخبر ہوتے ہیں لیکن قلمی چوری سے ایک عالم باخبر ہو جاتا ہے۔ خیال کرو پھر کس قدر ذلت اور ندامت اٹھانی پڑے گی۔

بنات کی بعض مضمون نگار لڑکیوں کے ایک دو مضمون میری نگاہ سے دوسرے پرچوں میں گذرے مجھے یہ دیکھ کر بے انتہا افسوس اور قلق ہوا کہ ان لڑکیوں نے قبلہ مولانا راشد الخیری کی کتابوں اور مضامین کے فقرے کے فقرے اصل کے اصل نقل کر کے اپنے مضمون میں زور پیدا کرنے کی بے کار کوشش کی ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم ان مضامین کو بے نقاب کر کے دکھائیں یہ مناسب سمجھتے ہیں کہ پہلے تنبیہ کر دی جائے کہ آئندہ یہ لڑکیاں ایسی قلمی چوریاں نہ کریں ان لڑکیوں کو یہ نہیں معلوم کہ مولانا مرحوم کی طرز تحریر ان کے محاورات ان کی سی پاکیزہ زبان ہندوستان کا کوئی مصنف آج تک نہ لکھ سکا۔ پھر ہم کیسے یقین کر لیں کہ معمولی معمولی قابلیت کی لڑکیاں بھی آسانی سے ایسی عبارت لکھ سکتی ہیں یا ایسے خیالات ظاہر کر سکتی ہیں۔ اگر ہم کو کسی شاعر یا مصنف کا طرز تحریر پسند ہے اور خود بھی ویسا (باقی مضمون صفحہ ۴۲ پر دیکھئے)

میری دلچسپ شرارت

دو سال ہوئے سنہ ۱۹۳۹ء کے سالگرہ نمبر میں بہن صاحبہ مس جمیلہ اسد اللہ صاحبہ کا مضمون "میری دلچسپ شرارت" شائع ہوا تھا اس کے بعد کسی بہن نے اپنی دلچسپ شرارتیں نہیں لکھیں۔ آج میں اپنی بہنوں کو اپنی شرارت بتاتی ہوں۔

میرے بڑے بھائی جو کہ مجھ سے صرف دو سال بڑے ہیں اس سال دیہات میں دسہرہ کی چھٹیوں میں یہاں آئے تھے۔ وہ اور احسن بھائی اپنے وطن شاہجہاں پور میں بغرض تعلیم رہتے ہیں۔ ہاں تو احسن بھائی کو شکار میں خاص ملکہ حاصل ہے۔ میرے سارے خاندان میں انکی طرح کسی کا نشانہ صاف اور درست نہیں بلکہ میرے دوسرے رشتہ دار بھائی تو پندرہ سال کی عمر میں بندوق چلاتے ہوئے بھی ڈرتے ہیں۔ غرض احسن بھائی جب چھٹیوں میں آتے ہیں تو ان کا خاص مشغلہ شکار ہی ہوتا ہے۔ آپ کو اس بات کا فخر بھی ہے کہ خاندان بھر میں ان سے زیادہ کوئی شکاری نہیں۔ اس وجہ سے مجھ میں اور ان میں اکثر مٹھ بھیڑ ہو جاتی ہے۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ بھائی صاحب اپنی کارگزاریاں بیان کر رہے تھے اور اس کے بعد فرمانے لگے کہ اللہ میاں نے مجھ کو ڈر اور خوف عطا کیا ہی نہیں۔ اور میرے حصہ کا ڈر اور خوف کسی اور کو دے دیا ہے۔ بھائی احسن کا روئے سخن میری جانب تھا۔ مجھے بھی غصہ آگیا میں نے جواب دیا کہ آپ کو اپنی کارگزاریوں پر بڑا ناز ہے غرور کا سر ہمیشہ نیچا ہوتا ہے بس اتنا سننا تھا کہ وہ مصنوعی غصہ سے لال چقندر بن گئے۔ اور کہنے لگے تم سے کون کہہ رہا ہے جو دخل دے رہی ہو۔ میں نے جواب دیا۔ ابھی آپ نے کہا نہیں کہ میرے حصہ کا خوف تمہیں ملا ہے بھائی نے منہ چڑاتے ہوئے کہا کیا میں نے غلط کہا۔ عورتیں تو بزدل اور ڈرپوک ہوتی ہی ہیں۔ بھائی احسن کو مجھے تنگ کرنے میں

لطف آتا ہے ۔ میں اس وقت خاموش
ں اور سوچنے لگی کہ ان کو ایسی سزا دونگی
یشہ یاد رہے ۔ غرض بات آئی گئی ہوئی۔
کے وقت بھائی ہمیشہ والد صاحب کا پستول
ر رکھتے ہیں اور ہم لوگ بندوقیں ۔ کیونکہ یہاں
ں اور ڈاکوؤں کا بڑا خطرہ ہے ۔ ہاں تو
ں کے وقت ۱۲ بجے میں نے سوچا کہ اب
ع ہے گھر میں سب سو رہے ہیں والد صاحب
ہ پڑ گئے ہیں ۔ غرض میں نے مصنوعی سفید
ھی اور مونچھیں لگائیں اور چوروں جیسا
ں پہن سر پر بڑا سا پگڑ باندھا ۔ اور بائیس
الی رائفل جو میں ہمیشہ سوتے وقت اپنے
ں رکھتی ہوں ہاتھ میں لی ۔ میرے کمرے سے
ن بھائی کے کمرے تک پہونچنے کے لئے
ں جان کا کمرہ اور زینب باجی کا کمرہ طے کرنا
ا ہے ۔ میں نے سوچا کہ اب کدھر سے جاؤں
ن کمروں میں سے گذری تو باوجود احتیاط
ممکن ہے کسی کی آنکھ کھل جائے اور ہماری
ی آنکھ ذرا سے کھٹکے سے کھل جاتی ہے ۔
ں بڑی سوچ بچار کے بعد میں نے طے کیا
ورچی خانہ کے دروازے سے جانا چاہئے ۔

اب مشکل یہ پیش آئی کہ بھائی ریوالور بھر کر رکھتے ہیں کہیں انھوں نے چلا دیا تو کیا ہوگا ۔ تھوڑی دیر تک سوچنے کے بعد میں اپنے کمرے میں جاکر ریوالور کا کیس دیکھنے لگی ۔ خوش قسمتی سے بھائی کارتوس بھرنا بھول گئے ۔ لیکن میں نے غور سے جو دیکھا تو کیس میں صرف چھ کارتوس ہیں اور باقی بھائی لے گئے ۔ یہ دیکھ کر مجھے بہت افسوس ہوا لیکن میں نے ہمت کی اور بندوق کو نہایت احتیاط سے ہاتھ میں لے کر چپکے سے بھائی کے کمرہ میں پہونچی ۔ دیکھا کہ بھائی بڑے بے خبر سو رہے ہیں ۔ میں نے پنجوں کے بل جاکر نہایت آہستگی سے پستول نکال لیا اور آہستگی سے کھول کر کارتوس سب نکال لئے ۔ کیونکہ ہم لوگ بندوق اور ریوالور چلاتے اور صاف کرتے رہتے ہیں اس لئے مجھے کارتوس نکالتے وقت کچھ دقت نہ ہوئی اور میں نے کارتوس کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لئے اور خالی پستول بھائی کے سرہانے رکھ دیا ۔ اتفاق کی بات کہ بھائی کی آنکھ نہ کھلی تھوڑی دیر رک کر میں نے رائفل کا دستہ زمین میں مارا جس سے بھائی کی آنکھ کھل گئی

انھوں نے اپنے سامنے ایک بڈھے چور کو دیکھ کر کڑک کر کہا کون ہے اور فوراً ہی ان کا ہاتھ پستول پر پڑا۔ بڈھے چور نے بھی بندوق کی نالی ان کی طرف کی لیکن جب تک بڈھا چور رائفل اٹھائے بھائی نے پستول کا فیر کیا لیکن فضول۔ پستول میں کارتوس تھے ہی نہیں چلتا کیا۔ اب تو بھائی نے کھٹا کھٹ چھ دفعہ فیر کیا مگر بے سود۔ پستول کا ایک چکر ختم ہوچکا تھا۔ بھائی بڑے گھبرائے چاہا کہ زور سے چلائیں لیکن آواز حلق میں اٹک کر رہ گئی۔ بڈھے چور نے یہ دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ ہاں ہاں آپ تو پستول چلا رہے ہیں۔ کیجئے نا فیر۔ اگر بھائی کے حواس درست ہوتے تو وہ آواز سے پہچان لیتے لیکن ان کے تو اوسان خطا ہو چکے تھے۔ بڈھے چور نے بندوق کی نالی ان کی طرف پھیری اور کہا اگر جان بچانی چاہتے ہو تو کنجیاں حوالہ کرو۔ بھائی نے اپنے صندوق کی طرف اشارہ کیا بڈھے چور نے صندوق کھولا اور منی بیگ لیکر دروازہ سے نکل کر غائب ہوگیا۔ بھائی ڈر کے مارے آنکھیں بند کئے پڑے رہے۔ جب صبح ہوئی تو اٹھے اور سیدھے اماں جان کے کمرے میں پہونچے اور رات کا قصہ بیان کیا اتنے میں میں بھی پہونچ گئی اور میں نے پوچھا کہ کیا باتیں ہو رہی ہیں۔ بھائی نے کہا کہ رات چور آیا تھا اس نے پستول کے کارتوس نہ معلوم کہاں رکھ لئے تھے اور میرا منی بیگ لے گیا۔ میں نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن آپ کو تو خوف و ڈر ہلا ہی نہیں تو چور کو کیوں نہیں پکڑا بھائی کھسیانے ہوگئے۔ میں ہنسی ضبط نہ کرسکی اور قہقہے لگانے لگی۔ بھائی نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ تم ہی تھیں میں نے آواز سے پہچانا۔ میں نے جواب دیا کیوں آپ ایک لڑکی سے ڈر گئے حالانکہ بڑے بڑے ڈاکوں کو آپ نے پکڑا ہے اماں جان بھی ہنسنے لگیں۔ بھائی کا منی بیگ میرے پاس تھا۔ جب بھائی نے مانگا تو میں نے کہا فرض کیجئے اگر میں نہ بتاتی تو آپ کو یہ روپے ملتے۔ بھائی بڑے بگڑے۔ آخر دوسرے دن یہ مقدمہ والد صاحب کے سامنے پیش ہوا۔ اماں جان بھائی کی طرف تھیں اور میں باجی میری طرف۔ والد صاحب کے سامنے خوب بحث ہوئی۔ آخر والد صاحب نے

مقدمہ کا فیصلہ بھائی احسن کے خلاف کیا اور میری جیت ہو گئی۔ روپیہ کی حقدار میں ہوئی۔ اب جب کبھی بھائی کو چڑاتی ہوں تو میری چڑھ بنتی ہے۔ جب کبھی یہ واقعہ یاد دلاتی ہوں تو احسن بھائی کھسیانے ہو جاتے ہیں غرض میری شرارت سے بھائی کی غرور کی عادت چھوٹ گئی۔

نظیر جہاں ناز شاہجہانپوری

صفحہ ۲۰ کا باقی:-

بننا چاہتی ہیں تو اس کی تصانیف اور کلام کے ایک ایک حرف اور ایک ایک لفظ کو نہایت توجہ اور غور سے پڑھتی رہو۔ ایک مدّت کے بعد آپ کا قلم وہ طرز تحریر خود بخود اختیار کرے گا کسی مصنف کے جملے کے جملے اور فقرہ کے فقرہ چرا کر اپنے مضمون میں بھرنے کی کوشش نہ کرو۔ ایسا کرنے سے نہ تو تمہاری قابلیت بڑھ سکتی ہے اور نہ تعریف ہو سکتی ہے بلکہ تمہیں چوری کا ٹیکا پڑ جائے گا اور تمہاری آنکھیں دوسروں کے سامنے نیچی رہیں گی۔

آمنہ نازلی ادیب فاضل

مرا ہند جس وقت بیدار ہو گا

مرا ہند جس وقت بیدار ہو گا
تو سارے جہاں کا وہ سردار ہو گا
نہ غفلت کا باقی نشاں کچھ رہے گا
وہ جس رنگ میں ہو گا ہشیار ہو گا
جہالت کا بیشک وہ دشمن رہے گا
مگر علم کا وہ مددگار ہو گا
ہر اک ذرّہ سرزمینِ ہندوستاں کا
بد اندیش کے حق میں تلوار ہو گا
وہ عالم کو پہونچائے گا فیض اپنا
جو ہو گا وہ اس کا گرفتار ہو گا
رہیں گی غلام اس کی ہمسایہ قومیں
اور ان سب کا بیشک یہ سردار ہو گا
ابھی سو رہا ہے تو کیا ڈر ہے خالد
مگر دیکھنا جب یہ بیدار ہو گا

خالد حسن قادری۔ آگرہ

آپ جب کبھی ہمیں خط لکھیں تو خریداری نمبر ضرور لکھئے۔ منیجر

صبا کی ملکہ

ذوالقرنین جس زمانہ میں ملک چین کی ملکہ سے لڑ رہا تھا ایک دن قاصد کے بھیس میں ملکہ کے پاس گیا۔ ملکہ نے اس کی تصویر بنوا رکھی تھی۔ جب وہ آیا اس نے فوراً اسے پہچان لیا اور ایک اندھیرے مکان میں اسے قید کر دیا۔ ذوالقرنین تین دن تک وہیں بند رہا۔ چوتھے روز ملکہ نے اسے نکالا تو اس کے سامنے سو ہاتھ لمبا دسترخوان بچھوایا۔ اور اس پر سونے چاندی اور بلور کے برتن مروارید زمرد۔ دُر و یاقوت۔ سونے اور چاندی سے بھر کر چُن دئے۔ اور ایک کونے میں نیچے کی طرف ایک قاب میں ایک روٹی اور تھوڑا سا پانی رکھ دیا۔ ذوالقرنین جواہرات کو دیکھ کر حیران تھا کہ کیا کرے۔ آخر اس کی نظر اس قاب پر پڑی۔ اپنی جگہ سے اٹھا اور وہاں بیٹھ کر وہ روٹی کھائی اور پانی پیا جس سے کچھ تسکین ہوئی۔ اور خدا کا شکر بجا لایا۔ اس کے بعد ملکہ آئی۔ اور کہا۔ اے بادشاہ تین دن کی تکلیف کے بعد آپ کو اس قدر جواہرات نے سیر نہ کیا صرف ایک پیسے کی روٹی نے سیر کر دیا۔ پھر آپ کس لئے ان بے کار چیزوں کی خاطر لوگوں کا مال تکتے پھرتے ہیں۔

ذوالقرنین نے کہا۔ اے ملکہ یہ سچ ہے لیکن تمہارا یہ اعتراض اس وقت ٹھیک ہوتا جب کہ خود اعتراض کرنے والی نے ان پتھروں کے لئے تکلیف نہ اٹھائی ہوتی۔ اگر میرے تاج میں جواہرات ہیں۔ تو یہ ایک ضروری امر ہے۔ کیونکہ بادشاہ کا تاج جواہرات سے خالی نہ ہونا چاہئے۔ لیکن تیرے تو خوان اور پیالے ان پتھروں سے بھرے ہوئے ہیں۔ تاہم آفرین ہے تیری عقل پر اے ملکہ تجھ کو تیرا ملک مبارک رہے۔ میں کبھی آئندہ تجھ پر حملہ نہ کروں گا۔

ملکہ آداب بجا لائی اور حسب معمول شاہانہ دھوم دھام سے اس کی دعوت کی اور سوغاتیں پیش کر کے ذوالقرنین کو رخصت کیا۔

(ترجمہ) نصرۃ العین فضلی بیانی چنہ

نمک کی خوبیاں

نمک ایک حصّہ۔ شہد دو حصّے۔ سرکہ تین حصّے ملا کر غرغرہ کرنے سے حلق اور آواز کو کھولتا ہے۔ اور صاف کرتا ہے۔

نمک باریک پیس کر دانتوں پر ملنے سے دانت موتیوں کی طرح صاف اور شفّاف نکل آتے ہیں۔ اور ان پر میل نہیں جمنے پاتا

اگر جسم کا کوئی حصّہ جل جائے تو فوراً اس جگہ پر باریک پسا ہوا نمک مل دینے سے آبلہ نہیں پڑتا۔

اگر بچھو نے کاٹ لیا ہو تو تھوڑا سا نمک پانی میں گھول کر کانوں میں ڈالنے سے آرام ہوجاتا ہے۔

چقندر کے عرق میں نمک ملا کر سر پر لیپ کرنے سے سر کی خشکی دور ہوجاتی ہے۔ سرکہ میں نمک ملا کر لگانے سے بھڑ مکھی اور بچھو کا زہر دور ہوجاتا ہے۔ نمک سے کاجل اور سیاہی کے داغ دور ہوجاتے ہیں۔

گلشن آرا پروین۔ ایبٹ آباد

ذرا ہنسئے

(۱) شوہر (بیوی سے) جلدی تیار ہوجاؤ گاڑی کا وقت نکلا جاتا ہے۔

بیوی:۔ (غصّہ سے) جلدی جلدی کا کیا شور مچا رکھا ہے میں تو ایک گھنٹہ سے کہہ رہی ہوں کہ پانچ منٹ میں تیار ہوجاؤں گی۔

(۲) بیوی:۔ (شوہر سے) آج شام کی سیر کو جاتے وقت نئے بوٹ پہنوگے یا پرانے۔

شوہر:۔ ابھی نئے نہیں پہنوں گا وہ چلتے وقت بہت چرچر کرتے ہیں۔

بیوی:۔ اچھا تو معلوم ہوا آدھی رات کو واپس آنے کا ارادہ ہے۔

(۳) بیوی:۔ (اپنے شوہر سے جو ہر وقت کتاب کے مطالعہ میں مصروف رہتا ہے) کیا اچھا ہوتا کہ میں کتاب ہوتی اور تمہارے تمام وقت کا لطف جو تم مطالعہ میں صرف کرتے ہو اس سے خود فائدہ اٹھاتی۔

شوہر:۔ (جو اپنی بیوی کی بدزبانی سے تنگ آچکا تھا) کاش تم جنتری ہوتیں کہ میں ہر سال بدل سکتا۔

جے اشرف ریحانہ۔ مدراس

یہ کس کا فوٹو تھا

ایک پُرمذاق فوٹوگرافر نے خیال کیا کہ کسی دوست سے مذاق کرنا چاہئے۔ اتفاق سے اس نے دیکھا کہ مکان کے سامنے میدان میں ایک گدھا چرتا پھرتا ہے۔ اس نے اس کا فوٹو لیا اور اپنے کسی دوست کے پاس بھیج دیا اور اسی پر اس نے یہ عبارت بھی لکھ دی "چونکہ آپ ان کی بہت عزت کرتے ہیں اس لئے میں نہایت خوشی کے ساتھ ان کا فوٹو جناب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں" یہ لکھ کر نیچے اپنا نام لکھ دیا۔ اور یہ خیال کیا کہ میں نے ان دوست سے ایسا مذاق کیا ہے کہ وہ اس کا جواب نہیں دے سکتے۔ لیکن شام کو جب وہ گھر واپس آیا تو اس کو ڈاک میں ایک خط ملا۔ کھول کر پڑھا تو وہ حیران رہ گیا۔ فوٹوگرافر کے دوست نے جواب میں لکھا کہ آپ نے جو تصویر مجھے بھیجی ہے اس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن اس کے ساتھ آپ نے ایک غلطی بھی کی ہے وہ یہ کہ بجائے اس تصویر کے آپ نے اپنی تصویر بھیج دی ہے کیونکہ اس کے نیچے آپ نے اپنا نام لکھ دیا ہے

پہیلیاں بوجھو

(۱) ایک قلعہ جس کے برج ہزار
برج میں بیٹھا تھانیدار
دیکھو صاحب نے قلعہ بنایا
نہ مٹی اور نہ پانی لگایا

(۲) دور سے آیا بابا لشکری
جاتے جاتے کر گیا مسخری

(۳) لگ لگ کہو تو نہ لگے
اور بن کہے لگ جائے

(۴) لال لال گٹلکوں میں ہاتھ ڈال جٹلکوں
تو کاٹ کھائے مجھکو میں کھا جاؤں تجھ کو

ج:۔ از ڈیرہ اسمٰعیل خاں

(۵) چھوٹی موٹی تال تلیاں۔ تھوڑا سا پانی
اس میں سے نکلی انگار پت رانی

رئیس فاطمہ

جوابات:۔ (۱) بھڑوں کا چھتہ۔ (۲) تتیا (۳) ہونٹ (۴) بیر۔ (۵) پوری۔

(مذاق۔ ٹھٹھا۔)

ہنڈکلیا

انڈے کا لوز:- دو انڈے - آدھ پاؤ گھی - دو چھٹانک چینی

اول انڈے کو توڑ کر سفیدی کو پھینٹ کر جھاگ اٹھالو - زردی کو الگ رکھو چینی کا شیرہ دو تارا تیار کرلو - پھر شیرے کو اتار کر ٹھنڈا ہونے دو - پھر گھی ڈال کر سفیدی زردی پتیلی میں ڈال کر اچھی طرح چمچہ سے ہلا کر ایک جان کرلو - زعفران گلاب ڈال کر چولھے پر چڑھاؤ لیکن آنچ نرم ہونی چاہیے چمچہ سے ہلاتی رہو تاکہ داغ نہ لگے - جب گھی چھوڑنے لگے اور اچھی طرح نکل آئے تو سینی میں ڈال کر میوہ چھڑک کر بیلن سے برابر کرکے لوز کاٹ لو -

ناریل کا لوز:- ایک ناریل کو توڑ کر ناریل کش میں کس لو - پاؤ سیر چینی کا دو تارا شیرہ تیار کرلو اور چھوٹی الائچی کا سفوف کرلو - پھر ناریل شیرہ میں ڈال کر چمچہ سے ہلاؤ - سفوف بھی دو - جب دیکھو کہ ناریل سخت ہوگیا جمنے کے قابل ہے تو اتار کر سینی میں جمالو - میوہ چھڑک کر لوز کاٹ لو -

خریداری نمبر ۳۰۶۳

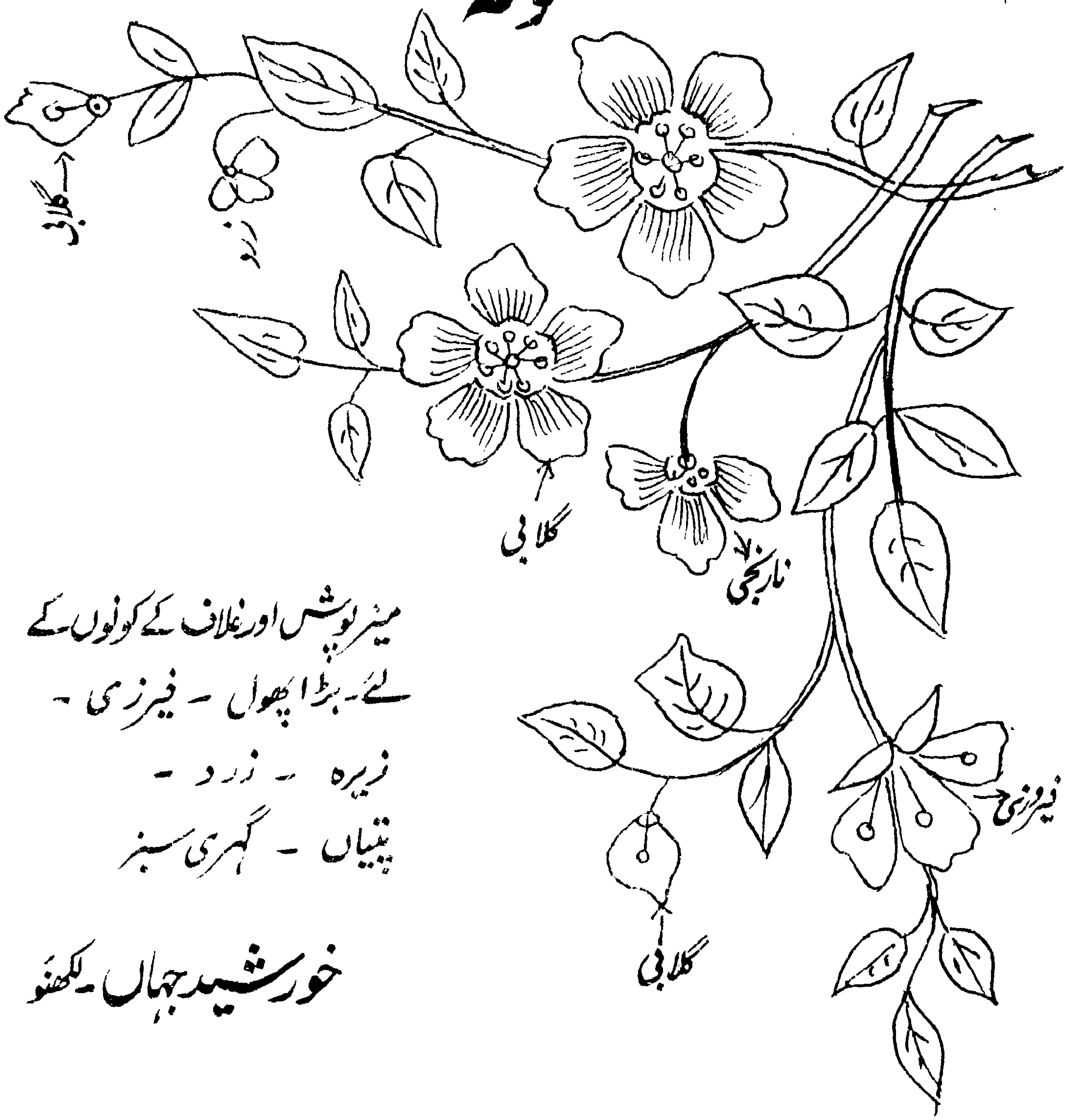
جھلجھلے:- دھوئی ہوئی ماش کی دال دو چھٹانک - گھی دو چھٹانک شکر تین چھٹانک - زعفران کیوڑہ حسب پسند

ترکیب:- دال کو خوب باریک پیس کر کپڑے میں چھان لیں - پھر کڑھائی میں گھی ڈال کر پھلکیاں تل لیں اور پتلا قوام کرکے اس میں تلی ہوئی پھلکیاں ڈال کر زعفران اور کیوڑہ ڈال دیں بس جھلجھلے تیار ہیں -

ضمیر فاطمہ نرسنگھ پور

آلو کے رس گلے:- آلو پاؤ سیر - انڈے دو عدد - شکر آدھ سیر - گھی حسب ضرورت - پہلے آلو ابال لیں جب بھرتے کے آلو کی طرح ہوجائے تو نکال کر چھیل لیجئے اور باریک مل لیں اب چار انڈوں کی زردی لے کر پھینٹ لیجئے اور شکر کا ایک تار کا قوام تیار کرکے رکھ لیں - اب ۴

کونہ



میز پوش اور غلاف کے کونوں کے
لئے۔ بڑا پھول ۔ فیروزی ۔
زیرہ ۔ زرد ۔
پتیاں ۔ گہری سبز

خورشید جہاں ۔ لکھنو

...زنانہ بستہ — بچیوں اور لڑکیوں کیلئے دس کتابوں کا مجموعہ

...) بسم اللہ کی کتاب۔ ننھی ننھی بچیوں کو بطور قاعدہ پڑھائی جاتی ہے۔
...) کہانیوں کی کتاب۔ سات نہایت دلچسپ کہانیاں بچیوں ...ی مطلب کی جنہیں بچیاں مزے لے کر پڑھتی ہیں۔
...) کھیل کی کتاب چھوٹی بچیوں کی عمر کے لحاظ سے دلچسپ کھیل ...نے کے طریقے بیان کئے گئے ہیں۔
...) لکھنے کی کتاب جس میں بچیوں کو لکھنے کے طریقے سکھائے ...۔ قلم دوات کاغذ کا استعمال لکھنے کی ہدایتیں بچیوں کے ...لب کے خطوط مختلف نمونے آسان زبان اور عام فہم پیرایہ میں
...) نماز کی کتاب۔ خدا اور رسول کے متعلق جو باتیں جاننی ضروری ...ں پہلے وہ بتائی ہیں۔ نماز کے فائدے۔ وضو کا پورا بیان۔ ...س کے بعد نماز کا بیان اس قدر آسان کہ بچیاں خود بخود سمجھ کر ...نے شوق سے نماز پڑھنے لگیں۔ اس کے بعد روزہ کا بیان ہے۔
...) کھانے پکانے کی کتاب۔ مضامین کے عنوانات یہ ہیں۔ ...وری ہدایتیں۔ اروی دال۔ باورچی خانہ کیسا ہو۔ مصالحہ کیا ...ہوتا ہے اور کس طرح پیسا جاتا ہے۔ گوشت سادہ اور ترکاری ...کیسے پکایا جاتا ہے۔ ان کے بعد چاول کھچڑی کوفتے پلاؤ شامی ...ب۔ پراٹھے۔ گوشت۔ انڈوں کے کوفتے اور چٹنیاں تیار کرنے کی ...ایت آسان ترکیبیں بچیوں کے مطلب کی درج کی گئی ہیں۔
۷) تندرستی کی کتاب۔ مضامین کے عنوانات یہ ہیں۔ صفائی ...سل کھانا سونا۔ دانتوں کی صفائی معدہ کی صفائی۔ سیر و ...ریح تندرستی کے اصول۔
۸) تہذیب ادب اور اخلاق کی کتاب جس میں کھانے پینے اور ...نے ملانے اور گفتگو کرنے اور لکھنے پڑھنے کے آداب بہت خوبی سے ...ھے گئے ہیں۔ ماں باپ اور شوہر کے حقوق پر بھی دلنشین بحث ...ہے۔ پھر تواضع حیا۔ صبر و استقلال معافی کفایت شعاری محنت پر ...ت مفید باتیں لکھی گئی ہیں (۹) پردہ کی کتاب جس میں پردہ اور حیا ...متعلق بعض باتیں کام کی بتائی گئی ہیں (۱۰) خانہ داری کی کتاب ...دلہن کا جہیز جس میں شوہر اور بیوی کے تعلقات پر موثر بحث کی گئی ہے ...ر بتایا گیا ہے کہ شوہر کے دل کو کس طرح فتح کیا جا سکتا ہے۔ ساس نندیں ...سے برتاؤ سے محبت کرنے لگتی ہیں۔ کتاب جس مضمون پر ہے مکمل ہے ...بیوں اور لڑکیوں کے لئے زنانہ بستہ نہایت ہی مفید اور کام کی کتاب ...ہے ضخامت پونے دو سو صفحوں سے کچھ کم۔ قیمت ۱۲؍

مزیدار کہانیاں:۔ بچوں کے مطلب کی انھیں کی زبان میں نہایت دلچسپ کہانیاں ہیں جو جناب سید ابو تمیم صاحب نے لکھی ہیں دلّی کی زبان اور پھر سید صاحب کا طرز بیان۔ ایک بھی کہانی ایسی نہیں کہ بغیر ختم کئے بچے چھوڑ سکیں اوّل تو کہانیوں کی دلچسپی اور پھر عمدہ عمدہ تصاویر بچے خوش ہو جائیں گے۔ قیمت ۵؍

جاپانی کہانیاں:۔ باتصویر۔ مسز فضلی صاحبہ اپنے شوہر کے ساتھ جاپان میں کئی سال رہیں۔ انھوں نے بچوں کے مطلب کی نہایت عمدہ عمدہ سبق آموز کہانیاں جمع کیں اور بڑی قابلیت سے اردو میں لکھیں چند کہانیوں کے عنوان یہ ہیں۔ چڑے چڑیا کی کہانی۔ پھول کھلانے والا بڈھا۔ انگلی کے برابر بچہ۔ عجیب شفتالو۔ کیکڑا اور بگلہ۔ بچوں کا باغ۔ شنتو کو مار و دغیرہ بچوں کی بہترین ۱۲ کہانیاں ہیں جن سے بچے بہادر اور بلند ہمت محنتی جفاکش ہوتے ہیں ہر کہانی باتصویر ہے قیمت ۱۲؍

بچوں کی دنیا:۔ ملک روس کے مشہور مصنف ٹالسٹائی کی کتابیں مرد عورت بچے سب پسند کرتے ہیں ٹالسٹائی نے بچوں کے لئے جو کہانیاں لکھی تھیں ان میں سے ۵ بہترین کہانیوں کا ترجمہ بچوں ہی کی زبان میں کیا گیا ہے بچوں میں نیکی بہادری کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ قیمت ۷؍

بالشتیوں کی دنیا:۔ یعنی مختصر دنیا ایک انگریز سیاح بالشتیوں کی دنیا میں چلا گیا۔ بالشتیے اسے دیو سمجھنے لگے کیونکہ سیاح سینکڑوں بالشتیوں کا کھانا ایک لقمہ میں ختم کر دیتا ہے بہت آسان زبان میں اس دلچسپ کہانی کا ترجمہ کیا ہے۔ قیمت ۵؍

شہزادی نیلوفر اور دوسری کہانیاں ننھے بچوں اور بچیوں کے لئے رسالہ بنات میں چھپ چکی ہیں۔ اور بچوں بچیوں نے بہت پسند کی ہیں۔ بہت مزیدار ہیں بچے پڑھیں گے تو خوش ہوں گے۔ باتصویر۔ قیمت ۸؍

ملنے کا پتہ: **عصمت بک ڈپو دہلی**

مثنوی عائشہ صدیقہ رضؓ :- سرورِ کائنات سرکار دو عالم کی بیوی اور مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کے منظوم حالات زندگی از جناب وقار انبالوی - ہر مسلمان مرد و عورت کو اس کا مطالعہ کرنا چاہئے - قیمت ۴ر

اچھوتا سفر :- سابق مہاراجہ صاحب جے پور دربار تاجپوشی میں شرکت کے لئے انگلستان گئے تھے ان کے سفر کے حالات صاحبزادہ ولی احمد خاں صاحب ایم اے نے لکھے ہیں۔ اور یہ اس قدر دلچسپ ہیں کہ آپ خراج تحسین دینے پر مجبور ہو جائیں گے - مہاراجہ صاحب کے لئے ہاتھ دھونے کی مٹی اور پانی اور اناج تک ہندوستان سے جاتا تھا۔ ایسا دلآویز اور اچھوتا سفرنامہ آپ نے کبھی پڑھا یا سنا نہ ہوگا - قیمت ۵

حلیمہ :- ایک سگھڑ سلیقہ شعار سمجھدار اور نیک لڑکی کے حالات زندگی جس نے بگڑے گھر کو بنا ڈالا۔ قصہ دلچسپ بھی ہے اور سبق آموز بھی - از جناب مولوی عبدالغفار صاحب الخیری دوسری دفعہ چھپا ہے - قیمت ۴ر

افسانۂ حرم :- لڑکیوں کے لئے ایک فاضل جرنلسٹ نے دس کہانیاں لکھی ہیں اور ہر کہانی سے کوئی نہ کوئی مفید نتیجہ نکلتا ہے - لڑکیاں کتاب کو نہایت دلچسپی سے پڑھیں گی - طرز بیان میں دلآویزی ہے عبارت بہت ہی آسان - عام ہندوستانی گھرانوں کی کیفیت نہایت خوبی کے ساتھ دکھائی گئی ہے - قیمت ۷ر

خیابانِ نسواں :- حیدرآباد دکن کے مشہور ادیب مولوی نصیر الدین صاحب ہاشمی کے دہ مضامین جو مختلف زنانہ رسائل میں شائع ہو کر مقبول ہوئے دلچسپ پیرایہ میں خواتین کے مفید مطلب مزید امور پر بحث کی گئی ہے - چند معاشرتی اخلاقی مسائل پر قابل دید خیالات ہیں - خواتین ہند کی ترقی کے سلسلہ میں قابل مصنف نے سیاحت یورپ کے بعد جو نتائج اخذ کئے ؟ اس قابل ہیں کہ ان پر غور و فکر کیا جائے - ان مضامین سے معلومات میں نہایت دلچسپ اضافہ ہوتا ہے - قیمت ۸ر

پھول پھلواری :- پھولوں کی کاشت کیاری اور باغیچہ کی نگہداشت اور انگریزی - اور ہندوستانی اور ہر موسم اور ہر قسم کے پھولوں کے متعلق نہایت مفید اور کارآمد معلومات - عورتوں کے لئے قابل قدر تحفہ - قیمت ۸ر

انشائے سلمیٰ :- جناب صاحبزادہ ولی احمد خاں صاحب ایم اے ام - الیف نے لڑکیوں کو خط و کتابت سکھانے کے لئے یہ کتاب لکھ کر زنانہ لٹریچر میں مفید اضافہ کیا ہے - اس کے شروع میں اردو کتابت کی تاریخ بہت عالمانہ اور مفید معلومات سے پُر ہے - پھر خطوط کے نمونے ایسے دئے گئے ہیں جو دلچسپ بھی ہیں اور مفید بھی نہ صرف لڑکیوں کے لئے بلکہ لڑکوں کے واسطے بھی خط و کتابت سیکھنے معلومات میں اضافہ کرنے اور دلچسپی سے مطالعہ کرنے کے لئے اس میں بہترین دلچسپیاں ہیں - قیمت چھ آنے - ۶ر

کپڑوں کی چھپائی :- سائنٹفک طریقوں سے کپڑوں کی رنگائی کس طرح کی جاتی ہے نہایت کفایت کے ساتھ خوشنما پائدار کپڑا خواتین کس رنگ میں رنگ سکتی ہیں - اس مضمون پر ماہر فن مولوی اقبال احمد بھوپالی کی مستند تالیف - مختلف رنگوں اور رنگائی کے فن کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات ہیں اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے - قیمت ۸ر

آفتابِ زندگی :- اس دلچسپ قصے میں ایک لڑکی کے کوار پنے کے حالات دلنشین پیرایہ میں لکھے گئے ہیں اور فضول رسموں پر مدلل بحث کی ہے واقعات دلآویز طرز بیان دلکش قیمت ۶ر

ملنے کا پتہ :- **عصمت بک ڈپو دہلی**

آپ کا خریداری نمبر

جن بہنوں اور بھائیوں کے خریداری نمبر نیچے لکھے ہوئے ہیں فروری کے پرچہ کیساتھ انکا سالانہ چندہ ختم ہوتا ہے مہربانی فرماکر اگلے سال کا چندہ صرف عہ بذریعہ منی آرڈر خریداری نمبر لکھ کر روانہ فرمائے اور رسالہ جاری رکھنا منظور نہ ہو تو ۱۵ مارچ تک اطلاع دیدیجیے اگر منی آرڈر یا انکاری اطلاع نہ آئی تو اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ وی پی کا انتظار کررہی ہیں۔ چنانچہ مارچ کا پرچہ وی پی حاضر ہوگا ہمیں امید ہے کہ آپ اسے ضرور وصول کرلیں گی۔ ۷۰-۷۱-۷۲-۷۵-۸۰-۸۱

۸۹-۲۰۹-۲۱۰-۳۵۹-۳۶۳-۴۳۱-۴۸۹-۴۴-۵۴ ـ

۸۱۸-۸۲۸-۸۴۰-۱۲۴۸-۱۲۷۱-۱۲۷۷-۱۲۸۲-۱۵۸۷-۱۶۷۷

۱۶۸۳-۱۷۸۸-۲۰۲۶-۲۱۸۰-۲۱۸۶-۲۱۸۷-۲۱۹۴-۲۱۹۵-

۲۲۰۶-۲۲۱۵-۲۲۳۴-۲۲۴۷-۲۲۶۴-۲۲۹۶-۲۶۱۰-۲۷۵۱-

۲۷۶۲-۲۷۶۷-۲۷۷۸-۲۷۸۱-۲۷۸۵-۲۷۹۳-۲۷۹۶-۲۷۹۹-

۲۸۸۴-۲۹۰۲-۲۹۴۵-۳۰۶۴-۳۰۷۶-۳۰۹۹-۳۱۰۱-۳۱۳۶-

۳۱۶۱-۳۱۶۶-۳۱۹۶-۳۱۹۹-۳۲۰۰-۳۲۰۶-۳۲۱۵-۳۲۴۰-

۳۲۶۸-۳۲۹۶-۳۴۱۹-۳۴۲۷-۳۴۴۰-۳۴۶۵-۳۴۶۹-

۳۴۷۳-۳۵۸۱-۳۵۸۵-۳۵۹۱-۳۵۹۲-۳۵۹۵-۳۵۹۶-

۳۶۰۱-۳۶۰۳ تا ۳۶۱۰-۳۶۱۴-۳۶۱۵-۳۶۱۹ تا ۳۶۲۳-۳۶۲۶-

۳۷۵۱-(۵۵۹۱)۱۱۱۲- منیجر

ہمدرد بہنیں اور بھائی

جن بہنوں اور بھائیوں نے بنات کے خریدار بنائے ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کیے جاتے ہیں جنھوں نے اپنے پرچہ کے لئے ابھی تک کوئی خریدار نہیں بنایا امید ہے وہ بھی کاغذ وغیرہ کی گرانی کو محسوس کرکے جلد نئے خریدار دے کر اپنے پرچہ کی مدد کریں گی۔

زکیہ خانم صاحبہ۔ بمبئی۔ ۲ خریدار

سیدہ اختر جہاں بیگم صاحبہ حیدرآباد۔ ۲ خریدار

جنھوں نے ایک ایک خریدار دیا:۔

حفیظ بتول صاحبہ۔ بدایوں مس سید انور علی بانو زاہدہ خاتون صاحبہ۔ ہردوئی۔ صاحبزادی عابدہ سلطانہ صاحبہ۔ لدھیانہ۔ عابدہ بانو صاحبہ ساگر۔ مسز ظہیر الدین۔ دہلی۔ صالحہ عبدالحکیم۔ کلکتہ مس شوکت النساء۔ پٹنہ۔ بنت میر محی الدین خان حیدرآباد۔ عاتمہ ماہ بانو بیگم۔ لوہارو۔ مسز معصوم حبیبہ۔ مسز عبدالواحد۔ اجمیر۔ خ۔ احمد کوہاٹ مسز محمد فضل الرحمٰن۔ آمیور۔ زینت النساء ہزارہ باغ۔ عبدالعزیز عبدالرحیم۔ کالوپور۔

منیجر

یادگار مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ

ہندوستان بھر کے تمام زنانہ اخبارات و رسائل میں سب سے اچھا اور سب سے زیادہ مقبول و مشہور باتصویر ماہوار رسالہ تہائی صدی سے شائع ہو رہا ہے عصمت ہندوستان کے مشہور ادیبوں اور ملک کی بہترین لکھنے والی خواتین کے اعلیٰ درجہ کے مضامین ۸۰ صفحوں پر ہر ماہ شائع کرتا ہے عصمت ہی وہ پرچہ ہے جو صوری و معنوی خوبیوں کے لحاظ سے شریف بیگمات کے لئے ہندوستان کا چوٹی کا رسالہ تسلیم کیا جاتا ہے۔

سالانہ چندہ چار روپیہ (لعہ)

ادیبۂ جلیلہ محترمہ خاتون اکرم جنت مکانی کی یادگار

ہندوستان بھر میں زنانہ دستکاری کا واحد بڑا رسالہ جو ۱۹۳۳ء سے کامیابی کے ساتھ جاری ہے جس میں کشیدہ، کروشیا، جالی، تارکشی، ٹنگ کاری، کینوس، کراس اسٹیچ، سلمہ ستارہ، بن پنی، کتاوا اور کپڑوں کی سلائی کٹائی وغیرہ وغیرہ مختلف قسم کی زنانہ دستکاریوں کے عمدہ عمدہ نمونے اور مفصل ترکیبیں اور کارآمد ہدایتیں شائع ہوتی ہیں۔ جوہر نسواں کے مضامین پھوہڑ لڑکیوں کو بھی سگھڑ اور ہنرمند بنا دیتے ہیں۔ جوہر نسواں کی قلمی معاونین ہندوستان کی مشہور دستکار خواتین ہیں۔ سال میں دو خاص نمبر شائع ہوتے ہیں۔ سالانہ چندہ تین روپیہ نمونہ ۴ ر

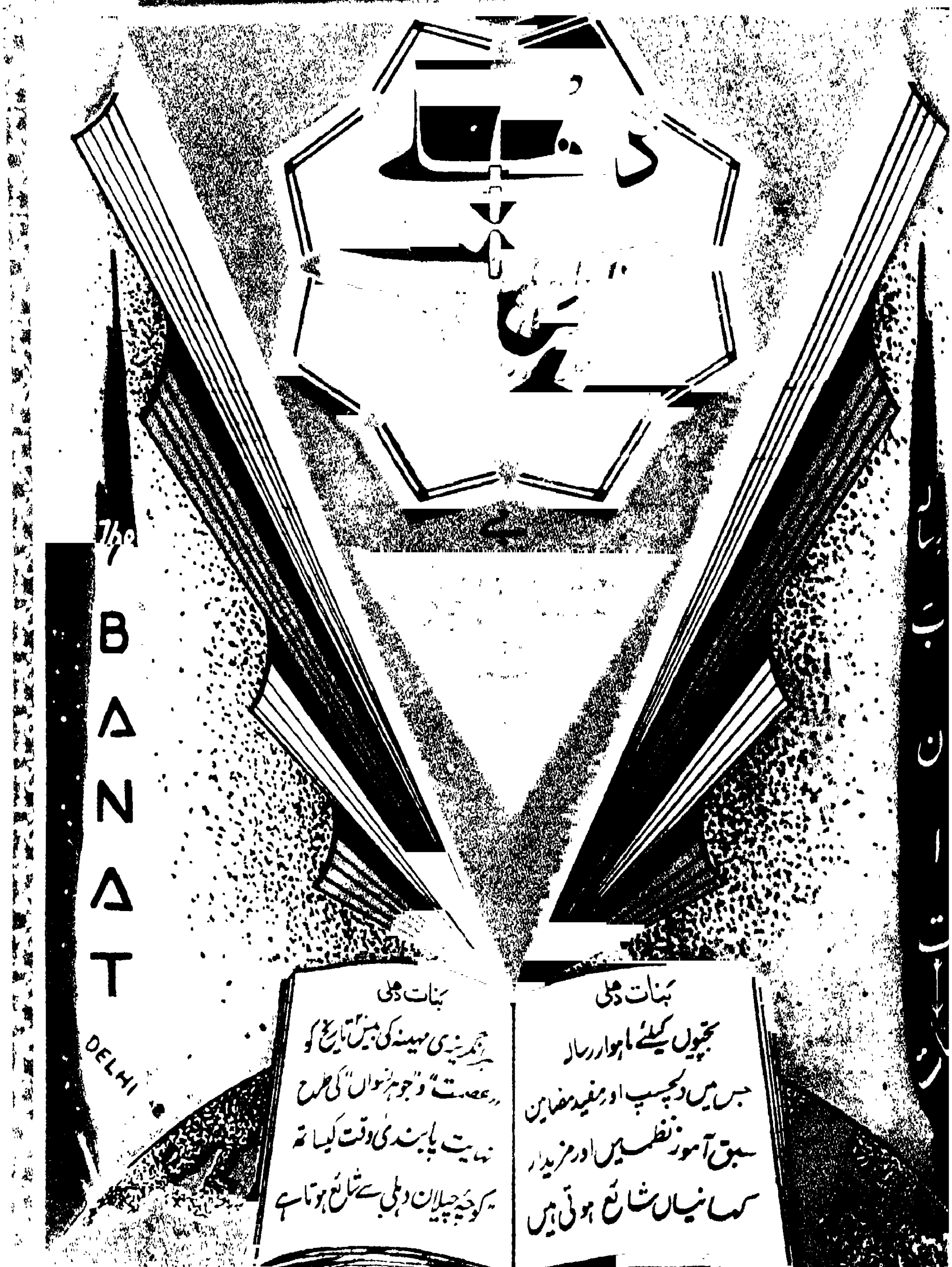
بچیوں کے لئے ملک کا واحد رسالہ

حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ نے ۱۹۲۰ء میں یہ ماہوار رسالہ بچیوں کے لئے جاری فرمایا تھا عصمت کی طرح بنات بھی پابندِ وقت رسالہ ہے بچیوں کے لئے بہترین مضامین سبق آموز نظمیں مزیدار کہانیاں، دلچسپ کھیل نسخے وغیرہ نہایت آسان زبان میں شائع کرتا ہے۔ ہندوستان کے مختلف صوبوں کے محکمہائے تعلیم نے بچیوں اور بچوں کے مدرسوں کے لئے منظور کیا ہے۔

سالانہ چندہ ڈیڑھ روپیہ جو بذریعہ منی آرڈر بھیجا جائے۔ بذریعہ وی پی ۱۲/ عہ

عصمت بک ڈپو دہلی زنانہ لٹریچر کا ہندوستان بھر میں سب سے بڑا دارالاشاعت ہے فہرست مطبوعات مفت منگائیے

ESTD 1927 — سلسلہ ١٩٣٢ء — REGD No.



سالانہ پیشگی مع محصول ڈاک ... روپیہ ... ایک روپیہ بارہ آنے

ایڈیٹر - رازق الخیری

اس پرچہ میں جس قدر مضامین شائع ہوئے ہیں ان کے حقوق بحق بنات محفوظ ہیں

انگریزی و جرمنی کھانے	ترکی اور عربی کھانے	ایرانی اور افغانی کھانے	بنگالی اور بہاری کھانے	کشمیری اور مدراسی کھانے
گجراتی اور پنجابی کھانے	حیدرآبادی اور برا.ی کھانے	لذیذ لذیذ کھانے	دلی اور لکھنؤ کے کھانے	پشاوری اور ہندی کھانے

سینکڑوں قسم کے کھانے تیار کرنے کی اُردو زبان میں بے نظیر کتاب

عِصمتی دسترخوان حِصّہ اوّل

جس کی ایک نمایاں خصوصیت جو اس موضوع کی اور کسی کتاب میں نہ نکلے گی یہ ہے کہ تمام ترکیبیں تجربہ کرنے کے بعد لکھی گئی ہیں اس لئے ترکیبیں بالکل صحیح ہیں اور وزن بالکل درست! ہندوستان بھر کے ہر حصہ کی تقریباً عصمتی بہنوں نے اس کتاب کی تیاری میں حصہ لیا ہے اور ایڈیٹر صاحب عصمت کی اہلیہ محترمہ آمنہ نازلی صاحبہ نے بڑی محنت سے کتاب مرتب فرمائی ہے۔ باورچیخانہ کے انتظام اور کھانوں کے متعلق نہایت قیمتی ہدایات اور مضامین درج کئے گئے ہیں۔ ایک ایک چیز کئی کئی قسم کی تیار کرنے کے لئے بھی عصمتی دسترخوان سے بہتر کتاب ملنی ناممکن ہے مثال کے طور پر ۳۲ چیزوں پڈنگ اور کبابوں کی فہرست ملاحظہ فرمایئے۔

پلم پڈنگ	انجیر پڈنگ	ران کے کباب	کباب بیضہ مُرغ	تاشس کباب
کھوئے کی پڈنگ	امنڈ پڈنگ	آلو کے کباب	کچے قیمہ کی ٹکیاں	شامی کباب
نارنگی بھری پڈنگ	بیبے پڈنگ	کچے آلو کے کباب	گوشت کے میٹھے کباب	آنتوں کے کباب
جنجر پڈنگ	جلیبیوں کی پڈنگ	ناریل کے کباب	کباب مُرغ مسلم	انگریزی کباب
روز پڈنگ	میوہ دار پڈنگ	مچھلی کے بیسنی کباب	سینے کے چٹ پٹے کباب	اردی کے کباب
اناناس پڈنگ	گوشت پڈنگ	سیخ کے کباب	مچھلی کے شامی کباب	اور کئی کئی قسم کے کباب
کمزور بیماروں کے لئے	بالائی پڈنگ	پسندے کے کباب	دہی کے کباب	

یہ صرف دو چیزوں کی فہرست ہے

اسی سے کتاب کا اندازہ لگایئے۔ چاول سلونے اور میٹھے سویّاں کھیر فیرنی۔ سادے اور ترکاری کے سالن مچھلی مرغ جیلی بسکٹ کیک۔ دالیں مٹھائیاں۔ حلوے چٹنیاں۔ مربے۔ آچار سموسے برے پوری کچوریاں پراٹھے۔ روٹی۔ غرض ہر قسم کے کھانوں کی بڑی بڑی اچھی ترکیبیں ہیں اور ہر چیز کی کئی کئی درجن صحیح ترکیبیں! اس کتاب کا ہر گھرانے میں ہونا ضروریات میں سے ہے ہندوستان بھر میں اس کی دھوم مچ گئی بہت سی عورتیں اس کتاب کی بدولت عمدہ عمدہ ذائقہ دار کھانے پکانے لگیں۔ لڑکیوں کو یہ کتاب اشد ضروری سمجھ کر جہیز میں دی جاتی ہے سینکڑوں خواتین نے اس کی تعریف میں خطوط بھیجے ہیں اور کتنے ہی مردوں نے اس کتاب کی اشاعت پر مؤلفہ و پبلشر کا شکریہ ادا کیا ہے۔ اس کی مقبولیت کا اندازہ اس سے کیجئے کہ چند ہی سال میں ہاتھوں ہاتھ ۸ ایڈیشن نکل گئے۔ قیمت دو روپے مجلد سوا دو روپے۔ حصہ دوم مشرقی مغربی کھانے عہ مجلد عہ

عصمتی ہنڈکلیا

یہ کتاب بچیوں ... و شادی ... کے فن میں ماہر ہو جائیں اور ایک کنواری بچی کو جو کچھ ... طور پر اس سے واقف ہو جائے سوا سو کھانوں کی صحیح ترکیب ... ہی کے مطلب کی درج کی گئی ہیں پھر خوبی یہ کہ کھانے ... نہایت مفید مضامین اور کارآمد ہدایتیں بھی ہیں قیمت ...

ناشتہ

دوپہر اور رات کے کھا... اور تیسرے پہر کیا کیا نا... اس موضوع پر قابل قدر کتاب جس میں چاء ... لسی۔ فالودہ۔ آئس کریم۔ بسکٹ۔ کیک۔ توست وغیرہ نیز ہندوستان کے ہر صوبے اور ہر ... قسم کے ناشتوں کی کئی کئی ترکیبیں ہیں گویا ... میں جس حصۂ ملک کا مہمان ہمارے ہاں آجا... مطلب کی چیز ہم پیش کرسکتے ہیں۔ قیمت ...

بچوں کے کھانے

ننھے بچو... صحت ... غذا دینی چاہئے کون سے کھانے مفید ہیں ... تیار ہوتے ہیں۔ اس موضوع پر بے نظیر کتا... کے صحت بخش اور مفید کھانوں کی کئی درجن تجربہ... ترکیبوں کے علاوہ کئی نہایت کارآمد مضا... کے قابل ڈاکٹروں اور تجربہ کاروں کے لکھے ہو...

بیماروں کے کھانے

بیما... ہیں اس میں صرف اُنہی کی ترکیبیں ہیں اور کئی ڈاکٹروں نے اس کی تیاری میں حصہ لیا ہے۔ تما... کی ہوئی ہیں۔ مضامین بھی بے انتہا مفید و فا... ہر گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ قیم...

مذاقیہ کھانے

دولہا بھ... نندوئی ... سے مہذب مذاق کرنے کے لئے نہایت ... جس کی ہر ترکیب صحیح ہے بیہودہ عامیانہ مذاق ... کتاب سے شائستہ مذاق کرو۔ اور اس ہنسنے ... کتاب سے زندہ دلی کا ثبوت دو۔ لڑکیوں کی ... وقت دولہا بھائی کی تواضع کے لئے لڑکیاں شوق سے منگاتی ہیں۔

عصمتی دسترخوان حصہ دوم
مشرقی مغربی کھانے

باعتبار مضامین پہلے حصہ پر بھی فوقیت رکھتا ہے قریباً ۱۰۰ صفحوں کے نہایت ہی کارآمد اور قابل ... ہیں۔ چند عنوانات یہ ہیں۔ ہماری خوراک اور غذا کے متعلق تحقیقی مضامین۔ کھانے کے اصول حفاظت۔ جرمنی باورچی خانہ۔ جاپانی باورچی خانہ۔ کچی سبزی۔ ترکاریوں کے خواص۔ کھا... اناج کا صندوق ایرانی دعوت وغیرہ وغیرہ۔ ترکیبیں سب نئی اور آزمودہ ہیں اور ا... کی متعدد ترکیبیں۔ عربی۔ ایرانی۔ ترکی۔ جاپانی عراقی۔ روسی۔ اطالوی۔ انگریزی۔ فرانسیسی۔ کھانوں کی اچھی اچھی ترکیبیں ہیں۔ عصمتی دسترخوان بغیر حصہ ... مکمل ہے یہ بھی بہت مقبول ہوا ہے۔ قیمت عہ مجلد عہ۔ عصمتی دسترخوان مکمل یعنی دونوں حصوں کی قیمت للعہ۔ مجلد للعہ۔

محصول ڈاک بذمہ خریدار **پتہ مینیجر عصمت بُک ڈپو دھلی** محصول ڈاک بذمہ خریدار

بچیوں کا سب سے پرانا ماہوار رسالہ

بنات
(یعنی بچیاں)

بنات ہندوستان کے مختلف
محکمات تعلیم مثلاً یوپی
سی پی۔ برار۔ پنجاب بہار دہلی
سرحد کیطرف سے زنانہ مدرسوں
کیلئے سرکاری طور پر منظور ہے

بنات کا سال بھر کا چندہ صرف ۸؍
بذریعہ وی پی صرف ۲؍۱؁
غیر ملکوں سے چار شلنگ
مستقل خریداروں کو
سالگرہ نمبر مفت ملتا ہے

چودھواں سال ۱۴ | فہرست مضامین ماہ مارچ ۱۹۴۲ء | جلد ۲۸ نمبر ۶

باہتمام رازق الخیری پرنٹر پبلشر محبوب المطابع دہلی میں چھپ کر دفتر رسالہ عصمت دریا گنج کوچہ چیلان دہلی سے شائع ہوا



بناتی بچیوں کو ہم سے شکایت ہے کہ ہم نے لڑکیوں اور عورتوں کے لئے تو بہت سی کتابیں چھاپ دیں اتنی ساری کہ ہندوستان میں کسی جگہ سے لڑکیوں اور عورتوں کے لئے شائع نہیں ہوئیں۔ مگر بچیوں اور بچوں کے لئے بہت کم کتابیں شائع کی ہیں۔ یہ شکایت غلط نہیں ہے۔ ہم نے وعدہ کیا تھا کہ کاغذ کی جو پریشانی ہے یہ جاتی رہے پھر ہم بچوں اور بچیوں کے لئے بہت سی کتابیں شائع کر دیں گے پچھلے دو سال سے کاغذ کی گرانی نے آفت ڈھا رکھی ہے۔ مہنگا ہوتے ہوتے چار چار چھ چھ گنی قیمت پر پہونچنے کے بعد اب کاغذ کا ملنا ہی بہت مشکل ہوگیا ہے اس وجہ سے بچیوں اور بچوں کے لئے نئی کتابیں شائع کرنے میں کچھ وقت اور لگے گا۔ دعا کرو خدا ساتھ خیریت کے لڑائی کا خاتمہ کرے۔ پھر ہم عمدہ عمدہ کتابیں تمہارے لئے جلد شائع کر دیں گے۔ موجودہ حالت میں بھی ہم تمہارے شوق اور ضرورت سے غافل نہیں ہیں پچھلے مہینے میں دو کتابیں ہم نے شائع کر دی ہیں ایک تو "مثنوی عائشہ صدیقہؓ" ہے یعنی رسول اللہؐ کی چہیتی بیوی مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حالات۔ سب کے سب نظم میں ہیں۔ دوسری کتاب "اچھوتا سفر" ہے جس میں سابق مہاراجہ صاحب جے پور کے سفر انگلستان کے بہت ہی دلچسپ حالات ہیں۔

بعض بچیاں دستکاری کے نمونے کسی کتاب سے نقل کر کے یا اپنی ماں خالاؤں یا بڑی بہنوں سے بنوا کر بھیج دیتی ہیں یہ بہت بری بات ہے۔ جو کچھ آتا ہے خود بنانا چاہئے۔ اسی طرح ہنڈکلیا کی ترکیبیں بھی کسی اور سے لکھوانی مناسب نہیں۔ ترکیب صرف وہی لکھنی چاہئے جو کئی بار آزما کر دیکھ لی گئی ہو اور بالکل صحیح ہو۔

تمہارا بھیجا ہوا مضمون، دستکاری کا نمونہ، کھانے کی ترکیب، لطیفہ، معمہ وغیرہ اگر رسالہ میں درج نہ ہو تو سمجھ لو اچھا نہ تھا پھر کوشش کر کے اس سے اچھا لکھو۔ ہمت وہی لڑکیاں ہارتی ہیں جو ترقی نہیں کر سکتیں۔

دُعا

ترے گیت ساری فضا گا رہی ہے ❊ سمندر سے تیری صدا آ رہی ہے
گھٹاؤں میں بجلی جو لہرا رہی ہے ❊ ترا نور عالم پہ برسا رہی ہے
جدھر دیکھتے ہیں نئی زندگی ہے
ترے پاک جلووں کی محفل سجی ہے

کنول پیلے پیلے ندی کے کنارے ❊ پہاڑوں کے دلکش سہانے نظارے
شرر بار جگنو، چمکدار تارے ❊ تری قدرتوں کے ہیں زندہ اشارے
جہاں تک ہماری نظر جا رہی ہے
تجھے پا رہی ہے تجھے پا رہی ہے

وہ قوت دے قوت میں ایسا اثر دے ❊ جو پل میں ہمالہ کو مسمار کر دے
رگوں میں وہ بجلی کا سیلاب بھر دے ❊ کہ چھو لیں اچھل کر ثریا کے پردے
زمانہ کی ہر جنگ ہر امتحاں میں
غرض سرخرو کر ہمیں دو جہاں میں

نظر میں اُجالا دلوں میں جلا دے ❊ ہمیں علم کے نُور سے جگمگا دے
غریبوں کی خدمت کا شیدا بنا دے ❊ ہمیں ملک و ملّت پہ مٹنا سکھا دے
تو رمزی کو یارب عمل آشنا کر
عمل میں صداقت کا جذبہ عطا کر

(مرسلہ عطیۃ الکبریٰ عثمانیہ۔ جودھپور)

مولانا ابوالاسرار رمزی۔ اٹاوہ

حضرت ابو بکر صدیق رضؓ

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیقؓ خدا ہی کی طرف سے بہترین دل۔ اعلیٰ دماغ، نیک طبیعت اور اچھے اچھے خیالات لے کر آئے تھے۔ پرہیزگاری، رحم دلی، سچ بولنا اور امانت میں خیانت نہ کرنا ان کی مشہور خوبیاں ہیں، یہ تو آپ شاید اچھی طرح سے جانتی ہونگی کہ حضرت کے زمانہ میں سارے ملک عرب پر جہالت کے کالے کالے بادل منڈلا رہے تھے، لوگ ذرا ذراسی بات پر تلواریں کھینچ کر میدان میں آجاتے اور منٹوں میں زمین پر خون کی ندّیاں بہتی دکھائی دیتیں۔ شراب بہت زیادہ پی جاتی تھی۔ بُرائی اچھائی سمجھی جاتی تھی اور ایک دوسرے کو بُرا بھلا کہنا تو معمولی بات تھی۔ لیکن ان کے پاک دامن پر کبھی بُرائی کا داغ نہیں آنے پایا۔ یہ اپنے دوستوں، عزیزوں اور رشتہ داروں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ دل میں تو ایسی خوبیاں پہلے ہی سے لے کر آئے تھے۔ جناب سرور کائناتؐ کی محبت اور صحبت نے ان کو آفتاب کی طرح چمکا دیا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ غلام نے کھانا کھلانے کے بعد کہا کہ "حضور جانتے ہیں کہ یہ چیزیں کیونکر حاصل ہوئی تھیں" آپ نے فرمایا تم بتاؤ اس نے کہا "ایک شخص نے مجھ سے فال کھلوایا چونکہ مجھے فال کھولنا آتا ہی نہیں تھا اس لئے میں نے اسے دھوکہ دیا اور غلط سلط بتا دیا۔ آج اس شخص سے ملاقات ہوئی اُس نے یہ کھانا دیا تھا" آپ نے جب یہ سنا تو حلق میں انگلی ڈال کر قے کر دی اور فرمایا "جو شخص حرام کھانا کھاتا ہے اُس کا گھر دوزخ ہے"۔ یہ آپ کی پرہیزگاری کی ایک مثال تھی۔

ایک مرتبہ ایک صحابی نے آپ سے کہا کہ "یا حضرت مجھے کچھ نصیحت فرمائیے"۔ ارشاد کیا "تم پر خدا کی رحمت نازل ہو۔ نمازیں پڑھو۔ روزے رکھو۔ زکوٰۃ دو۔ حج کرو اور حکومت کرنے اور امیری سے باز آؤ۔ اس لئے کہ دنیا میں ہر امیر کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔

ور قیامت میں حساب کتاب بہت سخت ہو جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت و دنیا سے کتنی نفرت تھی۔

حضرت خلیفہ ہونے کے باوجود کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔ اکثر کپڑوں کے تھان کندھوں پر رکھ کر بازار گئے۔ وہ خود کہا کرتے تھے کہ "میں قریش میں سب سے بڑا مالدار تاجر ہوں" لیکن سب روپیہ پیسہ راہ خدا میں خرچ کر دیتے تھے۔ معمولی سے معمولی کپڑا پہنتے اور سادہ سے سادہ کھانا پسند کرتے تھے۔ راتیں نماز پڑھنے میں گزر جاتیں اور اکثر دنوں کو روزہ رکھتے تھے۔ نماز پڑھتے پڑھتے حضرت اتنا رویا کرتے تھے کہ آس پاس کے لوگوں کا دل دہل جاتا تھا۔ قرآن شریف پڑھنے میں بھی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرا کرتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کے دل میں کتنا درد تھا۔ اور وہ خدا کو اچھی طرح پہچانتے تھے۔

مدینہ کے قریب ہی ایک اندھی بڑھیا رہا کرتی تھی۔ حضرت عمر فاروقؓ روزانہ صبح سویرے اس کے جھونپڑے میں جا کر ضروری کام کر آتے تھے لیکن کچھ دنوں بعد انھیں معلوم ہوا کہ ان سے پہلے بھی کوئی شخص آکر بڑھیا کا کام کر جاتا ہے۔ ایک روز یہ چھپ کر بیٹھ گئے دیکھا کہ ابو بکر صدیقؓ اس بڑھیا کی خدمت کر رہے ہیں۔ جب آپ باہر نکلے تو بولے "آپ روز ہی سبقت کر جاتے ہیں"۔

پایہ تخت سے جب کوئی فوج لڑائی کے لئے روانہ ہوتی تو آپ باوجود بڑھاپے کے تھوڑی دور تک پیدل ضرور جاتے۔ اگر اس موقع پر کوئی افسر تعظیم کے لئے گھوڑے سے اترتا تو آپ فوراً اسے منع کر دیتے اور کہتے۔ "اس میں کیا حرج ہے اگر میں تھوڑی دور تک خدا کے راستہ میں پیدل چلوں"۔ اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ "جو پیر راہِ خدا میں گرد آلود ہوگا اس پر دوزخ کی آگ حرام ہوگی"

شاکرہ ادیب

محبّت یا انتقام؟

گرمیوں کا موسم ہے۔ رات آدھی گزر چکی۔ دجلہ کے اس پار کرخ کی تمام آبادی نیند کی خاموشی اور رات کی تاریکی میں گم ہے اس تاریکی میں ایک سایہ حرکت کرتا ہوا نظر آرہا ہے۔ یہ شہر بغداد کا خوفناک ڈاکو سلیباط ہے جو دس برس پیشتر مدائن میں گرفتار ہوا تھا جس نے اپنی ۱۸ سالہ عمر سے بغداد میں ایک تہلکہ مچا رکھا تھا۔ وہ قانون کے پنجے میں تین مرتبہ گرفتار ہوا۔ اسے سخت سزائیں دی گئیں۔ یہاں تک کہ اس کا ایک ہاتھ بھی کاٹ ڈالا گیا لیکن اس نے اپنا پیشہ نہ چھوڑا بلکہ ہر سزا کے بعد اس کے جرائم بڑھتے جاتے تھے۔ قید خانہ کی مہلک زندگی کے بعد وہ پھر بھاگ نکلا ہے۔ اور اپنا پیشہ از سر نو شروع کرنا چاہتا ہے۔

تھوڑی دور جا کر وہ ایک مکان میں داخل ہوتا ہے۔ اس نے دیکھا کہ ایک ہال میں چند ریشمی تھان کچھ چمڑے کی ٹوپیاں پڑی ہیں جس سے اس نے خیال کیا کہ ممکن ہے یہ کسی تاجر کا مکان ہو۔ وہ ایک ہاتھ سے یہ بوجھ نہ اٹھا سکا۔ اس نے بے حد کوشش کی لیکن بے سود۔ اچانک دروازہ کھلا اور ایک شخص ہاتھ میں لالٹین لئے داخل ہوا تعجب اور پریشانی سے ابن سلیباط حیرت زدہ رہ گیا۔ اجنبی کا جسم بے حد کمزور تھا مگر باوجود اس کے صورت نورانی۔ نگاہیں روشن اور مطمئن تھیں اور چہرہ پر تبسم نمایاں تھا۔ اجنبی آگے بڑھا گویا معاملے کو سمجھ چکا ہے لالٹین ایک طرف رکھ دی اور یوں مخاطب ہوا۔ "میرے عزیز مہمان تم پر خدا کی سلامتی ہو۔ جو کام تم کرنا چاہتے ہو وہ بغیر روشنی اور بغیر ایک ساتھی کے انجام نہیں پا سکتا چنانچہ دونوں موجود ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم تھک گئے ہو۔ یہ گرم موسم۔ بند کمرہ۔ تاریکی اور تاریکی میں یہ سخت محنت۔ افسوس انسان کو رزق کے لئے کتنی زحمتیں برداشت کرنی

پڑتی ہیں۔ کچھ دیر تم آرام کر لو۔ میں یہ کام انجام دے لوں گا۔ اس کے بعد اس نے تھانوں کی دو گٹھریاں بنائیں۔ ایک میں بوجھ زیادہ رکھا اور دوسری میں کم۔ پھر اپنی عبا بھی اتار کر اس میں باندھ دی۔ یہ کام اس قدر جلد ہو گیا کہ ابن سلباط حیران رہ گیا۔ اسی اثنا میں اس نے سوچا کہ یہ شخص بھی میرا ہم پیشہ ہی ہے اور مجھے اپنی چکنی چپڑی باتوں میں پھنسا کر احمق بنانا چاہتا ہے یہ سوچ کر اس نے کہا۔ دیکھو قاعدہ کی رو سے میرے مال میں تمہارا کوئی حق نہیں۔ ہاں اگر تم پسند کرو تو ہمیشہ کے لئے تم سے معاملہ طے کر لوں۔ یہ سن کر اجنبی مسکرایا مگر خاموش رہا۔ بے وقوف ابن ساباط نے پھر کہا۔ مجھے اپنی میٹھی باتوں میں پھنسا کر دیوانہ بنانا چاہتے ہو حالانکہ میں دنیا کو احمق بنا چکا ہوں۔ بولو! خاموش کیوں ہو؟ اس نے مسکراتے ہوئے کہا میرے دوست بلا وجہ پریشان کیوں ہوتے ہو۔ یہ کم بوجھ والی گٹھری تم لے لو کیونکہ دوسری سے تمہیں تکلیف ہو گی اور مال کی فکر کچھ نہ کرو میں کچھ نہیں چاہتا۔ پھر تو سب کچھ ٹھیک ہے ابن ساباط نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر رات کی تاریکی میں دونوں روانہ ہو گئے۔

ایک ویران جنگل اور پرانے کھنڈر کے ایک حصے میں دونوں پہونچے۔ ابن ساباط گٹھری رکھ کر بیٹھ گیا۔ تو اس کے ہمراہی نے کہا میرے دوست میں نے اپنی خدمت پوری کر دی اور اس کام میں مجھ سے جو سستی ہوئی ہو۔ اور اس سے تمہیں کوئی تکلیف ہوئی ہو تو مہربانی کر کے معاف کر دو۔ کیونکہ کسی کے قصور یا غلطی کو معاف کر دینا بہت بہتر بات ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کو پسند کرتا ہے۔ میں وہ نہیں ہوں جس کو تم نے سمجھا تھا۔ میں اُسی مکان کا مالک ہوں۔ میں شرمندہ ہوں کہ اپنے عزیز مہمان کی کوئی تواضع نہ کر سکا۔ اس لئے آپ کو جب کوئی ضرورت ہو تو آپ اپنے اس خادم کے پاس بلا تکلف آ سکتے ہیں خدا کی سلامتی اور برکت ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے۔ یہ کہہ کر مصافحہ کیا اور روانہ ہو گیا۔

دوپہر ڈھل چکی ہے۔ مگر ابن ساباط اسی طرح غرق حیرت بیٹھا رات کے معاملے پر غور

کر رہا ہے ...
رہی ہیں۔ اجنبی کا دل فریب چہرہ اس کے
زیر نظر ہے اور اس کی دل نواز آواز کانوں
میں گونج رہی ہے۔ اس نے بہت سے لوگوں
کو دیکھا تھا اور ان کے متعلق سنا تھا کہ وہ خود
غرضی اور نفس پرستی کا مجسمہ ہوتے ہیں۔ ایسے
انسانوں کو نفرت سے دیکھتا تھا۔ بے رحمی سے
ٹھکرا دیتا اور سخت سزائیں دیتا تھا۔ وہ جانتا تھا
کہ اگر انسان غلطی کے بعد بھی نیک بننا چاہے تو
سوسائٹی اسے نیک نہیں بننے دیتی۔ وہ یہ
نہیں جانتا تھا کہ دنیا میں اس کا کوئی ہمدرد
بھی ہوگا کوئی اس طرح محبت بھی کرے گا۔
سوسائٹی کے پاس اس کی شقاوت کے لئے
بے رحمی ہی تھی۔ اس لئے وہ دنیا کی چیزوں
سے صرف بے رحمی کا ہی خوگر تھا۔ اس کا
ذہن یہ تصور ہی نہیں کر سکتا تھا کہ دنیا میں
کوئی انسان بغیر غرض کے دوسرے سے اچھا
سلوک بھی کرتا ہے۔ ابن ساباط کے دل میں
ایک روشنی پیدا ہوئی جس نے ساری تاریکی
اس کے قلب سے دور کر دی۔ شام ہو گئی
سورج ڈوب رہا تھا مسجد کے میناروں سے
... صدائیں بلند ہو رہی
ہیں۔ وہ وہاں سے اٹھ کر کرخ کے ایک
حصے میں پہونچا اور ایک شخص سے دریافت کیا
کیا سامنے والے مکان میں کوئی سوداگر
رہتا ہے۔ سوداگر! اس نے حیرت سے
کہا۔ نہیں۔ یہاں تو حضرت شیخ جنیدؒ بغدادی
رہتے ہیں۔ کیا تمہیں معلوم نہیں؟ وہ اس
نام کی شہرت سے کافی واقف تھا۔ مگر کبھی
ان کو دیکھا نہ تھا۔ ابن ساباط نے اُن کے
مکان کے دروازہ پر کچھ انتظار کیا اور جوں ہی
حضرت جنیدؒ نماز عشا کے لئے باہر تشریف لائے
تو ابن ساباط ان کے قدموں میں گر پڑا۔ اس
وقت اس کے دل کا سمندر جو بند تھا ایک
جوش کے ساتھ پھوٹ نکلا وہ روتے روتے
بے چین ہو گیا۔ شیخ نے شفقت سے اس کا
سر اٹھایا۔ ابن ساباط کھڑا ہو گیا مگر زبان نہ
کھل سکی۔ لیکن اب اس کی ضرورت ہی
کیا تھی؟ جب نگاہوں کی زبان کھل جاتی
ہے تو منہ کی زبان کی ضرورت ہی باقی
نہیں رہتی۔

....

اس واقعہ کو عرصہ گزرا۔ لیکن آج شیخ احمدؒ ابن ساباطؒ کا شمار سید الطائفہ حضرت جنیدؒ کے حلقۂ ارادت کے ان فقراء میں ہے جو سب سے پیش پیش تھے۔

شیخؒ کہتے ہیں " ابن ساباط نے وہ راستہ لمحوں میں طے کر لیا جو دوسرے برسوں میں بھی نہ کر سکے " دنیا کی سزائیں اور انتقام جیسے برسوں میں نہ بدل سکے محبت کی ایک چنگاری نے اس کو ایک لمحہ میں چور سے اہل اللہ بنا دیا۔

ساجدہ احمد محی الدین۔ حیدرآباد

گھریلو علاج

تجربہ کی ہوئی دوائیں

شکم کا درد:۔ میتھی ایک تولہ۔ تھوڑا سا نمک ڈال کر باریک پیس لیجئے اور کھلا دیجئے "" زیرہ آدھ تولہ۔ کالا نمک اندازے سے۔ لونگ دو عدد۔ مرچ سیاہ ۴ دانہ دھیمی آنچ میں بھون کر دستہ سے کوٹئے اور کھلا دیجئے۔

ہاضم چورن:۔ سونف ۴ تولہ۔ دھنیا ۲ تولہ۔ کالا نمک آدھ تولہ۔ کھانے کا نمک آدھ تولہ۔ پیپل چار عدد مرا ۴ عدد۔ ہینگ آدھ تولہ۔ حرتے آدھ تولہ۔ دھنیا سونف مرا حرتے کو دھیمی آنچ میں بھون لیجئے۔ اب تمام چیزوں کو دستہ سے کوٹ کر کسی باریک کپڑے سے چھان کر بوتل میں رکھ دیجئے اور وقت پر کام میں لائیے۔

چوٹ آجائے:۔ اگر کہیں چوٹ لگے تو ہلدی اور پیاز پیس کر لگائیے۔ (۲) تل پیس کر نیم گرم ۳

۳ لگائیے (۳) املی کی پتی بھون کر باندھئے (۴) نیم کی پتی اور املی کی پتی اُبال کر بھاپ لیجئے دہی باندھ دیجئے۔ (۵) گائے کے دودھ میں پھٹکری ڈال کر پکائیے اور پلا دیجئے۔

دانت:۔ بچوں کو دانت نکلتے وقت دست آنے لگتے ہیں (۱) خالص سرسوں کا تیل اور پسا ہوا نمک بچے کے سر پر رکھئے (۲) مصطگی چوکیہ سہاگہ پیس کر بچے کے سر پر رکھ کر اوپر سے بالائی رکھ دیجئے۔

رضیہ سجاد۔ اعظم گڈھ

کر رہا ہے۔ اس کی نگاہیں اپنے رفیق کو ڈھونڈھ رہی ہیں۔ اجنبی کا دل فریب چہرہ اس کے زیر نظر ہے اور اس کی دل نواز آواز کانوں میں گونج رہی ہے۔ اس نے بہت سے لوگوں کو دیکھا تھا اور ان کے متعلق سنا تھا کہ وہ خود غرضی اور نفس پرستی کا مجسمہ ہوتے ہیں۔ ایسے انسانوں کو نفرت سے دیکھتا تھا بے رحمی سے ٹھکرا دیتا اور سخت سزائیں دیتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر انسان غلطی کے بعد بھی نیک بننا چاہے تو سوسائٹی اسے نیک نہیں بننے دیتی۔ وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ دنیا میں اس کا کوئی ہمدرد بھی ہوگا کوئی اس طرح محبت بھی کرے گا۔ سوسائٹی کے پاس اس کی شقاوت کے لئے بے رحمی ہی تھی۔ اس لئے وہ دنیا کی چیزوں سے صرف بے رحمی کا ہی خوگر تھا۔ اس کا ذہن یہ تصور ہی نہیں کر سکتا تھا کہ دنیا میں کوئی انسان بغیر غرض کے دوسرے سے اچھا سلوک بھی کرتا ہے۔ ابن ساباط کے دل میں ایک روشنی پیدا ہوئی جس نے ساری تاریکی اس کے قلب سے دور کر دی۔ شام ہو گئی سورج ڈوب رہا تھا مسجد کے میناروں سے مغرب کی اذانوں کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ وہ وہاں سے اٹھ کر کرخ کے ایک حصے میں پہونچا اور ایک شخص سے دریافت کیا کیا سامنے والے مکان میں کوئی سوداگر رہتا ہے۔ سوداگر! اس نے حیرت سے کہا۔ نہیں۔ یہاں تو حضرت شیخ جنیدؒ بغدادی رہتے ہیں۔ کیا تمہیں معلوم نہیں؟ وہ اس نام کی شہرت سے کافی واقف تھا۔ مگر کبھی ان کو دیکھا نہ تھا۔ ابن ساباط نے اُن کے مکان کے دروازہ پر کچھ انتظار کیا اور جوں ہی حضرت جنیدؒ نماز عشا کے لئے باہر تشریف لائے تو ابن ساباط ان کے قدموں میں گر پڑا۔ اس وقت اس کے دل کا سمندر جو بند تھا ایک جوش کے ساتھ پھوٹ نکلا وہ روتے روتے بے چین ہو گیا۔ شیخ نے شفقت سے اس کا سر اٹھایا۔ ابن ساباط کھڑا ہو گیا مگر زبان نہ کھل سکی۔ لیکن اب اس کی ضرورت ہی کیا تھی؟ جب نگاہوں کی زبان کھل جاتی ہے تو منہ کی زبان کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔

اس واقعہ کو عرصہ گزرا۔ لیکن آج شیخ احمدؒ ابن ساباط کا شمار سید الطائفہ حضرت جنیدؒ کے حلقہ ارادت کے ان فقراء میں ہے جو سب سے پیش پیش تھے۔

شیخؒ کہتے ہیں "ابن ساباط نے وہ راستہ لمحوں میں طے کر لیا جو دوسرے برسوں میں بھی نہ کر سکے" دنیا کی سزائیں اور انتقام جسے برسوں میں نہ بدل سکے محبت کی ایک چنگاری نے اس کو ایک لمحہ میں چور سے اہل اللہ بنا دیا۔

ساجدہ احمد محی الدین۔ حیدرآباد

گھریلو علاج

تجربہ کی ہوئی دوائیں

شکم کا درد:۔ میتھی ایک تولہ۔ تھوڑا سا نمک ڈال کر باریک پیس لیجئے اور کھلا دیجئے "" زیرہ آدھ تولہ۔ کالا نمک اندازے سے۔ لونگ دو عدد۔ مرچ سیاہ ۴ دانہ دھیمی آنچ میں بھون کر دستہ سے کوٹئے اور کھلا دیجئے۔

ہاضم چورن:۔ سونف ۴ تولہ۔ دھنیا ۲ تولہ۔ کالا نمک آدھ تولہ۔ کھانے کا نمک آدھ تولہ۔ پیپل چار عدد۔ مرا ۶ عدد۔ ہینگ آدھ تولہ۔ حرّے آدھ تولہ۔ دھنیا سونف مرا حرّے کو دھیمی آنچ میں بھون لیجئے۔ اب تمام چیزوں کو دستہ سے کوٹ کر کسی باریک کپڑے سے چھان کر بوتل میں رکھ دیجئے اور وقت پر کام میں لائیے۔

چوٹ آجائے:۔ اگر کہیں چوٹ لگے تو ہلدی اور پیاز پیس کر لگائیے۔ (۲) تل پیس کر نیم گرم ۲

۲ لگائیے (۳) املی کی پتی بھون کر باندھیے (۴) نیم کی پتی اور املی کی پتی اُبال کر بھاپ لیجئے دہی باندھ دیجئے۔ (۵) گائے کے دودھ میں پھٹکری ڈال کر پکائیے اور پلا دیجئے۔

دانت:۔ بچوں کو دانت نکلتے وقت دست آنے لگتے ہیں (۱) خالص سرسوں کا تیل اور پسا ہوا نمک بچے کے سر پر رکھئے (۲) مصطگی چوکیہ سہاگہ پیس کر بچے کے سر پر رکھ کر اوپر سے بالائی رکھ دیجئے۔

رضیہ سجاد۔ اعظم گڈھ

مصنّفی

امّی ۔ تم کہا کرتی ہو کہ ابّا بہت سی کتابیں لکھا کرتے ہیں ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ ان کتابوں میں کیا لکھا کرتے ہیں ۔

شام کے وقت وہ بہت دیر تک پڑھ کر تمہیں سُنا رہے تھے ۔ جو کچھ وہ پڑھ رہے تھے کیا سچ مچ تم اسے سمجھ رہی تھیں ؟

امّی ۔ تم ہمیں کتنی اچھی کہانیاں سنایا کرتی ہو ۔ مجھے تعجب ہے کہ ابّا اس طرح کی کہانیاں کیوں نہیں لکھ سکتے ؟

کیا انھوں نے اپنی اماں سے دیو، پریوں و شہزادیوں کی کہانیاں نہیں سنی تھیں ؟

یا وہ ان سب کو بھول گئے ہیں ؟

جب ان کے نہانے کا وقت گذر جاتا ہے اکثر تم انھیں سینکڑوں مرتبہ جا جا کر بلایا کرتی ہو ۔

تم ان کا کھانا گھڑی گھڑی گرم کیا کرتی ہو لیکن وہ لکھتے ہی رہتے ہیں ۔ انھیں بالکل یاد نہیں رہتا ۔

ابّا ہمیشہ کتابیں لکھنے کے اس کھیل کو کھیلا کرتے ہیں ۔ اگر میں کبھی ان کے کمرے میں کھیلنے کے لئے جاتی ہوں تو تم کمرے میں آجاتی ہو اور کہتی ہو کہ "تم کتنی شریر لڑکی ہو" اگر میں ذرا آواز کرتی ہوں تو تم کہتی ہو "کیا تم نہیں دیکھتی ہو کہ تمہارے ابّا کام کر رہے ہیں" یہ ہمیشہ لکھتے ہی رہنے کا کھیل کیسا کھیل ہے ؟

جب میں ابّا کی قلم یا پنسل لے کر ان کی کتاب میں جیسا کہ وہ لکھتے ہیں ا ب پ ۔ لکھتی ہوں تب امّی تم مجھ پر کیوں خفا ہوتی ہو ۔

جب ابّا لکھتے ہیں تو تم انھیں ایک لفظ بھی نہیں کہتیں ۔ جب ابّا اتنے بہت سے کاغذ خراب کرتے ہیں تو تم اس پر توجہ ہی نہیں کرتیں لیکن جب میں صرف ایک کاغذ ناؤ بنانے کے لے لیتی ہوں تو تم کہتی ہو "بچی تم اتنا کیوں ستایا کرتی ہو ۔"

امّی ۔ تم ابّا کے اتنے سارے کاغذوں کو

اسلام دوسروں کی نظروں میں

ایچ۔جی ویلز انگلستان کا ایک بہت مشہور مصنف ہے۔ اس نے اپنی ایک کتاب "دنیا کی مختصر تاریخ" میں جس جگہ اسلام کا ذکر کیا ہے وہاں وہ سخت متعصب ہونے کے باوجود اسلام اور مسلمانوں کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکا۔ وہ لکھتا ہے کہ:۔

" ساتویں صدی عیسوی کے شروع میں پیغمبر اسلام نے عرب کے ریگستان میں پیدا ہو کر دنیا کی تاریخ کو کچھ کا کچھ بنا ڈالا۔

اس وقت یورپ میں اتحاد اور نظم و نسق کا نام ونشان تک نہ تھا۔ بازنطائن اور ایران کی سلطنتیں کمزور ہو چکی تھیں اور ہندوستان کے بھی حصے بخرے ہو گئے تھے۔ دوسری طرف چین کی سلطنت روز بروز پھیلتی جا رہی تھی۔ وسط ایشیا میں ترک سر اٹھا رہے تھے۔ ان ہی ترکوں کی قسمت میں بازنطائن، ایران، مصر اور ہندوستان پر حکومت کرنی لکھی تھی۔

عرب ہمیشہ سے چھوٹے چھوٹے خانہ بدوش وحشی قبائل کا گھر رہا ہے۔ ایک ہزار سال سے زیادہ سے وہاں کسی باقاعدہ سلطنت کی بنیاد نہ پڑی تھی۔ اچانک اسی صحرا سے چند بدو اٹھے جنھوں نے نہایت قلیل عرصے میں ساری دنیا پر اپنا پرچم لہرا دیا۔ انھوں نے اپنی حکومت اور اپنی زبان اسپین سے لے کر چین تک پھیلا دی دنیا کو ایک نئی تہذیب اور نیا تمدن سکھایا۔ اور ایک ایسے مذہب کی بنیاد ڈالی جو اب تک دنیا کے تمام مذہبوں سے بہتر اور سب سے بڑی طاقتوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

عربوں کی فتوحات کی کہانی نسل انسانی کی تاریخ میں سب سے زیادہ حیرت انگیز ہے سنہ ۶۳۴ء میں عرب کے مسلمانوں نے لشکر بازنطان کو جنگ یرموک میں شکست فاش دی۔ اور شہنشاہ ہرقل جیسا طاقتور بادشاہ چپ چاپ بیٹھا ان نئے فاتحین کو شام، دمشق، پلمیرا، انطیوخ اور یروشلم پر نہایت آسانی سے

بضہ کرتے دیکھتا رہا۔ فتوحات کے ساتھ ہی
اتھ وہاں کی آبادی کے بیشتر حصے نے
سلام بھی قبول کر لیا۔

اس کے بعد مسلمان مشرق کی طرف
توجہ ہوئے۔ ایرانیوں کے پاس رستم جیسے
یل سپہ سالار اور ہاتھیوں سے آراستہ
فواج تھیں لیکن ۶۳۷ء میں عربوں سے
رف تین دن تک لڑنے کے بعد ہتھیار ڈال
ئے۔

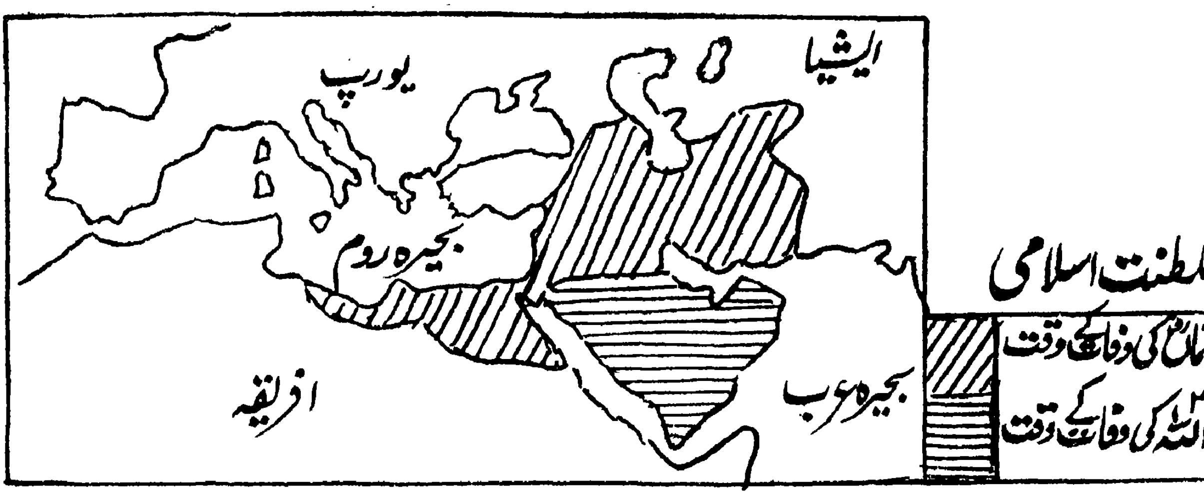
ایران فتح ہوگیا۔ اور اس کی وجہ سے
سلام کی سلطنت مغربی ترکستان اور
ں کے آگے چین کی سرحد تک پھیل گئی۔
رب فاتحین نے مصر بہت آسانی سے حاصل
رلیا۔ پھر ان کی فتوحات کا سیلاب شمالی
فریقہ کے کنارے کنارے بڑھتا ہوا آبنائے
بل الطارق میں سے گزر کر اسپین میں
اخل ہوگیا۔ اسپین ۷۱۰ء میں فتح ہوگیا
ور ۷۳۲ء میں مسلمان فاتح وسط فرانس تک
ہو پہنچ گئے۔

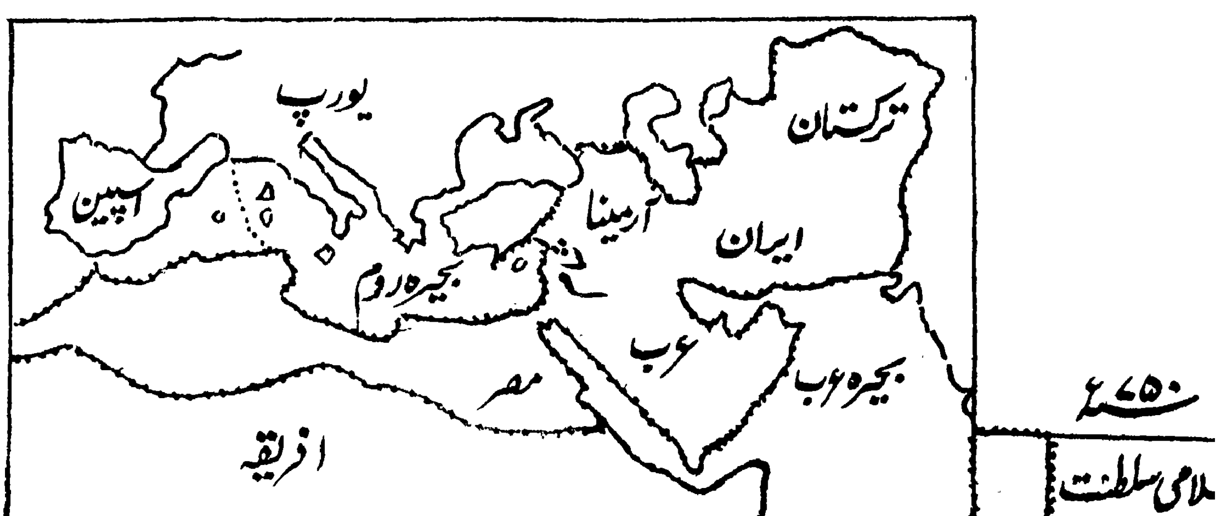
عربوں نے ۶۷۲ء سے لے کر ۷۱۸ء
ک کئی مرتبہ قسطنطنیہ پر بحری حملے بھی کئے
لیکن ناکامیاب رہے مگر سلطان محمد ثانی
نے اسے بھی فتح کر لیا۔ چونکہ اس وقت عربوں
میں سیاسی قابلیت بہت زیادہ تھی اس
وجہ سے یہ عظیم الشان سلطنت جو اسپین سے
لے کر چین تک پھیلی ہوئی تھی، بہت جلد
ٹکڑے ٹکڑے ہو کر زوال پذیر ہو گئی۔

عربوں کی لیاقت و حکمت ایک ہزار
سال پہلے کے یونانیوں کی حکمت سے کہیں
زیادہ جلد دنیا کے اِس سرے اُس سرے
تک پھیل گئی۔

آٹھویں صدی عیسوی تک ساری
سلطنت اسلامی میں ایک تعلیمی نظام قائم
ہو چکا تھا۔ اس وقت جب کہ یورپ پر
جہالت کی تاریکی چھائی ہوئی تھی عرب
ارسطو اور سقراط کے فلسفوں پر بحثیں کیا کرتے
تھے۔ اسپین میں قرطبہ کے علماء قاہرہ بغداد
بخارا، اور سمرقند کے عالموں سے خط و
کتابت کرتے تھے۔ عربوں نے ریاضی طب
اور سائنس میں جتنی ترقیاں کیں وہ سب
جانتے ہیں۔ عربوں نے ہی بد شکل اور مشکل
رومن ہندسوں کو تبدیل کر کے وہ ہندسے

ایجاد کئے جنھیں ہم آج تک استعمال کرتے ہیں۔ کیمسٹری اور الجبرا کی ایجاد کا سہرا بھی عربوں کے سر ہے۔ اور فلسفہ، ہیئت و نجوم اور لٹریچر میں نہایت عظیم الشان کام انجام دئے۔ خلیفہ ہارون الرشید کے زمانے میں بغداد علوم و فنون کا زبردست مرکز تھا۔ جہاں یورپ سے طالب علم تحصیل علم کے لئے آتے تھے۔ ڈگری حاصل کرنے کے موقعے پر سیاہ گون پہننے کا طریقہ ہم نے عربوں ہی سے سیکھا جو قرطبہ اور بغداد وغیرہ کی عظیم الشان یونیورسٹیوں میں رائج تھا۔ آج ان یونیورسٹیوں کا نام و نشان بھی باقی نہیں۔





قرۃ العین حیدر۔ لکھنؤ

ننانوے کا پھیر

آج کل بچیاں کچھ اس قدر فضول خرچ ہوگئی ہیں کہ ان کی فضول خرچی کا اندازہ لگانا ہی مشکل ہے۔ اگر وہ کبھی ننانوے کے پھیر میں پڑیں تو ان کو معلوم ہو کہ ان کی یہ فضول خرچی کس حد تک درست اور مفید ہے۔ آج ہم بناتی بچیوں کو ایک ایسی ہی نہایت پرلطف و مزیدار کہانی سنائیں گے امید ہے کہ وہ اس کو غور سے سنیں گی اور بہت بڑا سبق حاصل کریں گی۔

ہمارے مکان کے قریب ایک لالہ جی رہتے تھے۔ بے چارے نہایت سیدھے اور خوش مزاج آدمی تھے۔ ان کے کوئی اولاد نہ تھی۔ وہ اور ان کی بیوی ایک بڑے مکان میں اکیلے ہی رہتے تھے۔ یوں تو گھر کے خوش حال آدمی تھے اور روپیہ بھی سود پہ چلتا تھا۔ لیکن نوکری کرنا عیب نہ سمجھتے تھے۔ وہ کچہری میں پیشکار تھے۔ روز جوتی گھسیٹتے گھسٹتے کچہری جاتے جاتے کچھ تنگ سے آ گئے تھے۔ اس وجہ سے بیوی کے کہنے سے انھوں نے ایک چھوٹا موٹا یکہ رکھ لیا تھا۔ اور اس میں بڑی شان سے کچہری آتے جاتے تھے۔ یکہ ہانکنے کے لئے ایک سائیس بھی رکھ لیا تھا۔ اس کو ہر روز دیتے تھے۔ اپنے مکان کے ایک طرف کی ایک دو کوٹھریاں اس کو دے دی تھیں اور وہ غریب مع اپنے بال بچوں کے ان میں رہا کرتا تھا۔ اس طرح لالہ جی کی ذات سے ایک غریب کی پرورش بھی ہوتی تھی۔

لالہ جی کے اور سائیس کے مکان کے درمیان ایک کھڑکی تھی۔ ایک دن لالہ جی جب کھا پی کر کچہری چلے گئے تو للائن نے سوچا کہ یوں اکیلے بیٹھے بیٹھے طبیعت گھبراتی ہے چلو ذرا چل کر دیکھیں کہ سائیس کی بیوی کیا کر رہی ہے۔ کچھ دیر بات چیت کر کے اسی سے طبیعت بہلائیں۔ کھڑکی کھول کر پوچھا۔ کیوں رے منگلو کی ماں کیا کر رہی ہے؟"

اس بے چاری نے جو للائن کو پکارتے سُنا تو چولھے کے پاس سے جھٹ اٹھ کھڑکی کے پاس پہونچی۔ دیکھا کہ للائن کھڑی ہیں۔ بولی کچھ نہیں بی بی ذرا کچوریاں تل رہی تھی۔ انھوں نے کہا تھا کہ آج کچوریاں کھانے کو جی چاہ رہا ہے۔ للائن نے کہا ٹھیک! یہ بات ہے۔ اسی طرح تھوڑی دیر بات چیت کر کے للائن چلی گئیں

جب شام کو لالہ جی کچہری سے لوٹ کر آئے تو للائن کا منہ کچھ اترا ہوا پایا بے چارے سٹ پٹا گئے۔ بولے ایں تمہاری طبیعت کیا کچھ آج خراب ہے۔ سر میں درد تو نہیں ہو رہا ہے۔ للائن نے ان کی پریشانی کو دور کرتے ہوئے کہا۔ نہیں ہوا کچھ بھی نہیں سہ پہر سے ذرا سر البتہ دھمکنے لگا تھا۔ اب ٹھیک ہے۔ لالہ جی نے کوٹ اتارتے ہوئے کہا۔ ہاں ہاں تکان سے ہو جایا کرتا ہے۔ جی چاہے تو ذرا سا سو رہو۔ للائن نے چارپائی سے اترتے ہوئے کہا اے نوج کیا میں بیمار تھوڑی ہی ہوں کہ کھٹواس لے لوں۔ لالہ جی نے کہا ارے بھئی میں نے کہا ممکن ہے بخار وغیرہ چڑھ آئے۔ للائن نے ہنس کر کہا اُجی کچھ بھی نہیں۔ خیر بات آئی گئی ہو گئی۔

رات کو جب لالہ جی کھانا کھانے بیٹھے تو للائن سے نہ رہا گیا۔ اور کہنے لگیں کہ کیا روز روز دال چاول کھایا کرتے ہو تمہاری طبیعت بھی نہیں گھبراتی۔ جب دیکھو دال چاول۔ آخر ہماری زندگی میں کبھی اچھی چیز بھی میسر ہو گی۔ تم سے تو اچھا تمہارا سائیس ہے کہ اچھی سے اچھی چیزیں روزانہ کھاتا ہے۔ اور چین کرتا ہے۔ کسی دن دیکھو اس کے ہاں کچوریاں تلی جا رہی ہیں۔ کسی دن پوری حلوہ بن رہا ہے۔ کسی دن پراٹھے ہی پک رہے ہیں۔ لیکن ایک ہم ہیں کہ سوائے دال بھات کے کبھی ان چیزوں کی صورت تک دیکھنے کو نصیب نہ ہوئی۔ لالہ بڑے جہاں دیدہ آدمی تھے۔ بیوی کو ناخوش پا کر بہت شرمندہ ہوئے۔ اور سارا معاملہ بھانپ گئے۔ انھوں نے دل میں سوچا کہ اس طرح لفظی گفتگو سے للائن کے دل پر کچھ بھی اثر نہ ہو گا اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب بھی نہ ہوں گے۔ اس لئے انھوں نے ان کے سمجھانے کے لئے کچھ روپیوں کے خون کرنے

کی ٹھانی۔ مسکرا کر بولے۔ ارے بھئی تو اس میں ناراض ہونے کی کیا بات ہے۔ اب سے تم سائیس کے گھر کی خبر لیتی رہنا اور اگر آج سے پھر تم نے اس کے یہاں ایسی چیزوں کو پکتے دیکھا تو دوسرے دن سے تم بھی شروع کر دینا۔ للائن کو تو ایسا معلوم ہوا کہ کہیں کی سلطنت مل گئی۔ باغ باغ ہو گئیں۔ دل میں سوچا کہ چلو اب ہمارے دن پھر آئے۔ دوسرے دن صبح ہی لالہ جی نے اپنی سوچی ہوئی ترکیب کے مطابق ۹۹ روپیہ تجوری سے نکال ایک کپڑے میں لپیٹ سائیس کی گھاس کی ٹوکری میں چھپا آئے۔ پھر دس بجتے بجتے بدستور کچہری چلے گئے۔ سائیس نے جب گھاس ٹوکری سے نکال کر گھوڑے کے سامنے ڈالی تو اس میں سے ایک پوٹلی گری۔ کھول کر دیکھا بہت خوش ہوا۔ اور اسی وقت خدا کی دین سمجھ کر اس کو حفاظت سے بکس میں رکھ دیا۔ اب اس نے سوچا کہ کل ننانوے روپیہ ہیں۔ اگر ان کو پورے سو کر دیا جائے تو کیا اچھا ہو۔ یہ سوچ کر اس نے اپنے دن بھر کی تنخواہ سے جو ہر کی قلیل رقم تھی کچھ پیسے بچانے شروع کئے۔ اس طرح پہلے دن اس نے ۲/ بچائے اور صرف ۴/ ہی میں دن بھر کا کھانا پینا کیا۔ پہلے دن تو اس کی بیوی نے سمجھا کہ اتفاقیہ طور پر ایسا ہو گیا ہے کہ آج کچوری وغیرہ نہیں تلی گئی لیکن جب اس نے دو تین دن بدستور دیکھا تو اس نے مجبوراً سائیس سے اس کی شکایت کی۔ سائیس نے اس کو سارا قصہ سنایا اور کہا کہ اس طرح دو آنہ روز بچا بچا کر آٹھ دن میں ایک روپیہ پورا کر کے اس ۹۹ روپیہ میں ملا کر پورے سو کر لیں گے۔ خدا خدا کر کے آٹھ دن پورے ہوئے اور اس نے سو روپیہ کی پوری رقم کر کے اسے علیحدہ رکھ دیا۔ اب اس کو یہ فکر لاحق ہوئی کہ اسی طرح ایک دوسری تھیلی میں اور سو روپے جمع کئے جائیں۔ غرض کہ ننانوے کے پھیر میں پڑ کر اس نے کفایت شعاری پر کمر باندھ لی

اس درمیان میں للائن روز اپنی کھڑکی سے وقت بے وقت سائیس کے گھر میں جھانک جایا کرتی تھیں لیکن اس دن سے انھوں نے کبھی بھی سائیس کے گھر میں کڑھائی چڑھتے نہ دیکھی۔ نہ حلوے کچوری کی

خوشبو آئی۔ ان کو اس بات کا بڑا تعجب تھا۔

قریب ۱۵ یا ۲۰ دن بعد لالہ نے للائن سے پوچھا کیوں بھئی تمہاری پڑوسن کا کیا حال ہے۔ للائن نے تعجب سے کہا کہ اُس دن سے آج تک میں نے اس کے گھر میں کڑھائی چڑھتے دیکھی ہی نہیں۔ صرف یہ دیکھتی ہوں کہ ایک ہنڈیا چڑھ جاتی ہے۔ اور صبح کو کچھ بھی نہیں۔ شائد وہ فاقہ کرتے ہیں۔

لالہ جی نے جو پالتھی مارے چٹائی پر بیٹھے حقہ کا لطیف کش لے رہے تھے مسکراتے ہوئے اپنی گول توند پر ہاتھ پھیرتے ہوئے تمکنت سے کہا۔ اب سمجھیں تم۔ یہ کہہ کر قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔ للائن حیرت حیرت سے لالہ جی کا منہ تک رہی تھیں آخر میں لالہ جی نے شروع سے آخر تک تمام قصہ ان کو کہہ سنایا۔ جس سے وہ بہت شرمندہ ہوئیں۔ انھوں نے کہا کہ تمہارا ساٸیس ننانوے کے پھیر میں پڑگیا اور یہ پھیر ایسا ہے کہ اس نے اس کا کھانا پینا سب ترک کرا دیا۔ اگر وہ اس پھیر میں نہ پڑتا تو وہ پورے سنو کیسے کرتا۔ یہی حال میرا ہے۔ اگر میں کفایت شعاری سے نہ چلوں اور ردز ٹھاٹ باٹ سے رہوں تو دو دن میں بھیک مانگتا نظر آؤں۔ صرف تمہارے سمجھانے اور تمہارے سوال کے جواب دینے میں مجھے اپنے ۹۹ روپوں کا خون کرنا پڑا اب میں امید کرتا ہوں کہ تم میرے دال چاول کھانے کا راز سمجھ گئی ہو گی۔ للائن بے چاری سن کر شرم سے پانی پانی ہوگئیں اور پھر آئندہ انھوں نے کبھی لالہ جی کو فضول خرچی کی ترغیب نہ دی۔

زینتی فیض آبادی

صفحہ ۲۲ کا باقی:-

شروع کر دیتے ہیں اور علاج نہ کرنے سے اکثر بچے مرجاتے ہیں۔ نیز جب بھی گاؤں میں کوئی متعدی بیماری پھیلتی ہے اور لوگ کثرت سے مرنے لگتے ہیں تو اس سے بھی انھیں یہی یقین ہوتا ہے کہ سب کو ڈائن ہی کھا رہی ہے اور کسی غریب بڑھیا پر شبہ کر کے اسے مار ڈالتے ہیں۔ ایسے واقعات لوگوں کے چشم دید ہیں۔ جہاں آرا بیگم۔ ننگال

دو لڑاکو بکرے

بہتا تھا اک دیہات میں نالا ❊ جس پہ لکڑی کا ایک تختہ تھا
پوچھئے کیا ہو حال نالے کا ❊ خوب لانبا تھا، خوب چوڑا تھا
آئے اک دن وہاں پہ دو بکرے ❊ جن میں آپس کا کوئی جھگڑا تھا
"پار نالے کو میں کروں پہلے" ❊ دونوں بکروں کا تھا یہی منشا
لڑتے لڑتے جو چڑھ گئے دونوں ❊ پھر نہ پوچھو کہ کیا ہوا قصّا
تختہ لکڑی کا تھا بہت کمزور ❊ بوجھ اس سے نہ اٹھ سکا اتنا
وہ جو ٹوٹا تو گر گئے بکرے ❊ ہوگیا خاتمہ وہیں اُن کا
لوٹ پانی کی لے گئی اُن کو ❊ اور کسی کا بھی فائدہ نہ ہوا

تم نے دیکھا نتیجہ اے بچّو! ❊ بدمزاجی کا جلد بازی کا!
یہی وہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں ❊ جن سے نقصان ہے بڑا ہوتا
گر وہ بکرے نہ اس طرح لڑتے ❊ تو بھلا اُن کا کیا بگڑتا تھا؟
ایک گر دوسرے سے یوں کہتا ❊ بھائی میرے تو پار اوّل جا
پھر مصیبت یہ اُن پہ کیوں آتی ❊ کیونکر انجام یوں بُرا ہوتا
رہیں رل مل کے ہم تو بہتر ہے ❊ سُکھ اسی میں ہے زندگانی کا

خوش رہو، اور کو بھی خوش رکھو
یہ سنہرا اصول ہے میرا

میر اکبر علیخاں اکبر (آستانہ)

دیہاتی زندگی

رعنا بہن چلو آج گاؤں کی طرف چلیں کھیتوں کی سیر اور دیہاتی زندگی کا مطالعہ کریں صبح کا وقت۔ ٹھنڈی ہوا۔ چڑیوں کا نغمہ۔ سورج کا طلوع۔ عجیب بہار دکھاتا ہے۔ ہم لوگ شہروں میں رہ کر شہری زندگی کا لطف تو روزانہ اٹھاتے ہیں لیکن دیہاتی زندگی اور کھلی ہوئی تازہ ہوا سے بھی فائدہ اور لطف اٹھانا چاہیئے۔ وہ دیکھو ایک بڈھا کسان کندھے پر ہل رکھے بیلوں کی جوڑی لئے آرہا ہے۔ اس برساتی موسم میں وہان کے کھیتوں کو دیکھو کیسے ہرے بھرے ہو رہے ہیں۔ جب ہوا کا جھونکا آتا ہے اور سبزہ لہراتا ہے تو لبس یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک زمردین سمندر سے موجیں اٹھ رہی ہیں۔ اور یہ تالاب کتنا وسیع اور کیسا شفاف ہے اب تو ہم ... کے جھونپڑے لپے لپائے کیسے بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ ہر گھر کے ... زمین

... بھی ہے۔ آج کل اس میں ترکاریاں بوتے ہیں۔ یہ باڑا کہلاتا ہے۔ بعض لوگ ہل چلاکر اپنی زمین بونے کے قابل بنا رہے ہیں اور بعضوں نے بو بھی دی ہے۔ تھوڑے دنوں میں ترکاریاں اُگ آئیں گی تو کھانے پکانے کے کام آئیں گی اور شہر میں جاکر بیچی جائیں گی۔ دیکھو جھونپڑوں کی چھتوں پر بہت سی بیلیں بھی چڑھی ہوئی ہیں۔ اُس کدو کی بیل میں اس کثرت سے کدو لگے ہیں کہ بیل جھکی پڑتی ہے یہ عورت جو توڑ توڑ کر اکٹھے کر رہی ہے شہر لے جاکر بیچے گی۔ اس نیم کے درخت کے نیچے دیہاتیوں کے بچے کھیل رہے ہیں ننگے بدن۔ ننگے پاؤں۔ ننگے سر۔ صرف کپڑے کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا لپیٹے ہوئے اتنے سویرے بستروں سے اٹھ بیٹھے اور ٹھنڈی ...

تالاب کے کنارے ایک چھوٹی سی لڑکی بہت سے برتن جھپا جھپ مانجھ رہی تھی

اوران کو دھو دھلا کر ٹوکرے میں رکھ گھر کی طرف چل پڑی۔ کسی گوالے کے گھر میں بہت سے جانور بندھے ہوئے ہیں۔ ایک عورت دودھ دوھ رہی ہے۔ اور دوسری گھر کی دیواریں لیپ رہی ہے۔ اچھا بہن رعنا دیکھنا اس طرف تالاب کے کنارے کتنے آدمی جمع ہیں ہاں! یہ سب مچھیرے ہیں صبح ہی صبح مچھلیاں پکڑ رہے ہیں۔ اے لو اس کے جال میں کتنی بڑی مچھلی آئی ہے۔ کیسے زور زور سے تڑپ رہی ہے اور شکاری کی خوشی تو دیکھو کیسے جلدی جلدی نکال رہا ہے۔ یہ مچھلیاں شہر لے جا کر بیچے گا۔ گھڑی دیکھ کر۔ ارے سات بج گئے سورج بھی نکل آیا۔ اجالا چاروں طرف پھیل گیا۔ پہاڑی خوشنما ندی سورج کی روشنی میں بالکل سنہری معلوم ہو رہی ہے۔ گڈریے کا لڑکا ایک ہاتھ میں لاٹھی دوسرے میں بانسری لئے آگے آگے گائے بھینسیں۔ بھیڑ بکریاں ہنستا گاتا چلا آ رہا ہے۔ پیچھا [illegible] ضرور ہوں گے۔ نہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ دیکھو چھوٹا سا لڑکا ہے لیکن کس مزے

اور اطمینان سے سب کو سنبھالے لئے آرہا کھیتوں میں جہاں گھاس ہوگی وہاں چرنے کو چھوڑ دے گا اور آپ کسی درخت پر ٹیلے پر بیٹھ کر بانسری بجانے لگے گا۔ لو دیکھو چند مویشی چلے آ رہے ہیں پیچھے ایک لڑکا بھینس کی پیٹھ پر لیٹا ہوا ہے۔ گاؤں والے ڈرتے نہیں۔ پہلا گڈریا مع اپنے جانوروں کے تالاب میں اتر گیا اور جانوروں کو نہلانے لگا۔ بہن اب یہاں سے چلو۔ اب کچھ اور سیر کریں۔ یہ گاؤں کی عورتیں پنگھٹ کی طرف جا رہی ہیں پیتل کے چمکتے ہوئے کلسے سروں پر اور مٹی کی ٹھلیاں کولھے پر لئے چلی جا رہی ہیں۔ لو وہ ندی کے قریب پہونچ گئیں اور پانی بھرنے لگیں۔ ارے یہ سب کی سب دریا کا ریتا کیوں ہٹانے لگیں لو لوا انھوں نے تو کافی گہرے گڑھے کھود لئے۔ چلو ذرا چل کر تو دیکھیں یہ وہاں کر کیا رہی ہیں۔ سمجھ گئی۔ ارے لو ریت کے اندر سے پانی نکل آیا۔ واقعی نہایت ٹھنڈا صاف اور سوندھا پانی ہے۔ دیکھا بہن تم نے [illegible] کی کھلی آبادی، ندی کا

ٹھنڈا پانی صاف اور تازہ ہوائیں ہر وقت ہشاش بشاش رہنا۔ محنت سے نہ گھبرانا بہت سویرے اٹھ کر اپنے اپنے کاموں میں لگ جانا یہی ان کی صحت کا اصلی سبب ہے جس پر ہمیں رشک آتا ہے۔

ان دیہاتیوں کو نہ تو مصالحہ دار لذیذ مرغن کھانوں کا چسکا۔ نہ باغوں اور پارکوں میں سیر و تفریح۔ نہ سنیماؤں کے تماشوں کے شغل۔ نہ عمدہ و نفیس لباس کا شوق۔ اور نہ عمدہ مکانوں کی بود و باش کے شوقین ہیں۔ پھر بھی ہر وقت ان کے چہرے شاداب رہتے ہیں۔ ان کے سیر کی جگہ یہی جنگل اونچی اونچی پہاڑیاں۔ سبزیوں سے ڈھکے ہوئے میدان اور کھیتی۔ صاف شفاف ندی اور وسیع تالاب ہیں جو شہر میں ہمیں نصیب نہیں کیسے خوش نصیب ہیں یہ لوگ جو اپنے سخت کام کی پاک کمائی سے پیٹ پالتے اور خوش رہتے ہیں۔ لیکن اب بہت دیر ہو گئی دس بجا ہی چاہتے ہیں۔ بہن دیکھنا اس راستہ پر یہ بہت ساری تنیں سروں پر ٹوکریاں لئے کہار ... چلیں گے تو اس ہی طرف سے۔ چلو آگے بڑھ کر پوچھیں۔ اے بوا آج غالباً "ہاٹ" کا دن ہے۔ جب ہی تو یہ سب بال بچے عورت مرد خوشی خوشی چلے آرہے ہیں۔ جانتی ہو ہاٹ کس کو کہتے ہیں۔ لو سنو میں تمہیں بتاؤں۔ یہ لوگ گاؤں کی دوکانوں سے اپنی روزانہ کی ضروریات تو خرید لیتے ہیں لیکن ہفتے کے ہفتے ہر بڑے قصبہ میں ایک دیہاتی بازار لگتا ہے جس میں ان دیہاتیوں کی ضرورت کی ہر چیز ملتی ہے۔ مثلاً کپڑا۔ برتن دیگر ضروری اشیاء زراعت کے متعلق آلات۔ ہر قسم کے زراعتی تخم وغیرہ تمام چیزیں اس میں فروخت ہوتی ہیں۔ اس بازار کو "ہاٹ" کہتے ہیں۔ بس اب گھر چلیں۔ بھوک لگ رہی ہے۔ ہاں تمہارے چہرے سے معلوم ہو رہا ہے اور تم تھک بھی گئی ہوگی۔ بات یہ ہے کہ شہر میں تو پا پیادہ چلنے کا بہت کم اتفاق ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک ... ہم تو تھک گئے۔ اگر ہماری جگہ کوئی دیہاتی لڑکی ہوتی تو گھنٹہ بھر میں بغیر کسی تکان کے کوسوں جا چکی ہوتی۔

دیکھئے ادھر کتنی بیل گاڑیاں آرہی ہیں اور سب میں آدمی بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہاں شہر کی طرح ٹرام اور موٹر گاڑیاں یہاں کہاں۔ دیہاتی لوگ اس بیل گاڑی سے اپنی سواری کا کام لیتے ہیں۔ اگرچہ اب لاریاں بھی چلنے لگی ہیں جن کی وجہ سے مسافرت میں بڑی آسانی ہوگئی ہے۔ پیاری بہن چونکہ ہم لوگ شہری زندگی کے عادی ہوچکے ہیں اس لئے دیہات میں رہنا سہنا اختیار نہیں کرسکتے اور اگر اتفاق سے کچھ دن رہنا پڑے تو بہت جلد یہاں کی فضا سے دل گھبرا جاتا ہے۔ لیکن چھٹیوں کے دن ہمیں ضرور دیہات میں گذارنے چاہئیں۔ تاکہ علاوہ تندرستی حاصل کرنے کے اپنی اور ان دیہاتیوں کی زندگی کا مقابلہ کرکے کچھ سبق حاصل کریں۔

جس طرح ہم شہریوں میں بہت سی کمزوریاں ہیں اسی طرح یہ لوگ بھی اس بات سے خالی نہیں۔ ان لوگوں میں سب سے بڑی خرابی جہالت کی ہے۔ اور چونکہ جاہل ہونے کی وجہ سے عقل بہت کم رکھتے ہیں اس لئے اکثر بہت معمولی سی بات کو تل کا پہاڑ اور میل کا بل بنا دیتے ہیں۔ زیاد[ہ] ان کے آپس میں لڑائی کھیتی باڑی کا[...] زمین کی حد بندی مال مویشی ہی پر ہوتی اور یہی ان کی دنیا ہے۔ ان باتوں [کے] مقابلہ میں وہ اپنی جانوں کا بھی مطلق خیا[ل] نہیں کرتے۔ یوں تو وہ بہت بھولے بھا[لے] دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن جب جہالت ا[ور] غصہ کا بھوت ان کے سر پر چڑھ جاتا ہے۔ پھر ان کو کوئی روک نہیں سکتا۔ چوری چکا[ری] اور مار پیٹ کے علاوہ قتل کی وارداتیں بھ[ی] اکثر ہوتی رہتی ہیں اور بعض دفعہ تو اس بے دردی سے قتل کرتے ہیں کہ دیکھ کر روح کانپ جاتی ہے۔ شراب بھی ان کے یہاں بہت پی جاتی ہے۔ لیکن اب یہ لوگ بھی تہذیب و ترقی کا اثر قبول کرتے جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ علم کی روشنی یہاں بھی پہونچ رہی ہے۔

پریت اور داتن کا بڑا یقین ہے۔ [illegible] دیہاتیوں کو بھوت [illegible] کوئی بچہ بیمار ہوا تو فوراً جھاڑ پھونک تعویذ گنڈا [illegible]

مضمون صفحہ ۱۷ پر ملاحظہ فرمائیے

ہمارے رسولؐ کی بڑی بیٹی

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سرکار دو جہان محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین حضرت خدیجہؓ کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ عہد رسالت سے قبل آپ کی شادی حضرت ابو العاص سے ہوئی تھی۔ جب آقائے نامدار علانیہ اشاعت اسلام پھیلانے لگے تو کفار مکہ نے آپ کو انتہائی تکلیف پہونچائی ادھر بی بی خدیجہؓ اور آپ کے چچا حضرت ابو طالب کا بھی انتقال ہو گیا۔ ادھر تو یہ صدمہ ہوا اور ادھر کفار کی ایذا رسانی کی وجہ سے آپ نے مدینہ شریف ہجرت فرمائی تو بی بی زینب مکہ شریف ہی میں اپنے شوہر کے پاس رہیں۔ چونکہ ابو العاصؓ اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے۔ بی بی زینب باپ کی جدائی کا صدمہ نہایت صبر سے برداشت کرتی رہیں۔ بدر کی لڑائی میں مکہ کے ساتھ حضرت ابو العاصؓ بھی شریک ہوئے پروردگار نے مسلمانوں کو فتح دی۔ تمام مشرکین معہ ابو العاصؓ کے گرفتار ہو گئے۔ حضورؐ نے بی بی زینب کے پاس آدمی بھیجا کہ فدیہ دو تو ابو العاصؓ رہا کر دیے جائیں بی بی زینب کے گلے میں ایک ہار تھا جو کہ آپ کی والدہ حضرت خدیجہؓ نے آپ کو جہیز میں دیا تھا فوراً اتار کر حوالہ کر دیا جس وقت ہمارے سرکار کے سامنے ہار آیا تو آپ کی چشم مبارک سے آنسو رواں ہو گئے اپنی مرحومہ بیوی کی محبت اور خدمت یاد آئی لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ آج میری بیٹی نے یہ دولت شوہر پر قربان کر دی ہے یہ خدیجہؓ طاہرہ کا ہار ہے۔ ماں کے بعد یہ پیاری یادگار اس کے پاس رہنے دو اگر سب کی رائے ہو تو لوٹا دوں۔ جان نثاروں نے سر جھکا کر کہا کہ جو حضور کا حکم ہو۔ آپ نے بی بی زینب کا ہار واپس دے کر بہت عزت کے ساتھ ابو العاصؓ کو رخصت کر دیا۔ بہت عرصہ سے آپ نے اپنی بیٹی کو

نہیں دیکھا تھا اس لئے اپنے داماد سے وعدہ
یا کہ مکہ جا کر بی بی زینب کو مدینہ شریف روانہ
ر دینا۔ ابو العاصؓ نے وہاں جا کر بی بی زینب
و مدینہ شریف روانہ کر دیا۔ راستہ میں
فار نے آپ کو بہت اذیت پہونچائی یہانتک
ہ آپ بیمار ہو گئیں۔ بیٹی کو دیکھ کر سرکا بہت
خوش ہوئے۔ بہت عرصہ کے بعد ابو العاص
تجارت کا سامان لے کر مدینہ شریف آئے
لوگوں نے ان کا سامان لوٹ لیا۔ ہمارے
آقائے دو جہان مسجد نبوی میں تشریف
فرما تھے۔ بی بی زینب نے امان دی نبی کریم
صلعم نے دولت خانہ میں تشریف لا کر فرمایا
کہ بیٹی زینب ابو العاصؓ اب تم پر حرام ہے
باہر جا کر لوگوں سے فرمایا کہ سامان جو لوٹا گیا
ہے وہ واپس کر دیا جائے۔ حکم کی دیر تھی
سامان واپس کر دیا گیا۔ واہ واہ۔ کیا کوئی
قوم اخلاق کی ایسی بہترین نظیر پیش کر سکتی
ہے۔ کہ ایک کافر کے ساتھ یہ سلوک ہو
حضرت ابو العاصؓ کو سامان مکہ شریف میں
دینا دلانا تھا۔ اس وجہ سے وہاں جا کر
لوگوں کو سامان حوالے کر کے مدینہ شریف
آکر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ آپ نے
اپنی صاحبزادی بی بی زینب کو سابق نکاح
پر حضرت ابو العاصؓ کے ساتھ کر دیا۔ کیا
ہمارے لئے یہ بات قابل فخر نہیں کہ ہم
اپنی شہزادی کی پاک زندگی پر نظر غور
کریں۔ پروردگار عالم اب ہمارے دن
ویسے ہی کر دے کہ ہم میں پھر ویسی ہی
بیٹیاں پیدا ہوں۔ آمین۔

مس اقبال صابر حسین۔ کالپی

قسمت میری

کل رات ہی کا واقعہ ہے کہ میں بنات
کے لئے مضمون لکھنے میز پر بیٹھا۔ مضمون کچھ سمجھ
میں ہی نہ آتا تھا۔ آخر میری طبیعت گھبرا گئی
جلدی سے لباس تبدیل کر کے سیر کی غرض سے
باہر نکل گیا۔ چلتے چلتے ایک جنگل میں پہونچا۔
میں نے حیرت سے چاروں طرف دیکھا۔ وہ
جنگل میرے لئے بالکل عجیب تھا۔ کیونکہ اس سے
پہلے وہاں میں کبھی نہیں گیا تھا۔ میرے بائیں
طرف کے پہاڑیں سے چشمے نکل کر زور وشور
سے بہہ رہے تھے۔ میرے سامنے کچھ فاصلہ پر
دریا سانپ کی طرح بل کھاتا ہوا بہہ رہا تھا۔
میں اس کے کنارے پر گیا اور اِدھر اُدھر
ٹہلنے لگا۔ اچانک میری نظر سامنے پڑی۔ میں
نے دیکھا کہ دور سے ایک کشتی میری طرف
آرہی ہے۔ میں بہت دیر تک اس کو دیکھتا
رہا۔ وہ کنارے سے آلگی۔ اس میں ایک
نہایت ہی خوبصورت فرشتہ بیٹھا تھا۔ اس کی
خوبصورت آنکھیں میری طرف پیار سے دیکھ

رہی تھیں۔ اس نے نرم آواز میں کہا۔
نیک بندے! کیا تیرا ہی نام مونس ہے
میں نے اقرار کیا۔ اس نے کہا تو پھر میرے
ساتھ اس ناؤ میں بیٹھ کر چل۔ میں خدا کے حکم
سے تجھے اس کے دربار میں پہونچا دوں
وہاں تیری طلب ہے۔ میں کشتی پر سوار ہوا
راستہ میں میں نے پوچھا "کیوں بھائی! کیا
بتا سکتے ہو کہ خدا نے مجھے کیوں بلوایا ہے"
"تیرا مقدر تبدیل کرنے۔ تجھے نہایت ہی عمد
اور روشن مقدر عطا کرنے"۔ میں خوشی سے
پھولا نہیں سماتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہم خ
کے دربار میں پہونچ گئے۔ دربار ایک نہایت
ہی خوبصورت ہال میں ہو رہا تھا۔ فرش پ
نہایت ہی عمدہ چاندنی بچھی تھی۔ چاندنی
کے ایک سرے پر ایک تخت بچھا تھا۔ او
اس پر ایک جگ مگ جگ مگ کرتا ہوا
تاج دھرا تھا۔ چاندنی کے چاروں طرف
کئی کرسیاں پڑی تھیں۔ جن پر کچھ فرشتے

کچھ انسان بیٹھے تھے۔ چند کرسیاں خالی بھی تھیں۔ میرے ساتھی فرشتے نے وہاں پہونچ کر سجدہ کیا۔ اور پھر کہا "خداوندا! مونس حاضر ہے" اس وقت خوشی میں ڈوبی ہوئی ایک آواز آئی "اے میرے نیک بندے! آج میں تجھ سے بہت خوش ہوں۔ کیونکہ جب تو کالج سے واپس آرہا تھا تو تو نے ایک اندھے بڈھے کو کنوئیں میں گرنے سے بچایا اور سیدھا راستہ بتایا تھا۔ تو نے ہمارے بے کس اور مجبور اندھے بندے کی امداد بھی کی تھی۔ اس بات سے ہم بہت خوش ہوئے۔ اے نیک بندے تخت پر جو یہ تاج رکھا ہے پہن لے۔ یہ تیرا مقدر ہے۔ اس سے تو ہمیشہ خوش حال رہے گا" میں نے خوشی کے مارے کئی سجدے کئے اور پھر خدا کا شکر ادا کر کے تخت کی جانب بڑھا۔ تاج کو دونوں ہاتھوں میں اٹھا کر اپنے سر پر رکھنا ہی چاہتا تھا کہ کسی بچے کے رونے کی آواز آئی اور ساتھ ہی ایک عورت کی آواز یہ کہتی ہوئی سنائی دی۔ ظالم مونس! خدا تجھے کہیں کا نہ رکھے۔ جیسا تو نے میرے بچے کو مارا ہے۔ بس خدا تجھ سے سمجھے" ہائے ہائے پھر دو چار ہچکیوں کے بعد آواز بند ہوگئی۔ لیکن اس آواز سے تمام ہال لرز گیا۔ ایک غضبناک آواز آئی کہ اے فرشتے! جا اور جلد معلوم کر کے آ کہ ایسا کونسا میرا دکھیا بندہ فریاد کر رہا ہے۔ یہ سن کر وہی فرشتہ غائب ہوگیا ہال میں بالکل خاموشی چھاگئی۔ حاضرین ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھ رہے تھے میں بھی لرز گیا۔ اتنی ہمت بھی باقی نہیں رہی تھی کہ تاج کو سر پر تو پہن لوں۔ چند لمحے بعد وہ فرشتہ حاضر ہوا اور عرض کیا کہ خداوندا واقعہ یہ ہے کہ یہی شخص مونس جو دربار میں حاضر ہے ظالم بھی ہے۔ اس کے پڑوس میں ایک بیوہ بڑھیا رہتی ہے۔ اس کا ایک پانچ سالہ لڑکا ہے۔ کل یہی مونس اپنے دروازے کے باہر کھڑا ہوا اپنی گائے کو گڑ کھلا رہا تھا۔ اور اس بیوہ کا بچہ گائے کے قریب کھڑا گڑ تک رہا تھا۔ اس بچے نے اس سے تھوڑا سا گڑ مانگا۔ اس پر اس نے اس بچے کو دو چانٹے زور سے مارے جس سے بچے کا ایک دانت ٹوٹ گیا اور منہ سوج گیا۔ بچہ روتا ہوا ماں کے پاس چلا گیا۔ اس کا

دیکھ کر اس بیوہ کے دل کو صدمہ پہونچا
اُس نے اسی مونس کے پاس آکر کہا کہ
اس کے بچے کو بے قصور کیوں مارا۔ اس لئے
اپنی امیری کے گھمنڈ میں بڑھیا کو بھی بُرا
بھلا کہا۔ اس وجہ سے بڑھیا رونے لگی اور
تیری جناب میں فریادی ہوئی۔ یہ سُن کر
میرا سر شرم سے جھک گیا اور ہاتھوں سے
چھٹ کر وہ تاج تخت پر گر پڑا۔ غیبی غصہ کی
آواز پھر سنائی دی۔" اے کم بخت انسان!
کیا تو نے اُس بڑھیا کو صرف اس لئے ستایا
کہ وہ غریب اور مجبور تھی۔ لیکن یاد رکھ خدا
کے دربار میں غریب امیر کو نہیں دیکھا جاتا
بلکہ سب کے ساتھ انصاف ہوتا ہے نکل جا
یہاں سے تیری بہتری اسی میں ہے کہ
اس غریب بیوہ سے معافی مانگ "یہ سُن کر
میں کانپ اٹھا۔ اور ایک ڈراونی صورت
کے فرشتے نے مجھے وہاں سے دھکیل دیا۔ ایک
جھٹکے کے ساتھ میری آنکھ کھل گئی میں نے دیکھا
کہ میں میز پر بیٹھا ہوں تاکہ بنات کے لئے کوئی مضمون
لکھوں۔ اس لئے میں نے یہی خواب بنات کے
لئے لکھ دیا۔ ایم، اے میکش ارمانی ہمیر

تجربات

(۱) شریفہ کا بیج چھیل کر اور خوب باریک
پیس لیں پھر سرسوں کے تیل میں پینٹ
کر سر میں لگانے سے جوئیں مر جاتی ہیں۔
(۲) پارہ سرسوں کے تیل میں ملا کر
لگانے سے بھی جوئیں مر جاتی ہیں۔
(۳) چونہ لگا کر لالٹین کی چمنی دھوئی
جائے تو خوب صاف ہو جاتی ہے۔
(۴) لہسن بھون کر کھانے سے ریاح
دور ہو جاتی ہے۔
(۵) لہسن کو چھیل کر باریک پیس کر
شیشہ جوڑا جائے تو جُڑ جائے گا۔
(۶) روٹی اگر نہ پھولتی ہو تو توے پر
ڈال کر پھر پلٹ کر اتار دیجئے ذرا دیر میں
پھر توے پر ڈال دیجئے۔ بہت جلد پھول
جائے گی۔
(۷) چاولوں میں تھوڑی سی پھٹکری
ڈالنے سے چاول زیادہ سفید ہوتا ہے۔
رضیہ سجاد۔ اعظم گڈھ

ذرا

ایک دن ماسٹر صاحب بچوں سے
اب کا ذکر کر رہے تھے۔ ایک چھوٹا
ہت غور سے سن رہا تھا۔ دوسرے
سڑک پر ایک گدھا آیا۔ بچے نے کبھی
نہیں دیکھا تھا۔ اس لئے وہ دوڑتا
سٹر صاحب کے پاس گیا اور اطلاع
کہ سڑک پر سرخاب کھڑا ہے۔

(۱) ایک بچہ بوڑھے آدمیوں کی داڑھی
بہت غور سے دیکھتا تھا۔ ایک روز اپنی
اں سے شرارت میں زور آزمائی کر رہا
تھا۔ ماں نے کہا بھائی میں تو اب بڑھیا
ہو گئی مجھ میں کشتی لڑنے کی طاقت نہیں
ہے۔ بچے نے فوراً جواب دیا۔ واہ ابھی
داڑھی کہاں نکلی ہے۔

ثریا خاتون مظفر نگر

(۳) ٹیچر:۔ کیوں احمد تم نے جاگرفی کے
سوالات کا ایک جواب بھی نہیں لکھا۔ کیا
تمہارے پاس جاگرفی کی کتاب نہیں ہے۔

احمد:۔ ٹیچر یہ میرا قصور نہیں ہے بلکہ
ابا جان کا قصور ہے۔

ٹیچر:۔ یہ کیوں۔

احمد:۔ ٹیچر ابا جان اماں سے کہہ رہے
تھے کہ دنیا پہلے جیسی نہیں ہے ہر روز
بدل رہی ہے۔ اس [illegible]
کیا کہ چند سال اور ٹھہرو تاکہ دنیا پوری
طرح سے بدل جائے۔

(۴) لڑکا:۔ اسکول سے واپس آکر خوشی
خوشی ماں سے کہنے لگا اماں میں نے نیچر
سٹڈی میں اچھی طرح جوابات لکھے ہیں۔

ماں:۔ بیٹا میں بہت خوش ہوں۔

لڑکا:۔ اماں ٹیچر نے دریافت کیا کہ
شترمرغ کے کتنے پاؤں ہوتے ہیں تو میں نے
جواب میں لکھا کہ تین ہوتے ہیں۔

ماں:۔ بیٹا شترمرغ کے تو دو پاؤں ہوتے ہیں

بیٹا:۔ اماں مجھکو اب معلوم ہوا لیکن دوسرے
لڑکوں نے تو چار چار لکھے ہیں میں دو کے نزدیک

سوچا ہوا عدد بتانا

یہ مسائل پہیلی حالانکہ نہایت آسان ہے لیکن نہ سمجھنے والوں کے لئے یہ ایک عجیب سا کھیل ہے۔ سوچا ہوا عدد معلوم کرنے کے کئی طریقے ہو سکتے ہیں۔ چند طریقے لکھے جاتے ہیں۔ غالباً بناتی بہنیں انھیں دلچسپ پائیں گی۔

طریقہ ۱:- اپنی کسی سہیلی سے کہئے کہ وہ کوئی سا عدد سوچ لے۔ اس کے بعد اس سے عدد کا تین گنا کر کے ایک جوڑنے کے لئے کہئے۔ حاصل کا بھی تین گنا کر کے اس میں عدد سوچا ہوا شامل کرنے کے لئے کہئے۔ اس طرح جو عدد حاصل ہو وہ اپنی سہیلی سے دریافت کر لیجئے اور اکائی کے ہندسہ کو ہٹا کر باقی عدد بتا دیجئے۔ یہی اصل عدد ہے فرض کیا کہ اس نے ۶ سوچا ہے۔ ۶ کا تین گنا ۱۸ ہوتا ہے اور ۱۸ میں ایک جمع کر کے تین گنا کرنے سے ۵۷ ہو جاتا ہے۔ ۵۷ میں سوچا ہوا عدد ۶ شامل کرنے سے ۶۳ ہوتا ہے۔ ۶۳ کا اکائی کا ہندسہ ۳ ہٹانے سے ۶ رہ جاتا ہے۔ یہی سوچا ہوا عدد ہے۔

طریقہ ۲:- اپنی سہیلی سے سوچے ہوئے عدد کو دگنا کر کے ۴ جمع کرنے کے لئے کہئے۔ پھر کہئے کہ حاصل جمع کو ۵ سے ضرب کرے۔ اور حاصل ضرب میں ۱۲ جوڑے۔ اس کے بعد اس حاصل جمع کو ۱۰ سے ضرب کر دے۔ حاصل شدہ عدد دریافت کیجئے اور اس میں سے ۳۲۰ گھٹا دیجئے۔ جو کچھ حاصل ہو اس کے دونوں صفر ہٹا کر باقی اسے بتا دیجئے۔ یہی صحیح عدد ہوگا۔ فرض کیجئے کہ اس نے ۷ سوچا ہے۔ ۷ کا دگنا کر کے ۴ جمع کرنے سے ۱۸ ہوتا ہے۔ ۱۸ کو ۵ سے ضرب دے کر ۱۲ جوڑنے سے ۱۰۲ ہو جاتا ہے۔ ۱۰۲ کو ۱۰ سے ضرب کرنے پر ۱۰۲۰ حاصل ہوتا ہے۔ ۱۰۲۰ میں سے ۳۲۰ گھٹانے سے ۷۰۰ ملتا ہے دونوں صفر ہٹانے کے بعد ہمارا عدد ۷ رہ جاتا ہے۔

طریقہ ۲ :- اپنی ہیلی سے کہیے کہ اپنے سوچے ہوئے عدد کو اسی سے ضرب کرے پھر سوچے ہوئے عدد میں سے ایک گھٹا کر حاصل کو حاصل ہی سے ضرب کرنے کے لئے کہیے ۔ دونوں حاصل ضربوں کا فرق ہیلی سے پوچھ لیجیے ۔ اب آپ اس فرق میں ایک جمع کر کے آدھا کر دیجیے ۔ یہی عدد ہو گا ۔ فرض کیجیے کہ اس نے آٹھ سوچا ہے ۔ ۸ کو ۸ ہی سے ضرب کرنے سے ۶۴ ہوتا ہے ۔ اور ۸ میں سے ایک گھٹانے سے ۷ حاصل ہوتا ہے ۷ کو ۷ سے ہی ضرب کرنے سے ۴۹ ہوتا ہے ۶۴ اور ۴۹ کا فرق ۱۵ ہے ۔ ۱۵ میں ایک جمع کر کے آدھا کرنے سے ۸ ہوتا ہے ۔ یہی عدد مطلوبہ ہے ۔

ننھی بیگم ۔ شکارپور

ہنڈکلیا

انڈے کا حلوا :- اشیاء :- انڈے ... گھی ایک پاؤ ۔ ... ایک پاؤ ۔

ترکیب :- انڈوں کو خوب پھینٹیں اس کے بعد گھی اور شکر ملا کر دیگچی میں ڈال ... ہلکی آنچ پر چولھے پر چڑھا دیں کفگیر سے چلاتی رہیں جب سرخی آنے لگے تو اتار ... سینی میں جما دیجیے جی چاہے تو چاندی ورق لگا کر ٹھنڈا ہونے پر قتلے کاٹ لیجیے

ثامنہ خاتون ۔ اعظم گڑھ

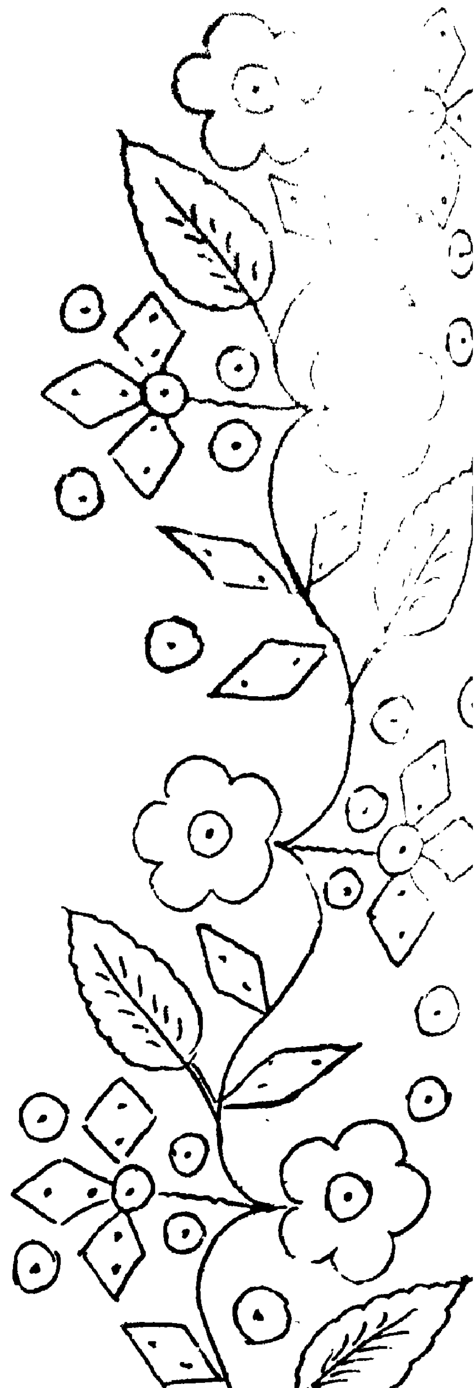
سنگھاڑے کا حلوا :- سنگھاڑے ... خشک کر کے اور ان کا باریک میدہ پیس کر آدھ سیر لیں ۔ شکر سفید ڈھائی پاؤ ۔ گھی آدھ پاؤ زعفران نصف ماشہ ۔ کیوڑہ نصف چھٹانک

ترکیب :- میدہ کو گھی میں بھون کر شیرہ شکر ڈال کر پکائیں ۔ جب گاڑھا ہو جائے زعفران ۔ کیوڑہ ۲

۲ میں حل کر کے ڈال کر اتار لیں ۔ اور پھر ٹھنڈا ہونے پر صرف میں لائیں نہایت لذیذ ہوتا ہے ۔

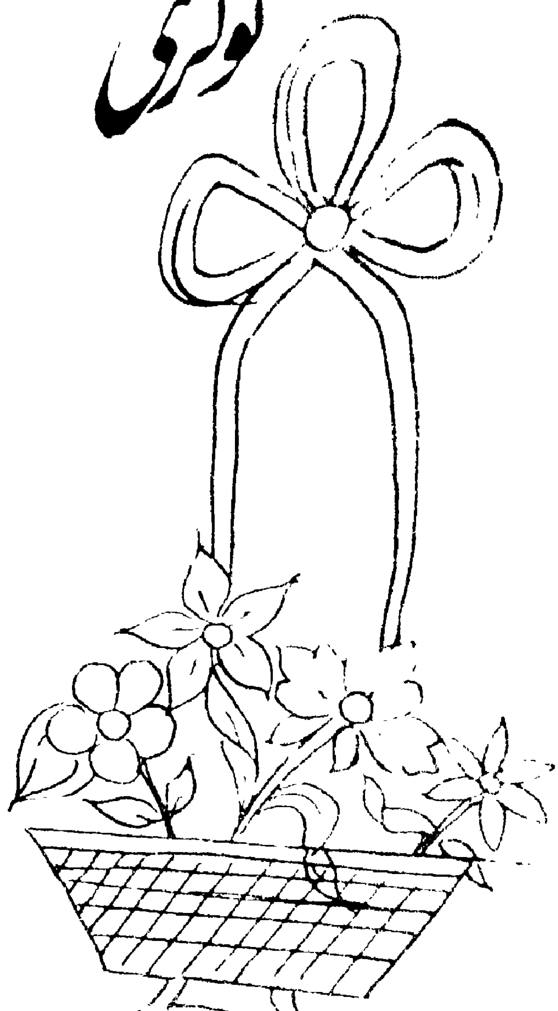
رشیدہ بیگم شیریں ۔ دیوبند

بیل



آر۔ کے۔ درخشاں

ٹوکری



انگور کا خوشہ



رازقہ خیری

طریقہ ۳:- اپنی سہیلی سے کہئے کہ اپنے
سوچے ہوئے عدد کو اسی سے ضرب کرے
پھر سوچے ہوئے عدد میں سے ایک گھٹا کر
حاصل کو حاصل ہی سے ضرب کرنے کے لئے
کہئے۔ دونوں حاصل ضربوں کا فرق سہیلی سے
پوچھ لیجئے۔ اب آپ اس فرق میں ایک جمع
کرکے آدھا کر دیجئے۔ یہی عدد ہوگا۔ فرض
کیجئے کہ اس نے آٹھ سوچا ہے۔ ۸ کو ۸ ہی
سے ضرب کرنے سے ۶۴ ہوتا ہے۔ اور
۸ میں سے ایک گھٹانے سے ۷ حاصل ہوتا ہے
۷ کو ۷ سے ہی ضرب کرنے سے ۴۹ ہوتا ہے
۶۴ اور ۴۹ کا فرق ۱۵ ہے۔ ۱۵ میں ایک
جمع کرکے آدھا کرنے سے ۸ ہوتا ہے۔ یہی
عدد مطلوبہ ہے۔

ننھی بیگم۔ شکارپور

ہنڈکلیا

انڈے کا حلوا:- اشیاء:- انڈے
گھی ایک پاؤ۔ ش
ایک پاؤ۔

ترکیب:- انڈوں کو خوب پھینٹیں
اس کے بعد گھی اور شکر ملا کر دیگچی میں ڈال
ہلکی آنچ پر چولھے پر چڑھا دیں کفگیر سے
چلاتی رہیں جب سرخی آنے لگے تو اتار
سینی میں جما دیجئے۔ جی چاہے تو چاند
ورق لگا کر ٹھنڈا ہونے پر قتلے کاٹ لیجئے

ثامنہ خاتون۔ اعظم گڑھ

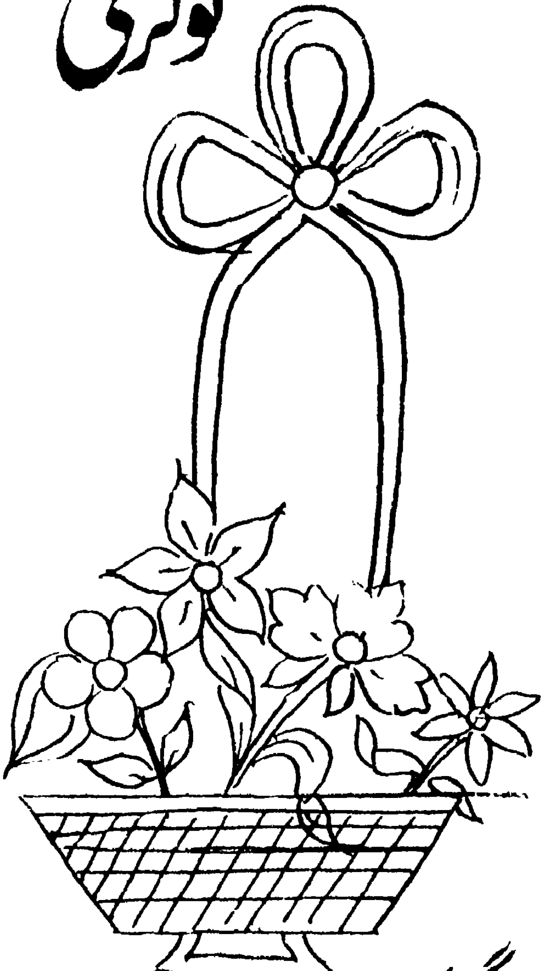
سنگھاڑے کا حلوا:- سنگھاڑے
خشک کر
اور ان کا باریک میدہ پیس کر آدھ سیر
لیں۔ شکر سفید ڈھائی پاؤ۔ گھی آدھ پا
زعفران نصف ماشہ۔ کیوڑہ نصف چھٹانک

ترکیب:- میدہ کو گھی میں بھون
شیرہ شکر ڈال کر پکائیں۔ جب
گاڑھا ہو جائے زعفران۔ کیوڑہ

۴ میں حل کرکے ڈال کر اتار لیں۔ اور
پھر ٹھنڈا ہونے پر صرف میں لائیں نہایت
لذیذ ہوتا ہے۔

رشیدہ بیگم شیریں۔ دیوبند

ٹوکری

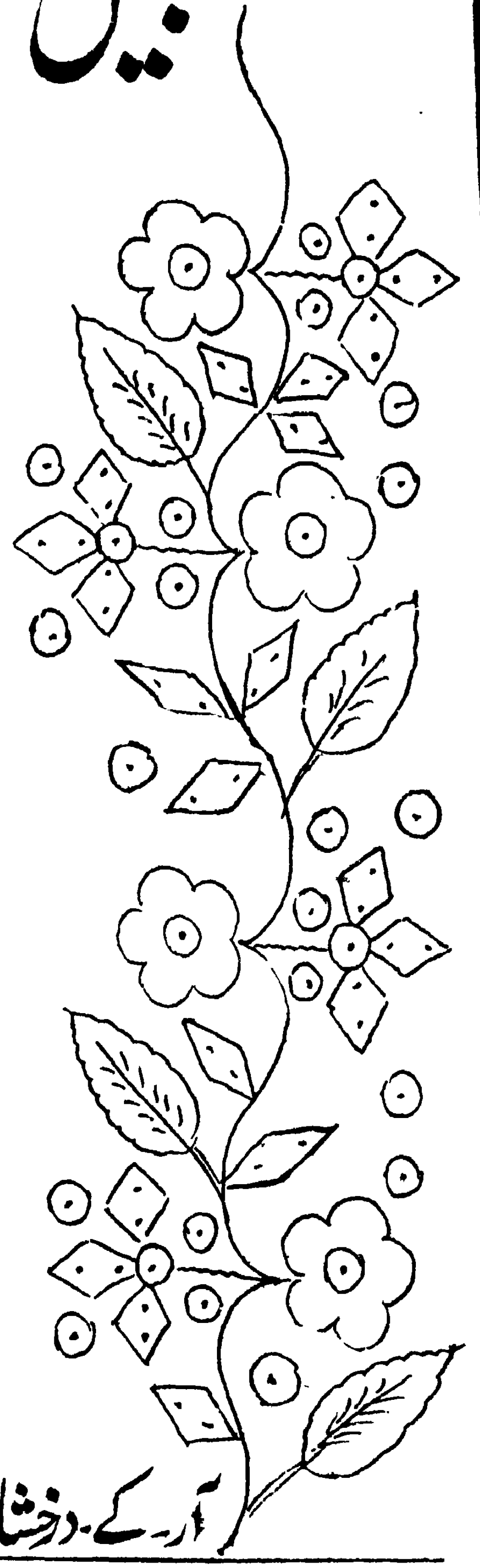


انگور کا خوشہ



رازقہ خیری

بیل



آر۔کے۔درخشاں

رفیقۂ حیات

نماز با ترتیب کی ضرورت

صرف اس لڑکی کے متعلق خط و کتابت
کی جائے جس نے اپنی عمر کے حصہ بلوغیت سے
نماز ادا کی ہو جس کے ذمہ پانچ نمازیں
بھی قضائے عمری نہ ہوں۔

پتہ
معرفت منیجر صاحب بمبئی الیکٹرک ییڈ انجینئرنگ
اسٹیل روڈ۔ آگرہ۔ یوپی

اشتہار

مجھے چند ایسی ہندو مسلم استانیوں کی ضرورت ہے
جو لور۔ اپر۔ پرائمری کلاس پاس ہوں یا کم سے کم
۶ بی۔ اردو۔ صحت و صفائی کے ساتھ پڑھا لکھا سکیں
ہندو استانیوں کو گجراتی و حساب جاننا ضروری ہے۔
دستکاری جاننے والی کو ترجیح دی جائے گی۔
دئے ہوئے پتہ سے مراسلت کریں۔ پتہ:۔

ہیڈ مسٹرس، مسلم زنانہ اسکول
جمیعت لنظام الاسلام۔ بانٹوہ۔ کاٹھیاواڑ

آپ کا خریداری نمبر

جن بہنوں اور بھائیوں کے خریداری نمبر نیچے لکھے ہوئے ہیں مارچ کے پرچہ کے ساتھ ان کا سالانہ چندہ ختم ہوتا ہے۔ مہربانی فرما کر اگلے سال کا چندہ صرف ۸؍ بذریعہ منی آرڈر خریداری نمبر لکھ کر روانہ فرمائیے اور رسالہ جاری رکھنا منظور نہ ہو تو ۱۵ اپریل تک اطلاع دے دیجئے۔ اگر منی آرڈر یا انکاری اطلاع نہ آئی تو اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ وی پی کا انتظار کر رہی ہیں۔ چنانچہ اپریل کا پرچہ وی پی حاضر ہوگا۔ ہمیں امید ہے کہ آپ اسے ضرور وصول کرلیں گی۔ ۸۳-۹۲-۱۶۷
۲۱۷-۴۳۷-۴-
۵۵۴-۵۵۵-۵۶۱-۲۲
۸۵۹-۸۷۱-۸۸۴-۱۲۹۲-۱۵۸۱-۱۷۲۳
۱۸۰۴-۱۸۱۶-۱۸۲۲-۱۸۳۱-۱۸۴۱
۲۱۹۶-۲۲۰۳-۲۲۰۸-۲۲۱۸-۲۲۲۲-
۲۲۲۷-۲۲۳۱-۲۳۰۰-۲۷۴۵-۲۷۵۲-
۲۷۶۸-۲۷۷۹-۲۷۸۰-۲۷۹۷-۲۸۰۴-
۲۸۰۶-۲۸۱۱-۲۸۱۴-۲۸۱۹-۲۸۲۰-۲۸۲۲-
۲۹۳۹-۲۹۶۰-۳۱۸۵-۳۱۸۹تا۳۱۹۱-۳۲۶۱-
۳۲۰۲-۳۲۱۱-۳۲۱۴-۳۲۱۷-۳۲۱۸-۳۲۲۱-
۳۲۲۳-۳۲۲۴-۳۲۲۹-۳۲۳۲-۳۲۳۴-۳۲۳۷-
۳۲۴۱-۳۲۵۳-۳۲۹۱-۳۳۶۴-۳۳۷۸-۳۴۱۰۰-
۳۴۹۰تا۳۴۹۲-۳۵۹۹-۳۶۱۶تا۳۶۱۸-۳۶۲۵-
۳۶۲۷-۳۶۲۸-۳۶۳۳-۳۶۳۶-۳۶۳۷تا۳۶۳۹-
۳۶۴۱-۳۶۴۳-۳۶۴۸تا۳۶۵۰-۳۶۵۳-۳۶۸۱-
۳۷۲۹-۳۷۳۰-۳۷۴۹-۴۰۰۴-۴۰۱۱ (۵۹۹)
۴۰۲۹-

منیجر

مصنوعاتِ حضرت علامہ راشد الخیری کی تصانیف

تاریخ و سیرت
آمنہ کا لال ۵ر
سیدہ کا لال ۱۲ر
الزہرا عہ
نوبت پنج روزہ یا وداعِ ظفر ۱۲ر
وداعِ خاتون ۵ر
امین کا دم واپسیں ۴ر
دلی کی آخری بہار عہ
بزمِ رفتگاں (بانصویر)
داستانِ پارینہ

مذہبی مضامین
[illegible] نسواں
حقیقی ۶ر
[illegible] میں ۸ر
[illegible] قصے
زیورِ اسلام عہ

سیاسی صحافی و تاریخی مضامین
شہیدِ مغرب عہ
یادگارِ [illegible] ۶ر
عالمِ نسواں ۸ر
سیاحتِ ہند عہ

مضامین کے متفرق مجموعے
عروسِ مشرق ۱۰ر
گدڑی میں لعل ۱۲ر
مسلمان عورت کے حقوق ۱۲ر
نالۂ زار ۱۲ر
بلبلِ بیمار ۱۰ر
ساجن موہنی ۴ر
شادی کا انتخاب ۸ر
فریبِ ہستی ۶ر
بے فکری کا آخری دن ۴ر
چمنستانِ مغرب
بھری ہوئی پتیاں

اصلاحی معاشرتی ناول
حیاتِ صالحہ
منازل السائرہ (مکمل) عاٰر
صبحِ زندگی
شامِ زندگی عہ
شبِ زندگی (دو حصے) عاٰر
نوحۂ زندگی ۱۲ر
[illegible] عہ
جوہرِ ندامت

اسلامی تاریخ طرز ناول
[illegible]
[illegible] کربلا
یاسمینِ شام
[illegible] ۱۲ر
تیغِ کمال عہ
شہنشاہ کا فیصلہ ۱۲ر
[illegible] ۵ر
شاہین و دراج ۸ر
دُرِّ شہوار ۸ر

مذاحیہ افسانے
نانی عشو ۱۰ر
ولایتی نمی ۹ر
دادا لال بجھکڑ ۸ر

نظموں کے مجموعے
رودادِ قفس ۱۰ر
گرفتارِ قفس ۴ر

ادبِ لطیف و انشا
قلبِ حزیں ۸ر
لڑکیوں کی انشا ۱۲ر
مسلی ہوئی پتیاں ۶ر

لڑکیوں کا نصاب زیرِ طبع

اصلاحی معاشرتی افسانے
بنت الوقت
سرابِ مغرب
فسانۂ سعید
سوولہ نقد
نغمۂ شیطانی ۱۲
سات روحوں کے اعمال نامے
غدر کی ماری [illegible] ۱۲
سنجوگ ۱۰
سونتی
سوکن کا جلاپا ۵
مودود ۶ر
[illegible] عصمت ۵ر
[illegible] کا راز ۹ر
منازلِ ترقی ۴ر
[illegible] کا کرتہ ۴ر
ویدیا کی سرگذشت ۳ر
بہارِ عالم ۴ر

مختصر افسانوں کے مجموعے
جوہرِ عصمت عہ
سیلابِ اشک (بانصویر) عہ
طوفانِ اشک عہ
قطراتِ اشک ۱۲ر
خدائی راج
نسوانی زندگی ۸ر
گلدستۂ عید ۸ر
گوہرِ مقصود ۶ر
گردابِ حیات عہ
بساطِ حیات ۶ر
حور اور انسان ۱۲ر
نشیب و فراز ۴ر

کھانا پکانے کی مستند کتابیں
عصمتی دسترخوان عاٰر
[illegible] کھانے عاٰر
[illegible] ۸ر
[illegible] ۱۰ر
[illegible] کھانے ۸ر
[illegible] کے کھانے ۱۰ر
[illegible] کھانے ۶ر

دیگر تصانیف محترمہ آمنہ نازلی
دولت پر قربان (افسانے) ۸ر
[illegible] ۶ر
[illegible] کی باتیں ۸ر
[illegible] کی باتیں ۸ر

تصانیف منشی پریم چند
دودھ کی قیمت [illegible]
روحانی شادی (ڈراما) ۹ر

تصانیف رازق الخیری
وداعِ راشد ۸ر
عصمت کی کہانی ۸ر

تصانیف مولانا سیماب اکبرآبادی
زنانِ بہشت (دو حصے) عہ
آفتابِ زندگی ۶ر
شبابِ زندگی ۶ر

تصانیف صاحبزادہ ولی احمد خاں
مختصر و مبلغ انشاؤں کی دنیا کے ۱۲ر
انشائے سلمیٰ (زنانہ خطوط) ۶ر
[illegible] زنانہ [illegible]
[illegible]

زنانہ دستکاری کی بہترین کتب
عصمتی کروشیا
عصمتی کشیدہ
گلزارِ درخشاں
گلدستۂ کشیدہ
گلشنِ [illegible]
چمنستانِ [illegible]
[illegible]
موتیوں کا کام
سلمہ ستارہ [illegible]
اونی کام [illegible]
گوٹہ کناری کا کام
جالی کا کام
تارکشی کا کام
گلدستۂ تارکشی
[illegible]
جوہرِ نسواں [illegible]
تعلیمِ سوزن کاری
خواتین کی دستکاریاں ۸ر
لکڑی کا باریک کام
وصلی کا کام ۸ر

عورتوں کی خاص کتابیں
زچہ خانہ (۲ حصے)
شگفتہ رخانہ عاٰر

نامور خواتین کے افسانے و ناول
انوری بیگم
جاں باز
غیرت

تصانیف محترمہ خاتون اکرم مرحومہ
جمالِ ہمنشیں عہ
گلستانِ خاتون (افسانے) ۱۲ر
پیکرِ وفا ۸ر
[illegible] سینی ۶ر

تصانیف محترمہ صغرا ہمایوں مرزا
مشیرِ نسواں یا زہرہ ۱۲ر
سرگذشتِ ہاجرہ ۱۰ر
فخر النسا ۱۲ر
موہنی ۱۰ر

تصانیف محترمہ بلقیس بیگم (و-ا)
خانہ داری کے تجربات ۱۲ر
مفیدِ نسواں ۸ر

تصانیف محترمہ حجاب اسمٰعیل
ادبِ زریں
نغماتِ موت ۶ر

تصانیف محترمہ سرو جہاں عنابی
پھول پھلواری یا باغبانی کے متعلق ۸ر
شہزادی نیلوفر بچوں کیلئے کہانی

زنانہ اف[illegible]

یادگار مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ

عصمت

ماہوار

ہندوستان بھر کے تمام زنانہ اخبارات و رسائل میں سب سے اچھا اور سب سے زیادہ مقبول و مشہور باتصویر ماہوار رسالہ تہائی صدی سے شائع ہو رہا ہے عصمت ہندوستان کے مشہور ادیبوں اور ملک کی بہترین لکھنے والی خواتین کے اعلیٰ درجہ کے مضامین ۸۰ صفحوں پر ہر ماہ شائع کرتا ہے عصمت ہی وہ پرچہ ہے جو صوری و معنوی خوبیوں کے لحاظ سے شریف بیگمات کے لئے ہندوستان کا چوٹی کا رسالہ تسلیم کیا جاتا ہے

سالانہ چندہ چار روپیہ (للعہ)

ادیبۂ جلیلہ محترمہ خاتون اکرم جنت مکانی کی یادگار

جوہرِ نسواں

ہندوستان بھر میں زنانہ دستکاری کا واحد ماہوار رسالہ جو ۱۹۳۴ء سے کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ جس میں کشیدہ، کروشیا، جالی، تارکشی، نٹنگ، کارپٹ کینوس، کراس اسٹیچ، سلمہ ستارہ، ربن ٹپی، کٹاؤ اور کپڑوں کی سلائی، کٹائی وغیرہ وغیرہ مختلف قسم کی زنانہ دستکاریوں کے عمدہ عمدہ نمونے اور مفصل ترکیبیں اور کارآمد ہدایتیں شائع ہوتی ہیں۔ جوہر نسواں کے مضامین پھوہڑ لڑکیوں کو بھی سگھڑ اور ہنرمند بنا دیتے ہیں۔ جوہر نسواں کی قلمی معاونین ہندوستان کی مشہور دستکار خواتین ہیں۔ سال میں دو خاص نمبر شائع ہوتے ہیں۔ سالانہ چندہ تین روپیہ نمونہ ۴ ر

بچوں کے لئے ملک کا واحد رسالہ

بنات

حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ نے ۱۹۲۰ء میں یہ ماہوار رسالہ بچیوں کے لئے جاری فرمایا تھا۔ عصمت کی طرح بنات بھی پابندِ وقت رسالہ ہے بچیوں کے لئے بہترین مضامین سبق آموز نظمیں مزیدار کہانیاں، دلچسپ کھیل معمے وغیرہ نہایت آسان زبان میں شائع کرتا ہے ہندوستان کے صوبوں کے محکمہائے تعلیم کے مدرسوں کے لئے منظور

سالانہ چندہ [illegible] بھیجا جائے

عصمت بک ڈپو دہلی زنانہ لٹریچر کا ہندوستان بھر میں سب سے بڑا ادارہ

۲۸۰۶ - ۲۹۳۹ - ۳۲۰۲ - ۳۲۱۱ - ۳۲۱۴ - ۳۲۲۳ - ۳۲۲۴ - ۳۲۲۹ - ۳۲۴۱ - ۳۲۵۳ - ۳۲۹۱ - ۳۳۴۶ - ۳۴۹۰ - ۳۴۹۲ - ۳۵۹۹ - ۳۶۱۶ - ۳۶۱۸ - ۳۶۲۷ - ۳۶۲۸ - ۳۶۳۳ - ۳۶۳۶ - ۳۶۳۷ - ۳۶۴۳ - ۳۶۴۸ - ۳۶۵۰ - ۳۶۵۳ - ۳۶۸۱ - ۳۷۲۹ - ۳۷۳۰ - ۳۷۴۹ - ۴۰۰۰ - ۴۱۱ (۹۹۵) - ۴۰۲۹

منیجر

جمیعت

...ایت

زمانے نظمیں

شمع خاموش ۲

آئینہ جمال ۱۲

بچوں کے لئے کہانیاں

جاپانی کہانیاں

مزیدار کہانیاں ۵

بچوں کی ہنسی

خواتین کے لئے دوسرے مضمون کی کتابیں بھی مکتبہ ... سے مل سکتی ہیں۔

... سیر ونہ

کچھ اور بہت مفید کتابیں

صنعت و حرفت ۶

تندرستی ہزار نعمت ۳

بچوں کی تربیت ۱۰

آئینہ ...

کھیل کی چھپائی ۸

یادگار مصور غم حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ

عصمت

ہندوستان بھر کے تمام زنانہ اخبارات و رسائل میں سب سے اچھا اور سب سے زیادہ مقبول و مشہور با تصویر ماہوار رسالہ تہائی صدی سے شائع ہو رہا ہے عصمت ہندوستان کے مشہور ادیبوں اور ملک کی بہترین لکھنے والی خواتین کے اعلیٰ درجہ کے مضامین ۱۰۰ صفحوں پر ہر ماہ شائع کرتا ہے عصمت ہی وہ پرچہ ہے جو ظاہری و معنوی خوبیوں کے لحاظ سے شریف بیگمات کے لئے ہندوستان کا چوٹی کا رسالہ تسلیم کیا جاتا ہے

سالانہ چندہ چار روپیہ

ادیبہ جلیلہ محترمہ خاتون اکرم جنت مکانی کی یادگار

جوہر نسواں

ہندوستان بھر میں زنانہ دستکاری کا واحد ماہوار رسالہ جو ۱۹۳۱ء سے کامیابی کے ساتھ جاری ہے جس میں کشیدہ، کروشیا، جالی، تارکشی، نٹنگ، کارپٹ، کینوس، کراس اسٹیچ، سلمہ ستارہ، ریبن، تکی، گوٹہ اور کپڑوں کی سلائی کٹائی وغیرہ وغیرہ مختلف قسم کی زنانہ دستکاریوں کے عمدہ عمدہ نمونے اور مفصل ترکیبیں اور کار آمد ہدایتیں شائع ہوتی ہیں۔ جوہر نسواں کے مضامین پھوہڑ لڑکیوں کو بھی سگھڑ اور ہنرمند بنا دیتے ہیں۔ جوہر نسواں کی قلمی معاونین ہندوستان کی مشہور دستکار خواتین ہیں۔ سال میں دو خاص نمبر شائع ہوتے ہیں۔ سالانہ چندہ تین روپیہ نمونہ ۴ آنہ

بچیوں کے لئے ملک کا واحد رسالہ

بنات

حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ نے ۱۹۲۲ء میں یہ ماہوار رسالہ بچیوں کے لئے جاری فرمایا تھا عصمت کی طرح بنات بھی پابند وقت رسالہ ہے بچیوں کے لئے بہترین مضامین سبق آموز نظمیں مزیدار کہانیاں، دلچسپ کھیل معمے وغیرہ نہایت آسان زبان میں شائع کرتا ہے ہندوستان کے صوبوں کے محکمہائے تعلیم … کے مدرسوں کے لئے …

سالانہ چندہ … بھیجا جائے

عصمت بک ڈپو دہلی زنانہ لٹریچر کا ہندوستان بھر میں سب سے بڑا ادارہ

۲۸۰۶-۱
۲۹۳۹-۳۰۰۶
۳۳۰۲-۳۳۱۱-۳۳۱۴
۳۳۲۳-۳۳۲۴-۳۳۲۹
۳۳۴۱-۳۳۵۳-۳۳۹۱-۳۳۳۶
۳۴۹۰-۳۴۹۲ تا ۳۴۹۳-۳۵۹۹-۳۶۱۶ تا ۳۶۱۸
۳۶۲۶-۳۶۲۸-۳۶۳۳-۳۶۳۶-۳۶۳۷ تا ۳۶۳۹
۳۶۴۱-۳۶۴۳-۳۶۴۸-۳۶۴۶ تا ۳۶۵۰-۳۶۵۳-۳۶۸۱
۳۶۷۹-۳۷۰۰-۳۷۲۹-۳۷۴۳-۴۰۰۰-۴۱۱۰ (۹۹۵)
۴۰۲۹-

مینیجر

جمعیت